UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226477

UNIVERSAL
LIBRARY

21647

جلد ۱۱

اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یہدی الیہ من ینیب

چون اساس علوم عقلیہ و نقلیہ بر آن ست و ازین ہر دو حیثیت علماء امت ہمیشہ دل خود مشغول نمودہ اند و در ہر زمان ست قدماء جملہ علوم خود را از قرآن حسب ہدایت ان علینا جمعہ و قرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ استنباط و تفریع نمودہ اند و تبیان ست و فرقان و ہیچ کتب این فن بے تجدد ضرورت و مذاق اہل عصر مستغنی نہ بودہ کہ ہر عصر مقتضی تالیفے جدید و تبیانی مفرد ست کما ہو مشاہد

تبیان الفرقان

ج ۱۳

از تصانیف علامہ العلماء بطول اسلامیین محی السنۃ و مقمع البدعۃ شیخ الکل فی الکل مولانا الحاج الحافظ ثناء اللہ الحنفی الامرتسری اطال اللہ بقاہ و نفعنا بعلومہ آمین

است بیان و برہان کافل و حاوی آن طراز و عنوان ست و این جلد ممتاز ازان ست بنا علیہ کتاب مذکور مع ترجمہ متن السطر در اول حصہ صغیرہ و تکمیر متن مع تکریر ترجمہ و تقریر تفسیر بقید امتیاز بین ترجمہ و تفسیر دوئی حصہ و حواشی ع بہ پیرایہ سوئی حصہ سہ یوی صغیر کہ مجموعش مفید نالیان و قاریان و شائقان ست ؛ اہتم بہ محمد عبد الاحد قد طبع

فی المطبع المجتبائی الواقع فی بلدۃ دہلی

مختصر فہرست کتب خانہ تجارت مطبع مجتبائی دھلی

تالیفات مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب

القول البدیع متعلقہ جمعہ و عیدین و غیرہ

اکسیر فی اثبات التقدیر۔

الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد۔

اصلاح الرسوم مع ضمیمہ مجتبائی۔ رسوم مروجہ زمانہ کی تحقیق جواز و نا جواز اس مین پیدائش سے لے کر مرنے تک جس قدر رسوم اب شائع ہو گئے ہین اُن سب کی تردید مدلل بدلائل شرعیہ ہے۔

اور اور حمانی واذکار سبحانی مجتبائی فضائل تسبیح و تحمید و تکبیر مین۔

بہشتی زیور کامل الحصون مین جداگانہ ہر حصہ سہ کو مل سکتا ہے۔ دس حصے تک اور حصہ ۱۱ یعنے بہشتی گوہر ۷ کو ملتا ہے۔

بہشتی گوہر اسمین مردون کے متعلق مسائل ہین

تفسیر بیان القرآن۔ مجتبائی جس مین ہر قسم کے شبہات کا جواب دیا گیا ہے اور آج تک اس طرح کی تفسیر نہین چھپی یازدہ جلد دن مین ختم ہے خریدارون کی سہولت کے لیے کم و بیش ڈھائی ڈھائی پارون کی ایک ایک جلد کر دی ہے پہلی جلد اجزو کلان کاغذ ولایتی پر ہے۔

ایضاً جلد دوم ... عہ

ایضاً جلد سوم ... عہ

ایضاً جلد چہارم ... عہ

ایضاً جلد پنجم ... عہ

ایضاً جلد ششم ... عہ

ایضاً جلد ہفتم ... عہ

ایضاً جلد ہشتم ... عہ

ایضاً جلد نہم ... عہ

ایضاً جلد دہم

ایضاً جلد یازدہم

ایضاً جلد دوازدہم

تحقیق تعلیم انگریزی۔ اردو

تنشیط الطبع فی اجرا السبع مجتبائی اختلاف قرأت اور ساتون قرائتون کے معلوم ہونے کی ترکیب اور قاعدے اور قانون۔

تعلیم الدین معاش و معاد کے طریقے۔

جزاء الاعمال۔

حفظ الایمان چند ضروری مسائل کا جواب

حق السماع مجتبائی در تحقیق جواز و عدم جواز سماع۔

حقوق الاسلام۔ یعنی آپس کے حقوق

خطب ماثورہ۔

رونمائے مثنوی مجتبائی۔

سبق الغایات فی نسق الآیات عربی پر ربط آیات مین بےنظیر کتاب ہے مجتبائی

صفائی معاملات احکام و اسناد

فروع الایمان۔

فتاوائے اشرفیہ حصہ اول

ایضاً حصہ دوم

قصد السبیل الے المولی الجلیل تصوف و سلوک مین۔

قصہ حضرت موسی و ابراہیم المسمی بہ ترتیب اللطیف فی قصتہ الکلیم والخلیف مجتبائی

کرامات امدادیہ۔

کمالات امدادیہ۔

کلید مثنوی شرح مثنوی مولانا روم حصہ اول الملتقن بزبان اُردو نہایت سلیس اور مطلب خیز و مختصر تقریر مین شرح لکھی گئی ہے۔ نصف فتر اول

ایضاً حصہ دوم تتمہ حصہ اول۔

مناجات مقبول ہ قربات مندرجہ عند اللہ

مجموعہ اعمال قرآنی ہر سہ حصہ یعنے ۳ اعمال قرآنی۔ اسرار آسمانی۔ آثار تبیانی خواص قرآنی سعہ ضمیمہ لاثانی و تعویذات سفیر عام مجتبائی

مجموعہ تلخیصات عشر۔ مجتبائی۔ یہ مجموعہ مولانا مولوی اشرف علی صاحب کی مجوزہ کورس عربی کا ایک حصہ ہے جس مین حسب ذیل دس کتب درج کی گئی ہین یعنی تلخیص المرادات۔ تلخیص التشریفیہ تسہیل المعانی تلخیص المنار السّدار درایۃ الحکمۃ تلخیص ہدایۃ الحکمۃ۔ تلخیص السیدیہ تذہیل شرح عقائد عشرہ طروس اس آخر رسالہ مین زیادہ حصہ تاریخ کا ہے اور بہت سی اصطلاحات پر مشتمل ہے۔ جنکی ضرورت طلبا اور مدرسین کو اکثر ہوتی ہے اور واقف ہونے پر بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہین۔ آور پوری کیفیت ان رسالون کی نقشہ ضمان التکمیل سے جو اس کتاب کے شروع مین ہے اچھی طرح معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ بہت ہی مفید مجموعہ ہے۔

مجموعہ فتاوے مولوی محمد اشرف علی صاحب مسمی امداد الفتاوے مجتبائی اس مین بہت مختصر چند مسئلے فتاوی اشرفیہ کے نام سے چھپے تھے۔ اب یہ مجموعہ کامل ہو گیا ہے چار جلدین ضخیم ہین اس کے کل مسائل فقہی ابواب کے مرتب ہین زمانہ حال کی ضرورتون کے لحاظ سے جزئی مسائل بکثرت ہین۔ جو پہلے لوگون کے فتاوون مین نہین یہ ایک مستند فتاوی ہے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے کامل۔ در چار جلد۔ ان جلدون کے علاوہ دیگر فتاوی علحدہ تتمہ اولی اور تتمہ ثانیہ کے نام سے زیر طبع ہین۔

تتمہ اولے امداد الفتاوی زیر طبع اس مین مولانا الصدر کے فتاوی ۱۳۲۶ھ سے ۱۳۳۲ھ تک سات سال کے بالاستیعاب جمع کیے گئے ہین اس تتمہ کے فتووں کو بھی مثل اصل کتاب کے یعنی فتاوی امدادیہ کے فقہی ابواب پر مرتب کیا گیا ہے چار ابواب پر منقسم کر کے اول مین طہارت کے مسائل ثانی مین نکاح کے ثالث مین بیع کے رابعہ مین شفعہ کے اس ترتیب مین بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک طرح کا فتوی دیکھنے والے کو بسہولت مل سکتا ہے۔

تتمہ ثانیہ مجموعہ امداد الفتاوے ۱۳۳۳ھ و ۱۳۳۴ھ سال کے یکجائی جمع ہین مجتبائی زیر طبع۔

حوادث الفتاوی مجتبائی زیر طبع۔

کنز الدقائق مع شرح عربی مسمی بہ کنوز الحقائق اس کتاب کو اس مطبع نے نہایت درجہ اہتمام کے ساتھ تمام شروح معتبرہ مثل عینی۔ مستخلص۔ فتح المعین۔ بحر الرائق۔ بڑی بڑی نایاب کتابون سے محشی کیا تھا۔ پہلی ایڈیشن اس کی بہت جلد فروخت ہو گئین بھتیرے اسکو دو سال کے اہتمام بلیغ سے نہایت درست تیار کیا گیا ہے۔ ۳۲ جزو کلان تقطیع پر یہ کتاب ختم ہوئی ہے

احسن المسائل اردو ترجمہ کنز الدقائق مجتبائی۔ کنز کے اُردو ترجمے اور دون نے بھی کیے ہین مگر یہ ترجمہ فاضل اجل مولانا مولوی محمد احسن کا ہے جو حرف بحرف کنز الدقائق مطبوعہ کے موافق یہ ترجمہ ہوا ہے جابجا مترجم نے وضاحت و تصریح کی ہے اور اسکی مطابقت عینی سے بھی کی گئی ہے ترجمہ بامحاورہ ہونے اس کنز کا سلیس اردو مین عام فہم ہو گیا ہے۔

رمضان آفندی مع حواشی مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی مجتبائی۔

فہرست مضامین منصوصہ قرآنیہ تفسیر بیان القرآن جلد یازدہم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	ترجمہ بفضل و عطا و جمل	۳۶	احکام مربوط باجلال و تعظیم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم	۷۷	قصہ قوم لوط علیہ السلام
۳	تحقیق رسالت	۳۷	نہی از عمل بالنبیۃ بلا تحقیق	۷۸	قصہ فرعون و قوم او
۵	تکریر و تاکید مضمون بالا باختلاف عنوان	۳۸	ایجاب اطاعت مطلقہ رسول برأست و وخامت عکس	۷	تہدید کفار بعقوبت و تبشیر ابرار بمثوبت
″	نبذے از اعمال کہ متعلق اہل رشد و اہل ضلال	۳۹	حکم اول اصلاح بین المسلمین و دفع شر مفسدین	۸۰	نعم جسیمہ و وعید ذالکفر فی الدنیا
۸	قصہ عاد	۴۰	حکم دوم نہی از مسخر و طعن و تداعی بالقاب مکروہہ	۸۲	انذار باہوال قیامت
۹	قصہ اجمالیہ بعض دیگر امم ہلکہ	۴۱	حکم سوم و چہارم و پنجم نہی از ظن سوء و تجسس و غیبت	۸۴	ابشار مومنین بالاجر جنت
۱۰	قصہ ایمان آوردن جن و دعوت شان بقوم خود	۴۲	حکم ششم نہی از تفاخر بالانساب	۸۶	قیامت و تفصیل ثواب و عقاب
۱۱	تقریر مبدا و عقوبت اہل عناد و تسلیہ خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم لے یوم التناد۔	۴۳	نہی من الامتنان بالایمان	۹۰	تزییف انکار توحید و بعث ببیان بعض تصرفات الٰہیہ
۱۲	تبجیل کافرین و تحسین مومنین	۴۶	تتمہ سابق	۹۲	حقیت قرآن کریم و تحقیق وقوع یوم عظیم
۱۳	بعض احکام متعلقہ بہاد	۴۹	تتمہ سابق	۹۴	اثبات توحید
۱۴	تقریر و تکمیل تقسیم و ترغیب جہاد و ذم رو عیال عناد و بیان	۵۰	اثبات مبغوضیت کفر و ذکر اہلاک کفار	۹۵	ایجاب بامرہ الرسول و انفاق فی سبیل اللہ
	علت و دفع استبعاد	″	امکان بعث مکرر	۹۶	بشارت مومنین و مصدقین و خسار و مذمت منافقین کی در	
۱۵	تفصیل و تکمیل ثواب و عقاب ابرار و اشرار و دور اشارہ و دفع تقاضی و دفع تقرر	″	تسلیہ		و مذمت غیر خاشعین
	کفار در تسلیہ سوال مختار۔	″	وقوع قیامت مکرر	۹۵	تزہید فی الدنیا و ترغیب فی العقبیٰ
۱۶	توفیح و تشنیع منافقین	۵۱	تحقیق بعث و ذم منکرین بعد اقرار یقین	۱۰۰	ذم جمع بر لہو و لعب و فرح بر نعم و دیگر امور ملہیہ عن الآخرۃ
۱۷	امر بہ ثبات علی الایمان با استغفار من المعصیان مع التحضاض و وعید حضرت دیان۔	۵۳	قصہ ابراہیم علیہ السلام مشعر بوقوع بعث و مصدقین و دیگر قصص مخبر بوقوع بعث و مکذبین	۱۰۱	مقتضیات اصلاح آخرت بالذات و اصلاح دنیا بالعرض
۱۸	تفصیل و تکمیل شنایع منافقین	۵۵	تحقیق توحید و رسالت مع تسلیہ	″	احوال بعض از رسل و امم سابقین و ایجاب ایمان بر لاحقین
۲۱	تحذیر مومنین و طرفی کلام و ترغیب شان در اطاعت احکام خصوص در جہاد بالنفس و بالمال با کفار لئام	۵۷	مطلوبیت عبادت و تاکید آں بہ ترغیب و ترہیب	۱۰۴	تحقیق حکم بلوار و وعید کفار بعذاب نار
		۵۸	فرد جہاد و وعید اہل عناد و وعید اہل النفاد	۱۰۶	احکام تہاجی و دیگر بعض احکام متعلقہ مجالس تشنیع ذم و وعید یہود و منافقین
		۶۱	و فرد مزعومات کاذبین بتوحید و رسالت و بعث مع امر لتذکیر اول و تسدید آخر	۱۱۰	تتمہ ذم و وعید منافقین و اتمامش بمدح و وعد مومنین
۲۴	تہنیت سید المرسلین بفتح مبین مع غایات ملابسہ بتقویت دین	۶۴	تحقیق نبوت	۱۱۳	افتتاح تسبیح رب قدیر و قصہ اخراج بنی النضیر
۲۵	ذکر نعم بر مومنین و لقم بر کافرین	۶۸	توحید	۱۱۵	احکام فیٔ
۲۷	بیان حقوق اللہ و رسول مع وعد و وعید اہل امتثال و اہل ضلال	۶۹	تسلیہ سید الابرار بمجاراۃ اشرار و اخیار	۱۱۷	خلاف کردن منافقین با یہود در وعدہ نصرت مع تشنیع مومنین
۲۸	فضائح متخلفین منافقین	۷۱	تتبیع اہل الخسارۃ	۱۱۹	ترغیب تحصیل جنان و ترہیب از موجبات نیران و تاکید آں بذکر علو شان قرآن و صفات کمال حضرت رحمان
۲۵	امر خطاب مع المتخلفین مع تعلق بعض افعلت دیگر	۷۳	تخصیص مضامین ثلثہ توحید و رسالت و بعث	۱۲۱	نہی از موالاۃ با کفار
۳۰	بشارت حسیہ و معنویہ مخلصین	″	وعید غیر منزجرین باعظم اسباب انزجار	۱۲۵	قطع تعلق مناکحت بین المومنین و الممتحنین و امتحان ایمان
۳۱	بیان بعضے مقتضیات و بعضے موانع قتال مفضی الی الفتح	۷۵	قصہ قوم نوح علیہ السلام	۱۲۷	خاتمہ مناسب فی تحذیر نبی از موالاۃ یہود
۳۳	تصدیق رؤیا نبویہ	″	قصہ عاد		
۱۲۱	اثبات رسالت سید المرسلین و بشارت فتوحات و نیز دین بصحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین	۷۶	قصہ ثمود		

سورۃ الاحقاف مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی خمس وثلثون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ

حٰمٓ یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے بھیجی گئی ہے ہم نے آسمان اور زمین کو اور اُن چیزوں کو جو اُن کے درمیان میں ہیں حکمت کے ساتھ اور ایک میعاد معین کے لیے پیدا کیا ہے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

جو لوگ کافر ہیں اُن کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے وہ اُس سے بے رخی کرتے ہیں۔ آپ کہیے کہ یہ تو بتلاؤ جن چیزوں کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو مجھکو یہ دکھلاؤ کہ انہوں نے کون سی زمین پیدا کی ہے یا اُن کا آسمانوں میں

فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کچھ ساجھا ہے میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے کی ہو یا کوئی مضمون منقول لاؤ اگر تم سچے ہو اور اُس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ایسے معبود کو پکارے

مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

جو قیامت تک بھی اُس کا کہنا نہ کرے اور اُن کو ان کے پکارنے کی کبھی خبر نہ ہو اور جب سب آدمی جمع کیے جاویں تو وہ اُن کے دشمن ہو جاویں اور ان کی عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں۔

سورۃ الاحقاف مکیۃ وایھا اربع او خمس وثلثون کذا فی البیضاوی۔ ربط طرفین سورتیں یعنی آخر سابق واول لاحق میں ارتباط توحید ومعاد میں دونوں کا اشتراک ہے مگر سابق میں معاد مفصل اور توحید مجمل ہے اور لاحق میں بالعکس۔ تمہید۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

توحید مفصل ومعاد مجمل

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ

اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ

الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ حٰمٓ (اس کے معنے اللہ تعالےٰ کو معلوم ہیں) یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے بھیجی گئی ہے (پس اس کے مضامین قابل غور کے ہیں۔ آگے توحید اور معاد کا بیان ہے کہ) ہم نے آسمان اور زمین کو اور اُن چیزوں کو جو اُن کے درمیان میں ہیں حکمت کے ساتھ اور ایک میعاد معین (تک) کے لیے پیدا کیا ہے (وہ حکمت دلالت علی التوحید اور مجازاۃ ہے کما مر تقریرہ غیر مرۃ اور وہ میعاد قیامت ہے) اور جو لوگ کافر ہیں اُن کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے (مثلاً یہ کہ توحید کے انکار پر تم کو قیامت میں عذاب ہوگا) وہ اُس سے بے رُخی (اور بے التفاتی) کرتے ہیں (اور توحید کو قبول نہیں کرتے) آپ (اُن سے توحید کے بارہ میں احتجاجاً) کہیے کہ یہ تو بتلاؤ جن چیزوں کی تم خدا کی (توحید) کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو (اُنکے مستحق الوہیت ہونے کی کیا دلیل ہے اگر دلیل عقلی ہے تو) مجکو یہ دکھلاؤ کہ انہوں نے کونسی زمین پیدا کی ہے یا اُن کا آسمانوں (کے پیدا کرنے) میں کچھ ساجھا ہے (اور ظاہر ہے کہ تم بھی ان کو خالق نہیں مانتے جو کہ دلیل ہو سکتی ہے استحقاق الوہیت کی بلکہ مخلوق کہتے ہو جو کہ منافی ہے استحقاق الوہیت کی پس دلیل عقلی تو منفی ہوئی بلکہ خود نفی پر دلیل عقلی قائم ہو گئی اور اگر تمھارے پاس دلیل نقلی ہے تو) میرے پاس کوئی (صحیح) کتاب (لاؤ جس میں شرک کا امر ہو اور) جو اس (قرآن) سے پہلے کی ہو (کیونکہ قرآن میں نفی شرک کی تم بھی جانتے ہو اور ہی کتاب کی ضرورت ہوگی) یا (اگر کتاب نہ ہو تو) کوئی اور (معتبر مضمون (خود بانی منقول (رہتا چلا آتا ہو اور کتاب میں مدون نہ ہو) لاؤ اگر تم (دعوے شرک میں) سچے ہو (مطلب یہ کہ دلیل نقلی کے لیے یہ ضرور ہے کہ اصل منقول عنہ کا قابل تصدیق ہونا ثابت ہو ارسنداً اُس تک متواتر یا متصل موجود ہو خواہ وہ منقول عنہ کسی نبی کی کتاب ہو یا اُن کا زبانی قول ہو) اور (ظاہر ہے کہ ایسی دلیل کوئی پیش نہیں کر سکا مگر اپنے باطل سے پھر بھی بات نہ آئے ایسے شخص کی نسبت فرماتے ہیں کہ) اُس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو (باوجود عجز عن الدلیل اور باوجود قیام دلیل علی النقیض پھر بھی وہ) خدا کو چھوڑ کر ایسے معبود کو پکارے جو قیامت تک بھی اُس کا کہنا نہ کرے (بوجہ عدم سماع اصنام میں اور بوجہ عدم قدرت مستقلہ ذوات الارواح میں اور نیز بوجہ عدم رضا ملائکہ وغیرہم میں) اور اُنکو انکے پکارنے (تک) کی بھی

النحو قولہ تعالیٰ: وھو یتم کما بدأ فی الرعد والموصول ای ما تدعون مفعول اول لارأیتم وقولہ تعالیٰ ارونی تاکید له والمفعول الثانی جملۃ ماذا خلقوا۔

البلاغۃ

قولہ اھ الکبر فی الرتبۃ وتخصیص اللہ کرہ فی النظم الجلیل لقولہ سبحانہ فی السموات مع انہ لا شرکۃ لہم فیہا ولا فی الارض ایضا لان التصدی لاثبات شرکتہم ظاہرا لاجل احد الشرکۃ فی الحوادث السفلیۃ بلیت کذلک تشکیکہم ایجادہم بعضہا بسبب الصورۃ الظاہرۃ اھ ۱۲

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو یہ منکر لوگ اس سچی بات کی نسبت جبکہ وہ ان تک پہونچتی ہیں یوں کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے۔ کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اسکو اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ آپ کہدیجیے کہ اگر میں نے اسکو اپنی

فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

ترجمہ تم لوگ مجکو خدا سے ذرا بھی نہیں بچا سکتے وہ خوب جانتا ہے تم قرآن میں جو جو باتیں بنا رہے ہو میرے اور تمہارے درمیان میں وہ کافی گواہ ہے۔ اور وہ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ

آپ کہدیجیے کہ میں کوئی انوکھا رسول تو ہوں نہیں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جاویگا اور نہ تمہارے ساتھ میں تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے آتا ہے اور میں صرف صاف ڈرانیوالا ہوں۔ آپ کہدیجیے کہ تم

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

سمجھتے ہو کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس کے منکر ہو اور بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان لے آئے اور تم تکبر ہی میں رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

ع ۱۰-۱

خبر ہو جمادات تو بوجہ عدم قوت سامعہ کے اور ذوات الارواح میں بایں معنی کہ جیسی خبر کے کفار معتقد تھے کہ سماع لازم و دائم اور سعید ہو وہ منفی ہے) اور (پھر) جب (قیامت میں) سب آدمی (حساب کے لیے) جمع کیے جاویں تو وہ (معبود) اُن (عابدین) کے دشمن ہو جاویں (کقولہ تعالیٰ ویکفرون بعبادتھم ضدا) اور ان کی عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں (کقولہ تعالیٰ فی یونس قال شرکاؤھم ما کنتم ایانا تعبدون) پس ایسے معبودین کی عبادت کرنے سے بڑھکر کیا غلطی ہے کہ مقتضی عبادت ایک نہیں اور عدم عبادت کے مقتضی بکثرت متحقق) ربط اوپر توحید و معاد کا اثبات تھا آگے نبوت کا مضمون ہے۔

تحقیق رسالت

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں (جو کہ اپنی صفت اعجاز سے رسالت کی دلیل ہیں) ان (منکر رسالت) لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو یہ منکر لوگ اس سچی بات کی نسبت جبکہ وہ ان تک پہونچتی ہے یوں کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے (حالانکہ جادو کے معارضہ کا ممکن ہونا اور اسکے معارضہ کا متبع ہونا صریح دلیل ہے اس قول کے لبطلان کی جیسا کہ لفظ بینات میں اس جواب کی طرف اشارہ بھی ہے اور اگلے پڑھکر اور سنو) کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس شخص (یعنی آپ نے نعوذ باللہ اس (قرآن) کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے (اور خدا کی طرف منسوب کر دیا اور افترار کا سحر سے بڑھکر ہونا اسکے ظاہر ہونا اسکے ظاہر ہے کہ سحر کا قبیح متفق علیہ نہیں ہے چنانچہ بعضے اسکو کمال سمجھے ہیں اور کذب کا اور خصوص کذب علی اللہ کا قبیح متفق علیہ ہے۔ آگے اس قول کا جواب ہے کہ) آپ کہدیجیے کہ اگر میں نے اسکو اپنی طرف سے بنا لیا ہوگا (اور خدا کے ذمہ لگا دیا ہوگا) تو (خدا کی گرفت سے) موافق اپنی عادت کے کہ اپنے بندوں کو منظنہ تلبیس میں تلبیس سے باکمل وجہ بچاتا ہے مجکو نبوت کے دعوی کاذبہ پر جلدی ہلاک کر دیگا کقولہ تعالیٰ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین) پھر (جب وہ مجکو ہلاک کریگا تو تم (یا اور لوگ) مجکو خدا (کے عذاب) سے ذرا بھی نہیں بچا سکتے (مطلب یہ کہ عقاب کا ترتب (دعوی) کاذبہ نبوت پر ایسا لازم ہے کہ کوئی میرا حامی مدگار بھی اُسکے تخلف پر قادر نہیں مگر لازم منتفی ہے پس ملزوم بھی منتفی ہے اور ان افتریتہ میں کلمہ اِن سے خصوصیت استقبال کی متصور نہیں بلکہ مطلق اتصال کا مقدم وتالی میں بیان کرنا ہے چنانچہ آیت لو تقول میں لو تقول کے ماضی کے لیے آنا ہے پس شبہ نہ رہا کہ متکلم کے وقت تو انتفار لازم کا حکم نہیں ہو سکتا اور اگر مستقبل ہی کے لیے لیا جاوے تب بھی تھوڑا انتظار مضر نہیں بعد چند سے انتفار لازم کا مشاہدہ ہو جاویگا اور اگر اتنے دور تک عقاب نازل نہ ہونے سے لزوم پر شبہ ہو تو اسکا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ حدوث دعوے کو ملزوم نہ کہا جاوے بلکہ بقاء علی الدعوی کو ملزوم کہا جاوے اور اگر دعوے متحقق بقاء کے اعتبار سے تلبیس کا شبہ ہو تو اسکا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ دعوی نبوت کے وقت معجزہ کا ظاہر کرنا یہ کرنا رفع تلبیس کے لیے کافی ہے اور دعوت کذب اور عدم ظہور معجزہ کے پھر عقاب ہونا اس رفع تلبیس کی تاکید کے لیے ہے پس موکد رفع کے عدم سے رفع کا عدم جو کہ موجب محذور ہے لازم نہیں آیا اور شروع تقریر میں اکمل وجوہ سے یہی تاکید مراد ہے یہ تمامہ تقریر تو بر تقدیر افترار کے بھی آگے عدم افترار کی تقدیر کے متعلق ارشاد ہے کہ اگر میں مفتری ہوا تو یہ سمجھ رکھو کہ) وہ خوب جانتا ہے تم قرآن میں جو جو باتیں بنا رہے ہو (پس تم کو سزا ہوگی

ملحقات الترجمہ

لہ قولہ قل ام یقولون اس سے بڑھکر اظہار تہ للاتی اور متعلقہ ومعنی بل فیہا الترقی کما قرر فی الترجمۃ ۱۲

النحو قولہ ان افتریتہ جوابہ مقدر ای فمن اظلم منکم دل علیہ قولہ ان اللہ لا یہدی القوم الظلمین وہو قریب من قولہ تعالیٰ قل ارایتم ان کان من عند اللہ ثم کفرتم بہ من اضل ممن ہو فی شقاق بعید ۱۲

البلاغۃ قولہ وشہد الخ فی الترتیب اہل المذکورات بعد الواو وبیست متعلقات علی نسق واحد بل مجموع شہد فآمن واستکبر مجموعہ معطوف علی مجموع کان فی ماسبقہ مشتمل فی المفردات ہو الاول والآخر والظاہر والباطن والمعنی ان الجمیع کونہم من عند اللہ مع کفرکم بہ جمیعہ شہادۃ الشاہد فایمانہ مع استکبارکم کن الایمان لہ ۱۲

غرض یہ کہ میرے اور تمہارے درمیان میں (بطریق مذکور فیصلہ کرنے کے لیے) وہ (صدق تصادق وکذب کاذب کا) کافی گواہ (یعنی اسپر مطلع) ہے پس اگر میں کاذب ہونگا تو مجکو عقاب دیگا عاجلاً اور اگر تم کاذب ہوگے تو تمکو عقاب دیگا عاجلاً یا آجلاً اور یہ نہ سمجھا جائے کہ مدار اثبات مسئلہ نبوت کا یہی مضمون ہے بلکہ اصل مدار تو اظہار معجزہ ہے جو کہ ہو چکا تھا یہ تو صرف انکی ہٹ دھرمی کے آخری جواب کے طور پر ہے) اور (اگر کسی کو یہ شبہہ ہو کہ جب اعلم بما تفیضون فیہ فرمایا ہے اور پھر بھی ہم پر عذاب نہیں آیا تو جسے مدعی نبوت پر عقاب نہ آنا دلیل اسکے صدق کی ہے اسی طرح ہم منکروں پر عذاب نہ آنا دلیل ہمارے صدق کی ہو سکتی ہے اور فاضل اس شبہہ کا معارضہ ہو تو اسکا جواب یہ ہے کہ) وہ بڑی مغفرت والا ہے (اسلیے بعض اقسام مغفرت کے یعنی عدم نزول عذاب فی الدنیا کفار کے لیے بھی واقع کر دیتا ہے اور) بڑی رحمت والا ہے (اسلیے بعض اقسام رحمت بھی جیکو رحمت عامہ کہتے ہیں کفار کے لیے واقع کر دیتا ہے پس عدم عذاب پر عذاب فی الدنیا نہ ہونا دلیل نہیں ہے انکے صدق کی اور ایسا احتمال یعنی نبوت میں نہیں ہو سکتا کیونکہ وہاں دعوی کا ذبہ و نزول عقاب میں لزوم عادی ثابت ہے اور یہاں انکار حق و نزول عقاب میں لزوم ثابت نہیں پس وہاں عدم عقاب کو انتفاء لازم کہا جاویگا اور یہاں عدم عقاب کو انتفاء لازم نہ کہیں گے اور وہاں لزوم کا راز یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرجع اخیر تحقیق حق و باطل کا نبوت ہے اور مرجع اخیر فکر و نظر کا بدیہی ہونا چاہیئے اور مقصود بعقد مہتم بالشان ہوا سی قدر اس بداہت کا اجلی ہونا چاہیئے اور ابہام تلبیس بداہت یا جلا ربداہت کا منافی تھا اسلیے نبوت میں ابہام تلبیس ہی گوارا نہیں کیا گیا بخلاف مادہ معارضہ کے کہ بعد رفع تلبیس عن النبوۃ کے پھر انمیں احتمال تلبیس کا نہیں ہو سکتا کیونکہ صدق اللہ اقتضیں خود تسلزم ہے کذب نقیض آخر کو اور جب صدق میں التباس نہ ہوگا تو کذب میں بھی التباس نہ ہوگا اسلیے وہاں انکار حق و نزول عقاب میں لزوم نہیں ہوا بلکہ اکثر استدراجاً عدم عقاب تجویز کیا گیا آگے اثبات نبوت بالدلیل المذکور کی تاکید ہے کہ) آپ کہدیجیے کہ میں کوئی انوکھا رسول تو ہوں نہیں (کہ تمہارے لیے موجب تعجب ہوگو انوکھا ہونا بھی فی نفسہ منافی رسالت کے نہیں ہے چنانچہ جو سب سے پہلے پیغمبر تھے باوجود انوکھے ہونے کے بھی پیغمبر بنے مگر انوکھا ہونا موجب تعجب ہو سکتا ہے گو وہ تعجب زائل کر دیا جاوے لیکن یہاں تو تعجب ہی نہ ہونا چاہیئے کیونکہ مجھ سے پہلے بہت سے پیغمبر آچکے ہیں جنکی خبر تو تم سے تمنے بھی سنی ہے) اور (اسطرح کچھ اور عجیب بات کا بھی میں دعوی نہیں کرتا جیسا مثلاً علم غیب ہے چنانچہ میں خود کہتا ہوں کہ مجکو غیبیات میں سے بجز معلومات بطریق الوحی کے اور کسی بات کی خبر نہیں ہے کہ میں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا ہوگا اور نہ (یہ علوم کہ) تمہارے ساتھ (کہ) کیا کیا ہوگا پس جب اپنے اور تمہارے احوال آیندہ کے علم کا باوجود شدت تلبس اُن احوال کے میں مدعی نہیں ہوں تو اور غیبیات بعیدہ کی نسبت تو میں کیا دعوی کرتا پس اس باب میں بھی میں کسی امر عجیب کا مدعی نہیں ہوں وہذا کقولہ تعالی قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب الخ فافہم فانہ من المواہب البتہ جن احوال و امور کا وحی سے علم ہو گیا ہے خواہ وہ اپنے متعلق ہوں یا غیر کے اور خواہ دنیوی احوال ہوں یا اخروی انکا علم بیشک کامل ہے چنانچہ آگے ارشاد ہے کہ میں تو (علم میں بھی) صرف (اُسی) کا اتباع کرتا ہوں جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے آتا ہے اور (اُسی کی تبلیغ بھی کرتا ہوں اور اگر تم اُسکو نہیں مانتے تو میرا کوئی ضرر نہیں کیونکہ) میں تو صرف صاف ڈرانے والا ہوں (جسکو میں اقامت دلائل وجواب شبہات سے ثابت کر چکا ہوں اور اوپر جو عدم افترا کی تقدیر پر تقریر اجمالی تھی ھو اعلم بما تفیضون فیہ الخ آگے اُسکی تفصیل کے واسطے ارشاد ہے کہ) آپ کہدیجیے کہ تم مجکو یہ بتلاؤ کہ اگر یہ قرآن منجانب اللہ ہو (جیسا کہ عدم افترا کی تقدیر پر لازم ہے) اور (پھر) تم اُسکے منکر ہو اور کسی دلیل سے اس احتمال عدم افترا و منجانب اللہ ہونے کی ترجیح اور تعیین بھی ہو جاوے مثلاً ایک ہی دلیل سے کہ) بنی اسرائیل (کے علماء) میں سے کوئی (معتبر) گواہ (جو باعتبار علم و دیانت مسلمہ کے معتبر ہو اور واعد ہو یا متعدد ماضی میں یا حال میں یا مستقبل میں) اس جیسی کتاب (یعنی اس کتاب کے جنانب اللہ ہونے) پر گواہی دیکر ایمان لے آوے اور تم (باوجود بے علم ہونے کے اس کتاب پر ایمان لانے سے) تکبری میں رہو (تو اس صورت میں تم سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا اور بے انصافوں کی یہ حالت ہو کہ) بیشک اللہ تعالی بے انصاف لوگوں کو (انکی عناد کے سبب) ہدایت نہیں کیا کرتا (بلکہ ہمیشہ ضلالت میں رہتے ہیں اور ضلالت کا انجام نار ہے) ف یہ ارشاد وشھد شاھد الخ ایسا ہے جیسا سورۂ شعراء کے اخیر رکوع میں ارشاد ہوا ہے اولم یکن لھم اٰیۃ ان یعلمہ علماء بنی اسرائیل جسکی تفسیر ہمارے قابل ملاحظہ ہے اور مقصود حصر کرنا مرجع احتمال نبوت کا اس شہادت میں نہیں ہے اسلیے احقر نے لفظ مثلاً لکھ دیا ہے۔ اور شاہد تنوین جنس و تفخیم سے شامل ہے بنی اسرائیل کے نام علماء معتبرین مؤمنین کو خواہ قبل اس آیت کے ایمان لائے ہوں یا بعد میں اور ان علماء میں عبداللہ بن سلام بھی داخل ہیں پس اُنکے بارہ میں اس آیت کا نازل ہونا بایں معنی ہو کہ جملی اس آیت کا مورد ہوا وہ بھی ایک جزئی ہیں چنانچہ در منثور میں سعید بن جبیر کے قول سے میمون بن یامین رئیس علماء یہود کے بارہ میں اس آیت کا نزول مروی ہے اس سے عدم تخصیص کی تائید ہوتی ہے واب خواہ یہ آیت عبداللہ بن سلام کے اسلام کے بعد آئی ہو جیسا بعض مفسرین نے اس کو مدنی کہا ہے اور خواہ قبل نازل ہوئی ہو جیسا بعض نے مثل تمام سورت کے اس کو بھی مکی کہا ہے۔ اور شاہد کو قرآن کو مثل القرآن سے تعبیر کرنے میں علاوہ مبالغہ کے یہ نکتہ ہو سکتا ہے کہ علماء بنی اسرائیل کو کتب سابقہ سے قرآن کا علم جو کہ سبب ہوا ایمان لانے کا درجہ اجمال میں تھا اور قرآن منزل مفصل ہے اور اجمال تفصیل میں من وجہ اتحاد اور من وجہ تغائر ہوتا ہے تو اُس کو مثل سے تعبیر کرنا نہایت احسن و ابلغ ہے اور کفرتم و استکبرتم میں تکرار نہیں کیونکہ کفرتم کا تحقق قبل شہادت کے مقصود ہے اور استکبرتم کا تحقق بعد شہادت کے۔ اور ھو اعلم بما تفیضون مع اپنی تفصیل قل اٰمنا بہ الخ کے ایک شق ہے اور دوسری شق ان افتریتہ ہے حاصل مقام کا یہ ہوا کہ تم جو مفتری کہتے ہو دو حال سے خالی نہیں یا تو میں مفتری ہوں یا مفتری نہیں شق اول منتفی ہے کیونکہ اُس کے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝ وَمِنْ

اور یہ کافر ایمان والوں کی نسبت یوں کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اُس کی طرف ہم سے سبقت نہ کرتے۔ اور جب ان لوگوں کو قرآن سے ہدایت نصیب نہ ہوئی تو ہی کہیں گے کہ یہ قدیمی جھوٹ ہے۔ اور اس سے

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۠ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝

پہلے موسیٰ کی کتاب ہے جو رہنما اور رحمت تھی اور یہ ایک کتاب ہے جو اُس کو سچا کرتی ہے عربی زبان میں ظالموں کے ڈرانے کے لیے اور نیک لوگوں کو بشارت دینے کے لیے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر مستقیم رہے سو اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ لوگ اہل جنت ہیں جو اُس میں ہمیشہ رہیں گے

جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ

بعوض اُن کاموں کے جو وہ کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اُسکی ماں نے اُس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اُسکو جنا۔ اور اُسکو پیٹ میں رکھنا اور اُسکا دودھ چھڑانا

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

تیس مہینہ ہے یہانتک کہ جب اپنی جوانی کو پہونچ جاتا ہے اور چالیس برس کو پہونچتا ہے۔

لوازم میں سے ہلاک عاجل ہے اور وہ منفی ہے اور شق ثانی میں جو کہ واقع ہے تم کو اپنی فکر کرنا چاہیئے **ربط** اور بتحقیق نبوت میں جو مضامین مذکور ہوئے آگے اُن میں سے بعض مفصل کا اجمال اور بعض مجمل کی تفصیل ہے جس سے تاکید مضامین سابقہ کی مستفاد ہوگئی۔

تکریر و تاکید مضمون بالاختلاف عنوان

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۠ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور یہ کافر ایمان والوں (کے ایمان لانے) کی نسبت یوں کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن (جسپر یہ لوگ ایمان لائے ہیں) کوئی اچھی (یعنی سچی) چیز ہوتا تو یہ (کم درجہ کے) لوگ اُسکی طرف ہم سے سبقت نہ کرتے (یعنی ہم لوگ بڑے عاقل ہیں اور یہ لوگ کم عقل ہیں اور حق بات کو عاقل پہلے قبول کرتا ہے تو اگر یہ حق ہوتا تو ہم پہلے مانتے جب ہمنے نہیں مانا تو یہ حق نہیں یہ لوگ بے عقلی سے اُدھر دوڑنے لگے ہیں۔ اور یہ قول اُن کا دال ہے غایت استکبار پر جو کہ استکبار تم میں مذکور تھا حالانکہ اگر عقل سے مراد عقل معاش لیجائے تو یہ مقدمہ کہ حق بات کو اَلْاَعْلٰی الْاِطلاق غلط ہے اور اگر عقل سے مراد عقل معاد لیجائے تو پہلا مقدمہ کہ ہم لوگ اَلْاَعْلٰی غلط ہے پس یہ کہنا کہ اگر حق ہوتا اَلْاَعْلٰی بنار الفاسد علی الفاسد ہے) اور جب (غایت استکبار و عناد کے سبب) اُن لوگوں کو قرآن سے ہدایت نصیب نہ ہوئی تو (بقاعدہ ان الناس اعداء ما جھلوا) یہی کہینگے کہ یہ (بھی مثل قدیمی (جھوٹے مضامین کے ایک) جھوٹ (مضمون) ہے (کقولہ تعالیٰ ان ھذا الا اساطیر الاولین اس سے اُنکے اس قول مذکور بالا افتوا کی وجہ پر دلالت ہوگئی کہ عناد و تعصب جیسا کہ اوپر اُس قول کا رد اور جواب تھا) اور اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب (نازل ہوچکی) ہے جو (امت موسویہ کے لیے بالعموم) رہنما (تھی) اور (اہل ایمان کے لیے بالخصوص) رحمت تھی (اس سے اوپر کے دو مضمون کی تقویت ہوگئی ایک تو اسکی کہ ماکنت بدعا من الرسل دوسرا اسکی ویشھد شاھد کیونکہ شہادت مذکورہ بنا علی التوراۃ تھی پس حاصل یہ ہوا کہ اُس شاہد کا قول من حیث ہو ہو حجت نہیں ہے کما ثبت النبوۃ بقول غیر صاحب النبوۃ کا شبہ کیا جاوے اور کہا جاوے کہ جو نبی کو نہ مانے گا وہ غیر نبی کو کیوں مانے گا بلکہ اُس کا قول من حیث انہ حکایۃ للتوراۃ حجت ہے پس اصل میں توریت سے احتجاج ہے اور توریت کی حیثیت پہلے سے ثابت ہے پس احتجاج میں کوئی اشکال نہیں رہا) اور جس طرح توریت میں اسکی پیشین گوئی ہے (اسی طرح کی) ایک کتاب ہے جو اُس (کی پیشین گوئی) کو سچا کرتی ہے (اور) عربی زبان میں (ہے) ظالموں کے ڈرانے کے لیے اور نیک لوگوں کو بشارت دینے کے لیے (نازل ہوئی ہے) اس سے واضح ہوگیا ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین کی کیونکہ اس سے اشارۃً وعید مفہوم ہوتی تھی اس وعید مصرح ہوگئی گو کیفیت اب بھی مجمل ہو اور چونکہ موقع وعید میں مفہوم مخالف بالاتفاق معتبر ہوتا ہے اس وعید کے مقابلہ میں غیر ظالمین کے لیے وعدہ بھی اشارۃً مفہوم ہوگیا تھا بشریٰ للمحسنین سے اسکی بھی تصریح ہوگئی) **ربط** اوپر صلاح عالمین کے حق میں وعدہ اور ضلالین کے حق میں وعدہ مذکور ہوا آگے اس ظلم و احسان کی اور اُس وعدہ و وعید کی کیفیت تفصیل ہے۔

نبذے از اعمال و مآل متعلق اہل رشد و اہل ضلال

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

اللغات کرھا ۱۲ منہ رفقا ۱۲ — **النحو** قولہ ھذا وانی الزیادۃ قبل التعلیلیۃ للقول او التعقیب باعمل کذبتنی او نت بالفار لعدم التعقیب مفروغ بانی عملا استبدادہ — الکفر اما بمعنی واحد۔ قولہ اذا ابلغ العامل فیہ قال رب اوزعنی ۱۲ منہ (جامعہ) — **البلاغۃ** قولہ وھو بیان فائدۃ التقیید بوضع اذ معلوم لکل احد اشعار بکونہ لایۃ بتدی بقول مخاطب لجواز ان یکون

ملحقات الترجمہ

سلہ قولہ فی افلک شل فی الدار کی تقولہم ایک قدیم ای کذب متفاد کقولہم اساطیر الاولین ۱۲

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ

(وہ) کہے اے میرے پروردگار مجھکو سپرد رہنا (توفیق دیجیے) کہ میں (کبھی) تیری ان نعمتوں کا شکر کرا کروں جو آپنے مجھکو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لیے صلاحیت پیدا کر دیجیے میں

وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ

آپکی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم انکے نیک کاموں کو قبول کریں گے اور انکے گناہوں سے درگذر کریں گے اس طور پر کہ یہ اہل جنت میں سے ہونگے ۔

وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا

اس وعدہ صادق کی وجہ سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا ۔ اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہو تم پر کیا تم مجکو یہ وعدہ دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤنگا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گذر گئیں ۔ اور وہ دونوں

یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ

اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ ارے تیرا ناس ہو ایمان لا ۔ بیشک اسکا وعدہ سچا ہے تو یہ کہتا ہے کہ یہ سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آرہی ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے حق میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ

فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ

انکا قول پورا ہو کر جو ان سے پہلے جن اور انسان ہو گذرے ہیں ۔ بیشک یہ خسارہ میں رہے ۔ اور ہر ایک کے لیے اُن کے اعمال کی وجہ سے الگ الگ درجے ہونگے ۔ اور تاکہ اللہ تعالیٰ سب کو اُن کے اعمال پورے پورے بھر دے اور کسی پر

لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَی النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ

ظلم نہ ہوگا ۔ اور جس روز کفار آگ کے سامنے لائے جاویں گے ۔ کہ تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے اور اُن کو خوب برت چکے ۔ سو آج تم کو

عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝

ذلت کی سزا دی جاوے گی اس وجہ سے کہ تم دُنیا میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے ۔

ع ۲ ۱۰ ۲

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَی النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝

(یعنی توحید کو حسب تعلیم رسول کے قبول کیا) پھر (اُسپر مستقیم رہے (یعنی اُسکو چھوڑا نہیں) سو (اُسکا مقتضا یہ ہے کہ) اُن لوگوں پر (آخرت میں) کوئی خوف (کی بات واقع ہونے والی) نہیں اور نہ وہ (وہاں) غمگین ہونگے (یہ تو اُنکے مصرف سے بچنے کا بیان تھا اور آگے اُنکے حصول منفعت کا ذکر ہے کہ) یہ لوگ اہل جنت ہیں جو اسمیں ہمیشہ رہینگے بعوض اُن (نیک) کاموں کے جو کہ وہ کرتے تھے (جنمیں ایمان و استقامت علی الایمان کا اوپر ذکر ہے) اور (جسطرح ہمنے حقوق اللہ کو واجب کیا ہے جسکا ذکر ہو چکا اسیطرح حقوق العباد کو بھی واجب کیا ہے چنانچہ اُن میں سے ایک بہت بڑا حق والدین کا ہے اسلیے) ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے (اور بالخصوص ماں کے ساتھ اور زیادہ کیونکہ) اُس کی ماں نے اُس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا

اللغات قولہ اوزعنی انظر فی سورۃ النمل قولہ مما انعمت علیّ من التعلیل ۱۲

النحو قولہ وعد الصدق مفعول بہ لمقدر ای انجز او مفعول للتقبل والتجاوز ۔ قولہ والذی قال ہذا خبرہ ہو لئک الذین الخ ۔ قولہ یوم یعرض عاملہ یقال المقدر والمذکور من قولہ اذہبتم مقول لہذا القول المقدر ۱۲ ۔

البلاغۃ قولہ اصلحلی فی ذریتی عدی بنفسہ الی یعدی بلا واسطۃ حرف لتنزیلہ منزلۃ الاعیان

ای اجعل الصلاح سادیا فی ذریتی راسخا فیہم ۔ قولہ اف لکما اللام للتبیین ۔ قولہ یستغیثان ای یقولان الغیاث یا اللہ تعالیٰ منک والمراد انکار قولہ واستظہارہ کانہا لجأ الی اللہ سبحانہ فی دفعہ کما یقال العیاذ باللہ تعالیٰ من کذا ۔ قولہ ویلک اصلہ دعا بالثبور فیقام مقام الحث علی الفعل او ترکہ شاع ارادۃ بان یاہو ترکب کہ حقیق بان یہلک ترکبہ وان یطلب لہ الہلاک کذا فی الروح ۔ قولہ اذہبتم کنایۃ عن عدم الایمان لیجب عند ہم عن طیبات الآخرۃ والانہماک الاشتغال بالطیبات لا یترتب علیہ عذاب الہون المشعر بترتب العذاب ۱۲

(اگر وہ مشقت زیادہ بعد چندے ہوتی ہے) اور (پھر) بڑی مشقت کے ساتھ اُس کو جنتا اور اُس کو پیٹ میں رکھنا اور اُسکا دودھ چھڑانا (اکثر) تیس مہینہ (میں پورا ہوتا) ہے (الغرض دونوں طرح طرح کی مصیبت اُٹھاتی ہے اور کم وبیش ان مصیبتوں میں باپ کی بھی شرکت ہوتی ہے بلکہ اکثر امور کا انتظام عادۃً باپ ہی کو کرنا پڑتا ہے اور اپنے آرام میں خلل آجانا یہ تو دونوں میں اکثر بدرجہ مساوی ہوتا ہے اسلیے بھی ماں باپ کا حق انسان پر زیادہ واجب کیا گیا ہے۔ غرض اسکے بعد نشوونما پاتا ہے) یہانتک کہ جب (نشوونما پاتے پاتے اپنی جوانی کو (یعنی بلوغ کو) پہونچ جاتا ہے اور (پھر بلوغ کے بعد ایک زمانہ میں) چالیس برس (کی عمر) کو پہونچتا ہے تو (جو سعید ہوتا ہے وہ) کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجکو اسپر مداومت دیجیے کہ میں آپکی اُن نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپنے مجکو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں (اگر ماں باپ مسلمان ہیں تب تو نعمت دینیہ بھی ورنہ نعمت دنیویہ تو ظاہر ہے ہی اور اولاد ماں باپ کی نعمت کا جزو کہ اولاد پر بھی اثر پہونچتا ہے چنانچہ اُن کی نعمت دنیویہ وجود وبقاء وغیرہ کی بدولت تو خود اولاد کا وجود ہی ہوتا ہے اور نعمت دینیہ کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اُن کی تعلیم قولی وفعلی اسکے لیے واسطہ علم وعمل ہوتا ہے) اور (یہ بھی) کہتا ہے کہ مجکو اسپر بھی مداومت نصیب کیجیے کہ میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے (نفع کے لیے صلاحیت پیدا کر دیجیے (نفع دنیوی یہ کہ دیکھ دیکھ کر راحت ہو اور نفع دینی یہ کہ بعد فوت ہو اور) میں آپکی جناب میں (گناہوں سے بھی) توبہ کرتا ہوں اور میں (آپکا) فرمانبردار ہوں (مقصود اس سے غلامی کا اقرار ہے نہ کہ دعوی فافہم۔ حاصل مقام کا یہ ہوا کہ جسشخص سعید ہوتا ہے وہ اللہ کا حق بھی ادا کرتا ہے جیسا کہ ان معروضات کا مضمون صریح اُسپر دلالت کر رہا ہے اور حقوق والدین کے بھی جو کہ حقوق العباد میں سے ہیں لو ظاہر ہے جیسا اوناعنی ان اشکر نعمتک سے مفہوم ہو رہا ہے کیونکہ منجملہ نعم آلہیہ کے وہ نعمت بھی ہے جو والدین کے واسطہ سے اس پر ہوئی جیسا کہ علی والدی میں اسکا استعطاف بھی ہو گیا اور اُس کا شکر تمام موقوف ہے بر بالوالدین پر کما قال تعالی ان اشکرلی ولوالدیک اور اُس پر مداومت کی دُعا کرنا دال ہے اس پر کہ اس شخص کو اُس کی رغبت ہے اور اُس کا عزم ہے اور رغبت وعزم عادۃً منضمی ہو جاتے ہیں فعل کی طرف پس ان دسائط سے اس شخص سے صدور اداے حقوق والدین کا مفہوم ہو گیا آگے ان اعمال کا مآل فرماتے ہیں کہ) یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم ان کے نیک کاموں کو قبول کرلیں گے اور ان کے گناہوں سے درگذر کردیں گے اس طور پر کہ یہ اہل جنت میں سے ہونگے (یہاں تو یہ ہر چہ کہ تبت الیک میں مذکور ہے تجاوز کے مرتب فرمانے سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ بدون توبہ کے گناہ معاف نہیں ہوتے کیونکہ فضل محض سے بھی معافی ہو جاتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ یہاں توبہ پر تجاوز کا توقف مقصود نہیں بلکہ وعدہ تجاوز کا توقف مقصود ہے سو عنایت مانی الباب بدون توبہ کے وعدہ تجاوز نہ ہوگا لیکن تجاوز نفوذ وعدہ ہی پر موقوف نہیں ہے بدون وعدہ کے بھی تجاوز ہو سکتا ہے۔ اور یہ سب) اُس وعدہ صادق کی وجہ سے (ہوا) جس کا ان سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا (یہاں تک تو اہل سعادت ومحسنین کا بیان ہوا آگے اہل شقاوت وظالمین کا ذکر ہے یعنی اور جس نے (حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو ضائع کیا جیسا اُس کے اس حال سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے) اپنے ماں باپ سے کہا (جن کا حق حقوق العباد میں نہایت مؤکد ہے خصوص جبکہ وہ مسلمان بھی ہوں اور خصوص جبکہ وہ اس کو بھی اسلام کی تعلیم کرتے ہوں مگر اس شقی نے باوجود اتنے دواعی اداے حقوق کے اُن سے جبکہ وہ اس کو دعوت الی الدین کر رہے تھے یوں کہا) کہ اُف ہے تم پر کیا تم مجکو یہ وعدہ (یعنی خبر) دیتے ہو کہ میں (قیامت میں دوبارہ زندہ ہو کر) قبر سے نکالا جاؤنگا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی اُمتیں گذر گئیں (جن سے ہر زمانہ میں اُن کے پیغمبروں ہی وعدے دیتے چلے آئے مگر آج تک کسی وعدہ کا ظہور نہ ہوا اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب باتیں ہی باتیں ہیں) اور وہ دونوں (غریب ماں باپ اُسکے اس انکار سے کہ کفر عظیم ہے گھبرا کر) اللہ سے فریاد کر رہے ہیں (اور غایت دردمندی سے اُس سے کہہ رہے ہیں) کہ ارے تیرا ناس ہو ایمان لا (اور قیامت کو بھی برحق سمجھ) بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو یہ (اسپر بھی) کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آرہی ہیں (مطلب یہ کہ یہ ایسا شقی ہے کہ کفر اور عقوق دونوں کا مرتکب ہے اور عقوق بھی اس درجہ کا کہ ماں باپ کی مخالفت کے ساتھ اُنسے کلام میں بھی بدتمیزی اور درشتی کرتا ہے۔ آگے اُن اعمال کا مآل فرماتے ہیں کہ) یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول (یعنی وعدۂ عذاب) پورا ہو کہ (جو) جنوں (جو) انسان (کفار) ہو گذرے ہیں بیشک یہ (سب) خسارہ میں رہے اور (آگے تفصیل مذکور کو بطور خلاصہ واجمال کے فرماتے ہیں کہ فریقین مذکورین میں سے) ہر ایک (فریق) کے لیے اُن کے اعمال (مختلفہ) کی وجہ سے الگ الگ درجے (کسی کو جنت کے کسی کو دوزخ کے) ہیں گے اور (مختلف درجے اسلیے ہیں گے) تاکہ اللہ تعالی سب کو اُن کے اعمال (کی جزا) پوری کرے اور اُن پر (کسی طرح کا) ظلم نہ ہوگا اور (اوپر ان ظالمین کے عذاب کی تعیین نہ آئی تھی یہاں فرمادیا تھا حق علیھم القول اور کانوا خاسرین۔ اور محسنین کی جزا میں جنت علی التعیین فرمادی تھی اسلیے آگے تعیین عذاب کی فرماتے ہیں کہ وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے جس روز کفار آگ کے سامنے لائے جاوینگے (اور اُن سے کہا جاویگا) کہ تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے (یہاں کوئی لذت تمکو نصیب نہ ہوگی) اور اُن کو خوب برت چکے (حتی کہ اُنمیں پڑ کر تمکو بھی بھول گئے) سو آج تمکو ذلت کی سزا دیجاویگی (چنانچہ سزا کے لیے نار ہے اور ذلت میں سے یہ ملامت اور پھٹکار ہے) اسوجہ سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے (فی الارض کی قید اس اشارہ کے لیے ہے کہ اصل پر تکبر کرنا اور بھی زیادہ مذموم ہے اور بغیر الحق قید واقعی ہے کیونکہ مخلوق سے صدور تکبر کا ہمیشہ بغیر الحق ہی ہوگا اور تکبر سے مراد استکبار عن الایمان ہے کہ عذاب خلود اُسی کے خواص سے ہے) اور اسوجہ سے کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے (اس میں تمام کفریات ومنہیات ووجوہ قسم داخل ہو گئے) ف ان الذین قالوا ربنا اللہ الخ کی تقریر میں بندہ نے جو کہا ہے کہ اس کا مقتضا یہ ہے اس سے مقصود ایک شبہہ کا دفع کرنا ہے شبہہ یہ ہے کہ دونوں

ملحقات الترجمہ

ف۱ قولہ قبل حق نفوذ وتجاوز کے مرتب فرمانے سے الخ اشارۃ الی المذاہب یعنی یعاش حتی الخ ۱۲

ف۲ قولہ قبل ولیوفھم الخ درجے آگے اضافۃ الی المتعلق الخ ۱۲

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۭ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ

اور آپ قوم عاد کے بھائی کا ذکر کیجیے جبکہ انہوں نے اپنی قوم کو جو کہ ایسے مقام پر رہتے تھے کہ وہاں ریگ کے سلسلے بہت تھے اپنے ڈرایا کہ تم خدا کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور اگلے پیچھے بہت سے ڈرانے والے گذر چکے ہیں

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ

مجکو تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس ارادہ سے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو۔ سو اگر تم سچے ہو تو جس کا تم ہمیں وعدہ کرتے ہو

الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝

اسکو ہمپر واقع کردو۔ انہوں نے فرمایا کہ پورا علم تو خدا ہی کو ہے اور مجکو تو یہ پیغام دے کر بھیجا گیا ہے میں ہم کو وہ پہونچا دیتا ہوں لیکن میں تمکو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ بڑی جہالت کی باتیں کرتے ہو۔

مستقیم بالمعنی المذکور کا بھی احیاناً بوجہ دوسرے معاصی کے مبتلائے خوف وحزن ہونا ثابت ہے۔ جواب یہ ہے کہ اس سے ایمان استقامت کے اقتضاء میں کوئی نقص نہیں ہوا کیونکہ اگر مقتضی پر مقتضا کا ترتب بوجہ کسی مانع کے نہ ہو تب بھی وہ مقتضی ہے۔ اور حملته امه کرھا کے ترجمہ میں جو بالخصوص کہا ہے اُس سے وجہ مکارہ اُمّ کی تخصیص ذکری کی معلوم ہوگئی اور ماں کا حق زیادہ ہونا اشارۃً حدیث سے بھی مفہوم ہوتا ہے چنانچہ صحاح میں ہے کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں کس کی خدمت زیادہ کروں فرمایا ماں کی اُس نے پوچھا پھر کس کی آپ نے فرمایا ماں کی اس نے پوچھا پھر کس کی آپ نے پھر فرمایا ماں کی اُس نے پوچھا پھر کس کی اُسوقت آپنے فرمایا کہ پھر باپ کی۔ اور حتی اذا بلغ سے پہلے ذکر حقوق والدین میں جو احقر نے کہا ہے اسلیے بھی یہ اسیلئے کہ اگر ماں اتنی مشقتیں نہ اٹھاوے یا باپ بالکل نہ اُٹھاوے تب بھی والدین کا حق اولاد کے ذمہ ہے۔ اور حمل وفصال کی مدت جو تیس مہینے یعنی اڑھائی برس فرمائی سو جمہور کے نزدیک اس حساب پر مبنی ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ اور اکثر مدت رضاع دو سال مجموعہ اڑھائی سال ہوگیا اب یہ بات کہ ایک چیز کی اقل مدت فرمائی اور دوسری کی اکثر مدت سو اسکی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ منضبط یہی مدتیں ہیں بخلاف اکثر مدت حمل کے کہ کسی دلیل قطعی سے منضبط نہیں اور اسیطرح اقل مدت رضاع کی کہ وہ بھی منضبط نہیں۔ اور اقل مدت حمل چھ مہینے ہونے کے متعلق روح المعانی میں جالینوس اور ابن سینا کا مشاہدہ لکھا ہے صرف جانیوس کے مشاہدہ کی ہوئی حکایت میں چھ ماہ سے چار دن زائد ہوگئے تھے۔ اور سہل تر یہ ہے کہ مجموعہ کو عادۃ غالبہ پر محمول کیا جاوے کہ حمل نو ماہ اور مدت رضاع پورے دو سال کہ اکثر عورتیں دو سال کے قبل دودھ چھڑا دیتی ہیں۔ اور مدارک میں امام ابوحنیفہ رح سے اسکی تفسیر میں نقل کیا ہے حملہ بالاکف یعنی گود میں اور ہاتھوں پر لیے پھرنا جو کہ ایام شیرخوارگی میں غالب الوقوع ہے پس اس تفسیر میں یہ آیت دال ہوگی مدت رضاع کے اڑھائی سال ہونے پر جیسا امام صاحب کا مذہب ہے۔ اور امور مذکورہ فی المقام میں اس طرح ترتیب ہوگی۔ اول حمل فی البطون پھر رضع۔ پھر حمل بالاکف وفصال۔ اور حولین کا یہ جواب ہوسکتا ہے کہ وہ مدت رضاع کی نہیں بلکہ رضاع بالاجرۃ کی ہے یعنی کب تک باپ سے دودھ پلانے کی اُجرت لیجاویگی۔ احقر کہتا ہے کہ گو فتوی جمہور کے قول پر ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ دودھ پلانے میں تو دو سال سے زائد نہ پلاویں اور اگر کسی نے دو سال کے بعد پیا ہو تو نکاح میں احتیاط رکھیں واللہ اعلم۔ اور بلوغ اشد کا ذکر توطئہ ذکر اربعین کا ہے اور بلوغ اربعین سنۃ سے تقیید حکم کی مقصود نہیں کہ اس سے کم میں ایسا نہ ہونا چاہیے بلکہ مقصود یہ ہے کہ چالیس برس کے بعد پھر غفلت نہ ہونی چاہیے کیونکہ جوانی میں قوۃ عقلیہ مغلوب ہوتی ہے اور چالیس سال پر قوۃ عقلیہ کامل وغالب ہوتی ہے تو اُسوقت توجہ الی اللہ بہت ضرور ہے اور اگر آیت کا مورد کوئی خاص قصہ ہی ہو اور در منثور میں ابن عباس رض سے مروی ہے کہ یہ حضرت صدیق رض کی شان میں اترا ہے اور انہوں نے یہ بات چالیس سال کی عمر میں کہی تھی چنانچہ وہ اس طرح پوری ہوئی کہ یہ خود تو مع اپنی اولاد کے پہلے ہی اسلام لائے ہوئے تھے فتح مکہ کے بعد انکے والد ابوقحافہ بھی مسلمان ہوگئے تھے اور انکی والدہ اُم الخیر بھی مسلمان تھیں کذا فی الروح والخازن تو تخصیص الاربعین کی وجہ ظاہری یا تحققین عموم پر محمول کرتے ہیں اور روایات خصوص کو اسپر محمول کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رض بھی اسکے اول مصداق ہیں اور دوسری آیت والذی قال لوالدیه الخ کو جو مروان نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رض کی شان میں بتلایا ہے صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رض سے اسکی تکذیب منقول ہے مروان نے محض عداوت سے کہدیا تھا ویؤیده قوله تعالیٰ حق علیهم القول لان ایمانه رض یستلزم عدم دخوله فی الذین حق علیهم القول فافهم۔ اور جتنے قیود دونوں مضمونوں میں ہیں وہ سب تمثیل ہے تخصیص نہیں چنانچہ ہر دو سہ مجموعہ قیود پر موقوف نہیں۔ اور آخر متاع سے مراد مطلق انتفاع نہیں کہ وہ غیر مذموم ہے بلکہ انتفاع مودی الی الکفر جیسا تقریر ترجمہ میں اس طرف اشارہ ہے ربط اور پر آیات متصلہ میں اہل مکہ کو سنانے کے لیے کفار اور انہماک فی الدنیا کی قباحت اور زجر مذکور ہے آگے قصہ عاد کی کہ وہ بھی عرب تھے تذکیر ہے جس سے مقصود مضمون بالا کی تاکید وتقریر ہے۔

قصہ عاد

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۭ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝

اللغة: الاحقاف جمع حقف بالضم من الرمل کذا فی القاموس وفی الروح ھل ستطلع علیه ان شاء اللہ تعالیٰ | النحو وقد خلت الخ جملة مستانفة کذا فی المدارک ۱۲

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

سو اُن لوگوں نے جب اُس بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتا دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو بادل ہی جو ہم پر برسے گا نہیں بلکہ یہ وہی ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے - ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے -

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ

وہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے ہلاک کر دیگی چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ بجز اُنکے مکانات اور کچھ نہ دکھلائی دیتا تھا - ہم مجرموں کو یوں ہی سزا دیا کرتے ہیں - اور ہم نے اُن لوگوں کو اُن باتوں میں قدرت دی تھی کہ تم کو اُن باتوں میں قدرت نہیں دی

وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ

اور ہم نے اُن کو کان اور آنکھ اور دل دیئے تھے سو جبکہ وہ لوگ آیات الٰہیہ کا انکار کرتے تھے اس لیے نہ اُن کے کان اُن کے ذرا کام آئے اور نہ اُن کی آنکھیں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور نہ اُن کے دل اور جس کی وہ ہنسی کیا کرتے تھے اُسی نے اُن کو آگھیرا - اور ہم نے تمہارے آس پاس کی اور بستیاں بھی ہلاک کی ہیں اور ہم نے بار بار اپنی نشانیاں بتلا دی تھیں تاکہ وہ باز آئیں -

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور آپ قوم عاد کے بھائی (یعنی ہود علیہ السلام) کا (قصہ) ذکر کیجیے جبکہ اُنہوں نے اپنی قوم کو جو کہ ایسے مقام پر رہتے تھے کہ وہاں ریگ کے ستطیل خمدار تودے تھے (تقیید استحضار فی ذہن المناظرین کے لیے ہے) اس (بات) پر (عذاب الٰہی سے) ڈرایا کہ تم خدا کے سوا کسی کی عبادت مت کرو (ورنہ تم پر عذاب نازل ہوگا) اور (یہ ایسی ضروری اور صحیح بات ہے کہ) ان (ہود علیہ السلام) سے پہلے اور اُن سے پیچھے (اسی مضمون کے متعلق) بہت سے ڈرانے والے (پیغمبر) گذر چکے ہیں (اور عجب نہیں کہ ہود علیہ السلام نے اُن سب کا متفق ہونا دعوت الی التوحید میں اُن کے سامنے بیان کیا ہو پس جملہ قد خلت النذر کا بیچ میں بڑھا دینا ان فوائد کے لیے ہے کہ مضمون دعوت کی تاکید ہو جاوے اور ہود علیہ السلام نے انذار میں یہ فرمایا کہ) مجکو تم پر ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب کا اندیشہ ہے (ورنہ توحید قبول کر لو) وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس ارادہ سے آئے ہو کہ ہمکو ہمارے معبودوں سے پھیر دو سو (ہم تو پھیرنے والے ہیں نہیں باقی) اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب) کا تم ہمسے وعدہ کرتے ہو اُسکو ہم پر واقع کر دو اُنہوں نے فرمایا کہ پورا علم تو خدا ہی کو ہے (کہ عذاب کب تک آویگا) اور مجکو تو جو پیغام دیکر بھیجا گیا ہے میں تم کو وہ پہنچا دیتا ہوں (چنانچہ اُسمیں مجھ سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ متم عذاب آویگا میں نے تمکو اطلاع کر دی اس سے زیادہ نہ مجکو علم ہے اور نہ قدرت) لیکن میں تمکو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ بڑی جہالت کی باتیں کرتے ہو (کہ ایک تو توحید کو نہیں قبول کرتے پھر اپنے مُنہ سے بلا مانگتے ہو پھر مجھ پر اُس کی فرمایش کرتے ہو البتہ اپنے صدق کا میں مدعی ہوں جسپر دلیل قائم کر چکا ہوں اور جس واقعہ میں تمکو شبہہ ہے) اُس کا وقت وقوع مجکو نہیں بتلایا گیا یا نفس وقوع کو جب اللہ چاہے دیکھ لینا غرض جب کسی طرح اُنہوں نے حق کو قبول نہ کیا اب عذاب کا اس طرح سامان شروع ہوا کہ اول ایک بادل اُٹھا سو اُن لوگوں نے جب اُس بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتا دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو بادل ہے ہم پر برسیگا (ارشاد ہوا کہ) نہیں (برسنے والا بادل) نہیں بلکہ یہ وہی (عذاب) ہے جسکی تم جلدی مچاتے تھے (کہ وہ عذاب جلدی لاؤ اور اس بادل میں) ایک آندھی ہے جسمیں دردناک عذاب ہے وہ (آندھی) ہر چیز کو (جسکے ہلاک کرنے کا حکم ہوگا) اپنے رب کے حکم سے ہلاک کر دیگی چنانچہ (وہ آندھی جھٹی اور آدمیوں کو اور مواشی کو اُٹھا اُٹھا کر پٹک دیتی تھی جس سے) وہ ایسے (تباہ) ہو گئے کہ بجز اُنکے مکانات کے اور کچھ (آدمی اور حیوان) نہ دکھلائی دیتا تھا ہم مجرموں کو یوں ہی سزا دیا کرتے ہیں اور ہم نے اُن (قوم عاد کے) لوگوں کو اُن باتوں میں قدرت دی تھی کہ تمکو اُن باتوں میں قدرت نہیں دی (مراد ان باتوں سے وہ تصرفات ہیں جو فوت جسمی و مالی پر موقوف ہیں) اور ہم نے اُن کو کان اور آنکھ اور دل (سب ہی کچھ) دیئے تھے سو چونکہ وہ لوگ آیات الٰہیہ کا انکار کرتے تھے اسلیے (جب اُنپر عذاب آیا ہے تو) نہ اُنکے کان اُنکے ذرا کام آئے اور نہ اُنکی آنکھیں اور نہ اُن کے دل اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی کیا کرتے تھے اُسی نے اُن کو آگھیرا (یعنی نہ اُنکے حواس اُنکو عذاب سے بچا سکے اور نہ اُن کی تدبیر جس کا اور اک قلب سے ہوتا ہے اور نہ اُن کی قوت پس تمہاری تو کیا حقیقت ہے) ف ان لوگوں کا مسکن بقول اکثر بلاد یمن میں تھا اور وہاں ریگ کے تودے تھے عرب کے لوگ تجارت کے لیے اکثر سفر کیا کرتے تو اُن مقامات پر گذرتے تھے - اور آدمیوں کا اور مواشی کا اُس ہوا میں اُڑے اُڑے پھرنا در منثور میں ابن عباسؓ سے مروی ہے - اور وادی کہتے ہیں نشیب زمین کو جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اسی وجہ سے کبھی اُس کا ترجمہ میدان سے کیا جاتا ہے اور کبھی ندی نالہ سے - ربط اوپر عاد کا قصہ تفصیلاً مذکور تھا آگے اور امم مہلکہ کا قصہ کہ اہل مکہ کے مساکن پر بھی گذرتے تھے اجمالاً مذکور ہے - قصہ اجمالیہ بعض دیگر امم مہلکہ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ

سو خدا کے سوا جن چیزوں کو انہوں نے خدا تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کو اپنا معبود بنا رکھا تھا (کہ مصیبت میں ہمارے کام آویں گے) ہلاک وعذاب کے وقت) اُنہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی بلکہ وہ سب اُن سے غائب ہوگئے اور وہ (معبود اور شفیع سمجھنا محض اُن کی تراشی ہوئی اور گھڑی ہوئی بات ہے (اور کہیں واقع میں وہ شفیع یا معبود تھوڑا ہی تھے) ربطا اور پر تستکبرون فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تفسقون میں کفار مکہ کو سُنانے کے لیے کفر و استکبار کی مذمت مذکور ہے آگے اسی کی تاکید کے لیے بطور تعمیم کے بعض جنات کے اسلام لانے کا قصہ بیان فرمایا جاتا ہے جسکا حاصل مقصود باعتبار مقام کے یہ ہے کہ جنات جو کہ تکبر میں انسان سے زیادہ ہوتے ہیں وہ تو تکبر چھوڑ کر کنڑ سے دست بردار ہوگئے مگر تم کہ انسان ہو تکبر اور کفر سے باز نہیں آتے اور جن جنات کے ایمان لانے کا اس آیت میں ذکر ہے اُن کا قصہ حدیثوں میں اس طرح آیا ہے کہ جب بعثت نبویہ کے وقت جنات کو آسمانی خبریں سُننے سے بذریعہ شہب روک دیا گیا تو جنات میں تذکرہ ہوا کہ اس کا سبب تحقیق کرنا چاہیئے کہ کونسا نیا واقعہ دنیا میں ہوا جسکے سبب یہ امر ہوگیا جنات مختلف اقطار میں تحقیق کے واسطے روانہ ہوئے بعضے جنات حجاز کی طرف بھی چلے اُس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے بطن نخلہ میں کہ ایک مقام کا نام ہے تشریف رکھتے تھے اور سوق عکاظ کو تشریف لیجانے کا قصد تھا (ظاہرا) بغرض دعوت اسلام و تبلیغ دین تشریف لیجاتے تھے اغرض آپ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے جو وہ جنات یہاں پہونچے قرآن سُنکر کہنے لگے کہ بس وہ نئی بات جو ہمارے اور خبر آسمانی کے درمیان حائل ہوگئی یہ ہے رواہ احمد وعبد بن حمید والشیخان والترمذی والنسائی وجماعۃ عن ابن عباسؓ اور ایک روایت میں یہ کہ وہ جنات جب یہاں آئے باہم کہنے لگے کہ خاموش ہوکر قرآن سنو جب آپ نماز صبح سے فارغ ہوئے منعقد ارشد ہوکر اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور اُنکو خبر اور ایمان کی ترغیب دی اور آپکو اُن کے آنے جانے کی خبر نہیں ہوئی یہانتک کہ سورہ جن کے نزول سے آپکو خبر دی گئی رواہ ابن المنذر عن عبد الملک۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جن اہل نصیبین سے تھے اور نو شخص تھے جب انہوں نے اپنی قوم کو خبر پہونچائی تو انمیں سے پھر تین سو اشخاص اسلام لانے کے لیے حاضر خدمت ہوئے رواہ ابو نعیم والواقدی عن کعب الاحبار والروایات کلہا فی الروح۔ اور دوسری حدیثوں میں جنات کے آنے کی اور طور پر بھی روایتیں آئی ہیں مگر چونکہ یہ سب واقعات متعددہ ہیں اسلیے تعارض کا شبہہ نہ کیا جاوے کذا قالوا ویؤیدہ ما اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ عن الحبر انہ قال صرفت الجن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین احداہما مرۃ بعد مرۃ لما قال الخفاجی انہ قد ولت الاحادیث علی ان افادۃ الجن کانت ست مرات کذا فی الروح۔

قصہ ایمان آوردن جن و وعظ شان بقوم خود

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ

اور جب ہم نے تیری طرف جنات کی ایک جماعت کو بھیجا کہ وہ قرآن سُنیں سو جب وہ لوگ قرآن کے پاس پہونچے تو کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب قرآن پڑھا جاچکا تو وہ اپنی قوم کے پاس خبر پہونچانے کے واسطے واپس گئے کہنے لگے کہ اے ہمارے بھائیو ہم ایک کتاب سُنکر آئے ہیں جو

مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنی سی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے حق اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے بھائیو تم اسکی طرف بُلانے والے کا کہنا مانو اور اُس پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے گا

وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور تم کو عذاب دردناک سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو شخص اللہ کی طرف بُلانے والے کا کہنا نہ مانے گا تو وہ زمین میں ہرا نہیں سکتا اور خدا کے سوا اور کوئی اُس کا حامی بھی نہ ہوگا۔ ایسے لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں بھی (اس کفر و شرک کے سبب) غارت کی ہیں (جیسے ثمود و قوم لوط کہ شام کو جاتے ہوئے ان کے مساکن سے گذرتے تھے اور چونکہ مکہ سے ایک طرف یمن ہے دوسری جہت میں شام ہے اسلیے ملحوظ ہے) اور ہم نے ہلاک کرنے سے پہلے (ان کی فہمایش کے لیے) بار بار اپنی نشانیاں (انکو) بتلادی تھیں تاکہ وہ (کفر و شرک سے) باز آئیں (مگر باز نہ آئے اور ہلاک ہوئے) سو خدا کے سوا جن جن چیزوں کو انہوں نے خدا تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کو اپنا معبود بنا رکھا تھا (کہ مصیبت میں ہمارے کام آویں گے ہلاک وعذاب کے وقت) اُنہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی بلکہ وہ سب اُن سے غائب ہوگئے اور وہ (معبود اور شفیع سمجھنا محض اُن کی تراشی ہوئی اور گھڑی ہوئی بات ہے (اور کہیں واقع میں وہ شفیع یا معبود تھوڑا ہی تھے) ربطا اور پر تستکبرون فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تفسقون میں کفار مکہ کو سُنانے کے لیے کفر و استکبار کی مذمت مذکور ہے آگے اسی کی تاکید کے لیے بطور تعمیم کے بعض جنات کے اسلام لانے کا قصہ بیان فرمایا جاتا ہے جسکا حاصل مقصود باعتبار مقام کے یہ ہے کہ جنات جو کہ تکبر میں انسان سے زیادہ ہوتے ہیں وہ تو تکبر چھوڑ کر کنڑ سے دست بردار ہوگئے مگر تم کہ انسان ہو تکبر اور کفر سے باز نہیں آتے اور جن جنات کے ایمان لانے کا اس آیت میں ذکر ہے اُن کا قصہ حدیثوں میں اس طرح آیا ہے کہ جب بعثت نبویہ کے وقت جنات کو آسمانی خبریں سُننے سے بذریعہ شہب روک دیا گیا تو جنات میں تذکرہ ہوا کہ اس کا سبب تحقیق کرنا چاہیئے کہ کونسا نیا واقعہ دنیا میں ہوا جسکے سبب یہ امر ہوگیا جنات مختلف اقطار میں تحقیق کے واسطے روانہ ہوئے بعضے جنات حجاز کی طرف بھی چلے اُس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے بطن نخلہ میں کہ ایک مقام کا نام ہے تشریف رکھتے تھے اور سوق عکاظ کو تشریف لیجانے کا قصد تھا (ظاہرا) بغرض دعوت اسلام و تبلیغ دین تشریف لیجاتے تھے اغرض آپ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے جو وہ جنات یہاں پہونچے قرآن سُنکر کہنے لگے کہ بس وہ نئی بات جو ہمارے اور خبر آسمانی کے درمیان حائل ہوگئی ہے رواہ احمد وعبد بن حمید والشیخان والترمذی والنسائی وجماعۃ عن ابن عباسؓ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ جنات جب یہاں آئے باہم کہنے لگے کہ خاموش ہوکر قرآن سنو جب آپ نماز صبح سے فارغ ہوئے منعقد ارشد ہوکر اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور اُنکو خبر اور ایمان کی ترغیب دی اور آپکو اُن کے آنے جانے کی خبر نہیں ہوئی یہانتک کہ سورہ جن کے نزول سے آپکو خبر دی گئی رواہ ابن المنذر عن عبد الملک۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جن اہل نصیبین سے تھے اور نو شخص تھے جب انہوں نے اپنی قوم کو خبر پہونچائی تو انمیں سے پھر تین سو اشخاص اسلام لانے کے لیے حاضر خدمت ہوئے رواہ ابو نعیم والواقدی عن کعب الاحبار والروایات کلہا فی الروح۔ اور دوسری حدیثوں میں جنات کے آنے کی اور طور پر بھی روایتیں آئی ہیں مگر چونکہ یہ سب واقعات متعددہ ہیں اسلیے تعارض کا شبہہ نہ کیا جاوے کذا قالوا ویؤیدہ ما اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ عن الحبر انہ قال صرفت الجن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین احداہما مرۃ بعد مرۃ لما قال الخفاجی انہ قد ولت الاحادیث علی ان افادۃ الجن کانت ست مرات کذا فی الروح۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

الخ قرآنا بین اتخذوا اتخذ فی الدرک اصلہ متعدی الی واحد فحذف ای اتخذوہ واتخذ ہہنا اشتمالی آنیۃ وقربانا تمییز	قولہ قرآنا صح بہ عکسا ہہنا تنبیہا علی خطائہم قولہ ذلک افکہم وما کانوا یفترون کرر لمعنی لاقتضاء المقام التاکید قولہ اولیاء جمع للاولیاء باعتبار معنی من لیکون من باب مقابلۃ الجمع بالجمع للانقسام الآحاد ۱۲
البلاغۃ	

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى إِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

کیا ان لوگوں نے یہ نہ جانا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اُن کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو زندہ کرے کیوں نہ ہو بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

اور جس روز کافروں کو دوزخ کے سامنے لائے جاویں گے کیا یہ دوزخ امر واقعی نہیں ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ضرور امر واقعی ہے۔ ارشاد ہوگا تو اپنے کفر کے بدلہ میں اس کا مزہ اب چکھو۔

اور (ان سے اُس وقت کا قصہ ذکر کیجیے) جبکہ ہم جنات کی ایک جماعت کو آپ کی طرف لے آئے جو (انتہیں یہاں پہونچ کر) قرآن سُننے لگے تھے غرض جب وہ لوگ قرآن (کے پڑھے جانے کے وقت) کے پاس آپہونچے تو (آپس میں) کہنے لگے کہ خاموش رہو اور اس کا م کو سنو۔ پھر جب قرآن پڑھا جا چکا (یعنی جتنا اُس وقت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پڑھنا تھا ختم ہو چکا) تو وہ لوگ (اُسپر ایمان لے آئے اور) اپنی قوم کے پاس (اسکی خبر پہونچانے کے واسطے واپس گئے (اور جا کر اُن سے) کہنے لگے لے بھائیو ہم ایک (عجیب) کتاب سُن کر آئے ہیں جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنی سی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور دین حق اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے (یہ تو اثبات و اظہار حقیت دین اسلام کا آگے امر دوئم کے قبول کرنے کا اول ترغیباً پھر ترہیباً یعنی) اے بھائیو تم اللہ کی طرف بُلانے والے کا کہنا مانو (مراد داعی سے قرآن یا نبی ذی شان ہیں) اور (کہنا ماننا یہ ہے کہ) اُسپر ایمان لے آؤ (آئیس اشارہ ہو گیا کہ وہ ایمان لانے کی طرف داعی ہے کہ اور کسی دنیوی غرض کی طرف پس اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور تمکو عذاب دردناک سے محفوظ کر دیگا اور جو شخص اللہ کی طرف بُلانے والے کا کہنا نہ مانے گا تو وہ زمین (کے کسی حصہ) میں (بھاگ کر خدا کو) ہرا نہیں سکتا (یعنی اس طرح کہ ہاتھ نہ آئے) اور (جیسا وہ خود نہیں بچ سکتا اسی طرح) خدا کے سوا اور کوئی اُسکا حامی بھی نہ ہوگا (کہ وہ اُسکو بچا سکے اور) ایسے لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) ہیں (کہ باوجود قیام دلائل کے داعی کے حق ہونے پر پھر اُسکی اجابت نہ کریں) فائدہ بعد موت کہنے سے بعض علماء نے یہ سمجھا ہے کہ وہ جن یہودی تھے لیکن اُنکی کوئی دلیل نقلی نہیں اور استنباط مذکور کا فی ہے اور اس کہنے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ انجیل اکثر شرائع میں توراۃ کے تابع ہے اور قرآن مثل توراۃ کے مستقل ہے پس مقصود بیان کرنا تشابہ کا ہو کہ جیسی کتاب مستقل موسیٰ علیہ السلام پر آئی تھی اُس شان کی کتاب موسیٰ علیہ السلام کے بعد یہ آئی ہے۔ رہا یہ کہ انہوں نے تھوڑا سا قرآن سُنکر یہ کیسے پہچان لیا جواب یہ ہے کہ کسی قرینہ مضمون یا طرز بیان۔ جلالت شان سے ظناً معلوم ہوا ہوگا اور وہ ظن واقع کے موافق نکل آیا۔ اور من ذنوبکم میں بعض نے من تبعیضیہ اسلیے لیا ہے کہ اسلام سے حقوق العباد معاف نہیں ہوتے اور بعض نے زائدہ لیا ہے اور اسلام سے کل ذنوب کے معاف ہونے میں حقوق العباد کا اشکال لازم نہیں آتا کیونکہ جو حقوق ذنوب ہیں مثل قتل وغیرہ اُن کا معاف ہونا تو متفق علیہ ہے اور جو حقوق غیر ذنوب ہیں مثل قرض وغیرہ وہ ذنوب کے میں داخل ہی نہیں پھر تبعیض کی کوئی حاجت نہیں اور جنات کو عقاب ہونا کفر و معصیت پر متفق علیہ ہے اور ثواب و جنت ملنا ایمان و طاعت پر متکلم فیہ ہے جمہور تو اسکے قائل ہیں للعمومات الشرعیۃ والخصوص قولہ تعالیٰ لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان و قولہ تعالیٰ فی سورۃ الانعام بعد ذکر الانس والجن ولکل درجات مما عملوا اور امام ابو حنیفہ رح نے غایت احتیاط سے بوجہ کسی خاص نص قطعی الثبوت و قطعی الدلالۃ کے نہ پائے جانے کے اس میں توقف فرمایا ہے کما فی الروح وقال النسفی فی التیسیر توقف ابو حنیفۃ فی ثواب الجن ونعیمھم لانہ لا استحقاق للعبد علی اللہ تعالیٰ ولم یقل بطریق الوعد فی حقھم الا المغفرۃ والاجارۃ من العذاب واما نعیم الجنۃ فموقوف علی الدلیل اھ اور یہ جو امام صاحب کا قول مشہور ہو گیا ہے کہ وہ اُنکے عدم دخول فی الجنۃ کے قائل ہیں غالباً توقف کی تقریر میں ناقلین کو غلطی ہوئی ہے واللہ اعلم اور حق اور طریق مستقیم میں باتو اصول و فروع کا لغاً یا جائے یا عطف صفۃ علی اُخری کے قبیل سے ہو ربط اوپر آیت یوم یعرض الذین کفروا میں مجازاۃ قیامت کا ذکر تھا اور متصل کی آیتوں میں بھی بجوکہ من عذاب الیم کے بعد لیس اللہ من دونہ اولیاء کا آنا مشیر تھا عذاب قیامت کی طرف چونکہ بعضے خود امکان قیامت ہی کے منکر تھے اسلیے آگے اولاً اُسکا امکان پھر اُسکا وقوع اور پھر اُسپر استدلال بسول تعلیم صبر کی تفریع اور اُسکی تاکید کے لیے بعنوان کلی کفار کی تقریع ارشاد فرماتے ہیں۔

تقریر معاد و عقوبت اہل عناد و تسلیہ خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم التناد

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى إِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

البلاغۃ قولہ بقدر فی الکشاف محلہ الرفع لانہ خبر ان یدل علیہ قراءۃ عبد القادر وانما دخلت الباء لاشتمال النفی فی اول الآیۃ علی ان ما فی جزاء دخال الرجاج لو قلت ما ظننت ان زیدا بقائم لجاز کذا قیل الیس اللہ بقادر الاتری ۲ وقرع بلی مقررۃ للقدرۃ علی کل شیء من البعث وغیرہ لالرؤیتہم قولہ ودبنا فی الروح واکد وبالقسم کانہم یطلبون فی الخلاص بالاعتراف بحقیۃ ذلک کما فی الدنیا وانی لہم ۱۲

ملحقات الترجمۃ

سلہ قولہ فی یستمعون ہو الضمیر میں وبالجمع اشارۃ الی ان الحال مقدرۃ ۱۲

سلہ قولہ فی منذرین تفسیر لقولہ لقومنا علی الحاق ۱۲

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً

تو آپ صبر کیجیے جیسا اور ہمت والے پیغمبروں نے صبر کیا تھا اور ان لوگوں کے لیے جلدی نہ کیجیے جس روز یہ لوگ اُس چیز کو دیکھیں گے جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو گویا یہ لوگ دن بھر میں ایک گھڑی

مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ۝

ربع ۴ ۹ ۴

رہے ہیں یہ ہو چکا دینا ہے سو وہی برباد ہوں گے جو نافرمانی کریں گے۔

سُورَةُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَثَلَاثُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا

جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے رستہ سے روکا خدا نے اُن کے عمل کالعدم کر دیئے اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے کام کیے اور وہ اُس سب پر ایمان لائے

بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ

جو محمد پر نازل کیا گیا ہے اور وہ اُن کے رب کے پاس سے امر واقعی ہے۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ۝ کیا ان لوگوں نے یہ نہ جانا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اُن کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکا وہ اس پر (دوبارہ جلانے کی) قدرت رکھتا ہے کہ مُردوں کو (قیامت میں) زندہ کر دے (اور وہ اسپر قادر) کیوں نہ ہو بیشک وہ (تو) ہر چیز پر قادر ہے (یہ تو امکان ثابت ہوا) اور جس روز (اُس کا وقوع ہوگا اور) کافر لوگ دوزخ کے سامنے لائے جاویں گے (اور ان سے پوچھا جاویگا کہ) کیا یہ دوزخ امر واقعی نہیں ہے (جیسا دُنیا میں اس کی واقعیت کی نفی کیا کرتے تھے قال تعالیٰ ۔ ہم وما نحن بمبعثین) وہ کہینگے کہ ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ضرور امر واقعی ہے ارشاد ہوگا (اچھا) تو اپنے کفر کے بدلہ میں (جسمیں انکار دوزخ بھی آگیا) اس (دوزخ) کا عذاب چکھو (آگے تسلیہ کی تفریع ہے کہ جب ان سے انتقام کفر کا لیا جانا معلوم ہوگیا) تو آپ (ویسا ہی) صبر کیجیے جیسا اور ہمت والے پیغمبروں نے صبر کیا تھا اور ان لوگوں کے لیے (انتقام الٰہی کی) جلدی نہ کیجیے (جسکو آپ انتصار للمسلمین کی حیثیت سے چاہتے تھے اور عجب تر یہ ہے کہ وہ مستحقین عذاب استعجال کرتے ہیں اور عجب تر ہو ناظاہر ہے کہ مدعی اگر مدعیٰ علیہ کی سزا جلدی چاہے تو بعید نہیں لیکن مدعی علیہ اگر اپنی سزا جلدی چاہے نہایت امر غریب ہے سو گو حکمت الٰہیہ سے عذاب مستعجل نہیں ہوگا لیکن مشاہدہ کے وقت ان پر اُس کا وہی اثر ہوگا جو عذاب مستعجل کا ہوتا ہے کیونکہ) جس روز یہ لوگ اُس چیز کو (یعنی عذاب کو) دیکھینگے جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو (اُس وقت غایت شدت عذاب سے ایسا معلوم ہوگا کہ) گویا یہ لوگ (دُنیا میں) دن بھر میں ایک گھڑی (یعنی دنیا کی مدت طویلہ قصیر معلوم ہوگی اور یہی معلوم ہوگا کہ استعجال عذاب آگیا آگے کفار کو تقریع ہے کہ) یہ (خدا کی طرف سے اتمام حجت کے لیے) پہونچا دینا ہے (جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت ہو چکا) سو (اسکے بعد بھی) وہی برباد ہونگے جو نافرمانی کرینگے (کیونکہ بعد تبلیغ کے کوئی عذر نہیں رہا اور رسول کا اسمیں کوئی ضرر نہیں اس سے تاکید تسلیہ کی بھی ہوگئی) فاولوا العزم سے تحقیق بعض سب پیغمبر مراد ہیں کیونکہ سب کا اہل عزم و اہل ہمت ہونا ظاہر ہے اور من الرسل میں کلمہ من بیانیہ ہے اور چونکہ حسب ارشاد وفضلنا بعضهم على بعض اس صفت میں بعض رسل کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اوروں سے بڑھے ہوئے ہیں اس بنا پر یقیناً بعض خاص رسل کا بھی مشہور ہو گیا ہے جیسا اعلام غالبہ میں ہوتا ہے اور اُنکی تعیین میں بھی اختلاف ہے اکثر کا قول یہ ہے کہ اولوالعزم بالمعنی الثانی وہ ہیں جنکا ذکر پایا سورۂ احزاب کی اس آیت میں ہے واذ اخذنا من النبیین میثاقهم منك ومن نوح وابراهيم وموسىٰ وعيسىٰ بن مريم الخ واللہ اعلم۔ سورہ احقاف ختم ہوئی آگے سورہ محمد آتی ہے۔

سورۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مدنیۃ وقیل مکیۃ وایاتہا ثمان وثلثون کذا فی البیضاوی والاکثر علی الاول وضعف الثانی۔ ربط سورت سابقہ کے ختم پر فاسقین یعنی کفار کی مذمت مذکور تھی اور اُس سے اور پہ وعظ جن میں مومنین کی فضیلت اور کفار کی مذمت کا ذکر تھا اس سورت کے شروع میں بھی یہی مدح اور ذم مذکور ہے۔

تہجین کافرین وتحسین مومنین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ

اللغۃ: بلغ ای بلغ تبلیغ من عندہ من الرسول ۱۲ | البلاغۃ: قولہ صدوا فی تقدیر الکلام فزاد الصد وعدم تقیید المؤمن بہذا یہ غیرہ اشارۃ الی ان الغضب یتوجہ اذا اجتمع الوقوع من المعصیۃ بخلاف الرحمۃ فانہا تتوجہ الی من عدہ عمل واحد ۱۲

كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ ان کے گناہ ان پر سے اُتار دے گا اور اُن کی حالت درست رکھے گا - یہ اس وجہ سے ہو کہ کافر تو غلط رستہ پر چلے اور اہل ایمان صحیح رستہ پر چلے جو اُن کے رب کی طرف سے ہے - اور اللہ تعالیٰ اسی طرح

ربع ۱۳ مع

يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۤ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ

لوگوں کے لیے اُن کے حالات بیان فرماتا ہے - سو تمہارا جب کفار سے مقابلہ ہو جائے تو اُن کی گردنیں مارو - یہاں تک کہ جب تم اُن کی خوب خونریزی کر چکو تو خوب مضبوط باندھ لو پھر اس کے بعد یا تو بلا معاوضہ چھوڑ دینا

وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ

اور یا معاوضہ لیکر چھوڑ دینا جب تک کہ لڑنے والے اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں -

كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۤ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ

اللہ تعالیٰ اسکے گناہ اُن پر سے اُتار دیگا (یعنی معاف کر دیگا) اور (دونوں جہان میں) اُنکی حالت درست رکھیگا (دنیا میں تو اس طرح کہ) اُنکو اعمال صالحہ کی توفیق بڑھتی جاویگی اور آخرت میں اس طرح کہ اُنکو نجات ہوگی اور یہ (جو مومنین کی خوش حالی اور کفار کی بدحالی بیان کی گئی) اس وجہ سے ہے کہ کافر تو غلط رستہ پر چلے اور اہل ایمان صحیح رستہ پر چلے جو اُن کے رب کی طرف سے (آیا) ہے (اور غلط رستہ کا موجب ناکامی ہونا اور صحیح رستہ کا سبب کامیابی ہونا ظاہر ہے) اسلیے وہ ناکام ہوئے اور یہ کامیاب ہوئے اور اگر اسلام کے صحیح رستہ ہونے میں کوئی شبہہ ہو تو من سائلہ سے اُس کا جواب ہو گیا کہ دلیل اسکے صحیح ہونے کی یہ ہے کہ وہ منجانب اللہ ہے اور منجانب اللہ ہونا معجزات نبویہ بالخصوص اعجاز قرآنی سے ثابت ہے) اللہ تعالیٰ اسی طرح (جیسے یہ حالت بیان فرمائی) لوگوں کے (نفع و ہدایت کے) لیے اُن (مذکورین) کے حالات بیان فرماتا ہے (تاکہ ترغیب و ترہیب مقتضی لے الہدایت ہو) ف اضلال اعمال کے ترتب کے لیے مجموعہ کفر و صد شرط نہیں صرف کفر پر بھی حبط اعمال مرتب ہوتا ہے لیکن اُن لوگوں کی واقعی حالت بیان فرمادی - اور اضل اعمالھم میں آیت ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کے تعارض کا شبہہ نہ کیا جاوے کیونکہ اس محکم یرہ میں عمل مقرون بالایمان شرط ہے - ربط اوپر سے اہل ایمان کا مصلح ہونا اور کفار کا مفسد ہونا بھی مفہوم ہوتا ہے کما دل علیہ قولہ تعالیٰ صدوا وقولہ تعالیٰ عملوا الصلحت آگے بطور تفریع کے بعض احکام متعلق جہاد کے جسکا مبنیٰ مصلحین کے ہاتھ سے مفسدین کا فساد دبانا ہے ارشاد فرماتے ہیں -

بعض احکام متعلقہ جہاد

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۤ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ

سو جب تم کفار سے مقابلہ ہو تو اُنکی گردنیں مارو (یعنی قتل کرو) یہانتک کہ جب تم اُنکی خوب خونریزی کر چکو (جسکی حد یہ ہے کہ اب اگر قتل موقوف کر کے بجائے اُسکے قید پر اکتفا کیا جائے تو محل مضرت مسلمین و غلبہ کفار نہ ہو) تو (اُسوقت کفار کو قید کر کے) خوب مضبوط باندھ لو پھر اسکے بعد (ملی سبیل منع الجمع تمکو دو باتوں کا اختیار ہے) یا تو بلا معاوضہ چھوڑ دینا اور یا معاوضہ لیکر چھوڑ دینا (اور یہ قید اور قتل جسکے بعد من و فدا جائز ہے اسوقت تک ہے) جب تک کہ لڑنے والے (دشمن) اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں (مراد اس سے اسلام اور استسلام میں سے کسی امر کا قبول کرنا ہے پس اگر قتل اور قید سے پہلے اسلام لے آویں یا ذمی ہونا قبول کریں تو اب نہ قتل جائز ہے اور نہ قید جائز ہے) ف حنفیہ کے نزدیک یہ آیت سورہ برارت سے منسوخ ہے کہ وہ اس سے نزول میں متاخر ہے تو اگر اما منا او اما فداء منع المخلو پر بھی محمول ہو تو بھی مضر نہیں کیونکہ منسوخ ہونا جو

اللغات البال الحال کذا فی القاموس ۱۲ منہ

فوائد مختلطہ من کل فن من المدارک وغیرہ قولہ لقیتم من اللقاء وھو الحرب قولہ فضرب الرقاب اصلہ فاضربوا الرقاب ضربا وضرب الرقاب عبارۃ عن القتل للان الواجب ان تضرب الرقاب حاصۃ لان قتل الانسان اکثر ما یکون بضرب رقبتہ قولہ اثخنتموھم اکثرتم فیھم القتل - قولہ فشدوا الوثاق فاشربھم الوثاق بالفتح والکسر اسم ما یوثق بہ والمعنی فشدوا الوثاق للاسارۃ حتی لا یفلتوا منکم قولہ فاما منا واما فداء نصبان بفعلیھما مضمرین ای فاما تمنون منا او تفدون فداء قولہ بعد ای بعد اسرھم قولہ حتی تضع الحرب اوزارھا ای آثامھا والتی لا تقوم الا بھا کالسلاح الکراع وقولہ اوزارھا یحتمل ان یکون علی حذف المضاف ای اھل الحرب او یسند الوضع الی الحرب مجازا علی الاسناد الی الزمان کما ھو الحقیقی ھو اھل الحرب فی الحقیقۃ عن الکبی فی تفسیرہ سواء ادرک قولہ حتی تضع الحرب علی اسناد مجازی علی الاسناد الحقیقی ھو اھل الحرب فی الحقیقۃ عن الکبی فی تفسیرہ سواء

ذٰلِكَ ۚ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيْهِمْ

یعنی جہاد نہ ہوتا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے انتقام لے لیتا لیکن تاکہ تم میں ایک کا دوسرے کے ذریعہ سے امتحان کرے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انکے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کریگا۔ اللہ تعالیٰ انکو مقصود تک پہنچا دیگا

وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور ان کی حالت درست رکھیگا۔ اور اُن کو جنت میں داخل کریگا جس کی اُن کو پہچان کرا دے گا۔ اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے قدم جما دے گا۔ اور جو لوگ کافر ہیں

فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

اُنکے لیے تباہی ہو اور اللہ انکے اعمال کو خدا تعالیٰ کالعدم کر دیگا۔ یہ اس سبب سے ہوا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اُتارے ہوئے احکام کو ناپسند کیا سو اللہ نے اُنکے اعمال کو اکارت کر دیا کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں اور انہوں نے دیکھا نہیں

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ ع ۱۱

کہ جو لوگ انسے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا انجام کیسا برا کہ خدا تعالیٰ نے اُنپر بھی اسی قسم کے معاملات ہونے کو ہیں۔ یہ اس سبب سے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔

منسوخ نہیں کہتے وہ منع لجمع پر محمول کیسے کرینگے۔ بہرحال اس آیت سے بعض ہوا پرستوں کا استدلال کرنا نفی استرقاق پر محض باطل ہے۔ اور حکم قتل سے نساء و اطفال مستثنےٰ ہیں اور تحقیق اس مقام کی سورہ انفال آیت ماکان لنبی ان یکون لہ اسری کے تحت میں ملاحظہ فرمایا جاوے۔ ربط اوپر فضرب الرقاب میں مسلمانوں کو کفار سے قتال کرنے کا حکم تھا اگے ذلک سے اُس حکم کی تقریر اور لو یشاء سے اُس حکم کی حکمت اور والذین قتلوا الخ سے قتال میں مسلمانوں کے مقتول ہونے کے متعلق بشارت اور ان تنصروا اللہ میں قتال کی ترغیب اور والذین کفروا الخ میں کفار کی مذمت اور وعید اور ذلک باطل الخ میں اُس مذمت اور وعید کی علت اور افلم یسیروا الخ میں اُس وعید کے وقوع کا وقوع استبعاد اور ذلک بان اللہ الخ میں احکام متعلقہ فریقین کی علت مذکور ہے۔

تقریر حکم و فضیلت و ترغیب جہاد و ذم و وعید اہل عناد مع بیان علت دفع استبعاد

ذٰلِكَ ۚ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ ع ۱۱

(جنگ بدر میں صورتوں میں کفار سے انتقام لینے کے لیے طریقہ جہاد کا سفر کیا ہے اسمیں حکمت ہے ورنہ اگر اللہ چاہتا تو اُن (کفار) سے (خود ہی دوسرے حوادث خسف و غرق و رجفہ وغیرہ کے واسطہ سے) انتقام لے لیتا (جیسے ہم سابقہ سے اسطرح انتقام لیا گیا اور تمکو جہاد وغیرہ نہ کرنا پڑتا) لیکن (تمکو جہاد کرنے کا حکم ایسے دیا) تاکہ تم میں ایک کا دوسرے کے ذریعہ سے امتحان کرے (مسلمانوں کا امتحان یہ کہ کون حکم الٰہی کو جان پر ترجیح دیتا ہے اور کفار کا امتحان یہ کہ اس عقوبت سے متنبہ ہو کر کون حق کو قبول کرتا ہے پس اس حکمت کے لیے بھی جہاد شروع کیا گیا) اور (جہاد میں جیسے قاتل ہونا کامیابی ہے اسطرح مقتول ہونا بھی ناکامی نہیں ہے چنانچہ) جو لوگ اللہ کی راہ (یعنی جہاد) میں مارے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُنکے اعمال کو (جنمیں وہ عمل بھی آگیا جسکی بدولت وہ مارے گئے) ہرگز ضائع نہ کریگا (جیسا کہ ظاہر متوہم ہو سکتا ہے کہ جب مارا گیا تو اُسکے قتال پر کوئی نتیجہ مطلوبہ مرتب نہیں ہوا اور وہ ضائع گیا سو واقعہ میں ضائع نہیں ہوا کیونکہ اُسپر دوسرا نتیجہ جو ظاہری نتیجہ سے برتر جہانی فائق ہے مرتب ہوا وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اُن کو (منزل) مقصود تک (جسکا بیان آگے آتا ہے) پہونچا دیگا اور اُنکی حالت (قبر میں اور حشر میں اور صراط پر اور تمامی مواقف آخرت میں) درست رکھیگا (کہیں کوئی خرابی اور مضرت انکو نہ پہونچیگی) اور (اُس منزل مقصود تک پہونچنے کا بیان یہ ہے کہ) اُن کو جنت میں داخل کریگا جسکی اُنکو پہچان کرا دیگا (خواہ علم ضروری کے طور پر یا کسی فرشتہ وغیرہ کے واسطہ سے جس سے باوجود پہلے سے نہ دیکھنے بھالنے کے ہر مومن اپنے اپنے درجہ اور مکان میں بے تکلف جا پہونچیگا پس جہاد میں ہر حالت میں کامیابی ہی ہوتی ہے۔ آگے جہاد کی دنیوی کامیابی کو جو کہ مجموعہ مومنین کے متعلق ہے بیان کرکے جہاد کی ترغیب دیتے ہیں کہ اے ایمان والو اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا (جس کا نتیجہ دنیا میں بھی مجموعہ مومنین کا مجموعہ کافرین پر غالب آنا ہی ہے خواہ ابتداءً خواہ انتہاءً اور بعض مومنین کا مقتول ہو جانا یا جماعت مومنین کا کسی معرکہ میں مغلوب ہو جانا اس کے منافی نہیں) اور (اسی طرح دشمنوں کے مقابلہ میں) تمہارے قدم جما دے گا (اسی طرح کا

الدعاء تعسا فی مقابلہ تبا لک۔ والعثار۔ والسقوط والشر والبعد والانحطاط والنقصان علی المصدر یفعل من لفظہ یجب اضمارہ لانہ لا یظہر قولہ دعوا اللہ علیہم فی الجاہلیۃ یقال دمرہ اللہ یعنی اہلکہ دمرہ اللہ یعنی اہلکہ ودمر علیہ اذا اہلک بالتحقیق بہ اللہ قلت فالثانی ابلغ من الاول ۱۲

النجم قولہ اشارلہا ای العاقبۃ المذکورۃ فی قولہ عاقبۃ الذین ۱۲

البلاغۃ قولہ تعسا لہم فی الزجر عن الکشف المراد من قول تعسا لہم اللہم ان ثم بعادوذلک لان لا یدعو علی نفس الا وہو یستحق لہ فاذا اخبر تعالیٰ انہ یدعو علیہ دل علی تحقق الہلاک لیسا وخاطر اللفظ ان الدعاء منہ عجیب اھ ۱۲

ملحقات الترجمہ

۱ قولہ فی ذلک بالاشارۃ الی تقدیر العامل ای افعلوا ذلک

۲ قولہ فی تنصروا اللہ ای اشارۃ الی تقدیر المضاف ۱۲

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ

بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے کام کیے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور جو لوگ کافر ہیں وہ عیش کر رہے ہیں

وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي

اور اس طرح کھاتے ہیں جس طرح چوپائے کھاتے ہیں اور جہنم اُن لوگوں کا ٹھکانا ہے اور بہت سی بستیاں ایسی تھیں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے بڑھی ہوئی تھیں جس کے رہنے والوں نے آپ کو

أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم

گھر سے بے گھر کر دیا ہم نے انکو ہلاک کر دیا سو اُنکا کوئی مددگار نہ ہوا۔ تو جو لوگ اپنے پروردگار کے واضح رستہ پر ہوں کیا وہ اُن شخصوں کی طرح ہو سکتے ہیں جن کی بدعملی اُنکو مستحسن معلوم ہوتی ہو اور جو اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہوں

مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ

جس جنت کا شقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہو اسکی کیفیت یہ ہے کہ اُس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہیں ہوگا۔ اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ مجموع بمقابلہ مجموع کے خواہ ابتدا ہی سے خواہ انتہا میں ثابت قدم رہ کر کفار پر غالب آجاویگا چنانچہ مشاہدہ ہی یہ تو مسلمانوں کا حال بیان کیا گیا) اور جو لوگ کافر ہیں اُنکے لیے (دنیا میں جبکہ مؤمنین سے مقابلہ کریں) تباہی (اور مغلوبیت) ہے (اُسی تفصیل مذکور فی غلبۃ المؤمنین سے) اور (آخرت میں) اُنکے اعمال کو خدا تعالیٰ کا لعدم کر دیگا (جیسا شروع سورت میں بیان ہوا غرض کفار دارین میں خاسر ہے اور اول مقام پر اضلال اعمال کا بیان مقصود بالذات ہے اور یہاں اس حیثیت سے بیان کرنا مقصود ہے کہ وہ خسران دارین کا ایک جزو ہے اور یہ (اضلال مذکور اُن کے لیے) اس سبب سے ہوا کہ اُنہوں نے اللہ کے اُتارے ہوئے احکام کو ناپسند کیا (عقیدۃً بھی اور عملاً بھی حاصل یہ کہ کفر کیا) سو اللہ نے ان کے اعمال کو (اول ہی سے) اکارت کر دیا (کیونکہ کفر کا جو اعلیٰ درجہ کی بغاوت ہے یہی اثر ہے اور یہ لوگ جو ان وعیدوں کے وقوع کو اسلیے مستبعد سمجھتے ہیں کہ ہمیں ان سب کا کفر کا مبغوض عند اللہ ہونا ہو اور یہ کفر کو مبغوض عند اللہ سمجھتے نہیں تو یہ انکا امر بدیہی سے انکار ہے ورنہ) کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں اور انہوں نے دیکھا نہیں کہ جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں اُن کا انجام کیسا ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ان پر کیسی تباہی ڈالی (جو کہ اُنکے آثار و بقایا سے نمایاں ہے پس یہ صاف دلیل ہے مبغوضیت کفر پر) اور (جب مبغوضیت ثابت ہو گئی تو انکو کبھی بفکر رہنا اور وقوع وعید کو مستبعد سمجھنا نہ چاہیے کیونکہ) ان کافروں کے لیے بھی اسی قسم کے معاملات ہونے کو ہیں (کیونکہ اشتراک فی العلۃ یعنی الکفر مقتضی ہے اشتراک فی المعلول یعنی العقوبت کو خواہ دنیا میں بھی یا صرف آخرت میں چنانچہ کفار مکہ کو مسلمانوں کے ہاتھوں دنیا میں بھی سزا ہوئی کما قال تعالیٰ قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم اور آخرت میں تو ظاہر ہی ہے یہ بیان ہوا کفار کے حال کا آگے اجمالاً اس مجموعہ حال فریقین کی تعلیل فرماتے ہیں کہ) یہ (مجموعہ وعد و وعید متعلق فریقین واقع فی الدارین) اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا کارساز ہے (اسلیے دارین میں اُنکو کامیاب فرماتا ہے) اور کافروں کا کوئی (ایسا) کارساز نہیں (کہ خدا کے مقابلہ میں اُنکے کام بنا سکے اسلیے وہ دارین میں ناکام رہتے ہیں ہاں یہ ممکن ہے کہ دنیا میں کبھی مسلمانوں کو ظاہراً ناکامی ہو جائے اور کفار کو ظاہراً کامیابی لیکن اعتبار حقیقت کا ہے سو اسکے اعتبار سے ثمان ہمیشہ کامیاب اور کافر ہمیشہ ناکام رہتا ہے) اف کفار سے غرض کے لیے امتثالھا فرمایا سو انپر جو عقوبات نازل ہوں اگر وہ متعدد ہوں تب تو جمع لانا امتثال کا ظاہر ہے اور اگر غیر متعدد ہوں تو جمع لانا باعتبار تعدد محل نزول عقوبات کے ہے اور تثلیث سے مراد تثلیث بالاعتبار جنس العقوبت ہے نہ باعتبار نوع العقوبت۔ اور یہاں کفار کے لیے فرمایا لا مولی لھم اور ایک جگہ فرمایا ثم ردوا الی اللہ مولاھم الحق سو وہاں مولیٰ یعنی مالک ہے اور مالکیت حق تعالیٰ کی سب کو شامل ہے اور احباط اعمالھم کی تفسیر میں اول ہی سے اسلیے کہا کہ یہاں حبط سے مراد حبط بعد الصحۃ نہیں ہے کیونکہ جب وہ اول ہی سے کافر ہیں تو اُنکے اعمال کو کبھی صحت ہوئی ہی نہیں۔ ربط اوپر مؤمنین کی کامیابی اور کفار کی ناکامی آخرت کے متعلق مجملاً مذکور تھی آگے اسکی تفصیل اور کن کن میں بیان تفاوت باہم کرتے۔ اس تفصیل کی تکمیل درمیان میں بمناسبت ذکر کفار کے دنیوی تمتع کے انکا دفع اغترار اور تسلیہ سید الابرار آیت وکاین من قریۃ الخ میں مذکور ہے۔

تفصیل وتسہیل ثواب وعقاب ابرار واشرار ودرا ثنائیش دفع اغترار کفار وتسلیہ رسول مختار

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ

اللغۃ قولہ قریتک ای اہل القریۃ قولہ مثل الجنۃ مبتدأ وخبرہ قولہ فیھا الخ ۱۲

الروایات فی الدر المنثور اخرج عبد بن حمید وابو یعلی وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج من مکۃ الی الغار التفت الی مکۃ وقال انت احب بلاد اللہ الی واللہ لولا اللہ اخرجنی منک لم اخرج منک الی قولہ وکاین من قریۃ الآیۃ ۱۲

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ

اور بہت سی نہریں ہیں شراب کی جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی۔ اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل صاف ہوگا۔ اور اُن کے لیے وہاں ہر قسم کے پھل ہونگے اور اُن کے رب کی طرف سے بخشش ہوگی۔ کیا ایسے لوگ

هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

اُن جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اور کھولتا ہوا پانی اُنکو پینے کو دیا جائے گا سو وہ اُن کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا۔ اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ وہ آپکی طرف کان لگاتے ہیں یہانتک کہ جب لوگ آپکے پاس سے

قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۭ

تو وہ اہل علم سے کہتے ہیں کہ حضرت نے ابھی کیا بات فرمائی تھی۔

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ۝

بیشک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے کام کیے (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی اور جو لوگ کافر ہیں وہ (دنیا میں) عیش کر رہے ہیں اور اس طرح (آخرت سے بیفکر ہوکر) کھاتے (پیتے) ہیں جس طرح چوپائے کھا (یا کر) تے ہیں (کہ وہ یہ نہیں سوچتے کہ ہم کو کیوں کھلایا پلایا جاتا ہے اور ہمارے ذمہ اسکا کیا حق واجب ہے) اور جہنم اُن لوگوں کا ٹھکانا ہے اور (جس نعمت کا ذکر ہوا) اُسپر آپکے ان مخالفین کو مغرور نہ ہونا چاہیئے اور نہ آپکو انکی اس غفلت پر کچھ افسوس و حزن ہونا چاہیئے جو کہ سبب ہوگی سخت مخالفت کا حتی کہ آپکو تنگ کرکے مکہ میں بھی نہیں رہنے دیا کیونکہ) بہت سی بستیاں ایسی تھیں جو قوت (جسمی و مالی وحشمی) میں آپکی اس بستی سے بڑھی ہوئی تھیں جسکے رہنے والوں نے آپکو گھر سے بے گھر کر دیا کہ ہمنے اُنکو (عذاب سے) ہلاک کر دیا سو اُنکا کوئی مددگار نہ ہوا (تو یہ بیچارے تو کیا چیز ہیں ایسی حالت میں نہ انکو مغرور ہونا چاہیئے کیونکہ ہم جب چاہیں انکی بھی صفائی کر سکتے ہیں اور نہ آپ محزون ہوں کیونکہ ہم انکو بھی اشتراک علت کفر و مخالفت کی وجہ سے کہ اخراج اُسکا ایک شعبہ ہے وقت پر سزا دینے والے ہیں اور یہ لوگ کہ اہل باطل ہیں بمقابلہ آپکے اور جمیع اہل حق کے کیونکر قابل سزا نہ ہوں جبکہ اہل باطل محض نفس کی راہ پر ہیں اور اہل حق خدا کی راہ پر ہیں جب یہ تفاوت ہے) تو جو لوگ اپنے پروردگار کی واضح (ثبات بالدلیل) رستہ پر ہوں کیا وہ اُن مخصوص کی طرح ہو سکتے ہیں جنکی بدعملی اُن کو مستحسن معلوم ہوتی ہو اور جو اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہوں (یعنی جب اعمال میں تفاوت ہے تو مآل میں بھی تفاوت ہوگا پس جس طرح اہل حق مستحق ثواب ہیں اہل باطل مستحق عقاب ہیں چنانچہ اُس ثواب و عقاب کا کچھ بیان کیا جاتا ہے کہ) جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اُسکی کیفیت یہ ہے کہ اُسمیں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہیں ہوگا (نہ بو میں نہ رنگ میں نہ مزہ میں) اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جنکا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں ہیں شراب کی جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل (میل کچیل سے پاک) صاف ہوگا اور اُن کے لیے وہاں ہر قسم کے پھل ہونگے اور (اُسمیں داخل ہونے سے پہلے) اُنکے رب کی طرف سے (گناہوں کی) بخشش ہوگی کیا ایسے لوگ اُن جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اور کھولتا ہوا پانی اُنکو پینے کو دیا جائیگا سو (پینے کے بعد جسکا سبب شدت تشنگی ہوگی) وہ اُنکی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا (غرض یہ کہ جب اُنکے اعمال میں تفاوت ہے ماذا کو ذی قولہ تعالیٰ افمن کان علی بینۃ من ربہ الخ تو ضرور ہے کہ مآل میں یہ تفاوت ہوگا جسکا بیان اب کیا گیا) ف چونکہ دنیا کا پانی کبھی رنگ میں کبھی مزہ میں کبھی بُو میں متغیر ہو جاتا ہے اسیطرح دنیا کا دودھ بگڑ جاتا ہے اسیطرح دنیا کی شراب اکثر بدمزہ و تلخ ہوتی ہے صرف بعض منافع مخصوصہ کے خیال سے پی جاتی ہے پھر عادت پڑ جاتی ہے۔ اور دوسری مضرت خمر کی نفی خمر جنت سے سورہ صافات کی آیت لافیہا غول ولاھم عنہا ینزفون میں بیان ہو چکی ہے۔ اسی طرح دنیا کے شہد میں میل کچیل موم وغیرہ مخلوط ہوتا ہے اسلیے وہاں کے انہار میں ان امور کی نفی کے لیے قیود بڑھائی گئیں۔ اور ایک آیت میں حمیم کی نسبت فرمایا گیا ہے یشوی الوجوہ سو فاسد میں وہ اثر ہوگا پھر جب شدت عطش کی وجہ سے اضطرار اُسکو پئیں گے داخل جوف میں یہ اثر ہوگا۔ اور چونکہ ماء اور لبن اور خمر اور عسل اپنے معانی حقیقیہ پر محمول ہو سکتے ہیں لہٰذا مجاز لینے کی کوئی ضرورت نہیں باقی یہ ضرور نہیں کہ وہ یہاں کی شہد اور دودھ کے بالکل مماثل ہوں۔ اور لبن میں طعم کے بدلنے کی نفی کی اور رائحہ سے تعرض نہیں کیا وجہ یہ کہ تغیر رائحہ مستلزم ہے تغیر طعم کو جب لازم کی نفی کر دی ملزوم کی بھی نفی ہو گئی۔ ربط اوپر کفار و مؤمنین کے احوال و اعمال اور وعدے اور وعید مذکور تھے آگے منافقین کی حالت اور مذمت اور اُنکی وعید اور درمیان میں زیادت تقریر کے لیے بطور مقابلہ کے اہل ایمان کی حالت جو مضاد ہے اُن کی حالت کے بیان کیجاتی ہے **تفضیح تقبیح منافقین** وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ ۭ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ

اللغات انفا اسم فاعل علی غیر قیاس اور تجویز فعلان من المزید لانہ لم یسمع لہ فعل مجرد وقیل ہو مستانف و انتف فم غلیظہ سمی الظرفیۃ فی الاستعمال ومعنی زمان الحال "

النحو قولہ لمن ھو خالد الخ خبر مبتدا محذوف ای امن ذکر کمن ہو خالد "

البلاغۃ لذۃ مصدر وصف بہ مبالغۃ "

الروایۃ قال ابن عباس رضی اللہ عنہما نزلت فی المنافقین یجلسون الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسمع الموسنون منہ ویعون ما یقول ویسمع المنافقون ما یسمع المؤمنون فاذا خرجوا سالوا المؤمنین ماذا قال آنفا فنزلت فیہم من یستمع الیک یعنی ھکذا ہم ان ملاصقتہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یسمعون منہ الا ما یسمع المنافقون ملاصقتہم ایاہ فاذا خرجوا سالوا المؤمنین ماذا قال آنفا فنزلت فیہم من یستمع الیک یعنی ھکذا

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ۝ فَهَلْ

یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر مُہر کردی ہے اور اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں۔ اور جو لوگ راہ پر ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور اُنکو اُنکے تقوے کی توفیق دیتا ہے سو یہ لوگ

يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ۝ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ

بس قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر دفعۃً آپڑے۔ سو اُس کی علامتیں تو آچکی ہیں۔ تو جب قیامت انکے سامنے آکھڑی ہوئی اُسوقت انکو سمجھنا کہاں یہ ہوگا۔ تو آپ اسکا یقین کیجیے کہ بجز اسکے اور کوئی قابل

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ۝

اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہیے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لیے بھی۔ اور اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور رہنے سہنے کی خبر رکھتا ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ۝ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ۝ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ

اور (رائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بعضے آدمی ایسے ہیں (مراد اس سے منافقین ہیں) کہ وہ (آپ کی تبلیغ کے وقت ظاہر میں تو) آپکی طرف کان لگاتے ہیں (لیکن دل سے اصلا متوجہ نہیں ہوتے) یہاں تک کہ جب وہ لوگ آپ کے پاس سے (اٹھ کر مجلس سے) باہر جاتے ہیں تو دوسرے اہل علم (صحابہ) سے کہتے ہیں کہ حضرت نے ابھی (جب ہم مجلس میں تھے) کیا بات فرمائی تھی (جسکی وجہ باقتضائے اُن کی حالت خبیثہ کے یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اس سے تعریض کرتے تھے کہ ہم آپ کی باتوں کو قابل توجہ کے نہیں جانتے اور نیز اہتمام ظاہر کرتے تھے اور یہ بھی اُن کے نفاق کا ایک شعبہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ) یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر مُہر کردی ہے (پس ہدایت سے بعید ہوگئے) اور اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں اور (ان ہی کی قوم میں سے) جو لوگ راہ پر ہیں (یعنی مسلمان ہوچکے ہیں) اللہ تعالیٰ اُن کو (احکام سُننے کے وقت) اور زیادہ ہدایت دیتا ہے (کہ وہ اُن احکام جدیدہ پر بھی ایمان لاتے ہیں اور پہلے سے بھی اُس وقت تک کے احکام پر ایمان لائے ہوئے تھے پس تصدیق کے افراد باعتبار متعلقات کے بڑھ گئے اور یہ مقابل ہے طبع اللہ (الخ) کے) اور اُن کو اُنکے تقوے کی توفیق دیتا ہے (یعنی ایمان لانے کے بعد ان احکام پر عمل بھی کرتے ہیں اور یہ مقابل ہے اتبعوا اھواءھم کا۔ آگے ان منافقین کی وعید ہے کہ یہ جو قرآن و احکام و دلائل سُنکر بھی تذکر نہیں حاصل کرتے) سو (معلوم ہوتا ہے کہ) یہ لوگ بس قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک آپڑے (یہ مجاز ہے توبیخ سے یعنی کیا قیامت سے تذکر حاصل کرینگے) سو (یاد رکھو کہ قیامت بھی نزدیک ہے چنانچہ) اُسکی (متعدد) علامتیں تو آچکی ہیں (چنانچہ بہ حدیث خود بعثت نبویہ علامات قیامت سے ہے اور شق القمر علاوہ معجزہ نبویہ ہونے کے علامات قیامت سے بھی ہے کما یشیر الیہ اقتربت الساعۃ۔ اور لوگوں کا جھوٹا دعویٰ کرنا نبوت کا نیز علامات قیامت ہے کما فی الدر المنثور عن ابن ابی شیبۃ و احمد عن جابر مرفوعا وفیہ منھم صاحب الیمامۃ وصاحب صنعاء العنسی اور یہ سب علامات خود زمانہ نزول قرآن میں موجود ہوچکی تھیں خواہ نزول آیت کے وقت علامات مذکورہ واقع ہوچکی ہوں یا بعض کا نزول عنقریب ہونے والا ہو جیسے مسیلمہ کہ آخر زمان نبوت میں ہوا اور اگر انمیں سے بعض لیجاویں تب بھی اشراط کی جمعیت کو جنسیت پر محمول کرنے سے کلام صحیح ہوسکتا ہے اور یہاں اشراط سے مراد اشراط غیر مضیقہ ہیں یعنی جو قیامت سے بہت پہلے واقع ہوئیں اور علامات مضیقہ مثل نزول مسیح و خروج دجال و طلوع الشمس من المغرب یہاں مراد لینا اسلیے مناسب نہیں کہ اُس سے تحذیر زمانہ نزول آیت کے لوگوں کی خالی از تکلف نہیں اور فقد جاء اشراطھا سے مقصود وعید ہے۔ آگے توقف تذکر میں انکی رائے کا فاسد ہونا اور قیامت میں تذکر کا نافع نہ ہونا جو ھل ینظرون سے اشارۃً معلوم ہوچکا تھا صراحۃً فرماتے ہیں کہ جب اب کہ وقت سمجھنے کا ہے نہیں سمجھتے تو جب قیامت انکے سامنے آکھڑی ہوئی اُسوقت انکو سمجھنا کہاں میسر ہوگا (یعنی مفید نہ ہوگا) ربط اوپر شروع سورت سے یہاں تک مؤمنین و کافرین و منافقین کے احوال مع مآل مذکور ہیں آگے اوروں کے سُننے کے لیے آپکو بطور تفریع کے استقامت علی الدین و تدارک امور منقصہ للدین کا خطاب مع اشارہ الی الجہاد و وعدًا و وعیدًا فرماتے ہیں۔ قرینہ اوروں کو سُنانے کا ضمیر جمع کی ہے متقلبکم و مثوٰکم میں اور حکمت آپکو بظاہر مخاطب بنانے کی مبالغہ بحکم کے مہتم بالشان ہونے میں کہ جب معصوم بھی اسکا مامور ہے تو غیر معصوم کس شمار میں ہیں اور توجیہ تفریع کی یہ ہے کہ جب سامع نے دین و ایمان کی جزا اور کفر و عصیان کی سزا سُن لی تو سامع کو چاہیے کہ دین و ایمان پر قائم رہے اور جو چیز دین کی منقص بھی ہو گو مزیل نہ ہو جیسے ذنوب اولًا اُن سے بچے اور احیانًا اگر اُنکا صدور ہوجاوے تو استغفار سے فی الفور اُس کا تدارک کرے اور حق تعالیٰ کے قاہر و ناظر ہونے کے استحضار کے ذریعہ سے جزا و سزا کو پیش نظر رکھے کہ اوامر مذکورہ کے بجالانے میں معین ہو۔

امر بہ ثبات علی الایمان و باستغفار من العصیان مع استحضار وعدۂ و وعید حضرت دیان فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

النحو: فاعلم لفھم انی خبر مقدم وذکر نبہ مبتدأ واذا جاءتھم اعترض کذا فی الروح ۱۲

البلاغۃ: قولہ فقد جاء دلیل علی ما یفہم من الکلام السابق وھو اتیان الساعۃ فافہم۔ قولہ للمؤمنین علی حذف مضاف ای لذنوب المؤمنین واحد الجارین ذو بہ بحسب آخر قبل فی حذف المضاف وتعلیق الاستغفار بنفس الذنوب استعارۃ بتشبیہ اصنافہا باصنافہم بجامع کون کل منہما مستلزما للعقاب کذا فی الروح ۱۲

وَيَقُولُ الَّذِينَ اٰمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۚ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کوئی سورت کیوں نہ نازل ہوئی سو جس وقت کوئی صاف صاف سورت نازل ہوئی اور اس میں جہاد کا بھی ذکر ہوتا ہے تو جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں

يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا

کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو۔ سو غیر ان کی کمبختی آنے والی ہے۔ ان کی اطاعت اور بات چیت معلوم ہے۔ پھر جب سارا کام تیار ہی ہو جاتا ہے۔ تو اگر یہ لوگ اللہ سے

اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝

سچے رہتے تو ان کے لیے بہت ہی بہتر ہوتا۔ سو اگر تم کنارہ کش رہو تو ایا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم دنیا میں فساد مچاؤ اور آپس میں قطع قرابت کرو۔

جب آپ طیبین و طاہرین کا حال اور مآل سن چکے تو آپ (مثل ماضی کے مستقبل میں بھی) اس کا (بالکل وجوہ) یقین رکھیے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابل عبادت نہیں (اس میں دین کے تمام اصول و فروع آ گئے کیونکہ علم سے مراد علم کامل اکمل ہے اور علم کامل مستلزم ہے عمل بجمیع ما یہ النعبد کو فھو کقولہ تعالی فاستمسک بالذی اوحی الیک اور اس عنوان سے اس لیے تعبیر کر دیا گیا کہ یہ اساس و جمیع شرایع کا حاصل یہ کہ جمیع اوامر و نواہی کے امتثال پر مداومت رکھو) اور (اگر احیاناً کوئی خطا سرزد ہو جاوے جو کمال دین میں مخل ہے وگو وہ آپ سے صادر ہونے کے وقت میں بوجہ آپ کے معصوم ہونے کے واقع میں خطا نہ ہوگی بلکہ مباح ہوگی بلکہ بعض اوقات من وجہ عبادت ہوگی و نیز بوجہ اس کے کہ اجتہاد سے اس کا صدور ہوا ہے وہ عبادت اور موجب اجر ہے لیکن چونکہ اس اعتبار سے کہ اس فعل کا اشتغال مخل ہو گیا اس سے افضل عمل میں اور عمل افضل کا ترک آپ کی شان ارفع کے اعتبار سے صورۃً خطا ہوا اس لیے) آپ اپنی (اس) خطا (سے صوری) کی معافی مانگتے رہیے اور (چونکہ ایسا امر مخل بکمال دین آپ کی امت کے کسی مسلمان مرد یا عورت سے صادر ہو سکتا ہے اور وہ واقع میں بھی گناہ ہو سکتا ہے اس لیے آپ) سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لیے بھی (مغفرت کی دعا مانگتے رہیے تاکہ آپکی شان کے مناسب جو کمال دین ہے اور اسی طرح آپ کی امت کی شان کے مناسب جو کمال دین ہے اس کی مخل چیزوں کا تدارک ہوتا رہے اور وہ محفوظ رہے) اور (یہ بھی یاد رہے کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے چلنے پھرنے (اور رہنے سہنے کی (یعنی سب احوال و اعمال کی) خبر رکھتا ہے (پس اس کے وعدہ کے امیدوار اور اس کی وعید سے خائف رہنا چاہیے) ف اس تقریر سے معلوم ہوا کہ ذنب سے مراد ذنب مجازی ہے اور ایسے ذنب کی مثال یہ ہے کہ مثلاً آپ کی خدمت میں ایکبار ابن ام مکتوم صحابی نابینا آئے آپ اس وقت کسی کافر کو سمجھا رہے تھے انہوں نے بیچ میں ٹوک دیا اور خود کچھ پوچھنے لگے اس وقت آپ کو ناگوار ہوا جس کا ذکر سورہ عبس کے اول میں ہے اب ظاہر ہے کہ اگر ایک طرف ایک مسلمان ہوتا اور ایک طرف ایک کافر تو اس وقت مسلمان کے فرعی سوال کو ملتوی کر کے اس کافر کو اصل دین کی طرف مدعو کرنا کون نہیں جانتا کہ عبادت ہے اور آپ نے اجتہاد سے اس کو مقدم رکھا کہ تعلیم اصل کی اہم ہے تعلیم فرع سے لیکن چونکہ مورد آیت میں مسلمان کو نفع ہونا متیقن تھا اور کافر کو متوہم اور متیقن مقدم ہے متوہم سے اس لیے آیات بظاہری عنوان سے عتاب پر مشتمل ہیں اور وہ تقدیم تعلیم اصل کی وہاں ہے جہاں تیقن و توہم میں دونوں ایک مرتبہ پر ہوں پس آپ کا فعل بھی عبادت تھا مگر جو فعل مرتبہ کا ہو گیا وہ اس سے زیادہ عبادت تھی پس ایسے امور میں استغفار کا حکم ہے اور ایسے ہی امور شروع سورہ انافتحنا میں مراد ہیں جن کو ذنب کہہ کر بشارت مغفرت دی گئی خوب سمجھ لو۔ اور فاعلم میں مراد ثبات علی العلم ہے اور رگو احتمال عدم ثبات کا آپ میں بوجہ معصوم ہونے کے نہیں ہے لیکن معصوم ہونا مامور اور منہی ہونے کے منافی نہیں جس سے مقصود کبھی اعلام امت ہوتا ہے اور اگر مامور بہ و منہی عنہ اس کو معلوم ہو تو مقصود اوروں کو اس حکم کا سنانا بالغرض اہتمام ہوتا ہے۔ ربط اوپر مؤمنین و کفار کے ذکر کے بعد منافقین کا ذکر تھا آگے بھی ان کے حال کی زیادہ تفصیل ہے جیسا شروع سورہ بقرہ میں مؤمنین و کافرین کا حال کم ہے اور منافقین کا زیادہ کیونکہ ان کا کوشش کرنا اخفار حال میں بغرض تلبیس کے مقتضی ہے اس کے زیادہ کشف کو بمصلحت دفع تلبیس کے اور اول میں مؤمنین کا قول تمہید کے لیے بیان کیا گیا ہے۔

تفصیل و تکمیل شنایع منافقین

وَيَقُولُ الَّذِينَ اٰمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۚ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝

اللغات

قولہ لا اللتحیض۔ قولہ اولی لھم فی الروح عن الاصمعی اولی لقاربہ ما یھلکہ ای نزل بہ فھو فعل مستقبل غیر الہلاک بقرینۃ السیاق واللام زائدۃ ۱۲

النحو طاعۃ وقول معروف انظر الی حواشی آیۃ واقسموا باللہ جھد ایمانھم من سورۃ النور ۱۲

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا

یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے اپنی رحمت سے دور کر دیا پھر اُن کو بہرا کر دیا اور اُن کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں جو لوگ پشت

عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا

پھیر کر ہٹ گئے بعد اس کے کہ سیدھا رستہ اُن کو صاف معلوم ہو گیا شیطان نے اُن کو چکمہ دیا ہے اور اُن کو دور دور کی سوجھائی ہے یہ اس سبب سے ہوا کہ ان لوگوں سے کہ

مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ۝ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۝

جو کہ خدا کے اُتارے ہوئے احکام کو ناپسند کرتے ہیں یہ کہا کہ بعضی باتوں میں ہم تمہارا کہنا مان لینگے۔ اور اللہ تعالیٰ اُنکی خفیہ باتیں کرنے کو جانتا ہے۔ سو انکا کیا حال ہوگا جبکہ فرشتے انکی جان قبض کرتے ہونگے اور انکے مونہوں اور پشتوں پر مارتے

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ

یہ اس سبب سے کہ جو طریقہ خدا کی ناراضی کا موجب تھا یہ اُنکی پیروی کرتے اور اس کی رضا سے نفرت کیا کیے اسلیے اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال کالعدم کر دیئے۔ جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی

اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝

ان کی دلی عداوتوں کو ظاہر نہ کریگا۔ اور ہم اگر چاہتے تو آپ کو اُن کا پورا پتہ بتلا دیتے سو آپ اُن کو اُن کے حلیہ سے پہچان لیتے۔ اور آپ ان کو طرز کلام سے ضرور پہچان لیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ تم سب کے اعمال کو جانتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ۝

اور ہم ضرور تمہاری سب کی آزمایش کرینگے تاکہ ہم اُن لوگوں کو معلوم کریں جو تم میں جہاد کرنے والے ہیں اور جو ثابت قدم رہنے والے ہیں اور تاکہ تمہاری حالتوں کی جانچ کریں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
إِسْرَارَهُمْ ۝ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝
أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ۝ اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (تو ہمیشہ اس بات

کے مشتاق رہتے ہیں کہ کلام الٰہی اور نازل ہو تاکہ ایمان تازہ ہو اور احکام جدید آویں تو اُن کا ثواب بھی حاصل کریں اور اگر احکام سابقہ کی تاکید ہو تو اور زیادہ ثبات حاصل ہو اور اس اشتیاق میں) کہتے رہتے ہیں کہ کوئی (نئی) سورت کیوں نہ نازل ہوئی (اگر نازل ہو تو تمنا پوری ہو) سو جسوقت کوئی صاف (مضمون کی) سورت نازل ہوتی ہے اور (النفاق سے) انمیں جہاد کا بھی (صاف صاف) ذکر ہوتا ہے تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف اس طرح (بھیانک نگاہوں سے) دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو (اس طرح دیکھنے کا سبب خوف اور جبن ہے کہ اب خط وضع کے لیے جہاد میں جانا پڑا اور مصیبت آئی اور وہ جو اس طرح خدا کے حکم سے جی چراتے ہیں) سو (اہل یہ ہے کہ) عنقریب انکی کمبختی آنے والی ہے (خواہ دنیا میں بھی کسی وبال میں گرفتار ہوں ورنہ بعد موت کے تو ضروری ہے اور گو فرصت میں یہ بہت باتیں اطاعت اور تملق کی بنایا کرتے ہیں لیکن) ان کی اطاعت اور بات چیت (کی حقیقت) معلوم ہے (جس کا اب نزول حکم قتال کے وقت ان کی حالت سے سب ہی پر ظہور ہو گیا پھر (بعد نزول حکم جہاد کے) جب سارا کام (اور سامان لڑائی کا) تیار ہی ہو جاتا ہے تو (اُس وقت بھی) اگر یہ لوگ (دعوے ایمان باللہ میں) اللہ سے سچے رہتے (یعنی دعوی ایمان کے مقتضا پر کہ عمل بالاحکام عموماً و بحکم الجہاد خصوصاً ہے عمل کرتے اور صدق دل سے جہاد کرتے) تو ان کے لیے بہت ہی بہتر ہوتا (یعنی ابتدا میں اگر منافق تھے تو اخیر ہی میں نفاق سے تائب ہو جاتے تب بھی ایمان مقبول ہو جاتا اور انہار کو اس میں منحصر نہ سمجھا جاوے کیونکہ وقت موت تک صدق مقبول ہے۔ آگے تقویت امر جہاد و ذم

اللغات سول فی القاموس سول الشیطان اغواہ۔ قولہ املی مدلہم الشیطان فی اللاتی۔ قولہ اضغانہم جمع ضغن حقد وعداوۃ۔ قولہ لحن القول فی الرح اسلوب من اسالیبہ او المراد بہ ما یخالف التصریح او التعریض ہہنا الاول۔ قولہ اخبارکم ای احوالکم التی تختبر عنہا۔

البلاغۃ قولہ فاصمہم عن الرشد جار الترکیب فاصمہم ولم یرایت فاصم آذانہم کما جاء اعمی البصائر اور اعمی البصر کما جاء فاصم ہنالک ولیان الاذن لو اصیبت بقطع او قلع لسمع الکلام فلم یحتج الی ذکر الاذن والبصر وہہنا لعین لو اصیب بالتنویع الابصار فالعین لہا مدخل فی الرویۃ واللاذن لا مدخل لہا فی السمع اھ قولہ اضغانہم

متخلفین عن الجہاد کے لیے جہاد کے ترک پر ایک ظاہری محذور بھی منافقین کو بطور التفات کے خطاب کرکے بیان فرماتے ہیں کہ تم لوگ جو جہاد سے کراہت کرتے ہو سو (آئندہ دنیوی مضرت بھی ہے چنانچہ) اگر تم (اور اسی طرح سب منافقین تغلیب جہاد سے) کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے (یعنی ہونا چاہیئے فالاستفہام للتقریر) کہ تم (یعنی مجموعہ ناس) دنیا میں فساد مچادو اور آپس میں قطع قرابت کردو (یعنی جہاد سے بڑا فائدہ اقامت عدل و اصلاح و امن کا ہے اگر اس کو چھوڑ دیا جاوے تو مفسدین کا غلبہ ہوجاوے اور کوئی انتظام جس میں جمیع مصالح مرعی ہوں نہ رہے اور ایسے انتظام نہ ہونے کے لیے فساد اور اضاعۃ حقوق لازم ہے گو جہل بالاحکام الصحیحہ سے کوئی شخص اس کو ظاہری لڑائی بھڑائی نہ ہونے سے امن اور عدل سمجھ جائے جیسا قوانین مخالفہ شرع کے یہی آثار مشاہد ہیں کہ ظاہرا ائتلاف اور حقیقۃ حقوق کا اتلاف پس جس جہاد میں دنیوی منفعت بھی ہو اس سے تقاعد کرنا اور بھی عجیب ہے آگے بطور التفات الی الغیبت کے ان منافقین مذکورین کی تقبیح ہے کہ) یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے اپنی رحمت سے دور کردیا (اس لیے اس کے احکام پر عمل کی توفیق نہ رہی) پھر (رحمت سے بعید کرنے پر یہ امر مرتب ہوا کہ) اُن کو (دگوش قبول احکام الٰہیہ سننے سے) بہرا کردیا اور (راہ حق کے دیکھنے سے) ان کی (باطنی) آنکھوں کو اندھا کردیا (آگے ان پر توبیخ ہے کہ باوجودیکہ قرآن میں جہاد اور اور دیگر احکام کا وجوب مع دلائل حقانیت قرآن کے اور اُن احکام کے مصالح و منافع اخرویہ دائما اور دنیویہ بھی احیانا اور اُن احکام کی مخالفت پر وعیدیں مذکور ہیں پھر جو یہ لوگ اُس طرف التفات نہیں کرتے) تو کیا یہ لوگ قرآن (کے اعجاز اور مضامین) میں غور نہیں کرتے (اس لیے ان کو انکشاف نہیں ہوتا) یا (غور کرتے ہیں مگر) دلوں پر (عنیفی) قفل لگ رہے ہیں (یہ منع الخلو ہے اور واقع میں دونوں امر مجتمع ہیں اول ان کا فعل ہوا یعنی عدم تدبر بوجہ انکار کے پھر اُس کے وبال میں قفل لگ گیا جس کو طبع اور ختم بھی کہا گیا ہے اور دلیل اس ترتیب کی یہ آیت ہے ذلک باانھم اٰمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبھم اور اس مجموعہ پر فھم لا یفقھون مرتب ہے۔ آگے اس عدم تدبر کی وجہ فرماتے ہیں کہ) جو لوگ (حق سے) پشت پھیر کر ہٹ گئے بعد اس کے کہ سیدھا رستہ اُن کو (دلائل عقلیہ مثل اعجاز قرآن اور دلائل نقلیہ مثل پیشین گوئی کتب سابقہ سے لان اکثر المنافقین کانوا اھل کتاب) صاف معلوم ہوگیا شیطان نے اُنکو جچتہ دیا ہے اور اُنکو دُور دُور کی سوجھائی ہے (کہ ایمان لانے سے فلاں فلاں مصلحتیں موجودہ اور جو آئندہ متوقع ہیں فوت ہوجاوینگی یہ املا ہے اس لیے ایمان نہ لانا ہی بہتر ہے یہ تسویل ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ اس عدم تدبر کی وجہ عناد ہے کہ بعد تبین ہدی کے ارتداد علی الادبار ان سے صادر ہوا اور اس عناد کے بعد تسویل شیطانی ہوئی اور اُس تسویل سے عدم تدبر ہوا اور عدم تدبر سے ختم اور طبع پھر) یہ (ارتداد علی الادبار بعد تبین الہدی) اس سبب سے ہوا کہ ان لوگوں نے ایسے لوگوں سے جو کہ خدا کے اتارے ہوئے احکام کو (حسداً) ناپسند کرتے ہیں (مراد اس سے رؤسا یہود ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے اور باوجود معرفت ہی کے اتباع سے عار کرتے تھے۔ حاصل یہ کہ ان منافقین نے رؤسا یہود سے یہ کہا کہ بعضی باتوں میں ہم تمہارا کہنا مان لیں گے (یعنی تم جو ہم کو اتباع محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے ہو اس کے دو جزو ہیں ایک جزو اتباع ظاہرا۔ دوسرا عدم اتباع باطنا سو جزو اول میں تو ہم بمصلحت تمہارا کہنا نہیں مان سکتے لیکن جزو ثانی میں مان لیں گے کیونکہ عقائد میں ہم تمہارے ساتھ ہیں کما قال انا معکم مطلب یہ ہوا کہ حق سے پھرنے کا سبب قومی تعصب اور کورانہ تقلید ہے۔ غرض ابتدا سلسلہ کی اس سے ہے اور انتہا ختم وطبع پر) اور (گو اس قسم کی باتیں یہ منافقین خفیہ کرتے ہیں مگر) اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتیں کرنے کو (خوب) جانتا ہے (اور بعض امور پر وحی سے آپ کو مطلع کردیتا ہے۔ آگے وعید ہے جو کہ اولی لھم کی تفسیر کے طور پر ہوسکتی ہے یعنی یہ جو ایسی حرکتیں کررہے ہیں) سو ان کا کیا حال ہوگا جبکہ فرشتے ان کی جان قبض کرتے ہونگے اور ان کے مونہوں پر اور پشتوں پر مارتے جاتے ہوں گے (اور) یہ (عقوبت) اس سبب سے (ہوگی) کہ جو طریقہ خدا کی ناراضی کا موجب تھا یہ اُسی پر چلے اور اُس کی رضا (یعنی اعمال موجبہ رضا) سے نفرت کیا کیے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کے سب اعمال (نیک ابتدا ہی سے) کالعدم کردیئے (پس اس عقوبت کے مستحق ہوگئے اور اگر کسی کے پاس کوئی عمل مقبول ہو تو اُس کی برکت سے عقوبت میں کچھ تو کمی ہو ہی جاتی ہے آگے واللہ یعلم اسرارھم کے مضمون کی شرح کے طور پر ہے کہ) جن لوگوں کے دلوں میں مرض (نفاق) ہے (اور وہ اُس کے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں) کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی ان کی دلی عداوتوں کو ظاہر نہ کرے گا (یعنی یہ ان کو کیسے اطمینان ہوگیا جبکہ حق تعالیٰ کا عالم الغیب ہونا ثابت اور مسلم ہے) اور ہم (تو) اگر چاہتے تو آپ کو اُن کا پورا پتہ بتلا دیتے سو آپ اُن کو اُن کے حلیہ سے پہچان لیتے (پورے پتہ کا مطلب یہی ہے کہ ہر ایک کا پورا حلیہ بتلا دیتے اور وہ حلیہ گو مفہوم کلی ہوتا مگر جو کلی منحصر فی فرد واحد ہو اُس کا انطباق اُسی جزوی معین پر ہوتا ہے اس لیے اس کلی کا بتلا دینا بمنزلہ اشارہ جزئیہ کے ہے اُس جزئی کی طرف) اور (گو بمصلحت ہم نے اس طرح نہیں بتلایا لیکن) آپ اُن کو طرز کلام سے (اب بھی) ضرور پہچان لیں گے (کیونکہ اُن کا کلام صدق سے ناشی نہیں اور آپ کو نور فراست سے اللہ تعالیٰ نے صدق و کذب کی پہچان دی تھی کہ صدق کا اثر قلب پر اور ہوتا تھا اور کذب کا اور کما فی الحدیث الصدق طمانینۃ والکذب ریبۃ) اور (آگے مؤمنین و منافقین سب کو خطاب میں جمع کرکے بطور ترغیب و ترہیب کے فرماتے ہیں کہ) اللہ تعالیٰ تم سب کے اعمال کو جانتا ہے (پس مسلمانوں کو ان کے اخلاص پر جزا اور منافقین کو ان کے نفاق و خداع پر سزا دے گا) اور (آگے احکام شاقہ مثل جہاد وغیرہ کے ایک حاکمانہ حکمت ارشاد ہے جیسا اوپر فعل عسیتم الخ میں ایک حکیمانہ حکمت ارشاد فرمائی تھی یعنی ہم (ایسے امور شاقہ کا حکم دے کر ضرور تمہاری سب کی آزمائش

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيُحْبِطُ

بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اُنہوں نے اللہ کے رستہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اسکے کہ اُن کو رستہ نظر آچکا تھا یہ لوگ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ

أَعْمَالَهُمْ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن

اُن کی کوششوں کو مٹا دیگا۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد مت کرو۔ بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اُنہوں نے

سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ ۖ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ ۚ وَاللَّهُ مَعَكُمْ

اللہ کے رستہ سے روکا پھر وہ کافر ہی رہ کر مرگئے سو خدا تعالیٰ اُن کو کبھی نہ بخشے گا تو تم ہمت مت ہارو اور صلح کی طرف مت بلاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے

وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۝ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ

اور تمہارے اعمال میں ہرگز کمی نہ کریگا یہ دُنیوی زندگانی تو محض ایک لہو و لعب ہے اور اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو تو تم کو تمہارے اجر عطا کریگا اور تم سے تمہارے مال طلب نہیں کرے گا

کریں گے تاکہ ہم (ظاہری طور پر بھی) اُن لوگوں کو معلوم (اور متمیز) کرلیں جو تم میں جہاد کرنے والے ہیں اور جو (جہاد میں) ثابت قدم رہنے والے ہیں اور تاکہ تمہاری حالتوں کی جانچ کرلیں (یہ اس لیے بڑھا دیا کہ علاوہ حکم جہاد کے اور احکام بھی داخل ہوجاویں اور علاوہ حالت مجاہدہ وصبر کے دوسرے حالات بھی داخل ہوجاویں) ف درمنثور میں ابن عباسؓ سے روایت ہے قال دل اللہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعد علی المنافقین فکان یدعوہا سم الرجل من اھل النفاق۔ اور روح المعانی میں حضرت انس رضؓ سے بلا سند ایک روایت ہے کان علیہ الصلوٰۃ والسلام یعرفھم بسیماھم۔ سو پہلی روایت میں آیت سے کوئی منافات ظاہری بھی نہیں کیونکہ یہ دلالت معرفت بالسمہ سے بھی ہوسکتی ہے اور روایت ثانیہ اگر ثابت ہو تو ظاہراً منافی ہے لیکن لو نشاء الخ میں لو ماضی کے لیے ہے اور انتفاء فی المستقبل لازم نہیں آتا سو ممکن ہے کہ بعد نزول اس آیت کے معرفت بالسیما بھی عطا ہوگئی ہو اور حضرت حذیفہ رضؓ کو منافقین کا بتلا دینا جو بعض روایات سے مفہوم ہوتا ہے اُس میں آپ کی معرفت کے متعلق دونوں احتمال ہیں۔ اور نعلم المجاھدین میں ظاہری طور کہا گیا ہے اس کی شرح پارہ دوم کی شروع لنعلم من یتبع الرسول کی تفسیر میں گذری ہے۔ اور سورۃ میں جو محکمہ کی قید ہے یہ محکم مقابل متشابہ کے ہے جیسا شروع آل عمران میں ہے اور فائدہ اس قید کا یہ ہے کہ اگر کوئی آیت فی الجملہ خفی المعنی درباب جہاد کے نازل ہوتی تو اُن کو بہانہ مل سکتا تھا کہ ہم اس کے معنی نہیں سمجھے اور محکم میں چونکہ اس کی گنجایش نہ تھی اُن پر سخت شاق ہوتا تھا۔ اور اگر شبہہ ہو کہ جہاد کا حکم ایکبار نازل ہونا بھی اُن کی ناگواری کے لیے کافی تھا تعدد نزول کو اس میں کیا دخل۔ جواب یہ ہے کہ اکثر آیتیں جہاد کی ایسی ہیں کہ جب کوئی نیا قصہ پیش آیا اور خاص کسی قوم سے جہاد کی ضرورت ہوئی خاص اُس کے متعلق آیتیں اُتر گئیں پس اگر نئی آیتیں نہ آتیں تو وہ اس سے بیفکر رہتے کہ آیات سابقہ کا مورد تو ختم ہوچکا اب نئے قصہ میں تو جہاد کا حکم نہیں ہوا ہے مگر جب اُس میں بھی نزول آیات جہاد کا ہوتا تو پھر اُن کی جان کو بنتی۔ ربط اوپر شروع سورت سے یہاں تک مسلمانوں کی تحسین اور کفار کی تہجین اور درمیان میں کفار سے جہاد کا حکم مذکور ہے گے خاتمہ میں ان مضامین کی کچھ تلخیص کچھ تفریع کچھ تتمیم کچھ تاکید ہے چنانچہ کفار کی مذمت تہجین کفار کی تحسین ہے۔ اور اللہ و رسول کی اطاعت کا حکم تحسین مؤمنین پر تفریع ہے اس طور پر کہ جب اہل ایمان کے لیے ایسی ایسی خوبیاں ثابت ہیں تو تم ان خوبیوں کی علت یعنی اطاعت کو مت چھوڑنا اور ان خوبیوں کے منافی یعنی ابطال عمل سے بچنا۔ پھر اس تحسین و تہجین کے مجموعہ پر لاتھنوا کی تفریع ہے کہ جب دونوں فریق میں یہ تفاوت ہے تو مقبولین کو مخذولین سے دبنا نہ چاہیئے اور یہ مضمون تاکید ہے فضارب الرقاب کی اور انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب کا مضمون حکم جہاد کی تتمیم ہے۔ اور بالکل ختم پر مضمون ترہیب کا ان مذکورہ وغیرہ مذکورہ جمیع اوامر و نواہی کی تاکید ہے۔

تحذیر مؤمنین در طرفین کلام و ترغیب شان در اطاعت احکام خصوص در جہاد بنفس و بالمال و کفار لئام

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۝ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ

اللغات قولہ لن یترکم من الاتر والترۃ النقص ۱۲

الفقہ

قولہ تعالیٰ لا تبطلوا الخ استدل بہا الحنفیۃ فی ایجاب قضاء النفل بعد الافساد وجہ الدلالۃ ظاہر من تقریری لان الجزاء العبارۃ الواحدۃ بعضہا شرط لصحۃ بعضہا او بقاءہ وللشافعیۃ ان یقولوا ان نسلم انہ الابطال لکن نمنع ان یکون کل الابطال منہیا عنہ لحدیث ان المتطوع امیر نفسہ ونحوہ وبالجملۃ فالمسئلۃ خلافیۃ و الآیۃ ثابتۃ قطعا والله علیہا فافہم ۱۲

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكْكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ

اگر تم سے بتکلف مال طلب کرے پھر انتہاء درجہ تک تم سے طلب کرتا رہے تو تم بخل کرنے لگو اور اللہ تمہاری ناگواری ظاہر کردے۔ ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تمکو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے سو بعضے تم میں وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں۔ اور جو

فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝

تو وہ خود اپنے سے بخل کرتا ہے۔ اور اللہ تو کسی کا محتاج نہیں اور تم سب محتاج ہو۔ اور اگر تم روگردانی کروگے تو خدا تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دیگا پھر وہ تم جیسے نہ ہونگے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝

بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے (اوروں کو بھی) اللہ کے رستہ (یعنی دین) سے روکا اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کی بعد اس کے کہ اُن کو (دین کا) رستہ (دلائل عقلیہ سے مشرکین کے لیے اور نقلیہ سے بھی اہل کتاب کے لیے) نظر آچکا تھا یہ لوگ اللہ (کے دین) کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکیں گے (بلکہ یہ دین ہر حال میں پورا ہو کر رہیگا چنانچہ ہوا) اور اللہ تعالیٰ انکی کوششوں کو (جو دین حق کے مٹانے کے لیے عمل میں لا رہے ہیں) مٹا دیگا (یہ تہدید تھی مسلمانوں کے تحذیر کی آگے ترغیب اطاعت کے ساتھ اس تحذیر کی تصریح ہے کہ) اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور (چونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ہی کا حکم بتلاتے ہیں خواہ خاص جزئی کی وحی سے یا کسی کلی وحی شدہ میں کسی جزئی کو داخل کرنے سے اسلیے) رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی (بھی) اطاعت کرو اور (کفار کی طرح اللہ و رسول کی مخالفت کرکے) اپنے اعمال کو برباد مت کرو (اگر یہ مخالفت نفس ایمان میں ہو تب تو برباد ہونا اسلیے ہے کہ کفر اگر سابق ہے جیسے کافر اصلی کا کفر تو وہ منافی صحت عمل ہے اور اگر لاحق ہے جیسے مرتد کا کفر تو وہ حابط عمل ہے اور اگر مخالفت نفس ایمان میں نہیں بلکہ کسی عمل میں ہے جیسے عصاۃ مومنین کا عصیان تب برباد ہونے کی یہ صورت ہے کہ جو ایک عمل کسی دوسرے عمل کی صحت یا بقاء کی شرط ہے اُس میں خلل ڈالا جائے جسکی تفصیل پارہ سوم آیت یاایھا الذین اٰمنوا لا تبطلوا صدقاتکم آلخ کی تفسیر میں گذری ہے اور ہر چند کہ کفار جو مخالفت کرتے تھے وہ نفس ایمان ہی میں تھی جو کہ مرتبہ بشرط شئی میں ہے لیکن چونکہ اس میں بھی بشرط شئی کا مرتبہ بھی پایا جاتا ہے جو کہ تمام مراتب میں مشترک ہے اس لیے تحذیر میں اس مخالفت کو از قبیل مخالفت کفار قرار دینا جیسا ترجمہ نے بقرینہ مقام اس لفظ سے کہ کفار کی طرح اس کا اعتبار کیا ہے مضائقہ نہیں اور اوپر تو الذین کفروا وصدوا کا خسران فی الدنیا مذکور تھا آگے اُس کا خسران فی الاخری کا ذکر فرماتے ہیں کہ) بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور اُنہوں نے اللہ کے رستہ سے روکا پھر وہ کافر ہی رہ کر مر (بھی) گئے سو خدا تعالیٰ اُن کو کبھی نہ بخشے گا (عدم مغفرت کے لیے کفر کے ساتھ صد عن سبیل اللہ شرط نہیں بلکہ صرف کفر الی الموت تک کا یہی اثر ہے لیکن زیادت تشنیع کے لیے یہ قید واقعی بڑھا دی کہ اُس وقت کے رؤسا کفار میں یہ امر بہتحقق تھا آگے مومنین کے مدایح اور کفار کے قبایح پر بطریق تفریع کے فرماتے ہیں کہ جب معلوم ہو گیا کہ مسلمان خدا کے محبوب اور کفار مبغوض ہیں) تو (اے مسلمانو) تم (کفار کے مقابلہ میں) ہمت مت ہارو اور (ہمت ہار کر اُن کو) صلح کی طرف مت بلاؤ اور تم ہی غالب رہوگے (اور وہ مغلوب ہونگے کہ تم محبوب ہو اور وہ مبغوض ہیں) اور اللہ تمہارے ساتھ ہے (یہ تو تم کو دنیا کی کامیابی ہوئی) اور (آخرت میں یہ کامیابی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ) تمہارے اعمال (کے ثواب) میں ہرگز کمی نہ کرے گا (یہ تو تشجیع سے ترغیب تھی آگے تزہید سے جہاد کی ترغیب اور انفاق فی سبیل اللہ کی تمہید ہے کہ) یہ دنیوی زندگانی تو محض ایک لہو و لعب ہے (اگر اس میں جان اور مال کو تمتع کے لیے بچانا چاہے تو وہ تمتع ہی کتنے دن کا ہے اور کیا اُس کا حاصل) اور اگر تم ایمان اور تقوے اختیار کرو (جسمیں جہاد بنفس و المال بھی آگیا) تو (تمکو تو اپنے پاس سے نفع پہونچا دیگا اس طرح سے کہ) تمکو تمہارے اجر عطا کریگا اور (تمسے کسی نفع کا طالب نہ ہوگا چنانچہ) تمسے تمہارے مال (تک بھی جو کہ جان سے اہون ہے اپنے نفع کے لیے) طلب نہیں کریگا (جب تمسے ایسی چیز نہیں طلب کرتا جسکا دینا آسان ہے تو جان جسکا دینا مشکل ہے وہ تو کیوں طلب کریگا چنانچہ ظاہر ہے کہ تمہارے جان و مال کے خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کوئی نفع نہیں اور نہ یہ ممکن ہے و ہذا کقولہ تعالیٰ وھو یطعم ولا یطعم۔ اور لا یسئلکم کا ترتب ان تؤمنوا پر جیسا کہ اسکے جزاء ہونیکا مقتضا ہے اس معنی نہیں ہے کہ اگر ایمان نہ لاؤ تو تمہارا مال لے لیگا بلکہ اس معنی ہے کہ ایمان نہ لانیوالے سے تو ہماری کوئی خصوصیت ہی نہیں اُسیں تو سوال اموال کا احتمال ہی نہیں البتہ شاید ایمان لانیکی صورت میں ڈرتا کہ کہیں دوستی میں فرمائشیں نہ ہونے لگیں جیسا اکثر اہل دنیا میں مشاہدہ کیا جاتا ہے اسلیے بطور مبالغہ کے اسکو اُسپر مرتب فرمایا کہ اگر تم ایمان بھی لے آؤ تب بھی ہم تمسے اپنے لیے مال طلب نہ کریں اور اپنے نفع کے لیے سوال کرنا تو سوال کی ایک فرد محال ہے اسکا تو احتمال ہی نہیں ہماری طرف سے تو سوال کی بعض فرد ممکن بھی کہ وہ سوال ہے جمیع مال کا واقع نہیں ہوتی کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو تمام مال کا خرچ کرنا ناگوار ہے چنانچہ اگر (امتحانا) تم سے تمہارے مال طلب کرے پھر انتہاء درجہ تک تم سے طلب کرتا رہے (یعنی سب مال طلب کرنے لگے) تو تم (یعنی تم میں سے اکثر) بخل کرنے لگو (یعنی دینا گوارا نہ کرو) اور (اُس وقت) اللہ تعالیٰ (تمہاری

اللغات

قولہ فیحفکم للاحفاء المبالغۃ فی المسئلۃ والاستیصال کاحفی شاربہ اخذ ما منہا اخذا منہیا الاضغان العداوۃ و

المراد بہا ہہنا مطلق الکراہۃ ولو لم تبلغ درجۃ العداوۃ ۱۲

البلاغۃ قولہ ویبخل عن نفسہ الخ فیہ معنی للنفع فناسب ان یعدی بعن ۱۲

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی تسع وعشرون اٰیۃ

ناگواری ظاہر کردے (یعنی نہ دینے سے کہ فعل ظاہری ہی باطنی ناگواری کھل جاوے اس لیے یہ فرد ممکن بھی واقع نہیں کی گئی اور) ہاں (اس فرد ممکن پر ترتب بخل اور اخراج اضغان کی دلیل صاف ہی کہ) تم لوگ ایسے ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں (جسکا نفع تمہاری طرف عائد ہونا یقینی ہی تھوڑا سا حصہ مال کا) خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہی (اور بقیہ اکثر تمہارے قبضہ میں چھوڑ دیا جاتا ہی) سو (اسپر بھی) بعضے تم میں سے وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں (گو ایسے لوگ قلیل سہی مگر یہ تو معلوم ہو گیا کہ اگر وہ فرد مذکور کہ اس سے بدرجہا اشق واشد ہی واقع ہوتی تو جیسے اب بعض قلیل بخل کرتے ہیں اُس وقت بعض کثیر بلکہ اکثر بخل کرتے جیسا طبائع کے انداز سے صاف ظاہر ہی) اور (آگے اس فرد واقع پر بخل کی مذمت ہی کہ جو شخص (ایسی جگہ خرچ کرنے سے) بخل کرتا ہی تو وہ (درحقیقت) خود اپنے سے بخل کرتا ہی (یعنی اپنے ہی کو اُس کے نفع دائمی سے محروم رکھتا ہی) اور (نہیں تو) اللہ تو کسی کا محتاج نہیں (تاکہ احتمال نفس کے ضرر کا ہو) اور (بلکہ) تم سب (اُسکے) محتاج ہو اور (تمہاری اسی احتیاج کی رعایت سے تم کو انفاق کا حکم کیا گیا کیونکہ آخرت میں تم کو ثواب کی حاجت ہوگی اور طریق اس کا یہی اعمال ہیں اب تم اپنا نفع نقصان دیکھ لو اور اول تو ہم کو کسی عامل کے نفس عمل ہی کی حاجت نہیں) اور اگر (بعض حکمتوں کی وجہ سے دنیا میں ایسے لوگوں کا ہونا کہ اعمال صالحہ کریں رکھنا ہی ہوگا اور) تم (ہمارے احکام سے) روگردانی کروگے تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کردیگا (اور) پھر وہ تم جیسے (روگردانی کرنے والے) نہ ہونگے (بلکہ نہایت فرمانبردار ہونگے اور یہ کام اُن سے لیا جاویگا اور اس طرح وہ حکمت پوری ہو جاویگی) ف فلا تھنوا وتدعوا میں جو صلح کی ممانعت ہی تو اس سے مراد مطلق صلح نہیں بلکہ صرف وہ صلح جسکا منشا محض ضعف ہمت ہو جو کہ معصیت ہی اور ظاہر ہی کہ جب معصیت ناجائز ہی اُسپر کسی عمل کا مرتب کرنا بھی جائز نہ ہوگا اور جو صلح کی مصلحت سے ہو گو وہ مصلحت ضعف قوت جسمانی یا قلت عدد یا قلت سامان ہو تو لٰک وہ جائز ہی اور انتم الاعلون میں جو غلبہ کی بشارت دی ہی اگر یہ خاص مخاطبین کے اعتبار سے ہی تب تو کچھ اشکال ہی نہیں کیونکہ اسی طرح واقع ہوا اور اگر عام مؤمنین کے اعتبار سے ہی تو دوسری جگہ انتم الاعلون کو ان کنتم مؤمنین یعنی کالی الایمان کے ساتھ مقید فرمایا ہی اور اسکی پوری تحقیق پارہ ششم آیت ومن یتول اللہ ورسولہ الخ کی تفسیر کے ذیل میں گذری ہی اور ان یسئلکموھا کی تقریر میں سوال کی جس فرد کو ممکن کہا گیا ہی اُسپر اگر یہ شبہہ ہو کہ سوال تو خود ہی محال ہی کیونکہ وہ موقوف ہی احتیاج پر جواب یہ ہی کہ سوال سے مراد مطلق طلب ہی گو بطور امر سہی چنانچہ آیت من ذا الذی یقرض اللہ میں حق تعالیٰ کی طرف استقراض یعنی سوال قرض کی اسناد اسی معنی کے اعتبار سے خود ثابت ہی اور تبخلوا کے ترجمہ میں جو اکثر کہا گیا وجہ اُسکی یہ ہی کہ اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں کہ وہ خوشی سے سب ہی دیدیتے اور اگر یہ شبہہ ہو کہ پھر تبخلوا میں سب کی طرف کیوں اسناد کردی۔ جواب یہ ہی کہ اسناد مالا کثر الی الکل بھی جائز و شائع فی الکلام ہی۔ اور اس فرد ممکن کا عدم وقوع ظاہر ہی کیونکہ جسقدر نفقات واجبہ ابتدائً ہیں انمیں کسی میں تمام مال دینا واجب نہیں اور یوں خود کوئی جمیع مال کی نذر کرلے تو یہ اُس نے خود التزام کیا ہی اور اس کے التزام کے بعد شرع کا ایجاب ہوا ہی۔ اور اگر شبہہ ہو کہ جان تو جمیع مال سے اعز ہی اُس کے بذل کا کیوں حکم ہوا۔ جواب یہ ہی کہ اُس کی ضرورت اصلاح میں انسان کو زیادہ ہی اور بذل جمیع مال کی اسقدر ضرورت نہیں اور چونکہ وہ منافع نہایت عظیم ہیں اس لیے مشقت عظیمہ کو گوارا کیا گیا اور چونکہ تھوڑی جانوں کے بچانے سے بعد شیوع فساد جو لازم ترک جہاد ہی بہت سی جانیں جاتیں اس لیے تھوڑی جانیں خرچ ہونا گوارا ہوا اور نفع آخرت علاوہ ہی۔ اور تنفقوا کے ترجمہ میں جو تھوڑا سا کھا ہی دلیل اس کی وقوع ہی اور کلام میں قرینہ اس کا حذف کرنا ہی مفعول تنفقوا کا جس سے یہ بات مستفاد ہوتی ہی کہ نفس انفاق کا تحقق ہو جانا چاہیئے اور وہ قلیل سے بھی ہو جاتا ہی لیکن تعیین وعدم تعیین اس قلیل کی مفوض الی الشرع ہی۔ اور منکم من یبخل کو بعض نے منافقین کی شان میں کہا ہی اس خیال سے کہ مؤمنین سے بخل کا صدور مستبعد ہی لیکن اگے جو ان تتولوا آیا ہی اُس کے متعلق ترمذی کی ایک حدیث میں صحابہ رضہ کا یہ سوال مروی ہی من ھؤلاء الذین اذا تولینا استبدلوا بنا جس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ تتولوا کا خطاب مؤمنین کو ہی اور ظاہر ہی کہ سب ضمائر کا مخاطب واحد ہی ہونا مناسب ہی پس ضمیر اول کے مخاطب بھی مؤمنین ہی کو کہنا مناسب ہی۔ رہا یہ کہ اُنسے صدور بخل مستبعد ہی سو اول تو بجز انبیاء وملائکہ کے ہم کسی کو معصوم نہیں کہتے دوسرے یہ کیا ضرور ہی کہ بخل مذموم واقع ہوا ہو یعنی محض انقباض عن الانفاق مذموم نہیں ہی جبکہ اُسکے مقتضار پر عمل نہ کیا جاوے رہا عتاب یہ اسلیے ہو سکتا ہی کہ احیاناً یہ مفضی ہو جاتا ہی عمل کی طرف بھی اسلیے اسکا ازالہ ضروری ہی۔ اور ان تتولوا میں عدم تولی صحابہ کی تعیین ہی مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قوم اخر کبھی پیدا نہ کی گئی ہو بلکہ استبدال کی نفی متحقق ہی پس حدیث میں جو اس قوم کی تفسیر مؤمنین اہل فارس سے آئی ہی جو کہ پیدا کیے گئے اسمیں کوئی اشکال نہیں الحمد للہ کہ سورۂ محمد کی تفسیر ختم ہوئی اگے سورۂ فتح آتی ہی انشاء اللہ تعالیٰ

سورۃ الفتح مدنیۃ وآیھا تسع وعشرون کذا فی البیضاوی

ربط سورۂ سابقہ کے ختم میں بذل انفس واموال فی سبیل اللہ کی ترغیب تھی اور اس تمام سورت میں اس بذل کے چند مواقع مذکور ہیں افادہ اس سورت کی مختلف آیتوں میں متعدد واقعات کی طرف اشارہ ہی سہولت فہم آیات کے لیے اُن واقعات کو کہدینا مناسب معلوم ہوتا ہی۔ واقعہ اول حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں خواب دیکھا کہ ہم مکہ میں امن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ○

بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے اور آپ پر اپنے احسانات کی تکمیل کردے اور آپ کو سیدھے رستہ پر لے چلے۔

وامان کے ساتھ گئے اور عمرہ کرکے حلق وقصر کیا آپ نے یہ خواب صحابہ سے بیان فرمایا گو آپ نے تعیین مدت کی نہ فرمائی تھی مگر شدت اشتیاق سے اکثروں کا خیال اس طرف گیا کہ امسال عمرہ میسر ہوگا اور اتفاقاً آپ کا قصد بھی عمرہ کا ہوگیا۔ واقعہ دوم آپ بقصد عمرہ بہمراہی تخمیناً ڈیڑھ ہزار آدمیوں کے مکہ کو چلے اور ہدی بھی آپ کے ساتھ تھی جب یہ خبر مکہ میں پہنچی قریش نے بہت سا مجمع کرکے اتفاق کرلیا کہ آپکو مکہ میں نہ آنے دینگے چنانچہ آپنے حدیبیہ میں جو مکہ سے قریب ہی قیام فرمایا۔ واقعہ سوم آپ نے مکہ میں ایک قاصد بھیجا کہ ہم لڑنے نہیں آئے ہیں ہمکو آنے دو عمرہ کرکے چلے جائیں گے مگر اُس کو کچھ جواب نہ ملا یہاں تک کہ آپ نے اس کام کے لیے حضرت عثمان رض کو بھیجا اور اُن کی زبانی بھی قریش کو یہی پیغام کہلا بھیجا اور بعضے مسلمان مرد اور عورت جو مکہ میں مغلوب ومظلوم تھے اُن کو بشارت کہلا بھیجی کہ اب عنقریب مکہ میں اسلام غالب ہوجاوے گا حضرت عثمان رض کو قریش نے روک لیا اُن کی واپسی میں جو دیر لگی یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رض قتل کردیے گئے اُس وقت آپ نے اس خیال سے کہ شاید لڑائی کا موقع ہوجاوے سب صحابہ سے ایک درخت کے نیچے بیٹھکر جہاد کی بیعت لی جب قریش نے بیعت کی خبر سُنی ڈر گئے اور حضرت عثمان کو واپس بھیجدیا۔ واقعہ چہارم پھر مکہ کے چند رؤسا بغرض صلح آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صلحنامہ لکھنا قرار پایا جسپر اول بسم اللہ ہی میں قریش نے جھک جھک کی کہ ہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھنے دیں گے تجھ وہاں پُرانا کلمہ لکھوائیے باسمک اللھم اور پھر آپ کے نام کے ساتھ رسول اللہ لکھنے پر تکرار کی کہ صرف ابن عبداللہ لکھنا چاہیئے اسپر گفتگو ہوتی رہی اور مسلمانوں کو غصہ بھی آیا اور جوش ہوا کہ تلوار سے معاملہ ایک طرف کردیا جاوے لیکن آخر آپنے ان دونوں باتوں کو منظور فرمایا اور مسلمانوں نے بھی ضبط کیا اور صلحنامہ لکھا گیا جسمیں ایک شرط یہ تھی کہ آپ اس سال واپس چلے جائیے اور سال آیندہ آکر عمرہ کرلیجیے اور ایک یہ مضمون تھا کہ دس سال تک لڑائی نہ ہوگی چنانچہ آپنے حدیبیہ ہی میں ہدی کو ذبح کیا اور حلق وقصر کرکے احرام کھول دیا اور مدینہ کو تشریف لیچلے واقعہ پنجم حدیبیہ میں قبل صلح ایک واقعہ یہ ہوا کہ ایک جماعت مسلح اہل مکہ میں سے یہاں خفیہ اس ارادہ سے آئی کہ موقع پاکر بغرور باسہ آپ کا کام تمام کردیں صحابہ نے اُن کو دیکھ لیا اور پکڑ لیا مگر آپ نے اُن کو رہا کردیا واقعہ ششم جب آپ مکہ کو چلے تھے تو آپ کو بھی قریش کی طرف سے لڑائی کا شبہہ تھا اس لیے آپ نے زیادہ مجمع کے ساتھ جانا مصلحت سمجھا چنانچہ آپ نے اعراب یعنی اہل دیہات میں بھی اس کا اعلان کرادیا کہ تم کو بھی چلنا چاہیئے مگر یہ لوگ بوجہ نفاق کے نہیں گئے اور آپس میں کہنے لگے کہ مکہ میں بڑا مجمع ہوا ہے ہم تو اُن کے مقابلہ میں نہیں جاتے اور آپ کی اور مومنین کی نسبت کہا کہ یہ لوگ بچکر نہ آویں گے اور جب آپ واپس تشریف لائے تو حاضر ہوکر جھوٹے جھوٹے عذر کردیے۔ واقعہ ہفتم آپ حدیبیہ سے مدینہ کو واپس تشریف لاتے تھے کہ راہ میں یہ سورت نازل ہوئی کل یا اکثر فی اختلاف الاقوال اور یہ سب واقعات ذی قعدہ ۶ھ میں ہوئے۔ واقعہ ہشتم آپ حدیبیہ سے واپس تشریف لاکر محرم ۷ھ میں اہل حدیبیہ کو لیکر فتح خیبر کے لیے جو کہ مدینہ سے شمال میں چار منزل پر شام کی سمت میں یہود کا ایک شہر تھا تشریف لیچلے اور وہ فتح ہوگیا اُس میں کوئی شخص متخلفین حدیبیہ سے شریک نہ تھا۔ واقعہ نہم سال آیندہ ذیقعدہ ۷ھ میں آپ حسب معاہدہ بجائے عمرہ فوت شدہ کے پھر عمرہ کے لیے تشریف لیچلے چنانچہ آپ نے مکہ پہونچ کر امن وامان سے عمرہ ادا فرمایا۔ واقعہ دہم صلحنامہ میں جو دس سال تک لڑائی موقوف رہنے کا معاہدہ لکھا تھا قریش نے نقض عہد کیا آپنے مکہ پر چڑھائی کی اور رمضان ۸ھ میں اُس کو فتح کرلیا جس کی تفصیل شروع تفسیر سورہ براۃ فائدہ سوم میں گذری ہے یہ سب روایات روح المعانی میں مع تصریح ماخذ موجود ہیں بعض آیات میں دوسرے واقعات کی طرف بھی اشارہ ہے مگر اولاً اُن کی تفسیر مختلف فیہ ہے ثانیاً اُن کی تفصیل پر تفسیر موقوف نہیں ہے اس لیے وہ اُن ہی آیات کے ساتھ لکھدیے جاویں گے۔ اب تفسیر شروع ہوتی ہے اول فتح مبین کے ساتھ امتنان حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مع اسکی غایات عظیمۃ الشان کے ذکر فرماتے ہیں۔

تہنیب سید المرسلین بفتح مبین مع غایات ملابسہ تقویت دین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ○

اللغات الفتح ازالۃ الاغلاق وفتح البلد اقتطرہ بحرب او غیرہ لانہ تغلق بالظفر بہ فاذا اقتطرہ و صلی فی البلد فقد فتح کذا فی الروح ۱۲

البلاغۃ قولہ انا ان کید للاہتمام للامر لا الاخبار۔ قولہ فتحنا لاسناد الی ضمیر مع للتکلم لاظہار عظمۃ الفتح وفائدۃ الجمع للامتنان۔ قولہ لیغفر لک اللہ فیہ لفات الی الغیبۃ ۱۲

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

اور اللہ آپ کو ایسا غلبہ دے جس میں عزت ہی عزت ہو۔ وہ خدا ایسا ہی جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تحمل پیدا کیا تاکہ اُن کے پہلے ایمان کے ساتھ اُن کا ایمان اور زیادہ ہو۔ اور آسمان و زمین کا سب لشکر

وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ

اللہ ہی کا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسی بہشتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ کو رہیں گے اور تاکہ اُن کے گناہ

سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ

دُور کردے۔ اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔ اور تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو کہ اللہ کے ساتھ بُرے بُرے گمان رکھتے ہیں۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ بیشک ہم نے (اس صلح حدیبیہ سے) آپکو ایک کھلم کھلا فتح دی (یعنی اس صلح حدیبیہ سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ سبب ہوگئی ایک فتح مطلوب یعنی فتح مکہ کا کما سیاتی پس گویا یہ صلح ہی فتح ہوگئی اور فتح مکہ کو فتح مبین اس لیے کہا گیا کہ غایت فتح کی غلبہ ہوتا ہے اسلام کا لوگوں کے اسلام سے یا استسلام سے اور یہی اُس کا اثر مطلوب ہے اور فتح مکہ سے اسلام کو اس لیے نہایت غلبہ ہوا کہ تمام قبائل عرب اس بات کے منتظر تھے کہ اگر آپ اپنی قوم پر غالب ہوگئے تو ہم بھی اطاعت کرلیں گے چنانچہ جب مکہ فتح ہوا تو چاروں طرف سے قبائل اُمڈ پڑے اور خود یا بواسطہ وفد کے حاضر ہو کر اسلام لانا شروع کیا کذا رواہ البخاری عن عمرو بن سلمۃ پس چونکہ آثار غلبۂ اسلام کے اس فتح پر زیادہ نمایاں ہوئے ایسے اسکو فتح مبین فرمایا گیا اور صلح حدیبیہ اسکا سبب اس طرح ہوگئی کہ اہل مکہ سے آئے دن لڑائی بھڑائی تھی اور اس وجہ سے مسلمانوں کو اپنی قوت اور سامان بڑھانے کی فرصت اور مہلت نہ ملتی تھی اب جو صلح ہوگئی تو فراغ خاطر سے مسلمانوں نے کوشش کی جس سے بہت سے نئے آدمی مسلمان ہوگئے اور مجمع بڑھ گیا اور فتح خیبر وغیرہ سے سامان بھی درست ہوگیا اور ایسے ہوگئے کہ دو مرتبہ پڑھا پڑھ سکے پھر قریش کی طرف سے بدعہدی ہوئی تو آپ دس ہزار آدمیوں کے ساتھ مقابلہ کے لیے چلے اہل مکہ اسقدر دبے کہ بہت زیادہ لڑائی بھی نہیں ہوئی اور اطاعت قبول کی اور لڑائی اسقدر معمولی اور خفیف ہوئی کہ اہل علم میں مختلف ہوگئے کہ یہ صلحی فتح ہوا ہے یا عنوۃً غرض اس طور پر یہ صلح سبب فتح ہوگئی اسلیے مجازاً و اطلاقاً للسبب علی السبب اس صلح کو فتح فرما دیا جیسا پیشگوئی بھی فتح کے ثمرات دنیویہ و اخرویہ فتح میں آتا ہے اسلیے میسر ہوئی) تاکہ (اسکے بعد تبلیغ دین کے باب میں جو آپکے مساعی جمیلہ ابتدا سے مبذول ہوئے ہیں اُنکا نتیجہ ظاہر ہو یعنی لوگ بکثرت مسلمان ہوں اور اس سبب سے کہ کسی کی کوشش سے کسی کا ایمان لانا موجب اجر مساعی ہوتا ہے گو نفس سعی سے بھی اجر ہوتا ہے لیکن مطابق حدیث من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا مسلمان ہونے سے اور زیادہ ثواب ملتا ہے اسلیے اس قبول اسلام خلق کثیر کے صلہ میں آپکا اجر بہت بڑھ جاوے اور کثرت اجر و قرب کی برکت سے) اللہ تعالیٰ آپکے سب اگلے پچھلے (صوری خطائیں معاف فرماوے اور آپ پر (جو اللہ تعالیٰ اپنے استاذ کرتا آتا ہے مثلاً آپکو نبوت دی قرآن دیا بہت سے علوم دیئے بہت سے اعمال کا ثواب دیا اُن احسانات) کی (اور زیادہ) تکمیل کرے (یعنی ایک یہ نعمت ہے کہ آپکے ہاتھ پر بہت سے آدمی مسلمان ہوں جس سے آپکا اجر اور قرب بڑھے یہ دو نعمتیں تو اُخروی ہیں جنکا حاصل دفع مضرت اخروی و حصول منفعت اُخروی ہے اور دفع مضرت دنیوی ہے اور (دو نعمتیں دنیوی ہیں ایک یہ کہ) آپکو (بکسی کے روک ٹوک کے دین کے) سیدھے رستہ پر لیچلے (اور پہلے سے بھی صراط مستقیم پر چلنا یقینی ہے لیکن اب کفار شرائم و صادم ہوتے تھے) اور (دوسری دنیوی نعمت یہ کہ) اللہ آپکو ایسا غلبہ دے جس میں عزت ہی عزت ہو (یعنی جسکے بعد پھر آپکو کبھی دبنا ہی نہ پڑے جیسا اسکے قبل کبھی کبھی مسلمانوں کو مصلحت دبنا پڑا ہے یہ غلبہ کا حاصل نفی ہے مغلوبیت کی جو کہ دفع مضرت ہے اور یہ صراط کا حاصل اثبات ہے غالبیت کا جو کہ حصول منفعت ہے اور یہ مفہوم زائد ہے مفہوم اول سے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا اور شدہ شدہ تمام جزیرہ عرب پر آپکا تسلط ہوگیا) ف لیغفر لک اللہ الخ میں لام کے کئی یہ توجیہ سب سے سہل ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ فتح سبب ہے اسلام خلق کا اور اسلام خلق سبب ہے کثرت اجر و قبول عند اللہ کا اور کثرت اجر و قبول عند اللہ سبب ہے غفران کا اور سبب کا سبب بھی سبب ہے پس فتح سبب مغفرت ہوگیا اور بقیہ میں سببیت اور زیادہ ظاہر ہے۔ اور اس مغفرت ذنوب کی حیثیت سورۂ محمد کے رکوع اول کے ختم پر گذر چکی ربط اور پر اُن نعمتوں کا ذکر تھا جو اس واقعہ میں آپکے متعلق تھیں آگے اُن نعمتوں کا ذکر ہے جو اس واقعہ میں آپکے ہمراہی مومنین کے متعلق ہیں اور تتمیم و مقابلہ کے لیے کفار کی نقمت کا بھی اس کے ساتھ ذکر فرما دیا +

ذکر نعم بر مومنین و نقم بر کافرین

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ ۝

النحو قولہ لیدخل بدل اشتمال من قولہ لیزدادوا۔ قولہ ظن السوء ای ظن الفاعل السیئ الیہ الموصوف ۱۲ | **البلاغۃ** قولہ ینصرک اللہ اظہارا للاسم الجلیل مکررا لکون النصر غایۃ الغایات ۱۲

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

ان پر بُرا وقت پڑنے والا ہی اور اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا اور ان کو رحمت سے دُور کردیگا اور ان کے لیے اُس نے دوزخ تیار کر رکھی ہی - اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہی - اور آسمان اور زمین کا سب لشکر

وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

اللہ ہی کا ہی اور اللہ تعالیٰ نہ دست حکمت والا ہی -

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وہ خدا ایسا ہی جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تحمل پیدا کیا جس کے دو فرد ہیں ایک بیعت جہاد کے وقت جہاد کی ہمت و عزم رکھنا جس کا ذکر آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین الی قولہ فانزل السکینۃ الخ میں ہی اور دوسرا اثر کفار کی عند بیجا کے وقت جوش کو ٹھنڈا کرنا جس کا ذکر واقعہ چہارم میں ہوا ہی اور جس کا ذکر آگے فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ میں آتا ہی پس سکینہ اس آیت میں عام ہی اور آگے دو موقعوں پر اس کی ایک ایک فرد خاص مذکور ہی - اور یہ تحمل اس لیے پیدا کیا) تاکہ ان کے پہلے ایمان کے ساتھ اُن کا ایمان اور زیادہ ہو (اس طرح سے کہ سکینۂ اول سے عزم علی القتال ہوا اور سکینۂ ثانیہ سے کف عن القتال ہوا اور یہ دونوں امر چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امر اور رضا کے موافق تھے پس دونوں میں اطاعت ہوئی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کی ہر اطاعت سے نور ایمان بڑھتا ہی) اور (تم عزم علی القتال میں کبھی کثرت جنود کفار پر نظر کرکے پس و پیش نہ کرنا اور اسی طرح کف عن القتال میں جبکہ وہی مامور بہ ہو جیسا حدیبیہ میں اسکا وقوع ہوا یہ مت خیال کرنا کہ افسوس صلح ہوگئی اور کفار رہ گئے انکو مسلمانہ ہوئی پس یہ اُس میں تردد کرنا نہ ہمیں خیال لانا کیونکہ) آسمان و زمین کا سب لشکر (جیسے ملائکہ و دیگر مخلوقات یہ سب) اللہ ہی کا (لشکر) ہی پس امر القتال میں تمہاری قلت کا تدارک اپنے جنود سے کرسکتا ہی اور گواہی ہی ضرورت نہیں لیکن یہ بھی ایک طریقہ تائید کا ہی چنانچہ اسکا وقوع بھی بارہا ہوا - ہجرت میں ابدہ بجنود لم تروھا - بدر میں یمددکم بالف من الملٰئکۃ مردفین - احزاب میں وجنودا لم تروھا حنین میں وانزل جنودا لم تروھا - اور اسی طرح امر بالکف میں یہ نہ خیال کرو کہ اگر ہمکو امر بالقتال ہو جاتا تو انکو ہلاک کردیتے کیونکہ انکا ہلاک ہونا کچھ تہیر موقوف نہیں اگر ہم چاہیں اپنے اس دوسرے جنود سے ہلاک کرسکتے ہیں لیکن چونکہ اسوقت صلح میں حکمت تھی جسمیں سے بعض کا بیان انا فتحنا لک الخ کی تقریر میں ہو چکا ہی اور اللہ تعالیٰ (مصلحتوں کا) بڑا جاننے والا (اور) حکمت والا ہی (جب قتال میں مصلحت ہوتی ہی اُسکا حکم دیتا ہی اُسوقت اُسمیں پس و پیش نہ کرنا چاہیے اور جب ترک قتال میں مصلحت ہوتی ہی اُسکا حکم دیتا ہی اُسوقت اُسمیں کوئی رنج و افسوس نہ کرنا چاہیے - آگے انتہی غایت ازدیاد ایمان کو دوسرے عنوان سے جو کہ ثمرہ ہی ازدیاد ایمان کا بیان فرماتے ہیں یعنی) تاکہ اللہ تعالیٰ (اس اطاعت کی بدولت) مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسی بہشتوں میں داخل کرے جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی جنمیں ہمیشہ کو رہینگے اور تاکہ (اُس اطاعت کی بدولت) اُنکے گناہ دُور کردے (لان الاطاعۃ یعم التوبۃ وسائر الحسنات ویمحوھا مکفرۃ بالجملۃ السیئات) اور یہ (جو کچھ مذکور ہوا) اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہی (اور لیدخل الخ بھی مثل لیزدادوا متعلق انزل السکینۃ کے ہی اور انزل السکینۃ بواسطہ ازدیاد ایمان کے سبب اس یدخل الخ کا ہی اس طرح سے کہ انزل السکینۃ سبب ہی اطاعت کا اور اطاعت سبب ہی یدخل الخ کا - اور اس بشارت میں عورتوں کے شامل ہونے کی نسبت یہ شبہہ نہ کیا جاوے کہ وہ تو حدیبیہ میں شریک نہ تھیں بات یہ ہی کہ مدار فضیلت کا اطاعت ہی خواہ اس امر خاص میں ہو جیسا اہل حدیبیہ سے صدور ہوا یا دوسرے امور میں ہو اور اُمیں مؤمنات بھی شریک ہیں و نیز اسکے بڑھانے سے ایک گونہ عورتوں کی تسلی بھی ہی جو فضائل اہل حدیبیہ کو سُنکر ممکن تھا کہ شکستہ دل ہوتیں کہ ہم محروم ہیں اسلیے تبلادیا کہ مدار اطاعت ہی تو جو احکام تمہارے لیے ہیں تم اُنمیں اطاعت کرو کہ تم بھی ان بشارت کی مستحق ہوگی) اور (چونکہ آیت انزل السکینۃ الخ مقام مدح مؤمنین کا ہی اور مقام مدح اغلب محاورات میں مقتضی ہوتا ہی اختصاص ممدوح کے ساتھ اسلیے وہ آیت اسپر بھی دال ہی کہ یہ سکینہ غیر مؤمنین کے قلب میں نازل نہیں کیا گیا پس گویا مجموعہ کلام اس طرح ہوا کہ ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین ولم ینزل السکینۃ فی قلوب غیر المؤمنین اور اول جزو کی علت غائیہ لیزدادوا الی قولہ لیدخل الخ میں مذکور ہوئی اور جزو ثانی کی علت غائیہ آگے ارشاد فرماتے ہیں کہ کفار کو مطلق سکینہ سے کہ اسکا اول ثمرہ ایمان ہی اسلیے محروم رکھا کہ انکو ایمان کی ہی توفیق نہ ہوئی) تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (بوجہ اُنکے کفر کے) عذاب دے جو کہ اللہ کے ساتھ بُرے بُرے گمان رکھتے ہیں (اس بُرے گمان میں عقائد مشرکیہ و کفریہ بھی سب داخل ہیں اور اُنمیں رسول کی تکذیب امر نبوت و وعدہ غلبہ اسلام وغیرہ بھی داخل ہی - اور اسمیں تعریض ہی کفار مکہ کے ساتھ بھی جنہوں نے اس واقعہ میں آپ سے سراحت کی اور ضد باندھی اور منافقین مدینہ کے ساتھ بھی کہ اس واقعہ میں بوجہ عداوت کے اس کے متمنی تھے کہ مسلمان بیچ کر نہ آویں اور غلبہ اسلام کی نسبت جو اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں جنکے منجانب اللہ ہونے پر دلائل قطعیہ قائم ہیں اُنکو غلط سمجھتے تھے وھو المراد فیما سیاتی من قولہ بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول الخ اور چونکہ مدار

النحو قولہ علیھم دائرۃ السوء اظہر علقت علی مثل ہذہ الجملۃ فی مفتتح الجزء الحادی عشر اعنی یعتذرون ۱۲

إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوا بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ إِنَّ

ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے۔ تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس کی مدد کرو اور اُس کی تعظیم کرو۔ اور صبح و شام اُس کی تسبیح میں لگے رہو

ٱلَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ ٱللَّهَ ۚ يَدُ ٱللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَٰهَدَ

جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے۔ پھر جو شخص عہد توڑے گا سو اُس کے عہد توڑنے کا وبال اُسی پر پڑے گا۔ اور جو شخص اُس بات کو پورا کرے گا

عَلَيْهُ ٱللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

جس پر خدا سے عہد کیا ہے تو عنقریب خدا اُس کو بڑا اجر دیگا۔

تعذیب کا کفر ہے اسلیے منافقات و مشرکات کو بھی شامل کر لیا و نیز اس واقعہ میں بالخصوص بھی آپ کے ساتھ مخالفت ہونے میں کافر عورتیں بھی شریک ہیں گو دل ہی سے سہی جیسا کہ احسان قتال یا احسان صلح میں مسلمان عورتیں بھی شریک تھیں گو دل ہی سے سہی پس دونوں جگہ عورتوں کے ذکر کی یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ آگے ان سب کفار کے لیے وعید ہے کہ دنیا میں) اپنے برا وقت پڑنے والا ہے (چنانچہ مشرکین چند ہی روز بعد مقتول و ماخوذ ہوئے اور منافقین کی تمام عمر حسرت اور پریشانی میں کٹی کہ اسلام بڑھتا تھا اور وہ گھٹتے جاتے تھے۔ یہ تو دنیا میں ہوگا) اور (آخرت میں) اللہ تعالیٰ اپنے غضبناک ہوگا اور انکو رحمت سے دور کریگا اور انکے لیے اُسنے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے اور (آگے اس وعید کی تاکید ہے کہ) آسمان اور زمین کا سب لشکر اللہ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست (یعنی پوری قدرت والا ہے اگر چاہتا تو اسی لشکر سے ان سب کی ایکدم سے صفائی کر دیتا کہ یہ اُسکے مستحق ہیں لیکن چونکہ وہ) حکمت والا ہے (اسلیے بمصلحت عقوبت میں توقف فرماتا ہے) ف اور یہ بھی اللہ جنود السموٰت آیا ہے مگر وہاں اسکے مقصود تھا مومنین کے غالب کرنے پر قادر ہونا جسکا حاصل تسلیہ ہے اور یہاں مقصود ہے کفار کے مقہور کرنے پر قادر ہونا جسکا حاصل تہدید ہے جیسا ترجمہ کی تقریر سے دونوں جگہ ظاہر ہے اور اسی لیے یہاں حکیم کے ساتھ عزیز نہیں فرمایا جو دال علی القہر ہے بخلاف وہاں کے پس تکرار لازم نہیں آیا۔ ربط اور پر جن نعمتوں کا مسلمانوں پر ذکر تھا چونکہ مبادی حقیقی اُن کا حق تعالیٰ ہے اور واسطہ عطا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسلیے آگے اللہ و رسول کے حقوق کا اور اُن حقوق کے بجالانے والوں کی فضیلت کا اور نہ بجالانے والوں کی مذمت کا بیان ہے۔

بیان حقوق اللہ و رسول مع وعد و وعید اہل استحقاق و اہل خلاف

إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوا بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ ٱللَّهَ ۚ يَدُ ٱللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَٰهَدَ عَلَيْهُ ٱللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپکو (اعمال اُمت پر) گواہ دینے والا (عموماً) اور (دُنیا میں خصوصاً مسلمانوں کے لیے) بشارت دینے والا اور (کافروں کے لیے) ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے (اور اے مسلمانو ہم نے اُنکو اسلیے رسول بنا کر بھیجا ہے) تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس (کے دین) کی مدد کرو اور اُس کی تعظیم کرو (عقیدۃً بھی کہ اللہ تعالیٰ کو موصوف بالکمالات منزہ عن النقائص سمجھو اور عملاً کہ اطاعت کرو) اور صبح و شام اُسکی تسبیح (و تقدیس) میں لگے رہو (اگر نماز سے تفسیر کیجاوے تو صبح و شام کی فرض نمازیں مراد ہونگی ورنہ مطلق ذکر گو مسنون ہو مراد ہوگا۔ آگے بعض حقوق خاصہ کے متعلق ارشاد ہے کہ) جو لوگ آپ سے (حدیبیہ میں اس بات پر) بیعت کر رہے ہیں (یعنی بیعت کر چکے ہیں کہ جہاد سے بھاگیں گے نہیں) تو وہ (واقع میں) اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں (اگر چہ مقصود آپ سے بیعت کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام بجا لاویں گے اور جب یہ بات ہے تو گویا) خدا کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے (یہ تاکید ہے ماقبل کی کیونکہ یہ بھی کنایہ ہے بیعت سے) پھر (بعد بیعت کے) جو شخص عہد توڑے گا (یعنی بجائے طاعت کے مخالفت کرے گا) سو اُس کے عہد توڑنے کا وبال اُسی پر پڑیگا اور جو شخص اُس بات کو پورا کرے گا جس پر (بیعت میں) خدا سے عہد کیا ہے تو عنقریب خدا اُس کو بڑا اجر دے گا ف اس بیعت کا ذکر واقعہ سوم میں گذر چکا ہے اور چونکہ لفظ عام ہے اس لیے جس عہد واجب الایفاء کو توڑے گا اُس کے لیے یہی وعید ہے اور بیعت متعارف کے ساتھ یہ مخصوص نہیں بلکہ مراد مطلق عہد ہے خواہ صراحۃً یا التزاماً مثلاً ایمان لانا تمام احکام کا التزام کر لینا ہے یا لزوماً جیسا ایمان لانا بنا بر عہد الست کے سب پر واجب ہے اور بیعت متعارف کے توڑنے کو یہ وعید شامل بھی نہیں کیونکہ اگر ایک پیر سے جو قطع تعلق کر دیا لیکن احکام الٰہیہ ضروریہ میں اخلال اعتقادی یا عملی نہیں واقع کیا ذرہ برابر گناہ نہیں البتہ بلا ضرورت شرعیہ ایسا کرنا موجب بے برکتی ہے اور ممکن ہے کہ بواسطہ مفضی الی المعصیت ہو جاوے اور شرعی ضرورت سے واجب ہے جیسے کسی غیر متشرع شخص سے بیعت ہو جاوے تو اُس سے

اللغات التعزیر النصر یا یعونک مفاعلۃ من البیع یقال بایع السلطان مبایعۃ اذا تعھد بذل الطاعۃ بما یطیق او یشیر الیہ تقال علی البیعۃ المعروفۃ للسلاطین ونحوھم وان لم یکن مرضیا ۱۲

النحو قولہ لتؤمنوا متعلق بمقدر دل علیہ انا ارسلناک ای ارسلناہ الیکم لتؤمنوا الناس لتؤمنوا ۱۲

البلاغۃ قولہ یبایعونک البیعۃ وقعت قبل نزول الآیۃ فالتعبیر بالمضارع لاستحضار الحال الماضیۃ ۱۲

اختلاف القراءۃ

فی قراءۃ الاکثر من اوفی باما عاہد علیہ یکسر الہاء ورہو الشایع وہا اکثر فیہ وجہہ انہا ہاء ہو وہی مضمومۃ فی الاصل ذلک کما فی لہ وضربہ وحسن بعضہم فی الآیۃ الترسل الی تفخیم لفظ الجلالۃ للملایم لتفخیم امر العہد المشعر بہ الکلام سوالیہ القاری ما کان علی ما کان ملائم للوفاء بالعہد وبقائہ وعدم نقضہ کذا فی الروح ۱۲

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ

جو دیہاتی پیچھے رہ گئے وہ عنقریب آپ سے کہیں گے کہ ہمکو ہمارے مال اور عیال نے فرصت نہ لینے دی سو ہمارے لیے معافی کی دعا کر دیجیے۔ یہ لوگ اپنی زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ سو وہ کون ہے

يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ

جو خدا کے سامنے تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہو اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی نقصان یا کوئی نفع پہونچانا چاہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال پر مطلع ہے۔ بلکہ تم نے یہ سمجھا کہ رسول اور مؤمنین

الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۡ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اپنے گھر والوں میں کبھی لوٹ کر نہ آویں گے اور یہ بات تمہارے دلوں میں اچھی بھی معلوم ہوئی تھی اور تم نے بڑے بڑے گمان کیے۔ اور تم برباد ہونے والے لوگ ہو گئے۔ اور جو شخص اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان نہ لاوے گا

فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

سو ہم نے کافروں کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور تمام آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے وہ جس کو چاہے بخشدے اور جس کو چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ بڑا غفور رحیم ہے۔

قطع تعلق واجب ہے اور ید اللہ فوق ایدیھم سے یہ سمجھا جاوے کہ بیعت کے وقت ہاتھ میں ہاتھ لینا ضروری یا یہ کہ شیخ بیعت لینے والے کا ہاتھ اوپر ہی ہونا ضروری ہے اصل یہ ہے کہ یہ عبارت مطلق بیعت یعنی ضمان طاعت سے۔ اور ید اللہ میں حقیقی معنی متشابہات میں سے ہیں اس زیادہ تفتیش نہ کریں۔ ربط اوپر شرکاء حدیبیہ کے مدائح تھے اگے متخلفین کے فضائح ہیں جسکا قصہ واقعہ ششم میں ذکر ہو چکا ہے۔

فضائح متخلفین منافقین

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۡ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (جو دیہاتی (اس سفر) پیچھے رہ گئے (اور شریک نہیں ہوئے) وہ عنقریب (جبکہ آپ مدینہ پہونچینگے کیونکہ یہ سورت رستہ میں نازل ہوئی ہے جیسا واقعہ ہفتم میں مذکور ہے) آپ سے (حسن تراشی کے طور پر) کہینگے کہ (ہم جو آپکے ساتھ شریک نہیں ہوئے اسکی وجہ یہ ہوئی کہ) ہمکو ہمارے مال اور عیال نے فرصت نہ لینے دی (یعنی انکی ضروریات میں مشغول رہے ورنہ ضرور شریک ہوتے کا ارادہ تھا) سو ہمارے لیے (اس کوتاہی کی) معافی کی دعا کر دیجیے (باوجود عذر صحیح کے استغفار کی درخواست اگر غیر مخلص کی طرف سے ہو ریا وغیرہ الاخلاص پر محمول ہو سکتا ہے اور اگر مخلص کی طرف سے ہو تو اسکی بنا یہ ہے کہ عذر کا عذر ہونا اکثر اصرار اجتہادی ہوتا ہے اور اجتہاد کا مدار تحری پر ہوتا ہے سو بعض اوقات تسویل نفسانی و شیطانی سے تامل یا عمل بمقتضائے تامل میں کوتاہی ہو جاتی ہے لہذا استغفار کی حاجت ہوتی ہے۔ آگے حق تعالیٰ انکی تکذیب فرماتے ہیں کہ) یہ لوگ اپنی زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو انکے دل میں نہیں ہیں (مطلب یہ کہ انکا یہ عذر متضمن کئی مضمونوں کو ہے ایک یہ کہ ہمکو فرصت نہ تھی۔ دوسرے یہ کہ ہمارا ارادہ شریک ہونے کا تھا۔ تیسرے یہ کہ ہم آپکے استغفار کے مفید ہونیکے معتقد ہیں حالانکہ خود اپنے دل میں ان امور کو صحیح نہیں سمجھتے امر اول میں بوجہ عدم وقوع کے اور امر ثالث میں بوجہ عدم اعتقاد نہ ہونے کے آگے آپکو تعیین ہو دیگی کہ جسپر یہ عذر پیش کریں تو آپ (انکے جواب میں یہ) کہدیجیے کہ (اول تو اگر یہ عذر مطابق واقع کے بھی ہوتا تب بھی حکم قطعی کے ہوتے ہوئے محض لغو ہے کیونکہ وہ عذر واقع میں تو قضا و قدر سے بچا نہیں سکتا چنانچہ جو عذر تم نے بیان کیا ہے سو ہم اسی کے متعلق پوچھتے ہیں کہ) وہ کون ہے جو خدا کے سامنے تمہارے لیے (ادنیٰ قسم ضرر کے) کسی چیز کا (کچھ بھی) اختیار رکھتا ہو اگر اللہ تعالیٰ تمکو کوئی نقصان یا کوئی نفع پہونچانا چاہے (تمہارے نفس میں یا مال میں یا اہل میں اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ واقع میں کوئی عذر واقع قضا و قدر نہیں مگر جہاں شریعت نے مصلحت سمجھا ملکت لیا نفس غیرہ کے لیے بہت سے مواقع پر عذر واقعی کو رخصت کا مدار قرار بھی دیدیا ہے سو جہاں شریعت نے اسکا اعتبار نہیں کیا اور حکم قطعی کر دیا جیسا محل بحث میں ہے وہاں عذر واقعی بھی ناپذیرا ہوگا دوسرے یہ عذر واقعی بھی نہیں جیسا آگے آتا ہے اور تم لوگ سمجھتے ہو گے کہ مجکو اسکی خبر نہیں ہوئی سو واقع میں ایسا نہیں ہے) بلکہ اللہ تعالیٰ نے (جو کہ تمہارے سب اعمال پر مطلع ہے (مجکو بذریعہ وحی کے اطلاع کر دی ہے کہ تمہارے تخلف کی وجہ وہ نہیں ہے جو تم نے بیان کی ہے) بلکہ (اصل وجہ یہ ہے کہ) تم نے یہ سمجھا کہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) اور (ہمراہی) مؤمنین اپنے گھر والوں میں کبھی لوٹ کر نہ آویں گے (بلکہ مشرکین سب کی صفائی کر دینگے) اور یہ بات تمہارے دلوں میں اچھی بھی معلوم ہوئی تھی

ملحقات الترجمۃ

سلہ قولہ فی بل کان اللہ بکم بذریعہ الاشارۃ الی ان المقصود بالاضراب اطلاع صلی اللہ علیہ وسلم علیہ اتمم المذکور مقام لکونہ سببا لہ فافہم ۱۲

اللغات

فمن یملک لکم فی الروح الملک الامساک بقوۃ لازمہ یعنی الضبط دم موظف عن حرم وحاصل الآیۃ لا احد یدفع شرہ ولا نفعہ اھ قلت فالملک ہہنا عام للنفع والضر فلا وجہ لما یستعمل فی الضر والشر کما ورد فی الآیات الکثیرۃ ۔ قولہ بور ۱۲ المصدر یعنی اسم الفاعل او جمع بائر یعنی ہالک ۱۲

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا

جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب جب تم (خیبر کی) غنیمتیں لینے چلو گے کہیں گے کہ ہم کو بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ خدا کے حکم کو بدل ڈالیں ۔ آپ کہہ دیجیے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے

كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ

خدا تعالیٰ نے پہلے سے یوں ہی فرما دیا ہے تو وہ لوگ کہیں گے بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ وہ لوگ بہت کم بات سمجھتے ہیں آپ ان پیچھے رہنے والے دیہاتیوں سے کہہ دیجیے کہ عنقریب تم لوگ

اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ

ایسے لوگوں کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت لڑنے والے ہونگے کہ یا تو اُن سے لڑتے رہو یا وہ مطیع ہو جاویں ۔ سو اگر تم اطاعت کرو گے تو تم کو اللہ تعالیٰ نیک عوض دے گا ۔ اور اگر تم روگردانی کرو گے جیسا اس کے قبل روگردانی

مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ

کر چکے ہو تو وہ دردناک عذاب کی سزا دیگا نہ اندھے پر کوئی گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور جو شخص اللہ و رسول کا

ع ۲ ۱۰ ۱۶ ۱۰ ۱۶

وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

کہنا مانے گا اُس کو ایسی جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور جو شخص روگردانی کرے گا اُس کو دردناک عذاب کی سزا دیگا ۔

(یعنی بوجہ عداوت رسول و مومنین کے اسی خیال کے موافق تمنا بھی تھی) اور تم نے بُرے بُرے گمان کیے (جسکا بیان اوپر انظانین باللہ ظن میں ہو چکا ہے) اور تم (ان بُرے گمانوں کی وجہ سے جو کہ خیالات کفریہ ہیں) برباد (یعنی مستحق عذاب) ہونے والے لوگ ہو گئے اور (اگر ان وعیدوں کو سُن کر تم ایمان لے آؤ تبھی ورنہ) جو شخص اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان نہ لاویگا سو ہم نے کافروں کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور (مومن و غیر مومن کے لیے قانون مذکور مقرر کرنے سے تعجب نہ کیا جاوے کیونکہ) تمام آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے وہ جسکو چاہے بخشدے اور جسکو چاہے سزا دے (چنانچہ مومن کے لیے مغفرت اور کافر کے لیے عذاب چاہا اور اسی طرح ٹھیرا دیا) اور (گو کافر مستحق سزا ہوتا ہے لیکن) اللہ تعالیٰ (اپنی) بڑا غفور رحیم ہے (کہ وہ بھی اگر ایمان لے آوے اُس کو بھی بخشدیتا ہے) ف بعض تفاسیر میں ہے کہ ان میں سے بہت سے تائب و مخلص ہو گئے تھے ۔ ربط اوپر قال فی یقولون الخ میں متخلفین سے واقعہ حدیبیہ کے متعلق گفتگو کا حکم تھا آگے اور دو واقعوں کے متعلق ان سے گفتگو کا حکم ہے ۔

امر مخاطب مع المتخلفین متعلق بعض واقعات دیگر

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ جو لوگ (سفر حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب جب تم (خیبر کی) غنیمتیں لینے چلو گے (مطلب یہ کہ جب خیبر فتح کرنے چلو گے جہاں غنیمت ملنے والی ہے پس انطلاق الی خیبر گویا انطلاق الی مغانم ہے ۔ حاصل یہ کہ جب خیبر کو جانے لگو گے تو یہ لوگ تم سے) کہیں گے کہ ہم کو بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ (خیبر کو) چلیں (اور وہ اس درخواست کی طمع تھی غنیمت کی جسکا حصول قرائن سے اُن کو متوقع تھا بخلاف سفر حدیبیہ کے کہ اس میں رحمت بلکہ ہلاکت زیادہ متوقع تھی ۔ آگے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ خدا کے حکم کو (جو کہ اس واقعہ کے متعلق ہوا ہے کہ بجز اہل حدیبیہ کے خیبر اور کوئی نہ جائے بالخصوص متخلفین یہ لوگ اُس حکم کو) بدل ڈالیں (یعنی مسلمانوں سے) اُسکی درخواست کرنا گویا یہ درخواست ہے کہ مسلمان خدا کے حکم کے خلاف کریں جو اُنکے لیے شرعاً ممتنع ہے اور بایں معنی تبدیل کا فاعل مسلمان ہونگے لیکن چونکہ وہ لوگ بوجہ اس درخواست کے اس تبدیل کا سبب ہیں لہٰذا اُنکی طرف اُسکی نسبت کی گئی ۔ اور تبدیل بالمعنی المذکور کے قبح سے افعال و صفات الٰہیہ میں کوئی نقص نہیں آتا کیونکہ وہ حکم تشریعی تھا لیکن مومنین کا امر ہونا لازم آتا ہے ۔ حاصل مطلب یہ ہوا کہ وہ اُسکی درخواست کرتے ہیں کہ تم گناہ کے مرتکب ہو سو) آپ کہہ دیجیے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے (یعنی ہم اس درخواست کو منظور نہ کرینگے اور تم کو ساتھ لیجا کر گناہگار نہ ہونگے کیونکہ ہمکو) خدا تعالیٰ نے پہلے سے یوں ہی فرما دیا ہے (یعنی یہی حکم دیدیا ہے کہ اوروں کو مت لیجانا اور پہلے سے اسلیے کہا کہ حدیبیہ سے واپسی میں یہ حکم ہو گیا تھا یا تو وحی غیر متلو سے یا اس آیت سے واثابھم فتحا قریبا و مغانم کثیرۃ یاخذونھا کما فی

الشوکانی تفاسیر نے لکھا ہے کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی کام کے لیے جائے اُس کام کے سوا دوسرا کام اُس کے لیے جائز نہیں ۔ ۱۲

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا

بالتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جبکہ یہ لوگ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور اُن کے دلوں میں جو کچھ بھلا اللہ کو وہ بھی معلوم تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُن میں اطمینان پیدا کر دیا اور اُن کو ایک لگے ہاتھ فتح

قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ

دیدی۔ اور بہت سی غنیمتیں بھی جن کو یہ لوگ لے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کو تم لوگے سو سر دست تم کو

هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا

یہ دیدی ہے اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے۔ اور تاکہ اہل ایمان کے لیے ایک نمونہ ہو جاوے اور تاکہ تم کو ایک سیدھی سڑک پر ڈال دے۔ اور ایک فتح اور بھی ہے جو تمہارے قابو میں

عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

نہیں آئی خدا تعالیٰ اُس کو احاطہ میں لیے ہوئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

تیقن وعدہ کے وجہ سے ہے اور ضمیر ھا کا مرجع خاص اہل حدیبیہ ہیں جیسا اوپر اُن ہی کا ذکر ہے اور حضور کو اُس کا مطلب یہی سمجھایا گیا ہو آگے اُن کے جواب کی اطلاع پیشین گوئی کے طور پر فرماتے ہیں کہ جب آپ اُن کو یہ جواب دینگے تو وہ لوگ کہیں گے (اور ظاہر ہے کہ آپ کے سامنے کہنا مراد نہیں بلکہ اوروں سے کہیں گے کہ ہمارے نہ لے چلنے کو جو خدا کا حکم بتلایا جاتا ہے یہ بات نہیں ہے) بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو (اس لیے ہمارا شریک غنیمت ہونا گوارا نہیں حالانکہ ان مسلمانوں میں حسد کا نام ونشان نہیں) بلکہ خود یہ لوگ بہت کم بات سمجھتے ہیں (اس لیے مسلمانوں کے جواب کو حسد پر محمول کرتے ہیں اگر سمجھدار ہوتے تو وحی کی تو ضرور ہی تصدیق کرتے اور عجب نہیں کہ تخصیص خیبر بابل حدیبیہ کی وجہ یہ بھی سمجھ لیتے چنانچہ اہل حدیبیہ کا ایک خطرۂ عظیمہ میں اپنے کو واقع کر دینے اور پھر ظاہرا ناکامی کے ساتھ لوٹ آنے کا اس تخصیص کے لیے مقتضی ہونا اور منافقین کی خود غرضی کا اس حرمان کے لیے مقتضی ہونا کچھ زیادہ خفی نہیں ہے اور غزوہ خیبر میں اسی حکم پر عمل بھی ہوا جیسا کہ واقعہ ہشتم میں مذکور ہوا۔ یہ مضمون خیبر کے متعلق ہوا آگے ایک دوسرے واقعہ کے متعلق گفتگو کے لیے ارشاد ہے کہ) آپ ان پیچھے رہنے والے دیہاتیوں سے (یہ بھی) کہدیجیے کہ (اگر ایک خیبر میں نہ گئے نہ سہی ثواب حاصل کرنے کے اور بھی موقع آنے والے ہیں چنانچہ) عنقریب تم لوگ ایسے لوگوں (سے لڑنے) کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت لڑنے والے ہوں گے (مراد اس سے فارس وروم کے غزوات ہیں کذا فی الدر عن ابن عباس رضہ کہ اُن کی فوجیں قواعد دان وباسامان تھیں کہ) یا تو اُن سے لڑتے رہو یا وہ مطیع (اسلام) ہو جاویں (خواہ اسلام سے بالجزیہ سے مطلب یہ کہ اس کام کے لیے بلائے جاؤ گے) سو (اُس وقت) اگر تم اطاعت کرو گے (اور اُن سے جہاد کرو گے) تو تم کو اللہ تعالیٰ نیک عوض دیگا (یعنی جنت) اور اگر تم (اُس وقت بھی) روگردانی کرو گے جیسا اس کے قبل (حدیبیہ وغیرہ میں) روگردانی کر چکے ہو تو وہ دردناک عذاب کی سزا دیگا (مراد دو نوع ہے۔ البتہ دعوت الی الجہاد سے بعضے معذور مستثنیٰ بھی ہیں چنانچہ) نہ اندھے پر کوئی گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور (اوپر فان تطیعوا الخ میں جو خاص مجاہد تخلف کے لیے وعدہ وعید مذکور ہے کچھ اُن کی تخصیص نہیں بلکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ) جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مانے گا اُس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور جو شخص (حکم سے) روگردانی کریگا اُس کو دردناک عذاب کی سزا دیگا ف قال نتبعنا نامیں جو کلمہ لن ہے مطلق تابید کے لیے نہیں بلکہ خاص غزوہ خیبر کے اعتبار سے ہے اور اسکے ختم تک تابید ہے پس صاحب روح نے صاحب بحر سے جو نقل کیا ہے کہ اُن مخلفین میں سے مزینہ اور جہینہ قبائل بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض غزوات میں شریک ہوئے اُس سے معارضہ نہ رہا اور فارس وغیرہ کے غزوات میں ان اعراب مذکورین کو حضرت عمر رضہ نے اپنی خلافت میں بلایا کذا فی الدر المنثور اور بعض لفاسیہ میں ہے کہ یہ لوگ دل سے شریک بھی ہوئے اور مغانم خیبر کی تخصیص اہل حدیبیہ کے ساتھ جو مذکور ہوئی اسپر یہ شبہہ نہ کیا جاوے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مہاجرین حبشہ کو جو اصحاب سفینہ کہلاتے ہیں اُنہیں سے دیا ہے کیونکہ یہ دینا تو بضرر اہل حقوق تھا یا آپ نے خمس میں سے دیا جو خاص غانمین کا حق نہیں ہے علی اختلاف القولین۔ ربط اور پر تخلفین کی شناعات تھیں آگے مخلصین کی بشارات ہیں۔

بشارات حسیہ ومعنویہ مخلصین

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

النحو وتکون عطف علی مقدر ای لتغنموا وتکون کذا اشیر الیہ فی الترجمۃ قولہ واخری صفۃ لغنیمۃ مقدرۃ ای وغنیمۃ اخری لم تقدروا علیہا

البلاغۃ وعد کم فیہ التفات ۱۲

بالابتداء والجار صفۃ اخری ای مثبتۃ ولم تقدروا صفۃ لاخری وکذا قد احاط اھلہا ۱۲

ملحقات المترجمۃ

سلہ قولہ قل لمن یعلم قاعدہ کلیہ وعلیہ فلا نکر رفی قولہ من یتول کما لا یخفی ۱۲

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

اور اگر تم سے یہ کافر لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر نہ ان کو کوئی یار ملتا نہ مددگار اللہ تعالیٰ نے یہی دستور کر رکھا ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور آپ

لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ

خدا کے دستور میں ردوبدل نہ پاؤ گے اور وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ میں روک دیئے بعد اس کے کہ تم کو ان پر قابو دیدیا تھا اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ

تمہارے کاموں کو دیکھ رہا تھا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور کو جو رکا ہوا رہ گیا اس کے موقع میں پہونچنے سے روکا۔

باتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے (جو آپ کے ہم سفر ہیں) خوش ہوا جبکہ یہ لوگ آپ سے درخت (سمرہ) کے نیچے (جہاد میں ثابت قدم رہنے پر بیعت کر رہے تھے اور اُن کے دلوں میں جو کچھ (اخلاص وعزم علی الوفاء) تھا اللہ کو وہ بھی معلوم تھا اور (اُس وقت) اللہ تعالیٰ نے اُن (کے قلب) میں اطمینان پیدا کر دیا (جس سے اُن کو خدا کا حکم ماننے میں ذرا پس و پیش نہیں ہوا۔ یہ تو معنوی نعمتیں ہوئیں) اور (اس کے ساتھ اُن کو حسی نعمتیں بھی دیں جو کہ معنوی نعمتوں کو بھی متضمن تھیں چنانچہ) اُن کو ایک لگتے ہاتھ فتح (بھی) دیدی (مراد اس سے فتح خیبر ہے) اور (اُس فتح میں) بہت سی غنیمتیں بھی (دیں) جن کو یہ لوگ لے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست (یعنی قادر اور) بڑا حکمت والا ہے (کہ اپنی قدرت اور حکمت سے جس کو چاہے اور جب مناسب ہو فتح دیدیتا ہے اور کچھ اسی خیبر پر بس نہیں بلکہ) اللہ تعالیٰ نے تم سے (اور بھی) بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کو تم لوگے سو (اُن میں سے) سردست تم کو یہ دیدی ہے اور (اس کے لینے کے لیے خیبر اور حلفاء خیبر کے) لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے (یعنی سب کے قلب میں رعب پیدا کر دیا کہ اُن کو زیادہ دراز دستی کی ہمت نہ ہوئی اور اس سے تمہارا نفع دنیوی ہی مقصود تھا تاکہ آرام و فراغت ہو اور (نیز دینی نفع بھی مقصود تھا) تاکہ یہ (واقعہ) اہل ایمان کے لیے (دوسرے وعدوں کے سچے ہونے کا) ایک نمونہ ہو جاوے (یعنی خدا کے وعدوں کے سچا ہونے پر اور زیادہ ایمان مؤکد ہو جاوے) اور تاکہ (اس نمونہ کے ذریعہ سے) تم کو (آئندہ کے لیے ہر امر میں) ایک سیدھی سڑک پر ڈال دے (مراد اس سڑک سے توکل و وثوق باللہ ہے یعنی ہمیشہ کے لیے اس واقعہ کو سوچ کر اللہ پر اعتماد سے کام لیا کرو پس دینی نفع دو ہوئے ایک علمی و اعتقادی (ولتکون الخ) اور دوسرا عملی و اخلاقی (ویھدیکم الخ) اور ایک فتح اور بھی (موعود) ہے جو (اس وقت تک) تمہارے قابو میں نہیں آئی (مراد اس سے فتح مکہ ہے جو اب تک واقع نہیں ہوا تھا مگر خدا تعالیٰ نے اُس کو احاطہ (قدرت) میں لیے ہوئے ہے (اور جب چاہے گا تم کو عطا فرماوے گا) اور (اسی کی کیا تخصیص ہے) اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے (چنانچہ جب مصلحت ہوئی مکہ بھی فتح ہو گیا جس کا ذکر واقعہ دہم میں لکھا گیا) ف غزوہ خیبر بعد واپسی حدیبیہ کے ہوا پس اگر یہ آیتیں بھی رستہ میں نازل ہوئی ہیں تو اثابھم صیغہ ماضی مجاز ہے اور اگر بعد میں نازل ہوئی ہیں تو اس سورت کا واپسی میں نازل ہونا باعتبار اکثر اجزاء کے ہے واقعہ ہفتم میں علی اختلاف القولین ان ہی دو قول کی طرف اشارہ ہے اور وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ میں جتنے غنائم بعد نزول اس آیت کے حاصل ہوئیں سب داخل ہیں۔ اور یہاں جو انزل السکینۃ آیا ہے چونکہ یہ بیعت کے وقت کا مضمون ہے اس لیے اس کی تفسیر تحمل و ضبط نفس وقت الصلح سے نہیں کی گئی جیسا اس سورت میں آئندہ موقع پر ہے۔ اور وعدکم اللہ مغانم الخ میں گو فتح مکہ بھی داخل ہے مگر اُس کی تخصیص ذکری اخری لہ نقد ہا واجلہا الخ سے اعتنا رشان فتح مکہ کے لیے ہی چونکہ وہ صحابہ کو خصوصیت کے ساتھ مطلوب تھی۔ ربط اُوپر اخری لہ نقد ہا واجلہا میں فتح مکہ کا فی الحال عدم وقوع اور استقبال میں وعدہ وقوع مذکور ہے آگے فی الحال وقوع کی بعض مقتضیات اور بتقدیر قتال ان مقتضیات پر لزوماً اُس کا ترتب اور باوجود ان مقتضیات کے عدم وقوع کی بعض حکمتیں مذکور ہیں جیسا ابتداء سورت میں بھی اس صلح کو کہ مرادف عدم وقوع فتح ہے فتح سے تعبیر کرنے میں اشارہ کیا گیا ہے اُس کی بعض حکمتوں کی طرف جس کو مؤلف احقر نے وہاں بیان کیا ہے +

بیان بعض مقتضیات وبعض موانع قتال مفضی الی الفتح

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ

النحو قولہ والھدی معطوف علی الضمیر المنصوب فی صدوکم او قولہ ان یبلغ منصوب بنزع الخافض ای عن ان ۱۲

البلاغۃ قولہ رابطن مکۃ لعل التقیید لکاختصار ۱۲

وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ

اور اگر بہت سے مسلمان مرد اور بہت سی مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر بھی نہ ہو یعنی اُن کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر اُن کی وجہ سے تمکو بھی بے خبری میں ضرر پہونچتا تو سب قصہ طے کر دیا جاتا لیکن ایسا اسلیے نہیں کیا گیا تا کہ اللہ تعالے

مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ

جس کو چاہے داخل کرے۔ اگر پس گئے ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم اُن کو دردناک سزا دیتے جبکہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت کی

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

سو اللہ تعالے نے اپنے رسول کو اور مؤمنین کو اپنی طرف سے تحمل عطا فرمایا اور اللہ تعالی نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اُس کے زیادہ مستحق ہیں اور اُس کے اہل ہیں۔ اور اللہ تعالی ہر چیز کو خوب جانتا ہے

وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ اور (چونکہ ان کفار کے مغلوب ہونے کے مقتضیات موجود تھے جو آگے آتے ہیں اسلیے) اگر (تم میں یہ مصلحت نہ ہوتی بلکہ) تم سے یہ کافر لڑتے تو (اُن مقتضیات کی وجہ سے) ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر نہ انکو کوئی یار ملتا اور نہ مددگار (ملتا اور) اللہ تعالی نے (کفار کے لیے) یہی دستور کر رکھا ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے (کہ مقابلہ میں اہل حق غالب اور اہل باطل مغلوب رہے ہیں اور ایسا) کسی حکمت سے اس میں توقف ہونا منافی اس غلبہ کا نہیں) اور آپ خدا کے دستور میں (کسی شخص کی طرف سے) رد و بدل نہ پاوینگے (کہ خدا تعالی کوئی کام کرنا چاہے اور کوئی اُسکو نہ ہونے دے) اور وہ ایسا ہے کہ (باوجود اسکے کہ قتال میں تم کو ہی غلبہ ہوتا جیسا مذکور ہوا مگر بعض حکمتوں کی وجہ سے کہ وہ بھی آگے مذکور ہیں) اُسنے اُن کے ہاتھ تم سے (یعنی تمہارے قتل سے) اور تمہارے ہاتھ ان (کے قتل) سے عین مکہ (کے قرب) میں (یعنی حدیبیہ میں) روک دیئے بعد اسکے کہ تم کو اُن پر قابو دیدیا تھا یہ اشارہ ہے واقعہ پنجم کی طرف یعنی اسمیں حق تعالی کی سنت اور حکمت ہی سو کف ایدیھم عنکم میں سنت ہونا ظاہر ہے اور ایدیکم عنھم میں یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو قتال میں امتداد ہو جاتا اور جو حکمتیں عدم قتال کی آگے مذکور ہیں فوت ہو جاتیں) اور اللہ تعالی تمہارے کاموں کو (اُسوقت) دیکھ رہا تھا (اور اُن کاموں کے اثر کو جانتا تھا اسلیے ایسا کام نہیں ہونے دیا جس سے قتال ہو جاوے۔ اب آگے مقتضیات مغلوبیت کفار کا بیان فرماتے ہیں کہ) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے (خدا کے ساتھ) کفر کیا اور تم کو (عمرہ کرنے کے لیے) مسجد حرام (سے جہاں طواف ہوتا اور اُسکے توابع میں صفا و مروہ سے جہاں سعی ہوتی ان سب مقامات) سے روکا اور (نیز) قربانی کے جانور کو جو (حدیبیہ میں) رُکا ہوا رہ گیا اُسکے موقع (معہود یعنی منیٰ) میں (جو کہ توابع مسجد حرام سے ہی) پہونچنے سے روکا یہ اشارہ ہے واقعہ دوم کی طرف) اور (ان مقتضیات کا مقتضا یہ تھا کہ مسلمانوں سے اُن کا قتال کرا کر اُن کو مغلوب کر دیا جاتا لیکن بعض حکمتیں مانع تاثیر مقتضی مذکور ہوگئیں چنانچہ ایک حکمت یہ ہے کہ اُس وقت وہاں بہت سے مسلمان تھے جو کفار کے ہاتھ میں مجبوس و مظلوم تھے جیسا واقعہ سوم سے معلوم ہوا سو بوجہ اُنکے مختلط ہونے کے قتال کا اثر اُن تک بھی ضرور پہونچتا جس سے اُن کو ظاہری مضرت اور قاتل مسلمانوں کو باطنی مضرت پہونچنی اسلیے قتال نہیں ہوا اسی کو فرماتے ہیں کہ) اگر (مکہ میں اُسوقت) بہت سے مسلمان مرد اور بہت سی مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جنکی تم کو خبر بھی نہ تھی یعنی انکے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر اُنکی وجہ سے تمکو بھی بے خبری میں ضرر پہونچتا (جیسے گناہ اور جی برا ہونا پس اگر یہ بات نہ ہوتی) تو (مقتضیات مذکورہ ابھی) سب قصہ طے کر دیا جاتا لیکن ایسا اسلیے نہیں کیا گیا تا کہ اللہ تعالی اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے (چنانچہ اُن مسلمانوں کی جان بچی اور تمہارا دین بچا البتہ) اگر یہ (مذکور مسلمان مکہ سے کہیں) ٹل گئے ہوتے تو ان (اہل مکہ) میں جو کافر تھے ہم اُن کو (مسلمانوں کے ہاتھ سے) دردناک سزا دیتے (اور اُنکو قتل کرتے۔ نیز مقتضیات قتال میں سے ایک اور امر بھی قابل تذکرہ ہے جسکا وقوع اُسوقت ہوا تھا) جبکہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت کی (اس عار سے وہ ضد مراد ہے جو بسم اللہ اور لفظ رسول اللہ لکھنے میں اُنھوں نے مسلمانوں سے کی تھی جو واقعہ چہارم میں مذکور ہوئی اور اسی لیے اسکو بجاہلیت سے مقید فرمایا ورنہ مطلق حمیت و عار مذموم نہیں) سو (اسکا مقتضا یہ تھا کہ مسلمان جوش میں آکر لڑ پڑتے مگر اللہ تعالے نے اپنے رسول کو اور مؤمنین کو اپنی طرف سے تحمل عطا فرمایا (جس سے اپنے کو ضبط کر کے ان کلمات کے لکھنے پر اصرار نہیں کیا یہاں تک کہ صلح ہوگئی اور کفار قتال سے بچ گئے) اور (اسوقت) اللہ تعالی نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا (تقوے کی بات سے مراد ہی کلمہ طیبہ اور توحید و رسالت کا کہ اسکی بدولت کفر و شرک سے بچا رہو جاتا ہے اور نیز یہ تقوی مقتضی ہی وجوب

المحاورات ان نطؤھم بدل من رجال بتقدیر مضاف ای لولا رجال ای کراہۃ وطأھم وجواب لولا محذوف یقتضی الامر بترک القتال وقولہ لیدخل علۃ لمحذوف مقدر ینظم من جواب لولا المقدر والمذکور ألفافا ای لکن لم یأمرکم بالقتال

بدل الکل قولہ بعضہم الذین کفروا منھم من البیان ان کان الرجع الی الکفار وتبعیضیۃ ان کان الرجع الی مکۃ مطلقا او المقتلۃ

البلاغۃ قولہ تعلموھم فیہ تغلیب للمذکر علی المؤنث ۱۲

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ

بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا ہے جو مطابق واقع کے ہے تم لوگ مسجد حرام میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ضرور جاؤ گے امن و امان کے ساتھ کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہوگا کوئی بال کترواتا ہوگا

لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں معلوم ہیں جو تم کو معلوم نہیں پھر اس سے پہلے ایک گنگنا فتح دیدی۔

تقویٰ و اطاعت کو اور اُسپر جمائے رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ مقتضا اعتقاد توحید و رسالت کا اطاعت ہے اللہ و رسول کی جیسا ابھی بیان ہوا اور مسلمانوں کا یہ ضبط صرف اس وجہ سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضبط کا حکم فرمایا تھا پس یہ اطاعت کلمہ تقویٰ پر جمنا ہے) اور وہ (مسلمان) اُس (کلمہ تقویٰ) کے (دنیا میں بھی) زیادہ مستحق ہیں (کیونکہ ان کے قلوب میں طلب حق ہے اور طلب حق ہی مقتضی لے الایمان ہوتی ہے) اور (آخرت میں بھی) اس (کے ثواب) کے اہل ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (اسلیے اُس نے ان مذکورہ حکمتوں سے اُن کے قلوب میں تحمل پیدا کر دیا اور باوجود مقتضیات کے ان موانع کو مؤثر بنا دیا) ف ظاہر اللہ تعلموھم اور بغیر علم میں اور لوکا دجال اور تو ذبالنا میں تکرار معلوم ہوتا ہے لیکن اگر اولین کو تفصیل اور اخیرین کو اجمال اور تخمیص اُس تفصیل کی کہا جاوے تو اس اجمال بعد التفصیل کو تکرار محترز منہ میں کوئی دخل نہیں کہہ سکتا۔ اور اگر یہ شبہہ ہو کہ بیخبری میں گناہ کیوں ہوگا جواب یہ ہے کہ جہاں بیخبری کا رفع قدرت میں ہو اور رفع میں کوشش نہ کیجاوے اسکا گناہ ہوگا۔ اگر کہا جاوے کہ صحابہ میں یہ احتمال کب ہے کہ وہ کوشش میں کوتاہی کرتے۔ جواب یہ ہے کہ بعض اوقات اس طرف التفات نہیں ہوتا کہ ہم سے کوتاہی ہوئی اور صحابہ سے بے التفاتی کا صدور محل اشکال نہیں۔ اور حدیبیہ کو بطن کہ جو بمعنی مین ہے مبالغۃ بوجہ مجاورت و قرب کے فرمایا جس سے ظاہر گمائید ہو سکتی ہے اُس قول کی کہ حدیبیہ کا ایک حصہ حرم میں ہے جیسا حنفیہ قائل ہیں۔ اور ان پر یہ شبہہ ہوگا کہ معکوفا ان یبلغ محلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدی حرم میں نہیں پہونچی کیونکہ محل اصلی اُس کا حالت عدم احصار میں بالاتفاق حرم ہے اور حدیبیہ میں ہدی کا بلوغ متیقن ہے اس سے معلوم ہوا کہ حدیبیہ خارج از حرم ہے۔ اُس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ محل سے مراد مطلق حرم نہیں بلکہ حرم کا موقع معہود اور اولیٰ جہاں قربانی کرنا غالباً معتاد ہے یعنی ایام نہر میں منیٰ اور غیر ایام نحر میں مکہ کہ شامی نے شرح اللباب سے اسکی اولویت نقل کی ہے اور روایت کا اطلاق حج اور عمرہ دونوں کی قربانی کو شامل ہے۔ اور بندہ نے ترجمہ میں اس طرف اشارہ کر دیا ہے اور جمہور حدیبیہ کو خارج حرم کہتے ہیں اُن کے نزدیک اُس کو بطن کہنا غایت قرب کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ مطلق قرب کی وجہ سے ہوگا اور اپر یہ شبہہ ہوگا کہ تمہارے نزدیک محصر کے لیے محل ہدی خود محل احصار ہے تو ہدی یہاں تک پہونچ چکی ہے پھر معکوفا ان یبلغ محلہ کے کیا معنی وہ بھی وہی جواب دینگے کہ محل معہود مراد ہے۔ اور احق کو صیغہ تفضیل سے لانا اور اہل کو بلا تفضیل لانا شاید اس نکتہ کی وجہ سے ہو کہ دنیا میں مکلف بالایمان سب ہیں تو بھی بہت تھوڑی قابلیت ایمان کی سب میں پائی جاتی ہے اور مسلمانوں میں زیادہ اور آخرت میں کفار کے لیے ثواب کی ذرا بھی قابلیت نہ ہوگی پس نفس قابلیت بھی مسلمانوں ہی میں منحصر ہوگی ربط اوپر جس واقعہ کا ذکر ہے اُسکے قبل مدینہ میں آپنے ایک خواب دیکھا تھا جسکا ذکر واقعۂ اول میں ہوا جب حدیبیہ میں رُک گئے تو بعض صحابہ نے تعبیر واقع نہ ہونے پر سہ شکستا فا آپسے سوال کیا اور آپنے جواب میں ارشاد فرمایا کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ اسی سال اسکی تعبیر پوری ہوگی رواہ البخاری عن عمر رض قال قلت او لیس کنت تحدثنا انا سنأتی البیت ونطوف به قال صلی اللہ علیہ وسلم بلی افاخبرتك انك تأتیه العام قلت لا قال فانك آتیه ومطوف به۔ اور خازن و مدارک میں بلا سنہ یہ بھی ہے کہ منافقین نے طعن و اعتراض کیا کہ خواب غلط نکلا۔ اگلی آیتوں میں اُس خواب کی تحقیق اور اس جواب کی تصدیق ارشاد ہے کما فی الدر المنثور عن مجاھد قال لہ اصحابہ این رأیت یا رسول اللہ فانزل اللہ لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا الآیۃ۔

تصدیق رؤیا نبویہ

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا ہے جو (بالکل) مطابق واقع کے ہے تم لوگ مسجد حرام (یعنی مکہ) میں (انشاء اللہ ضرور جاؤ گے امن و امان کے ساتھ کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہوگا کوئی بال کترواتا ہوگا (اس سے مراد عمرہ ہے کہ اسمیں طول و قصر ہوتا ہے۔ اور اول سے آخر تک) تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا (مطلب یہ کہ خواب کی تعبیر ضرور واقع ہوگی چنانچہ سال آئندہ بعینہٖ وقوع ہوا جسکا ذکر واقعہ نہم میں ہو چکا ہے یہی بات کہ جس سال خواب دیکھا اسی سال تعبیر ہو جاتی (سو اسباب یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں (اور حکمتیں) معلوم ہیں جو تمکو معلوم نہیں (جو تمکو اس امر میں حکمت تھی اسلیے تم کو خبر نہ دیا) پھر (اس تاخیر سے جو رنج ہوا تھا اسکی اشک شوئی کے واسطے) اس (وقوع تعبیر) سے پہلے ایک گنگنا فتح دیدی (مراد فتح خیبر ہے) فی الحقیقت اسی سبب سے جسکو فتح مبین

اللغات

قولہ لقد صدق فی الدر ج ان یعنی لقد صدق اللہ رسولہ فی رؤیاہ علی اسقاط الجار والایصال کما فی قولہم صدقنی سن

بکرہ تحقیقہ ان تعالی اراد الرؤیا الصادقۃ قال الراغب الصدق یکون بالقول و بالفعل فالاول ان لا یأتی الا بما ھو مطابق بالفعل ہو التحقیق ای حق بحیث لا یرد رؤیاہ ۱۲

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ

وہ اللہ ایسا ہے کہ اُسنے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اُس کو تمام دینوں پر غالب کر دے۔ اور اللہ کافی گواہ ہے محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ اُنکی صحبت میں ہیں

اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ

وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں آپس میں مہربان ہیں اے مخاطب تو اُنکو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی تجویز میں لگے ہیں اُنکے آثار وجہ تاثیر سجدہ کے

مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی

اُن کے چہروں پر نمایاں ہیں۔ یہ اُن کے اوصاف توریت میں ہیں اور انجیل میں اُن کا یہ وصف ہے۔ کہ جیسے کھیتی کہ اُس نے اپنی سوئی نکالی پھر اُس نے اُسکو قوی کیا پھر وہ کھیتی اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنہ پر

سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝

سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی تاکہ اُن سے کافروں کو جلاوے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کر رہے ہیں مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

ع ۱۵ ۴ ۳ ۱۲

یا دفع طعن مخالفین کا مقتضی ہے۔ اور آمنین میں امن وقت الدخول ہوا اور خائفون میں امن بعد الدخول الی الخروج پس اسمیں تکرار نہیں۔ اور فجعل من دون ذلک الخ میں یہ بھی احتمال ہے کہ بیان ہو ایک حکمت کا تقدیر یہ ہوگی کہ اگر اسی سال عمرہ ہوتا تو قتال ضرور رہتا اور صلح نہ ہوتی اور اُس میں بہت سی مصلحتیں فوت ہوتیں جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ایک اُنمیں سے یہ بھی تھی کہ خیبر کے مغانم ہاتھ نہ آتے کیونکہ اول تو قتال اہل مکہ سے تعجب ہو چکتا تو دوہی مہینہ بعد دوسری معرکہ آرائی مشکل تھی دوسرے سفر کرنے میں اندیشہ اہل مکہ کی طرف لگا رہتا کہ کہیں وہ مدینہ پر نہ آ چڑھیں تو سفر اطمینان سے ہوتا نہ دشوار ہوتا پس اس تاخیر تعبیر و تکمیل صلح کے منافع میں سے ایک منفعت یہ فتح قریب بھی ہے واللہ اعلم۔ اور یہاں انشاء اللہ تعلیق کے لیے نہیں بلکہ تحقیق و تاکید کے لیے کذا فی تفسیر ابن کثیر ربط اوپر جو وعدے فتوحات کے اور بشارتیں اور فضائل اہل حدیبیہ کو خصوصاً اور صحابہ کو عموماً سنائے ہیں آگے خاتمہ میں ان مضامین کی تاکید اور تلخیص ہے اور چونکہ یہ سب نعمتیں بدولت اطاعت و تصدیق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے عطا ہوئی ہیں تاکید استمرار علی التصدیق والاطاعت کے لیے ذیل صلحنامہ میں لفظ رسول اللہ لکھنے پر کفار کے ضد کرنے سے جو اُن کا انکار رسالت کرنا معلوم ہوتا ہے اُسکے رد کے لیے رسالت محمدیہ کی تحقیق اور تنصیص ہے۔ اور وعدوں کا عام ہونا اس سے ظاہر ہے کہ اوپر وعدہ اللہ مغانم کثیرۃ الخ فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ مغانم جن غزوات میں ہاتھ آئے ہیں اُس میں غیر اہل حدیبیہ بھی شریک تھے اسی طرح فتح مکہ میں اخری لہ تقدما علیها فرمایا ہے اس میں بھی اہل حدیبیہ وغیر اہل حدیبیہ شریک تھے اور بشارت میں لیدخلن المؤمنین عام عنوان سے فرمایا ہے اسی طرح آیندہ آیات میں والذین معه عام عنوان ہے جس میں اہل حدیبیہ بھی داخل ہیں اور بوجہ مورد نزول ہونے کے اس میں اخص داسبق ہیں باقی عموم الفاظ سے داخل سب صحابہ ہیں کہ معه سب پر صادق آتا ہے ✤

اثبات رسالت سید المرسلین وبشارت فتوحات دنیا و دین بصحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝

وہ اللہ ایسا ہے کہ اُس نے اپنے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین (یعنی اسلام) دیکر (دنیا میں) بھیجا ہے تاکہ اُس (دین) کو تمام دینوں پر غالب کر دے (باعتبار حجت و دلیل کے تو ہمیشہ اور باعتبار شوکت و سلطنت اہل دین اسلام کے بشرط صلاح اہل دین کے اور چونکہ یہ شرط صحابہ میں پائی جاتی تھی کما یدل علیہ قولہ والذین معه الخ اس لیے یہ آیت اثبات رسالت کے ساتھ بشارت بھی ہوگئی صحابہ کے لیے فتوحات عامہ کی چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کما یظهر بالتاریخ) اور (اے اہل حمیت جاہلیت جو آپ کی رسالت کے منکر ہیں آپ مغموم نہ ہوں کیونکہ آپ کی رسالت پر) اللہ کافی گواہ ہے (اور وہ آپ کی رسالت کی تصدیق کرتا ہے اور کافی کا یہ مطلب نہیں کہ دلائل کی حاجت نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُن کا انکار مضر نہیں اور گواہی اللہ تعالیٰ کی یہی ہے کہ اُس نے رسالت پر دلائل قائم کیے من المعجزات و اعجاز القرآن پس دلائل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (اس میں اثبات رسالت کے ساتھ آپ کا تسلیہ بھی ہے کہ اگر یہ لوگ صلحنامہ میں آپ کے نام کے ساتھ لفظ رسول اللہ

اللغات

شطأه فی القاموس فراخ الفعل والزرع اورده من الشعر ماخوذ حول اصله اه

النحو

قوله فاستغلظ راجع الی الزرع کذا فی الخازن اه

البلاغة

قوله فآزره الاسناد مجازی اه

سورۃ الحجرات مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وھی ثمانی عشرۃ اٰیۃ
	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں	

نہیں لگانے دیتے تو ہم اپنے قرآن میں آپ کے نام کے ساتھ یہ لفظ قیامت تک کے لیے مقرون کیے دیتے ہیں) اور (آگے آپ کے متبعین صحابہ کے فضائل وبشارات ہیں کہ) جو لوگ آپ کی صحبت یافتہ ہیں (عموماً اور جو اس سفر حدیبیہ میں ہمراہ ہیں خصوصاً) اور صحبت عام ہو قلیل وکثیر کو پس سب صحابہ اس میں آگئے غرض وہ حضرات ان صفات وکمالات کے ساتھ موصوف ہیں کہ) وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں (اور) آپس میں (یعنی مسلمانوں کے ساتھ) مہربان ہیں (اور اے مخاطب تو اُن کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کرتے ہیں کبھی سجدہ کرتے ہیں (اور) اللہ تعالیٰ کے فضل (یعنی ثواب) اور رضامندی (یعنی قرب) کی جستجو میں لگے ہیں اُن (کی عبدیت) کے آثار بوجہ تاثیر (اُن کے) سجدہ (اور عبادت) کے اُن کے چہروں پر نمایاں ہیں (وہ آثار خشوع وخضوع کے انوار ہیں جو مؤمن متقی کے چہرہ میں مشاہدہ کیے جاتے ہیں) یہ (جو) اُن کے اوصاف (مذکور ہوئے) توریت میں (موجود) ہیں اور انجیل میں اُن کا یہ وصف (مذکور) ہے کہ جیسے کھیتی کہ اُس نے (اول زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اُس نے (عناصر سے تغذی ہو کر اپنی) اُس (سوئی) کو قوی کیا (مطلب یہ کہ وہ کھیتی قوی ہوئی) پھر وہ کھیتی اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنہ پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ (اپنے نشوونما سے) کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی (اسی طرح صحابہ میں اول ضعف تھا پھر روز افزوں قوت بڑھتی گئی اس میں بھی بشارت ہے فتوحات اسلامیہ کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو اس لیے نشوونما دیا) تاکہ اُن (کی اس حالت) سے کافروں کو (حسد میں) جلائے (اور آخرت میں) اللہ تعالیٰ نے اُن صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں (گناہوں کی) مغفرت اور (طاعات پر) اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے (الخ) میں اُن کے اخروی اعمال اور کزرع میں اُن کے دُنیوی احوال اور وعدالخ میں اُن کا حسن مآل مذکور ہے) ف زراع کی تخصیص اسلیے کی کہ وہ مبصر ہوتے ہیں جب ان کو وہ کھیتی خوش معلوم ہوتی ہے تو واقع ہی میں اچھی ہے اور اس میں صحابہ کی نہایت بلیغ مدح ہے۔ اور منھم میں من بیانیہ ہے پس سب صحابہ اس میں داخل ہیں البتہ یہ سلم ہے کہ ختم للایمان شرط ہے صحابیت اور برکات و فضائل صحابیت کی لیکن اس سے شاتمین صحابہ کی کار برآری نہیں ہو سکتی اس لیے کہ اگر علم الٰہی میں حقیقی صحابی معدود بے چند ہوتے جیسا کہ اُس فرقہ کا زعم فاسد ہے تو اس عنوان سے جس سے محاورات فصیحہ کی رُو سے کلیت اور برتقدیر تسلیم من کے تبعیضیہ ہونے کے اکثریت مفہوم ہوتی ہے تعبیر نہ فرماتے کہ موہم سخت غلطی کو ہے اس سے صاف معلوم ہوا کہ کل یا قریب کل کے صحبت یافتہ ایسے ہی تھے اگر احیاناً کوئی فرد جس نے صحبت کم پائی ہو خارج ہو جاوے تب بھی فرقہ مذکورہ کو یہ آیت مضر ہے۔ اور بعض نے اس آیت سے اُس فرقہ کی تکفیر پر استدلال کیا ہے کیونکہ وہ بھی غیظ رکھتے ہیں لیکن یہ استدلال مشکل ہے کیونکہ آیت سے کافر کا ذی غیظ ہونا ثابت ہوتا ہے کلیتاً یا اکثراً اور ذی غیظ کا کافر ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

اور ذلک مثلھم فی التورٰۃ ومثلھم فی الانجیل الخ میں چند احتمال ہیں اوّل ذلک مثلھم فی التورٰۃ پر کلام ختم ہو جاوے اور ذلک سے اشارہ ہو اوپر کے اوصاف کی اور مثلھم فی الانجیل سے دوسرا کلام شروع ہو اور خبر اسکی کزرع الخ ہو اس بنا پر اوصاف بالا توریت میں مذکور ہوں گے اور تمثیل اخیر انجیل میں ہوگی۔ دوسرا احتمال فی الانجیل پر کلام ختم ہو اور ذلک کا اشارہ اوصاف بالا کی طرف ہو تو اس بنا پر اوصاف سابقہ کا توریت وانجیل میں ہونا چاہیئے۔ اور کزرع یہ مستقل جملہ ہو جس کا مضمون کسی سے منقول نہ ہو۔ تیسرا احتمال نہ توریت پر کلام ختم ہو نہ انجیل پر اور ذلک سے اشارہ تمثیل آیندہ کی طرف ہو تو اس بنا پر مضمون تمثیل توریت وانجیل دونوں میں ہونا چاہیئے اگر توریت وانجیل اصلی ہوتیں تو ایک احتمال متعین اور متیقن ہو جاتا مگر جس حالت میں وہ پائی جاتی ہیں اُن کے اعتبار سے احتمال اول راجح ہے چنانچہ تفسیر حقانی میں توریت سفر استثنا تینتیسویں باب کے شروع سے نقل کیا ہے۔ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ پھر اسی باب سے آگے چل کر نقل کیا ہے۔ ہاں وہ اُس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے اُس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتوں کو پائیں گے الخ۔ فاران پہاڑ مکہ کے پاس ہے اور شعیر مدینہ کے پاس اور یہ مضمون اشعار علی الکفار الخ سے ملتا ہے کیونکہ یہ سب اطاعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اوپر مذکور ہوئی کہ تیری باتوں کو پائیں گے آمد انجیل متی کے تیرہویں باب کے آٹھویں جملہ اور پھر ۳۱ و ۳۲ جملہ سے نقل کیا ہے اور کچھ تخم اچھی زمین میں گرا اور پھل لایا کچھ سو گنا کچھ ساٹھ گنا کچھ تیس گنا الخ۔ بندہ کتب سابقہ سے بالکل واقف نہیں اس لیے زیادہ تحقیق نہ کر سکا۔ اور استداء و رحماء سے مقصود بغض فی اللہ وحب فی اللہ ہے پس احیاناً حسب حکم شرعی مؤمن کے ساتھ عنف اور کافر کے ساتھ ترحم اس کے منافی نہیں واللہ سبحانہ اعلم۔ اب سورۂ فتح کی تفسیر ختم ہوئی اب سورۂ حجرات کی آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

سورۃ الحجرات مدنیۃ وایاھا ثمان عشر۔ کذا فی البیضاوی

ربط اور پہلی سورت میں اصلاح آفاق بالجہاد ہے اس میں اصلاح انفس بالارشاد ہے اور حاصل مجموعہ اجزاء سورت کا بیان حقوق حضرت سید المرسلین وحقوق اخوان فی الدین ہے

ملحقات الترجمۃ

لہ قولہ فی الذین معہ خصوصاً وعلیہ یحمل ما فی الدر المنثور عن ابن عباس من شہد الحدیبیۃ اھ ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا

اے ایمان والو اللہ اور رسول سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو تم

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ اُن سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جاویں اور تمکو خبر بھی نہ ہو۔ بیشک جو لوگ

يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

اپنی آوازوں کو رسول کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے خالص کر دیا ہے ان لوگوں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے جو لوگ

يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں اُن میں اکثروں کو عقل نہیں ہے۔ اور اگر یہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود باہر ان کے پاس آجاتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔ اور اللہ مغفرت رحیم ہے

احکام موجبہ لجلال وتعظیم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (قصہ ان آیتوں کے نزول کا یہ ہے کہ ایک بار بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں باہم آپکی مجلس میں اس امر میں گفتگو ہو گئی کہ ان لوگوں پر عامل کس کو بنایا جاوے حضرت ابوبکر رضؓ نے قعقاع بن معبد کی نسبت رائے دی اور حضرت عمر رضؓ نے اقرع بن حابس کی نسبت رائے دی اور گفتگو بڑھ کر دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اسپر یہ حکم نازل ہوا رواہ البخاری) کہ اے ایمان والو اللہ اور رسول (کی اجازت) سے پہلے تم (کسی قول یا فعل میں) سبقت مت کیا کرو (یعنی جبتک قرائن قویہ یا تصریح سے اذن گفتگو کا نہ ہو گفتگو مت کرو جیسا مورد آیت میں انتظار کرنا چاہیے تھا کہ یا تو آپ خود کچھ فرماتے یا آپ پوچھتے بدون انتظار کے مبادرت میں احتمال تھا کہ شاید یہ مبادرت آپ کی مرضی کے خلاف ہو تو جائز نہ ہو گا کیونکہ جواز موقوف ہے اذن شرعی پر خواہ قطعی ہو یا ظنی اور جیسے غیبت رسول میں اول نص پھر تامل و فکر نص میں ضروری ہے اسی طرح حضور میں اول انتظار نص پھر تامل قرائن میں ضروری تھا پس غلطی یہ ہوئی کہ انتظار نہیں کیا اسی طرح ہر فعل میں یہی حکم ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ (تمہارے سب اقوال کو) سننے والا (اور تمہارے افعال کو) جاننے والا ہے (اور) اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ اُن سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو (یعنی نہ بلند آواز سے بولو جبکہ آپ کے سامنے بات کرنا ہو گو باہم ہی مخاطبت ہو اور نہ برابر کی آواز سے بولو جبکہ خود آپ سے مخاطبت کرو) کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو (اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض اوقات رفع صوت کا صورۃً بیباکی ہے اور جہر کچھ عادۃً یہ کہ گستاخی ہے طبعاً بوجہ اس کے کہ تداول قالاً وحالاً معنی التزام ادب متبوع ہوتا ہے اور اس میں اس التزام کا ترک ناگوار اور موجب تاذی ہوتا ہے اور تاذی رسول کی موجب حبط عمل ہے اور گو اور معاصی موجب حبط نہیں ہوتے لیکن یہ اُس عام میں سے مخصوص ہے البتہ بعض اوقات جبکہ طبیعت زیادہ منبسط ہو یہ امور ناگوار نہیں ہوتے اُس وقت بوجہ عدم تحقق ایذا موجب حبط نہیں ہوتے اور چونکہ تاذی سامع کا تحقق یا عدم تحقق بعض اوقات متکلم کو معلوم نہیں ہوتا اور اس بنا پر ممکن ہے کہ تاذی ہو جاوے اور اُس سے حبط بھی ہو جاوے اور متکلم اسی گمان میں رہے کہ تاذی نہیں ہوئی پس حبط کی بھی خبر نہ ہو کما تشعرون کے یہی معنی ہیں اور اسی وجہ سے مطلق رفع صوت و جہر بالقول کو منہی عنہ ٹھہرایا گو اسکے بعض افراد موجب تاذی نہ ہونگے لیکن انکی تعیین کیسے ہو گی لہٰذا مطلقاً تمام افراد کو ترک کر دینا چاہیے یہ تو ترہیب تھی رفع صوت پر آگے ترغیب ہے خفض صوت کی کہ بیشک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنکے قلوب کو

اللغات

قولہ امتحن ای اخلص من الامتحان وھو الاختبار یعنی ان اللہ اختبر قلوبھم ابرزہ من خبیثہ ونقاہ وقیل معنی الاخلاص ان اللہ اخلص قلوبھم للتقوی ھ من ابن جریر وابن ابی حاتم عن مجاہد۔ قولہ امن وسلم بنی خاتم اعم من قولہم وخلف ومن ابتدائیہ لان ابتدار المدد من المنادی وھو خاتم من الحجرات ۱۲

البلاغۃ

قولہ لا تقدموا مفعول محذوف لافادۃ التعمیم ای امر من القول او الفعل۔ قولہ بین یدی اللہ ای قبل امر اللہ ورسولہ ولما کان الاذنان متلازمین لحاجۃ الی ان یقال ان ذکر احدھما یغنی عن الاخر۔ قولہ یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اعادۃ النداء مع قرب العہد للمبالغۃ فی الایقاظ والتنبیہ والاشعار باستقلال کل من الکلامین بذاتہ وصالحیتہ لرشاد۔ قولہ ینادونک عبر عن الماضی بالمضارع لاستحضار

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝

اے ایمان والو — اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لاوے تو خوب تحقیق کر لیا کرو — کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہونچا دو — پھر اپنے کیے پر پچھتانا پڑے

اللہ تعالیٰ نے تقوے کے لیے خالص کر دیا ہے (یعنی اُن کے قلوب میں غیر تقویٰ نہیں ہے مطلب یہ کہ متقی کامل ہیں مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس باب خاص میں وہ کمال تقوے کے ساتھ موصوف ہیں کیونکہ کمال تقویٰ حسب حدیث مرفوع ترمذی یہ ہے لایبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع مالا باس بہ حذرا لما بہ باس اور رفع صوت کی ایک فرد فی نفسہ غیر ذی باس ہے جس میں تاذی نہ ہو اور ایک فرد ذی باس ہے جس میں تاذی ہو جب انہوں نے مطلقاً رفع صوت کو ترک کر دیا تو ذی باس کے حذر سے غیر ذی باس کو ترک کر دیا پس کمال تقوے متحقق ہو گیا اور فی نفسہ کی قید اس لیے لگائی کہ بعد نہی کے پھر تو دونوں فردیں ذی باس ہیں۔ آگے ان کے اس عمل کا ثمرہ اُخروی مذکور ہے کہ) ان لوگوں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے (اور اگلی آیتوں کا قصہ یہ ہے کہ وہی بنی تمیم جب آپ کے حضور میں آنے کے لیے آئے تو اُس وقت آپ دولتخانہ میں تشریف رکھتے تھے اُن لوگوں نے باہر سے بوجہ قلت تہذیب کے آپ کو نام لے لے کر پکارنا شروع کیا یا محمد اخرج الینا اسپر یہ آیتیں نازل ہوئیں کذا فی الدر المنثور بروایۃ ابن اسحٰق عن ابن عباس کہ) جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں اُن میں اکثروں کو عقل نہیں ہے (ورنہ آپ کا ادب کرتے اور ایسی جرأت نہ کرتے۔ اور اکثر فرمانے کی وجہ یا تو یہ ہے کہ بعض پکارنے والے فی نفسہ جری نہ ہونگے لیکن دیکھا دیکھی اُن سے بھی غلطی ہو گئی اور یا سب ایک ہی طرح ہوں لیکن اس لفظ کے کہنے سے کسی کو اشتعال نہ ہوگا کیونکہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ شاید تجکو کہنا مقصود نہ ہو اور یہ طریقہ آداب وعظ سے ہے) اور اگر یہ لوگ (ذرا) صبر (وانتظار) کرتے یہاں تک کہ آپ خود باہر ان کے پاس آجاتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا (کیونکہ یہ ادب کی بات تھی) اور (یہ لوگ اگر اب بھی توبہ کر لیں تو معاف ہو جاوے کیونکہ) اللہ غفور رحیم ہے ف بعد نزول آیات سابقہ کے صحابہ رض کی یہ کیفیت ہو گئی کہ حضرت ابوبکر رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قسم ہے کہ اب مرتے دم تک آپ سے اس طرح بولونگا جیسا کوئی کسی سے سرگوشی کرتا ہو کذا فی الدر عن البیہقی۔ اور حضرت عمر رض اس قدر آہستہ بولنے لگے کہ بعض اوقات دوبارہ پوچھنا پڑتا کذا فی الصحاح اور حضرت ثابت بن قیس کی باوجود یکہ خلقۃً آواز بلند تھی مگر یہ سُنکر وہ بہت ڈرے اور روئے اور نہایت تکلف کر کے اپنی آواز کو گھٹایا کذا فی الدر۔ اور علماء نے تصریح کی ہے کہ جو حضرات دین کی بزرگی رکھتے ہوں اُن کے ساتھ بھی یہی آداب برتنا چاہیے گو سوء ادب کا وبال اُس درجہ کا نہ ہوگا لیکن تاذی بلا ضرورت میں حرمت ضرور ہے اور حبط اعمال کی تقریر میں جو کہا گیا ہے کہ یہ اُس عام میں سے مخصوص ہے احقر کے نزدیک سہل محمل یہی ہے۔ اور اس سے معتزلہ و خوارج کے استدلال کی بھی گنجائش نہ رہی کہ گناہ کرنے سے خارج عن الایمان یا داخل فی الکفر ہو جاتا ہے اور نہ اہل حق کی طرف سے جواب دینے کے لیے اس امر کی ضرورت رہی کہ رفع صوت کا کفر ہونا بواسطہ تاذی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتکلف ثابت کیا جاوے کیونکہ کفر وہی رفع صوت وغیرہ ہو سکتا ہے جس سے خاص مقصود آپ کو ایذا ہی پہنچانا ہو بخلاف معصیت کے کہ امر اُس کا اہون ہے فعل محمل ایذا کا بھی معصیت قرار دینا بعید نہیں خوب سمجھ لو غایت مافی الباب ایک معصیت کو بھی حابط اعمال کہنا پڑیگا سو اس موجبہ جزئیہ کی نقیض کوئی سالبہ کلیہ منصوص نہیں ہے اس لیے اس کا قائل ہونا مضائقہ نہیں اور اسی اجلال نبوی کی خاص رعایت ہے اسلیے قائل ہونا ارجح ہے۔ اور الیھما اس لیے بڑھایا کہ اگر خروج ہو مگر قرائن سے معلوم ہو کہ ان سے ملنے کو نہیں تشریف لائے مثلاً باہر آکر اور کسی کام کی طرف متوجہ ہو گئے تو اُن کو اُس وقت اور صبر کرنا چاہیے یہاں تک کہ آپ اُن کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ یہ خروج خود الیھما نہیں ہے جو کہ غایت تھی صبر کی بلکہ لوجہ الیھم جو کہ حاصل ہے خروج الیھم کا صبر کی غایت ہو گی رابطاً کے آداب نبویہ میں ارشاد تھا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ یعنی اذن شرعی کے قبل کسی امر میں سبقت مت کرو آگے اس امر عام میں سے ایک خاص امر کا ذکر فرما کر اُس میں حکم شرعی سے سبقت کرنے کی ممانعت فرماتے ہیں اور وہ امر خاص کسی شخص یا مجمع کی شکایت پہونچنا ہے اور سبقت قبل الاذن الشرعی بلا تحقیق اُس شکایت کے مقتضاء پر عمل کرنا ہے +

نہی از عمل بالنمیمہ بلا تحقیق

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ (اس کا قصہ نزول کا اس طرح ہوا اور پھر حکم عام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اور ایک روایت میں بنی وکیعہ آیا ہے ولید میں اور ان میں زمانہ جاہلیت میں کچھ عداوت تھی ولید کو وہاں جاتے ہوئے اندیشہ ہوا اُن لوگوں نے سُن کر استقبال کیا ولید کو گمان ہوا کہ یہ لوگ بارادہ قتل آئے ہیں واپس جاکر اپنے خیال کے موافق کہہ دیا کہ وہ تو مخالف اسلام ہو گئے آپ نے حضرت خالد رض کو تحقیق حال کے لیے بھیجا اور فرمایا کہ خوب تحقیق کرنا چنانچہ انہوں نے وہاں بجز اطاعت اور خیر کے کچھ نہ دیکھا آکر آپ کا اطمینان کر دیا اسپر یہ حکم نازل ہوا اخذ تہ من عدۃ روایات فی الدر یعنی) اے ایمان والو (جس طرح ولید بن عقبہ کی خبر باوجود یکہ ولید محکوم علیہ بالفسق نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

النحو ان تصیبوا ای لئلا تصیبوا او کراہۃ ان تصیبوا ۱۲

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ

اور جان رکھو کہ تم میں رسول ہیں۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ اُس میں تمہارا کہنا مانا کریں تو تم کو بڑی مشقت پہنچے لیکن اللہ تعالےٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اُس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر

اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دیدی ایسے لوگ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ جاننے والا حکمت والا ہے

عمل کرنے میں جلدی نہیں کی بلکہ اُس کی تحقیق فرمائی جس سے ایک حکم شرعی ثابت ہو گیا کہ بدون تحقیق کے ایسی خبر پر عمل نہ کرنا چاہیئے اور اوپر تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ حکم شرعی سے سبقت کرنا نہی عنہ ہے پس لامحالہ اس حکم شرعی سے بھی سبقت نہی عنہ ہوگی اور جب غیر محکوم علیہ بالفسق میں یہ حکم ہے تو فاسق کے باب میں تو بدرجہ اولےٰ اسلیے ہم تم کو اہتمام کے لیے مکرر حکم دیتے ہیں کہا اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لاوے (جس میں کسی کی شکایت ہو) تو بدون تحقیق کے اُس پر عمل مت کیا کرو بلکہ اگر عمل کرنا ہو تو) خوب تحقیق کر لیا کرو کبھی کسی قوم کو ناواقفی سے کوئی ضرر نہ پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔ ف مطلب یہ کہ جیسا اس واقعہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ایسا ہی تم کو کرنا چاہیئے کہ اس کے خلاف وہی تقدیم بین یدی اللہ ورسولہ ہے جس کی ممانعت ہو چکی ہے پس یا ایھا الذین اٰمنوا میں مخاطب عام مؤمنین ہیں اور فاسق سے مراد عام فاسقین ہیں اور فاسق کا ذکر افراد مبالغہ فی الحکم کے لیے ہے یہ نہیں کہ جس قصہ میں اس کا نزول ہوا ہے اُس کو فاسق کہا گیا ہو پس اس آیت سے نہ ولید کا فاسق ہونا لازم آیا اور نہ اس کا شبہہ رہا کہ یہ موہم ہے کہ آپ نے بے تحقیق کچھ کارروائی کرنا چاہا ہوگا وجہ دفع شبہہ ظاہر ہے کہ آپ اس میں مخاطب نہیں بلکہ عام مؤمنین کو حکم ہے کہ اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اقتدا کرو۔ اور اس خبر سے مراد مطلق خبر نہیں ہے بلکہ جس پر عمل کرنے سے کسی کا ضرر لازم آتا ہو بقرینۃ ان تصیبوا الخ تو اس میں محل الفسق و مقطوع الفسق دونوں کی خبر غیر مقبول ہے پس اس مقام پر مطلقاً خبر واحد کے مقبول یا غیر مقبول ہونے کی تفصیل سے بحث کرنا امر زائد ہے اسی طرح صحابہ کے عادل و غیر عادل ہونے کی بحث کرنا امر زائد ہے کیونکہ ولید کا فاسق ہونا آیت سے لازم ہی نہیں آتا بلکہ حدیث سے اس لیے کہ ممکن ہے کہ ولید کو خود گمان میں غلطی ہوئی ہو۔ اور فتبینوا سے یہ مقصود نہیں کہ ضرور اُس خبر کی تحقیق کی جاوے کیونکہ اس پر اجماع ہے کہ اگر ہم کسی شخص کی برائی سُن کر بالکل التفات نہ کریں جائز ہے بلکہ بعض جگہ تو تجسس حرام ہے بلکہ مقصود اس سے نہی ہے عمل بلا تحقیق سے جیسا کہ تقریر میں ظاہر کر دیا ہے اور یہ مسئلہ مستقل ہے کہ تحقیق کہاں واجب ہے کہاں جائز ہے کہاں ممنوع ہے سو اس میں قول محمل یہ ہے کہ جہاں تحقیق نہ کرنے سے کوئی واجب شرعی فوت ہوتا ہو وہاں واجب ہے مثلاً سلطان کسی کے ارتداد کی خبر سنے تو چونکہ ارتداد کی صورت میں اسپر واجب ہے کہ اُس کو توبہ کرائے ورنہ قتل کرے اس لیے تحقیق واجب ہوگی۔ یا سلطان نے سُنا کہ فلاں شخص فلاں کو قتل کرنا چاہتا ہے تو چونکہ بوجہ سلطان ہونے کے حفاظت رعایا کی اُس کے ذمہ واجب ہے اس لیے اس کی تحقیق اور انتظام واجب ہے اور جہاں تحقیق نہ کرنے سے کوئی واجب فوت نہیں ہوتا اور تحقیق کرنے سے اُس مبلغ علم کا بھی کوئی ضرر نہیں ہوتا وہاں تحقیق جائز ہے جیسے یہ سُنا کہ فلاں شخص مجکو ماریگا اور اگر تحقیق کرنے سے اپنی کوئی دفع مضرت نہیں اور اُس دوسرے کو ناگواری ہو تو تحقیق حرام ہے جیسے کسی نے سُنا کہ فلاں شخص خفیہ شراب پیتا ہے تو تحقیق نہ کرے سے اپنا کوئی ضرر نہیں اور تحقیق کرنے سے وہ فضیحت ہوتا ہے خوب سمجھ لیا جاوے۔ ربط اوپر کا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ میں ایک ادب نبوی یہ بتلایا گیا ہے کہ کسی امر میں آپ کے حکم سے سبقت نہ کی جاوے اور اس امر کے بعض افراد وہ ہیں کہ وہ امور دینیہ نہیں بلکہ امور دنیویہ ہیں جیسے آپ نے حضرت زینب اور اُن کے بھائی کو فرمایا تھا کہ زید بن حارثہ کے زینب کا نکاح کر دیا جاوے تو ایسے امور میں بوجہ دنیوی ہونے کے جواز سبقت اور عدم وجوب اطاعت کا شبہہ ہو سکتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ایسے امور میں بعض اوقات یہ بھی تخیل ہو سکتا ہے کہ یہ امور متعلق رائے اور تدبیر کے ہیں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری رائے کی موافقت مناسب اور مصلحت ہے گے اس کے متعلق ارشاد ہے اور چونکہ ایسے امور حضور کی حیات ہی تک پیش آسکتے ہیں اسلیے واعلموا ان فیکم رسول اللہ فرما کر اس تخصیص کی تنصیص کر دی۔

ایجاب اطاعت مطلقہ رسول برامت و وخامت عکس

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور جان رکھو کہ تم میں رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما) ہیں جو خدا کی بڑی نعمت ہیں کما قال تعالیٰ لقد من اللہ علی المؤمنین پس اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ کسی بات میں تم آپ کے خلاف مت کرو گو دنیوی ہی کیوں ہو اور اس فکر میں مت پڑو کہ امور دنیویہ میں

النحو: فضلا تعلیل للراشدین ۱۲

البلاغۃ: فی قولہ کرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان فی مقابلۃ الایمان المحبب: والمزین اشارۃ الی ان الایمان المحبب المزین ای الکامل مالا یکون فیہ کفر ولا فسق ولا عصیان ای ما یکون فیہ التصدیق بالجنان والعمل بالارکان والاقرار باللسان ۱۲

وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ

اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن کے درمیان اصلاح کر دو پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اُس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہو یہاں تک کہ وہ

اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جاوے - پھر اگر رجوع ہو جاوے تو اُن دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کر دو اور انصاف کا خیال رکھو - بیشک اللہ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے مسلمان تو بھائی ہیں

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحمت کی جاوے -

خود حضور ہماری رائے کی محافظت فرمایا کریں کیونکہ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ اُس میں تمہارا کہنا مانا کریں تو تم کو بڑی مضرت پہونچے (کیونکہ وہ مصلحت کے خلاف ہو تو ضرور اسکے موافق عمل کرنے میں مضرت ہو بخلاف اس کے کہ آپ کی رائے پر عمل کیا جائے کیونکہ گو بتقدیر اُس کے دنیوی امر ہونے کے اُس میں خلاف مصلحت ہونے کا احتمال فی نفسہ مستبعد اور خلاف شان نبوت نہیں لیکن اول تو ایسے امور جن میں ایسا احتمال ہو شاذ و نادر ہونگے پھر علی سبیل الشذوذ اگر ہوں بھی اور اُن میں مصلحت بھی فوت ہو جاوے لیکن یہ کتنی بڑی بات ہو کہ اُس مصلحت کا نعم البدل یعنی اجر و ثواب اطاعت رسول کا ضرور ہی میسر ہوگا بخلاف اس کے کہ تمہاری رائے پر عمل ہو کہ گو شاذ و نادر ایسے امور بھی نکلیں گے جن میں مصلحت ہو لیکن متعین تو ہیں نہیں اور پھر بہت ہی کم ہونگے زیادہ احتمال مضرت ہی کا ہے پھر اُس مضرت کا کوئی تدارک نہیں - اور اس تقریر سے فائدہ کثیر کی قید کا بھی معلوم ہو گیا بہرحال اگر آپ تم لوگوں کی موافقت کرتے تو تم بڑی مصیبت میں پڑتے) لیکن اللہ تعالیٰ نے (تم کو مصیبت سے بچا لیا اس طرح سے کہ) تم کو ایمان (کامل) کی محبت دی اور اُس (کی تحصیل) کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر و فسق (یعنی گناہ کبیرہ) اور (مطلق) عصیان (یعنی گناہ صغیرہ) سے تم کو نفرت دیدی (جس سے تم کو ہر وقت رضائے رسول کی جستجو رہتی ہے اور جس سے تم احکام متضمنہ اعمال موجبہ رضائے رسول کو مان لیتے ہو چنانچہ جب تم کو یہ معلوم ہو گیا کہ امور دنیویہ میں بھی اطاعت رسول کی واجب ہے اور بدون اطاعت مطلقہ کے ایمان کامل نہیں ہوتا اور ایمان کامل کی تحصیل کی رغبت پہلے سے موجود ہی پس تم نے فوراً اُس حکم کو بھی قبول کر لیا اور قبول کر کے ایمان کی (اور تکمیل کر لی) ایسے لوگ (جو کہ تکمیل ایمان کے محب ہیں) خدا تعالیٰ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ احکام فرمائے ہیں تو وہ اُن کی مصلحتوں کو جاننے والا (ہے اور چونکہ) حکمت والا ہے (اسلیے ان احکام کو واجب کر دیا ہے) ف واعلموا ان فیکم رسول اللہ کے ظاہر الفاظ قرینہ ہے کہ اس میں کسی ایسے امر کا بیان ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے ساتھ مخصوص تھا اور وہ احقر کے نزدیک یہی امر ہے کہ دنیوی امور میں اطاعت کرنا اور فی کثیر کہنا بھی قرینہ ہے کہ ایسے ہی امور مراد ہیں کیونکہ امور دینیہ میں سے تو کسی ایک امر میں بھی اطاعت کی گنجائش نہیں اور وجہ تخصیص کی یہ نہیں کہ اگر آپ اپنے بعد کے لیے ایسے احکام فرما جاتے تو اطاعت واجب نہ ہوتی بلکہ وجہ تخصیص کی یہ ہے کہ آپ نے ایسے احکام فرمائے نہیں کیونکہ یہ احکام جزئی تھے اور حضور نے شریعت موبدہ جو چھوڑی ہے وہ احکام کلیہ ہیں اور تحقیق اس مسئلہ کی کہ دنیوی امور میں وجوب اطاعت کس شرط سے ہے شروع پارہ ومن یقنت آیت ملکان فی الارض کے آخر میں گذر چکی ہے ربط اور حقوق دینیہ کا ذکر تھا آگے بعضے باہمی حقوق و آداب معاشرت کا بیان ہے جس میں کسی حکم کا ذکر نہیں اور علیہ لا اشتراک سب میں نہی عن الایذا ہے -

حکم اول اصلاح بین المسلمین و دفع شر مفسدین

وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن کے درمیان اصلاح کر دو (یعنی حامیہ النزاع رفع کر کے لڑائی موقوف کرا دو) پھر اگر (بوجہ کوشش اصلاح کے بھی) اُن میں کا ایک گروہ

البلاغۃ اقتتلوا کان الظاہر اقتتلتا والعدول لارجاع الضمیر الی کل طائفۃ من الطائفتین جامۃ فقد روعی فی الطائفتین معناہا اولا ولفظہا ثانیا عکس الشہور فی الاستعمال والنکتۃ فی ذلک ما قیل انہم اولا فی حال القتال مختلطون فلذا جمع اللہ الضمیر ہم وفی حال الصلح متمیزون متعارفون فلذا فی الضمیر قولہ فاصلحوا بین اخویکم الدال علی ان بان الاخوۃ الدینیۃ موجبۃ للاصلاح ووضع الظاہر موضع المضمر مضافا لما مر وبین للعلۃ فی تاکید وجوب الاصلاح الخ ملخصہ یفہم تخصیص الاثنین بلفظ کرلا ثبات وجوب الاصلاح فیما فوق ذلک بطریق الاولویۃ لتضاعف الفتنۃ والفساد ۱۲

الروایات فی الدر المنثور اخرج ابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید وغیرہما عن انس قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لو اتیت عبد اللہ بن ابی فانطلق ورکب حمارا واطلق المسلمون یمشون وہی ارض سبخۃ فلما انطلق الیہم قال الیک عنی فواللہ لقد آذانی ریح حمارک فقال رجل من الانصار واللہ لحمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیب ریحا منک فغضب لکل منہما اصحابہ فکان بینہم ضرب بالجرید والایدی والنعال فانزل فیہم وان طائفتان من المؤمنین الآیۃ قلت المراد بالمؤمنین مؤمنوا قوم عبد اللہ وان غضبہم لیس لحمایۃ الکفر بل ہو عرق تعصبی للقوم ولیس المراد ہو لانہ انما اسلم ظاہرا بعد ہذہ الواقعۃ ولم یؤمن حقیقۃ قط ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ

اے ایمان والو نہ قومردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیئے کیا عجب ہو کہ وہ اُن سے بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیئے کیا عجب ہو کہ وہ اُن سے بہتر ہوں

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا بُرا ہے اور جو باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں

دوسرے پر زیادتی کرے (اور لڑنا موقوف نہ کرے) تو اُس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جاوے (حکم خدا سے مراد ترک قتال ہے) پھر اگر وہ زیادتی کرنے والا فرقہ حکم خدا کی طرف) رجوع ہو جاوے (یعنی قتال ترک کر دے) تو اُن دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کر دو (یعنی حدود شرعیہ کے موافق اس معاملہ کو طے کر دو محض ترک قتال پر اکتفا مت کرو ورنہ دوسرے وقت قتال محتمل ہے گا) اور انصاف کا خیال رکھو (یعنی غرض نفسانی کو غالب نہ ہونے دو) بے شک اللہ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے (اور ہم نے جو اصلاح کا حکم کیا ہے تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ) مسلمان تو سب (اشتراک فی الدین کی وجہ سے جو کہ نسب معنوی ہے ایک دوسرے کے) بھائی ہیں سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کرا دیا کرو (تاکہ اخوت قائم رہے) اور (اصلاح کے وقت) اللہ سے ڈرتے رہا کرو (یعنی حدود شرعیہ کی رعایت رکھا کرو) تاکہ تم پر رحمت کی جاوے ف مقتتلین بالقوۃ یا بالفعل جو کہ مسلمان ہوں خواہ اخلاصاً یا نفاقاً خواہ واحد واحد خواہ متعدد اُن کے احکام کی تفصیل یہ ہے کہ یا تو دونوں جماعتیں امام المسلمین کی تحت ولایت ہیں یا دونوں نہیں یا ایک ہی ایک نہیں۔ پہلی صورت میں اگر عام لوگوں کی فہمایش سے اُن میں قتال موقوف نہ ہو تو امام پر اصلاح واجب ہی پھر تین حالتیں ہیں یا تو کوئی اطاعت سے خارج نہ ہو یا دونوں خارج ہو جاویں یا ایک خارج ہو جاوے دوسرا خارج نہ ہو پہلی حالت میں قصاص و دیت کے احکام جاری ہوں گے اور یہ سب اصلحوا بینھما کے افراد میں داخل ہیں۔ اور دوسری حالت ملحق ہی صورت دوم کے ساتھ جس کا حکم آگے آتا ہی۔ اور تیسری حالت ملحق ہے صورت سوم کے ساتھ کہ اُس کا حکم بھی ابھی آتا ہے۔ اور دوسری صورت میں دونوں باغی ہیں جن کا حکم ابھی آتا ہے۔ اور تیسری صورت میں جو تحت الولایت ہے عادل کہلاتا ہے اور جو خارج ہے باطل کہلاتا ہے کہ خود امام ہی سے مقاتلہ کرنے پر آمادہ ہی ان بغت احداھما الخ میں اسی کا حکم بیان فرماتے ہیں اُسکی تفصیل یہ ہے کہ اول اُن کا شبہہ رفع کیا جاوے گا اصلاح کی یہ بھی ایک فرد ہی پھر اگر وہ بغاوت چھوڑ دیں تو اُس صورت میں اُن سے قتال نہیں ہے اور اگر باز نہ آویں تو اُن سے قتال کیا جاوے گا پھر اگر اُن کو قوت و شوکت حاصل ہی تو قتال کے وقت تو اُن کے متعلق یہ احکام ہیں کہ اُن کے مجروح کو قتل کیا جاوے گا اور بھاگنے والے کا تعاقب کیا جاوے گا اور بعد قتال کے یہ احکام ہیں کہ اُن کے ہاتھ سے جو عادل مقتول ہوں اُن کا قصاص نہ لیا جاوے گا۔ جو مال تلف کیا اُس کا ضمان نہ لیا جاوے گا عدل و قسط میں یہ سب احکام داخل ہیں اور اگر اُن کو قوت و شوکت نہیں ہی تو قتال کے وقت اُنکے متعلق یہ احکام ہیں کہ اُن کے مجروح کو قتل نہ کیا جاوے گا اور بھاگنے والے کا تعاقب نہ کیا جاویگا۔ اور بعد قتال کے یہ احکام ہیں کہ اُن کے ہاتھ سے عادل کا مال یا نفس جو تلف ہوا ہی اُس کا ضمان و قصاص لیا جاویگا یہ سب بھی عدل و قسط میں داخل ہیں اور احکام مشترکہ یعنی حالت قوت و عدم قوت دونوں میں یہ ہیں کہ قبل قتال انکے ہتھیار چھین لیے جاوینگے اور انکو گرفتار کر کے توبہ کرنے کے وقت تک قید رکھینگے اور وقت قتال یا بعد قتال انکی ذریت کو غلام لونڈی نہ بناوینگے ان کا مال غنیمت نہ ہوگا البتہ توبہ کرنے تک اموال کو محبوس رکھا جاویگا بعد توبہ کے پھر واپس دیدینگے یہ سب بھی عدل و قسط میں داخل ہی اور یہ سب احکام جب ہیں کہ مسلمانوں کا کوئی امام موجود ہو ورنہ لزوم بیت کا حکم اسی طرح عدم قدرت نصرت یا التباس حق و باطل کی صورت میں بھی لزوم بیت کا حکم ہی ان میں اکثر مسائل ہدایہ سے ہیں اور بعضے شاذ و نادر دوسرے دلائل سے پس اصلحوا میں امام کو انتظام کا اور اور دوسروں کو نصرت امام کا بھی حکم داخل ہی

حکم دوم نہی از تمسخر و طعن و تداعی بالقاب مکروہہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ ۠ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیئے کیا عجب ہے کہ (جن پر

اللغات

القوم جماعۃ رجال خاصۃ اللعن التنفیر علی المعائب سواء کان بحضرۃ ام لا التنابز التعایر والتداعی من النبز بمعنی اللقب (نص عرفا بالکسر علی الشخص من الالقاب ۱۲

البلاغۃ قولہ لا تلمزوا ولا تنابزوا اوثر التفاعل فی النبز دون اللمز قولا یلفظ فی الحال بعیب یلمزہ لامزہ فیتاح لہ بتتبع احوالہ حتی یطلع علی عیب یعیرہ بخلاف النبز فان من لقب بالکرہ قادر علی تلقیب الآخر بنظیر ذلک حالا فوقع التفاعل کذا فی الروح عن الزواجر ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ

اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔ کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے

اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

ہنستے ہیں) وہ اُن (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں (پھر وہ تحقیر کیسے کرتے ہیں) اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستی ہیں) وہ اُن (ہنسنے والیوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں (پھر وہ تحقیر کیسے کرتی ہیں) اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارو (کیونکہ یہ سب باتیں گناہ کی ہیں اور) ایمان لانے کے بعد (مسلمان پر) گناہ کا نام لگنا (ہی) بُرا ہے (یعنی یہ گناہ کرکے تمہاری شان میں یہ کہا جاسکتا کہ فلاں جس سے تم مراد ہو مسلمان گناہ یعنی خدا کی نافرمانی کرتا ہے نفرت کی بات ہے تو اس سے بچو) اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے (اور حقوق العباد کو تلف کرنے والے) ہیں (جو سزا ظالموں کو ملنی ہے وہی ان کو ملیگی) ف تمسخر وہ ہنسی ہے جس سے دوسرے کی تحقیر اور دل آزاری ہو اور جس سے دوسرے کا دل خوش ہو وہ مزاح کہلاتا ہے یعنی خوش طبعی اور وہ جائز ہے۔ اور قوم اور نسار فرمانے سے یہ مقصود نہیں کہ کئی مرد کئی مردوں سے اور کئی عورتیں کئی عورتوں سے تمسخر نہ کریں بلکہ مراد اس سے جنس رجال اور جنس نساء ہے خواہ واحد ہو یا متعدد۔ اور اگر مرد عورت سے یا عورت مرد سے تمسخر کرے اُس کا بھی یہی حکم ہے اور شاید اس کی تخصیص اسلیے کی اکثر تمسخر جنسوں ہی میں واقع ہوتا ہے اور اسلیے کہ جنس کے ساتھ تمسخر کرنے کی ممانعت بدرجۂ اولیٰ دال ہے کیونکہ اُس میں تمسخر کے علاوہ ایک بے غیرتی اور بیحیائی بھی ہے اور گو دوسرا شخص بالفعل کیسا ہی حقیر ہو مگر چونکہ خاتمہ دونوں کا مثل ہے اس لیے عسےٰ ان یکونوا خیرا منہم کا ہر حال میں مصداق ہوگا اور برے لقب سے ذکر کرنا اگر بلا غرض صحیح ہو تو حرام ہے اور اگر کوئی غرض صحیح ہو جیسے کوئی شخص لنگڑا ہے اور اسی پتہ سے پہچانا جاتا ہے تو اس لقب کے ذکر میں حرمت نہیں +

حکم سوم و چہارم و پنجم نہی از ظن سوء و تجسس و غیبت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں (اس لیے سب اقسام ظن کے حکم کو تحقیق کرکے کہ کونسا ظن مذموم ہے جائز ہے جو مرجا ممنوع ہے) اور (کسی کے عیب کا) سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔ کیا آپ میں غیبت کی مذمت تو کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم (ضرور) ناگوار سمجھتے ہو (پس غیبت بھی اسی کے مشابہ ہے اس سے بھی نفرت ہونا چاہیے مشابہت کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح انسان کو اُس کا گوشت جسمانی نوچ کر کھانے سے تمام جسمانی ہوتا ہے اسی طرح اُس کی آبرو کو گوشت سے زیادہ اعزو اشرف ہے ریختہ ہونے سے تمام قلبی ہوتا ہے گو بالفعل لوگوں کو اُس کی اس آبروریزی کی اطلاع نہیں عدم حس میں مشابہ مردہ کے ہے لیکن فی نفسہ تو مظنہ تمام ہے کذا فی الخازن) اور اللہ سے ڈرتے رہو (اور غیبت چھوڑ دو اور توبہ کرلو) بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا (اور) مہربان ہے ف ظن میں کثیر اور بعض جو کہ مقابل جمیع کا اور شامل کثیر کو ہے اسلیے فرمایا کہ ظن کی کئی قسم ہیں ایک واجب جیسے ظن فتحی غیر منصوص میں اور حسن ظن مع اللہ۔ اور دوسرا مباح جیسے ظن امور معاش میں اور ایسے شخص کے ساتھ بدگمانی کرنا جس میں علانیہ علامات فسق کے پائے جاتے ہیں جیسے شراب خانوں میں اور فاحشہ عورتوں کی دوکانوں مکانوں میں کسی کی آمد و رفت ہو اور اس پر فسق کا گمان ہو جاوے جائز ہے مگر یقین نہ کرے اسی طرح جو سوء ظن غیر اختیاری ہو مگر اُس کے مقتضا پر عمل نہ ہو اس میں بھی گناہ نہیں بشرطیکہ حتی الامکان اُس کو دفع کرے۔ اور تیسرا احرام جیسے الہیات و نبوات میں بلا دلیل قاطع یا کلامیات و فقہیات میں خلاف دلیل قاطع ظن کرنا یا جس میں علامات فسق کے قوی نہ ہوں بلکہ ظاہر اُصلاح کے آثار نمودار ہوں اُسکے ساتھ سوء ظن کرنا یہ حرام ہے چونکہ سب افراد ظن کے حرام نہ تھے اسلیے کثیر اُڑا دیا گیا اور یہ کثرت فی نفسہ ہے یہ ضرور نہیں کہ اس کی فردیں دوسری قسموں کی فردوں سے زیادہ ہوں اور اگر باعتبار عادت عامہ ناس کے دیکھا جاوے تو قسمیں باقیمن کے اعتبار سے بھی کثرت صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ زیادہ ابتلاء

البلاغۃ فی الرد والاحسن اجارۃ الترتیب فی ہذہ الآیۃ جار الامر آدلا باجتناب الطریق الی الاقوی لے العلم وہو الظن ثم نہی ثانیا عن طلب التحقیق وذلک الظن لیصیر علما القرار بجہالۃ ذلک سواء ثم نہی ثالثا عن ذکر ذلک اذا علم فہذہ ثلثۃ امور مرتبۃ ظن یعلم الخ۔ قال ابن حجر علیہ الرحمۃ انہ تعالیٰ ختم کلا من الآیتین بذکر التوبۃ رحمۃ بعبادہ وتعلیما علیہم لکن لما بدئت الاولی بالنہی عن شیء ختمت بالنفی فی وسن ترتیب لتقار بہا ولما بدئت الثانیۃ بالامر فی امنوا ختمت بما فی قولہ وما یکون حکمۃ وذکرا لتہدید الشدید فی الاولی بقولہ تعالیٰ وسن لم یتب الخ والعصف بالموعود فی الثانیۃ بقولہ الظالمون الخ۔ اور الجنۃ بجملۃ فی الآیۃ الثانیۃ فانہ امر نفی الی کل الظن والتجسس والغیبۃ بقولہ الظالمون الخ۔ ورد وہم العلم بہ غالب ۱۲

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ

اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے

لوگوں کا ظن حرام ہے میں ہے یہی تفصیل اُن اقسام کی جن کی طرف ان بعض الظن اثم کے ترجمہ میں اشارہ ہے اور سوءظن کے بارہ میں جو مشہور ہے الحزم سوء الظن اس کا مطلب یہ ہے کہ شتبہ شخص سے اپنی احتیاط رکھے پس سوءظن کے مقتضاء پر عمل کرنا مظنون بہ کے حق میں تو حرام ہے جیسے اُس کی تحقیر و تنقیص کرنا اُس کو ضرر پہونچانا اور خود ظان کو اپنے حق میں جائز ہے بایں معنی کہ اُس کی مضرت سے خود بچے۔ اور تجسس کے احکام اور آیت انجاءکم فاسق بنبا فتبینوا کی تفسیر میں بیان کیے گئے ہیں اور چھپ کر باتیں سُننا یا اپنے کو سوتا ہوا بنا کر باتیں سُننا لینا یہ تجسس میں داخل ہے البتہ اگر کسی سے مضرت پہونچنے کا احتمال ہو اور اپنی یا کسی مسلمان کی حفاظت کی غرض سے اُس مضرت رسان کی تدبیروں اور ارادوں کا تجسس کرے تو جائز ہے۔ اور غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیچھے اُس کی ایسی بُرائی کرنا کہ اُسکے سامنے کی جائے تو اُسکو رنج ہو گو وہ سچی ہی بات ہو ورنہ بہتان ہے اور پیٹھ پیچھے کی قید سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ سامنے جائز ہے کیونکہ وہ بھی داخل ہے جس کی ممانعت اوپر آئی ہے ولا تلمزوا انفسکم۔ اور محقق یہ ہے کہ غیبت گناہ کبیرہ ہے البتہ جس سے بہت کم تاذی ہو وہ صغیرہ ہو سکتا ہے جیسے کسی کے مکان یا سواری کی مذمت کرنا اور جو سامع دفع پر قادر ہو اُس کا سُننا بھی حکم تکلم میں ہے اور اس میں حق اللہ و حق العبد دونوں ہیں اسلیے توبہ بھی واجب ہے اور معاف کرانا بھی ضروری ہے البتہ بعض علماء نے کہا ہے کہ جب تک اُس شخص کو اس غیبت کی خبر نہ پہونچے تو حق العبد نہیں ہوتا نقلہ فی الروح عن الحسن والخیاطی وابن السباغ والنووی وابن الصلاح والزرکشی وابن عبد البر عن ابن المبارک لیکن اس صورت میں بھی جس شخص کے سامنے غیبت کی تھی اُس کے سامنے اپنی تکذیب کرنا ضرور ہے اور اگر ممکن نہ ہو تو مجبوری۔ اور بعد موت وارثوں سے معاف کرانا کافی نہیں بلکہ غائب اور میت میں اپنے اور اُن کے لیے کثرت استغفار کرتا ہے۔ اور صبی اور مجنون اور کافر ذمی کی غیبت بھی حرام ہے کیونکہ اُسکی ایذاء حرام ہے اور کافر حربی مباح الایذاء کی غیبت باعتبار تضییع وقت کے مکروہ ہے۔ اور غیبت کبھی فعل سے بھی ہوتی ہے مثلاً کسی لنگڑے کی نقل بنا کر چلنے لگے جس سے اُس کی حقارت ہو اور جس سے معاف کرایا جاوے اُسکے لیے مندوب ہے کہ معاف کرے ولا یلزمہ لان ذلک تتبع منہ اور بعض روایات سے ثابت ہے کہ یہ آیت محرم غیبت عام مخصوص البعض ہے یعنی اگر بُرائی ذکر کرنے کی کوئی ضرورت یا مصلحت ہو جو شرعاً معتبر ہو تو وہ غیبت حرام میں داخل نہیں جیسے ظالم کی شکایت ایسے شخص کے سامنے جو ظلم کو دفع کرسکے یا مستفتی صورت واقعہ بیان کرنے کی غرض سے کسی کا ذکر کرے یا مسلمانوں کو کسی کے شر و دنیوی یا دینی سے بچانے کے لیے کسی کا حال بتلاوے یا کسی معاملہ کے متعلق اُس سے مشورہ لینے کے وقت کسی کا حال ظاہر کردے ومثل ذلک یا جو شخص اپنے فسق کو خود آشکارا کرتا ہو اور بلا اضطرار غیبت سُننا مثل غیبت کرنے کے ہے۔ ھذا کلہ من الروح اور ایجاب احد کم میں صرف غیبت کی مذمت شاید کثرت ابتلاء کی وجہ سے ہو۔

حکم ششم نہی از تفاخر بالانساب

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ اے لوگو ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت (یعنی آدم وحوا) سے پیدا کیا ہے (پس) ہم سب برابر ہیں) اور (پھر جس بات میں فرق رکھا ہے کہ) تم کو مختلف قومیں اور (پھر اُن قوموں میں) مختلف خاندان بنایا (سو محض اسلیے) تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو (جسمیں بہت سی مصلحتیں ہیں نہ اسلیے کہ ایک دوسرے پر تفاخر کرو کیونکہ) اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اور پرہیزگاری ایسی چیز ہے کہ اُسکا حال کسی کو معلوم نہیں بلکہ اسکے حال کو محض اللہ (خوب جاننے والا اور وہی اُس سے) پورا خبردار ہے (پس اُسپر بھی شیخی مت کرنا کما قال تعالیٰ ولا تزکوا انفسکم ف شعب خاندان کی جڑ کو کہتے ہیں اور قبیلہ اُسکی شاخ کو مثلاً سید ایک شعب ہے اور حسنی و حسینی قبائل ہیں وعلی ہذا۔ اور تعارف کی مصلحتیں متعدد ہیں مثلاً ایک نام کے دو شخص ہیں خاندان کے تفاوت سے دونوں میں تمیز ہو سکتا ہے اور مثلاً یہ کہ اس سے دور کے اور نزدیک کے رشتوں کی پہچان ہوتی ہے اور بقدر قرب و بعد نسب کے اُنکے حقوق شرعیہ ادا کیے جاتے ہیں اور مثلاً اس سے مصاہرت کا قرب و بعد معلوم ہوتا ہے تو ماحب و محجوب متعین ہوتا ہے اور مثلاً یہ کہ اپنا خاندان معلوم ہوگا تو اپنے کو دوسرے خاندان کی طرف منسوب کریگا جسکی ممانعت حدیث میں آئی ہے اور شرف نسبی معتبر ہے کمی حد

اللغات

قولہ شعوبا فی الدار کالشعب الطبقۃ الاولی من الطبقات التی علیہا العرب فالشعب تجمع القبائل وہی تجمع العمائر وہی تجمع البطون وہی تجمع الافخاذ وہی تجمع الفصائل فخزیمۃ شعب کنانۃ قبیلۃ وقریش عمارۃ وقصی البطن وہاشم فخذ والعباس فصیلۃ وسمی الشعوب لان القبائل تشعبت منہا اھ مختصر ۱۲۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

یہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ آپ فرما دیجیے کہ تم ایمان تو نہیں لائے لیکن یوں کہو کہ ہم مطیع ہو گئے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کا کہنا مان لو

لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا

تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی کم نہ کرے گا بے شک اللہ غفور رحیم ہے پورے مومن وہ ہیں جو اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہیں کیا

وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اور اپنے مال اور جان سے خدا کے رستہ میں محنت اٹھائی یہ لوگ ہیں سچے آپ فرما دیجیے کہ کیا خدا تعالیٰ کو اپنے دین کی خبر دیتے ہو۔ حالانکہ اللہ کو تو سب

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ

آسمان اور زمین کی سب چیزوں کی خبر ہے اور اللہ سب چیزوں کو جانتا ہے یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر

عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۲ ۸ ۱۴

احسان رکھتا ہے کہ اُس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی بشرطیکہ تم سچے ہو اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی سب مخفی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے سب اعمال کو بھی جانتا ہے۔

اور دوسرے پارہ الم کے ختم آیت تلك امة قد خلت واقعہ موقع اول کی تفسیر میں لکھ چکا ہوں ملاحظہ کر لیجیے ربط اوپر تفاخر بالانساب کے بعد ان اکرمکم الخ میں دعوی تقدس سے منع کی طرف بھی اشارہ ہو جیسا اوپر تفسیر کی تقریر سے معلوم ہو چکا ہے آگے ایک ایسی ہی خاص جماعت کی تقبیح ہے جنہوں نے بطور ریا کے اسکا اظہار اور دعوی کیا تھا اور چونکہ وہ کاذب تھے اسلیے تقبیح اور زیادہ ہے اور شروع سورت میں جو مضمون تھا آداب نبویہ کا اُن کا یہ دعوی چونکہ بطور احسان جتلانے کے تھا تو قطع نظر کذب اور ریا سے آپکے ساتھ بھی گستاخی ہے پس یہ مضمون جیسا اپنے ماقبل متصل سے مرتبط ہے اسی طرح شروع سورت کے مضمون سے بھی مرتبط ہے اور سورت کا آداب نبویہ سے شروع اور اسی پر ختم ہونا شہیر ہے آپکی عظمت شان کی طرف اور نیز اس طرف کہ اصل حقوق میں آپ ہی ہیں اور دوسرے اہل حق جن کا ذکر درمیان میں آگیا وہ حقوق میں اس حیثیت سے تابع ہیں کہ اکثر حقوق مخصوص باہل اسلام یہاں مذکور ہیں اور شرکت فی الاسلام ان سب کو آپ ہی کی بدولت ہوئی اور ان آداب کو بندہ نے ایک ہی حکم قرار دے کر تمام مضامین کو اُس کی تفصیل قرار دی ہے ورنہ اگر ان کو جدا کیا جائے تو وہ بھی متعدد ہیں۔ اول لا تقدموا ثانی لا ترفعوا ثالث لا تجهروا رابع لو انهم صبروا خامس ان جاءكم سادس اعلموا الخ سابع یہ جو آگے آتا ہے۔ نهى عن الرياء والامتنان بخضوع الرسول۔ اور جو متعلق توسین کے تھے۔ یہ کامل تیرہ ہوئے اور اگر تسخر اور لمز و تنابز کو تین قرار دیے جاویں تو یہ سورت پندرہ حکموں پر مشتمل ہوگی ✤

نہی عن الامتنان بالایمان

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

یہ گنوار (بنی اسد وغیرہ) آپکے پاس آکر جو ایمان لانے کے مدعی ہوتے ہیں یہ ہمیں کئی امر قبیح کے مرتکب ہوتے ہیں ایک تو کذب (کہ بلا تصدیق قلب محض زبان سے) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ فرما دیجیے کہ تم ایمان تو نہیں لائے (کیونکہ وہ موقوف ہے تصدیق قلبی پر اور وہ منفی ہے جیسا عنقریب آتا ہے ولما یدخل الایمان) لیکن (ہاں) یوں کہو کہ (ہم مخالفت چھوڑ کر) مطیع ہو گئے (اور اطاعت یعنی ترک مخالفت محض ظاہری موافقت سے بھی متحقق ہو جاتی ہے) اور (باقی) ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا (اس لیے ایمان کا دعوے مت کرو) اور (گو اب تک تم ایمان نہیں لائے لیکن اب بھی) اگر تم اللہ اور اُس کے رسول کا (سب باتوں میں) کہنا مان لو (جس میں یہ بھی داخل ہے کہ دل سے ایمان لے آؤ) تو اللہ تمہارے اعمال میں سے (جو کہ بعد ایمان کے ہونگے محض اس وقت کے کفر و کذب کی وجہ سے جو کہ اُس وقت کے اعتبار سے

اللغات تولا یلتکم لات یلیت اجوف بمعنی النقص ۱۲ | **النحو** ان اسلموا بتقدیر الباء ۱۲

سورۃ قٓ مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی خمس واربعون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

ق۔ قسم ہے قرآن مجید کی بلکہ ان کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا آگیا سو کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ عجیب بات ہے۔ جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو کیا دوبارہ زندہ ہوں گے

گذشتہ ہوگا) ذرا بھی کم نہ کرے گا (بلکہ سب کا پورا پورا ثواب دیگا کیونکہ) بیشک اللہ غفور رحیم ہے (اب ہم سے سنو کہ کامل مؤمن کون ہیں تاکہ اگر تم کو مؤمن بننا ہی تو ویسے بنو سو) پورے مؤمن وہ ہیں جو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لائے پھر (ایمان پر مستمر بھی رہے یعنی عمر بھر کبھی) شک نہیں کیا اور اپنے مال اور جان سے خدا کے رستہ میں (یعنی دین کے لیے) محنت اُٹھائی (جیسے جہاد وغیرہ سب آگیا سو) یہ لوگ ہیں سچے (یعنی پورے سچے اور یوں اگر نفس تصدیق ہو تب بھی نفس صدق ہو جاویگا بخلاف تمہارے کہ ادنیٰ درجہ کا ایمان کہ تصدیق ہے وہ تک حاصل نہیں اور دعویٰ کرتے ہیں ایمان کامل کا پس ایک امر قبیح تو ان سے یہ صادر ہوا یعنی کذب کما قال تعالیٰ ومن الناس من یقول اٰمنا الیٰ قولہ ماھم بمؤمنین اور دوسرا امر قبیح یہ ہے کہ دھوکہ دیتے ہیں کما قال تعالیٰ یخادعون اللہ سو) آپ (ان سے) فرما دیجیے کہ کیا خدا تعالیٰ کو اپنے دین (قبول کرنے) کی خبر دیتے ہو (یعنی اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں کہ تمنے ایمان نہیں قبول کیا باوجود اسکے جو تم دعویٰ قبول کا کرتے ہو تو لازم آتا ہے کہ خلاف علم خداوندی خدا تعالیٰ کو ایک بات بتلاتے ہو) حالانکہ (یہ محال ہے کیونکہ) اللہ کو تو سب آسمان اور زمین کی سب چیزوں کی (پوری) خبر ہے اور (نہ علاوہ معلومات وادراک کے) اللہ (اور بھی) سب چیزوں کو جانتا ہے (تو اُس کو کوئی کیا بتلاویگا اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کو جو تمہارے متعلق علم ہے کہ تم ایمان نہیں لائے وہی صحیح ہے والا لاستدام المحال وھذا کما قال تعالیٰ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السمٰوٰت ولا فی الارض۔ اور تیسرا امر قبیح جسکے یہ مرتکب ہوتے ہیں یہ ہے کہ) یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں (جو نہایت درجہ گستاخی ہے کہ دیکھیے ہم نہ لڑے نہ بھڑے مسلمان ہو گئے اور لوگ بہت پریشان کر کے مسلمان ہوئے ہیں سو) آپ کہہ دیجیے کہ مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو (اسلیے کہ قطع نظر گستاخی کے تمہارے اسلام سے میرا کیا نفع ہو گیا اور اسلام نہ لانے سے میرا کیا ضرر ہو گیا اگر تم سچے ہوتے تو تمہارا ہی آخرت کا نفع تھا اور جھوٹے ہونے میں بھی تمہارا ہی دنیا کا نفع ہے کہ قتل وقید سے بچ گئے سو مجھ پر احسان رکھنا محض جہل ہے) بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اُس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی بشرطیکہ تم (اس دعوے ایمان میں) سچے ہو (کیونکہ ایمان بڑی نعمت ہے اور بدون تعلیم و توفیق حق تعالیٰ کے نصیب نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے کہ ایسی بڑی نعمت عطا فرمائی سو بس کھپ۔ وخذلنا۔ وہ شان سے باز آؤ اور یہ یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی سب مخفی باتوں کو جانتا ہے اور (اسی علم محیط کی وجہ سے) تمہارے سب اعمال کو بھی جانتا ہے (اور اُن ہی کے موافق تم کو جزا دیگا پھر اُس کے سامنے باتیں بنانے سے کیا فائدہ) ف ان آیات کی تفسیر میں روایت سے متعلق جس قدر مضمون ہے وہ سب در منثور سے ہے۔ اور بعض مضامین میں جو بظاہر تکرار معلوم ہوتا ہے وہ اختلاف غرض سے مندفع ہو گیا جیسا احقر نے بیان کیا ہے کہ تین چیزوں کا بیان مقصود ہے کذب وخداع ومنت وھذا من المواھب وللہ الحمد۔ اور یمنون علیک ان اسلموا میں یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ انہوں نے تو اٰمنا کہا تھا اسلمنا نہیں کہا تھا۔ جواب یہ ہے کہ اگر اٰمنا ہوتا تو اس کا شبہ ہو سکتا تھا اور صیغہ غائب تو اُن کا کلام ہی نہیں سکتا بلکہ اُن کے ایمان کو چونکہ اوپر اسلام فرمایا ہے اور وہ اس کے مدعی تھے اسلیے اسلموا سے یہ مقصود ہے کہ وہ اپنی ظاہری اطاعت کا جس کو واقع میں اسلام کہنا زیادہ زیبا ہے اور وہ اُس کو ایمان کہتے ہیں آپ پر احسان رکھتے ہیں اور آگے اسکا مکذب ہے تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ اور ھدٰکم للایمان میں لفظ ایمان فرمانے سے شبہ نہ کیا جاوے کہ اُس کا ایمان ہونا تسلیم کر لیا گیا بات یہ ہے کہ یہاں بطور فرض کے گفتگو ہے جس میں اُن کی طرف سے حکایت کی گئی ہے جیسا ان کنتم صٰدقین میں اس کا قرینہ ہے یعنی اگر بالفرض تمہارے دعوے کے موافق اس کو ایمان مان لیا جائے تو بھی خدا ہی کا احسان ہے فتبصر وتشکر واللہ اعلم۔ اور یہاں اسلام سے مراد اسلام لغوی ہے شرعی نہیں پس اس آیت سے ایمان وا سلام کے تغایر پر استدلال کرنا غیر صحیح ہے تم بحمد اللہ تفسیر سورۃ الحجرات لثلاثین من شھر ربیع الثانی وقت اذان الظھر یوم الاربعاء ویتلوہ المنزل السابع المفتتح بسورۃ ق نشاء اللہ تعالیٰ

سورۃ قٓ مکیۃ وھی خمس واربعون اٰیۃ

ربط سورت گذشتہ کے ختم پر واللہ بصیر بما تعملون میں اشارہ ہے وقوع مجازاۃ کی طرف اور اس سورت میں تمام تر یہی بعث وجزا کا مضمون ہے اسکا امکان اور اسکا وقوع اور اسکے واقعات اور جو مضامین اسکے مناسب ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

النحو قولہ بل عجبوا اضراب عن محذوف قدر مع جواب القسم ای اقسم بالقرآن انا ارسلناک نذیرا لکنھم ما صدقوا بل الخ۔ قولہ اذا متنا جوابہ مقدر دل علیہ المذکور ۱۲

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْ

یہ دوبارہ زندہ ہونا بہت ہی بعید ہے۔ ہم اُن کے اُن اجزا کو جانتے ہیں جن کو مٹی کم کرتی ہے۔ اور ہمارے پاس کتاب محفوظ ہے۔ بلکہ سچی بات کو جبکہ وہ ان کو پہونچی ہے جھٹلاتے ہیں غرض یہ کہ وہ

اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا

ایک متزلزل حالت میں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر کی طرف آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اُس کو کیسا بنایا اور اُس کو آراستہ کیا اور اُس میں کوئی خلل نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اُس میں

فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اُگائیں جو ذریعہ ہو بینائی اور دانائی کا ہر رجوع ہونے والے بندے کے لیے۔ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ

پھر اُس سے بہت سے باغ اُگائے اور کھیتی کا غلہ اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جنکے گچھے خوب گوندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بندوں کے رزق دینے کے لیے اور ہم نے اُسکے ذریعہ سے مردہ زمین کو زندہ کیا

كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ

اسی طرح زمین سے نکلنا ہوگا ان سے پہلے قوم نوح اور اصحاب الرس اور ثمود اور عاد اور فرعون اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ

وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ ع ۱۵

اور قوم تبع تکذیب کر چکے ہیں۔ سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا سو میری وعید محقق ہوگئی۔ کیا ہم پہلی بار کے پیدا کرنے میں تھک گئے۔ بلکہ یہ لوگ از سر نو پیدا کرنے کی طرف سے شبہہ میں ہیں

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ ق (اس کے معنی اللہ کو معلوم ہیں) قسم ہے قرآن

مجید کی (یعنی جس کو دوسری کتابوں پر مجد و شرف ہے کہ ہم نے آپ کو عذاب قیامت سے ڈرانے کے لیے بھیجا ہے مگر ان لوگوں نے نہ مانا) بلکہ ان کو اس بات پر تعجب ہوا کہ انکے

پاس ان ہی (کی جنس) میں سے (کہ بشر ہیں) ایک ڈرانے والا (پیغمبر) آگیا (جس نے ان کو قیامت کے دن سے ڈرایا) سو (اسپر) کافر لوگ کہنے لگے کہ (لوں تو خود) یہ (ایک عجیب

بات ہے کہ بشر پیغمبر ہو دوسرے پھر دعوی بھی عجیب بات کا کرے کہ دوبارہ زندہ ہونگے بھلا) جب ہم مرگئے اور مٹی ہوگئے تو کیا دوبارہ زندہ ہونگے یہ دوبارہ زندہ ہونا (امکان سے)

بہت ہی بعید ہے (اس دعوی محال سے اور بھی نفی پیغمبری کی ہوتی ہے۔ حق تعالی آگے امکان ثابت فرماتے ہیں کہ امکان سے بعید ہونا یا تو باعتبار قابل کے ہو کہ محل میں قابلیت حیوۃ

کی نہ ہو یہ تو بالمشاہدہ باطل ہے کیونکہ محل بفعل خود حیوۃ سے متصف ہے اور یا باعتبار فاعل کے ہو کہ اُس کو علم اُن اجزا کا نہ ہو یا ان میں تصرف کرنے کی قدرت نہ ہو تو ہمارے علم

کی تو یہ شان ہے کہ) ہم اُنکے اُن اجزا کو جانتے ہیں جن کو مٹی (کھاتی اور) کم کرتی ہے اور (یہ) نہیں کہ آج سے جانتے ہیں بلکہ ہمارا علم قدیم ہے حتی کہ ہم نے قبل وقوع ہی سب شیاء کے سب حالات

اپنے علم قدیم سے ایک کتاب میں کہ لوح محفوظ کہلاتی ہے لکھ دیئے تھے اور اب تک) ہمارے پاس (وہی کتاب (یعنی لوح) محفوظ (موجود) ہے جس میں ان اجزا کا مکان اور وضع اور

اللغات مریج مضطرب من مرج الخاتم فی اصبعہ اذا قلق من الہزال والاسناد مجازی مبالغۃ لان المضطرب صاحبہ فریع شقوق وفتوق۔ زوج صنف۔ بھیج حسن یبہج ویسر من نظر الیہ۔ حب الحصید حب الزرع الذی من شانہ ان یحصد من البر والشعیر واشباہہا۔ باسقات طوالا۔ قوم طلع النظر فی حواشی آخر البحر السابع ۱۲

النحو قولہ بل کذبوا ترق عن التعجب لان التکذیب اشد منہ قولہ بل ھم اضراب عن مقدر ای لیسوا علی ہذا ۱۲

البلاغۃ

قولہ رزقا علۃ لقولہ فانبتنا وفی تعلیلہ بذلک بعد تعلیل انبتنا الاول بالتبصیر والتذکیر تنبیہ علی ان اللائق بالعبد ان یکون انتفاعہ بذلک من حیث التذکر والاستبصار اقدم واہم من منفعۃ من حیث الرزق کذا فی الروح۔ قولہ احییا وکذلک الخروج فی التعبیر عن اخراج النبات من الارض بالاحیاء وعن احیاء الموتی بالخروج تفخیم لشان الانبات وتہوین امر البعث وتحقیق للماثلۃ بین اخراج النبات واحیاء الموتی لتوضیح منہاج القیاس وتقریبہ الی افہام الناس ۱۲

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے جی میں جو خیالات آتے ہیں ہم اُن کو جانتے ہیں۔ اور ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اُس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ۔

مقدار اور وصف سب کچھ ہے سو اگر علم قدیم کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو یوں ہی سمجھے کہ وہ دفتر جس میں سب کچھ ہے حق تعالےٰ کے سامنے حاضر ہے مگر یہ لوگ پھر بھی بلاوجہ تعجب ہی میں ہیں) بلکہ (تعجب سے بڑھ کر یہ کہ) سچی بات کو (جس میں مسئلہ نبوت و بعث بھی ہے) جبکہ وہ ان کو پہونچتی ہے جھٹلاتے ہیں غرض یہ کہ وہ ایک متزلزل حالت میں ہیں (کہ کبھی تعجب ہے کبھی تکذیب ہے۔ یہ درمیان میں بطور جملہ معترضہ کے تھا اُن کی شناعت حال کے مؤکد کرنے کے لیے اور آگے بیان ہے قدرت کا یعنی) کیا ان لوگوں (کو ہماری قدرت کا علم نہیں ہے اور کیا انہوں) نے اپنے اوپر کی طرف آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اُس کو کیسا (اُونچا اور بڑا) بنایا اور (ستاروں سے) اُس کو آراستہ کیا اور اُس میں (بوجہ غایت استحکام کے) کوئی رخنہ تک نہیں (جیسا کفر تعمیرات میں زمانہ دراز کے بعد رخنہ پڑجاتا ہے اور دوسری آیت میں جو دروازے آسمان کے آئے ہیں وہ شقوق و فروج کے مغایر ہیں۔ یہ تو آسمان میں ہماری قدرت نمایاں ہے) اور زمین (میں یہ قدرت ظاہر ہے کہ اُس) کو ہم نے پھیلایا اور اُس میں پہاڑوں کو جمادیا اور اُس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اوگائیں جو ذریعہ ہے بینائی اور دانائی کا (یعنی ہماری قدرت کی معرفت کا) ہر رجوع ہونے والے بندے کے لیے (یعنی ایسے شخص کے لیے جو اسی غرض سے مصنوعات میں فکر کرنے کی طرف متوجہ ہو کہ وہ عین توجہ الے الصانع ہے) اور (ہماری قدرت اس سے ظاہر ہے کہ) ہم نے آسمان سے برکت (یعنی نفع) والا پانی برسایا پھر اُس سے بہت سے باغ اُگائے اور کھیتی کا غلہ اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جنکے گچھے خوب گوندھے ہوئے ہوتے ہیں بندوں کے رزق دینے کے لیے اور (دوسری نباتات مثل گیاہ وغیرہ کے جانے کے لیے بھی) ہم نے اُس (بارش) کے ذریعہ سے مردہ زمین کو زندہ کیا (پس) اسی طرح (سمجھ لو کہ مردوں کا) زمین سے نکلنا ہوگا (کیونکہ قدرت ذاتیہ کے اعتبار سے تمام مقدورات متساوی ہیں اور قدرت علے الاکبر کا قدرت علی الاصغر پر دال ہونا زیادہ اظہر ہے اس لیے آسمان و زمین کا ذکر اور زیادہ مناسب ہوا کما قال لخلق السمٰوٰت والارض اکبر جب ان امور پر قدرت ہماری ثابت ہوگئی تو اعیار موتٰی پر کیوں نہ ہوگی پس مقدور ممکن اور فاعل علم و قدرت سے متصف پھر تعجب یا تکذیب کیا۔ یعنی آگے وعید ہے مکذبین کی ان کی تخویف کے لیے یعنی جس طرح یہ لوگ انکار قیامت سے رسول کی تکذیب کرتے ہیں اسی طرح) ان سے پہلے قوم نوح اور اصحاب الرس اور ثمود اور عاد اور فرعون اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ اور قوم تبع تکذیب کر چکے ہیں (یعنی) سب نے پیغمبروں کو (یعنی اپنے اپنے پیغمبر کو توحید اور رسالت اور بعث میں) جھٹلایا سو میری وعید (اُن پر) محقق ہوگئی (کہ اُن سب پر عذاب نازل ہوا اسی طرح ان مکذبین پر عذاب آوے گا خواہ دنیا میں بھی یا صرف آخرت میں۔ وعید کے بعد پھر مضمون اول کی طرف دوسرے طور پر عود ہے کہ) کیا ہم پہلی بار کے پیدا کرنے میں تھک گئے (کہ دوبارہ زندہ نہ کرسکیں یعنی ایک مانع یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فی نفسہٖ عمل بھی مقدور اور فاعل بھی عالم اور قادر مگر عارض تعب کی وجہ سے قدرت کی تنفیذ نہیں ہوتی اس لیے اس کی نفی بھی فرمادی یعنی اس کا بھی احتمال نہیں کیونکہ تعب بوجہ نقص قدرت کے ہوتا ہے اور صفات غیر متناہی من الغیر میں نقص محال ہے پس صحت بعث دلائل سے ثابت ہوگئی اور یہ جو انکار کر رہے ہیں سو ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے) بلکہ یہ لوگ از سر نو پیدا کرنے کی طرف سے (محض بے دلیل) شبہہ میں (پڑے ہوئے) ہیں (جو دلائل کے سامنے کسی طرح قابل التفات نہیں) ف افلم ینظروا الی السماء سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آسمان نظر آتا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ نیلگوں جو نظر آتا ہے کرۂ بخار ہے سو اس کی تطبیق دو طور سے ہوسکتی ہے ایک یہ کہ نظر آنا عام ہے بلا حجاب ہو یا وراء حجاب سے ہو پھر خواہ اُس حجاب کا لون بھی اُس کے لون میں ملجائے یا نہ ملے پس یہ لون جو نظر آتا ہے اگر مسلم ہو کہ کرۂ بخار کا ہے تو ممکن ہے کہ اس میں لون آسمان کا بھی ممزوج ہو۔ اور دوسرے یہ کہ ینظروا سے مراد نظر فکری لیجائے اور اُس کو مجازاً نظر کہدیا جاوے اور چونکہ سموات کا وجود مع اُسکے اوصاف خاصہ کے دلائل صحیحہ سے ثابت ہے اسلیے وہ محل فکر ہوسکتا ہے اور اول صورت میں اُس کی تزئین کے دونوں طرفین یعنی مزین و مزین بہ منظور معنی محسوس ہیں اور دوسری صورت میں مزین محل فکر اور مزین بہ محسوس ہے اور الی السماء کو بمعنی الی آثار السماء بھی کہہ سکتے ہیں مثل نجوم کے۔ اور قوم نوح اور عاد اور ثمود اور فرعون اور قوم لوط کے قصے تو متعدد جگہ آچکے ہیں اور اصحاب الرس کا قصہ پارہ نوزدہم کے رکوع دوم میں اور اصحاب ایکہ کا اس پارہ کے رکوع چہاردہم میں اور قوم تبع کا سورۂ دخان کے پہلے رکوع میں گذر چکا ہے۔ اور اخوان لوط کی ایک ضروری تحقیق سورۂ سفار قصہ لوط کے ختم پر گذری ہے ۔ **تتمہ سابق** وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝

اللغات حبل الورید فی الصراح رگ گردن ہمادریدان اضافۃ الحبل الیہ بیانیۃ او الحبل العرق فکونہ شبیہا بالورید لا قلادۃ عقدان فی صفحتی العنق وہما الوہمان بتضعفان فی الذبح والورید عروق غیر ضوارب کالشرایین للضوارب وقیل العروم ۱۲ **النجوز** توسوس بہ عبارۃ المصنف ۱۲

البلاغۃ قولہ اقرب الیہ فی الروح ای العلم بہ او الاجل العرق نکرہ شبہہا بالورید لا یعنی علینا شیئ من خفایا علمنا انہ الخالق السبب الیہ سبب لان القرب المکانی فی العادۃ سبب العلم بہ او الاول والکلام من باب التمثیل حبل الورید مثل فی فرط القرب قال ذو الرمۃ علی ما فی الکشاف یہ للموت او فی الی من حبل الورید ۔ والحبل معروف والمراد بہا العرق بشبہہ بہ اضافتہ الیہ او الورید للبیان کشجر الاراک اھ ۱۲

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ

جب دو اخذ کرنے والے فرشتے اخذ کرتے رہتے ہیں جو کہ داہنی اور بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں - وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اُس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار ہے - اور موت کی سختی آپہونچی

بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۝ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۝

یہ وہ چیز ہے جس سے تو بدکتا تھا اور صور پھونکا جاویگا یہی دن ہوگا وعید کا اور ہر شخص اس طرح آوے گا کہ اُس کے ساتھ ایک اُس کو لیجانے والا ہوگا اور

لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝

تو اس دن سے بیخبر رہا سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹا دیا سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور فرشتہ جو اس کے ساتھ رہتا تھا عرض کریگا کہ یہ وہ ہے جو میرے پاس تیار ہے

أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝

ہر ایسے شخص کو جو ہم میں ڈالدو جو کفر کرنے والا ہو اور ضد رکھتا ہو - اور نیک کام سے روکتا ہو اور حد سے باہر ہو جانے والا ہو - اور شبہہ پیدا کرنیوالا ہو جس نے خدا کے ساتھ دوسرا معبود تجویز کیا ہو سو ایسے شخص کو سخت عذاب

قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ۝

وہ شیطان جو اس کے ساتھ رہتا تھا کہیگا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے اسکو گمراہ نہیں کیا لیکن خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا - ارشاد ہوگا کہ میرے سامنے جھگڑے کی باتیں مت کرو اور میں تم پہلے ہی تمہارے پاس وعید بھیج چکا تھا -

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

میرے ہاں بات نہیں بدلی جاوے گی اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں -

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۝ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۝ لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

(اور پر امکان بعث ثابت ہو چکا) اور (آگے اُس کے وقوع کا بیان کرنا ہے اور چونکہ وقوع کی غایت مجازاۃ ہے اور مجازاۃ موقوف ہے اس پر کہ جزا دینے والے کو اعمال کا علم اور عامل پر قدرت بھی ہو اسلیے اول اُس کو بتلاتے ہیں کہ) ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے (جو اعلیٰ درجہ کی دلیل ہے قدرت پر) اور اُس کے جی میں جو خیالات آتے ہیں ہم اُن (تک) کو بھی جانتے ہیں (اور اُس کی لسان اور جوارح سے جو صادر ہو اُس کو تو بدرجہ اولیٰ جانتے ہیں) اور (بلکہ ہمکو اُس کے احوال کا ایسا علم ہے کہ اُس کو خود بھی اپنے احوال کا ویسا علم نہیں پس بایں علم کے) ہم انسان کے اسقدر قریب ہیں کہ اُس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ (جس کے قطع ہونے سے انسان مرجاتا ہے اور چونکہ عادۃً ناس میں طریقہ ازہاق روح کا غالباً قطع گردن ہے اسلیے یہ تعبیر اختیار کی گئی اور یہ گردن کی رگیں ورید اور شریان دونوں کو محتمل ہیں مگر شریان مراد لینا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اُن میں روح غالب اور خون مغلوب رہتا ہے اور ورید میں بالعکس اور یہاں جس کو روح میں زیادہ دخل ہے اُس کا مراد لینا مناسب ہے اور سورہ حاقہ میں وتین یعنی رگ دل سے تعبیر کرنا اس کا مؤید ہے کیونکہ جو رگیں قلب سے ثابت ہیں وہ شریانیں ہیں اور گو قرآن میں لفظ ورید ہے مگر معنی لغوی اُس کے عام ہیں پس مطلب یہ ہوا کہ ہم باعتبار علم کے اُس کی روح اور نفس سے بھی نزدیک تر ہیں یعنی جیسا علم انسان کو اپنے احوال کا ہے ہم کو اُس کا علم خود اُس سے بھی زیادہ ہے چنانچہ علم حصولی میں انسان کو اپنی بہت سی حالتوں کا علم نہیں ہوتا اور جن کا علم ہوتا ہے بعض اوقات اُن کا نسیان یا اُن سے ذہول ہو جاتا ہے اور حق تعالیٰ میں یہ احتمالات گنجایش ہی نہیں رکھتے - اور علم حضوری میں گو حضور معلوم کا لازم ہے مگر بوجہ حادث ہونے کے خود وہ وجود معلوم سے متاخر ہے اور حق تعالیٰ کا علم جو اس سے متعلق ہو وہ اس کے وجود سے متقدم ہے اور ظاہر ہے کہ جو علم ہر حالت میں ہو اُس کا تعلق بہ نسبت اُس کے کہ ایک حالت میں ہو زیادہ ہوگا غرض علم باری کا جمیع احوال انسانیہ کے ساتھ متعلق ہونا بھی ثابت ہو گیا اور علاوہ اس کے کہ وہ اعمال ہمارے علم میں محفوظ اور منضبط ہیں اُس حفاظت اور انضباط کی ایک ظاہری صورت بھی تجویز فرما دی ہے جو بوجہ موافقت عادۃ کے امر ضروری والزم فی الجملہ ہے سو ان کو اُس وقت کی بھی حالت بتلا دیجیے کہ) جب دو اخذ کرنے والے

اللغات قولہ یتلقی یعنی التقی والاخذ عتید معد تہیأ - سکرۃ شدۃ تحید مال یمیل ۱۲

النحو قعید ای عن الیمین قعید وعن الشمال قعید فحذف من الاول لدلالۃ الثانی علیہ ۱۲

فرشتے (انسان کے اعمال کو جب وہ اُس سے صادر ہوتے ہیں) اخذ کرتے رہتے ہیں جو کہ داہنی اور بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں (اور برابر ہر عمل کو لکھتے رہتے ہیں بقولہ تعالیٰ ان رسلنا یکتبون ما تمکرون وقولہ تعالیٰ انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون یہاں تک کہ سب اعمال میں اھون واخف حرفا تکلم ہے مگر اُن کی یہ کیفیت ہے کہ) وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اُس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار (موجود ہوتا) ہے (اگر وہ نیکی کا کلام ہوا تو داہنے والا اور اگر بدی کا کلام ہوا تو بائیں والا پس اور اعمال متفرق تو کیوں نہیں ضبط کیے جاویں گے پس علم الٰہی کے ساتھ اعمال کا دفتر ملائکہ میں منضبط ہونا ثابت ہو گیا) اور (آگے اصل مقصود تو قیامت وجزا کے وقوع کو بتلانا ہی مگر اول اُس کے مقدمہ کو کہ موت ہی بتلاتے ہیں اور گو اُس کا کسی کو انکار نہیں مگر اکثر قیامت کا انکار موت ہی کے ذہول سے ہے پس موت کا نصب العین کر دینا انسان کو فکر اور طلب حق میں واقع کر سکتا ہے جس کے بعد دلائل صحیحہ میں غور کر کے اس کے وقوع کا قائل ہو سکتا ہے پس ارشاد ہے کہ لو ہوشیار ہو جاؤ) موت کی سختی (قریب) آپہونچی (یعنی ہر شخص کی موت قریب ہی چنانچہ ظاہر ہے آگے بطور صنعت التفات کے انسان کو جس کا ذکر لقد خلقنا الانسان میں تھا خطاب ہے کہ) یہ (موت) وہ چیز ہے جس سے تو بدکتا (اور بھاگتا) تھا (فاجر تو بوجہ دنیا کے اور غیر فاجر اقتضائے طبعی سے اور اس امر طبعی پر گاہے شوق کا غالب ہو جانا معارض اس کے نہیں کیونکہ مقصود بیان کرنا اثر فی نفسہ کا ہے نہ بالنظر الی العوارض) اور (بعد بیان مقدمہ کے اب وقوع کا بیان ہے جو کہ مقصود تھا یعنی قیامت کے دن دوبارہ) صور پھونکا جائے گا (جس سے سب زندہ ہو جاویں گے) یہی دن ہوگا وعید کا (جس سے لوگوں کو ڈرایا جاتا تھا) اور (وقوع یوم کے بعد اب واقعات کا بیان ہے یعنی اُس روز) ہر شخص اس طرح (میدان قیامت میں) آوے گا کہ اُس کے ساتھ (دو فرشتے ہونگے جن میں) ایک (تو میدان قیامت کی طرف) اُس کو اپنے ہمراہ لاوے گا اور ایک (اس کے اعمال کا) گواہ ہوگا (حدیث مرفوع میں ہے کہ یہ سائق اور شہید وہی دو فرشتے کاتب حسنات وسیئات ہیں رواہ فی الدر اور اگر حدیث موافق شرائط محدثین کے قوی نہ ہو تو احتمال ہے کہ اور دو فرشتے ہوں جیسا بعض قائل ہوئے ہیں اور جب وہ میدان قیامت میں حاضر ہونگے تو اُن میں جو کافر ہونگے اُن سے خطاب ہوگا کہ) تو اس دن سے بیخبر تھا (یعنی اس کا قائل نہ تھا) سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ (غفلت اور انکار کا) ہٹا دیا (اور قیامت کا معاینہ کرا دیا) سو آج (تو) تیری نگاہ بڑی تیز ہے (کہ کوئی امر مانع ادراک نہیں کاش دُنیا میں بھی اس مانع غفلت کو رفع کر دیتا تو تیرے بھلے دن ہوتے) اور (اس کے بعد) فرشتہ (کاتب اعمال) جو اس کے ساتھ رہتا تھا (اور اب بھی ایک قول پر سائق یا شاہد بن کر آیا ہے نامہ اعمال حاضر کر کے) عرض کرے گا کہ یہ وہ (روزنامچہ) ہے جو میرے پاس تیار ہے (کذا فسر ھذا القرین بالملک ابن جریر والقرین الذی یلیہ بالشیطان رواہ فی الدر۔ چنانچہ اُس روزنامچہ کے موافق کافروں کے بارہ میں دو فرشتوں کو خواہ وہ سائق وشہید مذکور ہوں کما قیل یا اور دو فرشتے ہوں حکم ہوگا کہ) ہر ایسے شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کفر کرنے والا ہو اور (حق سے) صد رکھتا ہو اور نیک کام سے روکتا ہو اور حد (عبدیت) سے باہر چلنے والا ہو اور (دین میں) شبہہ پیدا کرنے والا ہو جسنے خدا کے ساتھ دوسرا معبود تجویز کیا ہو سو ایسے شخص کو سخت عذاب میں ڈال دو (جب کفار کو معلوم ہوگا کہ اب خسارہ ابدیہ میں پڑنے والے ہیں اُس وقت اپنے بچاؤ کے واسطے گمراہ کرنے والوں کے ذمہ الزام رکھیں گے کما قال تعالیٰ ولو تری اذ الظالمون موقوفون عند ربھم یرجع بعضھم الی بعض القول چونکہ ان مضلین میں شیاطین بھی ہونگے اس لیے) وہ شیطان جو اُس کے ساتھ رہتا تھا کہیگا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے اسکو (جبراً) گمراہ نہیں کیا تھا (جیسا اس کے الزام رکھنے سے مفہوم ہوتا ہے کہ اس کے فعل کو اصلا دخل نہ ہو) لیکن (بات یہ ہے کہ) یہ خود ہی دُور دراز کی گمراہی میں (باختیار خود) تھا گو (بعد غیر جبری مجھ سے بھی صادر ہوا اس لیے اس کی گمراہی کا اثر مجھ پر نہ ہونا چاہیے) ارشاد ہوگا کہ میرے سامنے جھگڑے کی باتیں مت کرو (کہ بے سود ہیں) اور میں تو پہلے ہی تمہارے پاس وعید (میں) بھیج چکا تھا (کہ جو کفر کرے گا از خود یا کسی کے اغوا سے اور جو امر بالکفر کرے گا خواہ قسراً یا بلا قسر سب کو جہنم کی سزا علی تفاوت المراتب دونگا سو) میرے ہاں (وہ) بات (وعید مذکور کی) نہیں بدلی جاویگی (بلکہ تم سب دوزخ میں جھونکے جاؤ گے) اور میں (اس تجویز میں) بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں (بلکہ بندوں نے خود ایسے ناغایتہ کام کیے جس کی سزا آج بھگت رہے ہیں) ف کاتبین اعمال کو قعید جو فرمایا تو ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضے حالات کے اعتبار سے فرمایا کیونکہ اُس روایت میں یہ ہے کہ جب یہ شخص بیٹھتا ہے تو وہ فرشتے بیٹھ جاتے ہیں اور جب چلتا ہے تو ایک فرشتہ آگے اور ایک پیچھے ہو جاتا ہے اور جب لیٹتا ہے تو ایک سرہانے ایک پیروں کی طرف ہوتا ہے کذا فی الدر عن ابن جریج اور پاخانہ وغیرہ کے وقت وہ جدا ہو جاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کو کوئی ایسی پہچان دی ہے جس سے وہ ایسے اعمال کو پہچان لیتے ہیں جو ایسے وقت میں آدمی نے کیے ہوں۔ اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال کے ارادہ کو بھی لکھتے ہیں اور کاتب حسنات وسیئات کا سائق وشہید ہونا جس روایت میں آیا ہے اس میں تفصیل نہیں کہ سائق کون ہوگا اور شہید کون ہوگا عجب نہیں کہ اگر حسنات غالب ہوں تو کاتب حسنات کی شہادت چونکہ زیادہ مناسب ہے اس لیے وہ شہید ہو اور کاتب سیئات سائق اور عکس میں عکس واللہ اعلم۔ اور فرشتہ اور شیطان دونوں کو قرین کہنا بایں معنی ہے کہ حدیث مسلم مصرح ہے کہ ہر شخص کے ساتھ دو قرین ہیں ایک فرشتہ دوسرا شیطان اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ فرشتہ نیک باتیں بتلاتا ہے اور شیطان بُری باتیں۔ اور آیات مذکورہ میں اول کی آتیں مشترک ہیں مومن وکافر کے درمیان میں اور

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ

جسدن کہ ہم دوزخ سے کہینگے کہ تو بھر بھی گئی اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہو اور جنت متقیون کے قریب لائی جائیگی کہ کچھ دور نہ رہیگی یہ وہ چیز ہے جسکا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا

لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۝ ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ لَهُمْ

کہ وہ ہر ایسے شخص کے لئے ہے جو رجوع ہونے والا پابندی کرنیوالا ہو جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا ہو گا اور رجوع ہونے والا دل لے کر آویگا اس جنت مین سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ دن ہمیشہ رہنے کا ہے انکے لئے

مَّا يَشَاءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝

سب کچھ ملیگا جو جو چاہینگے اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے

اخیر کی خاص ہین کافر کے ساتھ اس کے بعد بقیہ حال جہنم کا بیان کرکے ازلفت سے خاص ہین مؤمن کے ساتھ لیس مجموعہ مضمون تفصیل بعد الاجمال ہو گیا **تتمہ سابق** يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۝ ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَاءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ یہان سے بقیہ واقعات کا بیان ہے

کہ وہ دن ان لوگون کو یاد دلائیے جس دن کہ ہم دوزخ سے (بعد اس کے کہ کفار کو اس مین داخل کرچکین گے) کہین گے کہ تو بھر بھی گئی اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہو

(یہ پوچھنا شاید بتہویل کفار کے لیے ہو کہ جواب سنکر ان کے دلمین دوزخ کی اور ہول پیدا ہو جاوے کہ ہم کیسے غضب کے گھر کا نے پہونچے ہین اور اس جواب کے بعد حدیث ہین ہے کہ حق تعالے اس پر اپنا قدم رکھدینگے اور وہ دب جاویگی اور سمٹ جاویگی اور عرض کریگی کہ بس بس بھر گئی رواہ الشیخان وغیرہما اور یہ شبہہ کیا جاوے کہ حق تعالے کا ارشاد ہے لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اس سے یہان معلوم ہوتا ہے کہ وہ پر نہ ہوگی جواب یہ ہے کہ لاملئن عام ہے ابتدا اور انتہا کو پس انتہا بھر جانے پر بھی لاملئن صادق ہے اگر کہا جاوے کہ یہ پر ہونا کس اعتبار سے ہوا من الجنۃ والناس سو اسکا جواب یہ ہے کہ قدم کا محض تصرف ہو جاویگا باقی پر نہ ہونے سے اس کا پر ہونا محسوسات مین اسکی یہ مثال ہو سکتی ہے جیسے مثلاً کوئی ظرف گیلی مٹی کا بنایا جاوے اور اسمین کنکر وغیرہ اسطرح بھر دیے جاوین کہ وہ اچھا بھر جاوے پھر کوئی شخص اسکو ہاتھ سے یا پاؤن سے زیادہ دبوے کہ وہ چار انگل دب کر اسکے کنکر اسکے ہوتے آجاوین تو اندکے منے متشابہات مین سے ہین اور اس سوال وجواب ہونے مین کوئی استبعاد نہین یہ تو جہنم کا بیان ہوا اور (جنت کا بیان یہ ہے کہ وہ) جنت متقیون کے قریب لائی جاویگی کہ کچھ دور نہ رہیگی (اور متقیون سے کہا جاویگا کہ) یہ وہ چیز ہے جسکا تم سے (بایں عنوان) وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر ایسے شخص کے لیے ہے جو (خدا کی طرف دل سے) رجوع ہونے والا (اور رجوع ہو کر اعمال وطاعات کی) پابندی کرنیوالا ہو (غرض یہ کہ) جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا ہو گا اور (اللہ کے پاس) رجوع ہونے والا دل لے کر آویگا (انکو حکم ہوگا کہ) اس جنت مین سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ دن ہے ہمیشہ رہنے (کے لیے حکم ہونے) کا انکو بہشت مین سب کچھ ملے گا جو جو چاہینگے اور ہمارے پاس (انکی چاہی ہوئی چیزون سے) اور بھی زیادہ (نعمت) ہے (کہ وہان تک جنتی کا ذہن بھی نہ پہونچیگا کما قال تعالیٰ فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین وقال علیہ السلام مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر) اسمین سے ایک تجلی باری تعالیٰ ہے کذا فی الدر عن انس اور بعض حورین ہون گی کہ وہ کہینگی انا من المزید رواہ فی الدر عن ابی سعید اور گو اجمالاً تجلی اور حور کا علم مؤمنین کو ہے مگر جو مشیت حلم تفصیلی پر موقوف ہی علم تفصیلی نہ ہونے کی وجہ سے وہ مشیت بھی منفی ہوگی لہذا اسکا مزید علی ما یشاؤن ہونا صحیح ہوا) **ف** ازلاف جنت کی دو صورتین ہو سکتی ہین یا تو اسکی جگہ سے منتقل کرکے میدان قیامت مین لے آوین اور اللہ کو سب قدرت ہے تو اس صورت مین ادخلوہا فرمانا باین معنے نہین کہ ابھی چلے جاؤ بلکہ بشارت اور وعدہ ہے کہ تم بعد حساب وکتاب وغیرہ کے اسمین جاؤگے۔ اور دوسری یہ صورت ہو سکتی ہے کہ بعد فراغ حساب وغیرہ کے ان لوگون کو جنت کے قریب پہونچاکر باہر ہی سے کہا جاویگا کہ ہذا ما توعدون پھر دور قریب کرکے کہا جاویگا ادخلوہا الخ۔ **ربط** اوپر قیامت کے وقوع اور واقعات کا ذکر تھا جسمین کفار کی عقوبت بھی مذکور تھی اور وقوع قیامت کا موقوف ہونا اس کے امکان پر اور واقعہ عقوبت موقوف ہی منعوتیت کفر پر۔ کفار دونون کے منکر تھے اس لئے آگے اثبات منعوتیت کے لیے کفار سابقین کا مہلک بالعذاب ہونا آیت وکم اہلکنا الخ مین اور امکان اور داخل تحت القدرت ہونا آیت ولقد خلقنا الخ مین اور باوجود اسکے ان لوگون کا انکار چونکہ موجب حزن تھا اس لئے آیت فاصبر الخ مین انکا تسلیہ فرمایا اور بھی اخلاق حمیدہ کی تلقین فرمائی ہے اور ہر چند کہ امکان اور بھی اخلاق حمیدہ کی تلقین مذکور ہوئی ہے مگر چونکہ اسمین غضب زیادہ تھا اس لئے امکان کا ذکر کرنا بسبب اتم

النحو قولہ ھذا فی الروح اشارۃ الی الجنۃ والتذکیر لان المشار الیہ المسمی من غیر قصد لفظ خبر عبد فضلا من تذکیرہ وتانیثہ فاہما من احکام اللفظ الغوی کما فی قولہ تعالیٰ فلما رای الشمس بازغۃ قال ہذا ربی۔ قولہ ھذا ما توعدون بعید حال من الجنۃ تقصد بہا تاکید کما تقول عمرو غیر ذلیل لان الغرۃ تنافی الذل ففی مضادتہا تاکید ایا ۃ توذیع مقول لیقال المقدر وہو جہنم حشی الباء لغۃ قولہ توعدون صیغۃ المضارع لاستحضار الصورۃ الماضیۃ

توہم ان قرنجز اد وشوا من الصفۃ ولم یقل غیر بعید تقابل التاویل الجنۃ بالبستان قولہ لکل اواب ہو عندی جر بدل بعد مقدر ای ہی لکل اواب والجملۃ تفسیر للوعد ای توعدون بہذا الطریق انہا لکل الخ قولہ ادخلوہا مقول لیقال المقدر وہو جہنم حشی الباء لغۃ قولہ توعدون صیغۃ المضارع لاستحضار الصورۃ الماضیۃ

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ

اور ہم ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو قوت میں ان سے زیادہ تھے اور تمام شہروں کو چھانتے پھرتے تھے کہیں بھاگنے کی جگہ بھی ہے یا نہیں اس میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جس کے پاس

قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝

دل ہو یا وہ متوجہ ہو کر کان ہی لگا دیتا ہو اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور ہم کو تکان نے چھو تک نہیں

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝

سو ان کی باتوں پر صبر کیجیے اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے آفتاب نکلنے سے پہلے اور چھپنے سے پہلے اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیا کیجیے اور نمازوں کے بعد بھی

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ

اور سن رکھ کہ جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب سن لیں گے یہ دن ہوگا نکلنے کا ہم ہی جلاتے ہیں

وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝

اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر لوٹ کر آنا ہے

اثبات مبغوضیت کفر بذکر اہلاک کفار

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ

امکان بعث مکرر

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ تسلیہ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ اور ہم ان (اہل مکہ) سے پہلے بہت سی امتوں کو (انکی کفر کی شامت سے) ہلاک کر چکے ہیں جو قوت میں ان سے (کہیں) زیادہ تھے اور (دنیا کا سامان بڑھانے کے لیے) تمام شہروں کو چھانتے پھرتے تھے (یعنی قوت کے ساتھ اسباب معیشت میں بھی بڑی ترقی کی تھی لیکن جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو انکو) کہیں بھاگنے کی جگہ بھی نہ ملی (یعنی کسی طرح بچ نہ سکے) اس (واقعہ ہلاک) میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جسکے پاس (فہیم) دل ہو یا (اگر فہم زیادہ نہ ہو تو کم از کم یہی ہو کہ) وہ (دل سے) متوجہ ہو کر (بات کی طرف) کان ہی لگا دیتا ہو (اور سنکر اجمالاً حقانیت کا معتقد ہو کر اتباعاً لاہل الفہم اسبات کو قبول کر لیتا ہو اور حاصل اُس عبرت کا یہ ہے کہ اہلاک سے کفر کی مبغوضیت عند اللہ معلوم ہو گئی پس انکار مجازاۃ بنا بر عدم مبغوضیت کفر تو باطل ٹھہرا) اور اگر انکار مجازاۃ بنا بر عدم مقدوریت بعث ہے تو وہ اس لیے باطل ہے کہ ہماری ایسی قدرت ہے کہ) ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان میں ہے اس سب کو چھ دن (کے مقدار کے موافق زمانہ میں) پیدا کیا اور ہم کو تکان نے چھو تک نہیں (پھر آدمی کا دوبارہ کرنا کیا مشکل ہے وھذا کقولہ تعالیٰ فی الاحقاف اولم یروا ان اللہ الذی خلق السموات والارض ولم یعی بخلقھن بقادر علی ان یحیی الموتی اور باوجود ان قاطع شبہات جوابوں کے یہ لوگ جو بھر انکار ہی پر اڑے ہیں) سو ان کی باتوں پر صبر کیجیے (یعنی برنج نہ کیجیے) اور (چونکہ بسبب اس کے کہ کسی طرف دل کو مشغول کیا جاوے وہ غم کی بات دل سے نہیں نکلتی اور بار بار یاد آکر دل کو محزون کرتی ہے اس لیے ارشاد فرماتے ہیں کہ) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے (یہیں نماز بھی داخل ہے) آفتاب نکلنے سے پہلے (مثلاً ظہر و عصر) اور اسکے (مثلاً صبح کی نماز اور) چھپنے سے پہلے (مثلاً مغرب و عشا) اور رات میں بھی اسکی تسبیح (و تحمید) کیا کیجیے (یہیں مغرب اور عشا آگئی) اور (فرض) نمازوں کے بعد بھی (یہیں نوافل وارد آگئے حاصل یہ ہوا کہ ذکر اللہ میں اور اسکی فکر میں لگے رہیے تاکہ انکے اقوال کفریہ کی طرف توجہ نہ ہو) ربط اور ارکان کا مکرر بیان تھا آگے قیامت کے وقوع کا تاکید کے لیے مکرر ذکر ہے کیونکہ اس سے پہلے وقوع میں بیان ہو چکا تھا اور اسکے بعد پھر مکرر تسلیہ ہے اور تسلیہ پر ختم ہے

وقوع قیامت مکرر

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝

اللغات بطشا ای قوۃ او اخذا شدیدا (قولہ نقبوا) التنقیب التفتیش البحث عن احوال الشیٔ والمراد التعریض للھلاک اطلاقا للجزء علی الکل ادبار جمع دبر پیچھے حصے ۱۲ النحو من اللیل فعل ماض لفعل محذوف بفتح الفاء وکسرھا باعتبار الاتحاد والعطف للتغایر الشخصی قولہ

واستمع ومفعول محذوف ای لما سیحرک عند وبین ذلک بقولہ تعالیٰ یوم ینادالخ قولہ یوم ینادالخ مفعول بہ لاذکر علیہ ذلک بقولہ تعالیٰ یوم ینادالخ قولہ یوم یسمعون بدل من یوم ینادالخ والرابط فی البدل ھو الضمیر المجرور قولہ لناس ما سکن لغوب بالرد علی الیھود اقول ولا بعد فی تصدیر من لواحد اعنی بہ الکثرۃ کما سکن لغوب ان لمن

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ

جس روز زمین اُن پر سے کھل جاویگی جبکہ وہ دوڑتے ہونگے یہ ہمارے نزدیک ایک آسان جمع کرلینا ہے جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہین ہم خوب جانتے ہین اور آپ اُن پر جبر کرنے والے نہین ہین - تو آپ

بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝

قرآن کے ذریعہ سے ایسے شخص کو نصیحت کرتے رہیے جو میری وعید سے ڈرتا ہو۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً

شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہین

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو غبار وغیرہ کو اڑاتی ہین پھر اُن بادلون کی جو بوجھ کو اٹھاتے ہین پھر اُن کشتیون کی جو نرمی سے چلتی ہین پھر اُن فرشتون کی جو چیزین تقسیم کرتے ہین تم سے جسکا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے اور جزا ضرور ہونے والی ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝

قسم ہے آسمان کی جسمین رستے ہین کہ تم لوگ مختلف گفتگو مین ہو اُس سے وہی پھرتا ہے جسکو پھرنا منظور ہے مارے جائین گے اٹکل پچو باتین کرنیوالے جو کہ جہالت مین بھولے ہوئے ہین

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

پوچھتے ہین کہ روز جزا کب ہوگا جس دن وہ لوگ آگ پر رکھے جائین گے اپنی اس سزا کا مزہ چکھو یہی ہے جسکی تم جلدی مچایا کرتے تھے۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ اور (اے مخاطب اس اگلی بات کو توجہ سے) سُن رکھ کہ جسدن ایک پکارنے والا (فرشتہ یعنی اسرافیل علیہ السلام بذریعہ نفخ صور مردون کو قبرون سے نکلنے کے لیے) پاس ہی سے پکاریگا (پاس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آواز سبکو بے تکلف پہونچیگی اور جیسے اکثر دور کی آواز کسیکو پہونچتی ہے کسیکو نہین پہونچتی ایسا نہ ہوگا) جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب سُن لینگے یہ دن ہوگا (قبرون سے) نکلنے کا ہم ہی (اب بھی) جلاتے ہین اور ہم ہی مارتے ہین اور ہماری طرف پھر لوٹ کر آنا ہے (اسمین بھی اشارہ ہے قدرت علی الاحیاء کی طرف) جس روز زمین اُن (مردون) پر سے کھل جاویگی جبکہ وہ (نکل کر میدان قیامت کی طرف) دوڑتے ہونگے یہ (جمع کرلینا) ہمارے نزدیک ایک آسان جمع کرلینا ہے (غرض مکرر ذکر کرکے قیامت کا امکان اور وقوع سب ثابت ہوچکا مگر اسپر بھی جو لوگ نہ مانین تو آپ غم نہ کیجیے کیونکہ) جو کچھ یہ لوگ (قیامت وغیرہ کے بارہ مین) کہہ رہے ہین ہم خوب جانتے ہین (ہم خود سمجھ لین گے) اور آپ اُن پر (منجانب اللہ) جبر کرنے والے (کرکے) نہین (بھیجے گئے) ہین (بلکہ صرف منذر اور مبلغ ہین جب یہ آپ ہی تو آپ قرآن کے ذریعہ سے (عام تذکیر سے سکو اور خاص تذکیر یعنی تذکیر نافع سے صرف) ایسے شخص کو نصیحت کرتے رہیے جو میری وعید سے ڈرتا ہو (اس مفعول کی تخصیص سے اشارہ ہوگیا کہ آپ گو تذکیر عام کرتے ہین جیسا مشاہدہ ہے لیکن پھر بھی من یخاف وعید کوئی کوئی ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ یہ آپ کے اختیار مین نہین جب آپ کے اختیار مین نہین پھر بے اختیارات کی فکر کیا) ف الحمد للہ کہ سورہ ق کی تفسیر ختم ہوئی آگے انشاء اللہ تعالیٰ سورہ ذاریات آتی ہے۔

سورة والذاريت مكية وايها ستون كذا في البيضاوي

ربط اوپر کی سورت مین معاد کا ذکر تھا اس سورت کا زیادہ حصہ بھی اسی مضمون مین ہے چنانچہ شروع بھی اسی سے ہوئی ہے **تحقیق معاد و ذم منکرین و جزاء متقین** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

اللغات الحبك جمع حبيكة كالطريقة والطرق ذات حبك ذات حسن وقيل ذات نجوم تظهر بالليل والمراد بالسماء الجو وقيل السحاب والحبك الطرائق والتجعيد وتجعد الشعر ونحوذلك وجواب القسم محذوف دل عليه وقوع الخلف بينهم في أمر الرسول أي لتبعثن يدل عليه قوله تعالى فمن هو مصروف عنه من صرف عنه في علم الله والضمير في عنه للقرآن أو للرسول أو للوعد أو للتدبير أو للصدق المدلول عليه بقوله إنكم لفي قول مختلف أي يصرف عن الإيمان به من صرف في علم الله أو يصرف عنه أفاك أي كذاب أثيم والخراصون الكذابون والغمرة الجهل الذي يغمر صاحبه والساهي الغافل المعرض عن الشيء يوم بدل من يوم الدين أو ظرف لمحذوف أي يقولون متى يوم الدين يوم هم على النار يفتنون أي يحرقون والفتنة الإحراق والتعذيب وتقول ذلك لعدوك وقيل يوم نصب على الظرفية لمحذوف دل عليه وقوع الخلف أي يقع ما يقع يوم هم على النار ويجوز أن يكون بدلا من يوم الدين أو منصوبا بإضمار اذكر والفتنة الاحتراق بالنار ومنه فتنوا المؤمنين والمؤمنات أي أحرقوهم بالنار وقيل الفتنة الصرف عن الشيء ومنه ما فتنك عن آلهتنا أي ما صرفك عن عبادتها والمعنى يصرفون عن الإيمان بالنار أو عن الجنة بالنار ذوقوا فتنتكم أي احتراقكم بالنار أو صرفكم عن الجنة بالنار وتستعجلون تطلبون وقوعه استهزاء

البلاغة تسمية يوم الدين أي يوم الجزاء دينا على التشبيه البليغ أي كما يدان يجازى وقد حذف المشبه به وأداة التشبيه وهو كثير في القرآن والحديث وفي كلام العرب والعجم كقولهم في الحرب كما تدين تدان وفي المثل كما تدين تدان وفي الحديث الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من أتبع نفسه هواها وتمنى على الله الأماني وقوله تعالى فاقرءوا ما تيسر منه وقوله يوم يأتي تأويله يوم يأتي تأويله وقوله يوم يكشف عن ساق وقوله يوم يأتي بعض آيات ربك وقوله يوم يسمعون الصيحة بالحق ذلك يوم الخروج وقوله يوم هم بارزون وقوله يوم هم على النار يفتنون وقوله يوم يدعون إلى نار جهنم دعا وقوله يوم يدعون إلى نار جهنم دعا وقوله يوم يدعون إلى نار جهنم دعا وقوله يوم يدعون إلى نار جهنم دعا

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ

بے شک متقی لوگ بہشتوں میں اور چشموں میں ہونگے آن کے رب نے انکو جو عطا کیا ہوگا وہ اسکو لے رہے ہونگے وہ لوگ اس کے قبل نکو کار تھے وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے

الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝

اور اخیر شب میں استغفار کیا کرتے تھے اور اُن کے مال میں سوالی اور غیر سوالی کا حق تھا اور یقین لانے والوں کے لیے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝

اور خود تمہاری ذات میں بھی تو کیا تمکو دکھلائی نہیں دیتا اور تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے تو قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ وہ برحق ہے جیسا تم باتیں کر رہے ہو

ع ۱۳ ۱۸

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَ
بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَفِي السَّمَاۗءِ
رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝

کی جو بوجھ (یعنی بارش) کو اٹھاتے ہیں پھر اُن کشتیوں کی جو نرمی سے چلتی ہیں پھر اُن فرشتوں کی جو (حکم کے موافق اہل ارض میں) چیزیں تقسیم کرتے ہیں (مضمون جملہ جسقدر بارش کا حکم ہوتا ہے جو ادہ ہی رزق کا وہ ان بادلوں کے ذریعہ سے اسیقدر پہونچاتے ہیں اسیطرح حسب حدیث رحم میں جنین کی صورت مذکر و مؤنث پوچھکر بناتے ہیں اور سکینہ اور رعب بھی تقسیم کرتے ہیں۔ آگے قسموں کا جواب ہے کہ (تم سے جس (قیامت) کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے اور (اعمال کی) جزا (سزا) ضرور ہونے والی ہے (ان قسموں میں اشارہ ہے استدلال کی طرف یعنی یہ سب تصرفات عجیبہ قدرت الٰہیہ سے ہونا دلیل ہے عظمت قدرت کی پھر ایسے عظیم القدرت کو قیامت کا واقع کرنا کیا مشکل ہے اور تفسیر ان کلمات مقسم بہا کی در منثور میں حدیث مرفوع سے اسیطرح نقل کی ہے اور تخصیص انکی شاید اس لیے ہو کہ اسمیں اشارہ ہو گیا مخلوق کی اصناف مختلفہ کی طرف چنانچہ ملائکہ سماویات میں سے ہیں اور ریاح وسفن ارضیات میں سے اور سحاب کائنات جو میں سے اور ارضیات میں دو چیزیں ہیں کہ ایک مبصر ہے ایک غیر مبصر شاید اس لیے آئی ہوں کہ ارضیات سے زیادہ تلبس رہتا ہے۔ اور توجیہ قسم بالمخلوق کی شروع سورۂ صافات میں گذری ہے۔ آگے اسی قیامت کے متعلق ایک مضمون پر خود سماء کی قسم ہے جیسے اوپر سماویات کی تھی یعنی) قسم ہے آسمان کی جسمیں (فرشتوں کے چلنے کے) رستے ہیں (کقولہ تعالیٰ ولقد خلقنا فوقکم سبع طرائق۔ آگے جواب قسم ہے کہ تم (یعنی سب) لوگ (قیامت کے بارہ میں) مختلف گفتگو میں ہو (کوئی تصدیق کرتا ہے کوئی تکذیب کرتا ہے وہذا کقولہ تعالیٰ عن النبا العظیم الذی ہم فیہ مختلفون الذی فسرہ قتادۃ کما فی الدر مصدق یہ و مکذب۔ اور آسمان کی قسم سے شاید اسطرف اشارہ ہو کہ جنت آسمان میں ہے اور آسمان میں رستہ بھی ہے مگر جو حق میں اختلاف کریگا اُسکے لیے راہ بند ہو جاویگی۔ اور ان اختلاف والوں میں) اوس (وقوع قیامت وجزا کے اعتقاد) سے وہی پھرتا ہے جسکو (بالکلیہ چرکہ سعادت ہی سے) پھرنا ہوتا ہے (وہذا کما فی الحدیث من حرمہ فقد حرم الخیر کلہ رواہ ابن ماجۃ اور اختلاف والوں کے دوسرے فریق کا حال اسی کے مقابلہ سے معلوم ہو گیا کہ وہ خیر سعادت سے پھرے ہوئے نہیں اب آگے ان پھرنے والوں کی مذمت ہے کہ) غارت ہو جائیں بے سند باتیں کرنے والے (یعنی جو قیامت کا انکار کرتے ہیں بلا اس کے کہ اُن کے پاس کوئی اُسکی دلیل ہو) جو کہ جہالت میں بھولے ہوئے ہیں (بھولنے سے مراد اختیاری غفلت ہے اور وہ لوگ بطور استہزاء و استہجال کے) پوچھتے ہیں کہ روز جزا کب ہوگا (آگے جواب ہے کہ وہ اُس دن ہوگا) جس دن (کہ) وہ لوگ آگ پر رکھے جائیں گے (اور کہا جاویگا کہ) اپنی اس سزا کا مزہ چکھو یہی ہے جسکی تم جلدی مچایا کرتے تھے (یعنی یوم ہم علی النار یفتنون اس طرز کا ہے جیسے کسی مجرم کے لیے پھانسی کا حکم ہو جاوے مگر وہ احمق باوجود قیام براہین کے محض اسوجہ سے کہ اُسکو تاریخ نہیں بتلائی گئی تکذیب ہی کیے جاوے اور کہے کہ اچھا وہ دن کب آویگا چونکہ یہ سوال محض تعنت کی راہ سے ہے اس لیے جواب میں بجائے تاریخ بتلانے کے یہ کہنا نہایت مناسب ہوگا کہ وہ دن اُسوقت آویگا جب تم پھانسی میں لٹکا دیئے جاؤ گے آگے دوسرے فریق یعنی غیر مانوک کے ثواب کا ذکر ہے کہ) بیشک متقی لوگ بہشتوں میں اور چشموں میں ہونگے (اور) ان کے رب نے انکو جو (ثواب) عطا کیا ہوگا وہ اسکو (خوشی خوشی) لے رہے ہونگے (اور کیوں نہ ہو) وہ لوگ اس کے قبل (یعنی دنیا میں) نکوکار تھے (جس وعدہ پر جزاء الاحسان الا الاحسان ہے)

ملحقات اشرفیہ

۱ قولہ فی برہ عنہا بالکلیۃ الخ دل علیہ حذف المتعلق وہذا من علوم الہبا

۲ قولہ فی الدر عن ابن مردویہ عن ابی امامۃ الخ وہو شاہد لما فی الروح من اختیار ارضیۃ

۳ قولہ من قبل ہذا الخ ای مقدرا فی السماء قولہ مثل ما انکم الخ بالرفع نعت لحق وہو لا یتعرف بالاضافۃ سوغہ فی

اللغات المحرر المتصف الذی یحب الجمال منا فحرم الصدقۃ من اثر الناس النحو قولہ کانوا قلیلا الخ قلیلا ظرف منصوب بہجعون ای لا ینامون فی طائفۃ قلیلۃ من اللیل

التفسیر او علی الوصف لمصدر محذوف ای ایقاظ قلیلا من اللیل

البلاغۃ قولہ مثل ما انکم الخ فی الروح وہذا القول الخاس من ہذا الحق کما انک تری وتسمع اہ

وقف لازم

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ

کیا ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت آپ تک پہونچی ہے جبکہ وہ اُنکے پاس آئے پھر انکو سلام کیا ابراہیم نے بھی کہا سلام انجان لوگ ہین پھر اپنے گھر کی طرف چلے

فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝

اور ایک فربہ بچھڑا لائے اور اسکو اُن کے پاس لاکر رکھا کہنے لگے کہ آپ لوگ کھاتے کیون نہین تو اُنھون سے دل مین خوف زدہ ہوئے اُنھون نے کہا کہ تم ڈرو مت اور انکو ایک فرزند کی بشارت دی جو بڑا علم

ان کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا آگے ان کی نکوکاری کی قدرے تفصیل ہے کہ) وہ لوگ (فرائض وواجبات سے ترقی کرکے نوافل وتطوعات کے ایسے التزام کرنے والے تھے کہ) رات کو بہت کم سوتے تھے (یعنی زیادہ حصہ رات کا عبادت مین صرف کرتے تھے) اور (پھر باوجود اس کے اپنی عبادت پر نظر نہ کرتے تھے بلکہ ہمیشہ) اپنے کو عبادت مین کوتاہی کرنے والا سمجھ کر) استغفار کیا کرتے تھے (یہ تو عبادت بدنیہ مین اُنکی حالت تھی) اور (عبادت مالیہ کی یہ کیفیت تھی کہ) ان کے مال مین حق معلوم اور غیر سوال (سب کا حق تھا (یعنی ایسے التزام سے دیتے تھے جیسے ان کے ذمہ اُنکا کچھ آتا ہو مراد اُس سے غیر زکوۃ ہی کذا فی الدر عن ابن عباس ومجاہد وابراہیم اور مطلب نہین ہی کہ یہ نوافل جنات وعیون کا موقوف علیہ ہین بلکہ یہان اہل درجات عالیہ کا ذکر فرمایا گیا ہے) اور چونکہ کفار قیامت کی صحت کا انکار کرتے تھے اس لیے آگے اس کی دلیل کی طرف اشارہ ہی کہ یقین لانے (کی کوشش اور طلب کرنے) والون کے لیے (قیامت کی مقدوریت پر) زمین (کے کائنات) مین بہت نشانیان (اور دلیلین ہین اور خود تمہاری ذات مین بھی (یعنی تمہارے ظاہری وباطنی احوال مختلفہ بھی دلائل امکان ہین کیونکہ امور آفاقیہ وانفسیہ بالیقین داخل تحت القدرت ہین اور قدرت فاعلیہ کی نسبت تمام ممکنات کے ساتھ یکسان ہی اور بوجہ انتفاء دلیل امتناع کے قیامت بھی ممکنات سے ہی پس وہ بھی مقدور ہی اور چونکہ ان دلائل کی دلالت بہت واضح تھی اس لیے تو بیخ فرماتے ہین کہ جب ایسے دلائل موجود ہین) تو کیا تمکو (مطلوب پھر بھی) دکھلائی نہین دیتا اور (امامتعین وقت وقوع جسکے عدم سے استدلال عدم وقوع پر کرتے تھے سو اُسکی نسبت یہ ہی کہ) تمہارا رزق اور جو تم سے (قیامت کے متعلق) وعدہ کیا جاتا ہے (ان) سب (کا معین وقت) آسمان مین (جو لوح محفوظ ہے اُسمین درج ہے (زمین پر اُسکا یقینی علم کسی مصلحت سے نازل نہین کیا گیا چنانچہ وینزل الغیث مین بھی بتلایا گیا ہے اور مشاہد بھی ہے کہ یقینی تعیین کی کیونکر نہین معلوم لیکن جب باوجود تعیین وقت کا علم نہ ہونے کے رزق کا وجود یقینی ہے پھر اس عدم تعیین سے قیامت کا عدم کیسے لازم آگیا اور اسی استدلال کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ماتوعدون کے ساتھ کہ مقصود مقام ہی رزق کو کہ غیر مقصود ہے بڑھا دیا آگے اسپر تفریع فرماتے ہین کہ جب تقی کی کوئی دلیل نہین اور اثبات کی دلیل ہی) تو قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ وہ (روز جزا) برحق ہی (اور ایسا یقینی جیسا تم باتین کر رہے ہو (اور کبھی اسمین شک نہین ہوتا اسیطرح اُسکو یقینی سمجھو **اف** بعض روایات مذکورہ در منثور مین کانوا قلیلا الخ کی تفسیر آئی ہے لایستون حتی یصلوا العتمۃ اور کانوا لایناموں اللیل کلہ پس قلیل مقابل کثیر کے نہوگا بلکہ بمعنے بعض کے مقابل جمیع کا ہوگا یعنی ساری رات نہین سوتے جیسے اکثر کفار سوتے تھے بلکہ عشا بھی پڑھتے ہین پس اس تفسیر پر تہجد مراد نہوگا واللہ اعلم۔ اور قیامت کے وقوع کو جو انکم تنطقون کے ساتھ تشبیہ دی گئی اسمین علاوہ محاورہ کے ایک نکتہ یہ بھی ہوسکتا ہی کہ اسمین اشارہ ہی قیامت کی ایک نظیر کی طرف کہ زبان مشاہد زمین کے ہی اُس سے ایک حرف کا پیدا ہونا مشابہ آدمی کی خلقۃ ابتدائیہ کے ہی اور اس حرف کا منقضی ہونا مشابہ موت انسان کے ہی اور پھر اُس حرف کا دوبارہ پیدا ہوجانا مشابہ اعادہ قیامت کے ہی **ربط** اوپر کئی جگہ مکذبین کی مذمت اور عقوبت فرمائی ہی قولہ تعالیٰ یونک عن الافک قولہ تعالیٰ قتل الخراصون قولہ تعالیٰ یوم ہم علی النار یفتنون قولہ تعالیٰ انفلا تبصرون۔ آگے اسکی تاکید کے لیے چند قصے مکذبین کی عقوبت فی الدنیا کے مذکورین ہین جیسے قصہ ثانیہ قوم لوط علیہ السلام کا کہ باقتضاء مقام حسب تقریر مذکور کہا جاویگا کہ مقصود اعظم یہی ہی اور اُس کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کا قصہ جسمین کسی کی عقوبت مذکور نہین بعض وجوہ خاصہ سے کیا ہی جنکا بیان سورہ ہود وتہید آیات ولقد جاءت رسلنا ابراہیم الخ مین گذر چکا ہی) اور ان کہا جاوے کہ اوپر مکذبین کی مذمت کے ساتھ مصدقین کی مدح بھی تھی ابراہیم علیہ السلام کے قصہ سے کہ اول قصہ ہی اسطرف اشارہ ہو کہ مصدقین کو فلاح آخرت کے ساتھ فلاح دنیوی بھی عطا ہوتی ہی خواہ حسًا خواہ معنًا جیسا سورہ حجر مین قصہ ابراہیمیہ بعد نبی بھائی نی انا الغفور کے اسی بنا پر آیا ہی اور پھر تقریر عقوبت کے متعلق قصہ ثالثہ فرعون کا پھر قصہ رابعہ عاد کا پھر قصہ خامسہ ثمود کا پھر قصہ سادسہ قوم نوح علیہ السلام کا مذکور ہے۔

قصہ ابراہیم علیہ السلام مشعرہ مثوبۃ مصدقین و دیگر قصص منجرہ عقوبت مکذبین

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝

اللغات ۔۔۔ راغ مال ۔۔۔ وجس اضمر

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ۝ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ

اتنے مین ان کی بی بی بولتی پکارتی آئین پھر ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگین کہ بڑھیا بانجھ فرشتے کہنے لگے کہ تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے کچھ شک نہین کہ وہی حکمت والا

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ۝ لِنُرْسِلَ عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ

ابراہیم کہنے لگے اچھا تو تم کو بڑی مہم کیا درپیش ہوا ہے فرشتون نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہین تاکہ ہم اُن پر کھنگر کے پتھر برسائین جنپر آپ کے رب کے پاس خاص نشان

لِلْمُسْرِفِیْنَ ۝ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ وَتَرَكْنَا فِیْهَاۤ اٰیَةً

حد سے گذرنے والون کے لیے تو ہم نے جتنے ایماندار تھے سبکو وہان سے علیحدہ کردیا سو بجز مسلمانون کے ایک گھر کے اور کوئی گھر ہم نے نہین پایا اور ہم نے اس واقعہ مین ایسے

لِّلَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ۝ وَفِیْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ

لوگون کے لیے ایک عبرت رہنے دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہین اور موسیٰ کے قصہ مین بھی عبرت ہے جبکہ ہم نے ان کو فرعون کے پاس ایک کھلی ہوئی دلیل دیکر بھیجا سو اُس نے مع اپنے ارکان سلطنت کے تولی کی

سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝ وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ۝

کہ یہ ساحر یا مجنون سو ہم نے اسکو اور اُس کے لشکر کو پکڑکر دریا مین پھینکدیا اور اُس نے کام ہی ملامت کا کیا تھا اور عاد کے قصہ مین بھی عبرت ہے جبکہ ہم نے انپر نامبارک آندھی بھیجی

مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ۝ وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ۝ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ

جس چیز پر گذرتی تھی اسکو ایسا کرچھوڑتی تھی جیسے کوئی چیز گل کر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہو اور ثمود کے قصہ مین بھی عبرت ہے جبکہ ان سے کہا گیا اور تھوڑے دنون جین کرلو سو اُن لوگون نے اپنے رب کے حکم سے

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ ۝ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ

سو اُنکو عذاب نے آلیا اور وہ دیکھ رہے تھے سو نہ تو کھڑے ہی ہوسکے اور نہ بدلہ لے سکے اور اُن سے پہلے قوم نوح کا یہی حال ہوچکا تھا وہ بڑے نافرمان لوگ تھے

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾
قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۵﴾
فَمَا وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِیْهَاۤ اٰیَةً لِّلَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِیْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾
فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ
شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا
اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾ (ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

کیا ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانون کی حکایت آپ تک پہونچی ہے (معزز یا تو اس لیے کہا کہ وہ ملائکہ تھے جنکی شان مین ہے بل عباد مکرمون اور یا اسلیے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی عادت کے موافق انکا اکرام کیا تھا اور مہمان کہنا بنا بر ظاہری حالت کے ہے کہ بشکل انسان آئے تھے۔ اور یہ قصہ اُسوقت ہوا تھا) جبکہ وہ (مہمان) اُن کے پاس آئے پھر اُنکو سلام کیا ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی (جواب مین) کہا سلام (اور کہنے لگے کہ) انجان لوگ (معلوم ہوتے) ہین (ظاہر تو یہی ہے کہ دل مین فرمایا قرینہ اسکا یہ ہے کہ آگے جواب فرشتون کا مذکور نہین اور احتمال بعید یہ بھی ہے کہ بطور پوچھنے کے اُن ہی سے

اللغات صرة صیحة من الصریر صکت وجهها قال مجاہد ضربت جبهتها مین اسے تعجب ہوا بسعیل وفی تقییدہ دفع توہم کہ نہا برد فان بعض الناس یسمی البرد عجارة فنفیہا بالتقیید ذکر۔ قولہ برکنہ کمافی قولہ تعالیٰ اواوی الی رکن شدید ای حشیرہ مسلیم آت بما یلام علیہ من الکفر والطغیان وہو الکلی الشکاک مختلف باعتبار من وصف فلایتیم انکیف ورد فی قصۃ ذی القرنین علیہ السلام العقیم للامنفعۃ فیہ للمرسل الشیء المال من غلام او دابۃ او غیر ذلک الصاعقۃ کل عذاب مہلک کذافی المدارک والخازن

النحو قولہ ترکنا فیہا ای فی الواقعۃ المذکورۃ فی المقام۔ قولہ وفی موسیٰ عطف علی فیہا ای ترکنا وجعلنا فی قصۃ موسے آیۃ۔ قولہ وقوم نوح عطف علی محل وفی عاد لقرینۃ قراۃ جر قوم او معمول لمقدر ای اہلکنا

البلاغۃ نبذ ہم طرحنا ہم غیر معتدین بہ۔

کہدیا ہو کہ آپ لوگون کو پہچانتا نہین ہون اور اُنہون نے جواب نہ دیا ہو اور ابراہیم علیہ السلام نے جواب کا انتظار نہ کیا ہو غرض یہ سلام و کلام ہو کر پھر اپنے گھر کی طرف چلے ہون یہ فربچھڑا (مذکور ہوا) اللہ تعالیٰ بعجل حنیذ لائے اور اُسکو اُن کے پاس (یعنی سامنے) لاکر رکھا (چونکہ وہ فرشتے تھے کیون کھاتے اُسوقت) ابراہیم علیہ السلام کو شبہہ ہوا اور کہنے لگے کہ آپ لوگ کھاتے کیون نہین (جب پھر بھی نہ کھایا) تو اُن سے دل مین خوف زدہ ہوئے (کہ یہ لوگ کہین مخالفین اور اعداء مین سے نہ ہون ورنی سورۂ ہود) اُنہون نے کہا کہ تم ڈرو مت (ہم آدمی نہین ہین فرشتے ہین) اور (یہ کہکر) اُنکو ایک فرزند کی بشارت دی جو بڑا عالم (یعنی نبی) ہوگا (کیونکہ مخلوق مین سب سے زیادہ علم انبیا کو ہوتا ہے اور راواس سے اسحٰق علیہ السلام ہین - یہ گفتگو اُن سے ہو ہی رہی تھی) اتنے مین اُنکی بی بی (حضرت سارہ جو کہین کھڑی سن رہی تھین لقولہ تعالیٰ وامرأتہ قائمۃ اولاد کی خبر سنکر) بولتی پکارتی آئین پھر (جب فرشتون نے اُنکو بھی یہی خبر سنائی لقولہ تعالےٰ فبشرنا ہا باسحٰق تو تعجب سے) ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگین کہ (اول تو) بڑھیا (پھر) بانجھ (اسقت بچہ پیدا ہونا بھی عجیب بات ہی) فرشتے کہنے لگے کہ (تعجب مت کرو لقولہ تعالیٰ اتعجبین) تمھارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہی (اور) کچھ شک نہین کہ وہ بڑا حکمت والا بڑا جاننے والا ہے (یعنی گو فی نفسہ یہ بات تعجب کی ہے مگر تم کہ خاندان نبوت مین رہتی ہو اور علم و فہم سے مشرف ہو یہ معلوم کرکے کہ خدا کا ارشاد ہے اور اُسکا علم و حکمت بمعنی اتقان صنعت کہ اسمین قدرت بھی آگئی مسلم ہی ہے تعجب نہ رہنا چاہیے اور ہر چند کہ اُن کے فرشتہ ہونے ہی سے یہ بات معلوم تھی کہ خدا کی طرف سے کہہ رہے ہین مگر نکتہ تنبیہ کے لیے عالم کو بمنزلہ غیر عالم کے ٹھہراکر کہا کہ ذلک قال ربک اور) ابراہیم (علیہ السلام کو فراست نبوت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علاوہ بشارت کے انکے آنے سے اور بھی کچھ مقصود ہے تو اُن سے) کہنے لگے کہ (اچھا تو یہ بتلاؤ کہ) تمکو بڑی مہم کیا درپیش ہے اسی فرشتو فرشتون نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم (یعنی قوم لوط) کی طرف بھیجے گئے ہین تاکہ ہم اُن پر کھنگر کے پتھر برسائین جنپر آپ کے رب کے پاس (یعنی عالم غیب مین) خاص نشان بھی ہی (جسکا بیان سورہ ہود مین ہوا ہے اور رد) حد سے گذرنے والون کے لیے (ہین آگے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب اُن بستیون پر عذاب کا وقت قریب آیا) تو ہمنے جتنے ایماندار تھے سب کو وہان سے علیحدہ کردیا پھر مسلمانون کے ایک گھر کے اور کوئی گھر (مسلمانون کا) ہم نے نہین پایا (یہ کنایہ ہی کہ وہان تھا ہی نہین کیونکہ وجود کو وجدان یعنے علم الٰہی لازم ہی اور انتفاء لازم کو قبل ہے انتفاء ملزوم کی) اور ہم نے اس واقعہ مین (ہمیشہ کے واسطے) ایسے لوگون کے لیے ایک عبرت رہنے دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہین اور (آگے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ سنوکہ) موسیٰ (علیہ السلام) کے قصہ مین بھی عبرت ہی جبکہ ہم نے اُنکو فرعون کے پاس ایک کھلی ہوئی دلیل (یعنی معجزہ) دیکر بھیجا سو اُسنے مع اپنے ارکان سلطنت کے سرتابی کی اور کہنے لگا کہ یہ ساحر یا مجنون ہین سو ہم نے اُسکو اور اُس کے لشکر کو پکڑکر دریا مین پھینکدیا (یعنی غرق کردیا) اور اُس نے کام ہی ملامت (یعنی نکوہش) کا کیا تھا اور (آگے عاد کا قصہ سنوکہ) عاد کے قصہ مین بھی عبرت ہے جبکہ ہم نے اُن پر بنا مبارک آندھی بھیجی جس چیز پر گذرتی تھی (یعنی اُن اشیا مین سے کہ جن کے اہلاک کا حکم تھا جیسے گذرتی تھی) اسکو ایسا کر چھوڑتی تھی جیسے کوئی چیز گل کر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے اور (آگے ثمود کا قصہ سنو) ثمود کے قصہ مین بھی عبرت ہے جبکہ ان سے کہا گیا (یعنی صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ) اور تھوڑے دنون جین کرلو (یعنی کفر سے باز نہین آؤگے تو بعد چند ہے ہلاک ہوگے) سو (اس ڈرانے پر بھی) اُن لوگون نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی سو اُنکو عذاب نے آلیا اور وہ (اُس عذاب کے آثار کو) دیکھ رہے تھے (یعنی بجاہزہ معاینۃً آیا) سو نہ تو کھڑے ہی ہوسکے (بلکہ اوندھے مونہ گر گر گئے لقولہ تعالیٰ جاثمین) اور نہ (ہم سے) بدلہ لے سکے اور اُن سے پہلے قوم نوح کا بھی حال ہو چکا تھا (یعنی اس سبب سے کہ وہ بڑے نافرمان لوگ تھے (اُنکو بھی ہلاک کیا تھا) **ف** قصہ ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بعض مضامین سورہ ہود مین گذرے ہین اور سورۂ ہود مین فرشتون کا یہ کہنا کہ ہم قوم لوط علیہ السلام کی طرف آئے ہین قبل مکالمہ حضرت سارہ کے مذکور ہے اور یہان بعد مکالمہ مذکورہ کے مذکور ہے صرف ظاہر یہ ہے کہ یہ قبل مکالمہ سارہ کے واقع ہوا ہے اور یہان چونکہ کوئی حرف ترتیب کا نہین ہی اس لیے ترتیب ذکری کو ترتیب وقوعی کی دلیل نہ کہا جاویگا اب کچھ تعارض نہ رہا اور قصہ ثمود مین جو یہان تمتعوا آیا ہے یہ وہ تمتع نہین ہے جسکو دوسری آیت مین ثلثۃ ایام سے مقید کیا ہے کیونکہ اس کے بعد فعتوا پر کلمہ فا آیا ہے حالانکہ عتو اُنکا اُس تمتع سے یقیناً مقدم تھا - یہان جو مقصود ہے وہ تقریر ترجمہ سے ظاہر ہے -

ربط اوپر آغاز سورت مین معاد کی تحقیق مع جزاء مصدقین و مکذبین کے ارشاد فرمائی تھی اور مطلق تکذیب کی مناسبت سے امم سابقہ کا ذکر کیا تھا آگے توحید و رسالت کی تحقیق ہے اور رسالت کے ساتھ تسلیہ کا مضمون ہے -

تحقیق توحید و رسالت مع تسلیہ

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ

اور ہم نے آسمان کو قدرت سے بنایا اور ہم وسیع القدرت ہین اور ہم نے زمین کو فرش بنایا سو ہم اچھے بچھانے والے ہین اور ہم نے ہر چیز کو دو دو قسم کا بنایا تاکہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

سمجھو تو تم اللہ ہی کی طرف دوڑو مین تمہارے واسطے اسکی طرف سے کھلا ڈرانیوالا ہون اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود مت قرار دو مین تمہارے واسطے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانیوالا ہون

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝

اسیطرح جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہین اُن کے پاس کوئی پیغمبر ایسا نہین آیا جسکو انہون نے ساحر یا مجنون نہ کہا ہو کیا اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے چلے آئے تھے بلکہ یہ سب کے سب سرکش لوگ ہین

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

سو آپ انکی طرف التفات نہ کیجیے کیونکہ آپ پر کسیطرح کا الزام نہین اور سمجھاتے رہیے کیونکہ سمجھانا ایمان والون کو نفع دیگا۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝۴۷ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝۴۸ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۴۹ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ
مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۱ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝۵۲
اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝۵۳ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝۵۴ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۵ اور ہم نے آسمان کو (اپنی) قدرت سے بنایا اور
ہم وسیع القدرت ہین اور ہم نے زمین کو فرش (کے طور پر) بنایا سو ہم (کیسے) اچھے بچھانے والے ہین (یعنی اُسمین کیسے کیسے منافع رکھے ہین) اور ہم نے ہر چیز کو دو دو قسم کا بنایا (اس قسم سے مراد مقابل ہے سو ظاہر ہے کہ ہر شے مین کوئی نہ کوئی صفت ذاتیہ یا عرضیہ ایسی معتبر ہوتی ہے جس سے دوسری چیز جسمین اُس صفت کی نقیض یا ضد ملحوظ ہو اُس کے مقابل شمار کیجاتی ہے جیسے آسمان و زمین - جوہر و عرض - گرمی سردی - شیرین تلخ چھوٹی بڑی خوشنما بدنما - سفیدی سیاہی سردشنی - تاریکی روشنی وغیرہ) تاکہ تم (ان مصنوعات سے توحید کو) سمجھو (اور اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرما دیجیے کہ جب یہ مصنوعات وحدہ صانع پر دلالت کر رہے ہین) تو تم (کو چاہیے کہ ان سے استدلال کرکے) اللہ ہی کی (توحید کی) طرف دوڑو (اور اول تو بوجہ دلائل مذکورہ کے خود عقل ہی اعتقاد توحید کو ضروری بتلا رہی ہے پھر اوپر سے) مین (بھی) تمہارے (سمجھانے کے) واسطے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانیوالا (ہو کر آیا) ہون (کہ منکر توحید کو عذاب ہو گا پس خوف لحوق ضرر کے اعتبار سے اعتقاد توحید اور بھی ضروری ہو گیا) اور (پھر اور زیادہ توضیح سے کہتا ہون کہ) خدا کے ساتھ کوئی اور معبود مت قرار دو (اسمین زیادہ توضیح اس لیے ہوئی کہ فروالی اللہ جو کہ امر بالتوحید کو مستلزم ہے نہی عن الشرک کو اور لاتجعلوا عین نہی عن الشرک ہے اور عین کی دلالت کا بہ نسبت ملزوم کے اوضح ہونا ظاہر ہے آگے تغییر عنوان مضمون توحید کی وجہ سے انذار کی پھر تاکید ہے کہ) مین تمہارے (سمجھانے کے) واسطے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانیوالا (ہو کر آیا) ہون (آگے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ واقعین بلاشبہ نذیر مبین ہین جیسا ابھی مذکور ہوا لیکن یہ آپ کے مخالفین ایسے جاہل ہین کہ نعوذ باللہ آپ کو کبھی ساحر کبھی مجنون بتلاتے ہین سو آپ صبر کیجیے کیونکہ جسطرح یہ آپکو کہہ رہے ہین) اسیطرح جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہین اُن کے پاس کوئی پیغمبر ایسا نہین آیا جسکو اُنہون نے (یعنی کل نے یا بعض نے) ساحر یا مجنون نہ کہا ہو (آگے کفار کے اس قول ساحر او مجنون پر تشفق ہونے سے تعجب دلاتے ہین کہ) کیا اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے چلے آئے تھے (یعنی باجماع تو ایسا ہو گیا بلکہ یہ دوسرے کو کیا وصیت کرتے چلے آئے ہون کہ دیکھو رسول آئے تم بھی اسی طرح کہنا آگے اس اضراب فرماتے ہین کہ توصی واقع نہ ہوئی تھی کیونکہ بعضی قرون بعض قرون سے ملین بھی نہین) بلکہ (وجہ اس اجماع کی یہ ہوئی کہ) یہ سب کے سب سرکش لوگ ہین (یعنی سبب اس قول کا طغیان ہے چونکہ وہ مشترک ہے اسلیے قول بھی مشترک ہے) سو (جب پہلے لوگ بھی ایسے گذرے ہین اور سبب اسکا معلوم ہو گیا کہ ان ہی کا طغیان ہے تو) آپ ان کی طرف التفات نہ کیجیے (یعنی ان کی تکذیب کی پروا اور غم نہ کیجیے) کیونکہ آپ پر کسیطرح کا الزام نہین (کقولہ تعالیٰ ولا تسئل عن اصحاب الجحیم) اور (اطمینان کے ساتھ اپنے منصبی کام مین لگے رہیے یعنی فقط) سمجھاتے رہیے کیونکہ سمجھانا (جنکی قسمت مین ایمان نہین ہے تو اُن پر تو اتمام حجت ہو گا اور جنکی قسمت مین ایمان ہے ان) ایمان (لانیوالون کو بھی)

اللغات ۱۷ ید القوۃ

النحو قولہ فرّ العقد قبل قل کما اشرت قولہ کذٰلک یقتضی قبلہ کما کذبک ترک وقالوا ساحر او مجنون کمافی الخازن واشرت الیہ ایضا

البلاغۃ قولہ او مجنون او من الحکایۃ ای الاقالوا ساحرا وقالوا مجنون وہی لمنع الخلو ولیست من الشکی لیکون سقوں کل مجموع ساحرا مجنون۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ

اور مین نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہو کہ میری عبادت کیا کرین مین اُن سے رزق رسانی کی درخواست نہین کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہون کہ وہ مجکو کھلایا کرین اللہ خود ہی سب کو رزق پہونچانے والا ہے

الْمَتِيْنُ ۝ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ ع ۲

قوت والا نہایت قوت والا ہو تو ان ظالمون کی بھی باری ہے جیسے ان کے ہم مشربون کی باری تھی سو مجھ سے جلدی طلب نہ کرین غرض ان کافرون کے لیے اُس دن کے آنے سے بڑی خرابی ہوگی جسکا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے

اور جو پہلے سے مؤمن ہین انکو بھی) نفع دیگا (بہرحال تذکیر مین عام فوائد اور حکمتین سب کے اعتبار سے ہین اسکو کیے جائیے اور کسی کے ایمان نہ لانیکا غم نہ کیجیے

ف آیت کذلک ما اتی الذین من قبلہم کے ظاہر ترجمہ پر دو اشکال ہین - ایک یہ کہ بعض انبیاء و رسل کی کسی نے تکذیب نہین کی جیسے آدم علیہ السلام یا جو رسل محض تقریر شرائع سابقہ کے لیے آئے تھے جیسے یوشع علیہ السلام کہ جن بنی اسرائیل کے لیے وہ مقرر کیے گئے وہ پہلے سے مؤمن تھے اور مؤمن رہے - دوسرا اشکال یہ کہ جن رسل کی تکذیب لوگون نے کی ہے بعض نے اُن کی تصدیق بھی کی ہے پھر قالوا مین سبکی طرف نسبت کیسے کی گئی جواب دونون اشکالون کا احقر کی تقریر ترجمہ سے ظاہر ہوگیا کہ الذین مین کافر کی قید لگا دی گئی اور قالوا مین کل یا بعض کی - تامل کرنے سے اندفاع ظاہر ہوجاویگا اور اس آیت مین قالوا کے ترجمہ مین جو کل اور بعض کی تعمیم کی ہے وجہ اُسکی یہ ہو کہ حسب حدیث بخاری یرا النبی لیس معہ احد الخ بعض انبیا پر ایک شخص بھی ایمان نہین لایا بلکہ کل نے تکذیب کی **ربط** اور معظم سورت مین اصول ثلثہ یعنی اعتقاد بعث و توحید و رسالت کا اور آیت ان المتقین الی والمحروم مین بعض فروع کا بیان تھا اور یہ سب عبادات ہین اعتقادیہ اصلیہ یا عملیہ وغیرہ آگے خاتمہ مین بعنوان جامع عبادت کا مطلوب ہونا اور ترغیب و ترہیب سے اُسکی مطلوبیت کی تاکید فرماتے ہین پھر جو عبادت فرض ہو اُسکا تاکد تو ظاہر ہے اور جو تطوع ہے اُسکا تاکد باعتبار اعتقاد کے ہو یعنی اسکی مشروعیت کی تصدیق واجب ہو -

مطلوبیت عبادت و تاکید آن بہ ترغیب و ترہیب

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ اور مین نے جن اور انسان کو (در اصل) اسی واسطے پیدا کیا ہو کہ میری عبادت کیا کرین (اور تبعاً و تکمیلاً للعبادۃ خلقت جن و انس پر دوسرے منافع کا مرتب ہونا اس کے منافی نہین اور اسیطرح بعض جن و انس سے عبادت کا صادر نہ ہونا بھی اس مضمون کے منافی نہین کیونکہ حاصل اس لیعبدون کا ارادہ تشریعیہ ہو نہ کہ ارادہ تکوینیہ اور تخصیص جن و انس کی اس لیے کہ عبادت سے مراد عبادت بالاختیار والابتلا ہے اور ملائکہ مین ابتلا نہین اور دوسری مخلوقات مین اختیار نہین - حاصل ارشاد کا یہ ہو کہ مجکو مطلوب شرعی ان سے عبادت ہے باقی) مین اُن سے (مخلوق کی) رزق رسانی کی درخواست نہین کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہون کہ وہ مجکو کھلایا کرین اللہ خود ہی سب کو رزق پہونچانے والا ہے (تو ہم کو اسکی ضرورت ہی کیا تھی کہ ہم مخلوقات کی روزی رسانی ان کے متعلق کرتے اور وہ) قوت والا نہایت قوت والا ہی (کہ اُسمین عجز و ضعف اور کسی قسم کی کمی کا عقلی احتمال بھی نہین تو درخواست اطعام خود کا امکان ہی منتفی ہو حاصل یہ کہ جب اس عبادت کے مشروع کرنے سے ہماری کوئی غرض نہین نہ بواسطہ جیسے ترزیق خلق خود نہ بلاواسطہ جیسے اطعام خود بلکہ صرف بندون ہی کا نفع ہو تو انکو اسمین پس و پیش نہ چاہیے - یہ ترغیب ہوگئی آگے ترہیب ہو کہ جب عبادت کا کہ اعظم و اہم اسکا ایمان ہی ہو وجوب ثابت ہوگیا تو اگر یہ لوگ اب بھی شرک کفر پر مصر رہین گے) تو دین رکھین کہ (سزا کی) بھی باری (علم الٰہی مین مقرر) ہی جیسے ان کے (گذشتہ) ہم مشربون کی باری (مقرر) تھی (یعنی وقت مقرر پر ان پر بھی عقوبت آنے والی ہے خواہ دنیا مین بھی یا صرف آخرت مین) سو مجھ سے (عذاب) جلدی طلب نہ کرین (جیسا اُن کی عادت ہے کہ وعید مین سنکر تکذیب کے طور پر استعجال کرنے لگتے ہین) غرض (جب وہ باری کے دن آوین گے جنمین سب سے اشد یوم موعود یعنی قیامت ہو تو) ان کافرون کے لیے اُس دن کے آنے سے بڑی خرابی ہوگی جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (چنانچہ خود سورت بھی اُسی وعدہ سے شروع ہوئی ہی انما توعدون لصادق وان الدین لواقع اور اس سے سورت کے آغاز و انجام کا حسن ظاہر ہے) **ف** ما اریہ منہم من رزق پر اگر یہ شبہہ ہو کہ اہل و عیال کو رزق پہونچانا تو واجب کیا گیا ہے پھر نفی ارادہ کے کیا معنے اُس کا دفع یہ ہی

اللغات المتین شدید القوۃ قولہ ذنوبا نصیبا سمی العذاب باسم الدلو العظیمۃ المستلئۃ ماء او القریبۃ من الامتلاء ولا یقال لہا ذنوب وہی فارغۃ وہی تذکر وتؤنث وجمعہا اذنبۃ وذنائب فاستعیر للنصیب مطلقا شرکان کالنصیب من العذاب او خیرا کالعطاء - وفی الکشاف وذا تمثیل اصلی وقیل

یقتسمون الماء فیکون لہذا ذنوب ولہذا ذنوب کذا فی الروح

البلاغۃ قولہ ان اللہ التفت الی الغیبۃ مع التعبیر بالاسم الجلیل لتفخیم الآیۃ مخرج المثل ولان باعتنا الکبریاء اسنادہ الی الجلیل ،

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

وَالطُّوْرِ ۙ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ اِنَّ عَذَابَ

قسم ہے طور کی اور اُس کتاب کی جو کھلے ہوئے کاغذ میں لکھی ہو اور بیت المعمور کی اور اونچی چھت کی اور دریائے شور کی جو پُر ہے کہ بیشک آپ کے

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۙ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ

رب کا عذاب ضرور ہو کر رہیگا کوئی اسکو ٹال نہیں سکتا جسروز آسمان تھرتھرانے لگے گا اور پہاڑ ہٹ جاوینگے تو جو لوگ جھٹلانے والے ہیں جو شغل میں پڑ کے ٹال رہے ہیں

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۙ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۙ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۙ اَفَسِحْرٌ

وقفہ لازم

انکی اُس روز بڑی کمبختی آوے گی جسروز کہ انکو آتش دوزخ کی طرف دھکے دے دے کر لاوینگے یہ وہی دوزخ ہے جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے تو کیا یہ سحر ہے

هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ اِنَّ

یا یکہ تم کو نظر نہیں آتا اسمیں داخل ہو پھر خواہ سہار کرنا یا سہار نہ کرنا تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں جیسا تم کرتے تھے ویسا ہی بدلہ تمکو دیا جاویگا

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۚ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

متقی لوگ بلاشبہ باغوں اور سامان عیش میں ہونگے انکو جو چیزیں اُن کے پروردگار نے دی ہونگی اُس سے خوش دل ہونگے اور انکا پروردگار انکو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے گا خوب کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ

هَنِيْٓـًٔا ۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ

اپنے عملوں کے بدلہ میں

کہ وہ انفاق ہے تزیین نہیں پھر اسکا نفع عائد الی اللہ نہیں یعنی نعوذ باللہ اس سے خدا کو سہارا نہیں لگتا کہ اُس نے اپنے ذمہ جو مخلوق کو رزق پہونچانا رکھا ہے اس انفاق سے کچھ مدد ملگئی ہو سبکدوشی ہوگئی ہو وما ارید منھم من رزق میں اسی عود نفع الی اللہ کی نفی ہے بلکہ اسکا نفع خود منفق کی طرف عائد ہے کہ اجر ملتا ہی اور رازق پھر بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ اگر اکتساب پر حصول رزق نہ ہو تو کیا کر سکتا ہے یا حصول کے بعد اگر ایصال پر قادر نہ ہو تو کیا کر سکتا ہے یا ایصال کے بعد غذا کا حلق سے اُترنا پھر اُس سے تغذی ہونا کہ اصل ترزیق ہے یہ کسی کی قدرت میں نہیں ہے پس حقیقۃً بندہ کسی طرح رازق نہیں ہے واللہ اعلم۔ اور ما ارید منھم من رزق کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ہم اُن سے ایسا رزق کھلوانا نہیں چاہتے جو مانع عبادت ہو جیسا سورہ طٰہٰ کے اخیر میں لا نسالک رزقا کی بندے نے یہی تفسیر کی ہے تو اب کوئی شبہہ ہی متوجہ نہیں ہوتا۔ الحمد للہ کہ سورۂ والذاریات کی تفسیر ختم ہوئی آگے انشاء اللہ تعالیٰ سورہ والطور کی تفسیر آتی ہے واللہ الحمد۔

سورۃ الطور مکیۃ وایھا ثمان او تسع وّاربعون کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ یوم موعود کی وعید پر ختم ہوئی ہے اور سورت یوم موعود کی وعید سے شروع ہوئی ہے پھر وعید کے بعد حسب عادۃ قرآنیہ مومنین کے لیے وعدہ مذکور ہے

خبر معاد و وعید اہل عناد و وعدہ اہل انقیاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالطُّوْرِ ۙ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۙ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۙ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۙ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۙ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۚ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا ۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ

اللغات قولہ رق ہوا الجلد الرقیق ویراد بہ مطلق ما یکتب فیہ مجازا مرہ کذا فی الروح وقد صرح الکتاب بسطورا نیا کما ہو شنشۃ مستفیضا فان السطر ترتیب الحروف المکتوبۃ فتنبہ للسطور المکتوب علی وجہ الاستظہار قولہ سجر ہو الموجود من نور ونصب یراجع

مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر برابر بچھائے ہوئے ہیں اور ہم انکا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ کر دینگے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انکی اولاد نے بھی ایمان میں انکا ساتھ دیا ہم انکی اولاد کو بھی انکے ساتھ ملا دینگے

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ يَتَنَازَعُوْنَ

کمی نہ کرینگے اور ہم ان کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال میں محبوس رہیگا اور ہم انکو میوہ اور گوشت جس قسم کا انکو مرغوب ہو روز افزوں دیتے رہیں گے وہاں آپس میں

فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ

جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے کہ اسمیں نہ بک بک لگیگی اور نہ اور کوئی بیہودہ بات ہوگی اور ان کے پاس ایسے لڑکے آوین جاوین گے جو خاص انہی کے لیے ہوں گے گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝

بولیں گے کہ ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر میں ڈرا کرتے تھے۔ سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیا ہم اس سے پہلے اس سے دعائیں مانگا کرتے تھے واقعی وہ بڑا محسن مہربان ہے۔

مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ
مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝ وَيَطُوْفُ
عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا
عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝

ع ۲۸ ۲

اور دوسری آیت میں مذکور ہے فاذا انشقت السماء جیسا روح المعانی میں ابن عباس رض سے نقل کیا ہے اور یہاں پہاڑوں کا ہٹنا مذکور ہے اور دوسری آیتوں میں ریزہ ریزہ ہونا پھر اڑ جانا مذکور ہے قولہ بسیت الجبال بسا فکانت ہباءا۔ قولہ بست الجبال بسا فکانت ہباءا۔ اور ان قسموں میں تقریب ہے مطلوب کی اس طور پر کہ قیامت کے وقوع کی اصل وجہ مجازاۃ ہے اور مجازاۃ میں اصل ہیں احکام شرعیہ پس طور کی قسم کھانے میں اشارہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ صاحب کلام و احکام ہے پھر ان احکام کی مخالفت یا موافقت مبنی ہے مجازاۃ کا نامۂ اعمال کی قسم کھانے میں اشارہ ہو گیا اس مخالفت یا موافقت کے محفوظ و منضبط ہونیکی طرف پھر مجازاۃ اسپر بھی موقوف ہے کہ عبادت و اطاعت احکام ضروری ہو بیت المعمور کی قسم میں اشارہ ہو گیا کہ عبادت ایسا امر ضروری ہے کہ زمستون کو بھی باوجود اس کے کہ ان کے لیے مجازاۃ نہیں اس سے نہیں چھوڑا گیا پھر نتیجہ مجازاۃ دو قسموں میں جنت اور دوزخ سماء کی قسم میں اشارہ ہو گیا کہ جنت ایسی ہی رفعت کا مکان ہے جیسے آسمان اور بحر مسجور کی قسم میں اشارہ ہو گیا کہ دوزخ بھی ایسی ہی خوفناک چیز ہے جیسے سمندر یہ وجہ تخصیص اقسام کی ہو سکتی ہے اور نفس قسم کی تو جیہ سورہ حجر آیت لعمرک کے ذیل میں اور غایت و غرض قسم کی شروع سورہ صافات میں گذر چکی ہے۔ آگے اس یوم کے بعض واقعات ارشاد فرماتے ہیں کہ جب یہ ثابت ہوا کہ مستحقین عذاب کے لیے عذاب ضرور واقع ہوگا) تو جو لوگ (قیامت کے اور دیگر امور حقہ توحید و رسالت کے) جھٹلانے والے ہیں (اور) جو (تکذیب کے) مشغلہ میں بیہودگی کی ساتھ لگ رہے ہیں (جس سے وہ مستحق عذاب ہو گئے ہیں) انکی اس روز بڑی کمبختی آویگی جس روز کہ انکو دھکا دیکر دوزخ کی طرف دھکے دے دے کر لاوین گے (کیونکہ خوشی سے ایسی جگہ کون آتا ہے پھر جب ان کے ڈالنے کا وقت ہوگا تو اس حالت سے کر کے ڈالے جاوین گے فیہ خذفا بالنواصی والاقدام۔ اور انکو دوزخ دکھلا کر تو بیخا کہا جاویگا کہ یہ وہی دوزخ ہے جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے (یعنی جن آیتوں میں اسکی خبر تھی انکو جھٹلاتے تھے اور نیز جن آیات کو سحر کہا کرتے تھے خیر وہ تو تمہارے نزدیک سحر تھا) تو کیا یہ (بھی) سحر ہے (دیکھ کر بتلاؤ) یا یہ کہ تمکو اب بھی نظر نہیں آتا (جیسا دنیا میں نظر نہ آنیکی وجہ

اللغات قولہ التنٰھم نقصنا ہم تاثیم برا در فعل یوصد رنی الغنیا کان مرشوشا قولہ سموم ضد ریاح لیلا کان الحانون وہی ارتیح الحارۃ التی تدخل السام تسمیت بہا لانہا تسم لاہا بہذہ الصفۃ کذا فی المدارک

العلاقۃ قولہ غلمان لہم اللام للاختصاص ای مملوکۃ بہم والمقصود بیان کمال نعمۃ الجنۃ بہم لان الذین کانوا یخدمونہم فی الدنیا یخشفی کل من خدم احدا فی الدنیا الی یکون لہ خادمان

سنکر ہو گئے تھے اچھا تو اب) اسمین داخل ہو پھر خواہ (اسکی) سہار کرنا یا سہار نہ کرنا تمہارے حق مین دونون برابر ہین (نہ یہی ہوگا کہ تمہاری ہائے واویلا سے نجات ہو جاوے اور نہ یہی ہوگا کہ تمہاری تسلیم و انقیاد و سکوت پر ترحم کرکے ٹال دیا جاوے بلکہ ہمیشہ اسی مین رہنا ہوگا اور جیسا تم کرتے تھے ویسا ہی بدلہ تمکو دیا جاویگا (پس تم کفر کیا کرتے تھے جو کہ اشد عصیان اور عقوق و کمالات غیر متناہیہ الٰہیہ کا کفران ہے پس بدلہ مین دوزخ کا خلود نصیب ہوگا جو کہ عذاب اشد و غیر متناہی ہے۔ آگے ان کے اضداد کا بیان ہے یعنی) متقی لوگ بلاشبہہ (بہشت کی) باغون اور سامان عیش مین ہون گے (اور) انکو جو چیزین (عیش و آرام کی) اُن کے پروردگار نے دی ہونگی اس سے خوشدل ہون گے اور انکا پروردگار انکو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھیگا (اور جنت مین داخل کرکے فرماویگا کہ) خوب کھاؤ اور پیو مزہ کیساتھ اپنے (اُن نیک) عملون کے بدلہ مین (جو دنیا مین کیا کرتے تھے) تکیہ لگائے ہوئے تختون پر جو برابر بچھائے ہوئے ہین اور ہم انکا گوری گوری بڑی بڑی آنکھون والیون سے (یعنی حورون سے) بیاہ کردین گے (یہ حال تو سب اہل ایمان کا ہوا) اور آگے اُن خاص مومنین کا ذکر ہے جنکی اولاد بھی موصوف بالایمان تھی پس ارشاد ہے کہ) جو لوگ ایمان لائے اور انکی اولاد نے بھی ایمان مین انکا ساتھ دیا (یعنی وہ بھی ایمان لائے گو اعمال مین وہ اپنے آبا کے رتبہ کو نہین پہونچے جیسا کہ عدم ذکر اعمال اسکا قرینہ ہے و نیز احادیث مین مصرح ہے کالآتی دونہ فی العمل۔ و لکن یلحق ابناء و عملک دکانت منازل آبائہم ارفع رواہا فی الدر المنثور تو گو مقتضا اُن کے انحطاط عمل کا انحطاط درجہ تھا لیکن ان آبا مومنین کے اکرام و سرور کے لیے) ہم انکی اولاد کو بھی (درجہ مین) ان کے ساتھ شامل کردین گے اور (اس شامل کرنے کے لیے) ہم اُن (اہل جنت متبوعین) کے عمل مین سے کوئی چیز کم نہین کرین گے (یعنی یہ نہ کرین گے کہ ان متبوعین کے بعض اعمال لیکر اُن ذریت کو دیکر دونون کو برابر کردین جیسے مثلاً ایک شخص کے پاس چھ سو روپے ہون اور ایک کے پاس چار سو اور دونون کا برابر کرنا مقصود ہو تو اسکی ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ چھ سو والے سے سو روپے لیکر چار سو والے کو دیدیے جاوین کہ دونون کے پاس پانچ پانچ سو ہو گئے اور دوسری صورت جو کریمون کی شان کے لائق ہے یہ ہے کہ چھ سو والے سے کچھ نہ لیا جاوے بلکہ اُس چار سو والے کو دو سو روپیہ اپنے پاس سے دیدین اور دونون کو برابر کردین پس مطلب یہ ہے کہ وہان پہلی صورت واقع نہ ہوگی کہ اُسکا اثر یہ ہوتا کہ متبوع کو بوجہ کم ہو جانے اعمال کے اُسکے درجہ سے کچھ نیچے لاتے اور تابع کو کچھ اوپر لیجاتے اور دونون ایک متوسط درجہ مین رہتے یہ نہ ہوگا بلکہ دوسری صورت واقع ہوگی اور متبوع اپنے درجہ عالیہ مین بدستور رہیگا اور تابع کو وہان پہونچا دیا جاویگا۔ اور متبوع اور ذریت مین ایمان کی شرط اس لیے ہے کہ اگر وہ ذریت مومن نہین تو آبا مومنین کے ساتھ الحاق نہین ہو سکتا کیونکہ کافرون مین سے) ہر شخص اپنے اعمال (کفر) مین محبوس (فی النار و ماخوذ) رہیگا (کقولہ تعالیٰ کل نفس بما کسبت رہینۃ الا اصحاب الیمین فسرہ ابن عباس کما فی الدر یعنی کفر سے نجات کی کوئی صورت نہین لہذا الحاق بآبا مومنین متصور نہین اسلیے الحاق مین ایمان ذریت شرط ہی) اور آگے پھر مطلق اہل ایمان و اہل جنت کا بیان ہے کہ ہم انکو میوے اور گوشت جس قسم کا انکو مرغوب ہو روز افزون دیتے رہین گے (اور) وہان (اُنمین (بلطور خوش طبعی کے) جام شراب بین چھینا جھپٹی بھی کرین گے کہ اُس (شراب) مین نہ بک بک لگیگی (کیونکہ نشہ نہ ہوگا) اور نہ اور کوئی بیہودہ بات (عقل و دیانت کے خلاف) ہوگی اور انکے پاس (خوبرو عورتین لانے کے لیے) ایسے لڑکے آوین جاوین گے (اور تحقیق ان کی ماہیت کی تفسیر سورۂ واقعہ مین آویگی) جو خاص اُن ہی (کی خدمت) کے لیے ہون گے (اور غایت حسن و جمال سے ایسے ہونگے کہ) گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہین (کہ اُن پر گرد و غبار نہین ہوتا اور آب و تاب اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے) اور (انکو روحانی مسرت بھی ہوگی چنانچہ اُسمین سے ایک کا بیان ہے کہ) وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کرین گے (اور اثنائے گفتگو مین) یہ بھی کہین گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دنیا مین انجام کار سے) بہت ڈرا کرتے تھے سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمکو عذاب دوزخ سے بچا لیا (اور) ہم اس سے پہلے (یعنی دنیا مین) اُس سے دعائین مانگا کرتے تھے (کہ ہم کو دوزخ سے بچا کر جنت مین لیجاوے سو اللہ نے دعا قبول کر لی) واقعی وہ بڑا محسن مہربان ہے (اور اس مضمون سے مسرت ہونا ظاہر ہے اور چونکہ یہ امر فی حیثیت سے نعمت تھا ایک فی نفسہ مضرت سے بچانا دوسرے ہم ناکارون کی ناچیز عرض قبول کر لینا اس لیے دو عنوانون سے تعبیر کیا گیا) ف ذریت کے بارہ مین جس عنوان سے فرمایا گیا ہے ظاہر آوہ اولاد کبار کے حق مین ہے چنانچہ ایمان کی قید خود اسکا کافی قرینہ ہے اور صغار کا حکم احادیث مین ہے جسمین کلام طویل ہے اور اس آیت مین ذریات کا بیان ہے اور حدیث مین اسی آیت کی تفسیر مین آبا کا حکم بھی یہی آیا ہو کذا فی الدر اور اُس حدیث مین ذریت پر لفظ لہ معطوف ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذریت سے مراد مطلق توابع ہین زوجات و احباب و تلامذہ و مریدین و محبین تو اس صورت مین آیت کا مفہوم بہت وسیع ہو جاویگا۔ اور اگر شبہہ ہو کہ جب مومن کے ساتھ اُس کے ابنا و آبا ملحق ہون گے تو وہ آبا و ابنا بھی مومن ہین اُن کے ابنا و آبا انکے ساتھ ملحق ہون گے و علیٰ ہذا تو لازم آیا کہ سب جنتی ایک ہی درجہ مین ہو جاوین۔ جواب یہ کہ الحاق بوجہ اصالت اعمال متبوع کے ہے اور تابع مین یہ اصالت نہین ہے پس اس کے ساتھ دوسرے کا ملحق ہونا لازم نہین آتا

ملحقات الترجمۃ

لہ قولہ فی رہائن محبوس بتیاہ باقی الخازن کل امرء ای کاذ بما کسب ای عمل من الشر عین ای مرتہن جعلنی اللہ و المؤمنین لا یکون مرتہنا بعمل غیرہ قولہ تعالیٰ کل نفس بما کسبت رہینۃ الا اصحاب الیمین اھ

لفظ فاکہۃ فی بما کسبت لیست بسببیۃ للاتین بل للسببیۃ المطلقۃ فی وجہ ارتباط الآیۃ بما قبلہا ہو من المواہب و اللہ اعلم

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ

تو آپ سمجھاتے رہیے کیونکہ آپ بفضلہ تعالیٰ نہ تو کاہن ہیں اور نہ مجنون ہیں ۔ ہاں کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں ہم ان کے بارہ میں حادثۂ موت کا انتظار کر رہے ہیں آپ فرما دیجیے کہ تم منتظر ہو میں بھی

مِنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۔ کیا انکی عقلیں انکو ان باتوں کی تعلیم کرتی ہیں ۔ یا یہ ہے کہ یہ شریر لوگ ہیں ۔ ہاں کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسکو خود گڑھ لیا بلکہ یہ لوگ تشدید ہیں

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

تو یہ لوگ اس طرح کا کوئی کلام لے آئیں اگر یہ سچے ہیں ۔ کیا یہ لوگ بدون کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں ۔ یا انہوں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے

بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ

بلکہ یہ لوگ یقین نہیں لاتے ۔ کیا ان لوگوں کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں ۔ یا یہ لوگ حاکم ہیں ۔ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اس پر باتیں سن لیا کرتے ہیں تو انمیں سننے والا جو باتیں سن آیا ہو

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ

وہ کوئی صاف دلیل پیش کرے ۔ کیا خدا کے لیے بیٹیاں اور تمہارے لیے بیٹے ۔ کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے گراں معلوم ہوتا ہو ۔ کیا ان کے پاس غیب ہے

فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

کہ یہ لکھ لیا کرتے ہیں ۔ کیا یہ لوگ کچھ برائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں سو یہ کافر خود ہی برائی میں گرفتار ہوں گے ۔ کیا انکا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے

يُشْرِكُوْنَ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝

پاک ہے ۔ اور اگر وہ آسمان کے ٹکڑے کو دیکھ لیں کہ گرتا ہوا آ رہا ہے تو یوں کہیں کہ یہ تو تہ بتہ جما ہوا بادل ہے ۔ تو انکو رہنے دیجیے یہاں تک کہ انکو اپنے اس دن سے سابقہ ہو جسمیں انکی ہوش اڑ جاویں گے

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

جسمیں انکی تدبیریں ان کے کچھ بھی کام نہ آویں گی ۔ اور نہ انکو مدد ملیگی ۔ اور ان ظالموں کے لیے قبل اس کے بھی عذاب ہونے والا ہے ۔ لیکن انمیں اکثر کو معلوم نہیں

ربط اوپر فویل یومئذ للمکذبین میں تکذیب کی عقوبت مذکور تھی آگے انکی تکذیب کا رد ہے اور جن اُمور کی وہ تکذیب کرتے تھے انمیں اصل چیزیں تین تھیں توحید و رسالت و بعث ان آیات میں تینوں باب میں اُن کے مزعومات مقالات و خیالات کا مخلوط طور پر رد ہے اور شاید مخلوط لانے میں یہ نکتہ ہو کہ تینوں عقیدوں کے تلازم کی طرف اشارہ ہو کہ ایک کی تکذیب بمنزلہ دوسرے کی تکذیب کے ہے اور ختم سورت میں ان تکذیبات پر اچھا تسلیہ و ازالہ حزن ہے ۔ اور ان آیات میں لفظ ام پندرہ جگہ ہے انمیں متصلہ ہے کہیں منقطعہ کہیں مبنیے ہمزہ استفہام علی حسب اقتضاء المقام اور چونکہ اوپر جو کچھ ذکر ہوا وہ بھی مثل دیگر مضامین قرآنیہ کے موجب تذکیر ہے اس لیے اسپر امر بالتذکیر کی تفریع کلمہ فاء سے فذکر میں فرمائی گئی واللہ اعلم

ردِ مزعومات مکذبین توحید و رسالت و بعث مع امر بالتذکیر در اول و تسلیہ در آخر

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اللغات ریب المنون فی الخازن یعنی حوادث الدہر والمنون اسم للموت وللدہر واصلہ القطع سمیا بذلک لانہما یقطعان الاجل اھ

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿۴۹﴾

اور آپ اپنے رب کے تجویز پر صبر سے بیٹھے رہیے کہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں اور اٹھتے وقت اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیا کیجیے اور رات میں بھی اسکی تسبیح کیا کیجیے اور ستاروں سے پیچھے بھی

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿۴۹﴾ سو آپ پر مضامین واجب التبلیغ وحی کیے جانے

جیسے اوپر ہی جنت و دوزخ کے مستحقین کی تفصیل کی گئی ہے) تو آپ (ان مضامین سے لوگوں کو) سمجھاتے رہیے کیونکہ آپ بفضلہ تعالے نہ تو کاہن ہیں اور نہ مجنون ہیں (جیسا یہ مشرکین کہتے ہیں چنانچہ والضحیٰ کی شان نزول میں یہ قول منقول ہے قد ترک شیطانک رواہ البخاری جسکا حاصل نسبت الی الکہانت ہے اور ایک آیت میں ہے ویقولون انہ لمجنون مطلب یہ کہ آپ نبی ہیں اور نبی کا کام دوام علی التذکیر ہے گو لوگ کچھ ہی بکیں) ہاں کیا یہ لوگ (علاوہ کاہن اور مجنون کہنے کے آپکی نسبت) یوں (بھی) کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں (اور) ہم ان کے بارہ میں حادثۂ موت کا انتظار کر رہے ہیں (جیسا در منثور میں ہے کہ قریش دار الندوہ میں مجتمع ہوئے اور آپ کے بارہ میں یہ مشورہ قرار پایا کہ جیسے اور شعراء مر مرا گئے آپ بھی ان ہی میں کے ایک ہیں اسیطرح آپ بھی ہلاک ہو جاویں گے آپ فرما دیجیے (بہتر) تم منتظر رہو سو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں (یعنی تم میرا انجام دیکھو میں تمہارا انجام دیکھتا ہوں اسمیں اشارۃً پیشین گوئی ہے کہ میرا انجام فلاح و کامیابی ہے اور تمہارا انجام خسار اور ناکامی ہے اور یہ مقصود نہیں کہ تم مرو گے میں نہ مرونگا بلکہ ان لوگوں کا جو اس سے مقصود تھا کہ انکا دین چلے گا نہیں یہ مر جاویں گے اور دین مٹ جاویگا جواب میں اسکا رد مقصود ہے چنانچہ یوں ہی ہوا اور یہ لوگ جیسی ایسی باتیں کرتے ہیں تو کیا ان کی عقلیں (جسکے یہ بڑے مدعی ہیں) انکو ان باتوں کی تعلیم کرتی ہیں یا یہ کہ یہ شریر لوگ ہیں (ان کے مدعی عقل ہونے پر انکا یہ قول دال ہے لوکان خیرا ما سبقونا الیہ کما ترقیہ فی سورۃ الاحقاف فی الرکوع الثانی اور معالم کی نقل سے اور تائید ہوتی ہے کہ عظماء قریش لوگوں میں احلام و عقول کے ساتھ موصوف و مشہور تھے پس اس آیت میں انکی عقل کی حالت دکھلائی گئی ہے کہ کیا ان صاحب بس یہی عقل ہے جو ایسی تعلیم دے رہی ہے اور اگر یہ عقل کی تعلیم نہیں ہے تو زی شرارت اور ضد ہے یہ مضمون ام تامرہم احلامہم بہا کا ہے اور مجنون اور شاعر کہنے کے متعلق ہو پس ہر قول کا دو دو طور پر رد ہو گیا ایک خاص خاص ایک مشترک) ہاں کیا وہ یہ بھی) کہتے ہیں کہ انہوں نے اس (قرآن) کو خود گڑھ لیا ہے (سو تحقیقی جواب تو اسکا یہ ہے کہ یہ بات نہیں ہے) بلکہ (یہ بات صرف اسوجہ سے کہتے ہیں کہ) یہ لوگ (بوجہ عناد کے اسکی) تصدیق نہیں کرتے (اور قاعدہ ہے کہ جس چیز کی آدمی تصدیق نہیں کرتا بہزار وجہ حق ہو مگر وہ اسکی ہمیشہ نفی ہی کیا کرتا ہے۔ اور دوسرا الزامی جواب یہ ہے کہ اچھا اگر یہ انکا بنایا ہوا ہے) تو یہ لوگ (بھی عربی اور بڑے فصیح و بلیغ قادر الکلام ہیں) اسطرح کا کوئی کلام (بنا کر) لے آئیں اگر یہ (اس دعوی کے قول میں سچے ہیں (اور اس زعم تقول کے بھی مثل نرعومات سابقہ دو جواب ہو گئے ایک تحقیقی ایک الزامی اور یہ سب مضامین رسالت کے متعلق ہیں آگے توحید کے متعلق گفتگو ہے کہ یہ لوگ جو توحید کے منکر ہیں تو) کیا یہ لوگ بدون کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں یا (یہ کہ نہ اپنے خالق ہیں اور نہ بلا خالق مخلوق ہوئے ہیں لیکن) انہوں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے (اور صفت خالقیت مختصہ بالباری تعالیٰ میں شریک ہیں حاصل یہ کہ خدا تعالیٰ کو متفرد بالخالقیۃ اور اپنے کو محتاج الی الخالق اعتقاد کرنے کے لوازم میں سے ہے وجوب اعتقاد توحید فی الالوہیۃ اور توحید فی الالوہیۃ کا انکار وہ شخص کر سکتا ہے جو حق تعالیٰ کے تفرد بالخالقیۃ یا اپنی مخلوقیت کا منکر ہو اور اسمیں تین شقیں نکلیں گی۔ ایک یہ کہ اپنے کو کسی خالق کا محتاج نہ جانے وہو المذکور فی قولہ تعالیٰ ام خلقوا من غیر شیء دوم یہ کہ اپنی کو محتاج الی الخالق سمجھے مگر خالق اپنے ہی کو مانے وہو المدلول علیہ بقولہ تعالیٰ ام ہم الخالقون سوم یہ کہ اپنے کو محتاج الی الخالق سمجھے مگر حق تعالیٰ کو متفرد فی الخالقیۃ نہ سمجھے بلکہ کسی دوسرے کو بھی شریک فی الخالقیۃ جانے خود اپنے کو یا دوسرے کو وہو المعنی بقولہ تعالیٰ ام خلقوا السموات یا کسی سرکردہ اور دوسری آیتوں میں مذکور ذوات المعبودین ام لہم شرک فی السموات چونکہ دونوں کی نفی کی دلیل واحد تھی اس لیے ایک کا رد دوسرے کے اوپر دال ہے اور شاید تخصیص ذکری نفی خالقیۃ کی ان کی ذات سے بایں وجہ ہو کہ اس کے بطلان کو وہ جلدی مان لیں گے پھر آگے اشتراک دلیل سے دوسرے شرکاء سے نفی خالقیت کا تدیہ کر لیا جاویگا غرض اصل تین شقیں ہوئیں اور تینوں کا بطلان چونکہ ظاہر تھا اس لیے رد میں صرف استفہام انکاری پر اکتفا کیا چنانچہ شق اول تو اسطرح باطل ہے کہ ممکن ترجیح وجود میں محتاج مرجح کا ضرور ہوگا۔ شق ثانی اس لیے کہ شیء واحد علۃ اور معلول ایک ہی جہت سے نہیں ہو سکتی۔ شق ثالث اس لیے کہ دلائل عقلیہ سے متعدد صانع عالم کا استحالہ ثابت ہے کما اشیر الیہ فی قولہ تعالیٰ ان فی خلق السموات الی قولہ لقوم یعقلون پارہ سیقول۔ اور علاوہ ان دلائل کے اہل عرب تفرد فی الخالقیۃ یا احتیاج فی الخالقیۃ کے معترف بھی تھے اس لیے بھی ابطال مفصل کی ضرورت نہ ہوئی لیکن اس اعتقاد کا مستلزم اعتقاد توحید ہونا بوجہ عدم تدبر کے نہ جانتے تھے اسی لیے آگے انکے اس جہل کی طرف اشارہ ہے کہ واقع میں ایسا نہیں کہ مذموم مذکور لازم نہ ہو

ملحقات الترجمۃ

لہ قولہ فی سن فیر شکبد کسی خالق کمالی قولہ تعالے ھل ای شی اکبر شہادۃ قل اللہ ،،

یا ملزوم واقع نہ ہو تاکہ وجود لازم سے وجود ملزوم پر استدلال کرنے مین شبہہ کی گنجایش ہی) بلکہ (ملزوم واقع بھی ہے اور ملزوم بھی ہے لیکن) یہ لوگ (بوجہ جہل کے توحید کا) یقین نہین لاتے (وہ جہل یہی ہے کہ ملزومیت اور لازمیت مین غور نہین کرتے پس علاقہ ملازمت ان کے ذہن سے مخفی ہے یہ گفتگو توحید کے متعلق ہوئی آگے رسالت کے متعلق اُن کے دوسرے مزعومات کا رد ہے چنانچہ وہ یہ بھی کہا کرتے کہ اگر نبوت ہی ملنا تھا تو فلان فلان رؤسا مکہ وطائف کو ملتی حق تعالیٰ اسکا جواب دیتے ہین کہ) کیا اُن لوگون کے پاس تمہارے رب (کی نعمتون اور رحمتون) کے (جنمین نبوت بھی داخل ہے) خزانے ہین (کہ جسکو چاہین نبوت دیدین کقولہ تعالیٰ اہم یقسمون رحمۃ ربک) یا یہ لوگ (اس محکمہ نبوت کے) حاکم ہین (کہ جسے چاہین نبوت دلادین یعنی دینے دلانے کی دو صورتین ہین ایک تو یہ مثلاً خزانہ اپنی قبضہ مین ہو۔ دوسرے یہ کہ قبضہ مین نہ ہو مگر قابضان خزانہ اس کے محکوم ہون کہ اس کے دستخط دیکھ کر دیدیتے ہین یہان دونون کی نفی فرمادی اور اس نفی کا حاصل تو یہ ہے کہ انکی ادعا نفی رسالت محمدیہ استحقاق دیگر رؤسا پر کوئی دلیل عقلی تو ہے نہین بلکہ خود اس کے عکس پر دلائل عقلیہ قائم ہین چنانچہ بدیہی ہے اور اسی لیے محض استفہام انکاری پر اکتفا فرمایا اب آگے دلیل نقلی کی نفی فرماتے ہین یعنی) کیا انکے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اُسپر (چڑھ کر آسمان کی) باتین سُن لیا کرتے ہین (یعنی دلیل نقلی وحی آسمانی ہے اور اُس کے علم کے دو طریقے ہین یا تو وحی نزول کرے یا صاحب وحی صعود کرے اور دونون کا منتفی ہونا ان لوگون سے ظاہر ہے ایک کو تو یہان بیان بھی فرمادیا دوسرے کی نفی دوسری آیت مین ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیٔ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ۔ اور یہان نزول کی نفی کا شاید اس لیے ذکر نہ کیا ہو کہ نزول کے دعوے کی تو اس لیے گنجایش ہی نہین کہ نزول علی الرسول اور نزول علیہم مین کوئی مستدبہ تفاوت نہین اور جس تفاوت پر اُنکی نظر تھی اور اُسکی بنا پر کہا کرتے تھے لولا نزل ہذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم اُسکا جواب اُن ہی آیات مین مذکور ہے جسکی تقریر آیات مذکورہ کی تفسیر مین ہو چکی ہے غرض جب وہ تفاوت معتبر نہین تو نزول علی الرسول کے انکار کے بعد نزول علیہم کا احتمال ہی نرا اس لیے اُسکا ذکر کلام مین متروک کر دیا گیا اور صرف شق صعود سے استفہام کیا گیا کہ کیا وہان سے علم وحی جو کہ دلیل نقلی ہے لایا کرتے ہین جس سے یہ بات ثابت ہو جاوے کہ نعوذ باللہ آپ مستحق نبوت نہین آگے اسکے متعلق ایک احتمال عقلی کا ابطال فرماتے ہین کہ اگر فرضاً یہ لوگ اس صعود و استماع کے مدعی ہون) تو ان مین جو (وہان کی) باتین سُن آیا ہو وہ (اس دعوے پر) کوئی صاف دلیل (یعنی جو قواعد استدلال کو جامع ہو) پیش کرے (جس سے ثابت ہو کہ یہ شخص مشرف بوحی ہوا ہے جیسا ہمارے نبی اپنی وحی پر دلائل خارقہ رکھتے ہین۔ آگے پھر توحید کے بارہ مین ایک خاص مضمون کے متعلق کلام ہے یعنی یہ منکرین توحید جو فرشتون کو خدا کی بیٹیان قرار دیکر شرک کرتے ہین تو ہم ان سے پوچھتے ہین کہ) کیا خدا کے لیے بیٹیان (تجویز کی جاوین) اور تمہارے لیے بیٹے (تجویز ہون یعنی اپنے لیے تو وہ چیز پسند کرتے ہو جسکو اعلیٰ درجہ کا سمجھتے ہو اور خدا کے لیے ایسی چیز تجویز کرتے ہو جسکو ادنی درجہ کا سمجھتے ہو جسکا بیان سورہ صافات کے اخیر مین مفصل مدلل گذرا ہے۔ آگے پھر رسالت کے متعلق کلام ہے کہ انکو جو باوجود انکی حقانیت ثابت ہو جانے کے آپکا اتباع اسقدر ناگوار ہی تو) کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ (تبلیغ احکام کا) مانگتے ہین کہ وہ تاوان انکو گران معلوم ہوتا ہی (وہذا کقولہ تعالیٰ ام تسألہم خرجا الآیۃ آگے بعث و جزا کے متعلق کلام ہے کہ وہ لوگ جو کہتے ہین کہ اول تو قیامت نہین اور اگر بالفرض ہوگی تو ہم وہان بھی اچھے رہین گے کما قال تعالیٰ وما اظن الساعۃ قائمۃ ولئن رجعت الی ربی ان لی عندہ للحسنی تو ہم اس کے متعلق ان سے پوچھتے ہین کہ) کیا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ یہ (اسکو محفوظ رکھنے کے واسطے) لکھ لیا کرتے ہین (یہ احقر کے نزدیک کنایہ ہے یحفظون سے کیونکہ کتابت طریقہ حفظ کا پس حاصل یہ ہوا کہ جس امر پر اثبات یا نفیا کوئی دلیل عقلی قائم نہ ہو وہ غیب محض ہے اُسکا دعویٰ اثباتا یا نفیا وہ کرے جسکو کسی کافی واسطہ سے اُس غیب پر مطلع کیا جاوے اور پھر مطلع ہونے کے بعد وہ اسکو محفوظ بھی رکھے اس لیے کہ اگر مدرک ہونے کے بعد مخزون نہ ہو تب بھی حکم اور دعوی بلا علم ہوگا پس تم جو قیامت کی نفی اور اپنے لیے حسنی کے قائل ہو تو کیا تم کو غیب پر کسی واسطہ سے اطلاع دی گئی ہے جیسا ہمارے نبی کو اثبات قیامت اور تم سے نفی حسنی کی خبر غیبی بواسطہ وحی کے دی گئی ہے اور وہ اُسکو محفوظ رکھکر اوروں کو پہونچا رہے ہین آگے رسالت کے متعلق ایک اور کلام ہے وہ یہ کہ) کیا یہ لوگ (صاحب رسالت کے ساتھ کچھ) برائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہین (جسکا بیان دوسری آیت مین ہے واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک) سو یہ کافر خود ہی (اس) برائی (کے وبال) مین گرفتار ہون گے (چنانچہ اس قصد مین ناکام ہوئے اور بدر مین مقتول ہوئے۔ آگے پھر توحید کے متعلق کلام ہے کہ) کیا انکا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہی اللہ تعالیٰ انکے شرک سے پاک ہے اور آگے پھر رسالت کے متعلق ایک کلام ہے وہ یہ کہ یہ لوگ نفی رسالت کے لیے ایک بات یہ بھی کہا کرتے ہین کہ ہم تو آپکو اسوقت رسول جانین جب ہم پر ایک آسمان کا ٹکڑا گرادو کما قال تعالیٰ وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا سو اُسکا جواب یہ ہے کہ اول تو دعوی پر خواہ وہ دعوی رسالت ہو یا اور کچھ ہو مطلق دلیل کا بشرطیکہ صحیح ہو قائم کر دینا کافی ہی جو کہ دعوی رسالت ہی کے وقت سے بلا کسی قدح و جرح کے قائم ہے اور کسی خاص دلیل کا قائم ہونا ضروری نہین اور نہ اس سے دعوی نبوت مین قدح لازم آتا ہی اور اگر بتبرعاً کوئی فرمائشی دلیل قائم کیجائے

ملحقات الترجمہ

لہ قولہ فی ہم المکیدون سلاکم وسقتول اشارالی صنیعین لہم کما فی المدارک ام الذین یعود علیہم وبال کید ہم ویحیق بہم مکرہم او ذوالک انہم قتلوا یوم بدر او المقصورون فی الکید من بنی مخزوم ۱۲ فکذتہ ۱۲

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّة　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وهي اثنتان وستون آية

شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہین

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ

قسم ہے ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے نہ راہ سے بھٹکے اور نہ غلط رستے ہو لیے اور نہ آپ اپنی نفسانی خواہش سے باتین بناتے ہین یہ تو نری وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے انکو ایک زبردست قوت والے

الْقُوٰى ۝ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝

کرتا ہے جو بڑا طاقتور ہے پھر وہ فرشتہ اصلی صورت پر نمودار ہوا ایسی حالت مین کہ وہ بلند کنارہ پر تھا

تو یہ اسوقت ہو جب اُنمین کوئی مصلحت ہو مثلاً درخواست کنندہ طالب حق ہو تو یہی سمجھا جاوے کہ خیر اسی ذریعہ سے اسکو ہدایت ہو جاویگی یا اور کوئی معتدبہ حکمت ہو اور یہان یہ مصلحت بھی نہین کیونکہ انکی یہ فرمایش طلب حق کے لیے نہین بلکہ محض تعنت وعناد کی راہ سے ہے اور وہ ایسے ضدی ہین کہ اگر انکا یہ فرمایشی معجزہ واقع بھی ہو جاوے اور وہ آسمان کے ٹکڑے کو گرتا بھی اپنی آنکھ سے دیکھ لین کہ گرتا ہوا آرہا ہے تو (اسکو بھی) یون کہدین کہ یہ تو تہ بہ جما ہوا بادل ہے (کقولہ تعالیٰ ولو انا نحنا علیہم بابا من السماء فظلوا فیہ یعرجون الخ) پس جب مصلحت بھی اسمین نہین ہے اور دوسری مصلحتون کی نفی کا بھی ہمکو علم ہو بلکہ ان مقترحات کا وقوع خلاف حکمت ہو پس جب ضرورت نہین مصلحت نہین بلکہ خلاف مصلحت ہی پھر کیون واقع کیا جاوے اور نہ اس کے عدم وقوع سے نبوت کا انتفاء ہوتا ہے آگے ان کے غلو فی الکفر پر جو اوپر کی آیتون سے اور شدت عناد پر جو کہ آخر کی آیت سے معلوم ہوتا ہے بطور تفریع کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلیہ فرماتے ہین کہ جب یہ لوگ ایسے طاغی اور باغی اور غالی ہین تو ان سے توقع ایمان کرکے رنج مین نہ پڑیئے بلکہ انکو (ان ہی کی حالت پر) رہنے دیجیے یہانتک کہ انکو اپنے اُسدن سے سابقہ (واقع) ہو جسمین انکے ہوش اڑ جاوینگے (مراد قیامت کا دن ہے اور اس صعق کی تفصیل سورۂ زمر کی آخر آیت ونفخ الخ کی تفسیر مین گذری ہے اور معنے حتی کی تحقیق سورۂ زخرف کے اخیر مین جہان حتی یلاقوا آیا ہے گذری ہے۔ آگے اُس دن کا بیان ہے یعنی جسدن انکی تدبیرین (جو دنیا مین اسلام کی مخالفت اور اپنی کامیابی کے بارہ مین کیا کرتے تھے) انکے کچھ بھی کام نہ آوین گی اور نہ (کہین سے) انکو مدد ملیگی (نہ تو مخلوق کی طرف سے کہ اسکا امکان ہی نہین اور نہ خالق کی طرف سے کہ اسکا وقوع نہین یعنی اسقدر انکو تحقیقت معلوم ہو جاویگی باقی اُس سے ادھر ایمان لانے والے نہین) اور آخرت مین تو یہ مصیبت ان پر آدیگی لیکن (ان ظالمون کے لیے قبل اس (عذاب) کے (جسپر بلا قوا یومہم الذی یوعدون دنیا مین) بھی عذاب ہونے والا ہے (جیسے قحط وقتل بدر) لیکن انمین اکثر کو معلوم نہین (اگر شاید اسلیے فرمایا ہو کہ بعضون کے لیے ایمان مفید تھا اور انکا عدم علم بوجہ اس کے کہ علم سے مبدل ہونے والا تھا اس لیے وہ عدم علم نہین قرار دیا گیا) اور (جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہم انکی سزا کے لیے ایک وقت معین کر چکے ہین تو) آپ اپنے رب کی (اس) تجویز پر صبر سے بیٹھے رہیے (اور ان لوگون کے لیے انتقام الٰہی کی جلدی نہ کیجیے جسکو آپ انتصار المسلمین کی حیثیت سے چاہتے تھے اور نہ اس خیال سے انتقام کا استعجال کیجیے کہ یہ لوگ رت امہال مین آپکو کوئی ضرر پہونچا سکین گے سو اسکا بھی اندیشہ نہ کیجیے کیون) کہ آپ ہماری حفاظت مین ہین (پھر کاہے کا ڈر چنانچہ یون ہی واقع ہوا) اور (اگر ان کے کفر کا غم دل پر آوے تو اسکا علاج یہ ہے کہ توجہ الی اللہ رکھا کیجیے مثلاً یہ کہ) اٹھتے وقت (یعنی مجلس سے یا سونے سے اُٹھتے وقت مثلاً تہجد) اپنے رب کی تسبیح وتحمید کیا کیجیے اور رات (کے کسی حصہ) مین بھی اسکی تسبیح کیا کیجیے (مثلاً عشا) اور ستارون (کے غروب ہونے) سے پیچھے بھی (مثلاً نماز صبح اور مطلق ذکر بھی آسمین آگیا اور تخصیص ان اوقات کی بوجوہ خاصہ اہتمام کے لیے ہے حاصل یہ کہ اپنے دل کو اُدھر مشغول رکھیے پھر فکر وغم کا غلبہ نہ ہوگا) فلیا تو بحدیث مثلہ مین اگر مطلق کلام مراد ہے تو اسکی تفسیر بسورۂ من مثلہ مین ہو گئی اور اگر ایک مضمون مراد ہے تو کہا جاویگا کہ جیسی دوسری آیات مین زیادہ سے تخدی ہوئی ہے یہان اقل سے ہوئی ہے۔ اور فلیات مستمعہم الخ مین استماع پر دلیل کا مطالبہ من حیث کونہ طریق الوحی ہے نہ بخصوصیت استماع مع الصعود کے کیونکہ اس خصوصیت کو اصلی مقصود مین دخل نہین واللہ اعلم۔ تمت بحمد اللہ تفسیر سورۂ طور کی ختم ہوئی آگے والنجم کی تفسیر آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ فقط وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔ ۵

سورۃ والنجم مکیۃ وایہا احدی او اثنتان وستون اٰیۃ کذا فی البیضاوی

ربط اوپر کی سورت مین توحید ورسالت مبعث ومعاد کا مضمون تھا اس سورت مین بھی یہی مضامین ہین **تحقیق نبوت** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝

اللغات هوی سقط وغاب قولہ مرۃ فی القاموس قوۃ الخلق وشدۃ فاستوی فاستقام علی صورتہ نفسہ الجنۃ کما فی المدارک الافق الطرف وفی اصطلاح اہل الہیئۃ دائرۃ خاصۃ ۱۲

النحو قولہ ان ہو ای منطوقہ المدلول علیہ بقولہ تعالیٰ وما ینطق۔ قولہ شدید القوی صفۃ لموصوف مقدر ای الملاٰئکۃ قولہ اصاحبکم ای ایہا صلی اللہ علیہ وسلم ہذا العنوان للایذان بترتب ما یعقبہ علی مضامین اوائل السورۃ ۶۲

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ

پھر وہ فرشتہ نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا سو وہ کمان کی برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ پر وحی نازل فرمائی جو کچھ نازل فرمانا تھی قلب نے دیکھی ہوئی چیز میں کسی غلطی نہیں کی تو کیا اب تم اس کی

عَلٰى مَا يَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝

دیکھی ہوئی چیز میں نزاع کرتے ہو اور انہوں نے اس فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی دیکھا ہو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے قریب جنت الماوی ہے جب اُس سدرۃ المنتہیٰ کو لپٹ رہی تھیں جو چیز یہ لپٹ رہی تھیں

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝

نگاہ نہ تو ہٹی اور نہ بڑھی انہوں نے اپنے پروردگار کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝ قسم ہے (مطلق) ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے (یعنی کوئی ستارہ ہو اور اس قسم میں لفظیہ ہے مضمون جواب قسم ماضل وماغوی کی یعنی جسطرح ستارہ طلوع سے غروب تک اس تمام تر مسافت میں اپنی باقاعدہ رفتار سے ادھر اودھر نہیں ہوا اسیطرح آپ اپنی عمر بھر ضلال وغوایت سے محفوظ ہیں اور اس سے اذا ہوی کے ساتھ تقیید کرنے کی وجہ بھی معلوم ہوگئی اور گو غروب سے طلوع تک بھی نجم کے لیے بھی حکم ثابت ہے لیکن وہ مرئی نہیں اور طلوع سے غروب تک محسوس ہے۔ اور نیز اشارہ ہے اسطرف کہ جیسے نجم سے اہتداء ہوتا ہے اسیطرح آپ سے بھی بوجہ عدم ضلال وعدم غوایت کے اہتداء ہوتا ہے اور چونکہ وسط سماء میں ہونے کے وقت سمت کا اندازہ نہیں ہوتا اور اس وجہ سے اس سے اہتداء نہیں ہوتا اس لیے اُسیں قید لگائی قرب من الافق کی اور گو قرب من الافق طلوع کے وقت بھی ہوتا ہے لیکن غروب میں یہ بات زیادہ ہے کہ اُسوقت طالبان اہتداء اُسکو غنیمت سمجھتے ہیں اس خیال سے کہ اگر استدلال میں ذرا توقف کیا پھر غائب ہو جاویگا بخلاف طلوع کے کہ اُسیں بیفکری رہتی ہے پس اسیں اسطرف بھی اشارہ ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت حاصل کرلینے کو غنیمت سمجھو اور شوق سے دوڑو آگے جواب قسم ہے کہ (یہ تمہارے (ہمہ وقت) ساتھ (اور سامنے) کے رہنے والے (پیغمبر جن کے تمام احوال وافعال تمکو معلوم ہیں جن سے بشرط انصاف انکی راستی پر استدلال کرسکتے ہو یہ پیغمبر) نہ راہ (حق) سے بھٹکے اور نہ غلط رستے ہو لیے (ضلال یہ کہ بالکل رستہ بھول کر کھڑا رہجاوے اور غوایت یہ کہ غیر راہ کو راہ سمجھ کر چلتا ہے کذا فی الخازن یعنی جیسے تم انکو دعوی نبوت ودعوت الی الاسلام میں بے راہ سمجھتے ہو یہ بات نہیں ہے بلکہ آپ نبی برحق ہیں) اور نہ آپ اپنی نفسانی خواہش سے باتیں بناتے ہیں (جیسا تم لوگ کہتے ہو کہ افتراء بلکہ) انکا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے (خواہ الفاظ کی بھی وحی ہو جو قرآن کہلاتا ہے خواہ صرف معانی کی ہو جو سنت کہلاتی ہے اور خواہ وحی جلی ہو یا کسی قاعدہ کلیہ کی وحی ہو جس سے اجتہاد فرماتے ہوں پس اس سے نفی اجتہاد کی نہیں ہوتی اور اصل مقصود مقام کا نفی ہے یعنی کفار کی یعنی خدا کی طرف غلط باتوں کی نسبت نہیں فرماتے۔ آگے وحی آنے کا واسطہ بتلاتے ہیں کہ ان کو ایک فرشتہ (اُس وحی کی منجانب اللہ) تعلیم کرتا ہے جو زبردست طاقتور ہے (اور اکتساب سے طاقتور نہیں بلکہ) پیدائشی طاقتور ہے (جیسا ایک روایت میں خود جبریل علیہ السلام نے اپنی طاقت کا بیان فرمایا کہ میں نے قوم لوط علیہ السلام کی بستیوں کو چیر سے اُکھاڑ کر آسمان کے قریب اسکو لیجا کر چھوڑ دیا رواہ فی تفسیر سورۃ التکویر من الدر المنثور مطلب یہ کہ یہ کلام کسی شیطان کے ذریعہ سے آپ تک نہیں پہنچا کہ کاہن ہونے کا احتمال ہو بلکہ فرشتہ کے ذریعہ سے آیا ہے اور شاید شدید القوی کے ساتھ موصوف فرمانے میں یہ مقصود ہو کہ اسکا احتمال بھی نہ کیا جاوے کہ شاید اصل میں فرشتہ ہی لے کر چلا ہو مگر درمیان میں کوئی شیطانی تصرف ہوگیا ہو پس اسمیں اشارہ ہوگیا جواب کی طرف کہ وہ نہایت شدید القوی ہیں شیطان کی مجال نہیں کہ ان کے پاس پھٹک سکے پھر ختم وحی کے بعد خود حق تعالیٰ نے اُسکے بعینہٖ ادا کردینے کا وعدہ فرمایا ہے ان علینا جمعہ وقرآنہ۔ آگے اس شبہ کا جواب ہے کہ اس وحی لانے والے کا فرشتہ اور جبریل ہونا تو اُسوقت معلوم ہو سکتا ہے جب آپ کو پہچانتے ہوں اور پوری صحیح پہچان موقوف ہے اصلی صورت دیکھنے پر تو کیا آپ نے جبریل علیہ السلام کو انکی اصلی صورت پر دیکھا ہے اسکی نسبت فی الجملہ ہاں کہ ہاں یہ بھی ہوا ہے جسکی کیفیت یہ ہے کہ چند بار تو دوسری صورت میں دیکھا مگر یہ دوسری صورت بھی ایسی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اُس صورت میں جو مشخصات اصلیہ تھے اور جو عارضہ علم کے

ملحقات الترجمہ

لہ قولہ فی الجملہ متعلق الثلاثۃ الی ان الاول بعض

اللغات فتدلی تدلی القرب والتدلی ہوا النزول بقرب الشیٔ کما فی المدارک قولہ قاب قوسین فی المدارک مقدار قوسین۔ فی الاتقان قال بعضہم ذکر تا یتلان الطلیفتین فی عرف العرب اذا تحالفا علی الوفاء والصفاء والتعاقد وذکر قوسیہما اول قولہ مرۃ کذا فی الرمح اھ

النحو قولہ فکان قاب الخ اسم کان الضمیر الراجح بقرینۃ المقام الی المعہد الذی بینہا قولہ الکبری صفۃ للآیات المقدرۃ ای المقدار من من آیات ربہ الآیات الکبری "

البلاغۃ قاب قوسین قال بعضہم فیہ قلب ای قابی قوس واحدۃ فالقاب کما فی القاموس جبل القبض والسیہ والجمع کسہم مخففۃ یا طلعت من طرفیہا اھ

اُنمین آپکو تمایز عنایت فرمادیا جسپر یہ دلیل عقلی دال ہے کہ اللہ تعالیٰ مکلفین کو تلبیس سے محفوظ رکھتا ہے اور اس تمایز نہ ہونے پر یہ تلبیس جاہلیت کی مرتب ہوتی اس لیے تمایز عطا فرمادیا گو صورت اصلی نہ تھی) پھر (ایکبار ایسا بھی ہوا کہ) وہ فرشتہ (اپنی) اصلی صورت پر (آپکے روبرو) نمودار ہوا (ایسی حالت مین کہ وہ (آسمان کے) بلند کنارہ پر تھا (ایک روایت مین افق شرقی سے تفسیر آئی ہے کما فی الدر المنثور۔ اور افق مین دکھلائی دینے کی غالباً یہ حکمت ہے کہ وسط سماء مین دیکھنا خالی از دشقت و تکلف نہین اور اعلیٰ مین غالباً یہ حکمت ہے کہ بالکل افق پر بھی پوری چیز نظر نہین آتی اسلیے ذرا اونچے پر نظر آئے اور اس دیکھنے کا قصہ یہ ہوا تھا کہ ایکبار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے درخواست کی کہ مجکو اپنی اصلی صورت دکھلادو اُنہون نے حرا کے پاس (حسب روایت ترمذی جیاد مین وعدہ ٹھیرایا آپ وہان تشریف لیگئے تو اکمو افق مشرقی مین دیکھا کہ انکے چھ سو بازو ہین اور اسقدر پھیلے ہوئے ہین کہ افق غربی تک گھیر رکھا ہے آپ بیہوش ہوکر گر پڑے اُسوقت جبرئیل علیہ السلام بصورت بشریہ ہوکر آپ کے پاس تسکین کے لیے آئے آگے جسکا ذکر ہے کذا فی الجلالین حاصل یہ کہ وہ فرشتہ اول صورت اصلیہ مین افق اعلیٰ پر نمودار ہوا) پھر (جب آپ بیہوش ہوگئے تو وہ فرشتہ (آپ کے) نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا سو (قرب کی وجہ سے کہ مدلول ادنےٰ کا ہے) دو کمانون کی برابر فاصلہ رہگیا بلکہ (غایت قرب کی وجہ سے کہ مدلول تدلّٰی کا ہے) اور بھی کم (فاصلہ رہگیا مطلب دو کمانون کا یہ ہے کہ عرب کی عادت تھی کہ جب دو شخص باہم غایت درجہ کا اتفاق و اتحاد کرنا چاہتے تھے تو دونون اپنی اپنی کمانین لے کر اُن کے چلے یعنی ڈانٹ کو باہم ملا صق کردیتے اور ملاصقت مین بھی بعض اجزا کے اعتبار سے کچھ فصل ضرور ہی رہتا ہے پس اس محاورہ کی وجہ سے یہ کنایہ ہوگیا قرب و اتحاد سے اور چونکہ یہ محض اتفاق صوری کی علامت تھی تو اگر روحانی و قلبی اتفاق بھی ہو تو وہان ادنیٰ بھی صادق آسکتا ہے پس ادانیٰ کے بڑھا دینے مین اشارہ ہوگیا کہ مجاورت صوریہ کے علاوہ آپ مین اور جبرئیل علیہ السلام مین روحانی مناسبت بھی تھی جو مدار اعظم ہے معرفت تامہ اور حفظ صورت مدرکہ اور تمایز بین المشخصات الاصلیہ والعارضیہ کا غرض یہ کہ اُنکی تسکین سے آپکو تسکین ہوئی اور افاقہ ہوا) پھر (افاقہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے (اُس فرشتہ کے ذریعہ سے) اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی نازل فرمائی جو کچھ نازل فرمانا تھی (جسکی تعیین بالتخصیص معلوم نہین اور نہ معلوم ہو سکی حاجت اور کیا عجب ہے کہ معرفت جبرئیلیہ کے متعلق کچھ وحی ہوا اور کچھ ہو۔ اور شاید اسوقت بھی وحی نازل فرمانا باوجود یکہ اصل مقصود اس وقت زیادہ معرفت کے لیے صورت اصلیہ جبرئیلیہ کا دکھانا ہے اس لیے ہو کہ یہ معرفت مین اور زیادہ معین ہو کیونکہ جب حضور اس وقت کی وحی کو جو بوجہ ظہور بصورت اصلیہ کے بالقطع بتوسط جبرئیل علیہ السلام ہے اور دوسرے اوقات کی وحی کو جو بواسطہ صورت بشریہ ہے ایک شان پر دیکھینگے تو مزید علی مزید یقین مین قوت ہوگی کہ دونون حالتون مین (بواسطہ وحی حقیقت واحدہ ہے جیسا کہ کسی شخص کے تعدد طرز کلام سے خوب آگاہ ہون تو اگر کبھی وہ بہ تبدل صورت بھی بولتا ہی تو صاف پہچانا جاتا ہی آگے اس دیکھنے کے متعلق ایک شبہہ کا جواب ہی وہ شبہہ ہی کہ رویت صورت اصلیہ جو مدار ہی معرفت تامہ کا اور جسکا اوپر اثبات کیا گیا ہی وہ مطلق رویت نہین بلکہ رویت صحیحہ ہی اور اسکا مدار ہی اصل مدرک یعنی قلب کے خطائی ادراک سے محفوظ ہونے پر ورنہ اگر اُسی کے ادراک مین خطا ہی تو حواس جو کہ جو اسیس قلب ہین اُن مین بھی خطا ہوگی چنانچہ اسی بنا پر احساسات مین غلطی ہونا مشاہدہ کیا جاتا ہی پس باوجود سلامت حس کے بعض اوقات پہچانے ہوئے لوگون کو دوسرا شخص بتلانے لگتا ہی پس آیا یہ رویت رویت صحیحہ تھی یا نہین آگے اس شبہہ کا جواب ہی یعنی وہ رویت صحیحہ تھی کہ اس دیکھنے کے وقت) قلب نے دیکھی ہوئی چیز مین غلطی نہین کی (رہا یہ کہ اسکی کیا دلیل ہی کہ قلب نے غلطی نہین کی سو ثبات یہ ہی کہ اگر مطلقاً ایسے احتمالات قابل التفات ہوا کرین تو حس سے بالکل امان ہی مرتفع ہوجاوی وہ باطل بلکہ ان احتمالات کے لیے کوئی منشأ مستند بہ ہونا ضرور ہی چنانچہ احتمال خطائے قلبی کا منشا یہ ہونا چاہیے کہ وہ درّاک کم نوالاکمل العقل ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح العقل فطین ذکی صاحب فراست ہونا مشاہد اور ظاہر تھا چونکہ باوجود اس اثبات بیّنہ کے پھر بھی معاندین جدال و خلاف سے باز نہ آتے تھے اس لیے آگے بطور توبیخ و تعجیب کے ارشاد فرماتے ہین کہ جب تم نے ایسے شافی کافی بیان سے معرفت رویت کا ثبوت سن لیا) تو کیا ان (پیغمبر) سے (انکی دیکھی ہوئی چیز مین نزاع کرتے ہو (یعنی مدرکات مین اسلم عن الخطا حسیات ہین تو منصف کی بات ہی کہ حسیات مین اختلاف کرتے ہو کہ جنمین احتمالات خطا بھی مرتفع ہوگئے پھر ہمارے تمہارے حسیات مین بھی ہزارون خدشے نکل سکتے ہین) اور (اگر یہ محل خدشہ ہو کہ جس چیز کو ایک ہی بار دیکھا ہو تو اُسکی پہچان کیسے ہو سکتی ہی البتہ مکرر دیکھنے مین جب ہر بار ایک ہی سی چیز دیکھی جاوی اُسوقت شناخت ہو سکتی ہی کہ یہ وہی چیز ہی جو پہلی بار دیکھی ہے تو اُسکا جواب یہ ہی کہ اول تو یہ بات غلط ہی کیونکہ بعض اوقات کسی چیز کا ایسا پورا پتہ معلوم ہوتا ہی کہ دیکھتے ہی فوراً پہچان ہوجاتی ہی دوسرے اول بار مین باین معنے پہچاننا ضروری نہین کہ کسی کے اعلام یا کسی امارات و اعلام کی احتیاج نہو جیسا دوسری تیسری بار مین ہوتا ہی بلکہ باین معنے معرفت حاصل ہوجاتی ہی کہ کسی صادق کے بتلانے سے یا قرائن و علامات کے مجتمع ہونے سے اسکا علم ہوجائے اور پھر اُسکی صورت ذہن مین محفوظ و مخزون رہے کہ اگر محض انطباق صورت سے پہچان لین پس ممکن ہی کہ آپکو علم ضروری یا استدلالی کے طور پر جس کے مقدمات کی تعیین ہم نہین کرسکتے اسوجہ سے کہ کئی بار آپکو معاینہ صورت غیر اصلیہ کا ہوچکا تھا اور مشخصات اصلیہ کا آپ کے ذہن نے اخذ کرلیا تھا غرض کسیطرح سے جبرئیل علیہ السلام کا پورا پتہ معلوم ہوجائے

ملحقات التراجمۃ

لہ قولہ فی مالکذب الفؤاد ما رأی یعنی حین لمانی الملائکۃ فیما رأی ۱۲

اُس سے پہچان ہوگئی ہو یا اُسوقت اعلام الٰہی سے آپکو یقین ہوگیا ہو پس دو وجہ سے یہ خدشہ باطل ہے تیسرے علی سبیل التنزل اگر شناخت کے لیے تکرار مشاہدہ ہی کی ضرورت ہو تو انہوں نے (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) اُس فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی (صورت اصلیہ میں) دیکھا ہی (پس اب تو وہ توہم بھی مدفوع ہوگیا کیونکہ مطابق صورتین سے پوری تعیین ہوگئی کہ ہان جبریل بھی ہین۔ آگے اس دیکھنے کی جگہ بتلاتے ہین کہ کہان دیکھا یعنی شب معراج مین دیکھا ہی) سدرۃ المنتہی کے پاس (سدرہ کہتے ہین بیری کے درخت کو اور منتہی کے معنے ہین انتہا کی جگہ حدیثون مین آیا ہے کہ یہ ایک درخت ہی بیری کا ساتوین آسمان مین عالم بالا سے جو احکام وارزاق وغیرہ آتے ہین وہ اول سدرۃ المنتہی تک پہونچتے ہین پھر وہان سے ملائکہ زمین پر لاتے ہین۔ اسیطرح یہان سے جو اعمال صعود کرتے ہین وہ بھی سدرۃ المنتہی تک پہونچتے ہین پھر وہان سے اوپر اُٹھائے جاتے ہین دنیا مین اسکی مثال ڈاکخانہ کی سی سمجھیے کہ آمد وبرآمد خطوط کی وہان سے ہوتی ہے۔ اور شاید اس تقیید مین اشارہ ہو تقویت اصالت صورۃ مرئیہ کی طرف کیونکہ فرشتون کا اصل مسکن آسمان ہے اور عادۃ متعارفہ ہی کہ مسکن سے دور ہوکر تو کبھی اصلی صورت تبدیل وضع وغیرہ سے کسیقدر بدل بھی جاتی ہو لیکن اپنے اصل مسکن مین بالکل اصلی ہیئت پر استقرار ہوتا ہی پس اصالت صورت کی زیادہ تقویت ہوگئی۔ اور عند سدرۃ المنتہی مین تو مکان رویت تبلایا تھا آگے اس مکان کا شرف تبلاتے ہین کہ) اس (سدرۃ المنتہی) کے قریب جنت الماوی ہی (ماوی کے معنے رہنے کی جگہ چونکہ جنت نیک بندون کے رہنے کی جگہ ہی اس لیے جنت الماوی کہتے ہین۔ حاصل یہ کہ وہ سدرۃ المنتہی ایسے ممتاز موقع پر ہی اسمین اشارہ ہوسکتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے بلند مقام پر ہونا دلیل ہے آپ کے معزز ومکرم ہونے پر اور قاعدہ ہے کہ ایسے مہمان عزیز سے سامان اکرام کا اخفا نہین کیا جاتا اور جبریل علیہ السلام کی معیت آپ کے سامان اکرام کے لیے تھی پس اُنکی صورت اصلیہ مین احتجاب کا اصلا احتمال نہین پس اس سے بھی تاکید ہوگئی مرئی کے انکشاف وانجلاء تام کی طرف جس سے رویت کا تعلق زیادہ تام ہوگا۔ اب بعد تعیین مکان رویت کے رویت کا زمانہ تبلاتے ہین کہ رویت کب ہوئی پس فرماتے ہین کہ) جب اس سدرۃ المنتہی کو لپٹ رہی تھین جو چیزین لپٹ رہی تھین (ایک روایت مین ہی کہ سونے کے پروانے تھے یعنی صورت ایسی تھی اور ایک روایت مین ہے کہ وہ فرشتے تھے یعنی حقیقت اُنکی یہ تھی اور ایک روایت مین ہے کہ ملائکہ نے حق تعالے سے اجازت چاہی تھی کہ ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرین اُنکو اجازت ہوگئی وہ اس سدرہ پر جمع ہوگئے تھے الروایات کلہا فی الدر المنثور اسمین بھی اشارہ ہوسکتا ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز ومکرم ہونے کی طرف اور اُنکی وہی تقریر ہے جو تقیید سابق مین بیان کی گئی۔ اب ایک احتمال یہ ہوسکتا ہی کہ ایسی حیرت انگیز چیزین دیکھ کر نگاہ چکرا جاتی ہی پورے ادراک پر قدرت نہین رہتی پس ایسی حالت مین جبریل علیہ السلام کی صورت کا کیا ادراک ہوگا جب یہ ادراک ثانی معتبر نہ ہوا تو پھر اُس خدشہ مذکورہ کا جو جواب لقد رآہ نزلۃ اخری سے دیا گیا ہی وہ کافی نہوا اس احتمال کے دفع کے لیے فرماتے ہین کہ آپ ان عجائب کو دیکھکر ذرا نہین چکرائے اور اصلا متحیر نہین ہوئے چنانچہ جن چیزون کی رویت کا حکم تھا اُن کی طرف نظر کرتے سے آپ کی نگاہ نہ تو ہٹی (بلکہ ان چیزون کو خوب دیکھا) اور (جن چیزون کے دیکھنے کا حکم جب تک نہ ہوا) نہ (اُنکی طرف دیکھنے کو آپ کی نگاہ) بڑھی (یعنی قبل اذن نہین دیکھا کذا فی المدارک فی الفرق بین زاغ وطغی یہ دلیل ہی آپ کے غایت استقلال کی کیونکہ عجیب چیزون سے حیرت مین اگر آدمی یہی دو حرکتین کیا کرتا ہی جن چیزون کے دیکھنے کو کہا جاتا ہی اُنکو تو دیکھتا نہین اور جنکے لیے نہین کہا گیا اُنکو تکتا ہی غرض اسمین انضباط نہین ہوتا۔ آگے آپ کے استقلال کی قوت بیان کرنے کے لیے فرماتے ہین کہ) انہون نے (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) اپنے پروردگار کی قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے (مگر ہر چیز کے دیکھنے مین آپ کی یہی شان رہی مازاغ البصر وما طغی وہ عجائبات احادیث معراج مین آئے ہین۔ انبیاء علیہم السلام کو دیکھنا ارواح کو دیکھنا جنت وغیرہ کو دیکھنا پس ثابت ہوا کہ آپ مین غایت استقلال ہے پس حیرت کا احتمال نہین پس خدشہ کا جواب لقد رآہ نزلۃ اخری مین مذکور تھا وہ سالم رہا۔ غرض تمام تر تقریر سے رویت ومعرفت جبریلیہ کے متعلق شبہات مندفع ہوکر امر رسالت مقرر ومحقق ہوگیا جو کہ مقصود مقام تھا۔ رہا یہ کہ یہ سب اسوقت کافی ہے کہ جب کوئی شخص دعوے رویت کو مان لے پس اسکی کیا دلیل ہی جواب یہ ہی کہ اسکی دلیل آپ کے خوارق ہین جنمین اعظم قرآن ہے جن سے آپکا صدق یقین ہے ورنہ ایسا خدشہ تو ہر مدعی رویت شئے من الاشیاء پر ہوسکتا ہے۔ رہا یہ کہ جب جبریل علیہ السلام غیر اصلی صورت مین آتے تھے اُسوقت کیسے پہچان لیتے تھے تو جواب اُس کا یہ ہے کہ اول تو قبل رویت صورت اصلیہ کے بھی آپکو خاص طریقہ سے اس کی معرفت حاصل تھی جسکی تقریر فاستوی کی تفسیر سے پہلے گذر چکی ہے اور بعد صورت اصلیہ دیکھنے کے تو اور زیادہ معرفت ہوگئی اور راز اسکا یہ ہے کہ فرشتے کا صورت بدل لینا ایسا ہے جیسا انسان لباس بدل لیتا ہے تو جو شخص حقیقت کا ادراک کرلیتا ہے تبدل لباس اسکے لیے مانع ادراک ومعرفت نہین ہوتا

أَفَرَءَيْتُمُ اللَّٰتَ وَالْعُزَّىٰ ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٢٠﴾ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ﴿٢١﴾ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿٢٢﴾ إِنْ هِيَ

بھلا تم نے لات اور عزیٰ اور ایک تیسرے منات کے حال میں غور بھی کیا ہے کیا تمہارے لیے تو بیٹے ہوں اور خدا کے لیے بیٹیاں اس حالت میں تو یہ بہت بے ڈھنگی تقسیم ہوئی یہ نری نام ہی

إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ

نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھہرا لیا ہے خدا تعالیٰ نے تو انکی کوئی دلیل بھیجی نہیں یہ لوگ صرف بے اصل خیالات پر اور اپنے نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں حالانکہ

جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿٢٣﴾ أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي ع ۱۵ ۱۶

ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے ہدایت آچکی ہے کیا انسان کو اسکی ہر تمنا ملجاتی ہے سو خدا ہی کے اختیار میں ہے آخرت اور دنیا اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں موجود ہیں انکی سفارش

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ﴿٢٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ ع

ذرا بھی کام نہیں آسکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جسکے لیے چاہیں اجازت دیدیں اور راضی ہو اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو بیٹی کے نام سے نامزد

تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿٢٨﴾

کرتے ہیں حالانکہ اُن کے پاس اسپر کوئی دلیل نہیں صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں اور یقیناً بے اصل خیالات ارمن میں خدا بھی مفید نہیں ہوتے

رہا یہ کہ جب امل یا آپ بیہوش ہو گئے تھے تو اُسوقت تو حیرت ہو گئی اور جس شبہہ کے جواب میں مانازغ فرمایا ہے وہ شبہہ اس رویت اولیٰ میں ہو جاویگا جواب یہ ہے کہ مطلق مغلوبیت مانع ادراک نہیں بلکہ جو مغلوبیت قبل ادراک ہو وہ مانع ہے اور جو مغلوبیت بعد الادراک ہو وہ مانع نہیں چنانچہ کوئی قوی البصر آفتاب پر خوب نظر جما کر دیر تک دیکھے تو گو اخیر میں اسکی آنکھیں کام نہ دیں گی لیکن اس کام نہ دینے سے پہلے وہ اس کے قرص اور اشعہ کا خوب ادراک کر چکا ہے پس ممکن ہے کہ آپکی بیہوشی ادراک سے زماناً متاخر ہو پس ادراک کا وقوع ہو جاویگا بخلاف تجلی ربانی سے موسیٰ علیہ السلام کا بیہوش ہو جانا کہ وہاں عشی موسوی تجلی ربانی سے صرف ذاتاً متاخر تھی اور زماناً دونوں مقترن تھے پس ادراک تجلی کا لازم نہیں آتا یہ شبہہ تجلی موسوی کا ایک فاضل نے کلمہ لما کی وجہ سے مجھ پر کیا تھا کہ وہ موضوع ہی ترتب کے لیے کہ مستلزم ہی تاخر کو۔ اور یہ تفاوت بیہوشی و ہوش کا بوجہ اس کے ہے کہ بشر ناسوت میں تحمل کم رکھتا ہے اور ملکوت میں زیادہ) ف اور ان آیات کی تفسیر بعض مفسرین نے رویت آلہیہ کے ساتھ کی ہے مگر مسلم میں حضرت عائشہ کی روایت سے رویت جبرئیلیہ کے ساتھ تفسیر ان آیات کی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے واذا جاء نہر اللہ بطل نہر المغفل اور حدیث شریک مروی بخاری سے جو شبہہ پڑتا ہے کہ یہ آیات محمول ہوں قرب و تدلی حق تعالیٰ پر سو نووی نے نقل کیا ہے کہ شریک حافظ نہیں ہے ربط اوپر تحقیق رسالت کا مضمون تھا آگے توحید کا مضمون ہے تو حسب اَفَرَءَيْتُمُ اللَّٰتَ وَالْعُزَّىٰ ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٢٠﴾ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ﴿٢١﴾ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿٢٢﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿٢٣﴾ أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ﴿٢٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿٢٨﴾ (ای مشرکو بعد اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ناطق بحق متبع للوحی ہونا ثابت ہو گیا اور آپ اُس وحی سے توحید کا حکم فرماتے ہیں جو کہ دلائل عقلیہ سے بھی ثابت ہے اور تم پھر بھی بتوں کی پرستش کرتے ہو تو بھلا تم نے (کبھی ان بتوں کے مثلاً لات اور عزیٰ اور ایک تیسرے منات کے حال میں غور بھی کیا ہے (تاکہ تم کو معلوم ہو تاکہ وہ قابل پرستش ہیں یا نہیں پس کلمۂ فا سے یہ فائدہ ہوا کہ آپ کی تنبیہ کے بعد تو تنبہ ہونا چاہیے تھا۔ اور توحید کے متعلق ایک اور بات قابل غور کے ہے کہ تم جو ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں قرار دیکر معبود کہتے ہو تو کیا تمہارے لیے تو بیٹے (تجویز) ہوں اور خدا کے لیے بیٹیاں (تجویز) ہوں یعنی جس امر کو تم کو مکروہ و قابل

اللغات ضیزی جائرۃ
النحو ترتیا فزایدۃ حذف لدلالۃ المقام مفعولہ الثانی ای ہل اہا شیئ مولہ وجب الاولویۃ قولہ تسمیۃ مفعول مطلق لیسمون
البلاغۃ الثالثۃ الاخری صفتان لمناۃ وصفت بالثالثۃ للتصریح بالتعدد والتکثیر لیدل

علی سخافۃ عقولہم ووصفت بالاخری فان کون الشیٔ ثالثا قد یکون باعتبار الترتیب فی المعنی الخاص کالدرجات المتصاعدۃ او المتنازلۃ وقد یکون باعتبار محض التعدد ولما کان المقصود ہہنا الاول اشاق مفسرا بالاخری ومع ذالک النکتۃ المعنویۃ روعی فیہ النکتۃ اللفظیۃ من موافقۃ رؤس الای

فَأَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝

تو آپ ایسے شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجیے جو ہماری نصیحت کا خیال نہ کرے اور بجز دنیوی زندگی کے اسکو کوئی مقصود نہ ہو

نفرت سمجھتے ہو وہ خدا کی طرف نسبت کی جاوین) اس حالت مین تو یہ بہت بے ڈھنگی تقسیم ہوئی (کہ اچھی چیز تمھارے حصے مین اور بُری چیز خدا تعالےٰ کے حصہ مین (نعوذ باللہ منہ یہ بناءً علی العرف فرمایا ورنہ خدا تعالیٰ کے لیے بیٹا تجویز کرنا بھی بے ڈھنگی بات ہی) یہ (معبودات مذکورہ اصنام و ملائکہ بعقیدہ مذکورہ) نرے نام ہی نام ہین (یعنی مسمیات بحیثیت مزعومہ موجودات واقعیہ مین سے نہ ہونے مین منزلہ اُن اسماء کے ہین جنکا کہیں مصداق نہ ہو) جنکو تم نے اور تمہارے باپ دادون نے (آپ ہی آپ) ہے خدا تعالیٰ نے تو اُن (کے معبود ہونے) کی کوئی دلیل (عقلی یا نقلی) بھیجی نہین (بلکہ) یہ لوگ (اس اعتقاد والوہیت غیر اللہ مین) صرف بے اصل خیالات پر اور اپنے نفس کی خواہش پر (جو کہ اُن بے اصل خیالات سے پیدا ہوتی ہی) چل رہے ہین (دونون مین فرق یہ ہوا کہ ہر عمل سے پہلے ایک عقیدہ ہوتا ہی اور ایک عزم محرک ہر دونون سے دونون کی طرف اشارہ ہی) حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے (بواسطہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناطق بالحق و منبع للوحی کے) ہدایت (امر واقعی) آچکی ہے (یعنی خود اپنے دعوے پر تو کوئی دلیل نہین رکھتے اور اس دعوے کی نقیض پر رسول کے ذریعہ سے دلیل سنتے ہین اور پھر نہین مانتے - یہ تو گفتگو تھی بطلان الوہیت غیر اللہ مین آگے کلام اسکی غایت کے بطلان مین ہے یعنی یہ لوگ جو امید شفاعت ان کی عبادت کرتے ہین تو) کیا انسان کو اُسکی ہر تمنا ملجاتی ہی سو ایسا نہین ہی کیونکہ ہر تمنا (خدا ہی کے اختیار مین ہے آخرت (کی بھی) اور دنیا (کی بھی پس وہ جسکو چاہین پورا فرماوین اور نص قطعی مین یہ بتلا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنکی اس تمنائے باطل کو پورا کرنا نہین چاہین گے نہ دنیا مین کہ حاجات مین شفاعت کرین نہ آخرت مین کہ نجات مین شفاعت کرین پس یقیناً وہ پوری نہ ہوگی) اور (جبکہ ہمارے بت تو کیا شفاعت کرتے کہ اُنمین خود اہلیت ہی شفاعت کی نہین اُس دربار مین تو جو لوگ اہل ہین اُن کی بھی مجال بے اذن کچھ نہین چلتی پتا نہین ہے (بہت سے فرشتے آسمانون مین موجود ہین (شاید اسمین اشارہ ہو علو شان کی طرف مگر باوجود اس علو شان کے) ان کی سفارش ذرا بھی کام نہین آسکتی (بلکہ خود شفاعت ہی نہین اپنی جاسکتی فنفی المقیدہ یفنی المطلق) مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جسکے لیے چاہین اجازت دیدین اور (اُس کے لیے شفاعت کرنے سے) راضی ہون (یہ بھی اسلیے بڑھایا کہ کبھی مخلوق کا اذن بلا رضا بھی کسی وبا یا مصلحت سے ہوجاتا ہے - آگے اس عقیدہ والوہیت ملائکہ پر اللہ تعالیٰ کے کفر ہونے کی تصریح ہی کہ) جو لوگ آخرت پر ایمان نہین رکھتے (بلکہ اُسکے انکار کی وجہ سے کافر ہین) وہ فرشتون کو (خدا کی بیٹی کے نام سے نامزد کرتے ہین (اُن کی تعبیر بالکفر مین آخرت کی تخصیص مین شاید اسطرف اشارہ ہو کہ یہ سب ضلالتین آخرت کی بیفکری سے پیدا ہوئی ہین ورنہ معتقد آخرت کو اپنی نجات کی ضرور فکر ہوتی ہی - اور یہان انثی بمعنے بنت کے ہی کما فی قولہ تعالیٰ واذا بشر احدہم بالانثی - اور جب ملائکہ کو خدا کے ساتھ شریک ٹھیرانے کے کفر ہونے کی تصریح فرمادی تو اصنام کے شریک ٹھیرانے کا کفر ہونا بدرجہ اولےٰ ثابت ہوگیا اسلیے صرف اسی پر اکتفا کیا گیا

آگے اس عقیدہ کا بے دلیل ہونا بیان فرماتے ہین یعنی ملائکہ کے بنات اللہ ہونے کے مدعی ہین) حالانکہ اُن کے پاس اسپر کوئی دلیل نہین صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہین اور یقیناً بے اصل خیالات امر حق (کے اثبات) مین ذرا بھی مفید نہین ہوتے (نفی علم اور اثبات ظن اوپر بھی آچکا ہی پھر یہان بھی آیا ہی مگر دونون جگہ مین دو فرق ہین ایک یہ کہ اوپر دلیل نقلی کی نفی ہی کما یدل علیہ قولہ تعالیٰ ما انزل اللہ بہا من سلطان اور یہان یا تو عام ہی بقرینہ مقابلہ خاص ہی دلیل عقلی کے ساتھ - دوسرا فرق یہ کہ وہان اصنام و ملائکہ دونون کے بارہ مین نفی دلیل کی تھی کما یظہر من ترجمۃ قولہ تعالیٰ ان ہی الا اسماء اور یہان خاص ملائکہ کے بارہ مین ہے کما ہو ظاہر فارفع التکرار - اور شاید ملائکہ کا مکرر ذکر کرنا بطور تخصیص بعد تعمیم کے اس لیے ہو کہ بوجہ مقبول ہونے کے انمین شریک مع اللہ اور شفیع ہوسکنے کا احتمال زیادہ گنجایش رکھتا ہی ف ان الظن لا یغنی من الحق کے تعمیم کی جو تقریر کیگئی ہی اُس سے مستدلین قیاس و اجتہاد کے استدلال کو اصلا مس نہ رہا - اور عرب مین بت تو بہت تھے مگر تخصیص ان تین کی بوجہ اشہر و اکبر ہونے کے ہی تو اوّل دن کی الوہیت کا بطلان بدرجہ اولیٰ ہوگیا - اور ابن کثیر نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ لات ایک منقش پتھر تھا اور اُسپر ایک عمارت بنا رکھی تھی اور طائف مین تھا - اور عزیٰ ایک درخت تھا اُسپر بھی ایک عمارت بنا رکھی تھی یہ نخلہ مین درمیان مکہ و طائف کے تھا - اور منات کو در منثور مین حجر لکھا ہی اور مقام اُسکا ابن کثیر نے مشلل جو قدید کے پاس مکہ مدینہ کے درمیان ہی بتلایا ہی اور بعض نے اور دو مقامات بھی بتلائے ہین لیکن ممکن ہی کہ ہندوؤن کی طرح کہ ہر جگہ و ہر کنکر و پتھر مین دیوی کی شکلین بنا لیتے ہین اُنہون نے بھی کئی کئی جگہ بنا رکھی ہون واللہ اعلم - ربط اوپر توحید رسالت کا مع عدم قبول کفار کے ذکر تھا آگے اس عدم قبول پر اور اُس کے مقابلہ مین قبول پر سزا و جزا کا ذکر ہی اور چونکہ اس عدم قبول سے آپ کو حزن بھی ہوتا تھا اس لیے اس مضمون کو تسلیہ سے شروع فرمایا ہی فسلیہ سبیل الابرار و مجازاۃ اشرار و اخبار فَأَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

الصلۃ علۃ قولہ تعالیٰ عمن تولی فیہ وضع الظاہر موضع المضمر

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

ان لوگون کی فہم کی رسائی کی حد بس یہی ہو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہی کہ کون اسکے رستہ سے بھٹکا ہوا ہی اور وہی اسکو بھی خوب جانتا ہی جو راہ راست پر ہی اور جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہی وہ

فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ۝ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

اللہی کے اختیار مین ہی انجام کار یہ ہو کہ برا کام کرنے والون کو انکے کام کے عوض مین جزا دیگا اور نیک کام کرنیوالون کو انکے نیک کام کے عوض مین جزا دیگا وہ لوگ ہین جو کبیرہ گناہون سے اور بیحیائی کی باتون سے بچتے ہین

إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا

مگر ہلکے گناہ بلاشبہ آپکے رب کی مغفرت بڑی وسیع ہی وہ تمکو خوب جانتا ہی جب تم کو زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤن کے پیٹ مین بچے تھے تو تم اپنی کو مقدس

أَنفُسَكُمْ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝

مت سمجھا کرو تقوی والون کو وہی خوب جانتا ہی

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ۝ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ (جب ان میں تیقون الا الظن اور جاہم مین رہم الہدی سے انکا معاند ہونا معلوم ہوگیا کہ باوجود آنے قرآن اور ہدی کے یہ اپنے گمان اور ہوس پر چلتے ہین اور معاند سے قبول حق کی امید نہین ہوتی) تو آپ ایسے شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجیے جو ہماری نصیحت کا خیال نہ کرے اور بجز دنیوی زندگی کے اسکو کوئی (اخروی مطلب) مقصود نہ ہو (جسکی وجہ عدم ایمان بالآخرۃ ہے جو لایؤمنون بالآخرۃ سے اوپر مفہوم ہوا ہے اور ان لوگون کی فہم کی رسائی کی حد بس یہی (دنیوی زندگی) ہے (جب انکی بدفہمی اور بے فکری کی نوبت یہانتک پہنچی ہی تو انکی فکر نہ کیجیے انکا معاملہ اللہ کے حوالہ کیجیے بس) تمہارا پروردگار خوب جانتا ہی کہ کون اس کے رستہ سے بھٹکا ہوا ہی اور وہی اسکو بھی خوب جانتا ہی جو راہ راست پر ہی (اس سے تو اسکا علم ثابت ہوا) اور (اس سے قدرت ثابت ہی کہ) جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہی وہ سب اللہ ہی کے اختیار مین ہی (جب وہ علم اور قدرت دونون مین کامل ہی اور اس کے سبیل امور یہ کے اعتبار سے مکلفین دو قسم کے ہین ضال اور مہتدی تو) انجام کار یہ ہی کہ برا کام کرنے والون کو ان کے (برے) کام کے عوض مین (خاص طور کی) جزا دیگا اور نیک کام کرنے والون کو انکے نیک کامون کے عوض مین (خاص طور کی) جزا دیگا (پس اسکا تقضا یہ ہی کہ اسی کے حوالہ کیجیے۔ آگے نیک کارون کی تفسیر ہی یعنی) وہ لوگ ایسے ہین کہ کبیرہ گناہون سے اور (انمین) بیحیائی کی باتون سے (بالخصوص زیادہ) بچتے ہین مگر ہلکے ہلکے گناہ (کبھی کبھار ہو جائین تو جس نیکوکاری کا یہان ذکر ہے اُسمین اُن سے خلل نہین آتا۔ مطلب استثنا کا یہ ہی کہ الذین احسنوا کی جو محبوبیت یہان بقرینہ مقام مدح مذکور ہی اسکا مصداق بننے کے لیے کبائر سے بچنا تو شرط ہی لیکن صغائر کا احیاناً صدور اسکے لیے موقوف علیہ نہین البتہ عدم اصرار شرط ہی اور استثنا کا یہ مطلب نہین کہ صغائر کی اجازت ہی اور نہ اشتراط کا یہ مطلب ہی کہ الذین احسنوا کا بجزی بالحسنی ہونا موقوف ہے اجتناب عن الکبائر پر کیونکہ مرتکب کبائر بھی جو حسنہ کریگا اسکی جزا پاویگا لقولہ تعالی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ پس اشتراط معنی بجزی کے اعتبار سے نہین بلکہ ترتیب بالمحل او محبوبیت خاصہ کے اعتبار سے ہی جسپر عنوان احسنوا دال ہے خوب سمجھ لو۔ اور اوپر لیجزی الذین اساؤا بما عملوا سے مسیئین کو ایہام ہوسکتا ہی جس سے ایمان و توبہ سے ہمت ہارنے والے مسیئین احسنوا بالحسنی سے محسنین کو ایہام عجب ہوسکتا ہی آگے دونون ایہامون کا رفع ہے یعنی) بلاشبہ آپکے رب کی مغفرت بڑی وسیع ہی (مسیئین کو تدارک اساءت سے ہمت نہ ہارنا چاہیے وہ اگر چاہے تو بجز کفر و شرک کے اور سیئات کو محض فضل سے معاف کر دیتا ہی تو تدارک سے کون نہ معاف کریگا۔ اور اسیطرح محسنین کو عجب نہ چاہیے کیونکہ حسنات مین بعض اوقات ایسے شوائب خفیہ ملجاتے ہین کہ قابل قبول نہین رہتے اور عامل کو اسطرف التفات نہ ہونے سے اُنکی اطلاع بھی نہین ہوتی اور حق تعالی کو تو علم ہوتا ہی جب وہ حسنہ مقبول نہین تو مدار محسنیت کا نہین ہوسکتی پھر عجب کیسا اور یہ بات کہ تمہاری کسی حالت کی خود تم کو اطلاع نہ ہو اور اللہ تعالی کو اطلاع ہو کچھ امر غریب نہین ہی بلکہ ابتدا ہی سے اسکا وقوع ہوتا ہی چنانچہ وہ تمکو (اور تمہارے احوال کو اُسوقت سے) خوب جانتا ہی جب تمکو (یعنی تمہارے جد امجد آدم علیہ السلام

اللغات اللمم فی القاموس صغار الذنوب اھ واصلہ القرب فکان فی صغار الذنوب قرب من کبارھا الذنوب ۱۲

النحو قولہ الحسنی صفۃ للاعمال المقدر قولہ الذین یجتنبون خبر لمبتدا محذوف ای ھم۔ قولہ اللمم استثناء منقطع ۱۲

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ۝ وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ۝ أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ۝ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ۝

ترجمہ آپ نے ایسے شخص کو بھی دیکھا جسنے روگردانی کی اور تھوڑا مال دیا اور بند کردیا کیا اس شخص کے پاس علم غیب ہے کہ اسکو دیکھ رہا ہو کیا اسکو اُن مضمون کی خبر نہین پہونچی جو موسے کے صحیفون مین ہے

وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ۝ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ

اور نیز ابراہیم کے جنہون نے احکام کی پوری بجاآوری کی یہ کہ کوئی شخص کسی کا گناہ اپنو اوپر نہین لے سکتا اور یہ کہ انسان کو صرف اپنی ہی کمائی ملے گی اور یہ کہ انسان کی سعی بہت جلد

يُرَىٰ ۝ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۝ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ۝ وَأَنَّهُ

دیکھی جاویگی پھر اسکو پورا بدلہ دیا جاوے گا اور یہ کہ آپ کے پروردگار ہی کے پاس پہونچنا ہی اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے اور یہ کہ

هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ۝ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ۝ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ۝ وَأَنَّ

وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے۔ اور یہ کہ وہی دونون قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہی جب ڈالا جاتا ہے اور یہ کہ دوبارہ پیدا کرنا اسی کے ذمہ ہے اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہی اور سرمایہ باقی رکھتا ہے اور یہ کہ

هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ۝ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ۝ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ۝

وہی مالک ہی ستارہ شعری کا بھی اور یہ کہ اسنے قدیم قوم عاد کو ہلاک کیا اور ثمود کو بھی کہ کسیکو باقی نہ چھوڑا

زمین (کی خاک) سے پیدا کیا تھا (جنکے ضمن مین بواسطہ تم بھی طین سے مخلوق ہوئے) اور جب تم اپنی ماؤن کے پیٹ مین بچے تھے (اور ان دونون حالتون مین تم کو اپنا اصلا علم نہ تھا اور ہم کو تھا پس اسیطرح اب بھی تمہارا عدم علم اور ہمارا علم تمہاری کسی حالت کے متعلق امر مستغرب نہین جب یہ بات ہی) تو تم اپنے کو مقدس مت سمجھا کرو (بس) تقوی والون کو وہی خوب جانتا ہی (کہ فلان متقی ہے فلان نہین گو صورۃً افعال تقوے کے دونون سے صادر ہوتے ہون) ف اور اگر ہوا علم کلم آخر کے مضمون پر یہ شبہ ہو کہ اُس حالت پر قیاس مع الفارق ہے کیونکہ اُسوقت تو ہم مین شعور نہ تھا اور اب شعور ہے۔ جواب یہ ہو کہ محض انکشاف کے لیے قوۃ شعور کافی نہین بلکہ اُسکا تعلق معلومات کے ساتھ انکشاف کی شرط ہی اور عدم تعلق ممکن ہے چنانچہ بہت احوال مین مشاہدہ ہی پس عدم انکشاف بھی ممکن ہے اور یہ قیاس مدعا ثبات نہین بلکہ اسمین تنبیہ ہوا اسپر کہ حق تعالی کا علم بوجہ ذاتی ہونے کے کامل اور سب احوال مین برابر ہے اور ہمارا علم بوجہ حادث ہونے کے کہ مسبوق بالعدم ہی چنانچہ انشاء من الارض و استعمارنی الیطن مین معدوم تھا ناقص اور متحقق فی حال دون حال ہے پس شوائب خفیہ کا مخفی رہجانا جائے تعجب نہین۔ وھذا الوجہ من ارتباط قولہ تعالی ہوا علم الخ بالسباق والسیاق ہو من اللہ الوہب وللہ الحمد۔ اور ایک تقریر اس مقام کی اور ہو سکتی ہے یعنی محسنین کو عجب نہ چاہیے کیونکہ مدار محسنیت کا خاتمہ پر ہے اور اپنے خاتمہ کا حال تمکو معلوم نہین صرف اللہ کو معلوم ہے جسطرح اپنی ابتدا کی حالت تمکو معلوم نہین اور اللہ کو معلوم ہو پھر عجب کیون کیا جاوے۔ نوٹ: مین ایک شان نزول نقل کیا ہے اُس سے اس تقریر کی تائید بھی ہوتی ہے وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ اللہ تعالے نے ہر شخص کو ماں کے پیٹ ہی مین شقی و سعید کردیا ہی اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ہوا علم کلم آخر ربط اوپر الذین اساءوا و یالذین احسنوا مجملاً فرمایا تھا پھر الذین احسنوا کے احسان کی کچھ توضیح کی آگے الذین اساءوا کی اساءت کی کچھ توضیح اور توضیح کے ساتھ اُس طریقہ کی تقبیح اور اُس تقبیح کے مبنی کی تصریح ارشاد ہی۔ اور سبب نزول اسکا در منثور مین بروایت ابن جریر کے ابن زید سے یہ نقل کیا ہی کہ کوئی شخص اسلام لے آیا تھا کسی نے اسکو ملامت کی اس نے کہا کہ مین عذاب سے ڈرتا ہون وہ بولا تو مجکو کچھ دے مین تیری طرف سے عذاب اپنے سر رکھونگا چنانچہ کچھ دیا اُسنے اور باقی نہایت کشاکشی سے اُس نے اور بھی کچھ دیا اور تقبیہ کی دستاویز گواہیون کے لکھدی اھ اور روح المعانی مین اس شخص کی تعیین بھی کی ہو کہ یہ ولید بن مغیرہ تھا کہ کچھ میلان اسلام کی طرف ہو چلا تھا الخ اور ظاہر ہے کہ جس شخص کی ایسی حالت ہو آیت سبکو شامل ہے

تقبیح اہل اساءۃ

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ۝ وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ۝ أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ۝ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ۝ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ۝ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۝ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۝ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ۝ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ۝ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ۝ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ۝ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ۝

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ۝ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۝

اور ان سے پہلے قوم نوح کو بیشک وہ سب سے بڑھکر ظالم اور شریر تھے اور الٹی ہوئی بستیوں کو بھی پھینک مارا تھا پھر اُن بستیوں کو بھی جس چیز نے گھیر لیا جس چیز نے گھیر لیا سو تو اپنے رب کی کون کون سی نعمت میں شک کریگا

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ۝ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۝ (آپ نے نیکوں کی صفت

تو سُن لی) تو بھلا آپنے ایسے شخص کو بھی دیکھا جس نے (دین حق سے) روگردانی کی (یعنی اسلام سے ہٹ گیا) اور تھوڑا مال دیا اور (پھر) بند کر دیا (یعنی جس شخص سے مال دینے کا وعدہ اپنے مطلب کے واسطے کیا تھا وہ بھی پورا نہ دیا اور اسی سے مفہوم ہوا کہ ایسا شخص دوسروں کی نفع رسانی کے لیئے خرچ کریگا جب اپنے ہی مطلب کے لیے پورا خرچ نہ کر سکا پس ذم علی البخل اسکا مدلول ہی) کیا اس شخص کے پاس (کسی صحیح ذریعہ سے) علم غیب ہی کہ اُسکو دیکھ رہا ہی (جس کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا کہ فلاں شخص میرے طریق سے عذاب کا متحمل ہو جاویگا) کیا اسکو اُس مضمون کی خبر نہیں پہونچی جو موسے (علیہ السلام) کے صحیفوں میں ہی (اور حسب روایت درمنثور مذکورہ سورہ اعلی یہ دس صحیفے علاوہ توریت کے ہیں) اور ابراہیم (علیہ السلام) کے (صحیفوں میں ہے وہ یہ ہی فی سورۃ الاعلی) جنہوں نے احکام کی پوری بجا آوری کی (اور وہ مضمون) یہ (ہے) کہ کوئی شخص کسیکا گناہ اپنے اوپر (ایسے طور سے) نہیں لے سکتا (کہ گناہ کرنے والا بری ہو جاوے پھر یہ شخص کیسے سمجھ گیا کہ میرا سارا گناہ یہ ملامت گر اپنے سر رکھ لیگا) اور (یہ مضمون ہی) کہ انسان کو (ایمان کے بارہ میں) صرف اپنی ہی کمائی ملیگی (یعنی کسی دوسرے کا ایمان اسکے کام نہ آویگا پس اگر اس ملامتگر کے پاس ایمان ہوتا بھی تب بھی اس شخص کے کام نہ آتا چہ جائیکہ وہاں بھی ندارد) اور یہ (مضمون ہے) کہ انسان کی سعی بہت جلد دیکھی جاویگی پھر اسکو پورا بدلہ دیا جاویگا (باوجود اس کے یہ شخص اپنی فلاح کی سعی سے کیسے غافل ہو گیا) اور یہ (مضمون ہے) کہ (سبکو) آپ کے پروردگار ہی کے پاس پہونچنا ہی (پھر وہ شخص کیسے نڈر ہو گیا) اور یہ (مضمون ہے) کہ وہی ہنساتا اور رولاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا ہی اور جلاتا ہی اور یہ کہ وہی دونوں قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہی جب (رحم میں) ڈالا جاتا ہے (یعنی مالک جمیع تصرفات کا خدا ہی ہی دوسرا نہیں پھر وہ شخص کیسے سمجھ گیا کہ قیامت کے روز یہ تصرف کہ مجکو عذاب سے بچانا کسی دوسرے کے قبضہ میں ہو جاویگا) اور یہ (مضمون ہی) کہ دوبارہ پیدا کرنا (حسب وعدہ) اُس کے ذمہ ہی (یعنی ایسا ضروری ہونے والا ہی جیسے کسی کے ذمہ ہو تو اُس شخص کے نڈر ہونے کی وجہ یہ بھی نہ ہونا چاہیے کہ قیامت نہ آویگی) اور یہ (مضمون ہے) کہ وہی غنی کرتا ہے (یعنی سرمایہ دیتا ہی) اور سرمایہ (دیکر محفوظ اور) باقی رکھتا ہی اور یہ کہ وہی مالک ہی ستارہ شعرے کا بھی (جسکی عبادت جاہلیت میں بعض لوگ کرتے تھے یعنی ان تصرفات واشیاء کا مالک بھی وہی ہے جسے پہلے تصرفات کا مالک وہی ہی اور اوپر کے تصرفات خود انسان میں ہیں اور بعد کے تصرفات متعلقات انسان میں ہیں چنانچہ مال اور ستارہ دونوں خارج ہیں اور شاید ان دو کے ذکر میں اشارہ ہو کہ جسکو اپنا مہین سمجھتے ہو خواہ بواسطہ الفاق کے خواہ بواسطہ عبادت کے اُس کے رب بھی ہم ہی ہیں پھر دوسرے کو قیامت میں اس شخص کے زعم کے موافق کیا تصرف پہونچ سکتا ہی) اور یہ (مضمون ہی) کہ اُس نے قدیم قوم عاد کو (اُس کے کفر کی وجہ سے) ہلاک کیا اور ثمود کو بھی کہ (اُنمیں سے) کسیکو باقی نہ چھوڑا اور ان سے پہلے قوم نوح (علیہ السلام) کو (ہلاک کیا) بیشک وہ سب سے بڑھکر ظالم اور شریر تھے (کہ ساڑھے نو سو برس کی دعوت میں بھی راہ پر نہ آئے) اور (قوم لوط علیہ السلام کی) الٹی ہوئی بستیوں کو بھی پھینک مارا تھا پھر اُن بستیوں کو گھیر لیا جس چیز نے کہ گھیر لیا (یعنی اوپر سے پتھر برسنا شروع ہوئے پس یہ شخص اگر ان قصوں میں غور کرتا تو وخامت کفر پر متنبہ اور بے فکر نہ ہوتا۔ آگے ان سب مضامین پر تفریع فرماتے ہیں کہ اے انسان جب ایسے ایسے مضامین سے تجکو آگاہ کیا جاتا ہی جو بوجہ ذریعہ ہدایت ہونے کے ہر مضمون بجائے خود ایک نعمت ربانی ہی) سو تو اپنے رب کی کون کون سی نعمت میں شک (وانکار) کریگا (اور ان مضامین کی تصدیق کر کے منتفع نہ ہوگا) **ف** ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ یہ مضامین صحف ابراہیم و موسیٰ میں ہیں خواہ ہر واحد میں یا مجموعہ میں خواہ تفصیلاً و جزئیاً خواہ اجمالاً و کلیاً اور اگر یہ ثابت نہو تو جہان سے خارج صحف مضمون ہوگا وہاں آنہ سے پہلے الامر مقدر کرین گے یعنی والامر انہ الخ اور مشرک پر ان صحف کا حجت ہونا بایں معنے ہے کہ مضمون انکا عقلی بھی ہے۔ اور تخصیص ابراہیم اور موسیٰ کی یا تین وجہ ہی کہ قبل ابراہیم علیہ السلام کے لوگوں میں دستور خلاف مضمون لاتزر الخ کے جو کہ اصل مقصود مقام ہے جاری تھا ابراہیم نے اسکو مٹانے کی کوشش کی اور موسیٰ علیہ السلام نے بھی اسمیں انکا اتباع کیا۔ اور اضلال سے گناہ ہونا اور ثواب پہونچانے سے ثواب پہونچنا جو نظر ہر آیت لاتزر اور لیس للانسان کے معارض معلوم ہوتا ہے تقریر ترجمہ سے وہ مندفع ہو گیا۔ اور عاد کی تحقیق مع تحقیق عاد اولے کے سورۂ اعراف قصہ عاد میں گذری ہے۔ اور اولی کی ایک توجیہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بمعنے قدیم کے حقیقت واقعی ہو پس اسکے مقابلہ میں عاد اخری کا ہونا ضروری نہوگا۔ اور فما ابقی یا تو عام ہی کل ثمود کو یا خاص ہے کفار کبار کے ساتھ **ربط** اوپر سورت میں توحید

هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولٰى ۝ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝ أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ

یہ بھی پہلے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر ہیں وہ جلدی آنے والی چیز قریب آپہونچی ہے کوئی غیر اللہ اسکا ہٹانے والا نہیں سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو

تَعْجَبُونَ ۝ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ۝ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۝

اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور تم تکبر کرتے ہو سو اللہ کی اطاعت کرو اور عبادت کرو

سورۃ القمر مکیۃ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | وھی خمس وخمسون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ

قیامت نزدیک آپہونچی اور چاند شق ہوگیا اور یہ لوگ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ابھی ختم ہو جاتا ہے اور ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشوں کی

وقف لازم

وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

کی اور ہر بات کو قرار آجاتا ہے اور ان لوگوں کے پاس خبریں اتنی پہونچ چکی ہیں کہ انمیں عبرت یعنی اعمال درجہ کی دشمنی ہو سو خوف دلانیوالی چیزیں انکو کچھ فائدہ ہی نہیں دیتیں تو آپ انکی طرف

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝

کچھ خیال نہ کیجیے جس روز ایک بلانے والا فرشتہ ایک ناگوار چیز کی طرف بلاویگا انکی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی قبروں سے اسطرح نکل رہے ہونگے جیسے ٹڈی پھیلی ہوتی ہے

ورسالت ومجازاۃ کی تفصیل تھی آگے خاتمہ میں بھی تینوں مضامین مجملاً ومختصراً ارشاد فرمائے گئے ہیں۔

تلخیص مضامین ثلثہ توحید ورسالت وبعث

هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولٰى ۝۱ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝۲ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝۳ أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۝۴ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝۵ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ۝۶ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۝۷ یہ (پیغمبر) بھی پہلے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر ہیں (انکو مان لو کیونکہ) وہ جلدی آنے والی چیز قریب آپہونچی ہے (مراد قیامت ہے) اور جب وہ آویگی تو کوئی غیر اللہ اسکا ہٹانے والا نہیں (پس کسی کے بھروسہ بیفکری کی گنجایش ہی نہیں) سو کیا (ایسی خوف کی باتیں سنکر بھی) تم لوگ اس کلام (الٰہی) سے تعجب کرتے اور (استہزاءً) ہنستے ہو اور (خوف عذاب سے) روتے نہیں ہو اور تم (اطاعت سے) تکبر کرتے ہو سو (اس کبر وغفلت سے باز آؤ اور حسب تعلیم ان پیغمبر کے) اللہ کی اطاعت کرو اور (اسکی بلا شرکت) عبادت کرو (تاکہ نجات ہو) ف مضامین ثلثہ کا ہونا ان آیات میں ترجمہ سے ظاہر ہے۔

بحمداللہ تفسیر سورہ والنجم ختم ہوئی آگے انشاء اللہ تعالیٰ سورہ قمر آتی ہے وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

سورۃ القمر مکیۃ وایھا خمس وخمسون کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ کے ختم پر ازفت الآزفۃ میں انزجار کے واسطے قرب ساعت کا مضمون تھا اور اسی مضمون سے اسی غرض انزجار کے لیے اس سورت کا افتتاح ہوا ہے اور اس کے بعد واقعہ شق القمر کا کہ قرب ساعت کے زاجر ہونے کا مثبت ومؤکد ہے اور اس کے ساتھ مکذبین کا عدم انزجار اور عدم انزجار پر آپکا تسلیہ اور انکی تہدید باہوال قیامت سے مذکور ہے۔

وعید غیر منزجرین باعظم اسباب انزجار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝۳ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝۶ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝۷

اللمات کاشفہ نفر قارۃ علی شہامۃ ای ازالتہا تقرد سامد من رفع الراس تکبرا وعلاء کذا فی اقرب الموارد مستمر الروۃ ای یمار ذاہب نزال قرب عللوہ ذلک تقسیم ومنہ بالفارسی الغارفتہ مالی فلک السنی ذہب انس وبیان ومجاہد السامدون رفع الراس بکبر وعلاء کذا فی اقرب الموارد بالغۃ النحو قولہ حکمۃ بالغۃ بدل سوء مزدجر۔ المبالغۃ قولہ ان یروا ایۃ ای ایۃ ترجمہ

مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝

بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جارہے ہونگے کافر کہتے ہونگے کہ یہ دن بڑا سخت ہے

مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ (ان کفار کے لیے زاجر تو اعلیٰ درجہ کا متحقق ہے چنانچہ) قیامت نزدیک آپہونچی (جسمین تکذیب پر بڑی مصیبت آویگی) اور (اس اخبار قرب ساعت کا مصدق بھی واقع ہوگیا چنانچہ) چاند شق ہوگیا (اور اسکا مصدق ہونا اسطرح ہی کہ شق قمر معجزہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے نبوت ثابت ہوتی ہی اور نبی کا ہر قول صادق ہی پس آپکا خبر و بنا قرب وقوع قیامت کی نیز صادق ہی اس سے متحقق زاجر کا متیقن ہوگیا) اور (اسکا مقتضا یہ تھا کہ) یہ لوگ (اس سے متنبہ ہوتے لیکن ان کی یہ حالت ہی کہ) اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہین تو ٹال دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ جادو ہی جو ابھی ختم ہوجاتا ہی (یہ کنایہ ہی باطل سے کہ اسکا اثر اور بقاء مقتدر نہین ہوتا قال تعالیٰ وما یبدئ الباطل وما یعید و مرتفیہ فانظر۔ مطلب یہ کہ قیامت سے متنبہ ہونا جس امر پر موقوف ہی یعنی اعتقاد نبوت محمدیہ یہ لوگ خود اسکی دلیل ہی کو نظر تامل سے نہین دیکھتے اور اسکو باطل سمجھتے ہین پھر کیا انزجار ہوتا) اور (اس اعراض اور بطلان دعوی معجزہ مین خود) ان لوگون نے (باطل پر مصر ہوکر حق کو) جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشون کی پیروی کی (یعنی انکا اعراض بوجہ کسی دلیل صحیح سے تمسک کرنے کے نہین ہے بلکہ سبب اس اعراض کا اتباع ہوا اور عناداً تکذیب حق ہی) اور (یہ جو معجزات کو سحر ذاہب الاثر کہتے ہین سو قاعدہ ہی کہ) ہر بات کو (بعد چندی اپنی اصلی حالت پر اکر اقرار آجاتا ہی (یعنی حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا اسباب وآثار سے عام طور پر متعین ہوجاتا ہی مطلب یہ کہ گو تعین واقع مین فی الحال ہی ہو مگر کم فہمون کی سمجھ مین اگر اب نہین آتا تو بعد چندے تو انکو بھی ظاہر ہوسکتا ہی بشرطیکہ غور سے کام لین تو چند روز کے بعد تمکو معلوم ہوجاویگا کہ یہ سحر فانی ہی یا حق باقی ہی) اور (علاوہ اس زاجر مذکور کے جو حاکی ہے عقوبت آجلہ سے) ان لوگون کے پاس (تو امم ماضیہ کی بھی) خبرین (جو حاکی ہین عقوبت عاجلہ سے) اتنی پہونچ چکی ہین کہ ان مین (کافی) عبرت یعنی اعلیٰ درجہ کی دانشمندی (حاصل ہوسکتی) ہے سو (انکی یہ کیفیت ہی کہ) خوف دلانے والی چیزین انکو کچھ فائدہ ہی نہین دیتین (اور جب یہ حال ہی تو آپ انکی طرف سے کچھ خیال نہ کیجیے (یہ تسلیہ ہی جب وہ وقت ساعت اور عقوبت کا جس سے انکو انذار کیا جاتا ہی آویگا خود معلوم ہوجاویگا آگے اس روز کا بیان ہی یعنی) جسروز ایک بلانے والا فرشتہ (انکو) ایک ناگوار چیز کی طرف بلاویگا انکی آنکھین (مارے ذلت اور ہیبت کے) جھکی ہوئی ہونگی (اور) قبرون سے اسطرح نکل رہے ہونگے جیسے ٹڈی پھیل جاتی ہی (اور پھر نکلکر) بلانے والے کی طرف (یعنی موقف حساب کی طرف جہان جمع ہونے کے لیے بلانے والے نے پکارا ہے) دوڑے چلے جارہے ہونگے (اور وہان کی سختیان دیکھکر) کافر کہتے ہونگے کہ یہ دن بڑا سخت ہی ف اور ایک آیت مین ہی مقنعی رؤسہم لایرتد الیہم طرفہم سو تطبیق یہ ہی کہ وہان مختلف حالتین ہونگی کبھی حیرت اور اس کے آثار کا غلبہ ہوگا کبھی ہیبت و ذلت اور انکے آثار کا غلبہ ہوگا۔ اور شق قمر کا معجزہ ہونا اور واقع ہوچکنا صحیحین و غیر صحیحین مین طرق مختلفہ کثیرہ سے بروایت علی و ابن مسعود و انس و ابن عباس و حذیفہ و جبیر بن مطعم و ابن عمر و غیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم آیا ہی اور ابن مسعود رض سے تصریح آگئی اسکا اُس واقعہ کے وقت حاضر ہونا بھی بخاری مین ہے۔ کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یعنی ہم آپ کے ساتھ منی مین تھے۔ اور بعض روایات مین جو یہ آیا ہی اُس کے معنے یہ ہین کہ یہ واقعہ آپ کے قیام مکہ کے زمانہ مین یعنی قبل ہجرت واقع ہوا اور صحیح روایات سے اسکا ایک ہی بار وقوع ثابت ہی اور بعض روایات مین مرتین آیا ہے اس کے معنے تعلقین ہین یا وہ قیدیت کی ہے یعنی اول بار دیکھنے کے بعد نظر ہٹاکر پھر دیکھا تو اُسی حالت مین پایا۔ اور صحیحین کی ایک روایت مین ہے کہ ایک ٹکڑا پہاڑ پر تھا اور ایک ٹکڑا اُس سے ہٹا ہوا تھا۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا اشہدوا اور ابو نعیم کی روایت مین ہے کہ اُس روز چاند بدر تھا احقر کے نزدیک معنی یہ ہین کہ قریب بدر کے تھا کیونکہ غالباً منی مین اجتماع بتقریب حج ہوا ہوگا۔ اور وہ وقت بدر سے پہلے ہوتا ہی۔ اور بیہقی کی روایت مین ہی کہ چہار اطراف کے سفر سے آنیوالون سے پوچھا انہون نے بھی اپنا دیکھنا بیان کیا الروایات کلہا من الروح اور بعض نے بلا دلیل محض استبعاد وہی اور عدم نقل تواتر کی بنا پر اس کو ماول کیا ہے کہ قیامت مین ایسا ہوگا لیکن استبعاد منافی امکان نہین اور عدم نقل اس لیے ہے کہ بعض جگہ تو قمر بوجہ اختلاف مطالع کے غائب ہوگا اور تھوڑی دیر کا قصہ تھا کوئی شخص ہر وقت چاند کو تکا نہین کرتا اور اُسوقت تاریخ کا اسقدر اہتمام بھی نہ تھا۔ پھر استبعاد تو قیامت مین بھی مشترک ہے ایک کو ماننا دوسرے کو نہ ماننا تحکم ہے۔ اور صیغہ ماضی اور مان یرد الخ مرجح وقوع ہے۔ کیونکہ شق قیامت کے بعد اس کو کوئی سحر نہ کہے گا۔ مگر اس ماول کی تکفیر نہ چاہیے۔

ربط اوپر لقد جاءہم من الانباء الخ مزجر مین اخبار زاجرہ کا آنا ارشاد ہوا تھا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَّازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَآ

ان لوگوں سے پہلے قوم نوح نے تکذیب کی یعنی ہمارے بندہ کی تکذیب کی اور کہا کہ یہ مجنون ہیں اور نوح کو دھمکی دیگئی تو نوح نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں درماندہ ہوں سو آپ انتقام لے لیجیے ہم نے

اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ

کثرت سے برسنے والے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور زمین سے چشمے جاری کردیئے پھر پانی اُس کام کے لیے مل گیا جو مقدر ہو چکا تھا اور ہم نے نوح کو تختوں اور میخوں والی کشتی پر

وَّدُسُرٍ ۝ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

جو کہ ہماری نگرانی میں روان تھی سوار کیا یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ لینے کے لیے کیا جسکی ناقدری کی گئی تھی اور ہم نے اس واقعہ کو عبرت کے واسطے رہنے دیا سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے پھر (دیکھو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کردیا سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے عاد نے تکذیب کی سو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا

آگے بعض اخبار زاجرہ کا بیان ہے

قصہ قوم نوح علیہ السلام

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

ان لوگوں سے پہلے قوم نوح نے تکذیب کی یعنی ہمارے بندہ (خاص نوح علیہ السلام) کی تکذیب کی اور (انکی نسبت) کہا کہ یہ مجنون ہیں اور (محض اس قول بیہودہ ہی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اُن سے ایک بیہودہ فعل بھی سرزد ہوا یعنی نوح (علیہ السلام) کو (انکی طرف سے) دھمکی (بھی) دیگئی (جسکا ذکر سورہ شعراء میں ہے لئن لم تنتہ یانوح لتکونن من المرجومین) تو نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں (محض اور ماندہ ہوں (ان لوگوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا) سو آپ (ان سے) انتقام لے لیجیے (یعنی انکو ہلاک کردیجیے کقولہ تعالیٰ رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا) پس ہم نے کثرت سے برسنے والے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دئے اور زمین سے چشمے جاری کردیے پھر (آسمان اور زمین کا) پانی اُس کام کے (پورا ہونے کے) لیے مل گیا جو (علم الٰہی میں) تجویز ہو چکا تھا (مراد اس کام سے ہلاکت ہے کفار کی یعنی دونوں پانی ملکر طوفان بڑھا جسمیں سب غرق ہوگئے) اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو (طوفان سے محفوظ رکھنے کے لیے) تختوں اور میخوں والی کشتی پر جو کہ ہماری نگرانی میں (پانی کی سطح پر) روان تھی (مع مومنین کے) سوار کیا یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ لینے کے لیے کیا گیا جسکی ناقدری کی گئی تھی (مراد نوح علیہ السلام ہیں اور چونکہ رسول اور اللہ تعالےٰ کے حقوق میں تلازم ہے اسمیں کفر باللہ بھی آگیا پس یہ شبہہ نہ رہا کہ کیا یہ غرق کفر باللہ کے عوض میں نہ ہوا تھا) اور ہم نے اس واقعہ کو عبرت کے واسطے (حکایات و تذکروں میں) رہنے دیا سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے (مقصود اس سے ترغیب ہے تذکر کی) پھر (دیکھو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا (یعنی جس چیز سے ڈرانا واقع ہوا تھا وہ کیسا پورا پورا ہو کر رہا پس اس سے مراد بھی عذاب ہی ہے لیکن دو عنوانوں سے ایک عنوان عذاب ہونا دوسرا عنوان اُسکا مصداق وعدہ ہونا) اور ہم نے قرآن کو (جو کہ مشتمل ہے ایسے قصص ذکرہ پر) نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کردیا ہے (سب کے لیے عموماً باوجود ضروح بیان کے اور عرب کے لیے خصوصاً بوجہ عربیت لسان کے) سو کیا (اس قرآن میں ایسے مضامین نصیحت کے دیکھ کر) کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے (یعنی کفار مکہ کو بالخصوص ان قصص سے (نرجار چاہیے) ف بعض لوگوں کو لقد یسرنا القرآن پر سرسری نظر کرنے سے مجتہد بننے کی ہوس ہوئی ہے لیکن تیسیر للذکر سے تیسیر للاستنباط لازم نہیں اسکا تو سیدھا مطلب یہ ہے کہ ترغیب و ترہیب کے متعلق قرآن میں جو مضامین ہیں وہ نہایت جلی ہیں اور وجوہ استنباط کا دقیق ہونا تو خود ظاہر ہے

قصہ عاد كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

اللغات صنعهم منصوب قولہ علی امر علی التعلیل قولہ دسر مسامیر ۱۲

النحو قولہ واز دجر عطف علی قولہ قالوا قولہ ان بانی قولہ بماء ابار للآلۃ مثلہا فی فتحت الباب بالمفتاح وفیہ تنبیہ علی ان المطر من السحاب بانصباب ابخار انفتحت بہا ابواب السماء وانشق ادیم الخضرار - قولہ محذوف تمیز من المفعول او اصلہ وفجرنا عیون الارض فغیر الی التمیز للمبالغۃ بجعل الارض کلہا منفجرۃ مع

الابہام والتفسیر ۱۲ قولہ جزاء حامل فعلنا ذلک الفعلۃ ۱۲

البلاغۃ الماء ای ماء السماء وماء الارض والافراد والتحقیق ان التقاء الماءین لم یکن بطریق المجاورۃ بل بطریق الاختلاط والاتحاد ۱۲

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي

ہم نے اُن پر ایک تند ہوا بھیجی ایک دوامی نحوست کے دن مین وہ ہوا لوگون کو اسطرح اُکھاڑ اُکھاڑ کر پھینکتی تھی گویا وہ اُکھڑی ہوئی کھجور درخت ہین سو میرا عذاب کیسا رہا

وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا

ہوا اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے ثمود نے پیغمبرون کی تکذیب کی اور کہنے لگے کیا ہم ایسے شخص کا اتباع کرینگے جو ہمارے

نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ۝ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ

جنس کا آدمی ہے اور اکیلا ہے تو اس صورت مین ہم بڑی غلطی اور دیوانگی مین پڑ جاوین گے کیا ہم سب مین سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور شیخی باز ہے ان کو عنقریب معلوم ہو جاویگا کہ جھوٹا شیخی باز کون

إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ۝

تھا ہم اونٹنی کو نکالنے والے ہین انکی آزمایش کے لیے سو انکو دیکھتے بھالتے رہنا اور صبر کیے بیٹھے رہنا اور ان لوگون کو یہ بتلا دینا کہ پانی بانٹ دیا گیا ہے ہر ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کرے

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ

سو انہون نے اپنے رفیق کو بلایا سو اُسنے وار کیا اور پاڑ ڈالا سو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا ہم نے ان پر ایک ہی نعرہ مسلط کیا سو وہ ایسے ہو گئے جیسے کھانون کی باڑ کا بچا ہوا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝

اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ
لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ عاد نے (بھی اپنے پیغمبر کی) تکذیب کی سو (اسکا قصہ سنو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا (اور وہ قصہ یہ ہے کہ) ہم نے اُن پر ایک تند ہوا
بھیجی ایک دوامی نحوست کے دن مین (یعنی وہ زمانہ اُن کے حق مین ہمیشہ کے لیے اس لیے منحوس رہا کہ اُس روز جو عذاب آیا وہ عذاب ہر نوع سے متصل
ہو گیا پھر عذاب کفار کے لیے کبھی منقطع نہ ہوگا اور) وہ ہوا لوگون کو اسطرح (اُنکی جگہ سے) اُکھاڑ اُکھاڑ کر پھینکتی تھی کہ گویا وہ اُکھڑی ہوئی کھجور ون کے تنے ہین (اس
تشبیہ مین علاوہ ان کے پھینکے جانے کے اشارہ اُنکی طول و عظم قامت کی طرف بھی ہی سو (دیکھو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا (ہولناک) ہوا اور ہم نے قرآن کو نصیحت
حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے سو کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے **ف** یوم سے مراد مطلق زمانہ پس دوسری جگہ جا یام آیا ہے اُس سے معارض نہین اور
تحقیق نحوست کی سورہ صافات قصہ ابراہیم علیہ السلام مین گذری ہے۔ اور جملہ فکیف کان اور لقد یسرنا کی فصلون مین آیا ہے جسمین تنبیہ ہے کہ ہر قصہ مستقلاً
قابل تدبر و تذکر کے ہے اور قصہ عاد مین جو دو جگہ فکیف کان آیا ہے اول سے مقصود تو طرہ قصہ کا اور متوجہ کرنا سامعین کا ہے اور ثانی سے تہویل عذاب کی
مقصود ہے جیسا ترجمہ سے ظاہر ہے پس تکرار نہ رہا **قصہ ثمود** كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ أَأُلْقِيَ
الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ۝ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ۝ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَ
نَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ۝ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً
وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ ثمود نے (بھی) پیغمبرون کی تکذیب کی (کیونکہ ایک پیغمبر کی تکذیب مستلزم
ہے سب پیغمبرون کی تکذیب کو اور کہنے لگے کیا ہم ایسے شخص کا اتباع کرین گے جو ہماری جنس کا آدمی ہے اور واحد ہے اور اکیلا ہے (یعنی یا تو فرشتہ ہوتا
تو ہم دین مین اتباع کرتے یا صاحب خدم و حشم ہوتا تو دنیوی امور مین اتباع کرتے جبکہ بشر ہے اور واحد ہے تو نہ اتباع فی الدنیا کو کوئی امر مقتضی ہے نہ اتباع فی الدین کیا اور اگر ہم سامعین

اللغات نحس مصدر ہستمر دائم اعجاز اصولہا بلا فروع منقطع من مقعر سافط علی الارض السعر الجنون الذی فی القاموس الذی اترل والتعریف لمک قیل لانہ یتضمن العقد فی الفعل کذا فی الروح قلت و یتایدہ ما ترجمت بہ قولہ تعالی والقی الالواح فی الاعراف فانظر و تدبر۔ قولہ مرسلون الراد مخرجون المحتظر صانع الحظیرۃ ۱۲

البلاغۃ قولہ واحدا تاخیرہ عن الصفۃ الاولی یعنی منا للتنبیہ علی ان کلا من الجملتین مستقلۃ والواحد ما یشمل الاتباع ولو قدم علیہا لفات ہذا التنبیہ ۱۲

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍۭ بِالنُّذُرِ ۝ إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّآ ءَالَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَٰهُم بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى مَن شَكَرَ ۝

قوم لوط نے پیغمبروں کی تکذیب کی ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا بجز متعلقین لوط کے کہ انکو اخیر شب میں بچالیا اپنی جانب سے فضل کرکے جو شکر کرتا ہے ہم اسکو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں

وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ رَٰوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِۦ فَطَمَسْنَآ أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِى وَنُذُرِ ۝

اور لوط نے انکو ہماری دار وگیر سے ڈرایا تھا سو انہوں نے اس ڈرانے میں جھگڑے پیدا کئے اور ان لوگوں نے لوط سے انکے مہمانوں کو بارادہ بدلینا چاہا سو ہم نے انکی آنکھیں چوپٹ کردیں کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو

وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوقُوا عَذَابِى وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝

اور صبح سویرے ہی انپر عذاب دائمی آپہونچا کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کردیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے

اتباع کریں) تو اس صورت میں ہم بڑی غلطی اور (بلکہ) جنون میں پڑجاویں گے کیا ہم سب میں سے (منتخب ہوکر) اسی (شخص) پر وحی نازل ہوئی ہے (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور شیخی باز ہے (شیخی کے مارے ایسی باتیں بناتا ہے) کل ہی کو لوگ مجکو سردار قرار دے لیں حق تعالیٰ نے صالح علیہ السلام سے فرمایا کہ تم انکو کہنے دو ہم مت کرو) انکو عنقریب (مرتے ہی) معلوم ہوجاویگا کہ جھوٹا شیخی باز کون تھا (یعنی یہی لوگ تھے کہ انکار نبوت میں کاذب تھے اور اتباع غلط سے بوجہ شیخی کے عار کرتے تھے اور یہ کہ جو اونٹنی کا معجزہ طلب کرتے تھے تو ہم (انکی درخواست کے موافق پتھر میں سے) اونٹنی کو نکالنے والے ہیں انکی آزمایش (ایمان) کے لیے سو آن (کی حرکتوں) کو دیکھتے بھالتے رہنا اور صبر سے بیٹھے رہنا اور ان لوگوں کو (جب اونٹنی پیدا ہو تو) یہ جتلا دینا کہ پانی (کنویں کا) بانٹ دیا گیا ہے (یعنی تمہارے مواشی اور اونٹنی کی باری مقرر ہوگئی ہے) ہر ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کرے (یعنی اونٹنی اپنی باری میں پانی پیوے اور مواشی اپنی باری میں چنانچہ اونٹنی پیدا ہوئی اور صالح علیہ السلام نے اسیطرح فرمایا) سو (اس باری سے وہ لوگ تنگ آگئے اور) انہوں نے (اس کے قتل کرنے کی غرض سے) اپنے رفیق (قدار) کو بلایا سو اس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور (اسکو) مار ڈالا سو (دیکھو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا (جسکا آگے بیان آتا ہے وہ یہ کہ) ہم نے ان پر ایک ہی نعرہ (فرشتہ کا) مسلط کیا سو وہ (اس سے) ایسے ہوگئے جیسے کانٹوں کی باڑ لگانے والے (کی باڑ) کا چورا (یعنی کھیت یا مواشی وغیرہ کی حفاظت کے لیے جیسے کانٹوں وغیرہ کی باڑ لگا دیتے ہیں اور چند روز میں سب چورا چورا ہو جاتا ہے اسیطرح وہ ہلاک و تباہ ہوگئے۔ عرب کے لوگ اس مشبہ بہ کو شب و روز دیکھتے تھے تو وہ اس تشبیہ کو خوب سمجھتے تھے) اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کردیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے ف سورہ اعراف قصہ ثمود میں پورا قصہ گذرا ہے۔

قصہ قوم لوط علیہ السلام

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍۭ بِالنُّذُرِ ۝ إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّآ ءَالَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَٰهُم بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى مَن شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ رَٰوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِۦ فَطَمَسْنَآ أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِى وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوقُوا عَذَابِى وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝

قوم لوط نے (بھی) پیغمبروں کی تکذیب کی (کیونکہ ایک نبی کی تکذیب مستلزم ہے سبکی تکذیب کو) ہم نے اُنپر پتھروں کا مینہ برسایا بجز متعلقین لوط (علیہ السلام) کے (یعنی بجز مومنین کے) کہ انکو اخیر شب میں (بستی سے باہر کرکے عذاب سے) بچالیا اپنی جانب سے فضل کرکے جو شکر کرتا ہے (یعنی ایمان لاتا ہے) ہم اسکو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (کہ قہر سے بچالیتے ہیں) اور (قبل عذاب آنے کے) لوط (علیہ السلام) نے انکو ہماری دار وگیر سے ڈرایا تھا سو انہوں نے اس ڈرانے میں جھگڑے پیدا کیے (یعنی یقین نہ لائے) اور (جب لوط علیہ السلام کے پاس ہمارے فرشتے بشکل مہمان آئے اور ان لوگوں کو حسین امرد لڑکوں کا آنا معلوم ہوا تو یہاں آکر) ان لوگوں نے لوط (علیہ السلام) سے انکے مہمانوں کو بارادہ بدلینا چاہا (جس سے لوط علیہ السلام اول گھبرائے مگر وہ فرشتے تھے) سو ہم نے (ان فرشتوں کو حکم دیکر) انکی آنکھیں چوپٹ کردیں (یعنی جبریل علیہ السلام نے اپنا پر انکی آنکھوں پر پھیر دیا جس سے اندھے ہوگئے کذا فی الدر عن قتادۃ اور بزبان حال یا حال ان سے کہا گیا) کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (یہ تو اسوقت واقعہ ہوا) اور (پھر) صبح سویرے ہی ان پر عذاب دائمی آپہنچا (اور شاد ہوا) کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (پہلے عذاب مس پر یہ کہا گیا ہے اور یہ عذاب اہلاک پر پس تکرار نہیں) اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کردیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔

اللغات حاصبا ای ریحا التی ترمی بالحجارۃ والمراد بہنا الحجارۃ التی رمواہ بہا وما شکک قولہ بالنذر مصدر بمعنی الانذار ای لوط وہ صرفا عن راہم وطلبوا الفجور بہم بکرۃ اخصر من الصباح فلیس فی ذکرہ زیادۃ مستغنی عنہ

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ

اور فرعون والوں کے پاس بھی ڈرانے کی بہت سی چیزیں پہنچیں ان لوگوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا سو ہم نے انکو زبردست صاحب قدرت کا پکڑنا پکڑا کیا تم میں جو کافر ہیں اُن میں ان لوگوں سے کچھ فضیلت ہے

اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ

یا تمہارے لیے کتابوں میں کوئی معافی ہے یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری ایسی جماعت ہے جو غالب ہی رہیں گے عنقریب یہ جماعت شکست کھادیگی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے بلکہ قیامت

مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

انکا وعدہ ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے یہ مجرمین بڑی غلطی اور بے عقلی میں ہیں جس روز یہ لوگ اپنے مونہوں کے بل جہنم میں گھسیٹے جاوینگے تو ان سے کہا جائیگا

ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ

کہ دوزخ کے لگنے کا مزہ چکھو ہم نے ہر چیز کو اندازہ سے پیدا کیا ہے اور ہمارا حکم بس ایسا ایکبارگی ہو جاویگا جیسے آنکھ کا جھپکانا اور ہم تمہاری ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝

سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے اور جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں سب اعمال نامون میں ہے اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے پرہیزگار لوگ باغون میں اور نہرون میں ہونگے

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ ۴

ایک عمدہ مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس

وقفۂ لازم

۱۵ ع ۳

قصہ فرعون وقوم او

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ اور (فرعون والوں اور) فرعون والوں کے پاس بھی ڈرانے کی بہت سی چیزیں پہنچیں (مراد موسیٰ علیہ السلام کے ارشادات اور معجزات ہیں کہ اول منذر تشریعی اور ثانی منذرات تکوینی ہیں مگر) اُن لوگوں نے ہماری تمام (اُن) نشانیوں کو (جو اُن کے پاس آئی تھیں جو آیات تسعہ مشہورہ ہیں) جھٹلایا (یعنی اُن کے مدلول و مقتضا کو کہ نبوت موسویہ و توحید الٰہی ہے جھٹلایا ورنہ واقعات کے وقوع کی تکذیب تو ہو نہیں سکتی) سو ہم نے انکو زبردست صاحب قدرت کا پکڑنا پکڑا (یعنی جب ہم نے انکو قہر اور غلبہ سے پکڑا اُس پکڑ کو کوئی دفع نہیں کر سکا پس عزیز مقتدر سے مراد اللہ تعالیٰ ہے) ربط اوپر مشرکین کے قصص مذکور ہیں آگے خاتمہ میں باشتراک علت سے کفار مکہ کا استحقاق عقوبت دنیویہ و اخرویہ مع مقدمات و تتمات اس مضمون کے بیان فرمایا جاتا ہے اور اخیر میں بطریق مقابلہ متقین کی تبشیر بھی مختصراً ارشاد ہے۔

تہدید کفار بعقوبت و تبشیر ابرار بمثوبت

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ (یہ قصص کفار کے اور بسبب کفر کے اُنکے معاقب ہونے کے تو تم نے سن لیے اب جبکہ تم بھی اسی جرم کفر کے مرتکب ہو تو تمہارے معاقب نہ ہونے کی کیا وجہ) کیا تم میں جو کافر ہیں (اور چونکہ مخاطب کفار ہیں تو سب ہی کافر ہیں) اُن میں ان (مذکور) لوگوں سے کچھ فضیلت ہے (جسکی وجہ سے یہ باوجود ارتکاب جرم کے سزایاب نہ ہوں) یا تمہارے لیے (آسمانی) کتابوں میں کوئی معافی (لکھی) ہے

اللغات جمیع جماعۃ اشیاعکم اشباھکم مقعد صدق مکان رضی علی ان الصدق مجاز مرسل فی الملازمۃ او استعارۃ و افراد المقعد علی ارادۃ الجنس "المحیط" قولہ اخذ منصوب علی المصدریۃ و کیفیۃ وضع المظہر موضع المضمر ای اخذناہم اخذا و عن ووجہہ و اقتدار قولہ انا کل شیء خلقناہ علی شرائط التفسیر الکل مجموعون علی القراءۃ بالنصب قولہ وکل شیء ففعلوہ مبتدا مع الصفۃ خبرہ فی الزبر وجمعوا علی القراءۃ بالرفع "

البلاغۃ قولہ ولقد جاء آل فرعون النذر تاکید القسمی للایذان بکمال الاعتناء بشانہا الغایۃ عما فیہا من الآیات ولکثرتہا۔ قولہ یعرفون فیہ الالفات والنکتۃ الخاصۃ فیہ للایذان باقتضاء حال الکافر امر مہم واستفظاعہ من رتبۃ الخطاب وحکایۃ کلامہم لغیرہم الخطاب فیہ للکفار ووجہ ہذہ الاضافۃ انہا مشابہۃ فی الدلالۃ بکلامہ وغیرہ سیئا ویوم الاحد ویوم الاثنین للتخصیص علی کفرہم المقتضی لہلاکہم "

لہ قولہ فی آل فرعون او فرعون اشارۃ الی ان الاکتفاء بذکر الآل للعلم بان نفسہ اولے بذلک فانہ راس الطغیان "

سورۃ الرحمٰن مکیۃ وھی ثمان وسبعون اٰیۃ

(اگوکوئی فضیلت نہ ہو) یا (انمین کوئی) قوت دافعہ للعذاب ہو جیسا) یہ لوگ (باوجود اجتماع دلائل تیقن معلومیت کے) کہتے ہین کہ ہماری ایسی جماعت ہو جو غالب ہی رہین گے (اور دلائل معلومیت کے بعد ایسی بات کہنا اسکو مستلزم ہے کہ انمین کوئی قوت دافعہ للعذاب ہی) پس ان تینون امرون سے کونسا امر واقع اوعذاب سے مانع ہی سوا مرین اولین کا بطلان تو ظاہر ہا بہر ہی رہا تیسرا امر سو بسباب عادیہ کے اعتبار سے قطع نظر دلائل خارجیہ کے گو فی نفسہ ممکن ہی مگر بدلالت دلائل قطعیہ اسکا نہ ہوگا بلکہ عکس کا وقوع ہوگا جس سے انکا کذب ظاہر ہو جاویگا اور وہ عکس کا وقوع اسطرح ہوگا کہ) عنقریب (انکی) یہ جماعت شکست کھاویگی اور پیٹھ پھیر کر بھاگین گے (اور یہ پیشین گوئی بدر واحزاب وغیرہ مین واقع ہوئی اور یہی نہین کہ اس عقوبت دنیویہ پر بس ہوکر رہ جاویگی) بلکہ (عذاب اکبر قیامت مین ہوگا کہ انکا (اصل) وعدہ (وہی) ہو اور قیامت (کوکوئی ہلکی چیز نہ سمجھو بلکہ وہ) بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے (اور یہ موعود اوہی وار ضرر واقع ہونے والا ہی اور اس کے وقوع کے انکار مین) یہ مجرمین (یعنی کفار) بڑی غلطی اور بے عقلی مین (پڑے ہین (اور وہ غلطی انکو عنقریب جب علم الیقین مبدل بہ عین الیقین ہوگا ظاہر ہو جاویگی اور وہ اسطرح ہوگا کہ) جسوقت یہ لوگ اپنے مونہون کے بل جہنم مین گھسیٹے جاوین گے تو ان سے کہا جاویگا کہ دوزخ (کی آگ) کے لگنے کا مزہ چکھو (اور اگر انکو اس سے شبہ ہو کہ ہمکو کبھی کیون نہین واقع ہوتی تو وجہ اسکی یہ ہی کہا ہم نے ہر چیز کو (باعتبار زمان وغیرہ کے ایک خاص) اندازہ سے پیدا کیا ہی (جو ہماری علم مین ہے یعنی زمانہ وغیرہ اسکا اپنی علم مین معین ومقدر کیا ہی اسیطرح قیامت کے وقوع کے لیے بھی ایک وقت معین ہی پس اسکا عدم وقوع فی الحال بوجہ اسکے وقت نہ آنے کے ہی اس سے مطلقاً عدم وقوع لازم نہین آیا) اور (جب اسکا وقت آجاویگا تو اسوقت) ہمارا حکم (اس کے وقوع کے متعلق) بس ایسا یکبارگی ہو جاویگا جیسے آنکھ کا جھپکنا (غرض وقوع کی نفی تو باطل ٹھہری اور (اگر یکو یہ شبہہ ہو کہ ہمارا طریقہ منقوض تو اللہ نہین ہے تو اگر قیامت کا وقوع بھی ہو تب بھی ہمکو ضرر نہین اور وہ وقوع علینا نہین تو اس باب مین سن رکھو کہ) ہم تمہارے ہم طریقہ لوگون کو (اپنے عذاب سے) ہلاک کر چکے ہین (جو دلیل ہی اس طریقہ کے منقوض ہونے کی اور وہی تمہارا طریقہ ہی پس لامحالہ منقوض ہوا اور یہ دلیل نہایت واضح ہی سو کیا (اس دلیل سے) کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہی (یعنی اس دلیل سے استدلال کر منقوضیت طریقہ کفریہ پر اور (یہ بھی نہین ہی کہ ان کے اعمال علم الٰہی سے غائب رہجاوین تاکہ باوجود منقوضیت طریقہ کفر کے پھر بھی سزا سے بچنا محتمل ہو بلکہ) جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہین سب (حق تعالیٰ کو معلوم اور اکملیت حجیت کے لیے اعمال نامون مین (بھی مندرج) ہی اور (یہ نہین کہ کچھ لکھ لیا گیا ہو کچھ رہ گیا ہو بلکہ) ہر چھوٹی اور بڑی بات (اسمین) لکھی ہوئی ہی (پس وقوع عذاب مین کوئی شبہ نرہا پھر تو کفار کا حال ہوا اور جو) پرہیزگار لوگ (ہین وہ بہشت کے) باغون مین اور نہرون مین ہونگے ایک عمدہ مقام مین قدرت والے بادشاہ کے پاس (یعنی جنت کے ساتھ قرب بھی ہوگا) بحمداللہ تفسیر سورہ قمر کی ختم ہوئی اب عروس القرآن یعنی سورہ رحمٰن کی تفسیر آتی ہی انشاء اللہ تعالےٰ۔

سورۃ الرحمٰن مکیۃ اومدنیۃ اومتبعضۃ وایھا ست وسبعون اٰیۃ کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ مین زیادہ مضمون نقم کا تھا گو بحیثیت اُن کے اسباب ہدایت ہونے کے وہ معنیً وحکماً نعم بھی ہون اور کچھ اول وآخر مین مضمون نعم کا بھی تھا اور اس سورت مین زیادہ مضمون نعم کا ہی کچھ دنیویہ کچھ اخرویہ اور کچھ درمیان مین مضمون نقم کا بھی ہی گو بحیثیت مذکورہ وہ بھی نعم ہین اور اسی بناء پر مثل نعم کے اُن نقم کے بعد بھی قبای آلاء ربکما تکذبان کو تقریر مضمون کے لیے متفرع فرمایا ہی اور یہ آیت تقریبیہ اس سورت مین گیارہ جگہ آئی ہی اور چونکہ ہر جگہ آلاء کا مصداق جدا ہی اس لیے یہ تکرار محض نہین ہی محض لفظی تشارک ہی اور ایسی تکرار کا نام اصطلاح مین جہان جہان مکرر ثانی کا متعلق اول کے اتقان مین تردید بتلایا ہی اور اسکا تکرار ظاہری کی وجہ سے اسمین افادہ تاکید بھی ہی اور اس قسم کا تکرار جو کہ فنکار ہے شیرین تر ہے عرب وغیر عرب کے کلام منثور ومنظوم مین بکثرت بلا نکیر مستعمل ہے چنانچہ نمونہ کے لیے ایک نثر ایک نظم منقول ہی **نثر مشترک فی الاسم** یک شخص دوسرے کو لکھتا ہی الم احسب ایھا الخ ثم ایھا الخ فی الاول الم احسب الیکما فعلت بکما کذا والنظم عربی یہ اہل شام کا کلیہ کے مرغیرین کہتا ہی ۞ علی ان لیس عدلا من کلیب ۞ اذا ما لیس عدلا من کلیب ۞ اذا ما لیس عدلا من کلیب ۞ اذا ما اعلنت نجوی الامور ۞ علی ان لیس عدلا من کلیب ۞ اذا ما لیس عدلا من کلیب ۞ اذا ما رجعت العضاء من الدبور ۞ علی ان لیس عدلا من کلیب ۞ اذا ما حکمت مجاۃ الخدور ۞ علی ان لیس عدلا من کلیب ۞ اذا ما لاعنت نجوی الامور ۞ علی ان لیس عدلا من کلیب ۞ اذا ما خیف الخوف من التشور ۞ علی ان لیس عدلا من کلیب ۞ عذاۃ تاثل الامر الکبیر ۞ علی ان لیس عدلا من کلیب ۞ اذا ما ھاجا شل المستجیر ۞ اور فارسی واردو کے منظومات مین اسکی کثرت کسی پر مخفی نہین پس اول نعم فالمقصد الزینی کو کہ اُسمین کچھ ظاہری اور جسمانی اور کچھ باطنی اور معنوی ہین بیان فرماتے ہین کہ شروع اول اسی مضمون ہین ہے پھر نوع اخروی کو بحیثیت مذکورہ ذوالتمہید نعم ہونیکی کیوجہ سے اسکا وقوع دوم اسی مضمون مین ہے پھر نوع دنیوی

ملحقات الترجمۃ

لہ تواردفی کلیم یا البصر حیثما اشارۃ الی سنۃ البارا خذا من المدارک علی قدر ما یلیح احد کم بصرہ ۱۲

بسم الله الرحمٰن الرحيم

شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہین

الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ

رحمان نے قرآن کی تعلیم دی اُس نے انسان کو پیدا کیا اُسکو گویائی سکھلائی سورج اور چاند حساب کے ساتھ ہین اور بے تنہ کے درخت

وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ

اور تنہ دار درخت دونون سجدے مین اور اُسی نے آسمان کو اونچا کیا اور اُسی نے ترازو رکھ دی تاکہ تم تولنے مین کمی بیشی نہ کرو اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو

وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

اور تول کو گھٹاؤ مت اور اُسی نے خلقت کے واسطے زمین کو رکھ دیا کہ اسمین میوے ہین اور کھجور کے درخت ہین جن پر غلاف ہوتا ہی اور غلہ ہی جسمین بھوسہ ہوتا ہی

وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝

اور خوشبودار پھول ہی سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے اُسی نے انسان کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی پیدا کیا اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝

سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے وہ دونون مشرق اور دونون مغرب کا مالک ہی سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے اُسی نے دو دریاؤن کو ملایا

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

کہ باہم ملے ہوے ہین اُن دونون کے درمیان ایک حجاب ہی کہ دونون اُس سے تجاوز نہین کرسکتے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے اُن دونون سے موتی اور مونگا نکلتا ہی سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـَٔاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ع

اور اُسی کے ہین جہاز جو پہاڑون کی طرح اونچے کھڑے ہین سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے

ع ۱۱ ۱۵

اور معنی دونون طرح نعم مین مذکور ہونگے اور رکوع سوم مین ختم تک یہ ہی مضمون ہی۔

نعم جسمیہ و روحیہ فائضہ فی الدنیا

بسم الله الرحمٰن الرحيم الرحمٰن ۝ علم القرآن ۝ خلق الانسان ۝ علمه البيان ۝ الشمس والقمر بحسبان ۝ والنجم والشجر يسجدان ۝ والسماء رفعها ووضع الميزان ۝ الا تطغوا في الميزان ۝ واقيموا الوزن بالقسط ولا تخسروا الميزان ۝ والارض وضعها للانام ۝ فيها فاكهة والنخل ذات الاكمام ۝ والحب ذو العصف والريحان ۝ فبای آلاء ربكما تكذبان ۝ خلق الانسان من صلصال كالفخار ۝ وخلق الجان من مارج من نار ۝ فبای آلاء ربكما تكذبان ۝ رب المشرقين ورب المغربين ۝ فبای آلاء ربكما تكذبان ۝ مرج البحرين يلتقيان ۝ فبای آلاء ربكما تكذبان ۝ يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان ۝ فبای آلاء ربكما تكذبان ۝

وله الجوار المنشئات في البحر كالاعلام ۝ فبای آلاء ربكما تكذبان ۝

اللغات وضع الميزان خلقه موضوعا محفوظا على الارض فانه جبلت به هذا العالم الحب ہو یا تبنڈی یہ کاٹھ اور الشجر نبات الذی لا ساق له والعصف قیل ہو ورق الزرع وقیده بعضهم بالیابس والریحان قال ابن عباس کل ریحان فی القرآن ہو الرزق کذا فی الدر وتبایعا القاسوس الفخار الخزف اعنی ما احرق من الطین حتی تحجر مارج من لهب خالص لا دخان فیه والجان ابو الجن علما بالآخر والمارجة المارجان الخزا الاحمر اعنی اکبر کذا فی الروح من ابن سعود ونشأت ای الذرعات من انشأ اذا رفعه ۱۲

النحو قوله ان لا تطغوا بتقدیر اللام ای لئلا تطغوا۔ قوله والنخل والحب والریحان کلها معطوفة علی الارض کما ان کلها ای الارض قوله من نار بیان بمدارج ۱۲

البلاغة قوله علمه القرآن قدمه لانه اعظم ثم قدم الحسن علی تعلیم البیان لانه اصل فی الروح من الکشف اصل الجمل ای القمر یجریان بحسبان عن العاطف لان الغرض تعدد هما النعم وتشکیک المنکر کما یقال زیدا فناک بعبد فقراعرک بعد ذل۔ کرتک بعد قتله فعل بک ما لم یفعل احد بعد احد فاستکمل احسانه کانه لما عد نعمتین حرک منه حتی یقال هل شکرا حق شکر ا ام لا ثم یا تی فی الاخری ولو جیء بالعاطف صارت کواحدة ولم یکن من التحریک فی شیء ولما قضی الوطر من التعدید الی الحرک۔ والتفت بذکر ما ہو اصل النعم علی نمط رد الکلام علی بعض ما جا الاصل من تعدد النعم ثم عد اخری علی التناسب والتقارب بجزء النبات۔ قوله والنخل فی الخاص بعد ذکر النخل من بین سائر الاشجار لانه اعظمها مالا وانفعها بجزء که۔ قوله والحب فیه ایما خر ذکر الحب علی سبیل الترقی الی الاعلی لان الحب انفع من النخل قوله والریحان ذلت ذکره تنبیها لاستیعاب الاقسام لان الرزق التلذذ وهو الفاکهة اولہ والمتبنی اظهر وهو الحب والعصف اخص

رحمان (کی بیشمار نعمتین ہین اُنمین سے ایک روحانی نعمت یہ ہی کہ اُسی نے (اپنے بندون کو احکام) قرآن کی تعلیم دی (یعنی قرآن نازل کیا کہ اُسکے بندے اُس سے اُسپر ایمان لاکر اُسکا علم حاصل کرکے اُسپر عمل کرکے منتفع ہون اور اُسکی ایک نعمت جسمانی کہ موقوف علیہ روحانی کا ہی یہ ہی کہ) اُسی نے انسان کو پیدا کیا (پھر اُسکو گویائی سکھلائی (جسپر ہزارون منافع مرتب ہوتے ہین منجملہ اُن کے قرآن کا دوسرے کی زبان سے پہونچنا اور دوسرون کو پہونچانا ہی۔ اور ایک نعمت جسمانی آفاقی یہ ہی کہ اسکے حکم سے) سورج اور چاند حساب کے ساتھ (چلتے) ہین اور بے تنہ کے درخت اور تنہ دار درخت دونون (اللہ کے) مطیع ہین (سورج چاند کا چلنا تو اس لیے نعمت ہے کہ اس پر سیل (نہار و زمستان و تابستان اور عدد ایام و شہور مرتب ہونا ہی اور ان کے منافع ظاہر ہین۔ اور سجدہ نجم و شجر اس لیے نعمت ہی کہ اللہ تعالیٰ اُنمین تکوین منافع فرماتا ہی اور وہ سجدہ تکوینی یعنی اطاعت تسخیری سے ان منافع کے تکون کو قبول کرتے ہین پھر وہ منافع استعمال مین آتے ہین) اور (ایک نعمت یہ ہی کہ) اُسی نے آسمان کو اونچا کیا (جس سے علاوہ دوسرے منافع متعلقہ بالسماء کے بڑی منفعت استدلال علی الصانع ہی کما قال تعالیٰ یتفکرون فی خلق السموات الخ) اور (ایک نعمت یہ ہی کہ اُسی نے (دنیا مین) ترازو رکھدی تاکہ تم تولنے مین کمی بیشی نہ کرو اور (جب یہ ایسی بڑی منفعت کے لیے موضوع ہی کہ یہ آپکو ایفاء و استیفاء حقوق کا جس سے نہارون مفاسد ظاہری و باطنی کا انتفاع ہوتا ہی تو تم اس نعمت کا خصوصیت کے ساتھ شکر ادا کرو اور اُس شکریہ مین سے یہ بھی ہی کہ) انصاف (اور حق رسانی) کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کو گھٹاؤ مت اور (ایک نعمت یہ ہی کہ) اُسی نے خلقت کی (فائدہ کے) واسطے زمین کو (اُسکی جگہ) رکھدیا کہ اُسمین میوے ہین اور کھجور کے درخت ہین جن کے پھل پر غلاف (چڑہا) ہوتا ہی اور (اُسمین) غلہ ہے جسمین بھوسہ (بھی) ہوتا ہی اور (اُسمین) اور غذا کی چیز (بھی) ہی (جیسے بہت سی ترکاریان وغیرہ) سو اُن (بیشمار نعمتون) (باوجود اس کثرت و عظمت نعم کے جنمین سے نعم مذکور بھی ہین) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے (یعنی منکر ہونا بڑی ہٹ دھرمی اور بیحیائی ملکہ حیائیات کا انکار ہی۔ اور ایک نعمت یہ ہی کہ) اُسی نے انسان (کی اصل اول یعنی آدم علیہ السلام) کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکری کی طرح (کھن کھن) بجتی تھی پیدا کیا (جسکا ابتدا چند آیت مین اوپر ذکر آیا ہی) اور جنات (کی اصل اول) کو خالص آگ سے (جسمین دھوان نہ تھا) پیدا کیا (اور پھر دونون نوع مین توالد و تناسل کے ذریعہ سے نسل چلی جسکی شرح اسکی سورہ حجر کے رکوع دوم مین آچکی ہی) سواے جن و انس (باوجود اس کثرت و عظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے (مراد اسکی اوپر گذری ہے اور وہ دونون مشرق اور دونون مغرب کا مالک (حقیقی) ہی (مراد اس سے سورج اور چاند کے طلوع و غروب کا افق ہے اسمین بھی وجہ نعمت ظاہر ہی کہ لیل و نہار کے افتتاح و اختتام کے ساتھ بہت سے اغراض متعلق ہین) سواے جن و انس (باوجود اس کثرت و عظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے (اور ایک نعمت یہ ہی کہ) اسی نے دو دریاؤن کو (صورۃً) ملایا کہ (ظاہرین) باہم ملے ہوئے ہین (اور حقیقۃً) اُن دونون کے درمیان مین ایک حجاب (قدرتی) ہی کہ (اُسکی وجہ سے) دونون (اپنے اپنے موقع سے) بڑھ نہین سکتے (جسکی شرح سورہ فرقان کے ختم سے ڈیڑھ رکوع قبل گذری ہی اور آب شور و آب شیرین کے منافع بھی ظاہر ہین اور دونون کی تلاقی مین نعمت استدلال بھی ہی) سواے جن و انس (باوجود اس کثرت و عظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے (اور بحرین کے متعلق ایک یہ نعمت ہی کہ) اُن دونون سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہی (موتی مونگے کے منافع اور وجوہ نعمت ہونا ظاہر ہی اور جو لوگ ان کے خروج کو دریاے شور کے ساتھ خاص کہتے ہین اُن کے نزدیک منہا کے معنے من مجموعہما ہونگے اور نکتہ اس تعبیر مین یہ ہوگا کہ انتشار کی وجہ سے دونون مثل واحد ہوگئے اور پھر بھی حصر مقصود نہوگا کیونکہ انتشار شرط خروج نہین ہی بلکہ لؤلؤ و مرجان کے مخارج مین سے ایک مخرج کا بتلانا ہی جسمین ایک صفت عجیبہ انتشار کی بھی پائی جاتی ہی وہنا کقولہ تعالےٰ وجعل القمر فیہن نورا مع قولہ تعالیٰ اجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا) سواے جن و انس (باوجود اس کثرت و عظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے اور (ایک نعمت یہ ہی کہ) اسی کے (اختیار اور ملک مین) ہین جہاز جو پہاڑون کی طرح اونچے کھڑے (نظر آتے) ہین (انکی منفعت بھی ظاہر ہی بلکہ اظہر ہی) سواے جن و انس (باوجود اس کثرت و عظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے ف تکذیبان مین خطاب جن و انس کو ہونا ان دلائل سے ہے۔ قولہ تعالےٰ خلق الانسان و خلق الجان قولہ تعالیٰ ایہا الثقلان قولہ تعالیٰ انس قلبہم ولا جان۔ اور اگر فلسفہ مروجۂ حال کا یہ دعوی ثابت ہوجاوے کہ شمس کے گرد زمین کو حرکت ہی اور ارض کے گرد قمر کو تو سبحان کا انطباق اس پر اس طرح ممکن ہے کہ شمس کا مدار ہونا اور قمر کا دائر ہونا حساب سے ہی **ربط** اوپر نعم دنیویہ کا ذکر تھا آگے نقم صوریہ کا کہ بحسب حیثیت مذکورہ فی التمہید نعم اخرویہ مضمونیہ مین ذکر ہے اور وہ سب احوال قیامت کے ہین اور فنا کا مضمون اول مین بطور تمہید کے اور سوال و شان کا مضمون تابع مضمون جلال و اکرام کے بطور تاکید کے ہی اور اسکو ماقبل سے خاص ارتباط یہ بھی ہی کہ اوپر نعم دنیویہ کا ذکر تھا جسکا مقتضا وجوب شکر و اطاعت و ایمان اور حرمت کفر و معصیت و طغیان ہی اور بعضے اس مقتضا پر عامل ہین اور بعضے غیر عامل اس لیے دونون فریق کا حال کہ بیان

ملحقات الترجمۃ

سلے قولہ فی الالتفات الی الغیبۃ الخ یہ جواب ہی ان الظاہر ان خروج عن الامثال وہو اعم ۱۲

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

جتنے روی زمین پر موجود ہیں سب فنا ہو جاویں گے اور آپ کے پروردگار کی ذات جو کہ عظمت اور احسان والی ہے باقی رہیگی سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اس سے سب آسمان اور زمین

وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

مانگتے ہیں وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ای جن و انس ہم عنقریب تمہارا لے خالی ہوئے جاتے ہیں سو اے جن و انس

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ای گروہ جن اور انسانوں کے اگر یہ قدرت ہے کہ آسمان اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو نکلو

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

بدون زور کے نہیں نکل سکتے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے تم دونوں پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جاویگا پھر تم ہٹا نہ سکو گے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے غرض جب آسمان پھٹ جاویگا اور ایسا سرخ ہو جاویگا جیسے سرخ نری سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ

تو اس روز کسی انسان اور جن سے اسکے جرم کے متعلق نہ پوچھا جاویگا سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے مجرم لوگ اپنے حلیہ سے پہچانے جاویں گے سو سر کے بال

بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ يَطُوْفُوْنَ

اور پاؤں پکڑ لیے جاویں گے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے یہ ہے وہ جہنم جسکو مجرم لوگ جھٹلاتے تھے وہ لوگ دوزخ

بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

کے اور گرم کھولتے ہوئے پانی کے درمیان دورہ کرتے ہونگے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

وقف لازم ۲ ۱۳

وہنان نے بیان فرماتے ہیں چنانچہ ولمن خاف آخر تک عقوبات کا اور وہاں سے آخر تک مثوبات کا ذکر ہے **انذار باہوال قیامت** كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ جتنی نعمتیں تم لوگوں نے سنی ہیں ان کو توحید طاعت سے انکا شکر ادا کرنا چاہیئے اور کفر و معصیت سے انکا کفران نہ چاہیے کیونکہ اس عالم کے فنا کے بعد ایک دوسرا عالم آنے والا ہے جہاں ایمان و کفر پر مجازاۃ واقع ہوگی جسکا بیان آیات آئندہ کے ضمن میں ہوگا پس ارشاد ہوا کہ (جتنے جن و انس) روئے زمین پر موجود ہیں سب فنا ہو جاویں گے اور (صرف) آپ کے پروردگار کی ذات جو کہ عظمت (والی) اور (بارجود عظمت کے) احسان والی ہی باقی رہیگی چونکہ مقصود تنبیہ کرنا ثقلین کو ہے اور وہ سب اہل ارض ہیں اس لیے فنا میں اہل ارض کا ذکر کیا گیا اس تخصیص ذکری سے نفی فنا کی غیر اہل ارض سے لازم نہیں آتی اور دو صفتیں اس لئے لائے کہ ایک صفت ذاتی دوسری اضافی ہو حاصل اسکا یہ ہوا کہ اگر اہل عظمت دوسروں کے حال پر توجہ بھی نہیں کرتے ہیں مگر حق تعالےٰ باوجود اس عظمت کے وہ اپنے بندوں پر رحمت و فضل فرماتے ہیں اور چونکہ اس مضمون سے خبر دینا موجب ہدایت ہے جو کہ لغت آخر یہ ہے اس لیے اس پر بھی مثل دوسری نعمتوں کے امتنان فرماتے ہیں۔

اللغات كل بمعنی رفت اثقلان الجن والانس لانہما مثقلان بالتکلیف اقطار الاطراف والجوانب السلطان الحجۃ والبرہان لہب شعلۃ النحاس الدخان الذی لا لہب لہ کذا فی الدر عن ابن عباس شتہدا بالشواظ والنحاس علی الکفار قولہ کالدہان الادہم الاحمر کذا فی الدر عن ابن عباس وکذا فی القاموس تامیہ مقاصل الشقلان اثنی عشر مرفقان ومرکبان الخلب للاثنین لان فی کل واحد منہما عظام کثیرۃ قولہ یکذب بہا المجرمون ای یضل الکفار

البلاغۃ قولہ لکم ای لاجلکم وفیہ التفات من الغیبۃ الی الخطاب للاشعار بان ہذا الوعید لاجلکم

کہ دیکھو منجملہ نعم کثیرہ الٰہیہ کے ایک نعمت یہ ہی سوای جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہو جاؤگے (آگے ایک خاص طور پر اُسکی عظمت واکرام کے متعلق مضمون ہے یعنی وہ ایسا باعظمت ہی کہ) اُسی سے (اپنی اپنی حاجتین) سب آسمان اور زمین والے مانگتے ہین (زمین والون کی حاجتین تو ظاہر ہین اور آسمان والے گو اکل وشرب کے محتاج نہ ہون لیکن رحمت وعنایت کے تو محتاج ہین اور اسکا دال ہونا عظمت پر ظاہر ہی کیونکہ یہ دلیل ہے محتاج الیہ ہونے کی اور محتاج الیہ ہونا موقوف ہی عظمت پر اور صاحب اکرام ہونا اس سے ظاہر ہی کہ) وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام مین رہتا ہی (یہ مطلب نہین کہ صدور افعال کا اُس کے لوازم ذات سے ہی ورنہ قدم حادث کا لازم آویگا بلکہ مطلب یہ ہی کہ جتنے تصرفات عالم مین واقع ہوتے ہین وہ اُسی کے تصرفات ہین پس ان تصرفات مین وہ تصرفات بھی آگئے جو دال ہین اکرام واحسان وفضل پر جیسے ایجاد وابقاء کہ رحمت عامہ ہی اور اعطاء رزق وعافیت واولاد کہ سب دنیوی رحمتین ہین۔ اور ہدایت واعطاء علوم وتوفیق عمل کہ دینی رحمتین ہین پس باوجود عظمت کے ایسا اکرام واحسان فرمانا یہ بھی ایک نعمت عظیمہ ہی) سوای جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہو جاؤگے (آگے تاکید وقوع حساب کے لیے یہ تبلاتے ہین کہ اُسوقت یہ بھی احتمال نہین کہ کوئی کہین بچکر نکل جائے چنانچہ ارشاد ہی کہ) اے گروہ جن اور انسانون کے اگر تمکو یہ قدرت ہی کہ آسمان اور زمین کی حدود سے کہین باہر نکل جاؤ تو (ہم بھی دیکھین) نکلو (مگر جب دن زور کے کہین نکل سکتے (اور زور ہی نہین پس نکلنے کا وقوع بھی محتمل نہین اور یہی حالت بعینہ قیامت مین ہوگی بلکہ وہان تو یہان سے بھی زیادہ عجز ہوگا غرض وہ احتمال مرتفع ہوگیا۔ اور یہ بات تبلانا بھی موجب ہدایت ونعمت عظمیٰ ہی) سوای جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہو جاؤگے (آگے عجز عند الحساب کا ذکر فرماتے ہین جیسا اوپر عجز عند الحساب کا ذکر تھا یعنی اسی جن وانس کے مجرمو) تم (دونون پر قیامت کے روز) آگ کا شعلہ اور دھوان چھوڑا جاویگا پھر تم (اُسکو) ہٹا نہ سکوگے (یہ شعلہ اور دھوان غالباً وہ ہے جسکا ذکر سورہ والمرسلات مین ہے انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب الی قولہ انہا ترمی بشرر۔ فانظل یہ الدخان الشرر ہوالشواظ واللہ اعلم۔ اور اسکا تبلانا بھی بوجہ ذریعہ ہدایت ہونے کے ایک نعمت عظمیٰ ہی) سوای جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہو جاؤگے غرض (جب ہمارا حساب لینا اور تمہارا حساب وعقاب کے وقت عاجز ہو جانا معلوم ہوگیا تو اس سے قیامت کے روز حساب وعقاب کا وقوع ثابت ہوگیا جسکا بیان یہ ہی کہ) جب (قیامت آویگی جسمین) آسمان پھٹ جاویگا (کہ تغیر فی الذات ہی) اور ایسا سرخ ہو جاویگا جیسے سرخ نری (یعنی چمڑا اور یہ تغیر فی الوصف ہی شاید یہ رنگ اس لیے ہو کہ علامت غضب کی ہے کہ غضب مین چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ اور یہ دلیل ہے جو شروع پارہ وقال الذین لا یرجون مین آیا ہے فی قولہ تعالیٰ ویوم تشقق السماء جسکی تفسیر یہان گذر چکی ہے غرض اُسوقت ملائکہ کا نزول اور غمام مین تجلی حق ہوگی اور حساب کتاب شروع ہو جاویگا کما مر فی قولہ تعالیٰ ویوم تشقق الخ اور یہ خبر دینا بھی نعمت ہی) سوای جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہو جاؤگے (یہ تو حساب کا وقوع اور اُسکا وقت تبلایا گیا آگے کیفیت حساب وطریق فیصلہ ارشاد فرماتے ہین یعنی جس روز یہ واقعات ارسال رسول ونحاسس وانشقاق سماء وغیرہ ہون گے) تو اُس روز (اللہ تعالیٰ کے معلوم کرنے کے لیے) کسی انسان اور جن سے اُس کے جرم کے متعلق نہ پوچھا جاویگا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہی یعنی حساب اس غرض سے نہ ہوگا بلکہ خود اُنکو معلوم کرانے اور تبلانے کے لیے سوال وحساب ہوگا لقولہ تعالیٰ فوربک لنسئلنہم اجمعین اور یہ خبر دینا بھی ایک نعمت ہی) سوای جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہو جاؤگے (یہ تو حساب کی کیفیت ہوئی اگلا مطلب تحقیق ہوگا بلکہ بطور تنبیع ہوگا آگے یہ تبلاتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کو تو تعیین جرائم مجرمین معلوم ہی اس لیے تحقیق کی ضرورت نہ ہوگی لیکن فرشتون کو مجرمین کی تعیین کیسے ہوگی پس ارشاد فرماتے ہین کہ) مجرم لوگ اپنے خلقہ سے (کہ سیاہی چہرہ وغیرہ کی علامت ہی) پہچانے جاوینگے سو (ان کے بال پیشانی اور قدم پکڑے جاوینگے اور گھسیٹ کر جہنم مین ڈالدیے جاوینگے اور کہا جاویگا یہی وہ جہنم ہی کہ جسکو مجرم لوگ جھٹلاتے تھے سو اب یہ لوگ کبھی اس جہنم سے نکل نہ سکینگے نہ کبھی اُسکی آگ سے بچ سکینگے غرض اس طرح فیصلہ ہوگا

ملحقات الترجمہ

سلہ قولہ فی نافذ الشقق الخ غرض یہ توجیہ منشاء الفاء الرابطۃ اوضحہ بقولہ جب ہمارا حساب لینا الخ

سلہ قولہ ہنالک قیامت کے روز نیہ اشارۃ الی ان قولہ فاذا انشقت تمام مقام قولہ فاذا وقعت الواقعۃ وجوابہ محذوف ای یقع الحساب دل علیہ الانشقاق ایضاً لان فی الانشقاق مقدمۃ الحساب کما ہو مذکور فی قولہ تعالیٰ ویوم تشقق السماء بالغمام الآیۃ

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہتا ہو اُس کے لیے دو باغ ہونگے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے دونوں باغ کثیر شاخوں والے ہونگے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر

تَجْرِیٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍ

ہو جاؤ گے دونوں باغ چشموں سے بہتے ہونگے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اُن دونوں باغوں میں ہر میوہ کی دو دو قسمیں ہونگی سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے منکر ہو جاؤ گے وہ ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے

بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ

بیٹھے ہونگے جنکے استر دبیز ریشم کے ہونگے اور دونوں باغوں کا پھل بہت نزدیک ہوگا سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اُن میں نیچی نگاہ والیاں ہونگی کہ ان لوگوں سے پہلے اُن پر

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

بھلائی بھلائی کا بدلہ تو خاص بھلائی ہی ہے کیا اور بھی ہو سکتا ہے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اور اُن دونوں باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں سو اے جن و انس تم اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ۝ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے وہ دونوں باغ گہرے سبز ہونگے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اُن دونوں باغوں میں دو چشمے ہونگے جو جوش مارتے ہونگے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے

فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

اُن دونوں باغوں میں میوہ اور کھجوریں اور انار ہونگے سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اُن میں خوبصورت عورتیں ہونگی سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر

یہ بیان موقوف علیہ تعیین مجرمین کی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کسی حکمت سے اسی طرح واقع کردیں گے اور یہ خبر دینا بھی ایک نعمت ہے) سو اے جن و انس (باوجود اس کثرت و عظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے (آگے اصلی عقاب بتلاتے ہیں مگر اوسال شواظ بھی عقاب تھا یعنی مجرموں سے اُسوقت کہا جاویگا کہ) یہ ہے وہ جہنم جسکو مجرم لوگ (یعنی تم جھٹلاتے تھے وہ لوگ دوزخ کے اور گرم کھولتے ہوئے پانی کے درمیان دورہ کرتے ہونگے (یعنی اس سے معذب ہونگے کبھی اُس سے جسکی تحقیق سورہ مومن رکوع ہفتم میں گذر چکی ہے اور یہ خبر دینا بھی نعمت ہی ہے سو اے جن و انس (باوجود اس کثرت و عظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ربط تمہید سورت و تمہید رکوع دوم میں لکھ چکا ہوں۔

ابشار مؤمنین بالاجنت

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝۱ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝۳ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۝۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝۶ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝۷ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۸ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ۝۹ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝۱۰ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝۱۱ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۲ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝۱۳ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝۱۴ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝۱۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝۱۷ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۸ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝۱۹ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝۲۰ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝۲۱ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۲ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝۲۳ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۴ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۝۲۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۶

اللغات الطمث اصله خروج الدم والمراد ههنا الجماع يقال للحيض طمث ثم اطلق على جماع الابكار لما فيه من خروج الدم ثم عم الكل جماع مدهامتان سوداوان من كثرة الري النضخ فوران الماء ۱۲

النحو ذواتا افنان صفة جنتان وكذا قوله مدهامتان وما بينهما اعتراض وسط بينهما تنبيها على ان تكذيب كل من الموصوف والصفة موجب للانكار والتوبيخ وفي الوصف به تذكير انها ذواتا افنان فللاول قوله شكئين حال من قوله تعالى لمن خاف ۱۲

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

وہ عورتیں گوری رنگت کی ہونگی جو محفوظ ہونگی سواے جن اور انس کے کون کون سی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے ان لوگوں سے پہلے اُن پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے سو تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

وہ لوگ سبز مشجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے سواے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے بڑا بابرکت نام ہے آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہے

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

(ان آیتوں میں دو باغوں کا ذکر ومن خاف سے شروع ہوا ہے اور دو باغوں کا ذکر ومن دونہما سے اور پہلے دو باغ خواص مقربین کے لیے ہیں اور پچھلے دو باغ عامہ مؤمنین کے لیے دلائل اس تعیین وتقسیم کے آگے لکھ دیے جاوین گے اب مجرد تفسیر لکھی جاتی ہے یعنی حال مذکور تو بااستثناء مضمون شروع رکوع دوم کے مجرمین کا تھا اور (اہل جنت کا حال یہ ہے کہ انمین دو قسم ہین خواص اور عوام پس) جو شخص (خواص مین سے ہوا اور) اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا رہتا ہوا اور (ڈر کر شہوات ومعاصی سے مجتنب رہتا ہوا یہ شان خواص ہی کی ہے کیونکہ عوام پر تو گاہ گاہ خوف طاری ہوجاتا ہے اور اُن سے معاصی بھی سرزد ہوجاتے ہین گو توبہ کرلین غرض جو شخص ایسا متقی ہو) اسکے لیے (جنت مین) دو باغ ہونگے (یعنی ہر متقی کے لیے دو دو باغ اور غالبا اس تعدد مین حکمت اُن کے تکرم اور تنعم کا اظہار ہوگا جسطرح دنیا مین اہل تنعم کے پاس اکثر چیزین منقولات وغیر منقولات مین سے متعدد ہوتی ہین) سواے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤ گے (اور وہ) دونون باغ کثیر شاخون والے ہونگے (اسمین سایہ کی گنجائی اور ثمرات کی بہ زبردانی کی طرف اشارہ ہی) سواے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤ گے (اور) ان دونون باغون مین دو چشمے ہون گے کہ (دور تک) بہتے چلے جاوین گے سواے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤ گے (اور) اُن دونون باغون مین ہر میوہ کی دو دو قسمین ہونگی (کہ اسمین زیادہ تلذذ ہی کبھی ایک قسم کا مزہ لے لیا کبھی دوسری قسم کا) سواے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤ گے (اور) وہ لوگ تکیہ لگائے ایسے فرشون پر بیٹھے ہونگے جن کے استر دبیز ریشم کے ہونگے (اور قاعدہ ہی کہ ابرہ بہ نسبت استر کے زیادہ نفیس ہوتا ہی پس جب استر ایسا ثخین ہوگا تو ابرہ کیسا کچھ ہوگا) اور ان دونون باغون کا پھل بہت نزدیک ہوگا (کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر طرح بلا مشقت ہاتھ آسکتا ہی) سواے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤ گے (اور) اُن (باغون کے مکانات اور قصرون) مین نیچی نگاہ والیان (یعنی حوریں) ہونگی کہ ان (جنتی) لوگون سے پہلے اُنپر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے (یعنی بالکل محفوظ وغیر مستعمل ہونگی) سواے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤ گے (اور رنگت انکی اسقدر صاف وشفاف ہوگی کہ) گویا وہ یاقوت اور مرجان ہین (اور ممکن ہو کہ تشبیہ سرخی مین بھی ہو اور تعدد مشبہ بہ کا غالبا اہتمام کے لیے ہی) سواے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤ گے (اگے مضمون مذکور کی تقریر وتاکید ہی کہ) بھلا غایت اطاعت کا بدلا بجز غایت عنایت کے کچھ اور بھی ہوسکتا ہی (انہون نے غایت طاعت کی صلہ مین غایت عنایت کے مورد ہوئے اور اس کو بدلا فرمانا اور بصورت استفہام اُس کے وجوب کی طرف اشارہ کرنا یہ سب بطور تفضل کے ہی نہ بمقتضاے حکم عقلی کے) سواے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤ گے (یہ تو خواص کے باغون کی صفت مذکور ہوئی اور اگے عامۂ مؤمنین کے باغون کا ذکر ہی یعنی) اُن (مذکورہ) دونون باغون سے کم درجہ مین دو باغ اور ہین (جو عامۂ مؤمنین کے لیے ہین اور ہر ایک کو دو دو ملین گے) سواے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤ گے (اور اگے اُن باغون کی صفت ہی کہ) وہ دونون باغ گہرے سبز ہونگے سواے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤ گے (اور یہان ذواتا افنان کی تصریح نہ فرمانا اشارہ ہی کہ یہ دونون باغ اس صفت مین اُن مذکورہ باغون سے کم ہین یعنی ان کا سایہ اور بار ور ہونا اتنا نہ ہوگا اور وہان مدہامتان کی صفت کا ذکر نہ ہونا موہم عکس نہ ہونا چاہیے کہ وہ صفت بقرینہ مقام مشترک ہی نیز وہان من لہ الجنۃ کو من خاف کے عنوان سے ذکر فرمانا اور یہان من لم یخف کو ذکر نہ فرمانا بھی قرینہ ہی کہ یہ عام مؤمنین کے لیے ہی اس لیے کسی خاص صفت کی تقیید کی ضرورت نہین اور وہان خوف یعنی تقوے کامل کی قید ہی نیز وہان اُسکو

ملحقات الترجمۃ

لہ قولہ فی نسختہ اشارۃ الی ان ضمیر الجمع للبساتین والضمیر المثنی من البستین او للجنتین باعتبار مافیہما مذکر ۱۲

اللغات مقصورات ملازمات مخدرات بیتا لا تطوف فی الطرق ہارفون یا یطرح علی ظہر الفرش للنوم وقال الراغب مرتب من الوثاب مشبتہ بالواصل کذا فی الدر ع قلت وہن قرأ جنۃ بالتشدید فہو تثنیۃ عبقری منسوب الی عبقر موضع العرب اذا سمع بلد الجن فنسبوا الیہ کل عجیب من الفرش وغیرہا النحو نواذر تقصر صفۃ تزوج علی ما نہ الجنس وکذا نواذر حسان صفۃ لعبقری باعتبار معنی الجنیۃ ۱۲

سورۃ الواقعۃ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وھی ست وتسعون اٰیۃ

شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہین

وقف لازم

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝

جب قیامت واقع ہوگی جسکے واقع ہونے مین کوئی خلاف نہین تو وہ پست کردیگی بلند کردیگی

خدای احسان جتنے اخلاص فرمایا اور یہان نہ فرمانا نیز اسکا قرینہ ہی اور) ان دونون باغون مین دو چشمے ہونگے کہ جوش مارتے ہونگے سوائے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے (جوش مارنا بوجہ اس کے کہ چشمہ کے لوازم مین سے ہی اوپر کے چشمون مین بھی صفت مشترک ہی اور وہان تجریان بھی ہی اور یہان نہین پس یہ قرینہ ہی اسکا کہ یہ چشمے صفت جریان مین اولین سے کم ہین اور یہ باغ اُن باغون سے کم ہین اور یہان اُن دونون باغون مین میوے اور کھجورین اور انار ہونگے سوائے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے (یہان مطلق فاکہہ اور پھر تفصیل مین نخل ورمان پر اکتفا فرمانا اور وہان لفظ کل سے تصریح تعمیم فاکہہ اور پھر لفظ زوجان سے تصریح تعدد جواور زیادہ دال علی الکثرت ہی نیز قرینہ ہی اسکا کہ جنتین اولیین ان اخرین سے افضل واعلی ہین اور) اُن (باغون کے مساکن) مین خوب سیرت خوب صورت عورتین ہونگی (یعنی حورین) سوائے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے وہ عورتین گوری رنگت کی ہونگی (اور جنتین اولیین مین محفوظ ہونگی سوائے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے (اور) ان (جنتی) لوگون سے پہلے اُن پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے (یعنی غیر مستعمل ہونگی) سوائے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے (یہان یاقوت ومرجان سے تشبیہ دینا جو کہ مفید مبالغہ ہی اور یہان صرف حسان پر اکتفا فرمانا نیز قرینہ ہی کہ اولیین افضل ہین جنتین مین سے اور یہان کے سب صفات وہان صراحۃً یا اشارۃً مذکور ہین مثلاً خوش سیرت ہونا قاصرات الطرف سے مفہوم ہوتا ہی۔ حور ہونا قرینہ مقام سے معلوم ہی مقصورات سے زیادہ صیانت وعفت پر قاصرات الطرف دال ہی کہ جو ایسی ہوگی وہ ضروری گھر مین رہیگی اور) وہ لوگ سبز شجر اور عجیب خوبصورت کپڑون کے فرشون پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے سوائے جن وانس (باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتون کے منکر ہوجاؤگے (یہ بھی عند التامل اولیین کے فرش سے مفضول معلوم ہوتا ہی کیونکہ وہان تصریح ہی ریشمی ہونے کی اور پھر دوہرے ہونے کی اور یہان نہین ہی۔ آگے خاتمہ مین حق تعالیٰ کی ثنا وصفت ہی جسمین ان تمام مضامین مفصلہ سورت کی تقریر بالطور استدلالی کے اپنے تفویض ہی یعنی اسی پیغمبر پر بیشمار نعمتین فرع یا دلیل اسکی ہین کہ) بڑا بابرکت نام ہی آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہی (نام سے مراد صفات جو کہ ذات کے غیر نہین پس حاصل جملہ کا ثنا ہوئی کمال ذات وصفات کے ساتھ اور شاید لفظ اسم بڑھانے سے مقصود مبالغہ ہو کہ جسکی تو کیسا کچھ کامل اور بابرکت ہوگا اُسکا تو اسم ہی مبارک اور کامل ہی ف ظاہر آیات سے معلوم ہوتا ہی کہ جن اور انس دونون جنتی ہین اور حورین بھی دونون کو یعنی ان اور ایم لیشن کی تقریر مجموعہ کی بر ہوگی کہ جو حورین انسان کے لیے خاص ہین انکو کسی انسان نے قبل سے مس نہین کیا اور جن کے مس کا تو بوجہ اختصاص انسان کے احتمال ہی نہین اور جو حورین جن کے لیے خاص ہین انکو کسی جن نے مس نہین کیا اور اسیطرح انسان کے مس کا بوجہ اختصاص احتمال نہین ف جنتین اولیین کے افضل ہونے کے قرائن تو اثنائے تقریر ترجمہ مین ساتھ ساتھ مذکور ہوگئے ہین اب حسب وعدہ دلائل لکھتا ہون فی الدر المنثور مرفوعاً فی قولہ ولمن خاف مقام ربہ جنتان قال صلی اللہ علیہ وسلم جنتان من ذہب للمقربین وجنتان من ورق لاصحاب الیمین ومن البراء بن عازب موقوفاً قال العینان اللتان تجریان خیر من انضاختین اوقلت ومعنی کونہما من ذہب اوورق کون بنائہما واوانیہما وما فیہما من ذہب اوورق باعتبار الغالب واللہ اعلم الحمد للہ کہ تفسیر سورۃ الرحمٰن کی ختم ہوئی اب سورہ واقعہ کی تفسیر آتی ہی انشاء اللہ تعالیٰ۔

سورۃ الواقعۃ مکیۃ وایہا تسع وتسعون کذا فی البیضاوی

ربط یہ سورت باعتبار مضامین کے سورت سابقہ کے ساتھ قریبا متماثل ہی اور باعتبار ترتیب کے بطور واو العزیز علی الصید کے اسکے ساتھ قریبا متقابل ہی چنانچہ وہان قرآن کا ذکر اول مین آیا ہی یہان اخیر قریب وہان نعم دنیویہ کا جو دلائل قدرت بھی ہین ذکر بعد قرآن کے آیا ہی یہان الیوم کا ذکر قبل قرآن کے آیا ہی وہان نعم منسوبہ کے بعد قیامت ناروجنت کا ذکر آیا ہی یہان نعم جنت کے قبل ان امور کا ذکر آیا ہی اور بالکل ختم کے قریب معاد کی تفصیل کو اجمالاً لایا گیا ہی۔ سو اجمال وتفصیل متقارب نہین جسمین جداگانہ تقریر ربط کی حاجت نہین **قیامت وتفصیل ثواب وعقاب** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ

اللغات الواقعۃ جملۃ کالعلم للقیامۃ کاذبۃ مصدر بمعنی الکذب کالعافیۃ والعائنۃ **النحو** قولہ لیس لوقعتہا اعتراض خافضۃ رافعۃ حال اذا کان قبل اذا وقعت الواقعۃ خفضت قوما ورفعت قوما

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝

جبکہ زمین کو سخت زلزلہ آویگا اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جاوینگے پھر وہ پراگندہ غبار ہو جاوینگے اور تم تین قسم ہو جاؤ گے سو جو داہنے والے ہیں

مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي

وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں اور جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے برے ہیں اور جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ تو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ خاص قرب رکھنے والے ہیں

جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ۝ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ۝

یہ لوگ آرام کے باغوں میں ہونگے اگلوں کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے پچھلے لوگوں میں سے ہونگے وہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۝ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ۝

اُن کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لیکر آمد و رفت کیا کرینگے آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی شراب سی بھرا جاویگا نہ اُس سے اُنکو دردِ سر ہوگا اور نہ اُس سے عقل میں فتور آویگا

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً بِمَا كَانُوا

اور میوے جنکو وہ پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو اُنکو مرغوب ہو اور اُن کے لیے گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہونگی جیسے پوشیدہ رکھا ہوا موتی یہ اُن کے اعمال کے صلہ میں

يَعْمَلُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝

دیا جائیگا وہاں نہ کبھی سنیں گے اور نہ اور کوئی بیہودہ بات بس سلام ہی سلام کی آواز آویگی اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں

فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۝ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوعَةٍ

وہ اُن باغوں میں ہونگے جہاں بے خار بیریاں ہونگی اور تہ کیے ہوئے کیلے ہونگے اور لمبا لمبا سایہ ہوگا اور چلتا ہوا پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہونگے جو نہ ختم ہونگے

وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝

اور نہ اُنکی روک ٹوک ہوگی اور اونچے اونچے فرش ہونگے ہم نے اُن عورتوں کو خاص طور پر بنایا جو یعنی ہم نے اُنکو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں محبوبہ ہیں ہم عمر ہیں یہ سب چیزیں داہنے والوں کے لئے ہیں

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝

اگلوں کا ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے ہوگا اور ایک بڑا گروہ پچھلے لوگوں میں سے ہوگا

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ۝ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ۝ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۝ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۝ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝

اللغات رجت زلزلت بست فتت ثلة الجماعة قلت او کثرت و حمل علی الکثرة توبیخ التقلیل بقولہ قلیل موضونة منسوجة من الوضن و ہو نسج الدرع المکنون المستور یا یعتقد العرب المتجب الی زمنہا او الذی اشتد کمالہ کذا فی القاموس ۱۲

النحو قولہ اذا رجت بدل من اذا وقعت قولہ اصحاب المیمنة جدا او خبر والجملة خبر اصحاب المیمنة المبتدا۔ قولہ والسابقون السابقون مبتدا و خبر قولہ ثلة ای ہم۔ قولہ جزاء ای جزیناہم جزاء

البلاغة قولہ کنتم فیہ تغلیب للامة الحاضرة علی الامم الخالیة قولہ فی جنت النعیم قدم خبر ہنا من تاخیر فی الذکر لشرفہ وللاتصال فی الکلام ۱۲

اختلاف القراءة وحور عین فی قراءة بالجر عطف علی جنت النعیم واما قراءة الرفع فوجہہ ظاہر

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۙ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۙ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۙ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

اور جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے برے ہیں وہ لوگ آگ میں ہونگے اور کھولتے ہوئے پانی میں اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ فرحت بخش ہوگا وہ لوگ اس کے قبل

مُتْرَفِيْنَ ۚ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۚ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ

میں رہتے تھے اور بڑے بھاری گناہ پر اصرار کیا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں رہ گئے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کیے جاویں گے

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۚ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۙ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی آپ کہدیجیے کہ سب اگلے اور پچھلے جمع کیے جاویں گے ایک معین تاریخ کے وقت پر پھر تم کو اے

الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ

گمراہو جھٹلانے والو درخت زقوم سے کھانا ہوگا پھر اس سے پیٹ بھرنا ہوگا پھر اس پر کھولتا پانی پینا ہوگا

الْحَمِيْمِ ۚ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۚ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۚ

پھر پینا بھی پیاسے اونٹوں کا سا ان لوگوں کی قیامت کے روز یہ دعوت ہوگی

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۙ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۙ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۙ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۚ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۚ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۚ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۙ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۚ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۚ (۵۶) جب قیامت واقع ہوگی جسکے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں (بلکہ اسکا واقع ہونا بالکل صحیح اور حق ہی) تو وہ (بعض کو پست کرنیوالی

(اور بعض کو) بلند کرنیوالی (یعنی کفار کی ذلت کا اور مؤمنین کی رفعت کا اُس روز ظہور ہوگا) جبکہ زمین کو سخت زلزلہ آویگا اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہوجاویں گے

پھر وہ پراگندہ غبار کی طرح) ہوجاویں گے اور تم (یعنی مجموعہ مکلفین ماضیین وموجودین ومستقبلین) تین قسم ہوجاؤ گے (جنکی تفصیل آگے آتی ہی خواص مؤمنین

اور عوام مؤمنین۔ اور کفار کہ سورہ رحمن میں بھی یہی تین قسمیں مذکور ہیں اور آیندہ آیات میں خواص کو مقربین اور سابقین کہا ہی اور عوام مؤمنین کو اصحاب الیمین

اور کفار کو اصحاب الشمال اور ان آیات اذا وقعت سے ثلثہ تک میں بعض واقعات نفخہ اولی کے وقت کے بیان فرمائے ہیں جیسے رجت جیسا شروع سورہ حجر

میں آیا ہی اور بست۔ اور بعض واقعات نفخہ ثانیہ کے وقت کے جیسے خافضہ رافعہ اور کنتم ازواجا اور بعض مشترک جیسے اذا وقعت اور لیس لوقعتہا سو چونکہ نفخہ

اولی سے نفخہ ثانیہ تک تمام وقت ممتد حکماً میں وقت واحد کے ہی اس لیے ہر جزو وقت کو ہر واقعہ کا وقت کہا جاسکتا ہی۔ آگے بعد تقسیم ان تینوں قسم کے احکام

کی تفریق ہے اول اجمالاً پھر تفصیلاً کہ تین قسمیں جو مذکور ہوئیں) سو (انمیں ایک قسم یعنی) جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں (مراد اس سے جنکا

نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جاویں گے اور گو یہ مفہوم مقربین میں بھی مشترک ہی لیکن صرف اسی صفت پر اکتفا کرنا شیر سطرف ہی کہ انمیں اصحاب الیمین سے

زائد کوئی اور صفت قرب خاص کی نہیں پائی جاتی اسطرح مراد اس سے عوام مؤمنین ہوگئے اور انمیں اجمالاً انکی حالت کا اچھا ہونا بتلادیا آگے فی سدر مخضود الخ

سے اس اجمال کی تفصیل کیگئی ہی اور (دوسری قسم یعنی) جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے برے ہیں (مراد اس سے جنکے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جاویں گے

یعنی کفار اور انمیں اجمالاً انکی حالت کا برا ہونا بتلادیا آگے فی سموم الخ سے اس اجمال کی تفصیل کی گئی ہی اور (تیسری قسم یعنی) جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی

درجہ کے ہیں (اور) وہ (خدا تعالےٰ کے ساتھ) خاص قرب رکھنے والے ہیں (انمیں تمام اعلیٰ درجہ کے بندے داخل ہیں انبیاء اور اولیاء وصدیقین اور

کامل متقی اور اس میں اجمالاً انکی حالت کا عالی ہونا

اللغات سموم النار وانظر فی حواشی سورۃ الطور یحموم۔ الدخان واللاسود من کل شئ کذا فی القاموس کریم نافع لمن یاوی الیہ من اذی الحر وذلک کرمہ نہناک استعارۃ

قولہ الی میقات یعنی فی اوعدی بالی تتضمن لمعنی مضی السوق الہیم جمع ایہم الجمل الذی الہیام بضم الہاء داء یصیب الابل ویشبہ الاستسقاء ۱۲

بتلادیا آگے فی جنات النعیم الخ سے اس اجمال کی تفصیل کیجاتی ہے یعنی) یہ (مقربین) لوگ آرام کے باغون مین ہونگے (جسکی مزید تفصیل علی سریر سے آتی ہے) اور درمیان مین اس مفہوم کے مصداق کا تعدد بتلاتے ہین کہ ان (مقربین) کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگون مین سے ہوگا اور تھوڑے پچھلے لوگون مین سے ہونگے (اگلون سے مراد متقدمین ہین آدم علیہ السلام سے لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل تک اور پچھلون سے مراد حضور کے وقت سے لیکر قیامت تک کذا فی الدر من جابر مرفوعا اور متقدمین مین کثرت سابقین اور متاخرین مین قلت سابقین کی وجہ یہ ہے کہ خواص ہر زمانہ مین کم ہوتے ہین اور متقدمین کا زمانہ بہ نسبت زمانہ امت محمدیہ کے کرقرب ساعت مین پیدا ہوئے ہین اطول ہی پس جسقدر خواص اس زمانہ طویل مین ہوئے ہین خصوصین لاکھ یا دو لاکھ پاکیزہ نفوس انبیاء بھی ہین باقتضائے عادت زمانہ تقصیر مین اُن سے کم ہی ہونگے۔ آگے اس قسمہ کی تفصیل ہے کہ) وہ (مقربین) لوگ سونے کے تارون سے بنی ہوئی تختون پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے (کذا فی الدر فی تفسیر موضونۃ عن ابن عباس اور) اُن کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہین گے یہ چیزین لیکر آمد و رفت کیا کرینگے آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جاویگا (در تحقیقیہ فی الصافات) نہ اُس سے اُنکو دردسر ہوگا اور نہ اُس سے عقل مین فتور آویگا (در ابن ابی الدنیا فی الصفات) اور میوے جنکو وہ پسند کرین اور پرندون کا گوشت جو اُنکو مرغوب ہو اور اُن کے لیے گوریان (گوری بڑی بڑی آنکھون والی عورتین ہونگی (مراد حور عین ہین جنکی رنگت ایسی صفائی شفافیت ہوگی) جیسے (حفاظت سے) پوشیدہ رکھا ہوا موتی یہ اُنکے اعمال کے صلہ مین ملیگا (اور) وہان نہ بک بک سنین گے اور نہ اور کوئی بیہودہ بات (سنین گے یعنی شراب پی کر یا ویسے بھی یہ امور مکدر للعیش نہ پائے جاوینگے) بس (ہر طرف سے) مسلام ہی مسلام کی آواز آویگی (کقولہ تعالیٰ والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم۔ دقولہ تعالیٰ تحیتہم فیہا سلام جو کہ وصل اکرام ہے غرض روحانی جسمانی ہر طرح کی لذت و مسرت اعلیٰ درجہ کی ہوگی یہ جزاء سابقین کا بیان کیا گیا) اور (آگے اصحاب الیمین کی جزاء کی تفصیل ہے یعنی) جو داہنے والے ہین وہ داہنے والے کیسے اچھے ہین (اس اجمال کا اعادہ تفصیل کے قبل اسلیے کیا گیا کہ اُس اجمال کو فصل ہوگیا تھا آگے اُنکے اچھے ہونے کا بیان ہے کہ) وہ اُن باغون مین ہونگے جہان بے خار بیریان ہونگی یا اونچے تنہ کیلے ہونگے اور لمبا لمبا سایہ ہوگا اور چلتا ہوا پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہونگے جو نہ ختم ہونگے (جیسے دنیا کے میوے کہ فصل تمام ہونے سے تمام ہوجاتے ہین) اور نہ اُنکی روک ٹوک ہوگی (جیسے دنیا مین باغ والے اُسکی روک تھام کرتے ہین) اور اونچا فرش ہوگا (کیونکہ جن درجون مین وہ پہنچے ہین وہ درجے بلند ہونگے اور چونکہ مقام خوش عیشی کے ذکر کا ہے اور خوش عیشی بدون عورتون کے کامل نہین ہوتی اسلئے یہان اسباب عیش کا ذکر وال ہوگیا عورتون کے ہونے پر بھی لہذا آگے بہشتی عورتون کی طرف انشا ہین کی ضمیر راجع کرکے اُنکا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ) ہم نے (وہان کی) عورتون کو (بیعام ہے حورون اور نساء دنیا کو کما فی الروح عن الترمذی وغیرہ مرفوعا اِنَّآ اَنْشَاْنٰہُنَّ اِنْشَآءً الآیۃ کن فی الدنیا عجائز رمصا غرض ہم نے ان عورتون کو خاص طور پر بنایا ہے (جسکی تفصیل آگے ہے یعنی ہم نے اُنکو ایسا بنایا کہ وہ کنواریان ہین (یعنی بعد مقاربت کے پھر کنواری ہوجاوینگی کذا فی الدر عن ابی سعید مرفوعا اور) محبوبہ ہین یعنی حرکات و شمائل و ناز و انداز حسن و جمال سب چیزین اُن کی دلکش ہین اور اہل جنت کی) ہم عمر ہین (مرتقبقہ فی سورۃ ص) یہ سب چیزین داہنے والون کے لیے ہین (آگے اس مفہوم کے مصداق کا تعدد بتلاتے ہین یعنی) ان (اصحاب الیمین کا) ایک بڑا گروہ اگلے لوگون مین سے ہوگا اور ایک بڑا گروہ پچھلے لوگون مین سے ہوگا (بلکہ متاخرین مین اصحاب الیمین متقدمین سے عدد مین اکثر ہونگے چنانچہ احادیث مین مصرح ہے کہ مجموعہ مؤمنین امم سابقہ کے مجموع مؤمنین سے اکثر ہون گے اور اُسکی یہی صورت ہے کہ اصحاب الیمین زیادہ ہون کیونکہ خواص مقربین کی اکثریت متقدمین مین خود آیت بالا سے ثابت ہے اور جب اصحاب الیمین سبہ مین مقربین سے کم ہین تو اُنکی جزا بھی کم ہوگی سو اُسکی توجیہ یہ ہے کہ مقربین کی جزا مین وہ سامان عیش زیادہ مذکور ہے جو اہل شہر کو زیادہ مرغوب ہے اور اصحاب الیمین کی جزا مین وہ سامان عیش زیادہ مذکور ہے جو اہل قریہ کو زیادہ مرغوب ہے پس اشارہ اسطرف ہوگیا کہ انمین ایسا تفاوت ہوگا جیسا اہل شہر و اہل قریہ مین کذا فی الروح) اور (آگے کفار کا اور اُن کے عقاب کا ذکر ہے یعنی) جو بائین والے ہین وہ بائین والے کیسے برے ہین (اور اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ) وہ لوگ آگ مین ہون گے اور کھولتے ہوئے پانی مین اور سیاہ دھوئین کے سایہ مین جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ فرحت بخش ہوگا (یعنی سایہ سے ایک جسمانی نفع ہوتا ہے راحت برودت اور ایک روحانی نفع ہوتا ہے لذت و فرحت وہان دونون منتفی ہونگے یہ وہی دھوان ہے جسکا ذکر اوپر سورہ رحمان مین آیا ہے و نحاس آگے اس عقاب کی وجہ ارشاد ہے کہ) وہ لوگ اس کے قبل (یعنی دنیا مین) بڑی خوش حالی مین رہتے تھے اور (اُس خوش حالی کے غرور مین) بڑے بھاری گناہ (یعنی شرک و کفر) پر اصرار کیا کرتے تھے (مطلب یہ کہ ایمان نہین لائے تھے) اور (آگے اُنکے ایک کفر کا بیان ہے جسکو زیادہ دخل ہے عدم طلب حق مین یعنی وہ) یون کہا کرتے تھے کہ جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیان (ہوکر) رہ گئے تو کیا (اس کے بعد) ہم دوبارہ

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ

ہمنے تمکو پیدا کیا ہی تو پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے اچھا پھر یہ بتلاؤ تم جو منی پہونچاتے ہو اسکو تم اکیلی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہین ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى

ٹھیرا رکھا ہی اور ہم اس سے عاجز نہین ہین کہ تمہاری جگہ تو اور تم جیسے پیدا کردین اور تمکو ایسی صورت مین بنا دین جسکو تم جانتے بھی نہین اور تم کو اول پیدایش کا علم حاصل ہو

فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

پھر تم کیون نہین سمجھتے اچھا پھر یہ بتلاؤ تم جو کچھ بوتے ہو اسکو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے والے ہین اگر ہم چاہین تو اسکو چورا چورا کردین

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝

پھر تم متعجب ہو کر رہجاؤ کہ ہم پر تاوان ہی پڑگیا بلکہ بالکل ہی محروم رہ گئے اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو۔

زندہ کیے جاوین گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (زندہ ہون گے۔ چونکہ منکرین قیامت مین بعض کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بھی تھے اس لیے اس کے متعلق ارشاد ہی کہ آپ کہدیجیے کہ سب اگلے اور پچھلے جمع کیے جاوین گے ایک معین تاریخ کے وقت پر پھر جمع ہونے کے بعد) تمکو اے گمراہو جھٹلانے والو درخت زقوم سے کھانا ہوگا پھر اس سے پیٹ بھرنا ہوگا پھر اسپر کھولتا پانی پینا ہوگا پھر پینا بھی پیاسے اونٹون کا سا (غرض) ان لوگون کی قیامت کے روز یہ ضیافت ہوگی ف ولدان یعنی غلمان کے بارہ مین قول راجح جسکو خازن نے صحیح اور حق کہا ہی یہ ہی کہ وہ ایک مستقل مخلوق ہین مثل حور کے اور ولدان مین معنے ولادت کے ماخوذ نہین اور حکمت انکے خادم بنانے مین محض فرحت ہی بلا شہوت۔ اور مقربین اصحاب الیمین کے باب مین جو اولین و آخرین آیا ہی اسکی تفسیر منصور ہی ہی جو تقریر مجمع مین مع دلیل اختیار کی گئی اور بعض روایات مین جو آیا ہی ہما جمیعا من ہذہ الامۃ یہ بطور پر کاؤل ہی کہ مقصود تفسیر آیت کی نہو بلکہ مطلب یہ ہو کہ جسطرح قرآن مین مذکور ہی کہ اولین مین مقربین زیادہ ہین اور آخرین مین کم اسیطرح خود اس امت مین بھی یہی نسبت ہوگی کہ قرون اولے مین مقربین زیادہ ہونگے اور متاخرین مین کم گو یہ قرآن کا مدلول نہ ہو خوب سمجھ لو۔ اور اسیطرح قلیل من الآخرین کا مقربین کے بارہ مین ہونا اور ثلۃ من الآخرین کا اصحاب الیمین کی شان مین ہونا بھی صاف منقول قرآنی ہی پس بعض روایات مین جو آیا ہی کہ جب قلیل من الآخرین نازل ہوا تو صحابہ کو شاق ہوا کہ امت محمدیہ مین سے قلیل ہی ہونگے اسپر یہ آیت نازل ہوا اور اس سے یہ شبہ رفع ہوا کہ قلیل بھی ثلۃ کا مصداق ایک ہی ہو تو یہ بھی اسطرح مدلول ہو کہ صحابہ نے اول مقربین کے بارہ مین جو قلیل من الآخرین سنا تو بیگمان ہوا کہ شاید یہی نسبت امم سابقہ اور اس امت کے عوام مؤمنین مین بھی ہو کہ انمین سے زیادہ ہون اور اس امت مین کم اسلیے دوسری آیت مین تلاوۃ آیا کہ وہ نسبت مقربین مین ہی اور اصحاب الیمین مین دوسری نسبت ہی اور اس روایت مین جو آیا ہی فنسخت قلیل من الآخرین تو نسخ جیسا کہ آخر بقرہ تفسیر آیت للہ ما فی السموات آخر مین گذرا ہی سلف کی اصطلاح مین ما اصطلاح متاخرین سے عام معنے مین استعمال ہوتا تھا یعنی توضیح مراد و رفع اشتباہ کو بھی نسخ کہتے تھے اور جمیع جمیع کے متعلق ایک تحقیق سورہ مؤمن کے اخیر مین گذری ہی۔ اور اعراب کی تحقیق سورہ ص مین گذری ہی ربط اوپر علت عقاب مین کفار کا شرک و کفر و انکار بعث نقل فرمایا ہی آگے بعض تصرفات الہیہ کی تذکیر سے اس کفر و انکار کا ابطال اسطرح فرماتے ہین کہ دیکھو یہ تصرف وجود نسبت بھی ہین پھر کفر و شرک کیسے کرتے ہو اور یہ تصرفات دلائل قدرت بھی ہین پھر امکان بعث کے کیسے منکر ہوتے ہو۔

تزییف انکار توحید و بعث ببیان بعض تصرفات الٰہیہ

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝

اللغات مسبوقین عاجزین ولما استزم عدم السبقیۃ العلبۃ والقدرۃ علی المثل قدر بہا تقدیرا بالکلام ہنا ما تمنون تسبوقین بل نحن قادرون علی ان نبدل امثالکم الحرث الحمل فی الارض الزراع الانبات تفکھون تعجبون الملاحۃ تولوا فرید یتولی ہو افیع۔ الفاء للتعقیب فی السوال التقریری لما شاہی من توالی نعمتہ کم تولا فرید ما تعنون الحق مما یعرض من الافسان من نفقۃ لان النعمۃ فی ذلک قبل النعمۃ فی الشتیۃ بعد ثم ذکر بعدہ ما یقوام الانسان من فاکہۃ الخرشوہو العلعام الذی لا یستغنی عنہ الجسد کذلک الحب الذی یجتمع بہ فصلہ الی حصول المدلولین بہ فلذا ذکر بعدہ ثم الی النار تشبیہ خفی بطریق مقابل بعضہم ان تقدیم الماء علی النار لان الاحتیاج الیہ اشد فاکثر والاستقاء بہ اکثر واورد و تاخیر منفعۃ کون النار متاخرا عن کونہا نارا کما للتنبیہ علی ان الاہم ہما وقع الاخروی کذا فی الروح التفسیر ترکیب

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ

اُسکو بادل سے تم برساتے ہو یا ہم برسانے والے ہین اگر ہم چاہین اُسکو کڑوا کردالین سو تم شکر کیون نہین کرتے اچھا پھر یہ بتلاؤ جس آگ کو تم

تُوْرُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشُوْنَ ○ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ○ فَسَبِّحْ بِاسْمِ

سلگاتے ہو اُس کے درخت کو تمنے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہین ہم نے اُسکو یاددہانی کی چیز اور مسافرون کے فائدہ کی چیز بنایا ہے سو اپنے عظیم الشان

رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○

پروردگار کے نام کی تسبیح کیجیے

ع ۲ ۳ ۱۵

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ

الْمُنْشُوْنَ ○ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ○ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○ ہم نے اُسکو (اول بار) پیدا کیا ہے (جسکو تم بھی تسلیم کرتے ہو) تو پھر تم (باعتبار اس کے نعمت ہونے کے توحید کی اور باعتبار اس کے دلیل قدرت علی الاعادہ ہونے کے بعث کی) تصدیق کیون نہین کرتے (آگے اس خلق کی پھر خلق اسباب بقار کی تفصیل و تذکیر ہے یعنی) اچھا پھر یہ بتلاؤ تم جو (عورتون کے رحم مین) منی پہونچاتے ہو اسکو تم آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہین (اور ظاہر ہو کہ ہم ہی بناتے ہین اور ہم ہی نے تمہارے درمیان مین موت کو (معین وقت پر) ٹھہرا رکھا ہے (مطلب یہ کہ بنانا اور اُس بنائے ہوئے کو ایک وقت خاص تک باقی رکھنا یہ سب ہمارا ہی کام ہے۔ آگے یہ بتلاتے ہین کہ جیسا احداث و ابقاء ذات ہمارا فعل ہے اسیطرح ابقاء تمہاری صورت کا جو کہ مدار ہے تمہارے انتفاع کا اپنی ذات سے غیر ہمارا ہی فعل ہے اور) ہم اس سے عاجز نہین ہین کہ تمہاری جگہ تو اور تم جیسے (آدمی) پیدا کردین اور تم کو ایسی صورت مین بنا دین جسکو تم جانتے بھی نہین (یعنی مثلاً آدمی سے جانور کی صورت مین مسخ کردین جسکا گمان بھی نہو) اور (آگے تنبیہ ہے امر مذکور سے استدلال پر یعنی) تمکو اول پیدائش کا علم حاصل ہے کہ وہ ہماری قدرت ہے پھر تم کیون نہین سمجھتے (کہ سمجھکر اس نعمت کا شکر یعنی توحید بجالاؤ اور بعث پر بھی استدلال کرو۔ آگے ایک دوسری تنبیہ ہے یعنی) اچھا پھر یہ بتلاؤ تم جو کچھ (تخم وغیرہ) بوتے ہو اُس کو تم اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہین (یعنی زمین مین ڈالنے مین تو تمکو کچھ دخل ہے بھی لیکن اُسکو زمین سے نکالنا یہ کسکا فعل ہے۔ آگے اس ایجاد کے موقوف علی القدرۃ ہونے کے بعد اُس سے منتفع ہونے کا موقوف علی القدرۃ ہونا بتلاتے ہین جیسا اوپر بھی فرمایا تھا یعنی) اگر ہم چاہین تو اُس (پیداوار) کو چورا چورا کردین (یعنی دانہ کچھ نہ پڑے پتی خشک ہو کر ریزہ ریزہ ہو جاتی پھر تم متعجب ہو کر رہ جاؤ کہ (ہکے تو) ہمپر تاوان ہی پڑ گیا (یعنی سرمایہ مین نقصان آگیا اور منفعت گیا) بلکہ بالکل ہی محروم رہگئے (یعنی سارا ہی سرمایہ گیا گذرا۔ آگے تیسری تنبیہ ہے یعنی) اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو اسکو بادل سے تم برساتے ہو یا ہم برسانے والے ہین (آگے پھر اسی انتفاع کا موقوف علی القدرۃ ہونا ارشاد ہے کہ) اگر ہم چاہین اُسکو کڑوا کردالین تو تم شکر کیون نہین کرتے (جسکی فرد اعظم توحید و ترک کفر ہے۔ آگے چوتھی تنبیہ ہے یعنی) اچھا پھر یہ بتلاؤ جس آگ کو تم سلگاتے ہو اسکے درخت کو (جسمین سے یہ چقماق ہے جسکا بیان آخر سورہ یٰس مین آچکا ہے اور اسیطرح جس درخت سے یہ پیدا ہوتی ہے) اُن درختون کو تمنے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہین ہم نے اُسکو آتش دوزخ کی یا اپنی قدرت عجیبہ کی) یاددہانی کی چیز اور مسافرون کے فائدہ کی چیز بنایا ہے (کہ اول دینی فائدہ اور دوسرا دنیوی اور تخصیص مسافر کی حصر کے لیے نہین بلکہ سفر مین آگ کمیاب ہونے سے ایک شئے عجیب ہوتی ہے اور متاعا ان اشارہ ہو گیا اسکی تو تف انتفاع علی القدرۃ کی طرف) سو (جسکی ایسی قدرت ہے) اپنے (اُس) عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح (و تحمید) کیجیے (کہ کمال ذات و صفات مقتضی استحقاق حمد و ثنا ہین۔ اور نام کی تسبیح وغیرہ کی تحقیق آیا خیرہ سورہ رحمان مین گذر چکی) **ف** یہ سب امور نظم موجبہ للتوحید بھی ہین اور دلائل صحت لاعتقاد القدرۃ علی البعث بھی ہین ربط اوپر توحید و بعث پر دلائل عقلیہ بیان کیے گئے جن سے توحید کا وجوب اور بعث کا امکان ثابت ہو گیا چونکہ بعد امکان کے اصل مطلب بعث کا وقوع ہے اور اُسمین دلیل عقلی کے ساتھ دلیل نقلی دال علی الوقوع کے انضمام کی ضرورت ہے اور جن مضامین مین تنبیہا اُسکے امکان عقلی کی کی گئی ہے جسطرح قرآن اُنکو متضمن ہے اسیطرح نصوص دال علی الوقوع کو بھی مشتمل ہے کہ اُنکا انضمام دلالت علی الوقوع کے لیے کافی ہے مگر اکثر قرآن مین بھی کلام تھا اس لیے آگے قرآن کی حقانیت اور پھر بعث ثابت ہو گئی اسیطرح

اللغات تورون فی القاموس وریت النار وریا اقتدحت فالموقدین الداخلین فی القواء وہی القفر فی الارض الخالیۃ۔

البلاغۃ قولہ لو نشاء جعلنہ اجاجا خلت اللام من جواب لو ہنا لان اللام ہہنا لان الکلام مسوق لبیان ان الحکم الخ

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ ٱلنُّجُومِ ۝ وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝ إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ۝ فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ۝ لَّا يَمَسُّهُۥٓ

سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے کہ یہ ایک مکرم قرآن ہے جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے کہ اسکو بجز پاک فرشتوں کے

إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝ أَفَبِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ

کوئی ہاتھ نہیں لگاتا یہ رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا ہے سو کیا تم لوگ اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو اور تکذیب کو اپنی غذا

أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ ۝ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ

بنایا ہے ہو سو جب روح حلق تک آ پہنچتی ہے اور تم اُسوقت بیکار کرتے ہو اور ہم اُس شخص کے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم سمجھتے نہیں ہو

فَلَوْلَآ إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝ تَرْجِعُونَهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝ فَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ ۝

تو اگر تمہارا حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے تو تم اُس روح کو پھر کیوں نہیں لوٹا لاتے ہو اگر تم سچے ہو پھر جو شخص مقربین میں سے ہوگا اُسکے لیے تو راحت ہو اور غذا میں ہیں

وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ۝ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ۝ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ

اور آرام کی جنت ہے اور جو شخص داہنے والوں میں سے ہوگا تو اُس سے کہا جاویگا کہ تیرے لیے امن و امان ہے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے اور جو شخص جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہوگا

ٱلضَّآلِّينَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ ٱلْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ۝

تو کھولتے ہوئے پانی سے اُسکی دعوت ہوگی اور دوزخ میں داخل ہونا ہوگا بیشک یہ تحقیق یقینی بات ہے سو اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجیے

اور کسیقدر تفصیل مختصر جسپر سورت مبسوطاً مشتمل تھی ارشاد فرماتے ہیں اور دلالت علی البعث کے ساتھ یہ مضمون دال علی التوحید بھی ہے

حقیقت قرآن کریم و تحقیق وقوع یوم عظیم

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ ٱلنُّجُومِ ۝ وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝ إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ۝ فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ۝ لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝ أَفَبِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ ۝ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۝ فَلَوْلَآ إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝ تَرْجِعُونَهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝ فَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ ۝ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ۝ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ۝ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ ٱلضَّآلِّينَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ ٱلْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ۝ (اور دلائل عقلیہ سے امکان بعث کے ثابت ہونے کے بعد قرآن سے جو اسکا وقوع ثابت ہے اور تم اُس قرآن کو

اللغات مواقع من الوقوع بمعنے السقوط مصدر بھی درجمع باعتبار کثرۃ النجوم۔ تولہ مدھنون بکسر یدھنون فی الامر ای یلین جانبہ ولا یتصلب فیہ تھاونا بہ وصل الادھان کما قیل جعل الادیم وذھنہ بمعنی من الدھن ویراد بہ اللین المعنوی علی التجوز۔

النحو اذ لقرآن راجع الے القرآن بتقدیر المقام لا یمسہ وصف للکتاب کمتن۔ تولہ تکذبون یقصد وضع مضاف ای شکر رزقکم وما حملتہ ہو معنے حسن تولہ بلغت ای الروح او النفس دل علیہ المقام۔ تولہ فلولا ان لستم فی الجملتین فلولا الثانیۃ تاکید للاولی وان ظرف لترجعون المتعلق بہ الشرط والمعنے بلا ترجعونہا ان تقسیم البعث صادقین فی نفیہ۔ تولہ فروح ای فلہ روح ای استراحۃ وریحان ای فلہ ریحان ای فلہ رزق حسن فسلام لک بتقدیر القول ومن اصحاب الیمین خبر لمقدر تقدیرہ الکلام ہکذا فیقال لہ سلام لک من اصحاب الیمین۔ تولہ فنزل ای فلہ نزل۔ تولہ حق الیقین الاضافۃ بمعنے من ای الحق الثابت من الیقین۔

البلاغۃ تولہ نحن اقرب ہو من باب ایراد السبب وارادۃ المسبب فان القرب اقرے سبب للاطلاع والعلم کذا فی الروح۔ تولہ کان من اصحاب الیمین جمع بینہم بالعنوان السابق اذلم یذکر لہم فیما سبق وصف ینبئ عن شانہم کما ذکر للفریقین الآخرین ولذا عبر عن السابقین بالمقربین ومن اصحاب الشمال بالمکذبین الضالین مما وصفوا بہ عند بیان احوالہم

لقولہ تعالیٰ ثم انکم ایہا الضالون المکذبون ولما رتع ہذا الکلام بعد تحقیق تکذیبہم ورد ہ علی اتم وجہ وامر بتسبیحہ تعالیٰ بالکلام السابق ناسب ذلک تقدم وصف التکذیب ہنا علی عکس ما تقدم

الروایات ذکر فی روایات عدیدۃ نزول آیۃ فلا اقسم الی المکذبون فی القائلین مطر بنوء کذا لکذب یشکل ظاہرا لعدم ملائمتہ بما قبلہ وقولہ ہذا ان الآیۃ کما ہی دالۃ علی البعث والتوبیخ علی انکارہ کذلک ہی دالۃ علی التوحید والتوبیخ علی انکارہ فکلاہما ملائما لکلا الامرین المقام وسبب النزول ۔

لطیفہ عجیبہ فی المدارک لیس فی ہذہ السورۃ ثلاث ذکر اللہ اذکرت الرحمن الواقعۃ واللہ اعلم باسرارہ اقول ومن اللطائف ان سورۃ الحدید ولا تکاد تخلو آیۃ من آیاتہا عن لفظ اللہ واللہ اعلم بمرادہ

نہین ہاتی سو مین قسم کھاتا ہون ستارون کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہی (اور قسم اس بات پر کھاتا ہون) کہ یہ (قرآن جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا ہی وہ جو) تنزیل من اللہ ہونے کے (ایک مکرم قرآن ہی جو ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) مین (پہلے سے) درج ہی (اور وہ لوح محفوظ ایسی ہی) کہ اسکو بجز پاک فرشتون کے (کہ گناہون سے بالکلیہ پاک ہین) کوئی (شیطان وغیرہ) ہاتھ نہین لگانے پاتا (اور اسکے مضامین پر مطلع ہونا چہ معنی پس وہان سے یہان خاص طور پر آنا فرشتے ہی کے ذریعہ سے ہی اور یہی نبوت ہی اور شیاطین اُسکو نہین لاسکتے کہ احتمال کہانت وغیرہ قادح نبوت ہو کقولہ تعالی نزل بہ الروح الامین وقولہ تعالی وما تنزلت بہ الشیاطین اس سے ثابت ہوا کہ) یہ رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا ہی (جو کہ اشارہ کریم کا مدلول تھا یہان تک) ستارون کے چھپنے کی قسم منہوما تو جیہاً ایسی ہی جیسے شروع سورہ والنجم مین جسکا وہان بیان ہو چکا ہی جسمین ستارون کا باعتبار غروب کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موصوف بالنبوۃ اور منار الہدی ہونے کا نظیر ہونا بھی بیان ہوا ہی جو کہ مقصود مقام ہی اور قسمین جتنی قرآن مین ہین بوجہ دلالت علی المطلوب کے سب ہی عظیم ہین لیکن کہین کہین مطلوب کے خاص اہتمام اور اُسپر زیادہ متنبہ کرنے کے لیے عظیم ہونے کی تصریح بھی فرمادی ہی کما ہہنا وفی الفجر حاصل مقام کا اجمالا وہ ہی جو تفصیلاً اخیر رکوع سورۂ شعرا مین ارشاد ہوا ہی) سو (جب اسکا منزل من اللہ ہونا ثابت ہی تو) کیا تم لوگ اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو (یعنی اسکو واجب التصدیق نہین جانتے) اور (اس ملاہنت سے بڑھ کر یہ کہ) تکذیب کو اپنی غذا بنا رہی ہو (اور اس لیے توحید و وقوع قیامت کا بھی انکار کرتے ہو) سو (اگر یہ انکار حق ہی تو جب وقت (مرنے کے قریب کسی شخص کی) روح حلق تک آپہونچتی ہی اور تم اُسوقت (بیٹھے حسرت آلود نگاہ سے) تکا کرتے ہو اور ہم (اسوقت) اُس مرنے والے) شخص کے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہین (یعنی تم سے بھی زیادہ اس شخص کے حال سے واقف ہوتے ہین کیونکہ تم تو صرف ظاہری حالت دیکھتے ہو اور ہم اُسکی باطنی حالت پر بھی مطلع ہوتے ہین) لیکن (ہمارے اس قرب علمی کو بوجہ شوب جہل وکفر کے) تم سمجھتے نہین ہو تو (فی الواقع) اگر تمہارا حساب کتاب ہونے والا نہین ہی جیسا تمہارا زعم ہی تو تم اُس روح کو (بدن کی طرف) پھر کیون نہین لوٹا لاتے ہو (جسکی اُسوقت تمکو تمنا بھی ہوا کرتی ہی) اگر (اس نفی بعث وحساب مین) تم سچے ہو (مطلب یہ کہ قرآن صادق ہی اور وہ وقوع بعث کا ناطق ہی پس مقتضی وقوع متحقق ہوا اور مانع کوئی امر ہی نہین پس وقوع ثابت ہو گیا اور اسپر بھی تمہارا انکار اور نفی کیے چلا جانا بدلالت حال اسکو مستلزم ہی کہ گویا تم روح کو اپنے بس مین سمجھتے ہو کہ گو قیامت مین خدا دوبارہ روح ڈالنا چاہے جیسا مقتضا قرآن کا ہی مگر ہم نہ ڈالنے دینگے اور بعث نہ ہونے دین گے جب ہی تو ایسی زور سے نفی کرتے ہو ورنہ جو اپنے کو عاجز جانے وہ دلائل وقوع کے بعد ایسے زور کی بات کبون کہے سو اگر تم اپنے بس مین سمجھتے ہو تو ذرا اپنا زور اُسوقت دکھلا دو جبکہ قرب الموت کے تقاضہ سے تمنی بھی ہوتے ہو اور دیکھ دیکھ کر رحم بھی آتا ہی دل گیر بھی ہوتے ہو اور وہ زور دکھلانا یہ کہ اس روح کو نکلنے نہ دو بدن مین لوٹا دو جب اسپر بس نہین تو منع بعث پر بھی بس نہ ہوگا کیونکہ حق تعالے کے ان دونون تصرف مین امر مشترک واحد ہی نقل روح ایک بین من الداخل الی الخارج دوسرے مین من الخارج الی الداخل پس ایک مین تمہارا عاجز ہونا بعینہ دوسرے مین عاجز ہونا ہی پھر ایسے لاطائل دعوے کیون کرتے ہو اور چونکہ مقام ہی نفی قدرت کا اور نفی علم مستلزم ہی نفی تعلق قدرت کو اس لیے نحن اقرب جملہ معترضہ مین اُنکے علم تام کی نفی فرمادی اور چونکہ یہ دلیل کافی اُنکے لیے شافی نہ ہوئی اس لیے لاتبصرون مین توبیخ بھی فرمادی اور چونکہ اس تقریر سے اثبات قدرت بھی ہوا اس لیے بعث کے ساتھ یہ توحید پر بھی دال ہی۔ آگے کیفیت مجازاۃ کی ارشاد ہی یعنی یہ تو ثابت ہو چکا کہ قیامت اپنے وقت پر ضرور آوے گی) پھر (جب قیامت واقع ہوگی تو جو شخص مقربین مین سے ہوگا (جسکا ذکر اوپر آیا ہی والسابقون الخ) اُس کے لیے تو راحت ہی اور (فراغت کی) غذائین ہین اور آرام کی جنت ہی اور جو شخص داہنے والون مین سے ہوگا (جسکا ذکر اوپر آیا ہی واصحاب الیمین الخ) تو اُس سے کہا جاویگا کہ تیرے لیے (ہر آفت اور خطرہ سے) امن و امان ہے کہ تو داہنے والون مین سے ہی (اور یہ کہنا خواہ ابتداءً ہو اگر فصل یا توبہ کے سبب اول ہی مغفرت ہو جاوے یا انتہاءً ہو اگر بعد سزا کے مغفرت ہو اور یہان روح و ریحان کا ذکر نہ فرمانا نفی کے لیے نہین بلکہ اشارہ اسطرف ہی کہ یہ سابقین سے ان امور مین کم ہوگا) اور جو شخص جھٹلانے والون (اور) گمراہون مین سے ہوگا تو کھولتے ہوئے پانی سے اُسکی دعوت ہوگی اور دوزخ مین داخل ہونا ہوگا بیشک یہ جو کچھ مذکور ہوا تحقیقی یقینی بات ہی سو (جسکے یہ تصرفات ہین) اپنے (اُس) عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح (وتحمید) کیجیے (وقد مر آنفا) ف لائیسہ کی تفسیر مین خاص طور پر کی قید اس لیے ہے کہ مطلق اطلاع لوح محفوظ پر بواسطہ کشف یا اخبار ملک کے مستلزم نبوت نہین اگر یہ مسلم ہو کہ غیر نبی کے لیے ایسا ہو سکتا ہے ورنہ اس قید ہی کی حاجت نہین۔

الحمد للہ تفسیر سورۂ واقعہ کی ختم ہوئی آگے سورۂ حدید کی تفسیر آتی ہے انشاء اللہ تعالے

ملحقات الترجمہ

لے قولہ ان ہ لقرآن جو پیغمبر الی منزل من اللہ شاید یہ الی تنزیل اسم ان وخبرہ بتاویل یفید الحکم ۱۲

سورۃ الحدید مدنیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی تسع وعشرون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب وہ کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے اُسکی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی وہی حیات دیتا ہے اور موت دیتا ہے

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور وہی ہر چیز پر قادر ہے وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے اور وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی ہے اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے وہ ایسا ہے کہ اُسنے آسمان

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ

اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا پھر تخت پر قائم ہوا وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی ہے اور جو چیز اسمیں سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے

السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

اور جو چیز اُسمیں چڑھتی ہے اور وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو اور وہ تمہارے سب اعمال کو بھی دیکھتا ہے اُسکی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اور اللہ ہی کی طرف سب امور لوٹ جاوینگے وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور وہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ دل کی باتوں کو جانتا ہے

سورۃ الحدید مدنیۃ الا صدرھا الی قولہ مستخلفین الا بنفی کما فی الروح وھی تسع وعشرون اٰیۃ

ربط سورت سابقہ کا خاتمہ اور اس سورت کا فاتحہ دونوں تسبیح پر مشتمل ہیں وہاں امر تھا یہاں خبر ہے اور مقصود اس خبر سے مع خبر دوسرے افعال وصفات کے اثبات توحید ہے **اثبات توحید** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہیں (مخلوقات) ہیں (خواہ فانی خواہ حالاً) اور وہ زبردست (اور حکمت والا ہے اُسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی وہی حیات دیتا ہے اور (وہی) موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے وہی (سب مخلوق سے) پہلے ہے اور وہی (سب کے فنا وذاتی یا صفاتی سے) پیچھے (بھی رہیگا یعنی باُسپر نہ عدم سابق طاری ہوا ہے جیسا سب مخلوق پر وقوعاً ہوا ہے اور نہ عدم لاحق طاری ہوگا خواہ وقوعاً جیسا فنا عالم کے وقت مخلوق پر ہوگا خواہ مرتبہ ذات میں جو باوجود خلود اہل جنت واہل نار کے بھی سب پر ہوگا کیونکہ مخلوق بابدی بھی ممکن ہی ہے اور ممکن مرتبہ ذات میں عاری ہی وجود سے اُس عری کے وقت بھی حق تعالے کے لیے وجوب وجود ثابت ہے پس باین معنے سب سے آخر وہی ہے وقد یعبر عن ھذا فی قولہ تعالی کل شیٔ ھالک) اور وہی (مطلق وجود کے اعتبار سے دلائل سے نہایت) ظاہر ہے اور وہی (کنہ ذات کے اعتبار سے نہایت) مخفی ہے (یعنی کوئی اُسکی ذات کا ادراک نہیں کرسکتا) اور گو وہ خود تو ایسا ہے کہ مخلوق کو من وجہ معلوم ہے اور من وجہ غیر معلوم لیکن مخلوق سب من کل الوجوہ اُسکو معلوم ہے اور) وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے (اور) وہ ایسا (قادر) ہے کہ اُس نے آسمان اور زمین کو چھ روز کی مقدار زمانہ میں پیدا کیا پھر تخت (شاہی) پر قائم ہوا (یہ کنایہ ہے تنفیذ احکام سے اور) وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی ہے (مثلاً بارش) اور جو چیز اُسمیں سے نکلتی ہے (مثلاً نباتات) اور

الروایات روی مسلم قال صلی اللہ علیہ وسلم انت الظاھر فلیس فوقک شیٔ وانت الباطن فلیس دونک شیٔ الحدیث۔ والمراد لیس فوقک شیٔ فی الظھور ای انت اظھر من کل شیٔ وانت الباطن دونک شیٔ ای انت ابطن من کل شیٔ لانہ لایکون ھذا صفۃ حقیقۃ لک ۱۲

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ

تم لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس مال میں تمکو اُسنے دوسروں کا قائم مقام بنایا ہی اُسمیں سے خرچ کرو سو جو لوگ تم میں سے ایمان لے آویں اور خرچ کریں اُنکو بڑا ثواب ہوگا اور تمہارے

لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ

لیے اسکا کون سبب ہو کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تمکو اس بات کی طرف بلا رہا ہی کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور خود خدا نے تم سے عہد لیا تھا اگر تمکو ایمان لانا ہو وہ ایسا ہی کہ اپنے بندہ پر صاف

عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا

صاف آیتیں بھیجتا ہی تاکہ وہ تم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف لاوے اور بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر بڑا شفیق مہربان ہی اور تمہارے لیے اسکا کون سبب ہے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ

کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ سب آسمان اور زمین آخر میں اللہ ہی کا رہیگا جو لوگ فتح مکہ سے پہلے خرچ کر چکے اور لڑ چکے برابر نہیں وہ لوگ درجہ میں اُن لوگوں سے

اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ع ۱۲

بڑے ہیں جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور لڑے اور اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ سب سے کر رکھا ہی اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہی

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝

کوئی شخص ہی جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض کے طور پر دے پھر خدا تعالیٰ اُسکو اُس شخص کے لیے بڑھاتا چلا جاوے اور اس کے لیے اجر پسندیدہ ہو

جو چیز آسمان سے اُترتی ہی اور جو چیز اُسمیں چڑھتی ہی (مثلاً ملائکہ کہ نزول و عروج کرتے ہین اور مثلاً احکام جنکا نزول ہوتا ہی اور اعمال جنکا صعود ہوتا ہی) اور (جسطرح ان چیزون کا اُسکو علم ہی اسیطرح تمہارے تمام احوال کا بھی اُسکو علم ہی چنانچہ) وہ (علم و اطلاع کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ رہتا ہی خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو (یعنی تم کسی جگہ اُس سے مخفی نہین رہ سکتے) اور وہ تمہارے سب اعمال کو بھی دیکھتا ہی اُسی کی سلطنت ہی آسمانون اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف سب اُمور (جو ہر بہ و عرضیہ) لوٹ جاوین گے (یعنی قیامت مین سب پیش ہو جاوین گے اسمین توحید کے ساتھ ضمناً بعث کا بھی اثبات ہو گیا اور اوپر لہ ملک السمٰوٰت الخ فرمانا تقریر احیاء و اماتت کے لیے ہی اور یہان تحقیق بعث و اعادہ کے لیے پس تکرار نہین ہی) وہی رات (کے اجزاء) کو دن مین داخل کرتا ہی (جس سے دن بڑا ہو جاتا ہی) اور وہی دن (کے اجزاء) کو رات مین داخل کرتا ہی (جس سے رات بڑی ہو جاتی ہی) اور (اس قدرت کے ساتھ اُسکا علم ایسا ہی کہ) وہ دل کی باتون (تک) کو جانتا ہی ربط اوپر توحید کا اثبات تھا آگے آمنوا باللہ مین اس توحید کے قبول کرنے کا امر اور اُس کے ساتھ رسول پر ایمان لانے کا امر کہ بدون اُسکے رسول کی خبر سننے والون کے لیے توحید منجی نہین اور اس حکم اصلی کے ساتھ ایک حکم فرعی یعنی انفاق فی سبیل اللہ کا امر کہ علامت ہی کمال ایمان باللہ و بالرسول کی و نیز معین ہی اشاعۃ اسلام مین جو اعظم مقصود ہی انفاق فی سبیل اللہ یعنے الجہاد کا جیسا انفق کے ساتھ قاتل کا لانا اسکا قرینہ ہی جس سے حاصل مقام یہ ہو گا کہ خود بھی ایمان لاؤ اور دوسرون کے ایمان لانے کے واسطے بھی کوشش کرو اور ان اوامر کے ساتھ ان کے محل پر اجر و کرامت اور ترک پر ملامت ارشاد ہی۔

ایجاب ایمان باللہ و الرسول و انفاق فی سبیل اللہ

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝

تم لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (ایمان لاکر) جس مال مین تمکو اُس نے دوسرون کا قائم مقام بنایا ہی اُسمین سے (اُسکی راہ مین) خرچ کرو

(اس عنوان استخلاف مین اس طرف اشارہ ہی کہ یہ مال تم سے پہلے اور کسی کے پاس تھا اور اسی طرح تمہارے بعد کسی اور کے ہاتھ مین چلا جاویگا بس جب یہ سلسلہ

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

جسدن آپ مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو دیکھیں گے کہ انکا نور انکے آگے اور انکی داہنی طرف دوڑتا ہوگا آج تمکو بشارت ہو ایسے باغون کی جنکے نیچے سے نہرین جاری ہونگی

چیز نہین تو اُسکو اسطرح جوڑ جوڑ کر رکھنا کہ ضروری مصرف مین بھی خرچ نہ کیا جاوی حماقت محضہ ہی) سو (اس حکم کے موافق) جو لوگ تم مین سے ایمان لے آوین اور (ایمان لاکر اللہ کی راہ مین) خرچ کرین انکو بڑا ثواب ہوگا اور (جو لوگ ایمان نہ لاوین اُنسے ہم پوچھتے ہین کہ) تمہارے لیے اسکا کون سبب ہی کہ تم اللہ پر ایمان نہین لاتے (اسمین ایمان بالرسول آگیا) حالانکہ (دو داعی تمہارے ایمان لانے کے موجود ہین وہ یہ کہ) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم جنکی رسالت دلائل سے ثابت ہی) تمکو اسبات کی طرف بلا رہے ہین کہ تم اپنے رب پر (حسب تعلیم اُس رب کے) ایمان لاؤ (ایک داعی تو یہ ہوا) اور (دوسرا داعی یہ کہ) خود خدا نے تم سے (ایمان لینیکا بمیثاق الست مین) عہد لیا تھا (جسکا اجمالی اثر تمہاری فطرت مین بھی موجود ہی اور رسل مؤیدین بالبراہین نے بھی اُسکی یاددہانی کی سو اگر تمکو ایمان لانا ہو (تو یہ دو داعی کافی ہین ورنہ پھر ایمان لانے کے لیے کس داعی کا انتظار ہے کقولہ تعالیٰ فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ یؤمنون۔ آگے اس مضمون والرسول الخ کی اور شرح ہو کہ) وہ ایسا (رحیم) ہو کہ اپنے بندہ (خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر صاف صاف آیتین بھیجتا ہو (جو دلالت علی المقصود مین بوجہ حسن عبارت و وصف حقیت مین بوجہ اعجاز نہایت واضح ہین) تاکہ وہ (بندہ خاص) تمکو (کفر و جہل کی) تاریکیون سے (ایمان اور علم حقائق کی) روشنی کی طرف لاوی (کقولہ تعالیٰ لتخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربہم) اور بیشک اللہ تمہارے حال پر بڑا شفیق مہربان ہی (کہ اُس نے ایسا رسول مخرج من الظلمات تمہاری طرف بھیجا) اور (اس مضمون ہین تو ایمان نہ لانے پر سوال تھا اب عدم انفاق پر ہم پوچھتے ہین کہ) تمہارے لیے اسکا کون سبب ہی کہ تم اللہ کی راہ مین خرچ نہین کرتے حالانکہ (اسکا بھی ایک قوی داعی متحقق ہے وہ یہ کہ) سب آسمان اور زمین آخیر مین اللہ ہی کا رہ جاویگا (جب سب مالک مرجاوین گے اور وہی رہ جاویگا پس جب سب مال ایک روز چھوٹنا ہے تو خوشی سے کیون نہ دیا جاوی کہ ثواب بھی ہو۔ اور آسمان کا ذکر کرنا باوجودیکہ کوئی مخلوق اُسکی مالک نہین شاید اس نکتہ کے لیے ہو کہ جیسے آسمان بالاستقلال اُسکی ملک ہی اسی طرح زمین بھی حقیقۃً تو فی الحال بھی اور مآل مین ظاہراً بھی۔ یہ مضمون مستخلفین کی شرح کے طور پر ہو گیا آگے منفقین کے درجات کا تفاضل بتلاتے ہین کہ گو خرچ کرنا بوجہ مامور بہ ہونے کے ہر ایک کے لیے جو ایمان لاکر خرچ کرے موجب اجر ہی لیکن پھر بھی تفاوت ہی وہ یہ کہ) جو لوگ فتح مکہ سے پہلے (فی سبیل اللہ خرچ کر چکے اور (فی سبیل اللہ) لڑ چکے (اور جو کہ بعد فتح مکہ کے لڑے اور خرچ کیا دونون) برابر نہین (بلکہ) وہ لوگ درجہ مین ان لوگون سے بڑے ہین جنہون نے (فتح مکہ کے) بعد مین خرچ کیا اور لڑے اور (ہرن) اللہ تعالیٰ نے بھلائی (یعنی ثواب) کا وعدہ سب سے کر رکھا ہی اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہی (اس لیے ثواب دونون وقت کے عمل پر دینگے اس لیے جن لوگون کو موقع فتح کے قبل خرچ کا نہین ملا ہم انکو بھی ترغیبا کہتے ہین کہ) کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح (یعنی خلوص کے ساتھ) قرض کے طور پر دے پھر خدا تعالیٰ اُس (دیے ہوئے ثواب) کو اُس شخص کے لیے بڑھاتا چلا جاوی اور (مضاعفۃ کے ساتھ) اُس کے لیے اجر پسندیدہ (تجویز کیا گیا) ہے (مضاعفۃ سے زیادہ فی الکم اور کریم سے زیادۃ فی الکیف کی طرف اشارہ ہی) ف اور اس تفاوت قبل الفتح و بعد الفتح کی وجہ روح المعانی مین یہ لکھی ہے کہ قبل فتح نصرت بالنفس والمال کی احتیاج زیادہ تھی کیونکہ مسلمان کم تھے اور اعداء زیادہ تھے اور غنائم وغیرہ کی بھی امید نہ تھی اس لیے انفاق و قتال اقع و اشد علی النفس تھا اور بعد مین ان اُمور مین تفاوت ہو گیا ربط اوپر ایمان و انفاق فی سبیل اللہ کا امر تھا آگے دو باتین بتلاتے ہین ایک یہ کہ ایمان مطلوب و مامور بہ وہ ہی جو کامل ہو یعنی اُسمین اقرار کے ساتھ تصدیق بھی ہو اور اعمال صالحہ بھی ہون اس لیے ذکر مؤمنین کے بعد منافقین کا حرمان و خسران جنکو تصدیق حاصل نہ تھی اور اُس کے بعد ترک خشوع پر کہ متصل ہی اخلال بالاعمال کا معاتبہ و تحذیر ارشاد ہوا اور دوسرا امر اس ایمان کامل کی اور بمقتضائے مقام اُس ایمان کے فروع مین سے انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت اور اُسپر بشارت ذکر کرنا مقصود ہو چنانچہ آیات آیندہ کے اول و آخر مین یہی مضمون ہی اور ہر چند کہ اوپر بھی اجمالاً فضیلت اسکی مذکور ہی لیکن وہان تبعاً و تقویۃً للامر ہی اور یہان مقصوداً و مستقلاً ہی پھر عنوان بھی مختلف ہی پس تکرار بھی نہ ہوا اور تتمیم مقابلہ کے لیے درمیان مین منافقین کے ساتھ اور آخر مین مؤمنین کے بعد کفار غیر متقین و غیر مصدقین کی مذمت و عقوبت کا بیان ہی۔

بشارت مؤمنین مصدقین و خسارت و مذمت منافقین و کافرین و مذمت غیر خاشعین

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ۔

النحو جنت خبر للبشری یعنی البشری ۱۲

ملحقات الترجمۃ

لے قولہ نی ان کھلو کہ مؤمنین ایمان لانا ہوا خذۃ من المدرک والخازن للاشکال کون الآیۃ خطابا للکفار کدل علیہ قولہ تعالیٰ امنوا الخ فافہم"

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ

جنمیں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے جس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کریں

قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝

انکو جواب دیا جاویگا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ پھر روشنی تلاش کرو پھر اُن کے درمیان میں ایک دیوار قائم کردیجاویگی جسمیں ایک دروازہ ہوگا اُسکے اندرونی جانب میں رحمت ہوگی اور بیرونی جانب کی

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ

یہ انکو پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کہ تھے تو سہی لیکن تمنے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا اور تم منتظر رہا کرتے تھے اور تم شک کیا کرتے تھے اور تمکو تمہاری بیہودہ تمناؤں نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا

اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ

خدا کا حکم آپہونچا اور تمکو دھوکہ دینے والے نے اللہ کے ساتھ دھوکہ میں مبتلا رکھا تھا غرض آج نہ تم سے کوئی معاوضہ لیا جاویگا اور نہ کافروں سے تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی

مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

تمہاری رفیق ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے کیا ایمان والوں کے لیے اسبات کا وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل خدا کی نصیحت کے اور جو دین حق نازل ہوا ہے اُسکے سامنے جھک جاویں اور اُن لوگوں کی طرح

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ

نہ ہوجاویں جنکو ان کے قبل کتاب ملی تھی پھر اُن پر ایک زمانہ دراز گذر گیا پھر اُن کے دل سخت ہو گئے اور بہت سے آدمی اُنمیں کے کافر ہیں یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اُسکے خشک ہونے

مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ

پیچھے زندہ کردیتا ہے ہم نے تم سے اس کے نظائر بیان کردیئے ہیں تاکہ تم سمجھو بلاشبہہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دیں گے اُنکے

لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ

بڑھا دیا جاویگا اور اُنکے لیے اجر پسندیدہ ہے اور جو لوگ اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ایسے ہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں اُن کے لیے

اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ ع

انکا اجر اور اُنکا نور ہوگا اور جو لوگ کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ دوزخی ہیں

ع ۲ ۹ ۱۸

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ ع (وہ دن بھی قابل یاد کرنیکے ہے جسمیں آپ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دیکھیں گے کہ اُنکا نور اُن کے آگے اور اُنکی داہنی طرف دوڑتا ہوگا (یہ نور پل صراط پر سے گذرنے کے لیے اُن کے ہمراہ ہوگا۔

اللغات انظرونا انتظرونا فتنتم من الفتنة بمعنے الاضلال الامد الغایة

النحو قوله يوم يقول بدل يوم السابق قوله اقرضوا الله جملة معترضة لبيان علة الحكم

اور ایک روایت مین ہے کہ بائین طرف بھی ہوگا کذا فی الدر المنثور تو تخصیص داہنی طرف کی شاید اس لیے ہو کہ اُس طرف نور زیادہ قوی ہو آور نکتہ اس تخصیص مین شاید یہ ہو کہ شعار مہمان کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین دیے جائینگا اور سامنے نور ہونا ایسے موقع پر عادت شائعہ ہے اور اُن سے کہا جاویگا کہ آج تم کو بشارت ہو ایسے باغون کی جنکے نیچے سے نہرین جاری ہونگی جنمین وہ ہمیشہ رہین گے (اور یہ بڑی کامیابی ہے) (یا تو یہ بات بھی اُسی وقت کہی جاوے یا وقت اخبار کے کہی جارہی ہے آور بشر کہنے والے غالباً فرشتے ہین لقولہ تعالیٰ تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا الخ یا حق تعالیٰ اس خطاب سے مشرف فرماوین اور یہ وہ دن ہوگا) جسمین منافق مرد اور منافق عورتین مسلمانون سے (پل صراط پر) کہینگے کہ (ذرا) ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلین (یہ اُسوقت ہوگا جبکہ مسلمان اپنے اعمال وایمان کی برکت سے بہت آگے بڑھ جاوین گے اور منافقین جو کہ پل صراط پر مسلمانون کے ساتھ چڑھائے جاوینگے پیچھے اندھیرے مین رہ جاوین گے خواہ اُنکے پاس پہلے ہی سے نور نہ ہو یا جیسا کہ درمنثور کی ایک روایت مین ہے کہ اُن کے پاس بھی قدرے نور ہوا ور پھر وہ گل ہوجاوے اور حکمت عطا فرمانے مین یہ ہو کہ دنیا مین ظاہر مین باعتبار اعمال کے وہ مسلمانون کے ساتھ رہا کرتے تھے مگر باعتبار اعتقاد کے دل سے جدا تھے اس لیے اُنکو اولاً بمقتضائے اُن اعمال ظاہری کے نور مل جاوے مگر بمقتضائے فقدان تصدیق پھر وہ مفقود ہوجاوے۔ و نیز اُن کے خداع کی جزا بھی ہو کہ اول اُنکو نور ملگیا پھر خلاف گمان مفقود ہوگیا غرض وہ مسلمانون سے ٹھہرنے کو کہینگے) اُنکو جواب دیا جاویگا (یہ جواب دینے والے خواہ فرشتے ہون یا مؤمنین ہون) کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ پھر (وہان سے) روشنی تلاش کرو (حسب روایت درمنثور اس پیچھے سے مراد وہ جگہ ہی جہان بعد ظلمت شدید پل صراط پر چڑھنے کے وقت نور تقسیم ہوا تھا یعنی نور تقسیم ہونے کی جگہ وہ ہی وہان جاکر ڈھونڈو چنانچہ وہ اُدھر جاوین گے جب وہان بھی کچھ نہ ملیگا پھر ادھر ہی آوین گے) پھر (مسلمانون کے پاس نہ پہنچ سکینگے بلکہ اُن (فریقین) کے درمیان مین ایک دیوار قائم کردیجاویگی جسمین ایک دروازہ (بھی) ہوگا (جسکی کیفیت یہ ہوگی کہ) اُسکے اندرونی جانب مین رحمت ہوگی اور بیرونی جانب کی طرف عذاب ہوگا (حسب روایات درمنثور یہ دیوار اعراف ہی اور اندرونی جانب سے مراد مومنین کی طرف والی جانب اور بیرونی جانب سے مراد کافرون کی طرف والی جانب اور رحمت سے مراد جنت اور عذاب سے مراد دوزخ - اور شاید یہ دروازہ بات چیت کے لیے ہو یا اسی دروازہ مین سے جنت مین جانیکا رستہ ہو اور زیادہ تحقیق اعراف کی سورہ اعراف کے رکوع پنجم مین گذری ہی غرض جب انہین اور مسلمانون مین دیوار حائل ہوجاویگی اور یہ خود تاریکی مین رہ جاوین گے تو اُسوقت) یہ (منافق) اُن (مسلمانون) کو پکارین گے کہ کیا (دنیا مین) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے (یعنی اعمال وطاعات مین تمہاری شرکت کرتے تھے تو آج بھی رفاقت کرنا چاہیے) وہ (مسلمان) کہینگے کہ (ہان) تھے تو سہی لیکن (ایسا ہونا کس کام کا کیونکہ محض ظاہر مین ساتھ تھے اور باطنی حالت تمہاری یہ تھی کہ) تمنے اپنے کو گمراہی مین پھنسا رکھا تھا اور (وہ گمراہی یہ تھی کہ تم پیغمبر اور مسلمانون سے عداوت رکھتے تھے اور اُن پر حوادث وارد ہونے کے تم منتظر (اور متمنی) رہا کرتے تھے اور (اسلام کے حق ہونے مین) تم شک رکھتے تھے اور تمکو تمہاری بیہودہ تمناؤن نے دھوکہ مین ڈال رکھا تھا یہانتک کہ تم پر خدا کا حکم آپہنچا (مراد بیہودہ تمناؤن سے یہ کہ اسلام مٹ جاویگا اور یہ کہ ہمارا مذہب حق اور موجب نجات ہی - آور مراد حکم خدا سے موت ہی یعنی عمر بھر ان ہی کفر پر مصر رہے تو بہ بھی نہ کی) اور تمکو دھوکہ دینے والے (یعنی شیطان) نے اللہ کے ساتھ دھوکہ مین ڈال رکھا تھا (وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم پر مواخذہ نہ کریگا حاصل مجموعہ کا یہ ہی کہ اِن کفریات کی وجہ سے تمہاری معیت ظاہریہ نجات کے لیے کافی نہین) غرض آج نہ تم سے کوئی معاوضہ لیا جاویگا اور نہ کافرون سے (یعنی اول تو معاوضہ دینے کے واسطے تمہارے پاس کوئی چیز ہے نہین لیکن بالفرض اگر ہوتی بھی تب بھی مقبول نہ ہوتی کیونکہ یہ دار الجزا ہے دار العمل نہین اور) تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہاری (ہمیشہ کے لیے) رفیق ہے اور وہ (واقعی) بُرا ٹھکانا ہی (یہ قول فالیوم الخ یا تو مؤمنین کا ہوا یا حق تعالیٰ کا اس تمامتر بیان سے ثابت ہوگیا کہ جس ایمان مین تصدیق نہ ہو وہ کالعدم ہی آگے بتلاتے ہین کہ جس ایمان مین طاعات ضروریہ کی کمی ہو وہ گو کالعدم نہین لیکن کامل بھی نہین اسلیے اُسکی تکمیل کے لئے بصورت عتاب کے مسلمانون کو حکم فرماتے ہین پس ارشاد ہوتا ہی کہ) کیا ایمان والون (مین سے جو لوگ طاعات ضروریہ مین اخلال کرتے ہین جیسے عصاۃ مؤمنین کی حالت ہوتی ہی تو کیا اُن) کے لیے (ابھی) اسبات کا وقت نہین آیا کہ اُن کے دل خدا کی نصیحت کے اور جو دین حق (سنجانب اللہ) نازل ہوا ہی (کہ وہی نصیحت خداوندی ہی) اُسکے سامنے جھک جاوین (یعنی دل سے عزم پابندی طاعات ضروریہ وترک معاصی کا کرلین اور اسکو خشوع بمعنے سکون اسلیے کہا کہ دل کا حالت مطلوبہ پر کہ شابہ حالت اصلیہ کے ہو رہنا سکون ہی اور معصیت کی طرف جانا شابہ حرکت کے ہی) اور (خشوع بالمعنی المذکور مین دیر کرنے سے جسکا حاصل تاخیر فی التوبہ ہی) اُن لوگون کی طرح نہ ہوجاوین جنکو اُنکی قبل کتاب (آسمانی) ملی تھی (یعنی یہود و نصاریٰ کہ اُنہون نے بھی برخلاف تقضای اپنی کتابون کے شہوات ومعاصی مین

ملحقات الرحیمیہ

۱۵ قولہ الی الذین آمنوا الخ کہتے ہین الخ اشارۃ الی ان المراد غیر الخاشعین لقرینۃ المقام ونقل فی الروح عن الزجاج فانصرت بہ الخشوع متابعۃ لما فی الروح من تفسیرہ بالانقیاد اتم ہ وامرہ وذا ہو دلالۃ علی اصل جامع بین الاحکام من غیر تبیان دلالۃ منثور یہ وبیانہ الرابعۃ التی فی الدر عن ابن عباس قال لما قدم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فاصابوا من ہین الدنیا ما اصابوا بعد ما کان بہم من الجہد فکانہم فتروا فنزلت الم یان للذین آمنوا الخ ہ وہذہ تفید ان ترک المستحب حیث لا لازم ہ وہو ما علی ترک المستحب والا لازم ہ وہو ما لزم المستحب الا صراری علیہ اعتقادا وہمین الرابعۃ التی ذکرت فی آخر السورۃ بصفۃ انہا ابتدعت ہ ما کتبت ۱۲

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ

تم خوب جان لو کہ دنیوی حیات محض لہو ولعب اور زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال اور اولاد مین ایک کا دوسرے سے زیادہ کرنا ہی جیسے مینہ ہے کہ اسکی پیداوار

نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا

کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہی پھر وہ خشک ہو جاتی ہی سو اسکو تو زرد دیکھتا ہی پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہی اور آخرت مین عذاب شدید ہی اور خدا کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہی اور

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ

دنیوی زندگانی محض دھوکہ کا اسباب ہی تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور ایسی جنت کی طرف جسکی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی برابر ہی وہ ان لوگون

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

کے واسطے تیار کی گئی ہی جو اللہ پر اور اسکے رسولون پر ایمان رکھتے ہین یہ اللہ کا فضل ہی وہ اپنا فضل جسکو چاہتا ہی عنایت کرتا ہی اور اللہ بڑے فضل والا ہی

انہاک شروع کیا) پھر (اسی حالت مین) اُنپر ایک زمانہ دراز گذر گیا (اور توبہ نہ کی) پھر (اس توبہ نہ کرنے سے) اُن کے دل (خوب ہی) سخت ہو گئے (کہ ندامت و ملامت اضطراری بھی نہ ہوتی تھی) اور (اسکی نوبت یہانتک پہونچی کہ اُسی قساوت کی بدولت) بہت سے آدمی انمین کے (آج) کافر ہین (کیونکہ معصیت اجتناب اعتیاد واصرار استحسان وعار قبول حق وعداوت نبی ناصح کی وجہ سے مفضی الی الکفر ہو جاتی ہی مطلب یہ کہ مسلمان کو بلدی توبہ کر لینا چاہیے کیونکہ بعض اوقات پھر توبہ کی توفیق نہین رہتی اور بعض اوقات کفر تک نوبت پہونچ جاتی ہے - آگے فرماتے ہین کہ اگر تم لوگون کے دلون مین معاصی سے کوئی خرابی کم وبیش پیدا ہو گئی ہو تو اُسکو اس وہم سے مانع توبہ نہ سمجھو کہ اب توبہ سے کیا اصلاح ہو گی بلکہ) یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ (کی ایسی شان ہے کہ وہ) زمین کو اُسکے خشک ہونے کے پیچھے زندہ کر دیتا ہی (بس اسیطرح توبہ کرنے پر اپنی رحمت سے قلب مردہ کو زندہ اور درست کر دیتا ہی پس مایوس نہ ہونا چاہیے کیونکہ) ہم نے تم سے اس کے نظائر بیان کر دیئے ہین تاکہ تم سمجھو (نمونہ سے مراد جیسا مارک مین ہی احیاء ارض ہے اور شاید جمع لانا بوجہ تکرار وقوع کے ہو یا جنسیت مین جمیعت ملحوظ نہ ہو - آگے فضیلت انفاق مذکور بالا کی ارشاد ہی یعنی) بلاشبہہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتین اور یہ (صدقہ دینے والے) اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہی ہین وہ صدقہ (باعتبار ثواب کے) ان کے لیے بڑھا دیا جاویگا اور (مضاعفہ کے ساتھ) اُن کے لیے اجر پسندیدہ (تجویز کیا گیا) ہو (تفسیر اسکی ابھی گذر چکی ہی) اور (آگے فضیلت ایمان مذکور بالا کی ارشاد ہی کہ) جو لوگ اللہ پر اور اُسکے رسولون پر (پورا) ایمان رکھتے ہین (جسکا مطلوب ہونا اوپر معلوم ہوا ہو کہ اسمین تصدیق اور پابندی طاعات علی وجہ الکمال ہو) ایسے ہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہین (جسکا بیان سورہ نساء کے رکوع نہم مین آچکا ہی یعنی یہ مراتب کمال ایمان کامل ہی کی بدولت نصیب ہوتے ہین اور شہید کا حاصل باذل نفس فی اللہ ہی کو قتل ہونا اختیار سے خارج ہی) اُن کے لیے (جنت مین) اُنکا اجر (خاص اور صراط پر) اُنکا نور (خاص) ہوگا اور (آگے کفار کا مقابلہ کے لیے ذکر فرماتے ہین کہ) جو لوگ کافر ہوئے اور ہماری آیتون کو جھٹلایا یہی لوگ دوزخی ہین ف پل صراط پر کافرون کا حال اسلیے نہین بیان کیا کہ وہ موافق ظاہر آیت ادخلوا ابواب جہنم آخر صراط پر نہ چڑھین گے بلکہ دروازون سے داخل ہونگے وصرح بالانشاء عبدالقادر الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ویؤیدہ بعض مافی الدر بہنار بط اوپر آخرت کے مثوبات وعقوبات کا ذکر تھا آگے آخرت کا واجب الاہتمام اور باقی ہونا اور دنیا کا کہ جسکا اشتغال مانع ہوتا ہے اہتمام آخرت سے ناقابل التفات وفانی ہونا مذکور ہے بدل علی ہذا الغرض قولہ تعالیٰ سابقوا الخ

ترجمہ فی الدنیا وترغیب فی الاخرۃ

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ خوب جان لو (آخرت کے مقابلہ مین) دنیوی حیات (ہرگز قابل اشتغال مقصود نہین کیونکہ) وہ محض لہو ولعب اور (ایک ظاہری) زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا (قوت وجمال اور دنیوی یسر وکمال مین) اور اموال اور اولاد مین

اللغات قولہ ثم ثم دعاء الاستکثار کما فی المدارک ۱۲

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

کوئی مصیبت نہ دنیا مین آتی ہو　　اور نہ خاص تمہاری جانون مین مگر وہ ایک کتاب مین لکھی ہین قبل اس کے کہ ہم اُن جانون کو پیدا کرین، اللہ کے نزدیک آسان کام ہی

لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ

تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہی تم اُس پر رنج نہ کرو　　اور تاکہ جو چیز تمکو عطا فرمائی ہی اُسپر اترائو نہین اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہین کرتا جو ایسے ہین کہ خود بھی بخل کرتے ہین

النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

اور دوسرے لوگون کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہین اور جو شخص اعراض کریگا تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہین سزاوار حمد ہین

ایک کا دوسرے سے اپنے کو زیادہ تبلانا ہی (یعنی مقاصد دنیا کے یہ ہین کہ بچپن مین لہو ولعب کا غلبہ رہتا ہی اور جوانی مین زینت وتفاخر کا اور بڑھاپے مین مال دولت آل اولاد کو گنوانا اور یہ سب مقاصد فانی اور خواب وخیال محض ہین جسکی مثال ایسی ہی) جیسے مینہ (برستا) ہے کہ اُسکی پیداوار (کھیتی) کاشتکار دل کو اچھی معلوم ہوتی ہی پھر وہ (کھیتی) خشک ہوجاتی ہی سو اُسکو تو زرد دیکھتا ہی پھر وہ چورا چورا ہوجاتی ہی (اسیطرح دنیا چند روزہ بہار ہی پھر زوال واضمحلال یہ تو دنیا کی حالت ہوئی) اور آخرت (کی کیفیت یہ ہی کہ اُس مین) دو چیزین ہین ایک تو کفار کے لئے) عذاب شدید ہی اور (دوسرے اہل ایمان کے لیے) خدا کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہی (اور یہ دونون باقی ہین پس آخرت تو باقی ہی) اور دنیوی زندگانی محض (فانی ہی جیسے فرض کرو کہ ایک) دھوکہ کا اسباب ہی (دوم تفرقہ فی المال عمران قریبا من الاخیرین جب متاع دنیا فانی اور دولت آخرت باقی ہی جو ایمان کی بدولت نصیب ہوتی ہی تو تمکو چاہیے کہ) تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور (نیز) ایسی جنت کی طرف جسکی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی برابر ہی (یعنی اس سے کم کی نفی ہی زیادہ کی نفی نہین اور) وہ اُن لوگون کے واسطے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اُس کے رسولون پر ایمان رکھتے ہین (اور) یہ (مغفرت ورضوان) اللہ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جسکو چاہین عنایت کرین اور اللہ بڑے فضل والا ہی (اسمین اشارہ ہی کہ اپنے اعمال پر کوئی مغرور نہ ہو اور اپنے اعمال پر استحقاق جنت کا مدعی نہ ہو یہ محض فضل ہی جسکا مدار مشیت پر ہی مگر ہم نے اپنی رحمت سے ان علمون کے کرنیوالون کے ساتھ مشیت متعلق کرلی اگر ہم چاہتے تو مشیت کو متعلق نہ کرتے کہ القدرۃ تتعلق بالضدین) ربط دنیا کی دو حالتین ہین مسرت اور مضرت اور یہ دونون مختلف حیثیتون سے اشتغال بالآخرت سے مانع ہوجاتی ہین اور پر سرار نعمت کا ذکر تھا کہ اس کے فنا کو پیش نظر رکھ کر مانع نہ ہو دیا جاوے آگے ضراء مصیبت کا ذکر ہی کہ اس کے مقدر ہونے کو پیش نظر رکھ کر مانع نہ ہونے دیا جاوے اور چونکہ سراء کا مانع ہونا اکثر ہی اس لیے مقدر ہونے کی صفت مین اُسکو بھی شریک کرکے اُسکی عدم مانعیت عن الآخرۃ کو مکرر فرمادیا اور چونکہ نعمت سے فخر وبخل وغیرہ صفات ذمیمہ پیدا ہوجاتے ہین اور وہ احیانا اعراض عن الحق تک مفضی ہوجاتے ہین اس لیے ان ذمائم پر وعید بھی فرماتے ہین

ذم جزع بر نقم وفرح بر نعم ودیگر ذمائم مانعہ عن الآخرۃ

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ کوئی مصیبت دنیا مین آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانون مین مگر وہ (سب) ایک کتاب مین (یعنی لوح محفوظ مین) لکھی ہین قبل اسکے کہ ہم اُن جانون کو پیدا کرین (یعنی تمام مصیبتیں خارجی ہون یا داخلی وہ سب مقدر ہین اور) یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہی (کہ قبل وقوع کے لکھدیا کیونکہ اُسکو علم غیب حاصل ہی اور ہم نے یہ بات تبلا اسواسطے دی ہی) تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہی (عافیت یا اولاد یا مال) تم اُس پر (اتنا) رنج نہ کرو (کہ مانع ہوجاوے اشتغال بالآخرۃ وابتغاء مرضاۃ حق سے اور رنج طبعی کا مضائقہ نہین اور) تاکہ جو چیز تمکو عطا فرمائی ہی (اُسکی نسبت بھی یہی سمجھ کر کہ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت وفضل سے ہمارے لیے عطا فرمانا تجویز کردیا تھا اور اُسی نے ہمکو دی ہی) اُسپر اترائو نہین (کیونکہ اترانا وہ تو جسکا استحقاق ذاتی ہو اور جب دوسرے کی مشیت وحکم سے ایک چیز ملی ہے اُسپر اترانے کا کیا استحقاق ہے) اور (آگے اس اترانے پر وعید ہی کہ) اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہین کرتا (اختیال اکثر فضائل داخلیہ پر اترانے مین اور فخر اکثر اشیاء خارجہ مال وجاہ وغیرہ پر اترانے مین مستعمل ہوتا ہی آگے بخل کی مذمت ہی کہ) جو ایسے ہین کہ (حب دنیا کی وجہ سے) خود بھی (حقوق مرضیہ عند اللہ مین صرف

النحو قولہ ولا تفرحوا علۃ لما دل علیہ کون المصیبۃ مکتوبۃ وہو کون المکتوبۃ والاخبار عنہ ۱۲

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ

ہم نے اپنے پیغمبرون کو کھلے کھلے احکام دیکر بھیجا اور ہم نے اُنکے ساتھ کتاب کو اور انصاف کرنے کو نازل کیا تاکہ لوگ اعتدال پر قائم رہین اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جسمین شدید ہیبت ہو

شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوْحًا

اور لوگون کے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہین اور تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ بے دیکھے اُسکی اور اُس کے رسولون کی کون مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ قوی اور زبردست ہے اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر

وَّإِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ

بنا کر بھیجا اور ہم نے اُنکی اولاد مین پیغمبری اور کتاب جاری رکھی سو اُن لوگون مین بعضے تو ہدایت یافتہ ہوئے اور بہت سے انمین نافرمان تھے پھر اُنکے بعد اور رسولون کو پے بدپے کرکے

بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْإِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَأْفَةً وَّرَحْمَةً ۚ

بھیجتے رہے اور اُن کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ہم نے اُنکو انجیل دی اور جن لوگون نے اُنکا اتباع کیا تھا ہم نے اُنکے دلون مین شفقت اور ترحم پیدا کیا

صرف کرنے سے) بخل کرتے ہین (کہ اپنی شہوات و معاصی مین کتنا ہی اسراف کرین) اور (معصیت لازمہ کے ساتھ معصیت متعدیہ کے بھی مرتکب ہوتے ہین کہ) دوسرے لوگون کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہین (الذین آمنہ سے جو کہ ترکیب مین بدل ہے یہ مقصود نہین کہ وعید مجموعہ افعال کے ساتھ متعلق ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ہر ذمیمہ پر وعید ہے بلکہ اشارہ اسطرف ہے کہ حب دنیا ایسی چیز ہے جس سے اکثر صفات ذمیمہ پیدا ہوجاتے ہین اختیال اور افتخار بھی اور بخل بھی وغیرذلک) اور (یہی حب دنیا کا) مقتضی الی الاعراض عن الحق ہوجاتی ہے جسکے حق مین یہ وعید ہے کہ) جو شخص (دین حق سے جسکی ایک فرع انفاق فی سبیل اللہ بھی ہے) اعراض کریگا تو اللہ تعالیٰ (کا کچھ ضرر نہین کیونکہ وہ سب کی عبادت اور اموال سے) بے نیاز ہین (اور اپنی ذات وصفات مین کامل اور) سزاوار حمد ہین (اس لیے استکمال بالغیر وہان محال ہے)

ربط اوپر اعلموا سے حمید تک دنیا کا غیر مہتم بالشان ہونا اور اُس کے درمیان مین وفی الآخرۃ سے آخرت کا مہتم بالشان ہونا ارشاد ہوا ہے آگے بھی اُسکے اہتمام شان کو اسطرح بیان فرماتے ہین کہ اصل مین ہم نے اسی آخرت کے درست کرنے کے لیے رسولون کو بھیجا اور احکام مقرر کیے اور نصرت دین کے لیے بالخصوص حدید پیدا کیا اور تبعًا ان چیزون مین تمہارے دنیوی منافع بھی رکھدیے پس دنیا مقصود بالعرض اور آخرت مقصود بالذات ہوئی۔

مقصودیت اصلاح آخرت بالذات و اصلاح دنیا بالعرض

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (۲۵) ہم نے (اسی اصلاح آخرت کے لیے) اپنے پیغمبرون کو کھلے کھلے احکام دیکر بھیجا اور ہم نے اُن کے ساتھ کتاب کو اور (اُس کتاب مین بالخصوص) انصاف کرنے (کے حکم) کو (جسکا تعلق حقوق العباد سے ہی) نازل کیا تاکہ لوگ (حقوق اللہ و حقوق العباد مین) اعتدال پر قائم رہین (اسمین ساری شریعت آگئی کہ بین الافراط والتفریط ہی) اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جسمین شدید ہیبت ہو (تاکہ اس کے ذریعہ سے عالم کا انتظام رہے کہ ڈر سے بہت سی بے انتظامیان بند ہوجاتی ہین) اور (اس کے علاوہ) لوگون کے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہین (چنانچہ اکثر آلات مین لوہے کا خرچ ہے) اور (اس لیے لوہا پیدا کیا) تاکہ اللہ تعالیٰ (ظاہری طور پر) جان لے کہ بے (اسکے کہ خدا کو) دیکھے اُسکی اور اسکے رسولون کی (یعنی دین کی) کون مدد کرتا ہے (کیونکہ لوہا جہاد مین بھی کام آتا ہے تو یہ بھی اخروی نفع ہوا اور حکم جہاد اللہ تعالیٰ کی احتیاج کی وجہ سے نہین کیونکہ) اللہ تعالیٰ (خود) قوی زبردست ہے (بلکہ تمہارے ثواب کے لیے ہی) **ربط** اور ارسال رسل بغرض اصلاح خلق کے اجمالًا مذکور تھا آگے بعض خاص رسل کا ارسال بغرض اصلاح امم اور ان امم مین بعض کا اصلاح پذیر ہونا اور بعض کا نہ ہونا اور مومنین کو قبول اصلاح کا امر ارشاد ہے

احوال بعضے از رسل و امم سابقین و ایجاب ایمان بر لاحقین

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّإِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ (۲۶) ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْإِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَأْفَةً وَّرَحْمَةً ۚ

اللغات انزلنا الحدید الراد خلقنا مجازا کانہ لکون کل شئی مقدرا فی اللوح لما خلق کما تنزل المخوف فیہ باس صفۃ للحدید لانہ فی حکم النکرۃ قولہ ولیعلم عالما مقتدرا ای انزل لیعلم۔ قولہ فمنہم ای الذین اتبعوہ

وَرَهْبَانِيَّةً ۟ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ

اور راہبانیت کو رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا ہم نے اُنپر اسکو واجب نہ کیا تھا لیکن انہون نے حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے اسکو اختیار کیا تھا سو اُنہون نے اُسکی پوری رعایت نکی سو اُنمین سے جو لوگ ایمان لائے ہم نے

أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ

اُنکو اُنکا اجر دیا اور بہت سے اُنمین نافرمان ہین اے ایمان رکھنے والو اللہ سے ڈرو اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمکو اپنی رحمت سے دوحصے دیگا اور تمکو ایسا نور

نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

عنایت کریگا کہ تم اُسکو لیے ہوئے چلتے ہوگے اور تمکو بخشدیگا اور اللہ غفور رحیم ہے تاکہ اہل کتاب کو یہ بات معلوم ہوجاوے کہ اُن لوگون کو اللہ کے فضل کے کسی جزو پر بھی دسترس نہین

وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ مین ہے وہ جسکو چاہے دیدے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

ع ۴ ۲۰

وَرَهْبَانِيَّةً ۟ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿۲۷﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۲۸﴾ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۲۹﴾ اور ہم نے

(اسی اصلاح آخرۃ خلق کے لیے) نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ہم نے اُن کی اولاد مین پیغمبری اور کتاب جاری رکھی (یعنی اُنکی اولاد مین بھی بعضے پیغمبر اور اُنمین بعضے صاحب کتاب بنائے) سو (جن جن لوگون کے پاس یہ پیغمبر آئے) اُن لوگون مین بعضے تو ہدایت یافتہ ہوئے اور بہت سے اُنمین نافرمان تھے (اور یہ مذکور پیغمبر تو صاحب شریعت مستقلہ تھے کہ اُنمین بعضے خواہ صاحب کتاب ہون جیسے موسیٰ علیہ السلام جو حضرت نوح اور ابراہیم دونو کی اولاد مین تھے علیہم السلام خواہ صاحب کتاب نہ ہون جیسے ہود اور صالح علیہما السلام کہ شریعت اُنکی مستقل تھی مگر صاحب کتاب ہونا اُنکا منقول نہین اور اگر ہون تب بھی آیت کے خلاف نہین بہرحال بہت سے نبی تو صاحب شریعت مستقلہ بھیجے) پھر اُن کے بعد اور رسولون کو (جو کہ صاحب شریعت مستقلہ نہ تھے) یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے (جیسے موسیٰ علیہ السلام کے بعد متابع توراۃ بہت سے پیغمبر آئے) اور اُن کے بعد (پھر ایک صاحب شریعت مستقلہ کو یعنی) عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ہم نے اُنکو انجیل دی اور (اُن کی امت مین دو قسم کے لوگ ہوئے ایک اُنکا اتباع کرنے والے یعنی اُنپر ایمان لانیوالے اور دوسرے انکار کرنے والے) اور جن لوگون نے اُنکا اتباع کیا تھا (یعنی قسم اول) ہم نے اُن کے دلون مین شفقت اور ترحم (باہمدگر جو کہ اخلاق حمیدہ مین سے ہی) پیدا کر دیا (کقولہ تعالیٰ فی الضحیٰ رحماء بینہم اور شاید بوجہ اس کے کہ اُنکی شریعت مین جہاد نہ تھا اسکی مقابل کی صفت اشداء علی الکفار ذکر نہین فرمائی غرض غالب اُن پر ترحم تھا) اور (ہماری طرف سے تو اُن لوگون کو صرف اتباع فی الاحکام کا امر ہوا تھا لیکن ان متبعین مین بعضے وہ ہوئے کہ) اُنہون نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا (حاصل رہبانیت کا ترک اختلاط و ترک نکاح و ترک لذات ہوا اور سبب اس ایجاد کا یہ ہوا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب لوگون نے احکام کو چھوڑنا شروع کیا تو بعضے اہل حق بھی تھے کہ وہ اظہار حق کرتے رہتے تھے یہ بات اہل ہوا کو گران گزری اور اُنہون نے اپنے ملوک سے درخواست کی کہ ان لوگون کو مجبور کیا جاوے کہ ہماری ہم مشرب بنکر رہین جب اُنکو مجبور کیا گیا تو اُنہون نے درخواست کی کہ ہمکو اجازت دیجاوے کہ تم لوگون سے کوئی تعلق و غرض نہ رکھین اور آزادانہ زندگی بسر کرین خواہ گوشہ مین بیٹھکر یا سفر و سیاحت مین عمر گذار کر چنانچہ اسی پر وہ چھوڑ دیئے گئے کذا فی الدر المنثور اس مقام پر ان ہی کا ذکر ہے کہ اُنہون نے اُسکو ایجاد کر لیا) ہم نے اُنپر اسکو واجب نہ کیا تھا لیکن اُنہون نے حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے (کہ اپنے دین کو محفوظ رکھین) اسکو اختیار کیا تھا سو (ان راہبون مین زیادہ وہ ہوئے کہ) اُنہون نے اُس (رہبانیت) کی پوری رعایت نہ کی (یعنی جس غرض سے اُسکو اختیار کیا تھا اور وہ غرض طلب رضا حق تھی اسکا اہتمام نہین کیا یعنی احکام کی بجاآوری نہ کی گو صورۃً رہبان ہوا اور بعضے بجاآوری احکام مین سرگرم رہے پس ان رہبانون مین دو قسم کے ہوگئے مراعی اور غیر مراعی اور اُنمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللغات رهبانية الفعلة المنسوبة الى الرهبان وهو الخائف فعلان وهو منسوب لفعل بضم ففتح الظاهر - قوله الا ابتغاء يجيء لكن فعله بالا تيان الخ

النحو قوله لئلا يعلم لا زائدة "

کے معاصر تھے اُن کے لیے حق رعایت کی شرط یہ ہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوین سو رعایت کی اس فرد خاص کے اعتبار سے مراعی وہ ہوئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور غیر مراعی وہ ہوئے جو آپ پر ایمان نہین لائے) سو انمین سے جو لوگ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہم نے) اُنکو اُنکا اجر (موعود) دیا (مگر ایسے کم تھے) اور زیادہ انمین نافرمان ہین (کہ آپ پر ایمان نہین لائے اور بوجہ لاکثر حکم الکل کے کثیر کی عدم رعایت کو فما رعوہا سے تعبیر فرمادیا گیا پس یہ نفی باعتبار اکثر کے ہوا اور باعتبار نفی عن الاکثر کے یہی ما رعوہا دال ہے رعایت بعض پر اسلئے فآتینا الخ سے ان دونون قسمون کی تفصیل صحیح ہوگئی۔ اور رہبانیت بالمعنی المذکور گو بدعت لغویہ تھی مگر بدعت شرعیہ نہ تھی کیونکہ اہل حق کسی شریعت کے اہل بدعت نہین ہوئے پھر آیت مین اس ابتداع پر ملامت نہ ہونا بلکہ اسکی عدم رعایت پر ملامت فرمانا خود اسکی دلیل ہی۔ اور ایسی رہبانیت سی نہی اس شریعت محکمہ مین بھی نہین ہی جیسا کہ پارہ ہفتم آیت یا ایہا الذین اٰمنوا لاتحرموا طیبات الخ کی تفسیر مین بعض اکابر کے ترک لذات کی توجیہ مین گذر چکا ہی اور جو رہبانیت ممنوع ہی اُسکی حقیقت بھی اُسی آیت کی تفسیر مین گذر چکی ہی یعنی ترک حلال باعتقاد قربت اور اکثر مطلق رہبانیت کا اطلاق اسی پر آتا ہے اور اسی اصطلاح پر بعض روایات سے مطلق رہبانیت کی نہی معلوم ہوتی ہے اور بعض روایات سے جو نفی رہبانیت کی خاص اسلام سے معلوم ہوتی ہی سو اسین معنے نہین کہ پہلی شرائع مین وہ جائز تھی بلکہ اسین معنے کہ غیر ملت اسلام اون مین وہ زیادہ پائی جاتی تھی خوب سمجھ لیا جاوے پس امت عیسویہ مین اول دو قسم ہوئین متبع یعنی مومن اور غیر متبع اور متبعین مین دو قسم ہوئین مترہب و غیر مترہب اور مترہبین مین دو قسم ہوئین مراعی یعنی مومن بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم و غیر مراعی آیت مین متبعین کا اور اُنمین سے مترہبین کا اور انمین سے مراعین کا ذکر فرمایا گیا ہے اور دوسرے اقسام کا حکم ان ہی مذکورین کے احکام کی علل سے معلوم ہوسکتا ہی چنانچہ غیر متبعین کا کافر ہونا اور اسیطرح غیر مراعین بالمعنے المذکور کا کافر ہونا خواہ مترہب ہون یا غیر مترہب اسیطرح مراعین کا گو وہ مترہب نہ ہون مومن ہونا معلوم ہی۔ یہانتک تو اُن عیسائیون مین سے آپ پر ایمان لانے والون اور ایمان نہ لانے والون کی خبر دیگئی ہے آگے ایمان لانیکا امر ہے کہ) ای (عیسٰے علیہ السلام پر) ایمان رکھنے والو تم اللہ سے ڈرو اور (اُس ڈر کے مقتضا پر عمل کرو یعنی) اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمکو اپنی رحمت سے (ثواب کے) دو حصے دیگا (کما مر فی القصص اولئک یؤتون اجرہم مرتین الخ) اور تم کو ایسا نور عنایت کریگا کہ تم اُسکو لئے ہوئے چلتے پھرتے ہوگے (یعنی ایسا ایمان دیگا جو ہر وقت رفیق رہیگا یہان سے صراط تک) اور تمکو بخشدیگا (لان الاسلام یہدم ماکان قبلہ) اور اللہ غفور رحیم ہی (اور یہ دو نعمتین تمکو اسلیے عنایت کریگا) تاکہ (جسوقت ان عطایا کا ظہور ہو یعنی قیامت کے روز اُسوقت) اہل کتاب کو (یعنی جو ایمان نہین لائے اُنکو) یہ بات معلوم ہوجاوے کہ اُن لوگون کو اللہ کے فضل کے کسی جزو پر بھی (حالت موجودہ عدم ایمان مین) دسترس نہین ہی یہ (بھی معلوم ہوجاوے) کہ فضل اللہ کے ہاتھ مین ہی وہ جسکو چاہی دیدے (چنانچہ اُسکی مشیت اس فضل کے ساتھ مسلمانون سے متعلق ہوئی تو اُن ہی کو عنایت فرمادیا) اور اللہ بڑے فضل والا ہی (مطلب یہ کہ اُنکا غرہ اور زعم ٹوٹ جاوے کہ وہ حالت موجودہ مین اپنے کو مورد فضل و محل مغفرت سمجھتے ہین) **ف** اہل کتاب کے لیے ایمان لانے پر دوا جر کا وعدہ باعتبار بعض صورتون کے محل اشکال ہے وہ صورت یہ ہی کہ آپ کی خبر سنکر اُس نے انکار کیا ہو اور پھر ایمان لے آیا ہو اور اشکال یہ ہی کہ انکار کرنے پر وہ کافر ہوگیا اور حالت کفر کے اعمال بوجہ اشتراط ایمان کے قابل ثواب نہین۔ جواب یہ ہی کہ سورہ بقرہ رکوع یسئلونک عن الشہر الحرام جلد دمن یرتد منکم الخ کی تفسیر مین گذر چکا ہی کہ جب کافر مسلمان ہوجاتا ہی تو اُس کے سب حسنات سابقہ پر ثواب ملتا ہی پس حالت انکار بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ شخص اپنے پہلے پیغمبر پر جو ایمان رکھتا تھا اُسوقت تو وہ مقبول نہ تھا لیکن اسلام کے بعد وہ مقبول ہوگیا۔ دوسرا اشکال یہ ہی کہ اسمین اہل کتاب کی کیا تخصیص ہی غیر کتابی بھی جب ایمان لاتا ہے تو آپ کے ساتھ پہلے انبیاء پر بھی ایمان لاتا ہے۔ تو اسکو بھی مضاعف ملیگا۔ جواب یہ ہی کہ اسطرح کے ایمان بالانبیاء مین تو وہ کتابی بھی شریک ہی لیکن اس ایمان لانے سے پہلے دونون مین جو فرق ہی کہ غیر کتابی تو کسی نبی پر ایمان نہ رکھتا تھا اور کتابی پہلے نبی پر ایمان رکھتا تھا اُس فرق کے اعتبار سے اس کتابی کا ثواب مضاعف رہیگا گو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی غیر کتابی کا ایک اجر کتابی کے دوہرے اجر سے کیفیۃً زیادہ فرمادے۔ اور اس آیت مین جو اہل کتاب کو یا ایہا الذین اٰمنوا سے تعبیر فرمایا ہی باوجودیکہ عادۃً قرآن اس لفظ سے صرف مسلمانون کو خطاب کرتا ہی اُسمین نکتہ غالباً یہ ہی کہ چونکہ یہ ایمان انکا بعد ایمان بالرسول کے ایمان مقبول ہوجاویگا اس لیے اُسکو ایمان معتدبہ سے تعبیر فرمادیا۔ اور لئلا یعلم اہل الکتاب مین چونکہ یہ لوگ ایمان لائے اس لیے اہل کتاب سے تعبیر کرنے مین اسطرف اشارہ کردیا کہ یہ صرف اہل کتاب ہین انکا ایمان معتدبہ نہین واللہ اعلم۔ الحمد للہ کہ تاریخ ۱۷ جمادی الاولے سنہ ۱۳۲۵ھ کو تفسیر سورہ حدید کی ختم ہوئی اب آگے انشاء اللہ تعالیٰ سورہ مجادلہ کی تفسیر آتی ہی

سورة المجادلة مدنية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي اثنتان وعشرون اٰية

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ

بیشک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی تھی اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا

بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ

سب کچھ دیکھنے والا ہے تم میں جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں وہ انکی مائیں نہیں ہیں انکی مائیں تو بس وہی ہیں جنہوں نے انکو جنا ہے اور وہ لوگ

لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ

بالشبہ ایک ناسمعقول اور جھوٹ بات کہتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے بخشنے والے ہیں اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں پھر

يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

اپنی کہی ہوئی بات کی تلافی کرنا چاہتے ہیں تو انکے ذمہ ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے قبل اس کے کہ دونوں باہم اختلاط کریں اس سے تمکو نصیحت کیجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے

سورة المجادلة مدنية وعن عطاء العشر الاول مدنی وباقیها مکی وقد انعکس ذلك على البيضاوي كذا في الروح وهي ثنتان وعشرون اية كذا في الجلالين **ربط** سورت سابقہ کا خاتمہ مضمون رسالت پر اور اس سورت کا مفتتح احاطہ سمع حق پر کہ مسائل توحید سے ہی مشتمل ہے اور دونوں کا تناسب ظاہر ہے و نیز خاتمہ مذکورہ میں اہل ایمان پر فضل اخروی کا بیان تھا اور اس کے فاتحہ میں اہل ایمان پر فضل دنیوی کا بیان ہے کہ مسئلہ ظہار میں شدت سابقہ کو رفع فرما دیا پس توجہ فضل دونوں میں مشترک ہے اور سبب نزول آیات ابتدائیہ کا یہ ہے کہ اوس بن الصامت نے غصہ میں ایکبار اپنی بیوی خولہ کو یوں کہدیا کہ انت علی کظہر امی یعنی تو میرے حق میں ایسی ہے جیسی میری ماں کی پشت کہ مجھ پر حرام ہے اور بعثت نبویہ کے قبل اس لفظ سے تحریم ابدی طلاق سے بڑھکر سمجھی جاتی تھی خولہ تحقیق حکم کے لیے حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں آپ نے اس بنا پر کہ ابھی تک اُس قول مشہور کے خلاف وحی نازل نہیں ہوئی اُس قول مشہور کو قابل عمل خیال کرکے فرمادیا کہ ما اراك الا قد حرمت علیه یعنی میری رائے میں تو حرام ہوگئی وہ یہ سنکر واویلا کرنے لگیں کہ پھر میرا اور میرے بچوں کا کیسے گذر ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ خولہ نے کہا کہ ماذکر طلاقا یعنی میرے شوہر نے صیغہ طلاق تو کہا نہیں پھر طلاق کیسے ہوگئی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ خولہ نے کہا اللھم انی اشکو الیک اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا ما امرت فی شانك بشیء حتی الآن یعنی ابھی تک اس بارہ میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا اسپر یہ آیتیں نازل ہوئیں کذا فی الدر المنثور پس ان آیات میں ظہار کا حکم مذکور ہے اور اُس کے بعد مطلقاً احکام الٰہیہ کا واجب التصدیق والعمل ہونا اور عدم تصدیق پر بالخصوص وعید شدید کا مرتب ہونا ارشاد فرماتے ہیں۔

تحقیق حکم ظہار و وعید کفار بعذاب نار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

اللغات قوله یعودون من العود التدارک من باب العود الی الشیء ومنه المثل عاد میت علی ما انسد ای تدارک بالاصلاح فالمعنی یقولون ذلك القول المنکر ثم یتدارکونه بنقضه وهو العزم علی الوطی ۱۲

البلاغة قوله من نساءهم عدی الظهار بمن لتضمنه معنی التنحیة قوله لیقولون للمقصد التاکید لکونه زورا للقول فائدة شاهد قوله وزورا عطف للتاکید۔ قوله عفو غفور زیدة للتاکید

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ

پھر جسکو میسر نہو　تو اُس کے ذمہ پیاپے دو مہینے کے روزے ہین　قبل اس کے کہ دونون باہم اختلاط کرین پھر جس سے یہ بھی نہو سکین تو اُسکے ذمہ ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلانا ہی یہ حکم

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا

اس لیے ہے کہ اللہ اور رسول پر ایمان لے آؤ　اور یہ اللہ کی حدین ہین　اور کافرون کے لیے سخت دردناک عذاب ہوگا جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہین　وہ ایسے ذلیل ہونگے جیسے

كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ

ان سے پہلے لوگ ذلیل ہوئے　اور ہم نے کھلے کھلے احکام نازل کیے ہین　اور کافرون کو ذلت کا عذاب ہوگا۔　جسروز اللہ تعالیٰ سبکو دوبارہ زندہ کرے گا پھر انکو جتلا

بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

کیا ہوا انکو جتلا دیگا اللہ تعالیٰ نے وہ محفوظ کر رکھا ہی اور یہ لوگ اوسکو بھول گئے ہین اور اللہ ہر چیز پر مطلع ہے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ بے شک اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملہ مین جھگڑتی تھی (مثلاً یہ کہتی تھی کہ ماذکر طلاقا یعنی اُس نے طلاق کا صیغہ تو ذکر کیا نہین پھر حرمت کیسے ہوگئی) اور (اپنی رنج وغم کی) اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتی تھی (مثلاً یہ کہتا تھا اللّٰھم انی اشکو الیک) اور اللہ تعالیٰ تم دونون کی گفتگو سن رہا تھا (اور) اللہ تعالیٰ (تو) سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہی (تو اُسکی بات کو کیسے نہ سنتا اور مقصود جملہ قد سمع اللہ سے اثبات سمع نہین بلکہ مقصود تفریع کربت وقبول تضرع ہی اور مقصود جملہ یسمع تحاورکما سے تعلیل ہے حکم سابق تفریع کربت کی۔ آگے بیان ہے حکم ظہار کا جسمین تحقیق ہے قبول تضرع مشتکیہ کی یعنی) تم مین جو لوگ اپنی بیبیون سے ظہار کرتے ہین (مثلاً یون کہدیتے ہین انت علی کظہر امی) وہ (بیبیان) اُنکی مائین نہین ہین اُنکی مائین تو بس وہی ہین جنہون نے اُنکو جنا ہی (اور ان عورتون کا اُنکو جننا ظاہر ہی پس یہ اُنکی مائین نہ ہوئین تاکہ حرمت مؤبدہ مثل مان کے ثابت ہوجاوے اور کوئی دوسرا سبب بھی اسباب حرمت مؤبدہ سے کسی دلیل سے متحقق نہین مثل تحریم بسبب یا رضاع یا مصاہرۃ وغیرہ کے پس حرمت مؤبدہ منتفی ہوئی) اور (چونکہ وہ لوگ بلاشبہہ ایک نامعقول اور جھوٹ بات کہتے ہین (اس لیے گناہ ضرور ہوگا) اور (اگر اُس گناہ کا تدارک کردیا جاوے تو وہ گناہ معاف بھی ہوجاویگا کیونکہ) یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے بخشدینے والے ہین اور (آگے اُس تدارک کا بعض صورتون کے اعتبار سے بیان ہی جو لوگ اپنی بیبیون سے ظہار کرتے ہین پھر اپنی کہی ہوئی بات (کے مقتضا) کی (کہ تجرم زوجہی) تلافی کرنا چاہتے ہین (یعنی بیبیون سے متمتع ہونا چاہتے ہین) تو اُن کے ذمہ ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہی قبل اسکے کہ دونون (میان بی بی) باہم اختلاط کرین (صحبت سے یا دواعی صحبت سے) اس (کفارہ کے حکم کرنے) سے تمکو نصیحت کیجاتی ہی (یعنی کفارہ سے علاوہ تکفیر سیات کے یہ بھی نفع ہی کہ تمہارے لیے آیندہ کو زاجر بنجاوے) اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے (کہ کفارہ کے متعلق پوری بجاآوری) احکام کی کرتے ہو یا نہین پس کفارہ مین دو چیزین ہوگئین ایک تکفیر سیئہ جسکی طرف اشارہ ہی بعفو غفور مین دوسرے زجر جسکا تو عظون مین بیان ہوا اور یہ دوسری حکمت بھی مطلق کفارہ مین ہی لیکن تحریر رقبہ چونکہ انواع کفارہ مین ذکراً متقدم ہے اس لیے اسکو اُسکے ساتھ ذکر کردیا گیا) پھر جسکو (غلام لونڈی) میسر نہو تو اُسکے ذمہ پیاپے (یعنی لگاتار) دو مہینے کے روزے ہین قبل اسکے کہ دونون (میان بی بی) باہم اختلاط کرین پھر جس سے یہ بھی نہو سکین تو اُس کے ذمہ ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلانا ہی (آگے اس حکم کا مثل دیگر احکام کے واجب التصدیق ہونا اس لیے بیان فرماتے ہین کہ اس حکم مین نقض ہے حکم جاہلیت و رسم قدیم کا اس لیے اہتمام مناسب ہوا پس ارشاد ہی کہ) یہ حکم اس لیے (بیان کیا گیا) ہی تاکہ (تحصیل مصالح متعلقہ بالعمل کے علاوہ) اللہ اور رسول پر ایمان (بھی) لے آؤ (یعنی ان احکام مین اُنکی تصدیق بھی کرو کہ مصالح متعلقہ بالایمان بھی حاصل ہون) اور (آگے مزید تاکید کے لیے ارشاد ہی کہ) یہ اللہ کی حدین (باندھی ہوئی) ہین (یعنی خداوندی ضابطے ہین) اور کافرون کے لیے (جو کہ ان احکام کی تصدیق نہین کرتے بالخصوص) سخت دردناک عذاب ہوگا (اور مطلق عذاب

البلاغۃ　قولہ فمن لم یجد اختار الرجعۃ فی الرقبۃ والاستطاعۃ فی الصیام لان الاول وظیفۃ مالیۃ والثانی بدنیۃ والرجحان النسب بالمال والاستطاعۃ النسب بالبدن ۱۲

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط

کیا آپ نے اسپر نظر نہیں ڈالی کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہی جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی

محل بالعمل کو بھی ہو سکتا ہی۔ اور کچھ اسی حکم کی تخصیص نہیں بلکہ) جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہین (خواہ کسی حکم مین کرین جیسے کفار مکہ) وہ (دنیا مین بھی) ایسے ذلیل ہون گے جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل ہوئے (چنانچہ کئی غزوات مین اسکا وقوع ہوا) اور (سزا کیسے نہ ہو کیونکہ) ہم نے کھلے کھلے احکام (جنکی صحت اعجاز آیات سے ثابت ہی) نازل کیے ہین (تو انکا انکار لامحالہ موجب سزا ہوگا اور یہ سزا تو دنیا مین ہوگی) اور کافرون کو (آخرت مین بھی) ذلت کا عذاب ہوگا (اور آگے اُس عذاب کا وقت بتلاتے ہین کہ یہ اُس روز ہوگا) جسروز ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ زندہ کریگا پھر انکا سب کیا ہوا انکو بتلا دیگا (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ محفوظ کر رکھا ہی اور یہ لوگ اسکو بھول گئے ہین (خواہ حقیقۃً یا باعتبار بیفکری و بے التفاتی کے) اور اللہ ہر چیز پر مطلع ہی (خواہ انکے اعمال ہون یا اور کچھ)

ف مسائل مسئلہ ظہار کے معنے ہین اپنی بی بی کو کسی ایسی عورت کے (جو اس شخص پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے حرام ہو جیسے ماں بہن بیٹی وغیرہا) کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسکی طرف بلا ضرورت نظر کرنا حرام ہی جیسے ظہر اور بطن اور فخذ وغیرہا اور ظہار کہنا اسکو باعتبار اس کے ہی کہ اکثر عادت تھی اسطرح کہنے کی انت علی کظہر امی اور شاید اس کہنے کی زیادہ عادت اس لیے ہو گئی ہوگی کہ اکثر صحبت کے وقت عورت کمر پر لیٹتی ہوتی ہے پس حاصل اس تشبیہ کا یہ ہوا کہ جیسے محرم کو کمر پر لٹانا بغرض ہم بستری کے حرام ہی اسیطرح تجھکو بھی حرام سمجھتا ہون وقالوا انوالا غیر ذلک **مسئلہ** منکم مین خطاب اہل ایمان بالغین کو ہی احرار ہون یا غیر احرار پس کافر کا ظہار معتبر نہین اور اسیطرح نابالغ کا بھی **مسئلہ** نسائہم سے مراد منکوحہ بیبیان ہین پس اپنی مملوکہ سے ظہار معتبر نہین **مسئلہ** ظہار کرنے سے گنہگار ہوگا بلکہ بعض نے اسکو گناہ کبیرہ کہا ہی لقولہ تعالیٰ منکرا من القول وزورا **مسئلہ** بدون کفارہ ادا کیے ہوئے صحبت اور دواعی صحبت حرام ہی لقولہ تعالیٰ ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ الخ۔ ولقولہ علیہ السلام للمظاہر فلا تقربہا حتی تفعل ما امرک اللہ رواہ ابو داؤد والنسائی والترمذی وابن ماجۃ **مسئلہ** اگر صحبت یا دواعی صحبت کا کسی وجہ سے ارادہ نہو مثلاً اُس بی بی کو طلاق دیدی یا وہ مرگئی تو اس گناہ کے معافی کے لیے صرف توبہ کافی ہی لاشتراط وجوب الکفارۃ بالعود **مسئلہ** اگر بدون ارادہ وطی کے کفارہ ادا کر دیا تو صحبت حلال ہو جاویگی کیونکہ سبب نفس وجوب کفارہ کا ظہار ہی اور عزم علی الوطی جو حاصل ہی عود لما قالوا کا وہ سبب وجوب ادا ر کفارہ کا ہے پس سبب نفس وجوب کے پائے جانے کے بعد کفارہ ادا ہو جاویگا البتہ واجب بدون عود نہ ہوگا بلکہ صرف توبہ بھی کافی ہو جاویگی جیسا اس سے اوپر کے مسئلہ مین لکھا گیا پس قرآن مین تقیید بالعود کے معنے یہ ہین کہ بدون کفارہ کے صحبت جائز نہین نہ یہ کہ بدون عزم صحبت کے کفارہ جائز نہین اور احقر نے والذین یظاہرون من نسائہم کے شروع ترجمہ مین جو کہا ہی کہ بعض صورتون کے اعتبار سے وہ اسیطرف اشارہ ہی کہ عود کے وقت توبہ تدارک ہی اور بدون عود کے توبہ تدارک ہی۔

مسئلہ اگر درمیان تحریر رقبہ یا صیام کے صحبت کر لی تو از سر نو کفارہ ادا کرنا ہوگا لقولہ تعالیٰ من قبل ان یتماسا۔ اور اگر اطعام کے درمیان صحبت کر لی تو صرف گناہ ہوگا تجدید کفارہ نہ ہوگی لعدم تقیید الاطعام بکونہ قبل ان یتماسا۔ اور اعتاق کے درمیان صحبت واقع ہونے کے معنے یہ ہین کہ نصف کو اول آزاد کیا پھر صحبت کر لی پھر نصف باقی کو بعد مین آزاد کر دیا۔ یہ سب مسائل در مختار اور ہدایہ اور کفایہ اور روح المعانی سے نقل کیے گئے ہین اور کچھ ضروری مسائل اعتاق اور صیام اور اطعام کے متعلق سورہ نسا کفارۂ قتل مین اور سورۂ مائدہ کفارۂ یمین مین گذری ہین۔ اور ماہن الہاتہم کے مضمون کی کچھ تقریر شروع سورہ احزاب جلد ما جعل ازواجکم الخ کی تفسیر مین گذری ہی **ربط** اور ان الذین یحادون الخ مین مع اُسکے سیاق وسباق کے اللہ و رسول کے خلاف کرنے والون کے لیے وعید ہی اور یہ خلاف کرنے والے دو قسم کے ہین مجاہر اور منافق اوپر بقرینہ عنوان کافر کے مجاہرین کا بیان تھا آگے منافقین کے اور مجاہرین مین سے بالخصوص یہود کے کہ منافقین بھی اُن ہی مین سے تھے شنائع مذکورین اول الم تر سے ختم رکوع تک شنائع متعلقہ بالمجلس جنمین زیادہ مضمون تناجی کا ہی اور تھوڑا مضمون دوسرے باب کا اور پھر دوسرے الم تر سے ختم سورت تک اُن کے دوسرے شنائع کا ہے۔

احکام تناجی و دیگر بعض احکام متعلقہ مجالس متضمنہ ذم و وعید

یہود و منافقین

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ

کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی جسمیں چوتھا وہ نہو اور نہ پانچ کی ہوتی ہے جسمیں چھٹا وہ نہو اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ مگر وہ ان لوگوں کے ساتھ

اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى

وہ لوگ کہیں بھی ہوں پھر انکو قیامت کے روز انکے کیے ہوئے کام بتلاوینگا بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر بات کی پوری خبر ہے کیا آپ نے اُن لوگوں پر نظر نہیں فرمائی جنکو سرگوشی سے منع کردیا گیا تھا

ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ

پھر وہ وہی کام کرتے ہیں جس سے انکو منع کردیا گیا تھا اور گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور وہ لوگ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو ایسے لفظ سے

يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

سلام کہتے ہیں جس سے اللہ نے آپکو سلام نہیں فرمایا اور اپنے جی میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو ہمارے اس کہنے پر سزا کیوں نہیں دیتا انکے لیے جہنم کافی ہے اُسمیں یہ لوگ داخل ہونگے سو وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنٰجَيْتُمْ فَلَا تَتَنٰجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۡ

اے ایمان والو جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں مت کرو اور نفع رسانی اور پرہیزگاری کی باتوں کی سرگوشیاں کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَيْـــًٔا اِلَّا

اور اللہ سے ڈرو جسکے پاس تم سب جمع کیے جاؤگے ایسی سرگوشی محض شیطان کی طرف سے ہے تاکہ مسلمانوں کو رنج میں ڈالے اور وہ بدون خدا کے ارادہ کے اُنکو کچھ ضرر نہیں پہنچا

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ

سکتا اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے اے ایمان والو جب تم سے کہا جاوے کہ مجلس میں جگہ کھول دو تو تم جگہ کھول دیا کرو اللہ تعالیٰ تمکو کھلی جگہ دیگا

وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ

اور جب یہ کہا جاوے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہوا کرو اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور اُن لوگوں کے جنکو علم عطا ہوا ہو درجے بلند کریگا۔

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنٰجَيْتُمْ فَلَا تَتَنٰجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ

اللغات النجوی ان خصص النجوی بالکان اکثر من اثنین کما قالہ ابن سراقۃ فتسمیتہا باین الاثنین نجوی کما تقتضیہ الصلۃ لقولہ ولا ادنی لو سع ونجوز۔

المحو ما یکون من کان اقامۃ ومن زائدۃ وفاعلہ نجوی والاستثناء مفرغ من اعم الاحوال۔

البلاغۃ قولہ ثلثۃ الاھو رابعھم الخ تخصیص الثلاثۃ والخمسۃ بالذکر لانہ قصد ان یذکر اجزاء العدد من اصلہ اہل النجوی والجالسین فی خلوۃ للشوری والمستترین لذلک انما ہم طائفۃ عبتاۃ من اولی الاعداد وانہی واول عدد یتم الاثنان فصاعدا الی خمسۃ الی ستۃ الی ما اقتضتہ الحال وحکمہ الاستعواب فذکر عز وجل الثلاثۃ والخمسۃ وقال سبحانہ ولا ادنی من ذلک فدل علی الاثنین والا لکفتہ وقال تعالی ولا اکثر فدل علی ما یلیہ لا العدد دنیا۔ ولما اثرت الثلاثۃ جعل بالخمسۃ لتناسب الوترین ممحضا من الزوج تو یتناجون بالافظ العدوان ومعصیت الرسول ذکرہ علیہ السلام بعنوان الرسالۃ بین الحطائر

المتوجہین الیہ صلی اللہ علیہ وسلم لزیادۃ تشہیرہم واستطاء معصیتہم۔ نزل فی المجالس ن قراءۃ فی المجلس ص ارادۃ لجنس المجلس لقراءۃ الجمع اولا لمادۃ المعہد ولا لارادۃ مجلسہ صلی اللہ علیہ وسلم والجمع لتعددہ باعتبار من یجالس معہ صلی اللہ علیہ وسلم فلکل احد منہم مجلسا اوسع ارادۃ لتعمیم المجلس۔

فائدہ فی الروح قال معظم السلف فی نزول عز وجل رابعہم وسادسہم ونحوہ ان المراد بہ کونہ تعالی کذلک بسبب العلم مع انہم الذین لا یدرون ولا یحسون کذلک تادیبا لغایۃ ظہورہ واختفاء ما یدل علیہ دلالۃ لا اخفاء فیہا۔ واعلم من ہذا ان ما شاع من ان السلف لا یاولون لیس علی اطلاقہ۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ

اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے　اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کیا کرو　تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دیدیا کرو　یہ تمہارے لیے بہتر ہے

وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا

اور پاک ہونیکا زیادہ ذریعہ ہے　پھر اگر تم کو مقدور نہ ہو تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے　کیا تم اپنی سرگوشی کے قبل خیرات دینے سے ڈر گئے　سو جب تم نہ کر سکے

وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۲ ۲

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی تو تم نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ دیا کرو　اور اللہ اور رسول کا کہنا مانا کرو　اور اللہ کو تمہاری سب اعمال کی پوری خبر ہے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(اسباب نزول ان آیات کے یہ واقعات ہیں اول یہود اور مسلمانوں میں صلح تھی لیکن یہود جب کسی مسلمان کو دیکھتے تو اسکے خیالات پریشان کرنے کے لیے آپس میں سرگوشی کرنے لگتے وہ مسلمان سمجھتا کہ میری ضرر رسانی کے لیے یہ سرگوشی ہو رہی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اس سے منع فرمایا مگر وہ باز نہیں آئے اسپر آیت الم تر الی الذین نہوا عن النجوی الخ نازل ہوئی دوم اسیطرح منافقین بھی باہم سرگوشی کیا کرتے اسپر آیہ اذا ناجیتم فلا تتناجوا بالاثم الخ اور آیت انما النجوے الخ نازل ہوئی سوم یہود آپ کے حضور میں آتے تو براہ شرارت بجائے السلام علیکم کہتے جو بمعنے موت کے ہے چہارم منافقین بھی اسیطرح کہتے ان دونوں واقعوں پر جملہ واذا جاءوک الخ نازل ہوا اور ابن کثیر نے امام احمد سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ یہود اسطرح سلام کرکے خفیہ کہتے لولا یعذبنا اللہ بما نقول پنجم ایکبار آپ صفہ مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور مجلس میں مجمع زیادہ تھا کچھ اہل بدر کے تو انکو کہیں جگہ نہ ملی اور نہ اہل مجلس مل ملکر بیٹھ گئے کہ جگہ کھل جاتی آپ نے جب یہ دیکھا تو بعضے آدمیوں کو مجلس سے اٹھنے کے لیے فرمایا منافقین نے طعن کیا کہ یہ کونسی انصاف کی بات ہوا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو اپنے بھائی کے لیے جگہ کھول دے سو لوگوں نے جگہ کھولدی اسپر آیت یا ایہا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا الخ نازل ہوئی رواہ ابن کثیر عن ابن ابی حاتم مجموعہ اجزاء روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اول آپ نے جگہ کھولنے کے لیے فرمایا ہوگا سو بعضوں نے تو جگہ کھولدی جو کافی نہ ہوئی اور بعضوں نے جگہ نہیں کھولی آپ نے نادیا یا بقاعدہ تناوب فی اخذ العلم کے جیسا مدارس کے طلبہ میں ہوتا ہے انکو اٹھ جانے کے لیے فرمایا جو کہ منافقین کو ناگوار ہوا واقعہ ششم بعض اغنیاء حضور میں حاضر ہو کر بڑی دیر تک آپ سے سرگوشی کیا کرتے اور فقراء کو استفادہ کا وقت کم ملتا آپکو ان لوگوں کا طول جلوس و طول مناجاتی ناگوار گذرتی اسپر آیت اذا ناجیتم الرسول الخ نازل ہوئی فتح البیان میں زید بن اسلم سے بلا سند نقل کیا ہے کہ یہود و منافقین بلا ضرورت آپ سے سرگوشیاں کرتے مسلمانوں کو اس خیال سے کہ شاید کسی مضرت رسان بات کی سرگوشی ہو ناگوار گذرتا اسپر انکو اس سے منع کیا گیا جسکا ذکر آیت نہوا عن النجوی میں ہے مگر وہ جب باز نہ آئے تو یہ حکم نازل ہوا اذا ناجیتم الرسول الخ اس سے اہل باطل بوجہ جب مال و عدم جرءت کے اس سے رک گئے فقیر کہتا ہے کہ یا تو وہ اغنیا بھی منافقین ہونگے جیسا انکے طول جلوس کی ناگواری سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے اور یا مسلمان بھی خلوذہن کے ساتھ ایسا کرتے ہوں اور یہود و منافقین تخریب مؤمنین اور اپنے ترفع وغیرہ کے لیے ایسا کرتے ہوں۔ واقعہ ہفتم جب یہ حکم تقدیم صدقہ کا ہوا تو بہت سے آدمی ضروری بات کرنے سے بھی رک گئے اسپر آیت اشفقتم الخ نازل ہوئی۔ فقیر کہتا ہے کہ ہر چند کہ تقدیم صدقہ کے حکم کے ساتھ فان لم تجدوا میں ناداروں کو رخصت تھی لیکن بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ نہ تو بالکل نادار ہوتے ہیں اور نہ پورے با وسعت و صاحب ثروت ہوتے ہیں گو صاحب نصاب ہوں غالباً ایسوں کو تنگی پیش آئی ہوگی کہ کم وسعتی کی وجہ سے تو خرچ کرنا شاق ہوا اور اپنی ناداری میں بھی شبہہ ہوا اسلیے نہ صدقہ دیسکے نہ اپنکو محل رخصت سمجھا اور نتاجی کوئی عبادت نہ تھی کہ اسکا ترک موجب ملامت ہو سکے

النحو عاشفقتم ان تقدموا مفعول بصورۃ مفعول لہ لان المعنی اشفقتم الفقر ان تقدموا او ہو مفعول بہ صورۃ و معنی والمعنی اشفقتم لتقدیم الصدقات لتوہم ترتب الفقر ۱۲

البلاغۃ قولہ صدقۃ جمع بالمفرد اولا والجمع ثانیا لان الاول مقام الامر بہا فناسب التنبیہ بما یہون علی النفس والثانی مقام الاشفاق فناسب التنبیہ بما یشق علی النفس ویعم الافراد بارادۃ الجنس او الجمع بارادۃ تعدد الفاعل وانما کان الذی ذکر اولا ہو الکثیر ۱۲

الروایات کلہا فی الدر المنثور والاصح فیہ بالمنقول عنہ ان اسباب نزول سے فہم تفسیر مین اعانت و سہولت ہوگی اب تفسیر لکہی جاتی ہی ارشاد ہی کہ کیا آپ نے اسپر نظر نہین فرمائی (مطلب اورون کو سنانا ہی جو تناجی منہی عنہ سے باز نہ آتے تہے) کہ اللہ تعالی سب کچہ جانتا ہی جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی (اور اسی مین انکی تناجی یعنی سرگوشی بہی داخل ہی پس) کوئی سرگوشی تین آدمیون کی ایسی نہین ہوتی جسمین چوتہا وہ (یعنی اللہ تعالی) نہ ہو اور نہ پانچ کی (سرگوشی) ہوتی ہی جسمین چہٹا وہ نہ ہو اور نہ اس (عدد) سے کم (مین ہوتی ہی جیسے دو یا چار آدمیون مین) اور نہ اس سے زیادہ (مین ہوتی ہی جیسے چہ سات آدمیون مین) مگر وہ (ہر حالت مین) اُن لوگون کے ساتہ ہوتا ہی (خواہ) وہ لوگ کہین بہی ہون پہر ان (سب) کو قیامت کے روز انکے کیے ہوئے کام بتلا دیگا بیشک اللہ تعالی کو ہر بات کی پوری خبر ہے (اس آیت کا مضمون بعنوان کلی اگلے مضامین جزئیہ کی تمہید ہے یعنی یہ باطل سرگوشی کرنے والے خدا سے ڈرتے نہین کہ خدا کو سب خبر ہے اور انکو سزا دیگا آگے وہ جزئی مضامین ہین یعنی) کیا آپ نے اُن لوگون پر نظر نہین فرمائی جنکو سرگوشی سے منع کر دیا گیا تہا (مگر پہر بہی) وہ وہی کام کرتے ہین جس سے انکو منع کر دیا گیا تہا اور گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیان کرتے ہین (یعنی ایسی سرگوشی کرتے ہین جسمین بوجہ منہی عنہ ہونے کے گناہ لازمی بہی ہی اور بوجہ تخریب مسلمین کے عدوان یعنی ضرر متعدی بہی ہی اور بوجہ اس کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منع فرما چکے تہے معصیت رسول بہی ہے جیسا واقعہ اول و دوم مین بیان ہوا) اور وہ لوگ (ایسے ہین کہ) جب آپ کے پاس آتے ہین تو آپکو ایسے لفظ سے سلام کرتے ہین جس سے اللہ نے آپکو سلام نہین فرمایا (یعنی اللہ تعالی نے الفاظ تو ہمین سلام علی المرسلین - سلام علی عبادہ الذین اصطفی - صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور وہ کہتے ہین السام علیک) اور اپنے جی مین (یا اپنے آپس مین) کہتے ہین کہ (اگر یہ پیغمبر ہین تو) اللہ تعالی ہمکو ہمارے اس کہنے پر (جسمین سراسر آپ کے ساتہ بے ادبی ہی) سزا (فوراً) کیون نہین دیتا (جیسا واقعہ سوم و چہارم مین گذرا آگے اُن کے اس فعل کی وعید اور اس قول کا جواب ہی کہ عذاب عاجل بعض حکمتون کے سبب نہ آنے سے مطلقاً عدم تعذیب لازم نہین آتی ان (کی سزا) کے لیے جہنم کافی ہے (جسمین یہ لوگ (ضرور) داخل ہونگے سو وہ بُرا ٹہکانا ہی (آگے ایمان والون کو خطاب ہی جس سے منافقین کے ساتہ تشبہ سے انکو بہی مانعت ہی اور منافقین کو بہی سنانا منظور ہے کہ تم تو مدعی ایمان ہو تو مقتضائے ایمان پر عمل کرو پس ارشاد ہی کہ) اے ایمان والو جب تم (کسی ضرورت سے) سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیان مت کرو (تفسیر الفاظ کی ابہی گذری ہی) اور نفع رسانی اور پرہیزگاری کی باتون کی سرگوشیان کرو (ہر سے مراد نفع متعدی مقابل عدوان کے اور تقوی مقابل اثم و معصیت الرسول کے) اور اللہ سے ڈرو جسکے پاس تم سب جمع کیے جاؤگے ایسی سرگوشی محض شیطان کی طرف سے (یعنی اسکے بہکانے سے) ہی تاکہ مسلمانون کو رنج مین ڈالے (جیسا واقعہ اول مین بیان ہوا) اور آگے ان مسلمانون کی تسلی ہی کہ رنجیدہ نہ ہو اگر یہ (شیطان) بدون خدا کے ارادہ کے اُن مسلمانون کو کچہ ضرر نہین پہونچا سکتا (مطلب یہ کہ اگر بالفرض وہ باغواء شیطان تمہارے ضرر ہی کی تدبیرین کر رہی ہون تب بہی وہ ضرر بدون مشیت ازلیہ کے تمکو نہین پہونچ سکتا پس تم کو فکر مین پڑتے ہو) اور مسلمانون کو (ہر امر مین) اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے (آگے دافعہ رنج کے متعلق حکم ہے اور سابق و لاحق مین مابالاشتراک ذم افعال منافقین و نہی مؤمنین عن التشبہ بہم ہی یا سابق ادب تہا خلوت کا اور یہ ادب ہی جلوت کا - یا جسطرح نجوی مذکور موجب تکلیف ہی اسیطرح عدم تفسح و عدم نشوز بہی تکلیف دہ ہی پس ارشاد ہوتا ہی کہ) اے ایمان والو جب تم سے کہا جاوے (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں یا اولی الامر یا واجب الاطاعت لوگون مین سے کوئی کہے) کہ مجلس مین جگہ کھول دو (جسمین آنے والے کو بہی جگہ مل جاوے) تو تم جگہ کھول دیا کرو (اور آنے والے کو جگہ دیدیا کرو) اللہ تعالی تمکو (جنت مین) کھلی جگہ دیگا اور جب (کسی ضرورت سے) یہ کہا جاوے کہ (مجلس سے) اُٹہ کہڑے ہو تو اُٹہ کہڑے ہوا کرو (خواہ مخواہ اُٹہنے کیلیے اس غرض سے کہا جاوے کہ آنے والے کے لیے جگہ کہل جاوے پہر جاوے بالکل اُٹہ جانے سے ہو یا ایک جگہ سے اُٹہ کر دوسری جگہ جا بیٹہنے سے ہو اور خواہ اسوجہ سے کہا جاوے کہ صدر مجلس کو اُسوقت کسی مصلحت مشورت خاصہ یا کسی ضرورت آرام یا عبادت وغیرہ سے انفراد اور تخلیہ کی حاجت ہو جو بدون خلوت کے مطلقاً حاصل نہ ہو سکین یا کامل نہ ہو سکین پس صدر مجلس کے امر بالقیام سے اُٹہ جانا چاہیے اور یہ حکم غیر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہی عام ہی کذا فی الروح و دل علیہ قبل پس صاحب مجلس کو حاجت کے وقت اسکی اجازت ہی البتہ آنے والے کو نہ چاہیے کہ کسیکو اُٹہا کر اُسکی جگہ بیٹہے - رواہ الشیخان - غرض صدر کے کہنے سے اُٹہ بہی کہڑے ہوا کرو) اللہ تعالی (اس حکم کی اطاعت سے) تم مین ایمان والون کے اور (ایمان والون مین) اُن لوگون کے (اور زیادہ) جنکو علم (دین) عطا ہوا ہے (اعزوی) درجے بلند کریگا (یعنی اس امر کے امتثال کرنے والون کی تین قسمین ہین ایک غیر اہل ایمان جو کسی مصلحت دنیویہ سے مان لین جیسے منافقین وہ تو بقید مسلم کے اس

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں فرمائی جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب کیا ہے یہ لوگ نہ تو تم میں ہیں اور نہ ان میں ہیں اور جھوٹی بات پر قسمیں کھا جاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ

اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے　بیشک وہ بہت برے برے کام کیا کرتے تھے　انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے پھر خدا کی راہ سے روکتے رہتے ہیں　سو ان کے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

لیے ذلت کا عذاب ہونیوالا ہے　ان کے اموال اور اولاد اللہ سے انکو ذرا نہ بچا سکیں گے　یہ لوگ دوزخی ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

دوسرے اہل ایمان غیر اہل علم اُن کے لیے نفس رفع درجات ہے تیسرے اہل ایمان اہل علم چونکہ بوجہ علم و معرفت کے اُنکے اشتمال کا منشا زیادۃ خشیت و زیادۃ خلوص ہے جس سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے اُن کے لیے مزید رفع درجات ہے کما مر علیہ التخصیص (اللہ تعالیٰ) اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے (کہ کس کا عمل غیر مقرون بالایمان ہے اور کسکا مقرون بالایمان پھر ایمان میں کس کے عمل میں کم خلوص ہے اور کس کے عمل میں زیادہ خلوص اس لیے ہر ایک کی جزا و ثمرہ میں تفاوت رکھا۔ آگے واقعہ ششم کے متعلق حکم ہے جو واقعہ اول و دوم سے مربوط ہے یعنی) ایمان والو جب تم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سرگوشی (کرنے کا ارادہ) کیا کرو تو اپنی اُس سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات (مساکین کو) دیدیا کرو (جسکی مقدار آیت میں منصوص نہیں اور روایات میں مختلف مقداریں آئی ہیں ظاہر اغیر مقدر معلوم ہوتا ہے لیکن مقدر ہونا ضرور ہے) یہ تمہارے لیے (ثواب حاصل کرنے کے واسطے) بہتر ہے اور (گناہوں سے) پاک ہونیکا اچھا ذریعہ ہے (کیونکہ طاعت سے تکفیر سیئات ہوتی ہے) یہ حکم تو باعتبار اغنیاء مؤمنین کے ہے اور فقراء مؤمنین کے اعتبار سے یہ ہے کہ اگر نفع مالی نہ پہنچ سکا جیسا لفظ صدقہ دال ہے کہ اس کے مصارف وہی ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتبار سے یہ ہے کہ اسمیں آپ کی اجلال شان ہے اور منافقین و متمرفین کی تناجی سے جو آپکو اذیت ہوتی تھی اُس سے نجات اور استراحت ہے کیونکہ اکثر ضرورت تو تناجی کی تھی نہیں اور بے ضرورت محض محبت سے خرچ کرنا انکو از حد شاق تھا اور غالباً یہ صدقہ علانیہ ہوگا ورنہ ہر شخص دعوی تقدیم صدقہ کا کر سکتا۔ آگے فرماتے ہیں کہ یہ حکم تو مقدور کی حالت میں ہے پھر اگر تم کو (صدقہ دینے کی) مقدور نہ ہو (اور ضرورت پڑے تناجی کی) تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے (اس صورت میں اسکے تم کو معاف کر دیا) اس سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم صدقہ کا واجب تھا اور ناداری کی صورت میں باوجود عدم وجوب کے لفظ مغفرت فرمانا جو موہم ہے گناہ کو غالباً اس وجہ سے ہے کہ عدم وجدان مال بمعنے عدم وجدان اکثر من الحوائج امر اجتہادی ہے اسکی اندازہ کرنے میں غلطی ہو سکتی ہے لہٰذا مغفرت سے تسلی کر دی اور ہر چند کہ یہ حکم عام تھا لیکن خطاب میں یاایہا الذین آمنوا اس لیے فرمایا کہ منافقین بھی مدعی ایمان تھے۔ آگے واقعہ ہفتم کے متعلق جو کہ واقعہ ششم سے مربوط ہے ارشاد ہے کہ) کیا تم (یعنی تم میں کے بعض جنکا بیان واقعہ ہفتم کے ذیل میں ہوا ہے) اپنی سرگوشی کے قبل خیرات دینے سے ڈر گئے سو (خیر) جب تم (اسکی) نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی (کہ بالکل اسکو ترک کر کے معاف فرما دیا جسکی حکمت ظاہر ہے کہ جس مصلحت کے واسطے یہ حکم واجب ہوا تھا وہ مصلحت حاصل ہو گئی کیونکہ مصلحت سد باب تھی جو بعد فتح بھی باقی رہیگی کیونکہ پھر عود الی التناجی میں منافقین و متمرفین پر اعتراض و شبہہ تطاول کا صریح لازم آتا ہے۔ غرض ارشاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسکو منسوخ فرما دیا) تو تم (دوسری عبادات مامور بہا کے پابند رہو یعنی) نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور رسول کا کہنا مانا کرو (مطلب یہ کہ اس کے نسخ کے بعد تمہارے قرب و قبول و نجات کے لیے احکام باقیہ پر استقامت و استدامت ہی کافی ہے) اور اللہ کو تمہارے سب اعمال کی (اور انکی حالت ظاہری و باطنی کی) پوری خبر ہے ف یہ جو ارشاد فرمایا کہ اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم الخ اگر اسپر یہ شبہہ ہو کہ منافقین بھی دعوی کر سکتے تھے کہ ہم بھی بر و تقوی کی تناجی کیا کرتے ہیں کیونکہ دونوں تناجی کی صورت میں کوئی امتیاز نہیں۔ جواب یہ ہے کہ بر اور تقوی کے متعلق مضامین قابل تناجی واقعا کے بہت کم ہیں پس ایسی تناجی قلیل واقع ہوگی بخلاف ضرر رسانی کے کہ اسمیں تناجی بکثرت ہوتی ہے پس یہی ایک امتیاز کافی ہے اس لیے وہ دعوی مذکورہ نہیں کر سکتے و نیز دوسرے قرائن خارجیہ بھی ممیز ہوتے ہیں مثل خصوصیات احوال اہل تناجی وغیرہ ربط تقریر اسکی اس سے اوپر کی آیات کی تمہید میں گذر چکی ہے۔

تتمہ ذم و وعید منافقین و اتمامش بر مدح و وعد مؤمنین

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ اِسْتَحْوَذَ

جس روز اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ زندہ کرے گا سو وہ اوسکے روبرو بھی قسمین کھاجاوین گے جسطرح تمہارے سامنے قسمین کھاجاتی ہین اور یون خیال کرین گے کہ ہم کسی اچھی حالت مین ہین جوتی سنو یقیناً یہی جھوٹے ہین

عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

ان پر شیطان نے پورا تسلط کرلیا ہی سو اوس نے اُنکو خدا کی یاد بھلادی یہ لوگ شیطان کا گروہ ہے خوب سن لو کہ شیطان کا گروہ ضرور برباد ہونے والا ہے جو لوگ اللہ

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ۝ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ۝ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ

اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہین یہ لوگ سخت ذلیل لوگون مین ہین اللہ تعالےٰ نے یہ بات لکھ دی ہی کہ مین اور میرے پیغمبر غالب رہین گے بیشک اللہ قوت والا غلبہ والا ہی جو لوگ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ

اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہین آپ اُنکو نہ دیکھینگے کہ وہ ایسے شخصون سے دوستی رکھین جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہین گو وہ اُنکے باپ یا بیٹے بھائی یا کنبہ ہی کیون نہ ہو

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

ان لوگون کے دلون مین اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کردیا ہے اور اُنکو اپنے فیض سے قوت دی ہے اور اُنکو ایسے باغون مین داخل کریگا جنکے نیچے سے نہرین جاری ہونگی جنمین وہ ہمیشہ رہینگے

فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ع ۲

اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہونگے یہ لوگ اللہ کا گروہ ہی خوب سن لو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ
اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ۝ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ
اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ۝ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ
اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (۲۲) کیا آپ نے اُن لوگون پر نظر نہین فرمائی جو ایسے لوگون سے دوستی کرتے ہین جن
پر اللہ نے غضب کیا ہی (پہلے لوگون سے مراد منافقین ہین اور دوسرے لوگون سے مراد یہود و جمیع کفار محاہرین اور منافقین چونکہ یہودی تھے اس لیے اُنکی دوستی
یہود سے اور اسیطرح اور کفار سے بھی مشہور اور معلوم ہی یہ (منافق) لوگ نہ تو (پورے پورے) تم مین ہین اور نہ (پورے پورے) اُن ہی مین ہین (بلکہ ظاہر مین تو
تم سے ملے ہوئے ہین اور باطناً وعقیدۃً کفار کے ساتھ ہین) اور جھوٹی بات پر قسمین کھاجاتے ہین (وہ جھوٹی بات یہی ہی کہ ہم مسلمانون مین شامل ہین کقولہ تعالیٰ
ویحلفون باللہ انہم لمنکم وما ہم منکم) اور وہ (خود بھی) جانتے ہین (کہ ہم جھوٹے ہین۔ آگے اُن کے لیے وعید ہے کہ) اللہ تعالےٰ نے ان کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہی
(کیونکہ) بیشک وہ برے برے کام کیا کرتے تھے (چنانچہ کفر ونفاق سے بدتر کون کام ہوگا اور ان ہی بُرے کامون مین سے ایک بُرا کام یہ ہی کہ) انہون نے اپنی (ان
جھوٹی) قسمون کو (اپنے بچاؤ کے لیے) سپر بنا رکھا ہی (جسمین مسلمان سمجھکر ہماری جان ومال سے تعرض نہ کرین) پھر (اوروں کو بھی) خدا کی راہ (یعنی دین
سے روکتے رہتے ہین (یعنی بہکاتے رہتے ہین) سو (اسوجہ سے) اُن کے لیے ذلت کا عذاب ہونے والا ہی (یعنی وہ عذاب جیسا شدید ہوگا کما مر ایسا ہی ہین بھی ہوگا
اور جب وہ عذاب ہونے لگیگا تو ان کے اموال اور اولاد اللہ کے عذاب) سے اُنکو ذرا نہ بچاسکینگے (اور) یہ لوگ دوزخی ہین (اسمین تعیین فرادی اُس عذاب شدید
وہمین کی کہ دوزخ ہے اور) وہ لوگ اُس (دوزخ) مین ہمیشہ رہنے والے ہین (اگے وقت عذاب کا بتلاتے ہین کہ وہ عذاب اُس روز ہوگا) جس روز اللہ سب کو (اور
دیگر مخلوقات کے) دوبارہ زندہ کریگا سو یہ اُس کے روبرو بھی (جھوٹی) قسمین کھاجاوینگے جسطرح تمہارے سامنے قسمین کھاجاتی ہین اور جیسا مشرکین کی

اللغات استحوذ الحوذ فی الاصل السوق والجمع وقیدہ بعضہم بالسریع ثم اطلق علی الاستیلاء ونحوہ
الاحوذی للشمر فی الامور القاہر لہا الذی لا یشذ عنہ منہا شیٔ وہو مما جاء علی الاصل فی عدم اعلالہ علی القیاس ۱۲

سورۃ الحشر مدنیۃ وھی اربع وعشرون اٰیۃ

جھوٹی قسم قیامت کے دن اس آیت میں مذکور ہے واللہ ربنا ما کنا مشرکین) اور یوں خیال کرین گے کہ ہم کسی اچھی حالت میں ہیں (کہ اس جھوٹی قسم کی بدولت بچ جاوین گے) خوب سن لو یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں (کہ خدا کے سامنے بھی جھوٹ بولنے سے نہ چوکے اور انکی جو حرکات اوپر مذکور ہیں وجہ اُسکی یہ ہے کہ) ان پر شیطان نے پورا تسلط کر لیا ہے (کہ اُس کے اضلال پر عمل کر رہے ہیں) سو اُسنے انکو خدا کی یاد بھلا دی (یعنی اسکے احکام کو چھوڑ بیٹھے واقعی) یہ لوگ شیطان کا گروہ ہے خوب سن لو کہ شیطان کا گروہ ضرور برباد ہونیوالا ہے (آخرت میں تو ضرور اور گا ہے دنیا میں بھی اور انکی یہ حالت کیوں نہ ہو کہ یہ اللہ اور رسول کے مخالف ہیں اور قاعدہ کلیہ ہے کہ) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ (اللہ کے نزدیک) سخت ذلیل لوگوں میں ہیں (جب اللہ کے نزدیک ذلیل ہیں تو آثار مذکورہ کا مرتب کیا مستبعد ہے اور جسطرح خدا تعالیٰ نے انکے لیے ذلت تجویز فرما رکھی ہے اسیطرح مطیعین کے لیے عزت کیونکہ وہ لوگ اللہ اور رسولوں کے متبع ہیں اور) اللہ تعالیٰ نے یہ بات (اپنے حکم ازلی میں) لکھ دی ہے کہ میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے (جو کہ حقیقت ہے عزت کی مقصود یہاں غلبہ بیان کرنا انبیا کا ہے اپنا ذکر تشریف انبیا کے لیے فرما دیا پس جب رسل ذی عزت ہیں تو اُنکے متبعین بھی اور منتے غلبہ کے سورہ مائدہ آیت ان حزب اللہ ہم الغالبون اور سورہ مؤمن آیت لننصر رسلنا الخ کے ذیل میں گذر چکے ہیں) بیشک اللہ تعالےٰ قوت والا غلبہ والا ہے (اس لیے وہ جسکو چاہے غالب کر دے۔ آگے دوستی کفار میں منافقین کے حال کے خلاف اہل ایمان کا حال بیان فرماتے ہیں کہ) جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں آپ اُنکو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں گو وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہوں ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالےٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اُن (قلوب) کو اپنی فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نور یعنی مقتضائے ہدایت پر نما ہر اعمل و باطنا سکون وھو المذکور فی قولہ تعالیٰ فھو علی نور من ربہ چونکہ یہ سبب ہی زیادہ تیوۃ معنویہ کا اس لیے اسکو روح سے تعبیر فرمایا۔ یہ دولت تو اُنکو دنیا میں ملی کقولہ تعالیٰ اولئک علی ہدی من ربہم) اور (آخرت میں اُنکو یہ نعمت ملے گی کہ) انکو ایسی باغوں میں داخل کرے گا جنکے نیچے سے نہریں جاری ہونگی جنمیں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالےٰ اُن سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہونگے یہ لوگ اللہ کا گروہ ہے خوب سن لو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے (کقولہ تعالیٰ اولئک ہم المفلحون بعد قولہ اولئک علی ہدی من ربہم) ف کفار سے دوستی رکھنے کی تحقیق سورہ آل عمران آیت لا یتخذ المؤمنون کے ذیل میں گذر چکی ہے۔ الحمد للہ کہ تفسیر سورہ مجادلہ ختم ہوئی آگے تفسیر سورۂ حشر کی آتی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

سورۃ الحشر مدنیۃ وایھا اربع وعشرون کذا فی البیضاوی

ربط اوپر کی سورت کے اکثر حصہ اخیرہ میں منافقین کی مذمت اور اُنکا یہود سے دوستی رکھنا مذکور تھا اس سورت کے اکثر حصہ اول میں یہود کی بعض عقوبت اور منافقین کی دوستی انکے کام نہ آنا مذکور ہے اور بنا سبت خصوصیت عقوبت مذکورہ کے کہ جلا وطنی ہے درمیان میں بعض احکام فئے کے بیان کر دیئے گئے اور اخیر حصہ میں مسلمانوں کو امثال افعال کفار مذکورین سے تنفیر و تحذیر کی غرض سے نہ یکآخرت اور مخالفت احکام الٰہیہ سے بچنے کا امر اور اس کی تقویت و تاکید کے لیے اپنے صفات جلال و جمال بیان فرمائے پس اس اخیر کے حصہ میں من وجہ تفصیل بھی ہو گئی اجمال فاعتبروا الحکمی۔ اور قصہ ان یہود کا اسطرح ہوا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو یہود سے معاہدہ صلح کا ہو گیا منجملہ اُن کے ایک قبیلہ بنی نضیر تھا اور اُن سے بھی صلح تھی اور یہ لوگ مدینہ سے دو میل پر رہتے تھے ایکبار آپ وہاں ایک خونبہا کی اعانت میں اُنکو شریک کرنے کے لیے تشریف لے گئے جسکا واقعہ یہ ہوا تھا کہ عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ سے دو خون ہو گئے تھے اُنمیں خونبہا ادا کرنا تھا (اس لیے تشریف لے گئے کہ اگر یہ لوگ بھی چندہ میں شریک ہونا چاہیں تو ہو جاویں اُنہوں نے آپکو ایک جگہ بٹھلا دیا کہ ہم اسکا انتظام کیے دیتے ہیں اور باہم خفیہ مشورہ کیا کہ کوئی شخص اوپر چڑھکر یہ پتھر کی چٹان آپ پر چھوڑ دے کہ آپ کا کام تمام ہو جاوے فوراً وحی سے آپکو معلوم ہو گیا آپ وہاں سے اُٹھ آئے اور کہلا بھیجا کہ تم نے نقض عہد کیا ہے دس روز کی تمکو مہلت ہے اس مدت کے اندر اندر جہاں چاہو چلے جاؤ ورنہ جو شخص اس مدت کے بعد نظر آویگا اسکی گردن ماری جاویگی اُنہوں نے چلے جانیکا ارادہ کیا تو عبد اللہ بن ابی منافق نے اُن کے پاس کہلا بھیجا کہ تم کہیں مت جاؤ میرے ساتھ دو ہزار آدمیوں کی جمعیت ہے اپنی جان دیدینگے اور تمہارا ساتھ نہ آنے دینگے اور رمح میں ابن اسحٰق وغیرہ سے عبد اللہ کے ساتھ ودیعہ بن مالک سویدہ داعس کا نام بھی نقل کیا ہے وہ لوگ ان تک کہنے میں آ گئے اور آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ ہم کہیں نہیں جاتے جو آپ سے ہو سکے کر لیجیے آپ صحابہ کے ساتھ چلے وہ لوگ قلعہ بند ہو گئے اور منافقین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے وہی ہے جسنے کفار اہل کتاب کو ان کے گھروں سے پہلی ہی بار

مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ

اکٹھا کرکے نکالدیا تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور انہوں نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ انکے قلعے انکو اللہ سے بچالیں گے سو آپہنچا حذا

لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا

ایسی جگہ سے پہونچا کہ انکو خیال بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے بھی اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی اوبار ہے تھے سو اے دانشمندو عبرت

يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝

حاصل کرو اور اگر اللہ تعالے انکی قسمت میں جلاوطن ہونا نہ لکھ چکتا تو انکو دنیا ہی میں سزا دیتا اور ان کے لئے آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

یہ اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا انکو انکی

قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

جڑوں پر کھڑا رہنے دیا سو خدا ہی کے حکم کے موافق ہیں اور تاکہ کافروں کو ذلیل کرے

منہ چھپا کر بیٹھ رہے آپ نے انکا محاصرہ کرلیا اور ان کے باغوں کے درخت جلوا دیئے کٹوا دیئے آخر تنگ ہوکر انہوں نے نکل جانا منظور کیا آپ نے فرمایا کہ جتنا اسباب لیجا سکو لیجانے کی اجازت ہے بنجر ہتیار کے غرض وہ لوگ کچھ شام کو کچھ خیبر کو نکل گئے اور مارے حسد و حرص کے اپنے گھروں کی چوکھٹ بازو کڑیاں تختے تک لاد لاد کر لیگئے اور یہ قصہ بعد بدر کے ربیع الاول سنہ چار ہجری میں ہوا پھر حضرت عمر رضہ نے اپنی خلافت میں انکو موضع دیگر یہود کے ملک شام کی طرف نکال دیا یہ دونوں جلاوطنی حشر اول و حشر ثانی کہلاتی ہیں کذا فی زاد المعاد وغیرہ۔ اور تمہید کے طور پر تسبیح سے افتتاح مضمون کیا گیا۔

افتتاح بتسبیح رب قدیر و قصہ اخراج بنی النضیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں (مخلوقات) ہیں (خواہ قالاً خواہ حالاً) اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے (چنانچہ اسکی علو شان اور قدرت اور حکمت کا ایک اثر یہ ہے کہ) وہی ہے جسنے (ان) کفار اہل کتاب (یعنی بنی نضیر کو) ان کے گھروں سے پہلی ہی بار اکٹھا کرکے نکال دیا (یعنی بقول زہری اسکے قبل انپر یہ مصیبت واقع نہ ہوئی تھی یہ مصیبت انپر اول ہی بار آئی ہے جو انکی حرکات خبیثہ کا ثمرہ ہے اور اسمیں ایک لطیف اشارہ ہے ایک پیشین گوئی کی طرف کہ ان کے لیے پھر بھی ایسا اتفاق ہوگا چنانچہ دوبارہ حضرت عمر رضہ نے تمام یہود کو جزیرہ عرب سے نکالدیا کذا فی الخازن اور اس اشارہ کو لطیف اسلیے کہا گیا کہ لفظ اول ہمیشہ مقتضی نہیں ہوتا دوم ثانی کو

اللغات لاول الحشر اللام للوقت الجلاء الاخراج او الخروج یقال جلوا عنها و یقال الیه جلاهم لینه النخلة من اللون او من اللین کذا فی الصراح ،،

البلاغة قوله قطعتم و لم تعرض للتحریق للاذن فی معنی القطع فاکتفی به و اما التعرض للاحراق مع ایس بفساد عندهم الیفة فلتقریر عدم کون القطع فسادا و انما یکون فسادا بما یساوی ذلک

چنانچہ بولتے ہین فلان عورت کے پہلی ہی بار بچہ پیدا ہوا ہے آگے اس اخراج کے اثر قدرت وغلبہ ہونے کی تقریر ہے کہ اے مسلمانو انکا سامان وشوکت دیکھکر تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ (کبھی اپنے گھرون سے) نکلین گے اور (خود) انہون نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ اُن کے قلعے انکو اللہ کے انتقام) سے بچالین گے (یعنی اپنے قلعون کے استحکام پر ایسے مطمئن تھے کہ انکے دل مین انتقام غیبی کا خطرہ بھی نہ آتا تھا پس انکی حالت مشابہ اُس شخص کے تھی جسکا یہ گمان ہو کہ اُن کے قلعے اللہ سے بچالین گے اور اگر بنی نضیر کے قلعے متعدد نہ ہون تو حصونہم کی ضمیر مطلق یہود کی طرف ہوگی اور انہم کی ضمیر بھی اور صرف ظنوا کی ضمیر بنی نضیر کی طرف ہوجاویگی یعنی بنی نضیر کا یہ خیال تھا کہ سب یہود کو اُن کے قلعے حوادث سے بچالین گے ان سب یہود مین یہ بھی آگئے کہ اپنے قلعہ کو اپنا محافظ سمجھتے تھے) سو اُن پر خدا (کا عقاب) ایسی جگہ سے پہونچا کہ انکو خیال (اور گمان) بھی نہ تھا (مراد اس جگہ سے یہ ہے کہ مسلمانون کے ہاتھون نکالے گئے جنکی بے سروسامانی پر نظر کرکے اسکا احتمال بھی نہ ہوتا تھا کہ یہ بے سامان ان با سامانون پر غالب آجاوین گے) اور ان کے دلون مین (اللہ تعالے نے مسلمانون کا) رعب ڈال دیا کہ (اُس رعب کی وجہ سے نکلنے کا قصد کیا اور اُسوقت یہ حالت تھی کہ) اپنے گھرون کو خود اپنے ہاتھون سے بھی اور مسلمانون کے ہاتھون سے بھی اُجاڑ رہے تھے (یعنی خود بھی کڑی تختہ لیجانے کے واسطے اپنے مکانون کو منہدم کرتے تھے اور مسلمان بھی اُن کے قلب کو مدمہ پہونچانے کے واسطے منہدم کرتے تھے اور مسلمانون کے منہدم کرنے کو اُن کی طرف اس لیے منسوب کیا کہ سبب اس انہدام کا اصل مین نقض عہد ہی اور وہ فعل یہود کا ہے پس اسناد الے السبب ہوگئی اور مسلمانون کا ہاتھ بمنزلہ آلہ کے ہوگیا) سو اے دانشمندو (اس حالت کو دیکھکر) عبرت حاصل کرو (کہ انجام خدا اور رسول کی مخالفت کا بعض اوقات دنیا مین بھی نہایت برا ہوتا ہے) اور اگر اللہ تعالے اُن کی قسمت مین جلاوطن ہونا نہ لکھ چکتا تو اُن کو دنیا ہی مین (قتل کی) سزا دیتا (جسطرح ان کے بعد بنی قریظہ کے ساتھ معاملہ کیا گیا) اور (گو دنیا مین عذاب قتل سے بچ گئے لیکن) ان کے لیے آخرت مین دوزخ کا عذاب تیار ہے (اور) یہ (سزاے جلاوطنی دنیا مین اور سزاے نار آخرت مین) اس سبب سے ہے کہ ان لوگون نے اللہ کی اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرتا ہے (کہ وہی مخالفت رسول کی بھی ہے تو اللہ تعالے اسکو سخت سزا دینے والا ہے (یہ مخالفت دو طرح ہوئی ایک نقض عہد سے جس سے کہ یہ سزاے جلاوطنی ہوئی اور دوسرے عدم ایمان سے جو سبب عذاب نار کا ہے۔ آگے یہود کے ایک طعن کا جواب ہے جو درختون کے کاٹنے اور جلانے کے باب مین کیا تھا کہ یہ فساد ہے اور فساد مذموم ہے کذا فی الدر و نیز بعض مسلمانون نے باوجود اجازت کے یہ سمجھکر کہ ترک جائز ہے اور آخر مین یہ درخت مسلمانون ہی کے ہونگے تو انکا رہنا ہی بہتر ہے نہین کاٹے اور بعض نے یہ سمجھکر کہ یہود کا دل دکھے گا کاٹ دیے کذا فی الدر۔ جواب کے ساتھ ان دونون فعل کی بھی تصویب ہے پس ارشاد ہے کہ) جو کھجورون کے درخت تمنے کاٹ ڈالے (اسی طرح جو جلا دیے) یا انکو انکی جڑون پر (بحالہا) کھڑا رہنے دیا سو (دونون باتین) خدا ہی کے حکم (اور رضا) کے موافق ہین (تاکہ مسلمانون کو عزت دی) اور تاکہ کافرون کو ذلیل کرے (یعنی دونون فعل مین مصلحت ہے چنانچہ ترک مین بھی مسلمانون کی ایک کامیابی اور کفار کو غیظ مین ڈالنا ہے کہ یہ مسلمان اسکو برتین گے اور قطع وحرق مین بھی مسلمانون کی دوسری کامیابی یعنی ظہور آثار غلبہ اور کفار کو غیظ مین ڈالنا ہے کہ مسلمان ہماری چیزون مین کیسے تصرفات کر رہے ہین پس دونون امر جائز اور برتقضی حکمت کے کوئی قبیح نہین) ف مسئلہ اہل حرب کے اموال کا احراق یا افساد وقطع اشجار وغیرہ جب اسمین مصلحت ہو جائز ہے کذا فی الہدایۃ طاروح وغیرہما مسئلہ کفار کے جلاوطن کردینے کو روح المعانی مین ابتداء اسلام مین مشروع اور اب منسوخ کہا ہے۔ اور ہدایہ مین بحث فئی مین لکھا ہے الا اراضی التی اجلوا عنہا اہلہا جس سے اس حکم کا بقا معلوم ہوتا ہے۔ احقر کے نزدیک یہ ہے کہ جن لوگون نے اسکو داخل مَنّ سمجھا ہے منسوخ کہا ہے اور جنہون نے جائز کہا ہے غالباً مثل اسکے سمجھا ہے کہ کفار مقابلہ کے وقت بھاگنے لگین اور کسی مصلحت سے انکا تعاقب نہ کیا جاوے کہ یہ جائز ہے مثل صلح کے فقط **ربط** تمہید سورت مین گذر چکا البتہ فئی کے متعلق کچھ مضمون بطور مقدمہ کے تفسیر سے پہلے لکھ دینا اعانت فہم تفسیر کے لیے مناسب معلوم ہوتا ہے **وھو ھذا** جو مال اہل حرب سے بلا قتال حاصل ہو وہ فئی ہے کذا فی الہدایۃ یا موال بنی نضیر اسی قبیل سے تھے اور فدک اور نصف خیبر بھی جسمین کتیبہ دو ملیح وسلالہ ووحدہ اور بقیہ نصف خیبر یعنی شق اور نطاۃ فئی نہ تھا بلکہ عنوۃ فتح ہوا تھا اخرجہ ابن مردویہ عن ابن عباس اور مال فئی مین امام صاحب کے نزدیک خمس نہین ہے کذا فی الہدایۃ۔ اور جو عنوۃ فتح ہوا اُسمین تقسیم کے وقت خمس نکالا جاتا ہے جس کے مصارف سورہ انفال مین گذر چکے ہین۔ اور ان اموال کا حکم یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ روایات کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے اُسکے مالک تھے اور اُسمین جو مصارف آپکو بتلائے گئے وجوبا یا ندبا وہ ایسا ہی ہے جیسے اہل اموال پر زکوٰۃ وصدقہ ہے البتہ یہ اموال مملوکہ آپ کے بعد محل میراث نہ تھے بلکہ وقف تھے اور یہ خصوصیت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رواہ الشیخان چنانچہ آپ نے اموال بنی نضیر کا اکثر حصہ مہاجرین کو اور انصار مین سے بعض کو تقسیم فرما دیا رواہ البیہقی اور بقیہ مین سے اپنے اہل وعیال کو سال بھر کا خرچ دیکر جو بچتا وہ سامان جہاد سلاح وکراع مین صرف فرما دیا جاتا اخرجہ الشیخان وغیرہما۔ اور خیبر کی آمدنی سے فقراء مہاجرین کی اور فدک سے مسافرونکی امداد فرماتے

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ

اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو اُنسے دلوا دیا سو تم نے اوپر گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر چاہے مسلط فرما دیتا ہے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو دوسری بستیوں کے لوگوں سے دلوا دیا وہ اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں کا اور غریبوں کا

وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

اور مسافروں کا تاکہ وہ تمہاری ہی تونگروں کے قبضہ میں نہ آجاوے اور رسول تمکو کچھ دیدیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تمکو روک دیں تم رُک جایا کرو

وقف لازم

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

اخرجہ ابوداؤد وابن مردویہ آیندہ وما افاء الخ ہین اسی تخصیص کا ذکر ہے جسکا نزول اس سبب سے ہوا کہ بعض لوگون نے کہا تھا کہ یہ زمین تقسیم کیون نہین کی گئی فاءل اللہ عندہ فقال ما افاء الخ اخرجہ ابن مردویہ عن ابن عباس اور بعد آپ کی حیات کے اُس کے مصارف صرف مصالح عامہ ہین مثل سد ثغور وبناء قناطیر وجسور اور عطاء تقاضا وعمال وعلماء مسلمین وارزاق مقاتلین وذراری مقاتلین کذافی الہدایۃ اور ان مصالح مین مصارف خمس غنیمت یتامیٰ ومساکین وابن السبیل بھی داخل ہین کما یفہم من عد الرضی والزینی واللقیط من المصالح العامۃ فی ردالمحتار اور فقراء مہاجرین وانصار بھی اُسوقت داخل تھے اور بعد کی نسلین بھی داخل ہین کیونکہ مصالح عامہ مذکورہ سے جو نفع پہونچتا ہی وہ غیر موجودین کو بھی پہونچتا ہی غرض اسکے مصارف نہایت عام ہین البتہ ایسی زمین کسی کی ملک کردینا امام کو اسکا اختیار ہونا یا نہونا مختلف فیہ ہی کما یفہم من الدرالمختار وردالمحتار قبیل فصل الجزیۃ چنانچہ دوسری تیسری چوتھی۔ پانچوین۔ آیت مین یہ سب مذکور ہین لہذا کی استیعاب الآیۃ لہؤلاء کلہم البیہقی وغیرہ وعن عمر وابن مصارف کی تحدید وتقدیر رائے امام پر ہے لیکن امام کو حاکمانہ اختیارات ہین مالکانہ نہین اور حضور کو مالکانہ اختیارات تھے مثل بیع وغیرہ اور حسب ہدایت ورشور قتادہ کا قول یہ ہی کہ مصارف خمس پہلے مصارف فئی تھے پھر سورۂ انفال کی آیت سے یہ آیت سورۂ حشر کی منسوخ ہوگئی اور ان کے لیے خمس مقرر ہوگیا لیکن چونکہ ظاہر اسورۂ انفال کی آیت بدر مین نازل ہوئی اور بدر متقدم ہی لہذا یہ قول خلاف ظاہر ہوا اور یہ تقریر مذکور حنفیہ کے مسلک پر ہی اور شافعی رح کے نزدیک فئی مین بھی خمس ہے اور چار اخماس مصارف مذکورہ مین صرف ہون گے لقولہ علیہ السلام کما فی الصحاح مالی مما افاء اللہ تعالےٰ علیکم الا الخمس والخمس مردود علیکم اور ظاہر ہے کہ خمس یعنی خمس الخمس مقتضائے تخمیس کو ہے تو فئی مین بھی خمس ہوا اور یہان جو مصارف مذکور ہین وہ مصارف اسی خمس کے ہین اھ لیکن آیت مین ما افاء اللہ کی خبر ہین فللہ وللرسول ولذی القربی الخ واقع ہونا ظاہر ہی اسپر دال ہی کہ یہ مصرف جمیع ما افاء اللہ کا ہے کہ اُس کے خمس کا۔ اور حدیث مین افاء کا بمعنے غنیمت مستعمل ہونا متعین ہی واللہ اعلم۔ یہ مقام مثل سورہ برارۃ کے احقر کو بہت دشوار معلوم ہوا تفاسیر واحادیث وکتب فقہ کی مراجعت کے بعد غایت جدوجہد سے جو سمجھ مین آیا وہ لکھا گیا مثل سورہ برارت کے یہان بھی عرض ہے کہ اگر اس سے احسن اور اتقن تفسیر ممکن ہو تو اُسکو ترجیح دیجاوے والروایات کلہا من الخازن والدر المنثور۔

احکام فئی

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اللغات افاء علیہ واللہ وتعدیہا الیہ صلی اللہ علیہ وسلم وان لم یقتض سبق حصولہا لہ صلی اللہ علیہ وسلم نظیر اتیل فی قولہ تعالیٰ او لتعودن فی ملتنا ظاہرہ ان اقتضی سبق الحصول کان فیما ذکر مجازا وقیل للتغلیب التی قالوا من فیہا شتہ۔ قولہ دولۃ بالضم وکذا بالفتح ما یدول ای یدور فالضم للاسم والفتح للمرۃ والغلبۃ وما ترجمتہ ہوا خذہا بالحاصل ۱۲

النحو قولہ ما افاء اللہ استیناف ای جواب سوال مقدر تاشئی مما فہم من الکلام السابق فکان قائلا قال فما یقول قد علمنا حکم ما افاء اللہ تعالیٰ من بنی النضیر فما حکم ما افاء اللہ من غیرہم فقیل ما افاء اللہ الخ ولم یعطف علی ما تقدم ولم یذکر فی الآیۃ تنبیہا علی ہذا المحذوف ۱۲ منہ

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ

امن حاجتمند مہاجرین کا حق ہی جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے جدا کر دیے گئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کے طالب ہیں اور وہ اللہ اور اُس کے

وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ

رسول کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور اُن لوگوں کا جو دارالاسلام میں اور ایمان میں ان کے قبل سے قرار پکڑے ہوئے ہیں جو اُنکو اس ہجرت کرکے آتا ہوا اُس سے یہ لوگ محبت کرتے ہیں

وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ

اور مہاجرین کو جو کچھ ملتا ہی اُس سے یہ اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں پاتے اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ اوپر فاقہ ہی ہو اور جو شخص اپنی طبیعت

شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ ع

کے بخل سے محفوظ رکھا جاوے ایسے ہی لوگ فلاح پانیوالے ہیں اور ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئے جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو بخشدے اور ہمارے اُن بھائیوں کو

سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ۱۰

جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجیے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (اوپر جو بیان ہوا وہ تو بنی نضیر کی جانوں کے ساتھ معاملہ ہوا) اور (اُن کے اموال کے ساتھ جو معاملہ ہوا اُسکا بیان یہ ہی کہ) جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو اُن سے دلوا دیا سو (اُسمیں تمکو کوئی مشقت نہیں پڑی چنانچہ) تم نے اُسپر (یعنی اسکے حاصل کرنے کو نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ (مطلب یہ کہ نہ سفر کی مشقت ہوئی کیونکہ مدینہ سے دو میل پر ہے اور نہ قتال کی اور برائے نام جو مقابلہ کیا گیا وہ غیر معتدبہ تھا کذا فی الروح اس لیے اُسمیں تمہارا استحقاق تقسیم و تملیک کا نہیں جسطرح غنیمت کے چار خمس میں ہوتا ہی) لیکن اللہ تعالیٰ (کی عادت ہی کہ) اپنے رسولوں کو (اپنے دشمنوں میں سے) جسپر چاہے (خاص طور پر) مسلط فرما دیتا ہی (یعنی محض رعب سے مغلوب کر دیتا ہی جسمیں کسیکو کچھ مشقت واقع نہیں ہوتی چنانچہ اُن رسولوں میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسیطرح مسلط فرما دیا اس لیے اُسمیں تمہارا کوئی حق نہیں ہے بلکہ اُسمیں مالکانہ تصرف کرنا اُنکی رائے پر مفوض ہی) اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہی (پس وہ جسطرح چاہے دشمنوں کو مغلوب کرے اور جسطرح چاہی اپنے رسول کو اختیار اور تصرف دی اور جیسا اموال بنی نضیر کا یہ حکم ہی اسیطرح) جو کچھ اللہ تعالیٰ (اسی طور پر) اپنے رسول کو دوسری بستیوں کے (کافر) لوگوں سے دلوا دے (جیسا فدک اور ایک جزو خیبر کا اسیطرح ہاتھ آیا) سو اُسمیں بھی تمہارا کوئی استحقاق تملک کا نہیں (بلکہ) وہ (بھی) اللہ کا حق ہی (یعنی وہ جسطرح چاہی اُسمیں حکم دی جیسا کہ اور سب چیزوں میں اُسکا اسیطرح کا حق ہی اور تخصیص حصر کے لیے نہیں) اور رسول کا (حق ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی رائے پر اُسمیں مالکانہ تصرف مفوض کر دیا ہی) اور (آپ کے) قرابت داروں کا (حق ہی) اور یتیموں کا (حق ہی) اور غریبوں کا (حق ہی) اور مسافروں کا (حق ہی یعنی یہ سب حسب صوابدید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس کے مصرف ہیں جیسا کہ اور بھی اسکے مصارف ہیں پس تخصیص ذکری بنا بر رفع شبہہ کے ہو سکتی ہی کہ یہ لوگ بدون شرکت جہاد کے بدرجہ اولے مستحق نہ ہوں گے اس شبہ کو رفع کر دیا کہ انکا مصرف ہونا خاص اوصاف کے اعتبار سے ہی نہ بوجہ شرکت جہاد کے پس وہ وصف

اللغات تبوء والاستقرار فیہا لاستقرار فی الدار حسی وفی الایمان علی حالۃ مجازا کونہ ناشیا عن الحاجۃ خصاصۃ حاجۃ وفاقۃ الشر الحرص ۱۲

النحو قولہ للفقراء بدل من لذی القربی بدل خاص من عام وذلک لما ان اللام فی قولہ ولذی القربی کیلا یرد ان السید لیست من اللہ حتی تاشہ من فلک وما عود فی الرسول فلان کون الفیء بتلہ منتہ آخر وکذا کونہ للرسول لانتہ آخر وکذا کونہ لذی القربی ومن معہم لہ منتہ آخر فالاول الملک الحقیقی والتصرف المستقل والثانی بمعنی الملک المجازی والتصرف المفوض من اللہ تعالیٰ والثالث لکونہم مصارف قولہ للذین تبوءوا معطوف علی الفقراء کذا قولہ والذین جاءو من بعدہم ۱۲

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ

کیا آپ نے ان منافقین کی حالت نہیں دیکھی کہ اپنے بھائیوں سے کہ کفار اہل کتاب ہیں کہتے ہیں کہ واللہ اگر تم نکالے گئے تو ہم تمہارے ساتھ نکل جاویں گے

جسمیں ہوگا وہ مصرف ہوگا اور ان مصارف میں سے یتامیٰ و مساکین و ابن السبیل ہیں تو حکم مطلقاً باقی ہے اور رسول و ذوی القربیٰ من حیث نصرۃ الرسول کا سہم وفات نبوی سے مرتفع ہوگیا کما مر فی سورۃ الانفال۔ اور یہ حکم مذکور اس لیے مقرر کردیا) تاکہ وہ (مال فئے) تمہاری تونگروں کے قبضہ میں نہ آجاوے (جیسا جاہلیت میں سب غنائم و محاصل جنگ ذی اختیار لوگ ہی کھا جاتے تھے اور فقراء بالکل محروم رہ جاتے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے رسول کی رائے پر رکھا اور مصارف بھی بتلا دیئے کہ آپ باوجود مالک ہونے کے پھر بھی اہل حاجت و مواقع مصلحت عامہ میں صرف فرماویں گے) اور (جب یہ معلوم ہوگیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے پر ہونے میں حکمت ہے تو) رسول تمکو جو کچھ دیدیا کریں وہ لیلیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تمکو روک دیں تم رک جایا کرو (اور بعموم الفاظ یہی حکم ہر فعال و احکام میں بھی) اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ (مخالفت کرنے پر) سخت سزا دینے والا ہے (اور یوں فئے میں مطلقاً مساکین کا حق ہے لیکن) اُن حاجتمند مہاجرین کا (بالخصوص) حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے (جبراً و ظلماً) جدا کر دیئے گئے (یعنی کفار نے انکو اسقدر تنگ کیا کہ گھر بار چھوڑ کر ہجرت پر مجبور ہوئے اور اُس ہجرت سے) وہ اللہ تعالیٰ کے فضل (یعنی جنت) اور رضامندی کے طالب ہیں (کسی دنیوی غرض سے ہجرت نہیں کی) اور وہ (لوگ) اللہ اور اُس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں (اور) یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں اور (نیز اُن لوگوں کا بھی حق ہی جو دار الاسلام (یعنی مدینہ) میں (جو کہ انکا وطن تھا) اور ایمان ہیں ان (مہاجرین) کے (آنے کے) قبل سے قرار پکڑے ہوئے ہیں (گو اس سے تقدم ایمان جمیع انصار کا ایمان جمیع مہاجرین سے لازم نہیں اور نہ تو الدار کی صفت کو فضل میں دخل یہ ہے کہ اپنے وطن میں اکتساب کمال کا کرنا خصوص انقیاد و فرمانبرداری کرنا کمال کی بات ہے کیونکہ وطن میں ان امور سے بہت موانع پیش آتے ہیں نیز اپنی ریاست و وجاہت کی وجہ سے عار بھی آتی ہے اور) جو ان کے پاس ہجرت کرکے آتا ہے اُس سے یہ لوگ محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو (مال غنیمت وغیرہ میں سے) جو کچھ ملتا ہے اُس سے یہ (انصار بوجہ محبت کے) اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں پاتے اور (بلکہ اس سے بھی بڑھ کر محبت کرتے ہیں کہ طعام وغیرہ میں انکو) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ اُن پر فاقہ ہی ہو (یعنی خود بسا اوقات فاقہ سے بیٹھ رہتے ہیں اور مہاجرین کو کھلا دیتے ہیں اور بسا اوقات اس لیے کہا گیا کہ قضیہ غیر مسورہ ہے) اور (واقعی) جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جاوے جیسے یہ لوگ ہیں کہ حرص اور اُسکے مقتضا پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے انکو مبرا و منزہ رکھا ہے) ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور اُن لوگوں کا (بھی اس فئے میں حق ہی جو (اسلام میں یا ہجرت میں یا دنیا میں) ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (یا آوینگے) جو (ان مذکورین کے حق میں اپنے ساتھ اسطرح) دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو بخشدے اور ہمارے اُن بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں (خواہ نفس ایمان یا ایمان کامل کہ موقوف ہجرت پر تھا) اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجیے (یہ دعا معاصرین کو بھی عام ہے مجموعہ کا حاصل یہ ہوا کہ متقدمین کے فضل کے معتقد رہیں اور محبت معاصرین کے لیے بھی عام ہو) اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں (ہماری دعا قبول فرما لیجیے مقصود اس قید سے یہ نہیں کہ جو ایسی صفت نہ ہو وہ فئے کا مصرف نہیں ہے بلکہ مقصود تقیید سے ترغیب ہے کہ بعد کے لوگوں کو ایسا ہونا چاہیے اور بدون اسکے مصرف کامل و پسندیدہ نہیں گو نفس مصرف ہو کما قال عمر رضی اللہ عنہ استوعبت ہذہ المسلمین عامۃ ولیس احد الا لہ فی ہذا المال حق ردہ فی الدر المنثور۔ اور دیگر مصارف مصالح عامہ مذکورہ مقدمہ تفسیر آیت ہیں لما روی فکانت جسما لنوائبہ کذا فی الدر المنثور پس مجموعہ آیات و روایات سے ان مصارف کا مصارف ہونا اور مفوض بہ رائے نبوی ہونا معلوم ہوا چونکہ تفویض بالرائے بعد حیات کے ممکن نہیں لہذا وفات سے تفویض ختم ہوئی اور مصارف ہونا انکا باقی رہگیا جسکا اہتمام امام المسلمین پر واجب ہوگا اور تفویض بالمعنی المذکور یعنی مالکانہ تصرف نہ ہوگا گو تفویض بمعنے حاکمانہ تصرف بہ پابندی قانون شرعی اُسکے لیے بھی حاصل ہے واللہ اعلم) ف حرص طبعی و جبلی پر ملامت نہیں البتہ اُس کے مقتضا کا بامر شرع پر عمل کرنا مذموم ہے ربط تمہید میں گذر چکا۔

خلاف کردن منافقین با یہود در وعدہ نصرت مع تشجیع مؤمنین

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ

اللغات اخوانہم السائر استعمالہ بمعنے المشارکین فی المشرب والاخوۃ بمعنے المشارکین فی النسب۔ | **البلاغۃ** یقولون عبر عن الماضی بصیغۃ المضارع استحضارا لصورۃ القول۔

وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ

اور ہمارا ہرگز معاملہ تم سے ہم کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے کسی لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں واللہ اگر اہل کتاب نکالے گئے تو یہ انکے ساتھ نہیں نکلیں گے

وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي

اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو یہ انکی مدد نہ کرینگے اور اگر انکی مدد بھی کی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر انکی کوئی مدد نہ ہوگی بیشک تم لوگوں کا خوف ان کے دلوں میں

صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ

اللہ سے بھی زیادہ ہے یہ اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ سمجھتے نہیں یہ لوگ سب ملکر بھی تم سے نہ لڑینگے مگر حفاظت والی بستیوں میں یا دیوار کی آڑ میں

بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا

انکی لڑائی آپسمیں بڑی تیز ہے اے مخاطب تو انکو متفق خیال کرتا ہے حالانکہ انکے قلوب غیر متفق ہیں یہ اسوجہ سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے ان لوگوں کی سی مثال ہے جو انسے کچھ ہی پہلے ہو گزرے

ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ

جو اپنی کرتوت کا مزہ چکھ چکے ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے شیطان کی سی مثال ہے کہ انسان سے کہتا ہے کہ کافر ہو جا پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو کہدیتا ہے کہ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝ ع ۲

نہیں میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں سو آخری انجام دونوں کا یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں گئے جہاں ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے

ع ۲

ملخصات الترجمۃ

لہ قولہ قبل لئن اخرجوا الخ اشارۃ الی ان اللام علامۃ کما ھو معروف اھ

وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝ کیا آپ نے ان منافقین (یعنی عبداللہ بن ابی وغیرہ) کی حالت نہیں دیکھی کہ اپنے (ہم مذہب) بھائیوں سے کہ کفار اہل کتاب میں (یعنی بنی نضیر سے) کہتے تھے لان السورۃ علی ما یدل علیہ الفاظہا وعلی ما نقلہ فی الروح عن اہل الحدیث والسیر نزلت بعد الوقعۃ کہ واللہ (ہم ہرحال میں تمہارے ساتھ ہیں پس) اگر تم (اپنے وطن سے جبراً) نکالے گئے تو ہم (بھی) تمہارے ساتھ (اپنے وطن سے) نکل جاویں گے اور تمہارے معاملہ میں ہم کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے (یعنی ہمکو خواہ کوئی کیسا ہی سمجھاوے کہ خروج وقتال میں جو آئندہ مذکور ہے تمہارا ساتھ نہ دیں لیکن ہم نہ مانیں گے پس جملہ لانطیع سیاق وسباق دونوں کے متعلق ہے) اور اگر تم سے کسی کی لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں (یہ تو انکے کاذب ہونے کا اجمالاً بیان ہوا آگے تفصیلاً فرماتے ہیں کہ) واللہ اگر اہل کتاب نکالے گئے تو یہ (منافقین) اُن کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر اُن سے لڑائی ہوئی تو یہ انکی مدد نہ کریں گے اور اگر (بفرض محال) انکی مدد بھی کی (اور لڑائی میں شریک ہوئے) تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر (ان کے بھاگ جانے کے بعد اُن (اہل کتاب) کی کوئی مدد نہ ہوگی (یعنی جو ناصر تھے وہ تو بھاگ گئے اور دوسرا بھی کوئی ناصر نہ ہوگا پس لامحالہ مغلوب ومقہور ہوں گے۔ غرض منافقین کی جو غرض ہے کہ اپنے بھائیوں پر کوئی آفت نہ آنے دیں اُسمیں ہر طرح ناکامی رہیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب آخر میں بنی نضیر نکالے گئے تو منافقین اُن کے ساتھ نکلے نہیں اور جب اول میں انکا محاصرہ کیا گیا جسمیں احتمال قتال کا تھا تو اُسمیں انہوں نے نصرت نہیں کی۔ اور بعد اخبار خداوندی لا ینصرونہم کے نصرو ہم کا تو احتمال ہی نہ تھا محض بطور فرض محال کے فرمادیا کہ شقوق واقعیہ وفرضیہ سب پر ترتب مقصود یعنی عدم اغناء کا ہو جاوے کقولہ تعالےٰ ولئن اتبعت اہواءہم الخ

اللغات رہبۃ مصدر مبنی للمفعول اھ

النحو قریبا یتعلق بما تعلق بہ الصلۃ ای الذین کانوا من قبلہم فی زمن قریب

اور بعد وقوع واقعہ کے اسطرح فرمانا لئن اخرجوا الخ یا تو استحضار صورت واقعہ اضیہ کے لیے ہو تاکہ انکا خلف وعدہ اور انکا مخذول ہونا خوب پیش نظر ہو جاوے اور یا آیندہ جو احتمال موہوم تھا ساتھ دینے کا اُسکی نفی کردی اور اگر قبل واقعہ کے نزول ثابت ہو جاوے تو توجیہ ظاہر ہے۔ آگے اس ساتھ نہ دینے کا سبب فرماتے ہیں کہ) بیشک تم لوگوں کا خوف ان (منافقین) کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے (یعنی دعوی ایمان سے جو یہ اپنا ڈرنا اللہ تعالے سے بیان کرتے ہیں وہ تو خلاف واقع ہے ورنہ کفر کو کیوں نہ چھوڑ دیتے اور تمہارا واقعی خوف ہے پس اس خوف کی وجہ سے یہ لوگ اُن بنی نضیر کا ساتھ نہیں دیسکتے پس عدم خوف من اللہ کا حاصل عدم ایمان ہے ورنہ طبعًا مخلوق کا خوف خالق سے زیادہ ہونا محل اثم نہیں اور) یہ (اُنکا تم سے ڈرنا اور خدا سے نہ ڈرنا) اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ (بوجہ کفر کے خدا تعالی کی عظمت کو) سمجھتے نہیں (اور یہ یہود عام بنی نضیر وغیر بنی نضیر سے اور منافقین الگ الگ تو تمہارے مقابلہ کا کیا حوصلہ کرتے) یہ لوگ (تو) سب ملکر بھی تم سے نہ لڑینگے مگر حفاظت والی بستیوں میں یا دیوار (قلعہ وشہر پناہ) کی آڑ میں (حفاظت سے مراد عام ہے خندق وغیرہ سے ہو یا قلعہ وغیرہ سے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ منافقین نے کبھی قری محصنہ میں یا ورا رجدار سے اہل اسلام کا مقابلہ کیا ہو کیونکہ مقصود یہ ہے کہ اگر کبھی یہود یا منافقین منفردًا یا مجتمعًا تمہارے مقابلہ میں آئے بھی تو قری محصنہ یا ورا رجدار سے وہ مقابلہ ہوگا چنانچہ یہود بنی قریظہ واہل خیبر اسیطرح مقابل ہوئے گو منافقین اُن کے ساتھ مجتمع نہ تھے اور منافقین کا کبھی اتنا حوصلہ بھی نہ ہوا پس مسلمانوں کی اسمیں تشجیع بھی ہے کہ اُنسے کچھ اندیشہ نہ رکھیں۔ اور ان کے بعض قبائل جیسے اوس وخزرج کے واقعات جنگ دیکھکر یہ اندیشہ نہ کیا جاوے کہ شاید اسیطرح اہل اسلام کے مقابلہ میں یہ کارنامے کرسکیں بات یہ ہے کہ) ان کی لڑائی آپس (ہی) میں بڑی تیز ہے (مگر مسلمانوں کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہیں۔ اور اسیطرح یہ احتمال نہ کیا جاوے کہ گو مقابلہ اہل اسلام کے یہ ضعیف ہوں مگر بہت سے ضعفا ملکر قوی ہو جاتے ہیں شاید اسطرح یہ مسلمانوں سے عہدہ برآ ہو سکیں سو اُسکی نسبت یہ ہے کہ) ای مخاطب تو انکو (ظاہر میں) متفق خیال کرتا ہے حالانکہ اُنکے قلوب غیر متفق ہیں (یعنی گو عداوت اہل حق ان سب میں مابہ الاشتراک ہے مگر خود بھی تو انمیں باہم اختلاف عقائد کی وجہ سے افتراق اور عداوت ہے کقولہ تعالی فی المائدۃ وألقینا بینہم العداوۃ الخ ومر تفسیرہ پس اس سے وہ احتمال تقویت بالاجتماع کا بھی مرتفع ہو گیا اور یہ رفع احتمال زیادہ تاکید وتقویت مقصود کے لیے ہے ورنہ جب حق تعالے کی مشیت ان کی مغلوبی ومقہوری کے ساتھ متعلق ہو چکی ہے تو اگر اتفاق بھی ہوتا تو کیا کام آتا۔ آگے اس نااتفاقی کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ) یہ (تشتت قلوب) اسوجہ سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (دین کی) عقل نہیں رکھتے (اس لیے اہواء متشتتہ کے متبع ہیں اور تشتت اہواء کے لیے اختلاف قلوب لازم ہے۔ اور اسپر یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ بے دینوں میں بسا اوقات اتفاق قلوب دیکھا جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ حرف با سببیۃ پر دال ہے خواہ فی الجملہ اور بعض کے اعتبار سے ہو یہاں مقصود قاعدہ کلیہ بیان کرنا نہیں بلکہ انمیں جو نااتفاقی تھی اُسکا سبب بیان کرنا مقصود ہے کہ اُن کے لیے یہی امر سبب ہو گیا تھا چنانچہ ظاہر ہے۔ آگے بالخصوص بنی نضیر اور اُن منافقین کی جنہوں نے وعدہ نصرت کرکے اُنکو دھوکہ میں ڈالا اور عین وقت پر دغا دی حالت مذکور ہے پس فرماتے ہیں کہ ان کے مجموعہ کی دو مثالیں ہیں ایک مثال خاص بنی نضیر کی اور دوسری منافقین کی پس بنی نضیر کی مثال تو) اُن لوگوں کی سی مثال ہے جو ان سے کچھ ہی پہلے ہوئے ہیں جو (دنیا میں بھی) اپنی کردار کا مزہ چکھ چکے ہیں اور (آخرت میں بھی) ان کے لیے دردناک عذاب (ہونے والا) ہے (مراد ان سے یہود بنی قینقاع ہیں جنکا قصہ یہ ہوا کہ بعد واقعہ بدر کے انہوں نے آپ سے سنہ ۲ ہجری میں نقض عہد کرکے محاربہ کیا پھر مغلوب ومقہور ہوئے اور قلعہ سے آپ کے فیصلہ پر باہر نکلے اور سب کی مشکیں باندھی گئیں پھر عبداللہ بن ابی کے الحاح سے اُن کی اس شرط پر جان بخشی کی کہ مدینہ سے چلے جائیں چنانچہ وہ اذرعات شام کو نکل گئے اور اُن کے اموال میں غنیمت کی طرح عمل ہوا کذا فی زاد المعاد۔ اور ان منافقین کی مثال) شیطان کی سی مثال ہے (اول تو) انسان سے کہتا ہے کہ تو کافر ہو جا پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے (اور کفر کے وبال میں گرفتار ہوتا ہے خود دنیا میں خواہ آخرت میں) تو (اُسوقت صاف جواب دیدیتا ہے اور) کہدیتا ہے کہ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں (جیسے دنیا میں ایسی تبری کا قصہ سورہ انفال آیت واذ زین لہم الشیطان اعمالہم الخ میں گذر چکا ہے اور آخرت میں تبری مضلین کی ضالین سے آیات متعددہ میں مذکور ہے) سو آخری انجام دونوں کا یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں گئے جہاں ہمیشہ رہیں گے (ایک اضلال کی وجہ سے دوسرا اضلال کی وجہ سے اور ظالموں کی یہی سزا ہے پس جسطرح اس شیطان نے اُس انسان کو اول بہکایا پھر وقت پر ساتھ نہ دیا اور دونوں خسران میں پڑے اسیطرح ان منافقین نے اول بنی نضیر کو بری رائے دی کہ تم نکلو نہیں ہم عین وقت پر انکو دغا دی اور دونوں بلا میں پھنسے بنی نضیر تو بلا سے اخراج میں اور منافقین ناکامیابی میں بلکہ تہدید میں گرفتار ہوئے)

ترغیب تحصیل جنان وترہیب از موجبات نیران وتاکید بذکر علو شان قرآن وصفات کمال حضرت رحمان

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل کے واسطے اُسنے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی پوری خبر ہے اور تم اُن لوگوں کی طرح مت ہو

نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ

جنہوں نے اللہ سے بے پروائی کی سو اللہ تعالےٰ نے خود اُنکی جان سے اُنکو بے پروا بنا دیا یہی لوگ نافرمان ہیں اہل نار اور اہل جنت باہم برابر نہیں اہل جنت یہی وہ کامیاب لوگ ہیں

الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تو اسکو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا اور ان مضامین عجیبہ کو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ

تاکہ وہ سوچیں وہ ایسا معبود ہے کہ اسکے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا وہ بڑا مہربان رحم والا ہے وہ ایسا معبود ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ

کہ اُس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ بادشاہ ہے پاک ہے سالم ہے امن دینے والا ہے نگہبانی کرنیوالا ہے زبردست ہے خرابی کا درست کرنیوالا ہے بڑی عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے شرک سے پاک ہے وہ

اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

معبود ہے پیدا کرنیوالا ہے ٹھیک ٹھیک بنانیوالا ہے صورت بنانے والا ہے اُسکے اچھے اچھے نام ہیں سب چیزیں اُسکی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ

اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ

خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (ع)

(اے ایمان والو تم نے نافرمانوں کا انجام سن لیا سو تم) اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اُس نے کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے (یعنی اعمال صالحہ میں کوشش کرو جو کہ ذخیرہ آخرت ہیں) اور (جسطرح تحصیل طاعات واعمال صالحہ میں تقوی کا حکم ہے اسیطرح سیئات و معاصی سے بچنے کے بارہ میں بھی تاکید حکم ہے کہ) اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی سب خبر ہے (پس معاصی کے ارتکاب سے اندیشہ عقوبت ہے پس پہلا اتقوا اللہ طاعات کے متعلق ہے جسکا قرینہ قدمت لغد ہے اور دوسرا معاصی کے متعلق ہے جسکا قرینہ خبیر بما تعملون ہے اور آگے ان احکام کی مزید تاکید کے لیے ارشاد ہوا کہ) تم اُن لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے اللہ کے احکام سے بے پروائی کی (یعنی عمل بالاحکام کو ترک کر دیا اسطرح کہ اوامر کے خلاف کیا اور نواہی کا اقتراف کیا) سو (اثر اسکا یہ ہوا کہ) اللہ تعالےٰ نے خود اُنکی جان سے اُنکو بے پروا بنا دیا (یعنی اُنکی ایسی عقل ماری گئی کہ خود اپنے نفع حقیقی کو نہ سمجھا اور نہ حاصل کیا یہی لوگ نافرمان ہیں (اور نافرمانی کی سزا بھگتیں گے اور برخلاف دوسرے لوگوں کے

اللغات البارئ المرجد للاشیاء بریئۃ من تفاوت حسب ما تقتضیہ الحکمۃ۔

البلاغۃ نفس بر کل نفس وما نالم یصح بحمل العموم اشارۃ ان کل نفس مستقلۃ متفردۃ فی وجوب النظر علیہا فاغنہ عماہ قد للتنبیہ علی القرب قولہ لایستوی الخ الوجہ لعل تقدیم اصحاب النار فی الذکر للایذان من اول الامر ان القصور الذی ینبئ عنہ عدم الاستواء من جہتہم لا من جہۃ مقابلیہم فان مفہوم عدم الاستواء بین الشیئین المتفاوتین زیادۃ ونقصانا وان جاز اعتبارہ بحسب زیادۃ الزائد لکن المتبادر اعتبارہ بحسب نقصان الناقص وعلیہ قولہ تعالیٰ ہل یستوی الاعمیٰ والبصیر ام ہل تستوی الظلمات والنور الی غیر ذلک وعلل تقدیم الفاضل فی قولہ تعالےٰ ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون لان صفۃ ملکۃ المفضول والاعدام مسبوقۃ بملکاتہا والمراد بعدم الاستواء عدم الاستواء فی الاحوال الاخرویۃ کما ینبئ عنہ التعبیر عن الفریقین بصاحبیۃ النار وصاحبیۃ الجنۃ ۱۲

سورة الممتحنة مدنية | بسم الله الرحمن الرحيم ○ | وهي ثلث عشرة آية

شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ

اے ایمان والو تم میرے دشمنون اور اپنے دشمنون کو دوست مت بناؤ کہ انسے دوستی کا اظہار کرنے لگو حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آچکا ہی وہ اوس کے منکر ہین

يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِيْ ۣ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ

رسول کو اور تمکو اس بنا پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے شہر بدر کر چکے ہین اگر تم میرے رستہ مین جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضامندی ڈھونڈھنے کی غرض سے نکلے ہو تو (انسے)

بِالْمَوَدَّةِ ۚ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ○

چھپکے چھپکے دوستی کی باتین کرتے ہو حالانکہ مجکو سب چیزون کا خوب علم ہی تم جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اور جو ظاہر کرکے کرتے ہو اور جو شخص تم مین سے ایسا کریگا وہ راہ راست سے بہک گیا

ذکر ہوا یعنی ایک وہ جو اہل تقوی ہون اور دوسرے وہ جو تارک احکام ہون انمین ایک اہل جنت ہین دوسرے اہل نار اور (اہل جنت باہم برابر نہین (بلکہ) جو اہل جنت ہین وہ کامیاب لوگ ہین (اور اہل نار ناکام ہین جیسا اوپر اولئک ہم الفاسقون سے معلوم ہوا پس تمکو اصحاب الجنۃ مین سے ہونا چاہیے اہل نار مین سے نہونا چاہیے اور یہ مفید مضمون جس قرآن کے ذریعہ سے تمکو سنائے جاتے ہین وہ ایسا ہی کہ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور اُسمین فہم کا مادہ رکھ دیتے اور شہوات کا مادہ نہ رکھتے) تو (اے مخاطب) تو اُس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا (یعنی قرآن فی نفسہ ایسا مؤثر اور قوی فاعل ہی مگر انسان مین بوجہ غلبہ شہوات کے قابلیت فاسد ہو گئی جسکے سبب تاثر نہین ہوتا پس انسان کو چاہیے کہ تحصیل طاعات و ترک معاصی سے اپنی شہوت کو مغلوب کرے تاکہ مواعظ قرآنیہ سے اسکو تاثر ہو اور احکام مین استقامت و استدامت اور ذکر و فکر نصیب ہو جسکا اوپر حکم ہوا ہے) اور ان مضامین عجیبہ کو ہم لوگون کے (نفع کے) لیے بیان کرتے ہین تاکہ وہ سوچین (اور منتفع ہون اسی لیے یہ مضمون لواتر لنا الخ یہان بیان کیا گیا۔ آگے حق تعالے کے صفات کمال بیان کیے جاتے ہین جس سے حق تعالیٰ کی عظمت قلب پر نقش ہو کر مبین ہو بجا آوری احکام کا پس ارشاد ہی کہ) وہ ایسا معبود ہی کہ اُسکے سوا کوئی اور معبود (بننے کے لائق) نہین وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزون کا اور ظاہر چیزون کا وہی بڑا مہربان رحم والا ہی (اور چونکہ توحید نہایت مہتم بالشان چیز ہی اس لیے اُسکو تاکید کے لیے مکرر فرمایا کہ) وہ ایسا معبود ہی کہ اس کے سوا کوئی اور معبود (بننے کے لائق) نہین وہ بادشاہ ہی (سب عیبون سے) پاک ہے (سب عیبون سے) سالم ہے (یعنی نہ ماضی مین اُسمین کوئی عیب ہوا کہ حاصل ہی قدوس کا اور نہ آیندہ اسکا احتمال ہے کہ حاصل ہے سلام کا کذا فی الکبیر اپنے بندون کو مخاوف سے) امن دینے والا ہی (اپنے بندون کی مخاوف سے) نگہبانی کرنے والا ہی (یعنی آفت بھی نہین آنے دیتا اور آئی ہوئی کو بھی دور کرتا ہے) زبردست ہے خرابی کا درست کر دینے والا ہے بڑی عظمت والا ہی شرک تعالیٰ (جسکی یہ شان ہے) لوگون کے شرک سے پاک ہی وہ معبود (برحق) ہے پیدا کرنے والا ہی ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہی (یعنی ہر چیز کو حکمت کی موافق بناتا ہے) صورت (شکل) بنانے والا ہی اُس کے اچھے اچھے نام ہین (جو اچھی اچھی صفتون پر دال ہی) سب چیزین اُسکی تسبیح (و تقدیس) کرتی ہین (حالاً یا قالاً) جو آسمانون اور زمین مین ہین اور وہی زبردست حکمت والا ہے (پس ایسے باعظمت کے احکام کی بجا آوری ضرور اور نہایت ضرور ہی) الحمد للہ کہ سورۂ حشر کی تفسیر ختم ہوئی اب سورۂ ممتحنہ کی آتی ہے انشاء اللہ تعالے

سورة الممتحنة مدنية وايها ثلث عشرة كذا في البيضاوي

ربط سورت سابقہ مین منافقین کی یہود سے دوستی کرنے کی مذمت تھی اس سورت کے اول و آخر مین مسلمانون کو کفار سے تعلقات دوستی اور خصوص مشرکات سے تعلق نکاح رکھنے کی ممانعت ہے اور مشرکات مؤمنات مین تمیز کے لیے صرف اظہار ایمان پر اکتفا کرنے کا ارشاد ہی نہی از موالاۃ با کفار بسم اللہ الرحمن الرحیم يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۚ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِيْ ۣ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۚ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ○

• النحو تلقون تفسير للموالاة او استيناف او حال وزائدة - قوله ان كنتم خرجتم جواب الشرط محذوف دل عليه ما تقدم كما قيل لا تتولوا اعدائي ان كنتم اوليائي بقوله تسرون اليهم بالمودة استيناف او حال من تلقون ۱۲

إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ۝ لَن تَنفَعَكُمْ

اگر تمکو تم پر دسترس ہو جاوے تو اظہار عداوت کرنے لگیں اور تمپر برائی کے ساتھ دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور وہ اس بات کے متمنی ہیں کہ تم کافر ہو جاؤ

ع ۱۶ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ

تمہارے رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آوین گے خدا تمہارے درمیان فیصلہ کریگا اور اللہ تمہارے سب اعمال کو خوب دیکھتا ہو تمہارے لیے ابراہیم مین اور اُن لوگون

حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ۚ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا

مین جو کہ اُنکے شریک حال تھے ایک عمدہ نمونہ ہو جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے کہدیا کہ ہم تم سے اور جنکو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو اُن سے بیزار ہین ہم تمہارے

بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ

منکر ہین اور ہم مین اور تم مین ہمیشہ کے لیے عداوت اور بغض ظاہر ہو گیا جب تک تم اسدا حد پر ایمان نہ لاؤ لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ مین تمہارے لیے

لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

استغفار ضرور کرونگا اور تمہارے لیے مجکو خدا کے آگے کسی بات کا اختیار نہین اے ہمارے پروردگار ہم آپ پر توکل کرتے ہین اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہین اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہوا ہی ہمارے پروردگار

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ

کافرون کا تختہ مشق نہ بنا اور ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر دیجیے بیشک آپ زبردست حکمت والے ہین بیشک اُن لوگون مین تمہارے لیے یعنی ایسے شخص کے لیے عمدہ نمونہ ہو جو اللہ کا

ع ۱۷ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ

اور قیامت کے دن کا اعتقاد رکھتا ہو اور جو شخص روگردانی کریگا سو اللہ تعالے بالکل بے نیاز اور سزاوار حمد ہو اللہ تعالے سے امید ہو کہ تم مین اور اُن لوگون مین جن سے تمہارے عداوت

عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم

ہو دوستی کردی اور اللہ کو بڑی قدرت ہو اور اللہ تعالے غفور رحیم ہو اللہ تعالی تمکو اُن لوگون کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہین کرتا جو تم سے دین کے بارہ مین

مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

نہین لڑے اور تمکو تمہارے گھرون سے نہین نکالا اللہ تعالے انصاف کا برتاؤ کرنے والون سے محبت رکھتے ہین

إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ۝ لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ۚ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

اللغات العداوة ضد الصداقة والبغض ضد الحب ۱۲

النحو قوله يوم القيمة متعلق بلن تنفع قوله الا قول ابراهيم استثنا منقطع منے متصل صورۃ

البلاغة كفرنا بكم ای بكم وبما تعبدون ففیہ تغلیب ۱۲

إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ

صرف اُن لوگون کے ساتھ دوستی کرنے سے اللہ تعالیٰ تمکو منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارہ مین لڑے ہون اور تمکو تمہارے گھرون سے نکالا ہو اور تمہارے نکالنے مین مدد کی ہو

وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○

اور جو شخص ایسون سے دوستی کریگا سو وہ کہنگا رہونگے

إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○

یہ آیتین ایک قصہ کے متعلق ہین اور وہ قصہ یہ ہے کہ جب آپ نے فتح مکہ کے لیے جہاد کرنے کا ارادہ کیا تو حاطب بن ابی بلتعہ نے جو کہ اہل بدر سے ہین اور مکہ رہنے والے یمن کے ہین اور مکہ مین آرہے تھے اور ان کے بھائی اور والدہ اور اولاد اہل وعیال و اموال اب بھی مکہ مین تھے اہل مکہ کے نام ایک خط لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمپر چڑھائی کرنے والے ہین اور یہ خط ایک عورت کو دیدیا کہ مکہ والون کو پہونچا دے آپکو وحی سے یہ بات معلوم ہوگئی آپ نے حضرت علی اور چند صحابہ کو حکم دیا کہ فلان جگہ وہ عورت ملے گی اُس سے وہ خط لے آؤ یہ گئے اور وہ عورت ملی اور ان کے دھمکانے سے وہ خط اُسنے دیا اور یہ لائے آپ نے حاطب رضہ سے پوچھا اُنہون نے کہا کہ واقعی خط میرا ہی لکھا ہوا ہی لیکن خدانہ کرے مین نے مخالفت اسلام کے سبب یہ خط نہین لکھا بلکہ مین جانتا تھا کہ اسلام کو تو اس سے کوئی ضرر نہین کیونکہ اللہ تعالےٰ اُسکو ضرور غالب کرنے والا ہی اور آپ کو ضرور فتح ہوگی اور میرا نفع ہو جاویگا کہ اہل مکہ اسکا احسان مانکر میرے اہل وعیال و اموال کی حفاظت کرینگے اور انکو ایذا و ضرر نہ پہونچا دین گے کیونکہ میری اُنسے اور کوئی قرابت ہی نہین جسکی وجہ سے وہ میری رعایت کرتے بلکہ مین محض اجنبی پردیسی آدمی تھا حضرت عمر رض کو غصہ آیا اور آپ سے انکی گردن مارنے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا کہ یہ اہل بدر سے ہین اور اللہ تعالےٰ نے اہل بدر کے گناہ معاف فرما دیئے ہین اسپر یہ آیتین نازل ہوئین کذا فی الدر المنثور عن کتب الحدیث پس ارشاد ہوتا کہ (اے ایمان والو ہم میرے دشمنون اور اپنے دشمنون کو دوست مت بناؤ کہ اُن سے دوستی کا اظہار کرنے لگو (یعنی گو دل سے دوستی نہ ہو مگر ایسا دوستانہ برتاؤ بھی مت کرو) حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آچکا ہی وہ اُسکے منکر ہین (یہ بیان ہی عدوی کا اور) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تمکو اس بنا پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے شہر بدر کر چکے ہین (یہ بیان ہی عدو کم کا مع عدوی کے غرض ایسے لوگون سے دوستی مت کرو) اگر تم میرے رستہ مین جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضامندی ڈھونڈھنے کی غرض سے (اپنے گھرون سے) نکلے ہو کہ دوستی کفار کی جسکا حاصل کفار کی رضامندی کی فکر ہے منافی ہی طلب رضا حق اور باشرۃ اعمال موجبہ رضا حق کے) تم اُن سے چپکے چپکے دوستی کی باتین کرتے ہو (یعنی اول تو دوستی ہی بُری چیز ہے پھر خفیہ پیغام بھیجنا بوجہ اس کے کہ موہم خصاص و مزید دوستی ہے اور زیادہ بُرا ہے) حالانکہ مجکو سب چیزون کا خوب علم ہے تم جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اور جو ظاہر کرکے کرتے ہو (یعنی مثل دوسرے موانع مذکورہ کے یہ امر بھی مانع دوستی ہونا چاہیے) اور (آگے اسپر وعید ہی کہ) جو شخص تم مین سے ایسا کریگا وہ راہ راست سے بھٹک گیا (اور انجام ضالین کا معلوم ہی ہے آگے اُنکی دشمنی کا بیان ہی کہ وہ تمہارے ایسے سخت دشمن ہین کہ) اگر انکو تمپر دسترس ہو جاوے تو (فوراً) اظہار عداوت کرنے لگین اور (وہ اظہار عداوت یہ ہی کہ) تمپر ایذا (اور ضرر رسانی) کے ساتھ دست درازی اور زبان درازی کرنے لگین (یہ تو دنیوی اضرار ہی) اور (دینی اضرار یہ کہ) وہ اس بات کے متمنی ہین کہ تم کافر (ہی) ہو جاؤ (پس ایسے لوگ کب قابل دوستی ہین اور اگر تم کو دوستی کے بارہ مین اپنے اہل وعیال کا خیال ہو تو خوب سمجھ لو کہ) تمہارے رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن تمہارے کچھ کام نہ آوین گے خدا (ہی) تمہارے درمیان فیصلہ کریگا اور اللہ تمہارے سب اعمال کو خوب دیکھتا ہی (پس ہر عمل کا فیصلہ ٹھیک ٹھیک کریگا پس اگر تمہارے اعمال موجب عقوبت ہونگے تو اُس عقوبت سے ارحام و اولاد بچا نہ سکینگے پھر انکی رعایت مین خدا کے حکم کے خلاف کرنا بہت مذموم امر ہی اور اس سے اموال کا قابل رعایت نہ ہونا اور اظہر ہے آگے حکم مذکور پر تحریض کے لیے ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ارشاد ہوتا کہ تمہارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) مین اور اُن لوگون مین جو کہ (ایمان و اطاعت مین) اُن کے شریک حال تھے ایک عمدہ نمونہ ہے (یعنی اس بارہ مین بفارسی ایسا برتاؤ رکھنا چاہیے جیسا ابراہیم علیہ السلام اور اُنکے متبعین نے کیا) جبکہ ان سب نے (اوقات مختلفہ مین) اپنی قوم کے لوگون سے کہدیا کہ ہم تمسے اور جنکو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو اُنسے بیزار ہین (اوقات مختلفہ اسلئے کہا گیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے جسوقت اول یہ بات اپنی قوم سے کہی تھی اُسوقت وہ بالکل تنہا تھے پھر جو جو کہ ساتھ ہوتے گئے

قطع تعلق قولاً و فعلاً کرتے گئے۔ آگے اُس بیزاری کا بیان ہے کہ ہم تمھارے (یعنی کفار اور اُنکے معبودین کے) منکر ہین (یعنی تمھارے عقائد اور معبودات کی عبادت کے منکر ہین یہ تو تبری باعتبار عقیدہ کے ہے) اور (تبری باعتبار معاملہ اور برتاؤ کے یہ ہو کہ) ہم مین اور تم مین ہمیشہ کے لیے عداوت اور بغض (زیادہ ظاہر ہو گیا (کیونکہ بناء عداوت کی اختلاف عقائد ہے اور اب اُسکا زیادہ اعلان ہو گیا تو عداوت کا بھی زیادہ اظہار ہو گیا۔ عداوت اور بغض متقارب ہین اور دونون کا جمع کرنا تاکید کے لیے۔ اور یہ عداوت ہمکو تم سے ہمیشہ رہیگی جبتک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ (غرض ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے متبعین نے کفار سے صاف قطع تعلق کر دیا) لیکن ابراہیم (علیہ السلام) کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی (جو ظاہر مین موہم تعلق کو ہے) کہ مین تمہارے لئے استغفار ضرور کرونگا اور تمہارے لیے (استغفار سے زیادہ) مجکو خدا کے آگے کسی بات کا اختیار نہین (کہ دعا قبول ہی کرا لون یا باوجود ایمان نہ لانے کے تم کو عذاب سے بچا لون۔ مطلب یہ کہ اتنی بات تو البتہ ابراہیم علیہ السلام نے کہی تھی جسکا مطلب تم مین سے بعض لوگ مطلق استغفار سمجھ گئے حالانکہ یہان استغفار کے دوسرے معنے ہین یعنی طلب ہدایت جسکی سبکو اجازت ہے اور واقع مین وہ قطع تعلق کے خلاف بھی نہین مگر ظاہری صورت تعلق اور ظاہری معنے استغفار کے اعتبار سے صورۃً اسکو مستثنیٰ کیا جاتا ہے اور مستثنیٰ لفظاً ہر چند کہ مجموعہ لاستغفرن اور ما ملک الخ ہے لیکن استثناء مجموعہ کا باعتبار جزو اول کے ہے اور جزو ثانی تبعاً آگیا ہے اور تحقیق اس استغفار کی آخر سورۂ برات مین گذری ہے۔ یہ گفتگو تو ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم سے ہوئی آگے اُن کی دعا کا مضمون ہے یعنی کفار سے قطع تعلق کر کے اُنہون نے اس بارہ مین حق تعالےٰ سے عرض کیا کہ) اے ہمارے پروردگار ہم (اس اظہار عداوت مع الکفار مین) آپ پر توکل کرتے ہین (اور) کفایت مہمات دارین وحفاظت شرور وآفات مین و نیز ایمان لانے مین) آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہین اور (اعتقاد رکھتے ہین کہ) آپ ہی کی طرف (سبکو) لوٹنا ہے (پس اس اعتقاد کی وجہ سے ہم نے جو کچھ تبری وغیرہ کی ہے محض خلوص سے کی ہے اُسمین کوئی غرض دنیوی نہین اور اس سبب سے مقصود تفاخر نہین بلکہ عرض حال بغرض سوال ہے اور) اے ہمارے پروردگار ہمکو کافرون کا تختۂ مشق نہ بنا (یعنی ہم پر اس تبری سے یہ کافر ظلم نہ کرنے پاوین) اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر دیجیے بیشک آپ زبردست حکمت والے ہین (اور ہر طرح کی آپکو قدرت حاصل ہے یہ دونون دعائین بمنزلہ غایت کے ہین اوّل دعاؤن کے لیے ایک غایت باعتبار دنیا کے ایک باعتبار آخرت کے پس لاتجعلنا کو نو کلنا سے زیادہ تعلق ہے اور واغفر لنا کو الیک المصیر سے اور ابنا مثل مشترک کے ہی آگے دوسرے عنوان سے اہتمام کے لیے تخصیص مذکور کی تاکید ہے کہ) بیشک ان لوگون مین (یعنی ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے متبعین مین) تمہارے لیے یعنی ایسے شخص کے لئے عمدہ نمونہ ہے جو اللہ (کے سامنے جانے) کا اور قیامت کے دن (کے آنے) کا اعتقاد رکھتا ہو یعنی یہ اعتقاد مقتضی ہے اس بارہ مین اتباع ابراہیمی کو اور سابق مین یہ مضمون بلحاظ حال متقدی بہ کے ہے اور یہان بلحاظ مقتضی اقتدار کے ہے پس تکرار نہین) اور (آگے دوسرے طرز پر وعید ہے جیسے اس سے پہلے دین بفعلہ مین وعید آچکی ہے یعنی) جو شخص (اس حکم سے) روگردانی کریگا سو (اُسی کا ضرر ہو گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ (تو بالکل) بے نیاز اور (بوجہ جامع الکمالات ہونے کے) سزاوار حمد ہے (پس وہان استکمال بالغیر وانتفاع بعبادت المخلوق کا احتمال ہی نہین۔ اور چونکہ کچھ اُنکی عداوت مسلمانون کو ضرر ہو سکتی تھی کچھ قطع قرابات سے طبعاً رنج ہو سکتا تھا اس لیے بطور بشارت کے آگے پیشین گوئی فرماتے ہین کہ) اللہ تعالےٰ سے امید ہے (کہ آئندہ کے) وعدہ ہے) کہ تم مین اور اُن لوگون مین جنسے تمہاری عداوت ہے دوستی کر دے (گو بعض ہی سے سہی یعنی انکو مسلمان کر دے جس سے عداوت مبدل بہ صداقت ہو جاوے) اور (اسکو کچھ بعید نہ سمجھو کیونکہ) اللہ کو بڑی قدرت ہے (چنانچہ فتح مکہ کے روز بہت آدمی خوشی سے مسلمان ہو گئے مطلب یہ کہ اول تو اگر قطع تعلق ہمیشہ کے لیے ہوتا تب بھی بوجہ مامور بہ ہونے کے واجب العمل تھا پھر خاصکر جبکہ تھوڑی ہی مدت کے لیے کرنا پڑے اور پھر مشارکت فی الایمان سے دوستی اور تعلق بدستور عود کر آوے غرض ہر طرح قطع تعلق ضروری ہوا) اور (ابتک جو کسی سے اس حکم کے خلاف خطا ہو گئی ہے جس سے وہ اب تائب ہو چکا تو) اللہ تعالیٰ (اُس کے لیے) غفور رحیم ہے (اور یہانتک تو دوستانہ تعلقات کی نسبت حکم فرمایا تھا کہ اُنکا قطع واجب ہے آگے محسنانہ تعلقات کے حکم کی تفصیل فرماتے ہین وہ یہ کہ) اللہ تعالیٰ تمکو اُن لوگون کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہین کرتا جو تم سے دین کے بارہ مین نہین لڑے اور تمکو تمہارے گھرون سے نہین نکالا (مراد وہ کافر ہین جو ذمی یا مصالح ہون یعنی محسنانہ برتاؤ اُن سے جائز ہے اور اسی کو منصفانہ برتاؤ فرمایا پس انصاف سے مراد خاص انصاف ہے یعنی خاص اُنکی نسبت یا مصالحت کے اعتبار سے انصاف مقتضی اسکو ہے کہ اُن کے ساتھ احسان سے دریغ نہ کیا جاوے ورنہ مطلق انصاف تو ہر کافر بلکہ جانور کے ساتھ بھی واجب ہے۔ آگے ترغیب ہے اس برتاؤ کی کہ) اللہ تعالےٰ انصاف کا برتاؤ کرنے والون سے محبت رکھتے ہین (البتہ) صرف اُن لوگون کے ساتھ دوستی (یعنی برد احسان) کرنے سے اللہ تعالیٰ تمکو منع کرتا ہے جو تم سے

ملحقات الترجمۃ
لہ قولہ فی الاملاک خدا کے آگے اخذ بحاصل الترجمۃ
۱۲

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتین ہجرت کرکے آوین تو تم اونکا امتحان کرلیا کرو اُن کے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہو پس اگر اُنکو مسلمان سمجھو تو اُنکو کفار کی طرف واپس

فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

مت کرو نہ تو وہ عورتین اُن کافرون کے لیے حلال ہین اور نہ وہ کافر اون عورتون کے لیے حلال ہین اور اُن کافرون نے جو کچھ خرچ کیا ہو وہ اُنکو ادا کردو اور تمکو اُن عورتون سے

أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ

نکاح کرلینے مین کچھ گناہ نہوگا جبکہ تم اونکے مہر اُنکو دیدو اور تم کافر عورتون کے تعلقات کو باقی مت رکھو اور جو کچھ تمنے خرچ کیا ہو مانگ لو اور جو کچھ اُن کافرون نے خرچ کیا ہو وہ مانگ لین

ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا

یہ اللہ کا حکم ہی وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہو اور اللہ بڑا علم اور حکمت والا ہی اور اگر تمہاری بیبیون مین سے کوئی بی بی کافرون مین رہجانے سے تمہارے ہاتھ آوے پھر تمہاری نوبت آوے تو جنکی بیبیان

الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ

ہاتھ سے نکل گئین جتنا اونہون نے خرچ کیا تھا اُس کے برابر تم اُنکو دیدو اور اللہ سے کہ جسپر تم ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو اے پیغمبر جب مسلمان عورتین آپ کے پاس آوین

يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ

کہ آپ سے ان باتون پر بیعت کرین کہ اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرین گی اور نہ چوری کرین گی اور نہ بدکاری کرین گی اور نہ اپنے بچون کو قتل کرین گی اور نہ کوئی بہتان کی اولاد لاوینگی جسکو آگے

بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

ہاتون اور پاؤن کے درمیان بنالیوین اور شروع باتون مین وہ آپ کے خلاف نہ کرین گی تو آپ اُنکو بیعت کرلیا کیجیے اور اُنکے لیے اللہ سے مغفرت طلب کیا کیجیے بیشک اللہ غفور رحیم ہے

دین کے بارہ مین لڑے ہون (خواہ بالفعل یا بالعزم) اور نکو تمھارے گھرون سے نکالا ہو اور (اگر نکالا بھی نہ ہو لیکن) تمہارے نکالنے مین (نکالنے والون کی مدد کی ہو یعنی اُن کے ساتھ شریک ہون بالفعل یا بالعزم اسمین سب حربی غیر مصالح آگئے اور مراد دوستی سے بقرینہ آیت اولے کے بروا قساط ہے اسکو دوستی کہنا بنکتہ تنفیر یا ین معنے ہے کہ یہ دشمنی نہین پس دوستی کے ایک معنے وجودی ہین وہ تو ہر کافر سے ممنوع ہے دوسرے معنی عدمی ہین یعنی عدم عداوت وہ غیر اہل حرب سے جائز اور اہل حرب سے ناجائز اور جو شخص ایسون سے دوستی (کا برتاؤ بالمعنے المذکور) کریگا سو وہ لوگ گنہگار ہونگے **ف** تفصیل مولاۃ واحسان مع الکفار کی سورہ آل عمران آیت لایتخذ المؤمنون الخ کی تفسیر مین گذر چکی ہے **ربط** تمہید مین گذر چکا۔

قطع تعلق مناکحت بین المومنین والمشرکین وامتحان ایمان

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (یہ آیتین بھی ایک خاص موقع کے متعلق ہین اور وہ موقع صلح حدیبیہ کا ہے جسکا بیان آغاز سورہ فتح مین ہوا ہے۔

اللغات العصم جمع عصمۃ بمعنی ما یعتصم بہ من عقد وسبب والمراد انہی عن ابقاء علقۃ من عصم الزوجیۃ اصلا فانہ تعلیل لان العقبۃ لا سن العقاب بہی فی الاصل النوبۃ فی الرکوب ای فجاءت نوبتکم ایدیھن جمع الروح من الفرار وذلک ان الاوذار ضعفتہ الاقدام سقط بین یدیہا ورجلیہا ۱۲

لو اخرتہ فی المرتجمۃ من الزجاج ان یشتغل نفسہ وحقیقتہ قاصبتم فی القتال بقوۃ حتی غنمتم عوضت

منجملہ اُن شرطون کے جو صلح نامہ مین لکھی گئی تھین ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو شخص مسلمانون مین سے کافرون کی طرف چلا آوے وہ واپس نہ دیا جاوی اور جو شخص کافرون مین سے مسلمانون کی طرف چلا جاوی وہ واپس دیدیا جاوے چنانچہ بعضے مسلمان مرد آئے اور وہ واپس کر دیئے گئے پھر بعضی عورتین مسلمان ہوکر آئین اُن کے اقارب نے اُنکی واپسی کی درخواست کی اسپر آیتین حدیبیہ مین نازل ہوئین جس مین عورتون کے واپس کرنے کی ممانعت کی گئی پس عموم مضمون صلح نامہ کا اس سے مخصوص اور منسوخ ہوگیا اور ایسی عورتون کے باب مین کچھ خاص احکام مقرر کیے گئے اور اُن کے ساتھ کچھ احکام ایسی عورتون کے باب مین مقرر ہوئے جو پہلے مسلمانون کے نکاح مین تھین مگر اسلام نہ لائین اور مکہ ہی مین رہ گئین اور چونکہ مدار اُن احکام کا ان عورتون کا مسلمان ہونا ہی اس لیے طریق امتحان بھی بتلایا گیا۔ اور خلاصہ اُن احکام کا یہ ہے **حکم اول** جو عورت دارالحرب سے مسلمان ہوکر آجاوی اُسکا نکاح شوہر کافر سے فوراً ٹوٹ گیا۔ اسیطرح جس حربیہ کا شوہر مسلمان ہوجاوے اُسکا نکاح بھی معاً ٹوٹ جاویگا **حکم دوم** پہلی عورت کا نکاح مسلمان مرد سے جائز ہے اگر وہ حاملہ ہی تو بعد وضع حمل بالاجماع اور اگر غیر حاملہ ہو تو امام صاحب کے نزدیک بلا عدت اور صاحبین کے نزدیک بعد عدت اور دوسری عورت پر کسی کے نزدیک عدت نہین اور یہ دونون حکم اب بھی باقی ہین **حکم سوم** پہلی عورت کو پہلے شوہر نے جسقدر مہر دیا ہو مسلمان وہ مہر اُس شوہر کافر کو واپس کردین اگر کوئی خاص شخص نکاح کرے تو وہ واپس کرے ورنہ بیت المال سے دیدیا جاوی یہ حکم خاص تھا اسی واقعہ کے ساتھ بلحاظ صلح کے کہ اہل صلح کا ضرر نہ ہو اور نیز اُنکو اشتغال نہ ہو جس سے صلح ٹوٹ جاوے اب یہ حکم باقی نہین **حکم چہارم** اسیطرح کفار دوسری عورت کا مہر مسلمان شوہر کو ادا کرین یہ حکم بھی مخصوص تھا اوسی واقعہ کے ساتھ **حکم پنجم** اگر کفار ایسی عورتون کا مہر اُن کے مسلمان شوہرون کو واپس نہ کرین تو جو مہر کفار کا مسلمانون کے ذمہ واجب الادا ہی وہ اُن کفار کی جگہ اِن مسلمان شوہرون کو دیدیا جاوے برابری کی صورت مین تو کچھ تکلف نہین اور کمی و بیشی مین یہ حکم تھا کہ جو کفار کا بچ رہے اور جو اپنا ہے اُسکا مطالبہ اُن سے کیا جاوے اور یہ حکم بھی مخصوص تھا اسی واقعہ کے ساتھ اور دلیل ان بعض احکام کے مخصوص ہونے کی اجماع ہے اور نیز یہ کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جگہ یہ برتاؤ نہین کیا۔ اور بقیہ احکام ہدایہ وغیرہ سے اور روایات دیگر سے منقول ہین البتہ حکم سوم مین جو بیت المال سے دلانے کو لکھا ہی یہ ایک اور تفسیر سے منقول ہے۔ اور اگر یہ شبہ ہو کہ اس تخصیص و نسخ سے عہد عام کا نقض ہوگیا اور نقض جائز نہین جواب یہ ہی کہ نقض بمعنے قصد جائز نہین اور بلا قصد نفس صلح ہی کا رفع جائز تھا اور کسی خاص جزو کا رفع تو اُس سے اہون و اخف ہی اور فریق ثانی کو اسمین مجبور نہین کیا گیا وہ اگر نہ مانتے تو بیشک بین فیست کہ صلح مرتفع ہوجاتی پھر اسمین کوئی محذور لازم نہین آتا لیکن جب فریق ثانی نے بھی مان لیا خواہ اپنی کچھ مصلحت سمجھکر خواہ اس خیال سے کہ مردون کے اجتماع سے تو اندیشہ محاربہ کا ہی مگر عورتین اگر واپس نہ کی گئین تو اُنسے کوئی اندیشہ نہین تو مان لینے کے بعد صلح متفق علیہ بھی ہوگئی پھر بعد واپسی حدیبیہ کے بھی بعض عورتین آئی تھین وہ بھی اس حکم مین شامل ہین الدر المنثور ایضاً پس بخطاب عام ارشاد فرماتے ہین کہ) ای ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتین (دارالحرب سے) ہجرت کرکے آوین (خواہ مدینہ مین کہ معسکر اسلام ہی خواہ حدیبیہ مین کہ معسکر اسلام حکم دارالاسلام مین ہی کذا فی کتاب الحدود من الہدایۃ) تو تم اُن (کے مسلمان ہونے) کا امتحان کرلیا کرو (جسکا طریقہ آگے خطاب خاص یا ایہا النبی مین آتا ہی اور اُس امتحان مین ظاہری ایمان پر اکتفا کیا کرو کیونکہ اُن کے (حقیقی) ایمان کو (تو) اللہ ہی خوب جانتا ہی (تمکو تحقیق ہو ہی نہین سکتا) پس اگر اُنکو (اُس امتحان کی رو سے) مسلمان سمجھو تو اُنکو کفار کی طرف واپس مت کرو (کیونکہ نہ تو وہ عورتین اُن کافرون کے لیے حلال ہین اور نہ وہ کافر ان عورتون کے لیے حلال ہین (کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر سے مطلقاً نہین رہتا موافق حکم اول کے) اور (اس صورت مین) اُن کافرون نے جو کچھ (مہر کے باب اُن عورتون پر خرچ کیا ہو وہ اُنکو ادا کردو (موافق حکم سوم) اور تمکو اُن عورتون سے نکاح کرنے مین کچھ گناہ نہ ہوگا جبکہ تم اُن کے مہر اُنکو دیدو (ادا یا التزاما اور یہ قید بیان شرطیت کے لیے نہین کیونکہ جواز نکاح موقوف نہین ہی ادا یا التزام مہر پر بلکہ بیان لزوم کے لیے ہے یعنی مہر لوازم نکاح سے ہی خواہ مسمّی ہو یا نہ ہو اور خواہ بالمعنی المتبادر ہو یا کپڑون کا جوڑہ ہو وہو المذکور فی قولہ تعالی لاجناح علیکم ان طلقتم النساء مالم تمسوہن اوتفرضوا لہن فریضۃ ومتعوہن) اور (ای مسلمانو) تم کافر عورتون کے تعلقات کو باقی مت رکھو (یعنی جو تمہاری بیبیان دارالحرب مین کفر کی حالت مین رہ گئین اُنکا نکاح تم سے زائل ہوگیا اُن کے تعلقات کا کوئی اثر باقی مت سمجھو حتے کہ ایسے مرد کو فوراً ایسی عورتون سے بھی نکاح جائز ہی جن سے اُس نے ترک کی مدت مین جائز نہ ہوتا کیونکہ عدت بھی واجب نہین ہے موافق جزو اخیر حکم دوم اور بعض صحابہ کا طلاق دینا باوجود عدم احتیاج الی الطلاق کے اور آپکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بشرطیکہ آپکو اطلاع ہوا نکار نہ فرمانا شاہد اس لیے ہو کہ طلاق بالمعنی اللغوی ہو جسکا حاصل اظہار متارکت ہے) اور

(اس صورت مین) جو کچھ تم نے (اُن عورتون کے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ ع ۱۳ ۸

ای ایمان والو اُن لوگون سے دوستی مت کرو جنپر اللہ تعالے نے غضب فرمایا ہی کہ وہ آخرت سے ایسے ناامید ہین جیسا کفار جو قبرون مین ہین ناامید ہین

مہرین) خرچ کیا ہو (اُن کافرون سے) مانگ لو (موافق حکم چہارم) اور (اسیطرح) جو کچھ اُن کافرون نے (مہر کے بابت) خرچ کیا ہو وہ (تمسے) مانگ لین (جیسا اوپر ارشاد ہوا ہے آخر ہم ما انفقوا شاید یہ تکریر مضمون باختلاف عنوان اس لیے ہو کہ تمہارے ذمہ جو دوسرون کا حق ہوا سکو زیادہ موکد سمجھو) یہ جو کچھ کہا گیا) اللہ کا حکم ہے (اسکا اتباع کرو) وہ تمہارے درمیان (ایسا ہی مناسب) فیصلہ کرتا ہی اور اللہ بڑا علم اور حکمت والا ہے (علم و حکمت سے مناسب احکام مقرر فرماتا ہے) اور اگر تمہاری بیبیون مین سے کوئی بی بی کافرون مین رہجانے سے (بالکل ہی) تمہارے ہاتھ نہ آوی (یعنی نہ وہ ملی اور نہ اُسکا بدل کہ تمہارے جو مقتضا تھا حکم چہارم کا اور) پھر (کافرون کو مہر دینے کی) تمہاری نوبت آوی (یعنی موافق حکم سوم کے تمہاری ذمہ کسی کافر کا حق مہر واجب الادا ہو) تو (تم وہ مہر اُن کافرون کو نہ دو بلکہ) جن (مسلمانون) کی بیبیان ہاتھ سے نکل گئین (جنکا ابھی ذکر ہوا فاتکم مین) جتنا (مہر) اُنہون نے (ان بیبیون پر) خرچ کیا تھا اُس کے برابر (اس رقم واجب الادا مین سے) تم اُنکو دیدو (موافق حکم پنجم) اور اللہ سے کہ جسپر تم ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو (اور احکام واجبہ مین خلل مت ڈالو آگے خطاب خاص مین طریق امتحان ایمان کا فرماتے ہین کہ) اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مسلمان عورتین آپ کے پاس (اس غرض سے) آوین کہ آپ سے ان باتون پر بیعت کرین کہ اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرین گی اور نہ چوری کرین گی اور نہ بدکاری کرین گی اور نہ اپنے بچون کو قتل کرین گی اور نہ کوئی بہتان کی اولاد لاوین گی جسکو اپنے ہاتون اور پاؤن کے درمیان (نطفہ شوہر سے جنی ہوئی دعوے کرکے) بنا لیوین (جیسا جاہلیت مین بعض عورتون کا دستور تھا کہ کسی غیر کا بچہ اٹھا لائین اور کہدیا کہ میرے خاوند کا ہے۔ اور یا کسی سے بدکاری کی اور اُس نطفہ حرام کو اپنے خاوند کا قبلا دیا کہ اسمین علاوہ گناہ زنا کے الحاق ولد کا ہی غیر من الولد کے ساتھ جسپر حدیث مین بھی وعید آئی ہے رواہ ابوداؤد والنسائی) اور مشروع باتون مین وہ آپ کے خلاف نہ کرین گی (اسمین سب احکام شرعیہ آگئے پس وہ عورتین اگر ان شرطون کو قبول کرلین جنکا اعتقاد شرط ایمان ہی اور التزام عمل شرط کمال ایمان ہی) تو آپ اُنکو بیعت کرلیا کیجیے اور اُن کے لیے اللہ سے (پچھلے گناہون کی) مغفرت طلب کیا کیجیے بیشک اللہ غفور و رحیم ہے (مطلب یہ کہ جب ان احکام کے حق اور واجب العمل سمجھنے کا اظہار کرین تو اُنکو مسلمان سمجھیے اور ہر چند کہ خود اسلام ہی سے مغفرت ذنوب ماضیہ ہوجاتی ہی مگر امر بالاستغفار یا تو کمال ترتب آثار مغفرت کے لیے ہوا در یا حاصل اسکا دعا ہی قبول ایمان کی جو ملزوم ہی مغفرت کا)

ربط اوپر اور یہانتک بیان تھا مطلق کفار سے تعلقات رکھنے کا جنمین زیادہ مضامین متعلق مشرکین کے تھے آگے کفار یہود سے تعلق رکھنے کے بارہ مین کہ مدینہ مین وہ بکثرت تھے ارشاد ہے

خاتمہ مناسب فاتحہ در نہی از موالاۃ یہود

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ ۱۳ اے ایمان والو اُن لوگون سے (کبھی) دوستی مت کرو جنپر اللہ تعالے نے غضب فرمایا ہی (مراد اس سے یہود ہین لقولہ تعالے فی المائدۃ من لعنہ اللہ وغضب علیہ وجعل منہم القردۃ والخنازیر کہ وہ آخرت (کے خیر و ثواب) سے ایسے ناامید ہوگئے ہین جیسا کفار جو قبرون مین (مدفون) ہین (خیر و ثواب آخرت سے ناامید ہین (جو کافر مرجاتا ہی بوجہ اس کے کہ اُسکو معائنہ آخرت کا ہوجاتا ہے حقیقت امر یقین کے ساتھ مطلع ہوجاتا ہے کہ اب میری ہرگز بخشش نہوگی چونکہ حسب آیت یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم اُنکی نبوت کو اور اسیطرح مخالف نبی کے کفار و غیر ناجی ہونے کو خوب جانتے ہین گو عار و حسد کی وجہ سے اتباع نہ کرتے تھے اس لیے اُنکو دل سے یقین تھا کہ ہم ناجی نہین ہین گو شیخی کے ماری ظاہر اس کے خلاف کرتے ہون پس حاصل یہ ہوا کہ جنکی گمراہی ایسی مسلم ہے کہ وہ خود بھی اُسکو دل سے تسلیم کرتے ہین ایسے گمراہون سے تعلق رکھنا کیا ضرور۔ اور یہ نہ سمجھا جاوے کہ جو گمراہ اشد درجہ کا نہو اُس سے دوستی جائز ہی جواز دوستی سے تو مطلق کفر مانع ہی مگر اس صفت سے وہ عدم جواز اور شدید ہوجاویگا۔ اور شاید تخصیص یہود کی اسلئے ہو کہ مدینہ مین یہود زیادہ تھے اور دوسرے شریر و مفسد بھی بہت تھے) الحمد للہ کہ آج بتاریخ ۲۲ جمادی الاولے ۱۳۵۲ھ روز چہارشنبہ بوقت چاشت تفسیر سورہ ممتحنہ کی ختم ہوئے سے گیارہوین جلد تفسیر کی ختم ہوئی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بارھوین جلد بھی پوری فرماوے آگے سورہ صف کی تفسیر آتی ہی انشاء اللہ تعالیٰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ واخوانہ من الانبیاء وہدایۃ سبیل اللہ

اللغات من اصحب القبور من بیانیہ ۱۲

منہیٰ اولے جلد ۱۱

ص ۵ س ۹ قولہ - یہ بھی مثل قدیمی الخ اقول لفظ مثل اس لیے بڑھایا کہ کفار جو قرآن کو افک قدیم کہتے تھے ظاہر ہے کہ نحوان کے نزدیک بھی یہ قدیم بہا بلکہ قدیم کے ساتھ تشبیہ دینا مقصود تھا۔

ص ۷ س ۹ قولہ - ان معروضات کا الخ اقول ان جملوں کو لفظ معروضات سے اسلیے تعبیر کیا کہ یہ جملے دعا کے صیغہ سے مذکور ہوئے ہیں۔

ص ۱۲ س ۲۶ قولہ - وعظ جن اقول بالاضافۃ یعنی جنات کا وعظ۔

ص ۱۲ س ۱ حاشیہ تحتانی یسار قولہ - بہدایۃ خیرہ الے الایمان اقول لعلہ یہدی بخیرہ کما قدر کرنی شان انکا فرصدہ وغیرہ عن الایمان۔

ص ۵ حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ الے قولہ تمام الروایۃ لم اخرجہ منک فاعنی الاصرار من عتا علی اسدی حوسا قتل خیر قاتلہ او قتل بدخول الجاہلیۃ فانزل اللہ تعالی وکاین الآیۃ کذا فی تفسیر ابن جریر۔

ص ۲۱ س ۲۰ قولہ - کفار کی مذمت اقول یہ مبتدا ہے اور اسکی خبر تہجین کفار کی تخصیص سے اسی طرح بعد میں اطاعت کا حکم مبتدا اور تحسین مومنین پر لفظ تفریع خبر ہے۔

ص ۲۲ س ۱۳ قولہ - اور ہر چند کہ الے قولہ مضائقہ نہیں اقول مطلب یہ کہ اہل ایمان کو جو مخالفت سے تحذیر کی گئی ہے وہ مخالفت ظاہر ہے کہ از قبیل مخالفت کفار نہیں ہے کہ وہ ایمان میں تہی پھر لا تبطلوا اعمالکم میں یہ کیوں کہا کہ از قبیل مخالفت کفار جواب یہ ہے کہ کفار کی یہ مخالفت مرتبہ بشرط شئی میں ہے اور مرتبہ بشرط شئی مشتمل ہوتا ہے لابشرط شئی کو بھی لکن نہ جزءاً اور یہ دونوں مخالفتیں مذموم ہونے میں مشترک ہے اس لیے ایک مخالفت کو دوسری مخالفت کے قبیل سے کہدینا مضائقہ نہیں بلکہ صحیح وجہ سے ہے

ص ۲۹ س ۲۹ قولہ - پہلے سے اس لیے کہا الخ اقول یہ جواب ہے سوال مقدر کا کہ قرآن مجید میں ہے کذلکم قال اللہ من قبل۔ حالانکہ یہ قول کہیں قرآن مجید میں مذکور نہیں کہ انکو مت لجانا جواب کی تنزیہ ظاہر ہے۔

ص ۳۰ س ۱۲ قولہ - وجہ بھی سمجھ لیتے - اقول سمجھدار ہونے کا لازم ضروری تو تصدیق وحی تہا باقی سمجھدار ہونے پر وجہ سمجھ لینے کا مرتب گو ضروری نہیں لیکن غالب الوقوع ہوتا۔

ص ۳۰ س ۲ حاشیہ تحتانی یمین قولہ - لفتحۃ الخ - اقول مؤنث الفتح بمعنی الغلبۃ لا ما یقابل الضم والکسر۔

ص ۴۶ س ۲۶ قولہ اس پارہ کے الخ اقول یعنی پارہ نوزدہم کے۔

ص ۴۹ س ۲۲ قولہ مشیت اقول یعنی عباد کی جو یشاؤن کا مدلول ہے۔

ص ۶۶ س ۲۸ قولہ اول بار میں بار معنی پہچاننا ضروری نہیں الخ اقول مطلب یہ کہ ہم جو کہتے ہیں کہ حضور نے اول ہی بار میں پہچان لیا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی کے اعلام بالکسر یا اعلام بالفتح کی حاجت نہ ہوا گر یہ مراد ہوتی تو بے شک یہ شبہ صحیح تہا کہ ایسی شناخت تو دوسری تیسری بار میں ہوتی ہے اول بار میں نہیں ہوتی الخ۔

ص ۸۳ س ۲۷ قولہ - اللہ تعالی کے معلوم کرنے کے لیے اقول یعنی یہاں جو سوال کی نفی کی گئی ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سوال اس غرض سے نہ ہوگا کہ جواب سے اللہ تعالی کو معلوم ہو جاوے، باقی سوال ہونا ظاہر ہے جس کی وجہ احتجاج علی الملجمین ہے۔

ص ۱۵ س ۲ حاشیہ تحتانی یمین قولہ - نظیر ما قیل الخ اقول المعبارۃ ہکذا فکونہ نظیر الخ وہو مبتدا وخبرہ ظاہر والجملۃ جرار القولہ وان لم یقتض۔

ص ۱۱۷ س ۱۲ قولہ - تقدم ایمان الخ اقول یعنی مہاجرین کے ایمان سے تقدم نہیں البتہ مہاجرین کے آنے سے تقدم ہے اسی کو من قبلہم فرمایا ہے۔

ص ۱۲۷ س ۲۸ قولہ - اور دوسرے شریر ومفسد بھی بہت تھے اقول یعنی وہ یہود شریر ومفسد بہی بہت تھے۔

منہیٰ ثانیہ جلد ۱۱

فہرست مضامین تفسیریہ

مضمون	صفحہ	سطر
ابطال استدلال بعض اہل ہوی برانکار استرقاق بآیۃ فاما منا بعد واما فداء۔	۲۵ کے آخر سے ۲۷ کے اول تک	
احکام نقض بیعت متعارفہ ودیگر احکامش	صد۲ واول ۲۹	
تحقیق مریسی وغیر مریسی بودن آسمان	صد۲	۲۱

منہیۃ ثالثہ
غلط نامہ جلد ۱۱

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۴	وما	مما
″	۲۵	ہوا رسند	ہوا رسند
″	۲ حاشیہ تحتانی بیسار	مسلم	مسلم
۴	۹	ہی	بھی
″	۲۸	کو	میں
۵	۲۵	اس سے	اُس سے
۶	۵ حاشیہ تحتانی یمین	اللام	اللازم
۸	۷	ایمان واستقامت	ایمان واستقامت
″	۱۸	توطیہ	توطیہ
۹	۱۳	اورنہ	ورنہ
″	″	ان	اون
۱۰	۶	اپنی ہی کتابوں	اپنے سے پہلی کتابوں
۱۱	۶	کامام	کلام
۱۲	۸	اپنی ہی کتابوں	اپنے سے پہلی کتابوں
۱۲	۱۴	تعالیٰ عنہم	تعالیٰ عنہم
۱۳	۴ حاشیہ تحتانی یمین	والوثاۃ بالفتح	والوثاق بالفتح
″	″	مایوثق	مایوثق
″	۴ حاشیہ تحتانی بیسار	الدقیقی	الیہ الحقیقی
۱۴	۱۲	مذمت	مذمت
″	احاشیہ تحتانی یمین	والبعد	والبعد
″	۲ حاشیہ تحتانی بیسار	لان	لان
۱۵	۲۴	باہمد گرے۔ اس	یعنی لفظ کے بعد یہ علامت ہونا چاہیئے: ہمد گرے اس
۱۷	۱۹	ٹوکڑے	کوکڑے
″	۲۱	بہ مرہ	بدمزہ
″	۲۲	سے کی	لیے کی
″	۲۵	تغیر لیحہ مستلزم	تغیر الیحہ مستلزم
″	۱ حاشیہ تحتانی بیسار	نعونہ	بعونہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۷	اسخط اللہ	اسخط اللہ
″	۱۵	اسخط اللہ	اسخط اللہ
″	۲ حاشیہ تحتانی یمین	اسالیبہ	اسالیبہ
″	۱ حاشیہ تحتانی بیسار	اوواعی لہم	اوواعماہم
۲۰	۲۳	ہرجھی	ہوجی
۲۳	۱۰	جائز وشائع فی الکلا	یہ عبارت تعلیق میں ہے
″	۳۰	کہدیناناسب	لکھدیناسب
۲۵	۱۹	پراُس کو	سے اُس کو
″	۲۴	حقیت	حقیقت
۲۶	۲۷	وغیرہ بھی	وغیرہ میں بھی
۲۷	۱۵	اہل خلال	اہل الخلال
″	۱۹	عملاً کہ	عملاً بھی کہ
۲۸	۱۸	سے ہو	سے ہو
۳۰	۱۲	وجہ بھی سمجھ	وجہ بھی سمجھ
″	″	بابل	بابل
″	۱۳	واقع کردیتے	واقع کردیئے
۳۱	۱۲	خلفاء	حلفاء
″	۱۸	واپسی حدیبیہ	واپسی حدیبیہ
۳۲	۲۱	پس جانے	پس جائے
″	۲۷	تحمل	تحمل
″	۲۸	بدولت کفر	بدولت کفر
۳۳	۱۴	نہر	نحر
″	۲۸	بتاویل	بتاویل
″	۲ حاشیہ تحتانی یمین	ن	سن
″	احاشیہ تحتانی بیسار	الصادقۃ	الصادقۃ
۳۴	۱۱	تعجب ہوچکتا	تعجب ہوچکتا
۳۶	۱۲	اجزء عظیم	اجزء عظیم
″	۲۱	جھور	جہر
۳۷	۱۰	طرح ہوں	طرح کے ہوں
″	۲۹	خبر وجودیکہ	خبر پر باوجودیکہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹	۹	بات ہو	بات ہے
″	۲۵	بوجہ کوشش	بعد کوشش
۴۰	۱۵	باعل کہلاتا ہی	باعلی کہلاتا ہی
″	احاشیہ تحتانی بیسار	قولالیغفر	قدلایغفر
۴۱	۷	فلاں جب تم مراد مسلمان گنا	فلاں مسلمان جس سے تم مراد ہو گناہ
۴۲	۵	ہے رہی	سے یہی
۴۳	۱۸	یہ کامل تیرہ	یہ کل تیرہ
۴۶	احاشیہ تحتانی یمین	الجبل	الجبل
″	۲ ″	بقطعان	یقطعان
۴۷	۲۲	بالعکس	بالعکس
″	″	ثابت ہیں	نابت ہیں
۴۸	۲	اھوی اخف عروفا انکلام	یہ پشت میں ناچاہیے
۴۹	۳ حاشیہ تحتانی یمین	نفی	ونفی
۵۰	۲	ہبت سی استون	ہبت سی استوں
″	۲۰	مقدوریت	مقدوریت
″	۲۱	دوبارہ پیدا کرنا	دوبارہ پیدا کرنا
″	۲۲	عی الموتی	یحیی الموتی
″	۲۳	غم ہی بات	غم کی بات
۵۱	۲	احاشیہ تحتانی بیسار	باول
″	۲	ہیں ہیں	نہیں ہیں
″	احاشیہ تحتانی بیسار	احدث	الحدث
″	۳ ۰	رسان	شان
۵۲	۱۹	فی الدر مصدق	فی الدر بقولہ صدق
۵۲	۹ حاشیہ فوقانی	اخذ	قصد
″	۳ حاشیہ تحتانی یمین	السکن	المستکن
″	۳ ″	سوخلہ	لتوخلہ
۵۳	۱۳	(باماتعین وقت	(یاماتعین وقت
۵۴	۱۰	مجنون سوہم	مجنون میں سوہم
″	۱۴	عداب آئیں	عذاب کے آیا
″	احاشیہ تحتانی یمین	جہتہا میں لے	جہتہا فیں لے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۶	۲ حاشیہ تحتانی یمین	فرد القدر	فذر والقدر
〃	۲ حاشیہ تحتانی یسار	من لحکی	من الحکی
۵۸	۱ حاشیہ تحتانی یسار	کنہا	کنہہا
۵۹	۲۰	پھر مجازاۃ	پس جازاۃ
〃	۲۵	احس ت	احسن سے
〃	۲ حاشیہ تحتانی یسار	یخذونہم	یخذولونہم
۶۰	۹	المنثو	المنثور
〃	۱۹	اہل جنت	اہل جنت
〃	۳ حاشیہ فوقانی	یتایربا	یتایربا
〃	۱۰ 〃	لامین	للرہن
〃	۱۲ 〃	الواہب	المواہب
۶۱	۲	سوین بھی	سوچیں بھی
۶۲	۳	کے جاتے ہیں	کہے جاتے ہیں
〃	۱۲	رال ہے	دال ہے
〃	۱۵	کہنے سے	کہنے کے
۶۴	۴	جو نپر پر	جواپنر بھیجی
۶۵	۲۶	آپ کو	آپ اُن کو
〃	۲ حاشیہ تحتانی یمین	الحلیتین	الحلیتین
۶۶	۸	ادنے	دنے
〃	۱۸	اثبات	اثبات
〃	۲۲	وہ ادراک	وہ اوراک
۶۷	۲۴	خدشہ کا جواب	خدشہ کا جوجواب
۶۸	۱۷	العقل	معقل
۶۹	۱۳	بھی مجال ہے اذن	بھی ہے اذن
〃	۱۶	ملائکہ سدرتعالی	ملائکہ سلتہ لقالی
۷۲	۹	میرا سارگناہ	میرا سارا گناہ
〃	۱۴	بجائی	بجائے
〃	۲۱	اکٹی ہوئی	اُلٹی ہوئی
۷۶	۷	مُحتضَرِہ	مُحتضَرُہ
〃	۲۳	مُحتضَرِہ	مُحتضَرُہ
۷۷	احاشیہ تحتانی	اشکوا	تشکوا
〃	۲ 〃	راہیم	راہیم
〃	۲ 〃	مستقر	مستقرا
۷۸	۳ حاشیہ تحتانی یمین	اخذا	اخذا
۷۸	۴ حاشیہ تحتانی یمین	ذوعزۃ	ذووعزۃ
〃	۲ 〃 یسار	باقصا	باقصار
〃	۳ 〃 〃	قولہ الخطاب	الکفار کہ والخطاب
۷۹	۲۴	متعلق اول	متعلق مفاد متعلق اول
۸۰	۵ حاشیہ تحتانی یمین	اکبر	المجد
〃	۲ 〃 یسار	تعدیہ	تعدیہ
〃	۸ 〃 〃	نماہا	ثماما
۸۱	۹	بھی ہوگر	یعنی ہوگر
۸۲	احاشیہ تحتانی	لالہا	انہا
۸۴	۱۷	یعنی کبھی اس	یعنی کبھی اس
〃	۲۳	قصدات	قصدات
۸۶	۱۶	ضروری	ضروری
〃	۷	شججر	شججر
〃	۲۱	اسم ہی مبارک	اسم بھی مبارک
〃	۲۲	تقریر مجموعہ	تقریر باعتبار مجموعہ
〃	〃	مجموعہ کے یہ	مجموعہ کے یہ
۸۷	۴	اعلی اوجہ	اعلی ہی درجہ
〃	۹	جزاءً	جزاءً
۸۸	احاشیہ تحتانی یسار	عدی	عدی تنصیف
۸۹	۲۳	مقربین	مقربین
۵۰	۲ حاشیہ تحتانی یمین	الحل	الفعل
〃	۲ 〃 یسار	یختبر	یخبر
〃	۴ 〃 〃	تبغیر	تبغیر
〃	۱۵	قدرت سے ہے)	قدرت سے ہے)
۹۱	۲ حاشیہ تحتانی یسار	معقل	الفقد
〃	۱	جو پیغمبر	جو پیغمبر
〃	۵	اشارۃ	اشارۃً
〃	۲۲	اُنکے محل پر	اُن کے فضل پر
۹۵	۵	اسمیں ایمان	اسی میں ایمان
〃	۲۱	زیادہ	زیادۃ
〃	۱۴	تم سے اس کے نظائر	تم سے نظائر
۹۶	۱۸	الکانور	الکانور
〃	۱۲	پہر اُدھر ہی	پھر اُدھر ہی
〃	۱ حاشیہ فوقانی	نوان	توان
〃	۱۹ 〃	لاتلموا	لایلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۹	۱۳	مطلب تو یہ سمجھو	مطلب تو یہ نہ سمجھو
〃	۱۴	اس کے	(اس کے)
〃	۱ حاشیہ تحتانی	دعاء الاستکثار	دعاء الاستکثار
۱۰۲	احاشیہ تحتانی یمین	منسوب	منصوب
۱۰۳	۶	فرمانا	فرمانا
۱۰۴	۲ حاشیہ تحتانی یمین	التدارک	تدارکہ
۱۰۶	۳ 〃	کفارو	کفارہ
۱۰۷	۱۲	کے پاس تم	کے پاس تم
۱۰۸	۱۵	گذرتی	گذرتا
〃	۲۴	بات کرے سے	بات کرنے سے
〃	احاشیہ تحتانی یسار	التعبیہ	التعبیر
۱۰۵	۳۷	قبل	قیل نتنع
۱۱۱	۱۴	حِزْبٌ	حِزْبٌ
۱۱۲	۱۲	اُن (قلوب) کو	اُن (کے قلوب) کو
۱۱۴	۲۶	وعدہ اور بقیہ	وعدہ بھی تھا اور بقیہ
۱۱۵	۲۰	سے کہ	سے نہ کہ
۱۱۷	۲۴	اور بھی	اور بھی
۱۱۹	۱۵	زیادہ تاکید	زیادۃ تاکید
۱۲۳	۴	سودہ گنہگار	سودہ لوگ گنہگار
۱۲۴	۱۳	اس سبب سے	اس سے
〃	۱۹	مقتضی	مقتضی

تتمہ منہیہ ثالثہ جلد دہم

صحت نامہ جلد (۱۰)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۲ حاشیہ تحتانی یمین	زائرہ	زمرہ
۳۵	۲ 〃 یسار	متی فکر القلب نکرۃ ماصبہ	متی تکبر القلب تکبر ضاحبہ
۴۳	۳ 〃 〃	یالخلود	بالخلود
۵۰	۱۷	حتحار	حمقار
۶۵	۲۳	یسن	یس
۷۱	۳ حاشیہ تحتانی یمین	ان لان	ان
۷۵	۱ حاشیہ تحتانی یمین من خیر	المذکور	الذکور

غلطی متعلق منہیہ اولی جلد دہم

ص ۸۱ س ۱۴ قولہ اس بنا پر آخر یہ صفحہ ۸۲ ہذا ضعیف اور کہ گیا ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربع ثالث ابانۃ البیان حاشیہ بیان القرآن

حاشیۃ المجلد السابع من التفسیر

ص ۳۷ س ۱ **قولہ** عبد الخ فی ان انتصب عبد علی انہ مفعول الذکر وذکر یا عطف بیان اھ

س ۵ **قولہ** شیبانی ان تقول العرب لسعد فلان بحاجتہ اذا ظفر بہا وشفی بہا اذا خاب لم یثلبا واعلم ان ذکریاء تقدم علی السؤال لموراثۃ الاول کونہ ضعیفا والثانی انہ تعالیٰ لم یرد دعاءہ والثالث کون المطلوب بالدعاء سببا للمنفعۃ فی الدین اھ ملخصا قلت لا یخفی فیہ حسن ادب الدعاء والاحتراز فیہ باطالۃ الکلام۔

س ۷ **قولہ** رضیانی الاعراب ای مرضیا۔

س ۱۳ **قولہ** من المحراب قال الطبری حدثنی یونس قال اخبرنا ابن وہب قال قال ابن زید فی قولہ فخرج علی قومہ من المحراب قال مصلاہ وقرأ فنادتہ الملئکۃ و ہو قائم یصلی فی المحراب اھ۔ س ۱۵ **قولہ** حنانا ای رحمۃ کما نقلہ الطبری عن ابن عباس۔

حاشیہ تحتانی س ۱ **قولہ** سادۃ بالحاء وقولہ بالضم

حاشیہ تحتانی س ۲ **قولہ** کیما تولیت او شرفظ لسی وہو اصل الشبیہ للمبالغۃ فی صدم النظیر کما قیل لاصل اسماء الکیف کسی فی تفسیر السی بالمثل نقلہ الطبری عن مجاہد بسندہ وقولہ اشارۃ نقلہ الطبری عن مجاہد وقتادۃ حاشیہ فوقانی سطر طولانی قولہ بالغۃ قلت کذا فی ان لافادتہ شمول الاشتمال الراس کما لو قلت اشتعل میتی نارا مکان اشتعل النار فی میتی۔

ص ۴۳ س ۱۰ **قولہ** قرب الی الاجابۃ الخ قلت روی ابن حبان فی صحیحہ مرفوعا خیر الدعاء الخفی کما فی البحر الرائق س ۲۲ **قولہ** بقیاء آثار الخ اگر شبہہ ہو کہ بقیاء آثار تو خود حضرت زکریا کا بھی کافی تھا پس اس غرض سے تو ان کا دعا کرنا بعید ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ دعائے مقصودیہ تھا کہ ان کے بعد بھی جاری رہے کہ مصلح قوم باقی رہے کہ زندگی کی حالت میں خود وہی

تزئین مثل تسمیع خفیت الہمزۃ وسقطت نون الاعراب للجزم ثم یاء الضمیر یسکنون ذلک بعد الحق نون التاکید اھ

س ۲۲ **قولہ** نست والخبر حکم ان کی شریعت کا تمام ہی شریعت میں منسوخ ہو چکا ہے لما رواہ ابوداؤد و مرفوعا لا یتم بعد احتلام ولا صمات یوم الی اللیل وحسنہ السیوطی والعزیزی اور صوم کو ظاہری معنی پر محمول کرنا جیسا کہ اس تفسیر میں ہے قتادہ سے منقول ہے رواہ الطبری فیہ عندہ و کانت تقرأ فی الحرف الاول صمتا اور امام سیوطی نے صوم سے مراد صمت لیا ہے اور طبری سے فی تفسیر حضرت انس بن مالک و ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے

حاشیہ تحتانی یمین س ۵ **قولہ** انا فرجیر حقیر انہ کذا فی ص **قولہ** لا یؤبہ ای لا یبالی بہ کذا فی ص۔

ص ۳۶ س ۳ **قولہ** فیما قلت ہو احد اثنی عشر الخ کما فی ص

حاشیہ فوقانی س ۵ **قولہ** تصلا الخ اخرج الطبری بسندین عن ابن عباس لیقتل ناہی الان جملت فوضعت۔

حاشیہ فوقانی س ۱۴ **قولہ** مبول الخ قلت اخرجہ الطبری عن ابن عباس وبالضحاک فتادۃ وفیہ ایضا فان ابن عباس لم یعلم بہ حتی انت فوہا **حاشیہ تحتانی قولہ** فری الخ فی المجالین تمییز محول من الفاعل ای تتفرج یمینک یمینا تمکن فلا تعلم الی خبرہ اھ وہو من مس سیس کما فی الصراح

ص ۳۷ س ۵ **قولہ** والسلام الخ فی الاعراب انا جارات بالالف واللام لان التی فی قصتہ یحیٰی نکرۃ فکان المراد بانا الاولی وفی ان لان النکرۃ اذا انکرت تعرفت اھ و تولد یوم ولدت فی الاعراب ظرف والعامل فیہ الخبر الذی ہو علی والعامل فیہ السلام المفصل بینہما بالخبر اھ **حاشیہ تحتانی یمین** س ۱ **قولہ** من قتادۃ قلت اخرجہ الطبری و قولہ الرجیم بتقدیر ایلیم یا زیجہ وگمراہ کنندہ س ۲ **قولہ** کان الخ قلت لہ توجیہ آخر ایضا فمنی ان قال جار اللہ کان لالتحاق مضمون الجملۃ فی زمان ماضی بہم یصلح للقریب والبعید وہنا للاول اھ

القریب عن الحال بدلالۃ الحال اھ ص ۸ س ۱ **قولہ** اذا تنفسی امرائع قلت اذا تنفسی ہنا معنی الاستمرار غایۃ من معنی الاستقبال بقرینۃ المقام وفی ان تؤکد من عبارۃ عن نفاذ قدرتہ بمشیتہ والا فلیس ثم قول لان الخطاب مع العدم وعبث ومع الموجود تحصیل الحاصل اھ۔

س ۵ **قولہ** اسم ہو والبصری الاعراب لفظ لفظ الامر ومعناہ التعجب وہو فی موضع رفع کقولک احسن بزید ای احسن زیدا ہو قلت حذف من الآخر لفظ ہو لدلالۃ ما قبلہ اقتضاء کما قولہ الیوم فی الاعراب ظرف والعامل فیہ الظرف الذی بعدہ اھ ای عامل الظرف الذی بعدہ۔

س ۹ **قولہ** اہل قادیان الخ کیونکر وفات کا زمانہ بعد نزول کے قریب قیامت کے ہی جیسا کہ بیان ہو چکا پس موئے وفات جیسے باطل ہو گیا۔

ص ۵ س ۱۷ **قولہ** تبتین یعنے او کو فیہ غیر مناسب ہے اور لازم آتا ہے

فائدۃ جلیلۃ تغریبۃ

اعلم ان الحافظ السخاوی قال فی المقاصد الحسنۃ ما نصہ حدیث ما بعث اللہ نبیا الا عاش نصف ما عاش الذی قبلہ ابو نعیم فی الحلیۃ والبغوی فی معجمتہ عن یزید بن ارقم مرفوعا بسند حسن لا اقتضاء ولکن یعکر علیہ ما رواہ ابو نعیم عن عمر بسند رجالہ ثقات الی محمود بن عبد اللہ بن عثمان ابن عفان مرسلا المعروف بالدیباج عن امہ فاطمۃ بنت الحسین ابن علی ان عائشۃ رضی اللہ عنہا کانت تقول ان رسول اللہ قال فی مرضہ الذی قبض فیہ لفاطمۃ رضی اللہ عنہا ان جبریل کان یعارضنی القرآن کل عام مرۃ وانہ عارضنی بالقرآن العام مرتین الخ

انہ اخبرانہ لم یکن بنی الا عاش نصف عمر الذی کان قبلہ واخبرنی ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ ولا اراني الا واہبا علی راس ستین فبکیت الحدیث دلائی نعیم عن ابن مسعود رفعہ یا فاطمۃ انہ لم یکن نبی الا عاش نصف عمر الذی قبلہ الحدیث اھ فہذا الحدیث یدل علی عمر عیسیٰ بازید مما اشتہر سواء کان فی الوقت الذی رفع علیہ او کان بعد ذلک لکن الوقت والوقت الذی یقیم فیہ بعد نزولہ من السماء والاول اظہر لاشکال فیہ الا خلاف قول من قال ما قال والحدیث مقدم علی قول کل قائل نعم حدیث ما بعث اللہ الخ فیہ اشکالان احدہما ان عمر آدم کان الف سنۃ کما رواہ الترمذی وہذا الحدیث بتمامہ مذکور فی الشکوۃ فی باب القدر وفیہ لعطاؤہ ٤٠ اربعین منہا لبعض الانبیاء من اولادہ وعمر نوح ٦٠ اقل ما خذ کر فی الفرقان من مدۃ وعظہ وہو الف سنۃ الا خمسین عاما فہذا الحدیث لا یمکن حملہ علی ظاہرہ وثانیہما انہ لو حمل علی ظاہرہ لکان عدد الانبیاء قلیلا والحال ان عدد کثیر من الانبیاء فی وقت واحد فی مواضع مختلفۃ الی اخر ما بیانہ فلہ لکن لیس ہذا کما یظہر بادنی تامل فلا بد من تاویل ولا یبعد فی رد الحدیث لانہ لیس ہذا کان حسنا ولم یعارضہ دلیل قوی فالرد بعلی ما افادہ سیدی ومرشدی ومحبوبی المفسر العلام ان فی ایام عمر اقل من عمر الذی اعطی الذی قبلہ او ان کان عمر ما زید من ذلک فساویا بہ بہذا ایضا باعتبار الاکثر فعلی ہذا التقریر لا اشکال علیک شیٔ انشاء اللہ تعالی انتہی تقریرہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یامر بدفانہ علی ہذا الاحتمال لانہ کانت ہذہ کلیۃ بل کانت مخصوصۃ بہ بعضہم فالجواب انہ مبنی الامر علی الدلیل الشرعی اصالۃ وہو معارضۃ القرآن مرتین وہذا الدلیل الاتفاقی انما ذکرہ تائیدا وتبعا فلا ورود ولا تامل وتحقق۔

ص ٩ س ٣ قولہ للغنی منک الخ ای من قولہ اغن عنی وجہک ای ادفعہ ویکون من بعنی المصدر ای شیئا من الاغناء اھ۔ س ٧ قولہ اراغب انت فی الاعراب مبتدأ وانت فاعلہ اغنی عن الخبر وجاز الابتداء بالنکرۃ لاعتمادہا علی الہمزۃ۔ س ١٩ قولہ بڑی راستی والے الخ راستی سے مراد ہر طرح کی راستی ہے قولی وفعلی ودر باب حق اللہ تعالیٰ وحق العباد وبخلاف اس کے یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا حق جہانتک ممکن ہو ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے پس ایسا شخص صدیقیت کیساتھ موصوف ہوتا ہے

ص ١٠ س ٥ قولہ رسولا نبیا قلت خبر بعد خبر

س ٧ قولہ نبیا ونبیا حالان کما فی الاعراب قولہ صادقا قلت فی الطبری حدثنی یونس قال اخبرنا ابن وہب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان سہیل بن عقیل حدثہ ان اسمٰعیل وعددا جلاء کانا ان یاتیہ فجاء رسول الرجل فقال یا اسمٰعیل ابات حتی جاء الرجل من الغد فقال ما برحت من ہہنا قال لا اقال فی نسیتہ قال لم اکن لابرح حتی آتی قبلذلک کان صادقا وعن ابی صالح لم یعد ربہ عدۃ الا انجزہا اھ ملخصا۔ **حاشیہ فوقانی س ٧ قولہ** المتارکۃ قلت کما فی قولہ تعالیٰ اذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما ویؤیدہ قولہ اعتزکم الخ وما بینہما اعتراض۔

ص ١١ س ٧ قولہ سجدا فی الاحوال مقدرۃ لانہ خبر سجودی فی حال خرورہم اھ وفی **ن** والجمع باک فعول کسجود نے ساجد بادبات الواو یاء وادغمت وکسر ما قبلہا للمناسبۃ اھ وفی الشعب للبیہقی عن سعد بن مالک مرفوعا ان ہذا القرآن نزل بحزن وکابۃ فاذا قرأتموہ فابکوا فان لم تبکوا فتباکوا الحدیث الا تقان۔ **س ١٢ قولہ** دونوں کی اولاد میں اور اس طرح کہ یہ سب حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں اور حضرت یعقوب حضرت ابراہیم کے پوتے ہیں۔

ص ١٣ س ١٨ قولہ مشہور الخ طبری سے حدیث معراج میں مرفوعا حضرت ادریسؑ کا چوتھے آسمان پر تشریف فرما ہونا روایت کیا ہے اور بجاہد سے یہی حضرت ادریس کا مرفوعا الی السماء الرابعۃ ہونا روایت کیا ہے اور الفاظ یہ ہیں قولہ ورفعناہ مکانا علیا قال ادریس رفع فلم یمت حتی رفع عیسیٰ وفی روایۃ قال السماء الرابعۃ او نحو ذلک اور حضرت ابن عباس سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں رفع الی السماء السادسۃ فمات فیہا اور حضرت ابو سعید الخدری سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ ورفعناہ مکانا علیا قال فی السماء الرابعۃ اھ غرض ان سب روایات سے سوائے روایۃ اولی کے مرفوع الی السماء ہونا ثابت ہے اور روایۃ اولی سے چوتھے آسمان پر قیام ہونا ثابت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ١٩ قولہ اس شعر سے الخ قلت معناہ کن فی حالۃ لا یتیسر لک ما عرض لک فیہا ولا یخفی انہ لا یکون فی الامکان الحسی اختیارا علی ان النصح بہ یسیر فہم فان کل احد یعلمہ ویحاول تحاشیہ

ایضا **حاشیہ تحتانی یمین س ٥ قولہ** التراخ قال جار اللہ عدن علم بمعنے العدن وہو الاقامۃ وہو علم لارض الجنۃ لکونہا مکان اقامۃ ولذا لک لما سمع الابدال

لان النکرۃ لا تبدل من المعرفۃ الا موصوفۃ ولما سمع وصفہا بالتی کذا فی **ن**

ص ١٣ س ١٥ قولہ مقدار الخ قلت رواہ الطبری عن قتادۃ ورواہ عنہ ایضا کانت العرب اذا صاب احدہم الغداء والعشار عجب لہ فاخبرہم اللہ الخ وروی من مجاہد نحوہ

قال لیس بکرۃ ولا عشی ولکن یؤتون بہ علی ما کانوا یاتیہون فی آنیتہا وعن یحیی قال کانت العرب فی زمانہم من بعد نہر عشارہ فذلک فذا نہم فی انفسہم فانزل اللہ الخ اھ قلت فاراد وہم الرفق علی قدر حاجتہم وشہوتہم فیہان الوقت تمثیل وتفہیم فقط۔

س ١٨ قولہ آمرزوا الخ جناب رسول اللہ کی یہ درخواست بسبب کے قاصد ہونے کے قبائے کے تھی کہ مشرکوں کے ایلچی کے اپنے پاس آنے سے قلب کو تازگی ہوتی ہے اور چونکہ ملک کو عالم غیب سے بہت زیادہ تعلق ہوتا ہے اسلئے اسکی مصاحبت سے اس عالم کی طرف خاص توجہ بھی ہوتی ہے چنانچہ حدیث میں ہے روی الامام احمد عن علیؓ وعن الزبیرؓ فی حدیث طویل وکان اذا کان حدیث عہد بجبریل تبسم ضاحکا حتی یرتفع ورواہ ابو یعلی عن الزبیر وحدہ رجالہ رجال الصحیح کما فی مجمع الزوائد اور اپنے مزید قیام جبریلؑ کی درخواست نہیں فرمائی بلکہ تجدید آمد کی التماس کی تاکہ حدیث عہد بہ کے مضمون سے تشدد کو تحقیق

ص ١٤ س ١ قولہ اذا مامت فی **ن** انصب ذا بفعل مضمر یدل علیہ اخرج الذکور لا تقتلوا ان ما بعد الام الابتداء لا یعمل ما قبلہا فی ما بعدہا کما لا یعمل ما بعد ہمزۃ الاستفہام فیما قبلہا الخ اھ

ص ١٥ س ٧ قولہ ردا قلت یمنع العاقبۃ تجارا فان العاقبۃ کالمشی ہو المردود الی اہلہ آخرا

ص ١٦ س ١ قولہ ولدا الی الاعراب ہو واحد وقیل یکون جمعا ایضا اھ قلت وہو یعم الذکر والانثی وقولہ طلع الغیب فی **ن** من قولہم طلع الجبل ای ارتقی الی اعلاہ ولا یختار ہذہ الکلمۃ شان کانہ قال اوقد بلغناہ من مظنۃ شانہ ان ارتقی الی عالم الغیب الذی تفرد بہ علام الغیوب و فی الاعراب الہمزۃ ہمزۃ استفہام اصلہا ہمزۃ مقابلۃ لام ہمزۃ الوصل محذوفۃ لقیام ہمزۃ الاستفہام مقامہا ویقرأ بہمزۃ علی اصلہا ہمزۃ وصل حرف الاستفہام محذوف دلالۃ ام علیہ اھ۔ **س ٣ قولہ** فروانی ص تنہا وفرد والفرد بمعنی قلت فہو فاعل بمعنے منفرد وہو حال منکم۔

حاشیہ تحتانی قولہ السین الخ قلت کرم یرجم علیہ بمعنی الترجیب۔

ص ٣ س ٥ قولہ ضدا فی الاعراب او اصدا فی معنی

اور رویت حق کی قابلیت پورے طور پر پیدا ہو جائے میں کہتا ہوں کہ تقیید من تو یہ حکمت ظاہر ہے اور ختم میں اس حکمت کے علاوہ حکمت تعذیب بھی ہے

حاشیہ تحتانی قیسارس ٣ قولہ قال صاحب الروح الخ قلت فی ہذہ الکیفیۃ آثار کثیرۃ متعارضۃ ساقہا الطبری ثم قال والاولی الاقوال فی ذلک بالصواب قول من قال یرفعہ اللہ بجسمہ ثم یعیدہ الی السماء الدنیا حیا کما ہو مذہب نبینا والمؤمنون فیجتمع الرسولان عیسیٰ ومحمد ویتظاہران ویتحدثان ویتذاکران امر الساعۃ ویعود عیسیٰ فیما کان فیہ قبل رفعہ الی الارض ویموت فیہا ویدفن فیہا ویقوم من قبرہ مع الناس الی ربہم فینظر الیہم ویحاسبہم مع نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ویشہد لہ بالبلاغ ولامتہ بالعدالۃ ویشہد لہ بالبلاغ ولامتہ بالعدالۃ ویشہد لہ بالبلاغ ولامتہ بالعدالۃ

والمعنے ان جمیعہم فی حکم واحد لانہم متفقون علی الاضلال

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ وفد جمع وافد کمانی ن ورع وقولہ عطاش بالکسر جمع عطشان۔

س ۳ حاشیہ تحتانی یمین قولہ لہ قلت مصدر ملے المعنے لان تخیر بمعنے ہتد وقیل حال۔

ص ۱۸ س ۱ قولہ دامصدر مستدرد قولہ لدارج الف وقولہ قرن اہل یک وزگار از مردم کذا فی ص۔

ص ۱۹ س ۳ قولہ ممن غلق الخ فی ن متعلق بتبرء یا فیکون الظرف لغوا او بکائنا صفۃ لہ فیکون مستقرا۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ یقدر الخ فی ن الاعراب لا یجوز ان یکون مفعولا لہ لان المذکورۃ لا انہا قد تعدت الی مفعول لہ وہو تشتھی فلا یتعدی الی آخر من یشتھیہ

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ کان الظاہر مناتی ن فامرۃ الانتقال الی الغیبۃ من لفظ المتکلم حین لم یقل تسترہا سنا وموہنا الالتفات فی الکلام علی عادتہم فی تفنیق الصفات مع لفظ الغیبۃ وہنا التجرید بالاستناد والی ضمیر المتکلم المطلع فی ان ثم الی المتخلص بصفات العظمۃ والتمجید اھ

ص ۲۰ س ۱ قولہ آنست فی ن ای ابصرت ابصارا لاشبہۃ فیہ ابصار ایونس بہ والتر کیب یدل علی الظہور ومن ذلک انسان العین لانہ یظہر الاشیاء ومنہ الانس بضم الہمزۃ کما قیل الجن لاستتارہم ومنہ الانس ضد الوحشۃ لظہور المطلوب وہو الانوس بہ اھ وقولہ الہا فی الاعراب کبیر الہار وضہا ومن ضم اتبعہ ما بعدہ اھ ملخصا وقولہ علی انہا فی ن دمنے الاستعلاء فی علی انہ وہو مفعول لاحد ان اہل انار یشغلون المکان القریب منہا او المصطلون بہا کانوا قیاما وقعودا فہم مشرفون علیہا وان کان المکان لا یتاتی منہ ذلک اھ ملخصا۔ **س ۳ قولہ** انی انار بکنے الاعراب ابتداء او تکمیلا او تفصیلا اھ۔ **س ۶ قولہ** لتجزی متعلق بفیہا او بآتیۃ کذا فی ن وقولہ تسعی سلے تقل۔

س ۱۷ قولہ نورتھا قلت کان نورا خاصا مخرقا۔

س ۵ قولہ لما یرجی قلت اللام للمصاحبۃ او تتعلق باسجع وما مصدریۃ **س ۲۰ قولہ** جو بیان الخ امام ابن جریر طبری نے اسمیں حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ حکم اسلئے دیا گیا تاکہ سپر بھی اُس مقام کی برکت حاصل کریں یعنی جو پیر کی وجہ سے جو جگہ پیر کی سرکرتی اُس کو بھی برکت حاصل ہو جاوے۔ **حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ** اسم واد فی ن باشام۔ **حاشیہ تحتانی یمین س ۵ قولہ** ان قلت فتکون کالمقاربۃ وہو الاصل۔

حاشیہ تحتانی یسار س ۷ قولہ وقیتہ الخ قلت عندی لا حاجۃ الی التقدیر فالمعنے صحیح ورجحہ البیضاوی واللہ تعالیٰ اعلم۔ **حاشیہ فوقانی س ۶ قولہ** لفظ الاہل قلت فی ن فانہ اسم جمع اھ وقولہ ان شئت الخ قلت معناہ ان شئت بکسر الہمزۃ وحرمت بکسرہا ایضا انہار غیر کہ ای غیر کہ وان شئت بکسر الحاء وحرمت بضمہا افادہ المحشی فافہم

ص ۲۱ س ۱ قولہ اشہ بہا علی غنی فی الاعراب وعدی بعلی لان معناہ اقوم بہا او ہول اھ وقولہ مآب فی ن ہی جمع المآبۃ بمعنی المرجع او الحاجۃ وقد یفتح الراء۔

وانما قال اخری لان المآب فی معنے الحاجۃ اھ ملخصا وفی ع ولو قال آخر کان علی اللفظ فی ن ایضا ثم ان جواب موسیٰ تیمم بقولہ ہی عصای الآیۃ زاد علی ذلک کان یحب الکالۃ وکان المقام مقام انبساط وقرب فاغتنم الفرصۃ وحصل ذلک کالوسیلۃ الی درک الغرض اھ قلت یحتمل ان المراد بہ اظہار الشکر تعدیدا لنعمتہ۔ **س ۳ قولہ** حیۃ الخ فی ن و فی موضع آخر فاذا ہی ثعبان وفی آخر کانہا جان عبارات عن مسمیٰ واحد لان الحیۃ اسم جنس یقع علی الذکر والانثی والصغیر والعظیم واما الثعبان وہو العظیم من الحیات والجان دویبۃ ہوالدقیق منہا فبینہما تغایر فی الظاہر لا فی التحقیق لانہا جنس انقلبا بہا کانت تکون حیۃ صغیرۃ دقیقۃ کالجان ثم تتورم وتزاید جرما حتی یصیر ثعبانا آخر الامر او انہا کانت فی شخص ثعبان وسرعۃ حرکۃ الجان ولہذا وصفہا بالسعی وہو المشی بسرعۃ دفعۃ حرکۃ اھ وقولہ سیرتہا الخ فی ع بدل من ضمیر المفعول بدل الاشتمال۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ مرعی قلت بالکسر کمسک

حاشیہ تحتانی یسار قولہ من غیر سوء قلت فی ن والسور الروادۃ والبیضاء فی محل نکرۃ بمعنی نکتی برعن البرص کما فی عین العورۃ بالسوء والبرص البیض شیء عند العرب بحیث تجیء اسماء ہم فکان جعلہا یدہ بیضاء کذا فی ع۔ **ص ۲۳ س ۹ قولہ** لا تخافی الخ یعنی ہذہ **ص ۲۴ س ۵ قولہ** کل شیء مفعول اول وخلقہ مفعول ثان کمانی ع۔ **حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ** فزہا قال الزمخشری فیہ ایماء الخ وہو من الادب کما لو قلت انا اہل قد صلحت شیئا من العلم لعل عندک علوما جمۃ اھ۔

ص ۲۴ س ۱۱ قولہ زری کے ساتھ الخ حق تعالیٰ کی شان حمت کا انداز کرنا چاہیے کہ فرعون جیسے سخت کافر کے ساتھ کس قدر شفقت سے کام لیا بعض کتب تواریخ میں دیکھا ہے کہ چار سو برس تک شخص نہایت عیش وآرام میں رہا کبھی درد سر بھی نہ ہوا کبھی کوئی روز تک برابر دربار کرتا رہتا تھا نہ پاخانہ کی حاجت ہوتی تھی نہ سونے کی ضرورت اور جانا چاہیے کہ حضرت موسیٰ کا مزاج کیسقدر جوشیلا تھا ایسے زری کا حکم ہوا اور جناب رسول اللہ کی فطرت میں تحمل اور زری غالب تھی اس لئے آپکو غدا سے سختی کرنے کا حکم ہوا چنانچہ آپ کو خطاب علیہم ارشاد ہے سو سبب یہ ہے کہ اول تو امر جہد وطلب مختلف ہوتے ہیں جیکا اختلاف ایک خاص نمونہ قدرت ہے نیز حضرت موسیٰ کی قوم نہایت سرکش تھی جس کے مناسب سختی طبیعت کا حاکم مناسب تھا اور جناب رسول اللہ کی ہمت اس قدر سخت نہ تھی اس وجہ سے حق تعالیٰ نے ایسے رحیم وکریم نبی کو اس امت میں مبعوث فرمایا حدیث میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ کو مجھ سے زیادہ تکلیف پہونچی مگر صبر ہی کیا اور وہ قوم باوجود حضرت موسیٰ کے ایسے برتاؤ کے بھی سخت سرکشی کرتی تھی اور اگر حضرت موسیٰ تحمل اور نہایت نرمی سے کام لیتے تو خدا جانے وہ لوگ کیا غضب ڈھاتے پس معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ کا مزاج مبارک اُس قوم کے بہت مناسب تھا۔

ص ۲۵ س ۱ قولہ عندبی فی کتب فی ن ثم کان قائل ان یقول لعلہا اشہدت فی الوحی لاشتمال الخطاب والتبلیغ فتدارک ذلک بقولہ لا اضیل الخ اھ قلت الفارق فی مثل ہذا تعلیل المحذوف کانہ قال لیس الامر کذلک لانہم لم یعذبوا وادعوا ان کذلک اعذبوا والاستفہام للانکار ای لیس حالہم کما تقول فی ہذا کذب **س ۳ قولہ** فاخرجنا فی ن الصحاب ن ثم کلام موسیٰ عند قولہ لا اضیل ثم ذکر تعالیٰ اتمام مقال الذی ای ہو الذی جعل الخ وعلی ہذا یکون قولہ فاخرجنا من قبیل الالتفات اقتضاء للکلام اھ **حاشیہ تحتانی یمین قولہ** المہد ضد اھ کما فی الصحاح **حاشیہ تحتانی یسار قولہ** شتی جمع شتیت کذا فی ن ع

ص ۲۶ س ۵ قولہ ویلکم فی ن نصب علی المصدر الذی لا فعل لہ او علی النداء اھ قلت لکن یقوی الاول عدم الفصل بینہ وبین عاملہ

س ۹ قولہ الشمی فی ج تامیث الاصل بمعنے الاشروطاء مصلحا وقولہ صفا ای مصفیین حال کذا فی ج۔

س ۱۱ قولہ اما ان تلقی الخ فی الاتقان من ابواب جواز الحذف

من قولہ واما ان تلقی لنفرنین احدہما لنفی والزاوجۃ لرؤس الآی والآخر معنوی وہو انہ تعالیٰ اراد ان یخبر عن قوۃ نفس السحرۃ وحفظہم امر موسیٰ فجاء بہم بالحفظ اتم واوفی مستغنی باسناد ہم لفعل ایسہ تم اور دسوا لاوہو انہم علموا ان السحرۃ لم یکونوا اہل لسان فیذہب بہم ہذا المذہب من صنعۃ الکلام واعجاب بان جمیع ما ورد فی القرآن حکایۃ عن غیر اہل اللسان من القرون الخالیۃ انما ہو معرب عن معانیہم ولیس بحقیقۃ الفاظہم وہذا لا یشک فی ان قولہ تعالیٰ قالوا ان ہذان لساحران یریدان ان یخرجاکم من ارضکم بسحرہما ویذہبا بطریقتکم المثلیٰ ان ہذہ الفصاحۃ لم تجر علی لغۃ ابیہم اھ

ص ۲۷ س ۱ قولہ انہا تسعی فی الاعراب من قرأ بالتاء فغیر ضمیر المال وانہا تسعی بدل منہ اھ وقولہ قد تالت الخ فی ن وفیہ من انواع التاکید مالا یخفی وہی الالتفات والتصدیر بان والتوسیط بالفصل وکون الخبر معرفا ولفظ العلو ومعناہ الغلبۃ وصورۃ التفضیل والافضل ہم ومفضلا بقولہ راق ما فی یمینک لم یقل عصاک کما سیأتی فی ہذہ السورۃ وما تلک بیمینک قال جارالله ہو تصغیر لشان العصا وتہوین لامر السحرۃ ای الق العود الفرد الصغیر الجرم الذی فی یمینک فانہ بقدرۃ الله تعالیٰ صار ای زور وا وافتعلوا علی وحدتہ وکثرتہا وصغر عظمہا او ہو تنظیم شانہا ای لا تحفل بہذہ الاجرام الکثیرۃ الکبیرۃ لان فی یمینک شیئا اعظم شانا من کلہا اھ ملخصا۔

س ۷ قولہ من خلاف فی ن الخلاف بمعنے البتۃ الخ الفقہ حتی یصح معنے الاستدراء ای لاقطعن بایکم دار حلکم مبتدأ من الجہتین التکافئتین یمینا وشمالا فیکون الجار والمجرور فی موضع الحال ای لاقطعنہا مختلفات الجہات قیل فی جذوع النخل ای علیہا والاصوب ان یقال ہی علی اہلہا مشیۃ تمکن المصلوب فی الجذوع بتمکن المظروف فی الظرف اھ وفی الاعراب لان الجذوع مکان للمصلوب ومحتو علیہ اھ۔ **س ۹ قولہ** ہذہ الحیوۃ الدنیا فی الاعراب یجوز ان یکون ظرفا او مفعول محذوف

ص ۲۸ س ۱ قولہ بما مصدریۃ وصف للبینۃ کما فی الاعراب۔ **س ۳ قولہ** غیرہم فی ن وہذا من جملۃ ما علم فی باب الایجاز للدلالۃ علی انہ غیرہم مالا یعلمکم انہ الاشر۔

س ۸ قولہ حق و باطل الخ یہ خوف باقتضائے حال تھا ورنہ حضرت موسیٰ کو یقین تھا کہ جس اللہ نے حکم دیا ہے وہ اسکے تمام شیب فراز کا بھی انتظام کر دیگا اور اپنے مرسل کی کافی مدد فرمائیگا۔ س ۱۹ قولہ نزد الخ قلت استدل بہ الامام الاعظم علی ان امر السلطان اکراہ قولہم یتلفظ بلفظ الاکراہ فمطلق الامر منہ اکراہ افادہ المفسر قلت اما ذا ظہر لسلطان بین الامرین او دلت قرینۃ قویۃ علی ان امرہ غیر لازم فلا یکون اکراہا کما ہو ظاہر فافہم۔

ص ۳۰ س ۷ قولہ لایرجع فی الاعراب ان مخففۃ من الثقیلۃ اھ۔ س ۳ قولہ لیکفنا مصدر و بالضم اسم للمصدر بمعنی القدرۃ کما فی البحری۔

ص ۳۱ س ۹ قولہ غالب الخ قلت قال البحری یعنی بقولہ من بعدک من بعد فراقک ایاہم اھ ص ۳۲ حاشیہ تحتانی یمین قولہ النحو قلت ہذا متعلق بالصفۃ السابقۃ لا بہذہ الصفۃ فلا تغیر۔

ص ۳۲ س ۱ قولہ خطبک قال جار اللہ الخطب مصدر خطب الامر اذا طلبہ فاذا قیل لمن یفعل شیئا ما خطبک فمعناہ ما طلبک لہذا الغرض منہ الانکار علیہ وتعلیم صنیعہ اھ وقولہ قبضتہ مصدر بمعنی المقبوض کذا فی ن

س ۳ قولہ فی قلت فی ن ان اللام للتاکید والصلۃ وقولہ فاقامہ امر میل علی عدم البالاتبہ و علی الاعراض عنہ وقولہ الاساس فی الاعراب وہو مصدر اساسی الاساک والاسی اھ وقولہ لک الخ۔

ص ۳۳ س ۳ قولہ علانی الاعراب تمییز لاسما یسامثل مثل التقدیر وسارا لحل حالا لانہ بمعنی ظاہرین کون التقدیر وسارا لوزن المیز بمعنی ظاہرین من لفظ اسم بمثل شہر علی فاعل او من علاوۃ الناس الشخص فی البقعۃ عند الاغارۃ وفی الصحاح بفتحتین الشخص فی ملک الآلۃ علانۃ نحو الیہ یتاؤہ علانۃ وفی الصحاح بضمتین الشخص فی ملک الآلۃ علانۃ نحو الیہ یتاؤہ علانۃ

س ۱۷ قولہ مالک ہو گئے تھے الخ فی البحری ذلک ان بنی اسرائیل لما ارادوا موسے ان یسیر بہم لیلا من مصر بامر اللہ ایاہ بذلک امر ہم ان یستعیروا من القبط آل فرعون وجلیسہ وقال ان اللہ سفکم ذلک ففعلوا و استعاروا من علی شانہم وہو متہتم اھ۔

ص ۳۴ س ۳ قولہ زرقا الخ ازرق کما فی

وادخل فی الاخلاص اقرب من المحافظۃ علی الخشوع والاخبات اھ۔ س ۳۱ قولہ لاتمدن الخ قلت اخرج الامام ابن جریر الطبری عن ابی رافع قال نزل برسول اللہ ضیف فارسلنی الی الیہودی بالمدینۃ لیستسلف فاتیتہ فقال لا اسلفک الا برہن فاخبرتہ بذلک فقال انی لامین فی اہل السماء وامین فی اہل الارض فاقتل دینی ایسہ فنزلت ولقد آتینا لک سبعا من المثانی والقرآن العظیم ودولہ لاتمدن الی قولہ والعاقبۃ للمتقوی اھ وقولہ لاتمدن ای لاتنظر کما فی البحری واشر ہذا اللفظ علی الاستشراف اشارۃ الی ان الذی یفرط انما ہو انظار البصر فاہتم بان لاتمد وان کان مطلق النظر ایضا غیر مستحسن لانہ قد یکون فی بعض الاحوال فان المطلق ایضا قد یجر الی المضر والتکلیف عن نفوسنا کما ہو مستحسن فی بعضہا ذکان للعبرۃ وقولہ لانسلک ای لانخلک وانفرد بقط شانک اشارۃ الی ان کسبین اماموا الالہیۃ وفیہ اشارۃ خفیۃ الی ضمان الرزق من توجہ الیہ تعالی فافہم

وان کان کل عامۃ۔ حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ من آنا رائح جمع انی بمعنی الساعۃ کما فی ن

ص ۳۹ س ۳ قولہ الناس فی ن قال جار اللہ اللام فی قولہ للناس اما صلۃ لاقترب وتاکید لاضافۃ الحساب الیہم

س ۹ قولہ ربہ الخ اقترن بامر الصبر لکونہ معینا فیہ کما قال تعالی استعینوا بالصبر والصلوۃ وقد مر

حاشیہ فوقانی س ۲ قولہ نذل الخ وفی البحار الیوم یقتل فی القیامۃ ونحشری فی جہنم اھ قلت حسن۔

ص ۴۰ س ۱ قولہ ہل ہذا الا بشر شکلم الی قولہ وانتم تبصرون بدل من النجوی کما فی ن۔

س ۳ قولہ السیح العلیم فی الاتقان عن البارزی للجمل التخفیف والاختصار تشمل لفظ الرحمۃ والغضب الرضا والحب والمقت فی اوصاف اللہ تعالی مع انہ لایوصف بہا حقیقۃ لانہ لو عبر عن ذلک بالفاظ حقیقۃ تعالی اللہ کلام لکن یقال یعامل معاملۃ المحب والماقت فالمجاز فی مثل ہذا افضل من الحقیقۃ۔ س ۹ قولہ صدقہم الوعد ای الوعد کما فی ن

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ ہذا ای حادث اول کل شی ہو لم یکن قبلہ وانقضاء تعالی بعدہ۔

ص ۴۱ س ۱ قولہ حسوا قلت ای علموا العلم لاشک فیہ کالمحسوس المشاہد کما فی ن

ص ۴۱ س ۵ قولہ دعوتہم ای عوتہم کما فی ن وقولہ حصیدا فی الاعراب التقدیر مثل حصید فلذلک لم یجمع کما لایجمع مثل التقدیر اھ وفی ن لان المراد زرعا حصیدا والمعنی واحد والجمع اھ

ص ۴۲ س ۵ قولہ لایفترون فی الاعراب حال من ضمیر الفاعل فی یسحتکم فتکت فی اصرار فترستی آوردن۔

ص ۴۲ س ۵ قولہ لوکان فیہما الخ قلت قال العلامۃ المحدث السید مرتضی الزبیدی فی شرح الاحیاء رحمہ ہی قطعیۃ تفید القطع او اتمامیۃ تفید الاقناع للمستشرشد وان لم یفدا فحاما للحاجد صریح کلام السعد فی شرح العقائد النسفیۃ انہا اقناعیۃ وفی آخرہ ما نیافیہ کما سیاتی بیانہ قال الکمال بن الہمام فی المسایرۃ وتلمیذہ ابن ابی شریف فی شرحہ وقد جمعت بین عبارتہما ما حاصلہ وہذا الذی ذکرہ حجۃ الاسلام ابتداء التقریر برہان التوحید لالزوم الفساد المذکور فی الآیۃ ولیس بیانا لآیۃ وانما بیانہا بیان لزوم الفساد علی تقدیر التعدد وذلک ان التعول علی ما ذکرہ الحجۃ بیان الآیۃ وتقریرا وانما التعویل علی ما فی الآیۃ من الاشارۃ الیہ والمعروف بہ برہان التمانع بناء علی ما فی الآیۃ من الاشارۃ الیہ وانما یکون ابتداء التقریر بالنظر الی عبارۃ الآیۃ فان ایراد انما یکون ابتداء التقریر بالنظر الی عبارۃ الآیۃ فان معناہا لزوم الفساد بتقدیر التعدد وتحقیق ہذا المحل ان الکلام فی اثبات التوحید لامان یکون مع الآلہۃ او مع غیرہ والملی ہنا ہو الذی عقتہ تقیۃ تلہ بنیا محمد فانا الملی فیلزمہ القطع بوقوع مفاد ہذا النظام علی تقدیر تعدد الآلہۃ اذ ہو قاطع بان اللہ تعالی اخبر بوقوعہ مع التعدد وما اخبر بوقوعہ فہو واقع لامحالۃ لاستحالۃ الکلف فی خبرہ تعالی واما غیر الملی فیلزمہ ذلک ایضا جبرا ای من جہۃ الجبر الی القہر او علما ترجیہ العادۃ والعلوم العادیۃ یحصل بہا القطع واختلفوا فی مسمی العلم العادی ہل ہو القطع الحاصل بالامور العادیۃ التی یحصل بہا القطع کالعلم حال الغیبۃ عن جل عہدہ بحجر بانہ حجر لان لم ینقلب ذہبا شاہدہ او خبر الصادق العادی فی مسمی العلم جیب عن ایراد خرجہ عن تعریف العلم بانہ صفۃ ترجب لمحلہا تمییز الاتحل متعلقہ تنقیض ذلک التمییز فانہ قد ورد علی تعریف العلم بذلک انہ غیر منعکس لانہ یخرج عنہ العلوم العادیۃ لاتمامہا بالتنقیض بجواز خرق العادۃ مع ان العلم العادی داخل فی مسمی العلم

ومعدود من افتتاحہ وتحریر الجواب ان احتمال النقیض فی العلم العادی بمنزلۃ انہ نوفرض المحال خلافا لم یکن ذلک فرض محال لان تلک لا نوٗ العادیۃ محکمۃ فی ذواتہا لا یمکن لا یستلزم فی شیٔ من طرفیہ محالا وذلک لاحتمال لہذا المعنی لا یوجب عدم الجزم المطابق للواقع بان الواقع الآن خلاف ذلک الممکن فرضہ لان احتمال الثانی لہذا الجزم ان یکون متعلق التمییز محتملا لان یحکم فیہ المیز بنقیضہ فی الحال کما فی الظن او فی المآل کما فی الجہل المرکب التقلید ومنشوٗہ ضعف ذلک التمییز امالعدم الجزم او لعدم المطابقۃ او لعدم استنادہ الی موجب وہذا الاحتمال ہو المراد فی التعریف لا الاحتمال بالمعنی الاوّل فاثبتوا فی العلم العادی ثبوت الجزم والمطابقۃ للواقع والموجب ای بالموجب العادۃ القاضیۃ التی لم یوجد جزء ہا وہی احد اقسام الموجب فتوہمنی تعریف العلم انہ حکم الذہن الجازم المطابق للواقع لموجب اذا فہم الموجب الذی یستند الیہ الجزم احس وتعقل وعادۃ وما ثبت فیہ الجزم والمطابقۃ والموجب ہو معنی العلم المتنازع فیہ بان الواقع کذا فیحصل الفساد علی تقدیر تعدد الآلہۃ لان العادۃ المستمرۃ التی لم یعہد قط اختلافہا فی الکیس معتقدین فی مادۃ واحدۃ عدم الاقامۃ علی موافقۃ کل الآخر فی کل جلیل وحقیر من الامور بل تابی نفس کل منہما دوام الموافقۃ وطلب الانفراد بالملک والقہر للآخر فکیف بالآلہین والحال ان الاوّل یوصف بافقہ غایات الکبر کیف لا تطلب نفسہ الانفراد بالملک والعلو علی الآخر کما اخبر اللہ سبحانہ بقولہ وتعالی بعضہم علی بعض ہذا امر اذا تؤمل لا یکاد نفس بخطر نقیضہ اصلا فضلا عن اخطار فرض النقیض مع الجزم بان الواقع ہو الطرف الآخر وعلی ہذا التقریر ہو علم تکلمی لا تردد فیہ بوجہ من الوجوہ وانما غلط من قال ان الآیۃ حجۃ اقناعیۃ من قبل انا اذا خطر ببالہ النقیض ای دوام اتفاقہا مع بعدہ مستحیلا فی العقل ومنہی ما ذکرناہ من انہ لم یؤخذ فی مفہوم العلم المقطعی استحالۃ النقیض بل للملزوم فیہ مجرد الجزم الکائن عن موجب بان الطرف الآخر المقابل للنقیض ہو الواقع وان کان النقیض مستحیلا فی نفسہ لم یستحل فی وہمہ لیظہر ان الآیۃ حجۃ برہانیۃ تحقیقیۃ لا اقناعیۃ اہ

بلفظہ وفیہ ایضا عن المعالی الخیالی ویمکن ان توجہ الملازمۃ بحیث تکون قطعیۃ علی الاطلاق وہو ان یقال لو تعدد الواجب لم یمکن العالم ممکنا فضلا عن الوجود والالم یمکن التمانع المستلزم للمحال لان امکان التمانع لازم لمجموع الامرین من التعدد وامکان شیٔ من الاشیاء فاذا فرض التعدد یلزم ان لا یکون شیٔ من الاشیاء حتی لا یکون التمانع المستلزم للمحال اہ بلفظہ وفی الآیۃ قولہ تعالی الا اصم الرفع علی ان الا صفۃ بمعنی غیر ولا یجوز ان یکون بدلا لان المعنی یصیر الی قولک لو کان فیہما اللہ لفسدتا الا تری انک لو قلت ما جاءنی قومک الا زید علی البدل لکان المعنی جاءنی زید وحدہ وقیل یمتنع البدل لان ما قبلہا ایجاب فلا یجوز النصب علی الاستثناء لوجہین احدہما انہ فاسد فی المعنی وذلک انک اذا قلت لو جاءنی القوم الا زیدا فقد اثبتہم کان معناہ ان فعل الفعل لکان زید من القوم فلو نصبت فی الآیۃ لکان المعنی ان فسادہما لوجود اللہ تعالی مع الآلہۃ وفی ذلک اثبات آلہۃ مع اللہ وایضا اذا رفعت علی الوصف لا یلزم مثل ذلک لان المعنی لو کان فیہما غیر اللہ لفسدتا والوجہ الثانی ان الآلہۃ ہہنا نکرۃ والجمع اذا کان نکرۃ لم یستثن منہ عند جماعۃ من المحققین لانہ لا عموم لہ بحیث یدخل فیہ المستثنی ولو الاستثناء اہ قلت ما قولہ تعالی فیہما فانظر فیہ فی محض التعلق کانہ قال لو کان موجودۃ وحاکمۃ فیہما الخ ومحل الحکمۃ انما ہو الارض والسماء فلہذا ذکرہا۔

حاشیہ تحتانی **س اقولہ** فیدخل فی ن قال علماء المعانی فہذا من باب استعارۃ المحسوس للمعقول بجامع عقلی فاصل استعمال القذف والدمغ فی الاجسام لان القذف الرمی بنحو الحجارۃ والدمغ من دمغہ اذا شجہ حتی بلغت الشجۃ الدماغ ثم استعیر القذف للایراد والحق علی الباطل والدمغ لاذہاب الباطل بجامع الزہوق اہ

ص ۴۲ س ۱۵ اقولہ باءین ایدیہم الخ قلت معنے باءین ایدیہم ہہنا اما ہم بقرینۃ مقابلتہم بالاقاصی معناہ کما فی مفردات الراغب القرب یقال ہذا اخی بین یدیہ ای قریبا منک قال الزرقانی فی شرح المواہب ان النبی قال کنت نورا بین یدی ربی ای فی غایۃ القرب المعنوی منہ فاستعار لہذا الیدین اللتین من قرب من انسان وقابلہ یکون بین یدیہ ثم قال بعید ہذا التعبیر بین الیدین اشارۃ الی زیادۃ القرب اہ قلت دلت عبارۃ شرح المواہب علی ان ہذا اللفظ لا یفید بمجتبلا الاصل من معنے نہایۃ القرب ومعنی المقابلۃ فان من قرب من رجل مثلا خلفہ لا یقال لہ ہذا بین یدیہ واشترط فیہ نہایۃ القرب لان ما بین الیدین یکون باعتبار معناہ الحقیقی کذلک لا غیر فافہم۔

ص ۴۳ س اقولہ فذلک الخ ن وفی قولہ ذلک دون ان یقول فہو تجسید للشرک الجواہر ساحۃ عزۃ وفیہ تفظیع لامر الشرک وتہدید عظیم اہ۔ **س ۱۶ اقولہ** تمسکے یہ اگر شبہہ ہو کہ یہ نہ تمسکنا بوجہ اونکی قوت کے سے جو غیر اختیاری ہے اور محل مع امر اختیاری ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ مقصود یہ ہے کہ وہ حضرات سستی نہیں کرتے اور یہ امر اختیاری ہے پس محل مع ہے اور اس لفظ کا اختیار کرنا اسواسطے ہے کہ یہ سستی بکرنا گویا ان کا امر طبعی ہو گیا ہے تو اس صورت میں مبالغہ حاصل ہو گیا

حاشیہ تحتانی **قولہ** ذلک ای اللہ تعالی فالمعنے یخشون اللہ تعالے۔

ص ۴۳ س اقولہ من ودونہ ای من غیرہ۔

ص ۴۴ س اقولہ نقاتلن ای کانتا مرتوقتین فجعلناہما مفتوقتین اہ **س ۳ قولہ** فجاجا جمع فج وہو الطریق الواسع وہو حال وفی الاصل صفۃ فلما قدم علیہ جعل حالا کذا فی ن۔ **س ۷ قولہ** کل ن فی ن ای کل واحد والمراد من الفلک الجنس لان کلا منہما فی فلک احد کما ثبت فی علم الہیئۃ وجمع الفلک ہو الافلاک اہ محصلا فی ن یقال فرس سلیع اذا امتد فی الجری اہ فقط قول من قال ان السباحۃ لا تکون الا فی الماء صلے اللہ علیہ وسلم انہ یمکن ان یراد بہا التشبیہ لا الحقیقۃ وقد قال ابن زید ومجاہد یجرون کما فی الطبری۔

ص ۴۵ س اقولہ الحمد قلت ہو الحلو وکما فی ن **س ۵ قولہ** وہم بذکر الرحمن الخ فی ن قدم الجلد والحجر وذکر الضر لیفید انہم حاکمون بعجزہم علی ذکر الحق ہین کونہا شعارہم وتہدارہم ولو ذکروا ذاکر بخلاف ذکنا ہم اہ **حاشیہ تحتانی** **قولہ** وتعلقین الخ ہذہ الحاشیۃ تتعلق بالصفحۃ الآتیۃ۔

ص ۴۸ س اقولہ بالغ جعل من الرب ای حال کونہ غالبا ممن ہم کما فی ن قلت فالبدلیۃ تنافی المصاحبۃ **حاشیہ تحتانی** سطر طولانی قلت اردید بالقرآن ہہنا الفرقان فافہم۔

ص ۴۹ س اقولہ تاصدق ن قال جار اللہ فی تبارک اقتسم ان اعوض عن البار زیادۃ معنے وہو التعجب کانہ تعجب من سہولۃ الکید علیہ ولان ذلک بصورۃ کان کالمقسوٗ منہ خصوصا فی زمن فرد وصد شدۃ شکیمۃ دولۃ سلطانہ الخ **قولہ** علے ذکرہم فی الاعراب لا یجوز ان یتعلق بالشاہدین لما یلزم من تقدیم الصلۃ علی الموصول فیکون علے یقین اہ **س ۹ قولہ** یذکرہم الخ فی ن والعطلان بعد فتح صفتان لا لان الاول ضروری ذکرہ لانکملا تقول سمعت زیدا وتسکت حتی تذکر شیئا مما سمع والثانی لیس کذلک اہ **قولہ** علے ہذین الناس فی ن قال فی الکشاف معنی الاستدلال فی علے انہ ثبت اتیانہ فی الامین ویمکن ثبات الراکب علی المرکوب بتمکنہ منہ۔ **س ۱۳ قولہ** ما ہو لا راتع فی الاعراب الجملۃ مستدسد مسد مفعولی علمت کقولہ فاخذوا مالہم من محیص **حاشیہ تحتانی** **بیمن س اقولہ** مشلث قلت من التمثیل کما فی ن اہ۔

س ۲ قولہ جذاذا فی ن قال الجوہری جذذت الشیٔ جذا قطعتہ وکسرتہ والجذاذ ما کسر منہ وہشمہ انصع من کسرہ اہ وفی الاعراب قیل الضم علی ان واحدہ جذاذۃ۔ **حاشیہ تحتانی** **لیسارس ۴ قولہ** تکاثف سطبر وغلیظ شدن کذا فی م

ص ۵۰ س اقولہ بردا فی الاعراب ای ذات برد وفی ن **قولہ** فجعلناہم الاخسرین فی الصافات فجعلناہم الاسفلین لان فی ہذہ السورۃ کادوہم بہ ابراہیم لتقول لاکیدن اصنامکم وکادوہ لتقولہ واراد وابہ

ص ۵ (فائدہ) فی ن ان عدم القدرۃ علی المحال لا یسمی عجزا ولہذا لا یکون ان یقال اللہ تعالی عاجز عن خلق شریک لہ منہ

کید افغلبہم ابراہیم لانہ کسر اصنامہم وسلم من رمیہم فکانوا ہم الاخسرین وفی الصافات قالوا ابنوا لہ بنیانا فالقوہ فی الجحیم فاجعوا نارا فاطفئت وہنا ابنا رعا لیا وفرعوہ الیہ ورموا بہ الی اسفل فرفعہ اللہ وجعلہم فی الدنیا من الاسفلین وفی النمل فی اسافلین س ۷ قولہ اقام الصلوۃ فی ان قال الزجاج حذفا لہا من اقامۃ لان المضاف الیہ عوض منہا۔ س ۷ قولہ نافلۃ فی الاعراب حال من یعقوب اھ۔

ص ۱۵ س ۲۷ قولہ صدق الخ فی ان الطریق الثانی وعلیہ جمہور المحققین المنع من انہ کذب دیانۃ من وجوہ الاول انہ من المعاریض التی یقصد بہا الحق ویلزم الخصم وتبکیتہ کما لو قال لک صاحبک قد کتبت بخطک فی غایۃ الحسن انت کتبت ہذا وصاحبک ای لا یحسن الخط فقلت لہ بل کتبتہ انت کان قصدک بہذا الجواب تقریرہ لکم واستہزاء لہ بالمفیض علیک وانتباہ لای الثانی ان ابراہیم غاظتہ تلک الاصنام حین ابصرہا مصطفۃ مرتبۃ وکان غیظہ کبیرا شدیدا رای من زیادۃ تعظیمہم لہا فاسند الفعل الیہ لانہ ہو الذی تسبب لاستہانتہ بہا اھ

ص ۵۲ س ۱ قولہ قوم سوئی الصرح اندھ وقیل کی وقت ویقال نہار جل سوء علی الاضافۃ ثم تدخل علیہ الالف واللام فتقول ہذا رجل السوء قال الاخفش لا یقال الرجل السوء ویقال الحق لیہ یقین وحق الیقین جمیعا لان الیقین ہو الحق قال لا یقال ہذا رجل السوء بالضم اھ لحسا۔ حاشیہ تحتانی س ۳ قولہ التعدی لعلی الخ فی الاعراب ای منفاء من ذہابہم وقیل من بمعنی علی اھ وفی ان تقول نصرتہ منہ فانتزاحہ حملتہ منتصرا منہ ای منتقما اھ۔

ص ۵۳ س ۳ قولہ فہل انتم تشاکرون فی ان قال علماء المعانی ہذا التراکیب ادخل فی الانباء بطلب الشکر من قولنا فہل انتم تشاکرون اذ المحترفیہ ان یقدر مفسرا ای ہل تشاکرون تشکرون من قولنا فانتم تشاکرون لانہ وان کان یدل لمن عدم التجدد والمکان الجملۃ الاسمیۃ الا انہ دون المذکور فی القرآن فان ہل قد ادعی للفعل من العزۃ فترک الفعل معہ یکون ادخل فی الانباء عن استمرار المقام عدم التجدد لان تحذف المعلول یدل علی العلۃ اقوی منہ اذ تخلف عن العلۃ الضعیفۃ

اھ حاشیہ فوقانی س ۶ قولہ لا حاجۃ الی ارجاع الضمیر الی سلیمان الخ داؤد قلت کما نقل فی الاعراب عن بعض الاقاویل ونصہ وقیل الضمیر لہم ولداؤد وسلیمان خاصۃ وجہہ ان الاثنین جمع اھ ص ۳۷ س ۲۰ اتقاء ما ذکر فی التفسیر الخ الطف فی التعبیر ان یقال اتقاء ما یوجب ذکرہ بما یجب ان یکون علیہ عباد الرحمٰن عند ربہم بالطلب من اطلب باب من ارہب الخ وفیہ ایضا قولانی ای ما بانی۔

فائدہ جلیلۃ

روی الحاکم فی المستدرک بسند صحیح وابن حبان فی صحیحہ وسمویہ الدیلمی عن انس مرفوعا ان نبی اللہ ایوب لبث بہ بلاؤہ ثمان عشرۃ سنۃ فرفضہ القریب والبعید الا رجلین من اخوانہ کانا من افضل اخوانہ یغدوان الیہ ویروحان فقال احدہما لصاحبہ ذات یوم تعلم واللہ ان ایوب لقد اذنب ذنبا ما اذنبہ احد من العالمین فقال لہ صاحبہ وما ذاک قال منذ ثمانیۃ عشر سنۃ لم یرحمہ اللہ فیکشف ما بہ فلما راجعا الی ایوب لم یصبر الرجل حتی ذکر لہ ذاک فقال ایوب ما ادری ما تقولان غیر ان اللہ تعالی یعلم انی کنت امر بالرجلین یتنازعان فیذکران اللہ فارجع الی بیتی کراہیۃ ان اذکر عندہما الا خیرا وکان یذکر اللہ الا فی حق وکان یخرج لحاجۃ فاذا قضی حاجتہ امسکت امراتہ بیدہ حتی یبلغ فلما کان ذات یوم ابطأ علیہا فاوحی اللہ تعالی الی ایوب فی مکانہ ارکض برجلک ہذا مغتسل بارد وشراب فاستبطأتہ فاقبل علیہا قد اذہب اللہ ما بہ من البلاء وہو احسن ما کان فلما رأتہ قالت ای بارک اللہ فیک ہل رایت نبی اللہ ہذا المبتلی واللہ علی ذلک ما رایت اشبہ بہ منک ان کان صحیحا قال فانی انا ہو وکان لہ اندران احدہما للقمح والاخر للشعیر فبعث اللہ سحابتین فلما کانت احداہما علی اندر القمح افرغت فیہ الذہب حتی فاض وافرغت الاخری فی اندر الشعیر الورق حتی فاض کذا فی کنز العمال ج ۶ ص ۱۲۳ و ۱۲۴ مطبوع حیدر آباد دکن۔

ص ۵۵ حاشیہ تحتانی قولہ الضعف قلت بالکسر وبالفتح ہی لغۃ بنی تمیم کما فی القاموس۔

ص ۵۶ س ۵ قولہ امۃ واحدۃ فی الاعراب بالنصب حال س ۱۱ قولہ لم تر بنیا رالخ اسم تشیین منقریب فی توجیہ غرت آدم کے قصے میں تحریر کی گئی ہے توجیہ یہ ہے حاشیہ تحتانی قولہ ستہ الخ قولہ قلت بالکسر فی وقولہ الزمار علی زنۃ الضراب فی کما فی۔

ص ۵۸ س ۳ قولہ الحرام فی سع مرفوع بالابتداء الخ قلت لکن الاخصص یشوع بہ الابتداء اور قولہ حتی الخ فی ان حتی التی یقع بعدہا الجملۃ وہی ہہنا مجموع الشرط والجزاء اذا المفاجأۃ قد سد مسد الجزاء وقد یجمع بینہما للتعاون علی وصل الجزاء بالشرط فیفیدان تکرر الجزاء عند تکرر الشرط کما فی ہذا التاکید لان الشرط یحصل فی اخر ایام الدنیا والجزاء انما یحصل یوم القیمۃ ولیس بینہما فاصلۃ بالزمان الا ان التفاوت القلیل کالمعدوم اھ وفیہ وتانیث الفعل لانہا قمیصات وفی قولہ ایضا قولہ فاذا ہی تناخصتہ قال فی الکشاف ہی ضمیر مبہم توضحہ الابصار وتفسرہ قلت فعلی ہذا ہی مبتدأ و تناخصتہ خبرہ والابصار بدل من ہی

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ حرام قلت اسم مصدر کما فی ص ۶ قولہ عادۃ او شرعا او عقلا قلت اختار الثانی فی الترجمۃ والاول یصح الا انہ ثالث فلو ارید بہ المعنی الاصطلاحی ای بہ محالا عقلیا فلا یصح ہصنا فانہ محل للقدرۃ فافہم۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۶ قولہ انتم لہا فی ان واللام فی قولہ انتم لہا واردون کاللام فی قولہ لزید ضارب وذلک لضعف عمل اسم الفاعل فیما تقدم علیہ اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ بل ہم عباد الشیاطین الخ فی ان فرخ من الحمرث وللآیۃ جواب ابن الزبعری علی تمام وجہ والکملۃ کما قیل لان الآیۃ بانیۃ علی عموم لان الذین عبدوا عزیرا والمسیح والملئکۃ لم یعبدوہم فی الحقیقۃ وانما عبدوا الشیاطین الخ ولئن سلم انہم عبدوہم فی الحقیقۃ لکنہم مخصوصون بما سبقت الخ

حاشیہ تحتانی یسار س ۱۰ قولہ لشکیل الخ قلت تقریر الاشکال لطیف ویمکن ان یجاب بطریق اخری وہو ان تعذیب العقلاء الذین عبدوا لا دخل لہم فیہ محل الاشکال حیث یلزم تعذیب البریء لانا نقول ہذا غایتہ ان یکون من عذاب الغیر لا انہ عذاب علی الغیر کما ہو ظاہر عند الحدیث دالا صنام التی ہی الجمادات لا تلزم الا انہا تتعذبہا وانا تاہا فلا یلزم الخ وذر المذکور فلم یلتفت الیہ رسول اللہ فلم یجب عنہ واللہ الحکمۃ فی الخ وقد ذکرہ المفسر العلام فافہم۔

ص ۵۹ س ۱۱ قولہ لتکتبن فی الاء ابی اللام زائدۃ حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ دالہ کیب الخ ای ہذا اول ما بدأنا فی ان کما بدأنا اول الخ وقولہ ایضا کما ان کما بدأنا اول الخ ای ہذا اول ما بدأنا فی تشبیہا الاعادۃ بالابتداء فی تناول القدرۃ لہا علی السواء فکلما اوجدہ اولا علی عدم یعیدہ ثانیا عن عدم اھ

ص ۶۱ س ۵ قولہ [illegible] ای ہذا اول المتم المتم تعلیل لنتہ الفاعل وقولہ لتفجیعہم فی صنم کان کافرا فقتل وقولہ فعلوہ قلت فلو بچہ اپ دستور کما فی کتب اللغۃ۔

ص ۶۰ س ۱۱ قولہ گرد نیا جہان الخ عالمین جمع کا صیغہ ہے اور مراد وہ لوگ ہیں جنکی طرف آپ مرسل ہوئے ہیں اور وہ جن وانس ہیں مگر چونکہ اس امت مرحومہ پر خاص کر ات دینی ودنیاوی فائض ہوئے ہیں جو ہیئت مجموعیہ کسی امت کو اور کسی عالم کو میسر نہیں ہوئے پس اس امت کے جن وانس کے دو عالم گویا مجموعہ تمام عالم کا ہے خوب سمجھ لو وردی الامام ابن جریر عن الطبری فی تفسیرہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ لسنتین قال تمت الرحمۃ لمن آمن بہ فی الدنیا والآخرۃ ومن لم یؤمن بہ فی معاصاب الامم قبل اھ۔

س ۱ قولہ علی سواء فی ان ای حال کونکم مستوین فی ذلک وفی ع حال س ۱ المفعول والفاعل ای مستوین فی العلم بالا علمتکم بہ اھ

ص ۶۱ س ۳ قولہ لزلزلۃ الساعۃ قلت الاولی

مصدریہ یجوز ان یکون من الفعل اللازم وان یکون متعدیا کما فی الاعراب ملخصا۔ س ۵ قولہ سکری قلت جمع سکران کما فی ص حاشیہ تحتانی یمین س ۵ قولہ تعاقم کلان شدن کار کما فی ص

ص ۶۲ س ۱ قولہ من الناس من یجادل الخ من ہھنا للتبعیض وفتحت نونہا دفعا لتوالی الکسرتان ووصل الناس عند سیبویہ انا خففت ہمزتہ وہی فاء الکلمۃ وحذفت الالف واللام کما حذفتا من لنا فلانا وکاد یستعمل الناس الا بالالف واللام والایکاد یستعمل انا س بالالف واللام فالالف فی الناس علی ہذا زائدۃ واشتقاقہ من الانس وقال غیرہ لیس فی الکلمۃ حذف واللفظ منقلبۃ عن واو ہی عین الکلمۃ واشتقاقہ من ناس ینوس لو ساذا تحرک قالوا فی تصغیرہ نویس من یقول من فی موضع نفع بالا بتداء اردما قبل الخبر وزن سناکرۃ موصوفۃ ویقول صفۃ لہا ولیضعف ان تکون بمعنی الذی لان الذی یتناول قوما بأعیانہم والمعنی ہھنا علی الابہام والتقدیر ومن الناس فریق یقول امن موحدۃ اللفظ وتستعمل فی التثنیۃ والجمع والتانیث بلفظ واحد کما فی الاعراب ملخصا۔

س ۵ قولہ نطفۃ واحد نطف کما فی ص علقۃ پارہ ازخون بستہ علق جمع کما فی ص۔

س ۹ قولہ ہنرت فی ن تحرکت ولا یکاد یستعمل الا فی حرکۃ متصد رعن سرور ونشاط والہیۃ النفس وحسن الحال وہذا قال المبرد وہو اشی المشتری لجمیل المخلص

ص ۶۳ س ۱۴ قولہ قدرت فی ن فی ورود الفعل غیر معدا لی المبین اشعار بان ذلک المبین مما لا یکتنہ کنہہ ولا یحیط بہ الوصف۔

ص ۶۴ حاشیہ فوقانی س ۱۹ قولہ حرار جمع حرۃ کما فی ص باقی ترجمہ آئندہ صفحہ

ص ۶۵ س ۳ قولہ ان الہدی ہدی الخ فی الاعراب ای وانزلنا ان الہدی ہدی اللہ محصلا

ص ۶۶ حاشیہ تحتانی قولہ مبتدأ الخ فی ن تکرار للاول لاجل المبالغۃ کانہ قیل وکثیر من الناس حق علیہم العذاب اھ

ص ۶۷ س ۱ قولہ خصمن فی الاعراب الخ فی الاصل مصدر وقد وصف بہ اکثر الاستعمال توحید فمن شبہ جمعہ حمل علی الصفۃ والا سماء وفی ن وصف بہما المحذوف ای فوجان او فریقان لہ ملخصا

س ۳ قولہ مقامع فی ن قال الجوہری المقمعۃ واحدۃ المقامع من حدید کالمجن یقبض علی راس الفیل

س ۷ قولہ من اساور فی ع من زائدۃ۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ علی محل اساور فی ع معطوف علی اساور لا علی ذہب لان السوار لا یکون من لولو فی العادۃ اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ الحجۃ بالضم وفتحہ کلہ سکر کذا فی م وقولہ تخلص ای تصیل وقولہ فیسلت ای فیقطع ویمسح وقولہ یمرق ای یتاقط فتشیر

ص ۶۸ س ۱ قولہ یصدون فی ع وقیل ہو معطوف علی المنفی اذا لتقدیر یکفرون ویصدون اھ قلت مرجع الصد بالاخرۃ ان کان الکفر کذلک لکونہ ضررا مستمرا یستمر اثرہ عادۃ۔

س ۷ قولہ جواب اذا الخ اقول ہو کما تری فی ن

فہو اسم مفعول من الشید کما فی الطبری۔

ص ۷۵ س ۱۳ قولہ معجزین ای ان قال اہل اللغۃ عاجزہ سابقہ لان کل واحد منہما فی طلب اعجاز الآخر عن اللحاق بہ فاذا سبقہ قیل اعجزہ وعجزہ اھ

ص ۷۶ حاشیہ تحتانی قولہ قرأ قلت تغلیظ عن الضحاک واختارہ وقولہ فان التالی الخ دلیل علی التناسبۃ بین معنی التحتی بمعنی آخر وذکر دون بین التحتی بمعنی القرارۃ والتلاوۃ فکان التحتی یذکر ما نسیہ التالی قلبہ کذلک التالی یذکر ویقید الحروف فی قلبہ۔

ص ۷۶ س ۱ قولہ فینسخ اللہ الخ ای فالمراد ازالۃ تاثیر القاء الشیطان وہو النسخ اللغوی لا النسخ الشرعی المستعمل فی الاحکام اھ

ص ۷۷ حاشیہ تحتانی قولہ الروایات الخ قلت فی الطبری عن قتادۃ فی قولہ عذاب یوم عقیم قال ہو یوم بدر عن ابی بن کعب وہذا القول اولی بتاویل الآیۃ لما مضی

ص ۷۸ س ۱ قولہ لیس فیہم رزقا حسنا فی ع الجزء ورزقا مفعول ثان ویجوز ان یکون مصدرا موکدا۔

ص ۷۹ س ۵ قولہ فتسمع فی ن ودون ان یقول فاصبحت مناسبا للانزال اشارۃ الی بقاء اثرہ فی الظہر زمانا طویلا وان کان ابتداء الاصباح عقیب النزول فتأمل

قولہ القائل انعم فلان علی عامر کذا فارجع واحمدہ شاکرا الہ ولو قال فرحت وغدوت لم یقع ذلک الموقع والمانع ینصب فتصیح جوابا للاستفہام لا بہام مکس ما توہم

لانہ توہم نفی الاخضرار کما لو قلت لصاحبک الم ترانی انعمت علیک فتشکرنی ان نصبتہ اوہمت انک نافی لشکرہ وان لم تنفہ فانت ثبت لشکرہ بطریق الاستمرار اھ ملخصا وفی الاعراب مخضرۃ حال وہو اسم فاعل اھ

س ۷ قولہ ان تقع فی ع ای من ان تقع اھ۔

ص ۸۰ س ۱ قولہ کل امۃ الخ فی ن قال فی الکشاف انما فقدہ العاطف ہہنا بخلاف نظائرہا فی السورۃ لان تلک مناسبۃ لما تقدمہا وہذہ مبانیۃ لما قلت وذلک لان من ہہنا الی آخر السورۃ عودا بعد ذکر المعاد الی الوسط الذی ہو حالۃ التکلیف اھ

س ۹ قولہ المنکرین ن کالمکرم بمعنی الانکار۔

حاشیہ فوقانی س ۹ قولہ الاوداج جمع ودج بالتحریک بمعنی رگ گردن۔

ص ۸۱ س ۱ قولہ یکادون یسطون عن ابن عباس یقولون یبطشون کذا فی الطبری فی ن والسطو الوثب والبطش

س ۷ قولہ اللہ یصطفی الخ فی ن ہہنا سؤالان الاول ان من للتبعیض فتفید الآیۃ ان بعض الملئکۃ رسل فیکون منافضا لقولہ جاعل الملئکۃ رسلا والجواب ان الموجبۃ الجزئیۃ لا تناقض الموجبۃ الکلیۃ او اراد ہہنا البعض من ہو رسول الی نبی آدم وہم اکابرہم لا یبعد ان یکون بعض الملئکۃ رسلا الی بعض آخر منہم وثانیہما انہ قال فی موضع آخر اولم یروا ان اللہ ان یتخذ ولدا الآیۃ فلم یخلق ما یشاء وقد نص فی ہذہ الآیۃ ان بعض الناس مصطفی فیلزم من مجموع الآیتین انہ قد اصطفی ولدا والجواب ان تلک الآیۃ دلت علی ان کل ولد مصطفی ولکن لا یلزم من ہذہ الآیۃ ان کل مصطفی ولد فمن این یحصل ما ادعیت والتحقیق ان الموجبتین فی اشکال الخ لا یجتمعان ہذا۔

ص ۸۲ س ۳ قولہ من حرج قلت مصدر اسم مصدر ایضا کما فی ص والمراد ہو الاخیر۔

ص ۸۲ س ۵ قولہ لیکون الرسول الخ فی ن والاصل تقدیم الامۃ کما فی البقرۃ لان الخطاب معہم ولیتم الختم علی شہادۃ الرسول کما ہو الواقع الا انہ عکس الترتیب فی ہذہ السورۃ لینا سب قولہ فاقیموا الصلوۃ اھ **حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ** ولکان تقول انہ قوی الخ قلت واللہ قد حققت المسئلۃ فی احیاء العلوم وقد ثبت بادلۃ قویۃ کون السجدتین فی الحج وقد قال الامام الاعظم اذا صح الحدیث فہو مذہبی او کما قال۔ مقرح عفی عنہ

ص ۸۴ س ۵ قولہ الاعلی ازواجہم فی ع فی موضع نصب بحافظون علی السنۃ لان المعنی صانوا ہن عن کل فرج الا عن فروج ازواجہم وفی ن قال الفراء علی بمعنی عن اھ وفیہ ایضا انہا لم تقبل او من ملکت لانہ اجتمع فی السریۃ وصفان الانوثۃ التی ہی سبب نقصان التقل کہو نہا بحیث تباع وتشتری کسائر السلع

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ المنفاخ نے فی ن من فتح فقد اراد ذلک الحد الذی شرع۔

ص ۸۴ س ۲۲ قولہ حق تیہ ہے الخ قدری الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابی الدرداء ان النبی قال اول شیء یرفع من ہذہ الامۃ الخشوع حتی لا تری فیہا خاشعا کذا فی مجمع الزوائد وانظر ہہنا ان الانکار بمثل ہذا الموضع لئلا یکون لاحد فی یہتم بہ قد روی الدیلمی فی مسند الفردوس مرفوعا بسند ضعیف لا صلوۃ لمن لا یخشع کذا فی الجامع الصغیر۔

ص ۸۵ س ۱ قولہ قرار ای مستقرا کما فی ن وقولہ من سلالۃ من طین فی ن وتخلیل ان یقال ان کل نسل آدم حالہ کذلک لان غذاءہ ینتہی الی النبات المتولد من صفو الارض والماء المسمی بالسلالۃ فہم ان تلک السلالۃ تصیر منیا وعلی ہذا فکلتا النطفی من اللابتداء فی ع خلقنا النطفۃ علقۃ خلقنا بمعنی صیرنا ولذلک نصب مفعولین اھ۔ **س ۳ قولہ** احسن الخالقین فی ع بدل ولیس بصفۃ لانہ نکرۃ وان اضیف لان الاضافۃ ایر عوض من من وہکذا جمع باب فعل ینکث قرئ بالثانی بعد ذلک لعامل فیہ یتوفی والام ہہنا لام التبلیغ اھ

س ۵ قولہ طرائق جمع طریقۃ وفی مفردات الراغب واطباق السماء یقال لہ سبع طرائق۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ کالقامۃ والکلمۃ فی ص قلامہ بالضم جیدگی ناخن وفی م کذا سمہ بالضم آنچہ بکار وب رفتہ باشند۔

حاشیہ تحتانی س ۴ قولہ الصافین قلت فی الطبری العرب تسمی کل صافن خالقا دمنہ قول زہیر

ص ۸۶ س ۱ قولہ بہ فی ع متعلق بذہاب وعلی متعلقۃ بقادرون اھ۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ سیناء فی الاعراب یقرأ بکسر السین والہمزۃ علی ہذا اہل شمال حلب یمیلت للتانیث اذ لیس فی الکلام مثل سیناء ولم ینصرف لانہ اسم بقعۃ ففیہ التعریف والتانیث ویجوز ان یکون فیہ الہجمۃ ایضا ویقرأ بفتح السین والہمزۃ علی ہذا للتانیث اذ لیس فی الکلام فعلال بالفتح۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ للملابستہ فی ن عن الکشاف دون التعدیۃ لان انبات الدہن او نباتہ لا یکاد یستعمل اھ۔

ص ۸۸ حاشیہ تحتانی قولہ انکم مخرجون فی ن قال جار اللہ نبی انکم للتوکید وحسن الفصل بالظرف

وتخرجون خبر الاول اھ ای ان الاول مبتدا

ص ۸۹ حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ مبسل من الوا وفی ع لانہ من المواترۃ وہی المتابعۃ اھ وقولہ کذکری بشری علت الاول بالکسر افعال من التفعیل والثانی بالضم اسم مصدر کما فی القاموس المباشرۃ والتبشیر کالاشارۃ والبشور والاستبشار بمعنی واحد الاسم منہ کالبشری والمبطا بالبشر یضم فیہما وبانفع لجمال وقولہ کما قلیل فی ع ما بمعنی الزمن۔

ص ۹۰ حاشیہ تحتانی یسار س ۴ قولہ شل فی ن یوصف بالاثنان والجمع والمذکر والمؤنث لہ

ص ۹۱ س ۱ قولہ قرار مصدر مؤکد بمعنی آرام گرفتن کمافی ص قلت یعنی سکونت کردن وقولہ نمین ای مامنین۔

ص ۹۲ س ۱ قولہ مشفقون فی ن وظاہرہ فی عن تکرار لان الاشفاق یتضمن الخشیۃ فہم من قال جمع بینہما للتاکید منہم من حمل الخشیۃ علی العذاب الخ۔

س ۱۳ قولہ مستلذ النفس الخ احقر کے نزدیک طیبات سے مراد طعام حلال النسب معلوم ہوتا ہے اور اسی کو طبری نے اختیار کیا ہے اور طیب بقابلہ خبیث کے ہے اور اس کے انسب ہونے کی دو وجہیں ہیں۔ اول یہ کہ ظاہر امر کا وجوب ہے اور ظاہر ہی کہ مستلذات کا کھانا واجب نہیں اور بقید حیات مطلق طعام کھانا فرض ہے۔ دوسرے یہ کہ گو مستلذات مباح ہیں لیکن اُن کی عادت نہ ڈالنا شریعت میں محبوب ہے خصوصاً انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی خورد نوش کے باب میں جو حالت رہی ہے اُس کے مناسب تو مستلذات مراد لینا بالکل چسپاں نہیں ہوتا واللہ تعالیٰ اعلم اور گو یہ جواب ممکن ہے کہ امر اباحت کے لئے ہو اور انبیاء کا عمل احب و مندوب پر رہا ہو لیکن بعد بھی اسکا ظاہر ہے۔

س ۹ قولہ بذکر ہم فی ن الباء للتعدیۃ اھ قلت یعنی التعدیۃ الی المفعول الثانی۔

ص ۹۴ س ۱۵ قولہ تکذیب کی یہ جزاء اور اسکی وجہ تکذیب قرار دینا علی سبیل التنزل ہے ورنہ امر حق اگر نادر بھی ہو تب بھی واجب القبول ہے اور اسکی وجہ قرار دینا زیادۃ فی التشنیع ہے کہ قوی عذر تو باب

انکار مین ان کے پاس کیا ہوتا جبکہ ضعیف عذر بھی نہین۔

ص ۹۵ س ۵ قولہ لقد وعدنا الخ فی ن قال علماء المعانی قولہ لقد وعدنا نحن وآباؤنا ہذا وارد علی الاصل لان التاکید مذکور عقیب بعدہ المفعول الثانی وامانی سورۃ النحل فحسب تقدیم المفعول الثانی علی الضمیر وعلی المعطوف ہوانہ قصر ہناک علی تقریر ایا والتراب ابعدنی باب الاعادۃ من النظام فقدم الیہ علی مزید الاعتناء بہ فی شان الاستنکار اھ

ص ۹۶ س ۱ قولہ ان کنتم تعلمون قلت جزاؤہ محذوف ای فاخبروا فی بہ الشرط للترغیب فی الجواب فان من شان العالم بالشیٔ الاستنکاف بالجہل لاسیما اذا لم یکن الجہل فیہ فافہم۔

س ۷ قولہ اذ الذہب الخ قال الطیبی جواب المحذوف وہو لکان معہ آرا اذ الذہب الخ۔

ص ۹۷ س ۱ قولہ فلا تجعلنی فی ع جواب الشرط والندا معترض ہینہا اھ ملخصا

ص ۹۸ س ۳ قولہ یومئذ فی ع العامل فی ظرف الزمان العامل فی تبیتم وہو المحذوف ولا یجوز ان یعمل فیہ انساب لان اسم لا اذا بنی لم یعمل اھ۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۴ قولہ فخیرا قلت فہو تیسیری دلا یتعدی کما فی ن۔ **حاشیہ تحتانی یسار س ۴ قولہ** قولہ کان قلت وجہ اختیار ہذا موضع فارقت ان نفس مفارقۃ الدنیا غیر مضر للانسان بل ہو مفید اذا عمل فیہا صالحا وانما یضرہ ترک العمل الصالح فیہا فکانہ ترک الدنیا التی ہی محل العمل بالاشیاء فعبر بالمقصود فافہم وقولہ البلاغۃ قلت فی ع دلالتہا انہ دل بلفظ الجمع علی تکریر القول فکانہ قال ارجعنی ارجعنی اھ۔

ص ۹۹ س ۱ قولہ سخریا فی ن عن الخلیل وسیبویہ ان السخری بالضم والکسر مصدر سخر الا ان فی یاء النسب زیادۃ تاکید اھ وفی ع ہو مفعول ثان۔

س ۳ قولہ انہم ہم الخ فی ع ان الجملۃ فی موضع مفعول ثان لان جزی یتعدی الی اثنین کما قال تعالیٰ وجزاہم بما صبروا جنۃ اھ۔

شمشیر پولادی رنگ خوردہ آنکہ نیکند کرشمیر بفتحتین از آہن خام اھ قلت اورد الامام السیوطی فی الجامع الصغیر مرفوعا تخیروا لنطفکم فان العرق دساس شباہ اخوانہن واخوالہن اھ۔

ص ۱۰۱ س ۱ قولہ لا برہان لہ فی الاتقان قید وقعی فلا مفہوم لہ اھ محصلا وفیہ ایضا ما حاصلہ فی الآیۃ الصفۃ اللازمۃ عند اہل البیت منفی الشیٔ بانتفاء موصوفہا بعضہم بان منفی الشیٔ سیقید والمراد نفیہ مطلقا مبالغۃ فی النفی وتاکیدا لا مستہ ومن یرع مع اللہ الہا آخر لا برہان لہ بہ فان آتاہم مع اللہ لا یکون الا من غیر برہان

حاشیۃ المجلد الثامن من التفسیر

ص ۲ س ۱ قولہ فاجلدوا الخ فی ن ایضا وفیہ اشارۃ ان اقامۃ ہذا الحد مبنی ان یکون ملے الاعتدال بحیث لا یتجاوز الالم من الجلد الی الجرح فعلی الامام ان ینصب للمحدود رجلا عالما بالتقویم کیف یضرب اھ وفیہ ایضا اجمعت الامۃ علی ان المخاطب بقولہ فاجلدوا ہو الامام حتی احتجوا بہ علی وجوب نصب الامام فان ما لا یتم الواجب الا بہ فہو واجب اھ۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ ضرب الجلد الخ فی ن کما یقال راسہ ای ضرب راسہ کذلک فی سائر الاعضاء بعد ثبوت الحکم اھ **حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ** اکثر ما یکون الخ قلت الا اذا لفاہا نہا قصۃ اتقل تعجب من اتہامہا من غیر تبر فی امر الدنیا والآخرۃ واما ثانیا فظہر نہا رقیقۃ القلب فتتحرج علی طلاہا واما ثالثا فان مشہور تہا اکثر من الرجل ویدل علی الاخیر ما فی الفوائد المجموعۃ للقاضی الشوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث شہوۃ النساء تضاعف علی شہوۃ الرجال ذکرہ فی المقاصد وروی الطبرانی عن ابن عمر بلفظ فضلت المرأۃ علی الرجل تسعۃ وتسعین من اللذۃ ولکن اللہ القی علیہن من الحیاء اھ

ص ۳ حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ قدم الزانی قلت توضیحہ بانی ن کیف قدمت الزانیۃ علی الزانی فی الآیۃ المتقدمۃ وعکس الترتیب فی ہذہ والجواب ان تلک لآیۃ مسوقۃ لبیان عفوہ تجاہا علی جنایتہا وکانت المرأۃ اصلا فیہا لانہا ہی التی اطمعت الرجل فی ذلک والا فالزانیۃ

منسوقۃ لذکر النکاح والرجل ہو الاصل فی الرغبۃ والجلب اھ

ص ۳ س ۱۳ قولہ ان کی اصلی رغبت الخ یہ اخبار اکثری ہے پس اگر بعض افراد مین یہ امور متحقق نہون تو خلعت لازمہ نہ آویگا خوب سمجھ لو۔

ص ۴ س ۱ قولہ یرون الخ فی ن الذین صیغۃ جمع وقولہ المحصنات کذلک واذا قولہ الجمع بالجمع یقابل الفرد بالفرد فیصیر المعنی کل من رمی محصنۃ فاجلدوہ اھ

س ۳ قولہ الا الذین تابوا فی ع ہو استثناء من الجمل التی قبلہا عند جماعۃ ومن الجملۃ التی تلیہا عند آخرین وہو الصحیح وموضع المستثنی نصب علی الاصل والباب وقیل موضع رفع بالابتداء والخبر فان اللہ فی الخبر ضمیر محذوف ای غفور لہم۔ **س ۱۲ قولہ** جیسے وہ عورت الخ یہ علامت محورت کے زنا کی ہے۔

ص ۵ س ۱ قولہ از واجہم قلت جمع زوج وہو یطلق علی الذکر والانثی وزوجۃ نقد بیۃ انتہی ما فی مفردات الراغب محصلا وقولہ انفسہم بل من شہداء کما فی ع وقولہ باللہ متعلق بشہادات عند البصریین لانہ اقرب ولشہادۃ عند الکوفیین لانہ اول العاملین ورد وما احتملت فیہ معمول شہادات او شہادۃ علی ما ذکرنا ای یشہد علی انہ صادق ولکن العامل علق من اجل اللام فی الخبر ولو ذکرہ لکسرت ان وموضعہا النصب اجر علی اختلاف المذہبین فی ان اذا احدوث منہ الجار کذا فی ع **س ۳ قولہ** والخامسۃ ای الشہادۃ الخامسۃ کما فی ع **ص ۶ س ۳ قولہ** الا الذین تابوا من الکذبین قلت جزاؤہ محذوف دل علیہ المذکور قبلہ **س ۵ قولہ** الخامسۃ ان غضب اللہ الخ قلت معطوف علی اربع شہادات ای ان تشہد الشہادۃ الخامسۃ ان غضب اللہ علیہا الخ وفی ن قال جار اللہ انما خصت الملاعنۃ بان تخمس بغضب اللہ تغلیظا علیہا لانہا اصل الفجور ومنہ قولہ تعالیٰ وما کان لہا ان تدخلہا الا خائفین اھ

ص ۶ س ۱ قولہ بلافک ای البہتان قال ابن الہمام کما فی الطبری وفی ن اعتذر الصحابۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالاعتذارین اھ قلت ظہر لی الآن ان ما ذکرہ من توہم الجمع کان لقلیل فیہ فی حکم العشرۃ فما نافیہ تکون الام مہتما **س ۱۴ قولہ** ولعن الخ اشتراکہ مع توبتہم استبعاد ان یفضل اللہ تعالیٰ کیف حل بہم مع انہم کانوا مستحقین

ناشر: مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور

للکتاب فہو تاکید لمضمون قبلہ افادہ المفسر العلام۔

س ۱۴ قولہ ولا یائل الخ ن عن ابکیر نکانہ قیل لہ انت افضل من ان تقاتل انسانا بسوءٍ فقال اوسع قبلی من ان تقیم للدنیا وزنا فلا تبق بفضلک وسعۃ قلبک ان یتطیع برک عن سار ایلک۔ **حاشیہ تحتانی** یسار س ۳ قولہ تشدق ہای تشدو۔

ص ۸ س ۵ قولہ الحق ای العادل قالہ الزمخشری کمانی ن۔ س ۷ قولہ والطیبون الخ ن والطیب من سہل اللہ فیکون ازواجہ شاملہ والمراد بہم الانبیاء ویمکن ان یراد بالطیبات المؤمنات الحقیقۃ باعتبار الکثرۃ

فائدہ

فی ن واجمعوا ایضا علی انہ ای مسلط ام من ایدین ودقود رفیہم الجبر الصحیح لعمل اللہ نظر الی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم فکیف یجمع بین الامرین ای الذنب والمغفرۃ) الی ان قال اوارادہ حالہم فی العاقبۃ انہم یوافون بالطاعۃ فکانہ قال قد غفرت لکم لعلمی بانکم تموتون علی التوبۃ والانابۃ اہ

ص ۹ **حاشیہ فوقانی** س ۳ قولہ فی بعض الروایات الخ قلت قد روی الطبری عن عامر ان عائشۃ قالت ما سمعت بشئ احسن من شعر حسان بعد ما تشلت بہ الا رجوت لہ الجنۃ قولہ لابی سفیان ص بجوت محمدا فاجبت عنہ + وعند اللہ فی ذاک الجزاء فان ابی ووالدتی وعرضی + لعرض محمد منکم وقاء اتشتمہ ولست لہ بکفو + فشرکما لخیرکما الفداء لسانی صیارم لا یعیب فیہ + وبحری لا تکدرہ الدلاء فقیل یا ام المؤمنین لیس ہذا لغوا قالت لا انما اللغو ما قیل عند النساء قیل لیس اللہ یقول والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب عظیم قالت لیس حیث ذہبت ذاک عذاب عظیم لیس قد ذہب بصرہ وکفی بالسیف اہ وقال الطبری و اولی القولین فی ذلک بالصواب قول من قال الذی تولی کبرہ من عصبۃ الافک کان عبد اللہ بن ابی ذلک لانہ الخلاف بین اہل العلم بالشرع ان الذی بدأ بذکر الافک وکان یجمع اہلہ ویکیدہم عبد اللہ بن ابی ابن سلول وفعلہ ذلک علی ما وصفت کان تولیہ کبر ذلک الا اہ ودما مر فی التفسیر عن الدر بانہ حد حسین فاعلم ان ذلک کان خاصا بہ لشدۃ جرمہ ولا یجوز الزائد ضرب الحدین لمن یعدی جماعۃ المسلمین وہو ظاہر۔

ص ۱۰ **حاشیہ فوقانی** س ۸ قولہ لا یسئل الخ قلت فالنظر فیہ مبنی الی فضل الخالق والمقاربۃ سئ قبحا لاتغیر او الکشف فی عالم الآخرۃ الایحیط فلا یدرک کیف سأل عن آدم فی موضع کشف الحقائق۔

س اخیر قولہ متوجہ الخ کیونکہ کسی شے سے مستغنی ہو کر اوسکی تحقیق بھی طرح ہوتی ہے۔

ص ۱۲ س ۵ قولہ ان تدخلوا ای فی ان تدخلوا کذا فی ع **حاشیہ تحتانی** یسار س اقولہ من الاحرف السبعۃ قلت ہذا بیان لمانی قولہ ترک ما ہو الاولی افادہ المفسر **حاشیہ فوقانی** س ۳ قولہ لیست للترتیب قلت قدم الاستیناس للاہتمام بہ فانہ واجب والتسلیم لیس بواجب۔

ص ۱۳ س ۵ قولہ لیضربن بخمرہن فی ن الخمر جمع الخمار وفی لفظ الضرب مبالغۃ فی الالتفاف شبیہ الالصاق اہ ملخصا قلت فی م ضرب بالفتح یتعدی بنفسہ یضرب بکذا قولہ ولا یبدین زینتہن قلت جمع بعل فی ن والتاء للتاکید او الجمع اہ وفیہ ایضا وانما یبدی ابداء الزینۃ الخفیۃ لہؤلاء المذکورین لاعتیادہن الی مزاحمتہم والطلتہم ولاسیما فی الاسفار للتنزہ والرکوب ایضا وقع فی بعض النسخ بعد قولہ ابنائہن ما نصہ او ابناء بعولتہن من جہاتہم لما فی الطبری عن النخعی عن مسامتہ القرائب الاقارب۔ س ۸ قولہ غیر اولی الاربۃ الخ ن ع البحر علی الصفۃ او البدل ومن الرجال نصب علی الحال اہ ملخصا فی ن وقال الفراء والزجاج ہو ای المریطہ اہ من قولہم ظہر علی کذا اذا قوی علیہ ای لم یبلغوا اوان القدرۃ علی الوطء وقال ابن قتیبۃ لم الطفولیۃ والعورۃ سواء الا الاقل وکل ہؤلاء یستحی منہ اہ ملخصا۔

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ لم تقل فی ن المراد فحش شئ من البصر لان غض کل لا یتعذر بخلاف حفظ الفرج فانہ یمکن علی الاطلاق اہ والذی ظہر لی من الآیۃ ہو ما ذہبنی انہا تزید الاحتیاط فی الستر عنہا والکلام مہما بالنسبۃ الی المحارم الاخری لانہا تحجب عنہم الحجاب المعروف۔

ص ۱۴ س ۲۵ قولہ خلاف اولی ہے قلت قالت سیدتنا ام المؤمنین عائشۃ ما محصلہ لم ارمنہ ولم یرنی ذلک الموضع اورد فی المشکوۃ وروی تلمی بن مخلد وابن عدی عن ابن عباس مرفوعا ما جامع احد کم زوجتہ او جاریتہ فلا ینظر الی فرجہا فان ذلک یورث العمی قال ابن الصلاح جید الاسناد کذا فی الجامع الصغیر۔ **حاشیہ فوقانی** یسار س اقولہ وجہ الخ قلت وتوضیحہ بما فی ن قال جار اللہ حسن قراءۃ امہات المؤمنین بضم الہاء نوجہہ انہا کانت مفتوحۃ ثم وقع قبلہا قبل الالف فحذفت سقطت الالف لالتقاء الساکنین ثم تبعت حرکۃ ما قبلہا اہ **حاشیہ تحتانی** یسار س ۴ قولہ جزعا بالکسر ما بالفتح ہو لین سیاہ وسپید کذا فی مر وقولہ نصوت قلت من استعمل علی زنۃ الماضی المعروف۔

فائدہ

قد روی ابو داؤد وعن انس رض ان ابنۃ النبی ﷺ التی ناطمۃ رضی اللہ عنہا بعث قدوحہ لہا وعلی فاطمۃ ثوب اذا قنعت بہ راسہا لم یبلغ رجلیہا واذا غطت بہ رجلیہا لم یبلغ راسہا فلما رای رسول اللہ ﷺ ما تلقی قال انہ لیس علیک بأس انما ہو ابوک وغلامک اہ کذا فی المشکوۃ وفی التلخیص الحبیر روی اصحاب السنن من طریق الزہری عن بہان مکاتب ام سلمۃ رض قال ارسل اللہ ﷺ اذکان لاحد کم مکاتب وکان عندہ ما یؤدی فلیحتجب منہ اہ ومفہومہ انہا لا تحتجب منہ قبل ذلک قال الحافظ ابن حجر وفی الکمالین وفی بعض القراءۃ وما ملکت ایمانکم الذی لم یبلغوا الحلم اہ قلت ان صح و ثبت القراءۃ بسند فہو کما قال صاحب الکمالین ولیتامل فی الجواب۔

ص ۱۵ **حاشیہ تحتانی** قولہ ایم قلت ہو بالفتح والیاء المشددۃ کما فی م

ص ۱۵ س ۱ قولہ الکحم الخ ن وظاہر الامر وجوب الاذان الجمعۃ حملوہ علی الندب لانہ کان واجبا بالشائع فی عصر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وانتشر ولو انتشر نقل للعموم الحاجۃ الیہ قد روی فی الاخبار التصریح بکونہ بین یدی الخطیب اہ قلت قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء والتعطر والسواک والنکاح رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب۔

حاشیہ تحتانی یسار س اخیر قولہ ایضا یکمن الخ قلت قد روی ابن حبان فی الضعفاء مرفوعا من تزوج امرأۃ لعزہا لم یزدہ اللہ تعالی الا فقرا الحدیث ورواہ الطبرانی ایضا فی الاوسط کما فی شرح الاحیاء ولا یعارضہ قولہ تنکح المرأۃ لاربع لما لہا وجمالہا الخ متفق علیہ فانہ اخبار عن الواقعۃ التی تکون فی الدنیا ولیس فیہا ما یشعر۔

ص ۱۷ س ۱ قولہ فکانوا الخ ن وذہب اکثر العلماء منہم ابن عباس والحسن والشعبی ومالک وابو حنیفہ واصحابہ والثوری الی انہ ذہب لقولہ لا یکمل مال امرئ مسلم الا بطیب من نفسہ (قلت روی البیہقی فی شعب الایمان والدارقطنی فی مجتبی مرفوعا کما فی المشکوۃ ولفظہ الا انہ قللوا الاکیل مال امرئ الا بطیب نفس منہ اہ وہذا استدلال حسن لطیف) ولان طلب الکتابۃ کطلب بیعہ من عتیقہ فی الکفارۃ فلا تجب الا جانۃ اہ۔ س ۳ قولہ فتیکم قلت جمع فتاۃ بمعنی زوجۃ او الجاریۃ **حاشیہ تحتانی** یسار س ۲ قولہ للعلی فظہ الخ قلت وللان فیہ زیادۃ التشفی فانہا مع کونہا آمارۃ بالسوء ذکرہا مع کونہا رجالا اقویا مالکین لہا یرغبون فیہ وکان مقتضی ہذا انہم مبنی ان ینہوہا عن ذلک ان قصدہ نفصلا عن اکراہہن مع امتناعہن فافہم۔

ص ۱۸ س ۶ قولہ غفورا کاستعمال الخ اوس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ امر بسبب اما کتبع اکراہ موالی ہو فانہ رخصت ہے عزیمت نہیں کیونکہ عزیمت اس سے تحرز ہے حتی کہ اگر اس حالت میں ہلاک کردی جاوے ماجور ہوگی فافہم۔

ص ۱۹ **حاشیہ تحتانی** یمین س ۲ قولہ ہذا الحمل الخ ن واعلم ان النوری فی اللغۃ موضوع لہذہ الکیفیۃ الفائضۃ من الشمس والقمر والنار علی ما یجئ فیہا من الاجرام ولا شک انہ لا یمکن ان یکون الہا لانہ ان کان عرضا فظاہر وان کان جسما فکذلک للدلیل الدال علی ان اللہ العالم لیس بجسم ولا جسمانی ولانتقل الی غیر ذلک من امارات الحدوث والافتقار **حاشیہ تحتانی** یسار س اقولہ ضاجۃ ای علانیۃ کمانی ص۔

ص ۲۰ س ۱ قولہ کسرا بنی ن قال الازہری ہو ما تیسر آی للبین وقت الضحی الاکبر فی الغلوات سہیلہا بالمار الجاری کانہ یسرع الی وجہ الارض ای یذہب اہ وفیہ ایضا والقیمۃ بمعنی القاع وہو المستوی من الارض وقال الفراء ہی جمع قاع کجیرۃ فی جار وظلمان الاشہب الطویل وفی ع والیاء فی قیعۃ بدل من واو وسکونہا وانکسار ما قبلہا لانہم قالوا فی قاع اقواع اہ

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ والایمر منہ ترجح التجارۃ قلت قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادعی الی ان ابیع المال ولکن من التاجرین ولکن ادعی الی ان بیع بحمد بک ولکن من الساجدین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین رواہ ابن مردویہ بسند فیہ لین ورواہ ابو نعیم

رسالۃ والحاکی تاریخہ معناہ کمافی شرح الاجاز لما ورد من فضل الکسب فہو فی مطلق الکسب اوالتجارۃ خاصۃ علی انہ محمول علی من احتاج الیہ بناء علی اعتبارہ کونہ وسیلۃ الی العبادۃ

ص ۲۱ س ۱۰ قولہ مقصود الخ نیز اشارہ ہے اس طرف کہ حق تعالیٰ سے ہدایت کے طلبی ہوں اور اپنی سعی کو مدار امر نہ سمجھیں۔

ص ۲۲ س ۲۱ قولہ قوی ہونا الخ اس لئے کہ مقصود تو تفہیم ہوتی ہے سو جس لفظ سے بھی حاصل ہو اسکا استعمال کرنا مقتضائے بلاغت ہوگا اور اس احتمال سے اگرچہ شبہ ضعیف ہی ہو لیکن اشہر ہو تو اس میں ایک طرح کی قوت بہ نسبت مشبہ بہ کے ثابت ہو جاوے گی پس کہا جا سکتا ہے کہ مشبہ بہ اپنے افادہ میں اقوی من المشبہ ہے۔

ص ۲۳ قولہ اقدام بالکسر قرنی وکذا رحذف الطف منہ وایاس بالکسر س ۲۴ **قولہ** شرود ابالنفع تملے مشہورا وقولہ النکدی ای البخس وقولہ الباس ای الشدۃ وقولہ النبراس بالکسر چراغ کذا فی ہ۔ **حاشیہ تحتانی س ۱ قولہ** صفت حال کذا فی ع

ص ۲۳ س ۱ قولہ بینہ فی الطبری واضاف بین الی الصاحب لہ بذکرہ غیر ودین لا تکون مضافۃ الا الی جماعۃ او اثنین لان الصاحب فی مثنے جمع واحدہ صحابۃ کما یجمع النخلۃ نخل والتمرۃ تمر فہو نظیر قول قائل جلس فلان بین النخل اھ

س ۳ قولہ من السمار الخ قلت من الاولی ابتدائیۃ والثانیۃ بدل من الاولی والثالثۃ زائدۃ کما فی ع وقولہ بدوی الصراح دبیقال منہ برودت الارض بہمولا وبرد بفلان اھ فدل علی انہ مصدر۔

س ۷ قولہ من قال علماء المعانی التنکیر فی ما للتنویع ای خلق کل دابۃ من نوع من الماء مختص بتلک الدابۃ وانما عرفنا فی قولہ وجعلنا من الماء کل شئ حی لانہ قصد بذلک منے آخر وہو ان اجناس الحیوانات کلہا مخلوقۃ من ہذا الجنس الذی ہو جنس الماء اھ ملخصا

س اخیر قولہ بڑے بڑے الخ فی الطبری کما یقال عندی جبتان تبناد السنے قد بینتین من التبن والتبان لیسا من التبن اھ۔

ص ۲۴ س ۵ قولہ باقوالہ ذکر عن فی ن اجاز صلۃ اتی فانہ قد تعدی بالی قال جار اللہ والاحسن ان تحمیل بذکر عن لیفید الاختصاص ای لا تجیء کون اذا عروا ان الحق لہم الا الی الرسول مسرعین فی طاعتہ اھ وفی الطبری مذعنین منقادین یحکمہ مقرین طائعین غیر مکرہین یقال منہ قد اذعن فلان بحقہ اذا اقر بہ طائعا غیر مستکرہ والانقیاد رسلم اھ وغیرہ مجاہر سراعا

س ۷ قولہ کان قول الخ فی ن وعن الحسن انہ قرأ قول المؤمنین بالرفع والقراءۃ المشہورۃ وہی انسب اقوی قال جار اللہ لانہ اولی الاسمین بکونہ اسما وغلط من زعم انہ خبر کان وان یقولوا اخبر ملانہ لا سبیل علیہ للتنکیر بخلاف قول المؤمنین قلت وذلک لاحتمال کون الاضافۃ فیہ لفظیۃ وان یقولوا لیشبہ النصر کما مینا فی الانعام فی قولہ ثم لم تکن فتنتہم الا ان قالوا واللہ ربنا الخ سبیل الی التنکیر اھ۔

ص ۲۵ س ۱۸ قولہ چند شقوق الخ فی ن وہذہ الامور وان کانت متلازمۃ الا انہا متغایرۃ فی الاعتبار فصحت القسمۃ اھ قلت فائدۃ التفصیل زیادۃ التشنیع والالزام کما لا یخفی۔

ص ۲۶ حاشیہ تحتانی لیسارس اخیر قولہ کالاثر قلت آثر حرفہ التشبیہ لان الاستخلاف مطلقا لا یستلزم ربل اذا کان مشروطا بشروط افہم وقولہ الرغلب جمع رغیبۃ بمعنے عطاء کبیار کذا فی ص

ص ۲۸ س ۳ قولہ من الظہیرۃ فی ع یجوز ان تکون من لبیان الجنس ای مبین ذلک من وقت الظہیرۃ وان تکون بمعنے فی وان تکون بمعنے من اجل حر الظہیرۃ وحین معطوف علی موضع من قبل اھ۔ **س ۹ قولہ** الخ نے ع واحد تہن قاعدہ ہذا اذا کانت کثیرۃ ای قاعدۃ عن النکاح ومن الحمو قاعدۃ للفرق بین المذکر والمؤنث وہو مبتدأ والخبر فلیس علیہن ووخلت الفاء لما فی المبتدأ من معنی الشرط اھ ملخصا۔

حاشیہ تحتانی س ۳ قولہ لبعضکم علی بعض الخ نے ع فیجوز ان تکون الجملۃ بلا من التی قبلہا وان تکون مبینۃ موکدۃ لطیفۃ سئل بعض الظرفاء عن حکمۃ تسترالنساء فقال لانہن محل فتنۃ وشہوۃ فقیل فعلی ہذا کان ینبغی ان لا یکن تکلیف العجائز بالستر فاجاب بانہ کان یلزم اذ ذاک مصیبتان احداہما عدم رؤیۃ الرجال والثانیۃ لزوم رؤیۃ القبیح کذا فی ن ملخصا قلت ہذہ ظرافۃ واصل الحکمۃ ان کل ساقطۃ لاقطۃ والی لا لاقط

ہنا ما ورد النادر کالمعدوم لا یختلف فیہ الحکم قالہ المفسر وہو الحرج الشرعی تامل **ص ۳۰ س ۷ قولہ** اشتاتا فی ن جمع شت وہو نعت وقیل مصدر وصف بہ۔

ص ۳۱ س ۱۳ قولہ سب ملکر کھاؤ یا الگ الگ الخ حدیث شریف میں ساتھ کھانے کی فضیلت و برکت وارد ہوئی ہے سو تطبیق کے لئے یا تو یہ کہا جاوے کہ آیت باعتبار عموم الفاظ کے باعث پروال ہے اور حدیث باسباب پر اور یا یہ کہا جاوے کہ یہاں پر ایک خاص صورت میں اجازت وارد ہے جیسا کہ شان نزول سے معلوم ہو چکا ہے پس آیت کا محل جدا ہے اور حدیث کا محل جدا اور حدیث کی مراد یہ ہے کہ جب سب کے کھانے سے کھانے میں برکت ہو تو سب کے ملکر کھانے سے بہتر ہے کہ مجتمع ہو کر کھا دیں اس صورت میں جدا جدا کھانا بے برکتی کا باعث ہو چنانچہ حدیث میں ہے کہ بعض صحابہ نے کہا ہم کھاتے ہیں سیر نہیں ہوتے کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو ملکر کھایا کرو اور وہ فی الشکوۃ پس آیت اور حدیث میں تعارض نہیں حدیث میں جس امر کا استحباب ہے اس کی آیت میں نفی نہیں اور آیت میں جس امر کی اباحت ہے حدیث میں اس کا انکار نہیں۔

حاشیہ تحتانی قولہ من عند اللہ قلت فائدۃ زیادۃ الایقاظ والتنبیہ لاہتمام الامتثال بکون الامر من عند خالق المخلوقات الواحد القہار فانہ اذا ذکر عند المکلف اسم عزوجل تیقظ تیقظا تاما کما قال تعالیٰ اذا ذکر اللہ وحلیت قلوبہم وہہل علیہ للامتثال تامل۔ **حاشیہ فوقانی س اخیر** قلت فی البطری ومعنی قولہ فلیولہ علی انعکم نظیر قولہ ولا تقتلوا انفسکم اھ ملخصا۔ وفائدۃ ہذا التعبیر الترغیب لہم کان نفع السلام عائد الیکم ایہا المسلمون وہو سہل للامتثال فافہم۔

ص ۳۲ س ۱۱ قولہ مبینہ فی ن والعار لازم ما قبلہا وما بعدہا کالعقور وربک فکبر اھ ملخصا

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ لواذا فی ع وان صحت الواو فی لواذا مع انکسار ما قبلہا انہا تصح فی الفعل الذی ہو لاوذ ولکان مصدر لاذ کذلک لیاذا مثل صام صیاما اھ **حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ** الحمیدی **ص** میل کردن۔

ص ۳۴ س ۱۲ قولہ سبب نزول الخ قلت یمکن سوق الروایۃ یدل علی ان ہذا الامر سبب النزول فی الکتاب

النقول اخرج ابو نعیم فی الدلائل من طریق اصحاب عن ابن عباس قال کانوا یقولون یا محمد یا ابا القاسم فانزل اللہ تعالیٰ وادعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا فقالوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ اھ الفاظ ابن نقال ان ہذا ابیح اجتہادا ومنہ قال المفسر۔

ص ۳۵ س ۵ قولہ یاکل الطعام فی ع ہو فی موضع الحال والعامل فیہا العامل فی لہذا او الفی الظرف اھ وقولہ لولا انزل الخ فی ن وعلی انزل الرفع کما یقول لولا ینزل ولہذا عطفت علیہ یلقی ویکون مرفوعین اھ ولم یقل ینزل او الی ان تکون المعطوفات علی نسق واحد للتفنن فی الکلام وبیان انزال الملک مرۃ بعد اخری للمقصود وکونہ متدرجا فی التقنی الاستمرار للانذار یکون کثیرا وکذلک القاء الکنز مرۃ قد لا کفی فتجدد وتیسیر القارہ علی حسب تجدد الحاجۃ ولو القی مرۃ وہو ممکن ایضا لا یتیسر الی حفاظہ بغیشیۃ الاکل وافعال الباری تعالیٰ تجری علی سبیل الاتفاق فیہا الحکم والافہو قادر علی کل شئ فی آن واحد تامل۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ جاء وذہن فی ن وعن الزجاج انہ انتصب بنزع الخافض ای اتوہا بظلم والزور اھ۔ **حاشیہ تحتانی فی یسار س ۱ قولہ** التخصیص فی ن لتبنے ہلاد لحکمہ علم الاستفہام اھ۔

ص ۳۶ س ۱۳ قولہ کوفی فرشتہ اتے ہیں یکے بعد دیگرے علی سبیل التنزل سے یعنی اول اعلیٰ ہے پھر دوسرا اس سے کم درجہ سے پھر تیسرا اس سے کم درجہ کا کذا فی ن ملخصا۔

س ۳ قولہ صبح وشام الخ یہاں پر صبح وشام سے دوام اوقات مراد ہے قالہ الصاوی الخ محشی کمافی ن۔

ص ۳۷ س اخیر قولہ بجعل الخ فی ع ہا بالجزم عطفا علی موضع جعل الذی ہو جواب الشرط۔

س ۵ قولہ شورا واحدا فی البطری اضافیل یکذبہا لان الشور مصدر والمصادر لا تجمع وانما توصف بہا علی وقتہا وکثرتہا کما یقال قعدوا طویلا ومحمامہ فیہ ایضا النشور الہلاک وہو فی کلام العرب اصلہ الانصراف الرجل عن اہلہ یقال منہ شیر کم من ہذا الامر ای فارقک عنہ اھ ملخصا۔

س ۷ قولہ وعد المستقبل فی ان ای وعد وہا فحذف الرابط للعلم بہ۔ س ۹ قولہ یا یہبدون فی ان قالوا ان لفظۃ ما قد تستعمل فی الاعتقاد او ادیدبہ الوصف کانہ قیل ومعبود یہم کما اذا ارد ت السوال عن صفۃ زید فتقول ما زید تریدالطویل ام قصیر او انما قال انتم ولم یقل فضللتم عبادی ہؤلاء ام ہم ضلوا السبیل لان السوال وقع عمن تولی فعل الاضلال لا عن نفس الاضلال

اھ ص ۳۷ س ۱۱ قولہ اس شبہہ کی تجاویش الخ یعنی یہ شبہہ ہو سکتا تھا کہ جب بشریت کے منافی یہ امور نہیں ہیں تو نبوت کی تمیز کیونکر کی جاوے پس ممکن ہے کہ یہ بھی مثل دیگر آدمیوں کے ایک آدمی ہوں اور ان کا دعوئے نبوت صحیح نہو یہ تقریر ہے شبہہ کی حاشیہ تحتانی یسار قولہ معیرا قلت یعنی مقرا مجازا ومعناہ الاصلی ہو المرجح۔

ص ۳۸ س ۱ قولہ من دونک من اولیاء فی ع ہو المفعول الاول ومن دونک الثانی وجاز دخول من لانہ فی سیاق النفی اھ وفیہ ما حاصلہ من لا تزاد فی المفعول الثانی عند اکثر النحویین بل فی الاول اھ قلت فی لکن متعتہم الخ حسن ادب حیث لم یقولوا انما اطلقتم متع کون کل من فعل اللہ تعالیٰ۔

س ۳۱ قولہ بورانی ان فالکشرون علی ان البوج بائر من البوار وہی الافشل انہ اسم جمع یقال رجل بور ای فاسد ہالک لا خیر فیہ وامرأۃ بور وقوم بور اھ ملخصا وفیہ فقد کذبوکم التفات لاجل الالزام والفار فیہ علی منشا مقدر کانہ قال ان زعمتم انہم آلہتکم فقد کذبوکم انہم آلہتہ اھ۔

ص ۳۹ س ۱۱ قولہ الا انہم الخ فی ان قال ابن الانباری المحذوف ہو الواو وبعدا لا تکون الجملۃ حالا

س ۳۱ قولہ لا یرجون فی ان قال الفراء لا یخافون وقال غیرہ الرجاء علی اصلہ وہو الامل الا ان الخوف یلزمہ فی ہذہ الصورۃ فان من لا یرجو الجزاء والمعاد لا یخاف العقاب ایضا اھ ملخصا۔

ص ۴۰ س ۳ قولہ احسن قیلا فی ان فی اختیار لفظۃ الاحسن دون ان یقول خیر قیلا رمز الی التحسنات

الحاصلۃ فی مقولہم من حسن الوجہ وملاحۃ الصور وغیر ذلک اھ۔ س ۳۳ قولہ یوم تشقق فی ان قال الفراء الباء بمعنی عن لان السماء لا تشقق بالغمام بل عن الغمام کما یقال انشقت الارض عن النبات ای ارتفع التراب عنہ عند طلوعہ کما تقول رمیت عن القوس وبالقوس وعلی القوس بمعنی واحد اھ۔ س ۳۷ قولہ فلانا فی ان زعم بعض ائمۃ اللغۃ انہ اذا ثبت استعمال فلان فی الفصیح لحکایۃ لا یقال جاءنی فلان ولکن یقال قال زید جاءنی فلان لانہ اسم اللفظ الذی ہو علم لا اسم لمدلول العلم ولذلک جاء فی کلام اللہ تعالیٰ یقولن یلتقیٰ الخ اھ او استر العیب فافہم۔ حاشیہ تحتانی یمین

س ۵ قولہ عمدا فی ان قال اہل المعانی التقادم الی الشیٔ قاصدہ فالقصد ہو المؤثر فی المقدوم فعلی ہذا اسم السبب علی السبب مجازا اھ۔

ص ۴۲ س ۱ قولہ جملۃ فی ع حال من القرآن لے محتجا اھ۔ س ۳ قولہ بالحق فی ع ای بالمثل الحق اھ۔

ص ۴۴ س ۳ حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ التنقیت ای التکسیر وقولہ فی س ۲ بضمیر فی ان وہو انذرناہ وحذرناہ وکلا الثانی منصوب بتجبر لانہ لیس مشتقا عنہ بضمیر اھ قلت فجملۃ ضربنا لہ الامثال تفسیر للمحذوف۔

ص ۴۴ س ۵ قولہ سبیلا فی ع والعائد الی الذی محذوف ای لعبتہ ورسولا یجوز ان یکون بمعنی مرسل ولن یکون مصدرا حذف منہ المضاف ای ذا رسول وہو الرسالۃ قلت رسولا فی الاصل حال من الضمیر المحذوف العائد الی الموصول فان بعثت لا یتعدی الی الاثنین لکن اجری مجری المفعول بہ او بعثت یتضمن معنی جعل فصح تعدیتہ الی الاثنین والاول منہما محذوف والثانی مذکور وفی ان ہلقوا المقاربۃ اولا ثم قید وبالولا الاقناعیۃ ثانیا وفیہ انہ صلے اللہ علیہ وسلم بذل قصاری مجہودہ فی دعوتہم حتی شارفوا علی الایمان بزعمہم

ص ۴۵ س ۱ قولہ اولا یعقلون قلت او للتنویع

س ۳ قولہ افضل سبیلا فی ان قال جار اللہ جعلوا اضل من الانعام لانہا تنقاد لاربابہا التی تعلفہا وتعرف المحسن من المسی وتجذب النافع وتجتنب المضار وتہتدی للمرعی والمشارب ہؤلاء لا ینقادون لربہم ولا یعرفون احسانہ من اساءۃ الشیطین لا یطلبون اعظم المنافع وہو الثواب ولا یتقون اشد المضار وہو العقاب لا یہتدون لاشد المضار وہو العقاب لا یہتدون للحق الذی ہو ارفع المراتب والمشرب الروی قلت وکیف یضاف ان یذکر فی وجہ التفضیل ان جہل الانعام بسیط غیر مضر وجہل ہؤلاء مرکب مضر اھ وقولہ کیف ما الظل فی ان ان اظل امر متوسط بین الضور الخالص والظلمۃ الخالصۃ کالعشیۃ الحاصلۃ داخل السقوف الکاملۃ وافیئۃ الجدران وہو احد الاحوال لان الظلمۃ الخالصۃ کہر یہا الطبع وینفر عنہا الحس والضور الکامل لفوتہ تبصیر الحس البصری ویؤذی بالتسخین ولذلک وصف الجنۃ بہ فی قولہ وظل ممدود ثم ان الناظر فی الظل الی الجسم الملون کانہ لا یشاہد شیئا سوی الجسم واللون فاذا طلعت الشمس ووقع ضوءہا علی الجسم زال ظلہ فیظہر للعقول انہ کیفیۃ زائدۃ علی ما شاہدہ اولا فمنے الآیۃ الم تر الی عجیب صنع ربک کیف مد الظل ای جعلہ ممتدا منبسطا علی الاجسام وہو شاہد بجعلہ ساکنا لا متقلبا ظل ثم جعلنا الشمس علیہ وجودہ ودلیلا ظہورا الشمس ووقوع ضوءہا علی الاجرام لما عرف ان للظل وجودا لان لا شیاء لما تعرف باضدادہا اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ قدم الثانی فی ان کما تقول علمت منطلقا زیدا۔

ص ۴۵ س ۷ قولہ سباتا فی ان الراحۃ قالہ ابو مسلم ومنہ یوم السبت لما جرت بہ العادۃ من الاستراحۃ فیہ عند طائفۃ اھ۔

ص ۴۶ س ۱ قولہ بلدۃ میتا فی ان قال میتا مع قولہ بلدۃ با لتانیث لان فیعلا غیر علے الفعل فکانہ اسم جامد وصف بہ وبتاویل البلد والمکان والاناسی جمع انسی او جمع انسان علے ان اصلہ اناسین فقلب النون یاء وفیہ قد یستدی فیہ الواحد والجمع فلہذا لم یقل واناسی کثیرین وخلقہ فرقا بین ذلک کثیرا لمثلۃ اورد وہا جار اللہ مع اجوبتہا الاول ان انزال الماء موصوفا بالطہارۃ وتعلیلہ بالاحیاء والسقی یؤذن بان الطہارۃ شرط فی صحۃ الاحیاء والسقی کما تقول حملنی الامیر علی فرس جواد لاصیدبہ الوحش الجواب لما کان سقی الاناسی من جملۃ ما انزل للماء وصفہ بالطہور اکراما لہم وتتمیما للمنۃ علیہم واشارۃ الی ان من حق استعمال الماء فی الباطن والظاہر ان یکون طاہرا غیر مخالط لشیٔ من النقاذورات السوال الثانی لم خص الانعام من بین ما خلق من الحیوان المنتفع بالماء بالجواب لان الطیر والوحش بعید فی طلب الماء فلا یعوزہا الشرب لانہا تتبعہ الانسان وعامۃ منافعہ متعلقۃ بہا فیقہا الغام علیہ الثالث ما معنی تنکیر الانعام والاناسی وصفہم بالکثرۃ الجواب لان بعض الانعام والاناسی الذین ہم بقرب الماء والانہار العظام لا یحتاجون الی ماء السماء الفتیا جا میتا والمثل ہذا ذکر البلدۃ فی قولہ بلدۃ میتا اھ وفی ع مما خلقنا فی موضع نصب علے الحال من الانعام واناسی والتقدیر انعاما ممن خلقنا ویجوز ان یتعلق من بنسقیہ لابتداء الغایۃ کقولک اخذت من زید مالا فانہم اجازوا فیہ الوجہین اھ۔

س ۵ قولہ عذب فرات الخ فی الطبری قال ابن جریج لو شئنا لجعلناہ اجاجا عذبا بالانہار العذاب فان وجاجۃ تقع فی البحر فاخبر فی الخبیر بہا انہا تقع فی البحر فلا تغیر فیہ منہا مثل الخیط الابیض فاذا احبت لم تبح فی طریقہا من البحر والنیل تصب فی البحر اھ وعذب آب پاکیزہ عذوبۃ مصدر منہ وفرات بالضم آب خوش یقال مار فرات فی مفردات الراغب الفرات الماء العذب یقال للواحد والجمع قال واستعینا کم مار فراتا ہذا عذب فراۃ اھ وفی الطبری شدید العذوبۃ اھ ولم ار بمعنے الکاسر فی کتب تامل واجاج بالضم آب شور واجوج بالضم مصدر منہ وطعم ملوحۃ شور شدن وملح نعت منہ کذا فی ص والبرزخ الحاجز کما فی الطبری۔

س ۷ قولہ نسبا وصہرا فی الصراح صہر بالکسر شہر صہرۃ خویش اصہار اہل بیت زن چنانکہ احماء اہل بیت مرد واز ہر دو بہت صہر تیز گویند اھ ونسبۃ داد وفراد کسی را یاد کردن کما فی ص۔

س ۱۱ قولہ لامن شاء فی ع ہو استثناء من غیر جنس وفی ان

وہو معنی قولک لمن سمیت لہ فی تحصیل مال اطلب مالک ثوابا علی ما سمیت الا ان تحفظ ہذا المال وللتضییع فیکون فی تسمیۃ حفظ المال ثوابا فائدتان احداہما قلع شبہۃ الطمع فی شیء من الثواب والثانیۃ اظہار الشفقۃ وان ان حفظ مالہ رضی الساعی بہ کما یرضی الشاب بالثواب بذاما قالہ جار اللہ اھ وقولہ کفی بہ الخ فی وہذہ کلمۃ تراد بہا المبالغۃ کقولک کفی بالعلم جمالا اھ۔ س ۱۷ قولہ نفورا بالضم مصدر یعنی رمیدن کما فی م وبرج برج یرج بالضم

س ۱۹ قولہ خلفۃ فی البطری مصدر فلذلک وحدت وری خبر عن اللیل والنہار والعرب تقول خلف ہذا من کذا خلفۃ وذلک اذا جاء شیء مکان شیء ذہب قبلہ اھ قلت فہو بمعنی اسم الفاعل وہو الخالف المعنی المتاخر فی ن واشکور مصدر کالکفور۔

ص ۴۷ حاشیہ فوقانی س ۴ قولہ لا بد الخ قلت فی البطری عن مجاہد قال فیشر فیہ ثم قال البطری والذی قال مجاہد غیر بعید من الصواب لان اللہ اخبر انہ جعل النہار معاشا وفیہ الانتشار للمعاش ولکن النشور مصدر من قول القائل نشر فہو بالنشر من الموت والنوم کالشبیہ کما صحت الروایۃ عن النبی انہ کان یقول اذا اصبح وقام من نومہ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اھ

ص ۴۷ س ۱۱ قولہ پاک صاف کرنے کی چیز الخ قلت یشیر الی انہ بمعنی الآلۃ ولیس بمعنی مطہر باسمہ فمنی ن واعترض علیہ صاحب الکشاف بان الذی قالوہ ان کان شرح اللغۃ (ای من المعجمیین بمعنی مطہر) فی الطہارۃ کان سدیدا والا فلیس فعول من التفعیل فی شیء واقول ان الزمخشری سلم ان الطہور فی العربیۃ علی وجہین صفۃ کقولک ماء طہور ای طاہر واسم غیر صفۃ ومعناہ ما یتطہر بہ کالوضوء والوقود لفتح الواو وفیما یتوضأ بہ ویوقد بہ النار وعلی ہذا فالنزاع مدفوع لان الماء مما یتطہر بہ ہو کونہ مطہر الغیرہ اھ قلت مراد العلامۃ الزمخشری انہ ینبغی ان یراعی فی التفسیر اللفظ ایضا لا المعنی فقط لاسیما فی القرآن فانہ بلیغ معجز بلفظہ ایضا فلا یعبر بانہ بمعنی مطہر لئلا یشتبہ علی احد ان الفعول بمعنی الفعل بل یقال انہ للآلۃ او یقال انہ للمبالغۃ فی الطہارۃ ثم تحقیق ہذہ الآیۃ او البلاغۃ بان یطہر خیر وتامل۔

ص ۴۸ س ۱ قولہ ہونانی ن مصدر وضع للمبالغۃ موضع الحال والمعنی انہم یشون بسکینۃ وقار وتواضع لا یضربون باقدامہم ولا یخفقون بنعالہم اشرا وبطرا اھ ملخصا وقولہ رسلا ای قولا سدیدا وسلاما مصدر بمعنی السلامۃ ای سلیما وفی البطری عن مجاہد قالوا سلاما قال سدادا وعن الحسن قال حلما وان جہل علیہم لم یجہلوا اھ ملخصا وقولہ سجدا جمع ساجد وقیاما مصدر بمعنی الجمع او ہو جمع قائم کصیام جمع صائم۔

س ۵ قولہ سارت فی ن وامابمعنی بُست وفیہا ضمیر مبہم یفسرہ مستقرا والمخصوص بالذم وہو الرابط ایضا محذوف ای سارت مستقرا ومقاما ہی منظاہر ان الجملتین من قول الداعین وجوز جار اللہ ان یکون من کلام اللہ والتعلیلان معا ان یکونا متداخلین بان یکون قولہ تنہا سارت تعلیلا لقولہ ان عذابہا کان غراما وان یکونا متراد فین کل منہما تعلیل لقولہ ربنا اصرف قال المتکلمون التعلیل الاولی اشارۃ الی ان عقاب اہل النار مضرۃ خالصۃ والتعلیل الثانی اشارۃ الی کونہا دائمۃ وقد یفرق بین المستقر والمقام بان المستقر للعصاۃ من اہل الایمان والمقام للکفار الذین لا خلاص لہم منہا اھ ملخصا بلفظہ۔

ص ۴۹ س ۷ قولہ ستا بمعنی مصدر میمی۔

س ۹ قولہ الزور قال البطری واصل الزور تحسین الشیء ووصفہ بخلاف صفتہ حتی یخیل الی من یسمعہ او یراہ انہ خلاف ما ہو بہ والشرک قد یدخل فی ذلک لانہ محسن لاہلہ حتی قد یظنوا انہ حق وہو باطل ویدخل فیہ الغناء لانہ ایضا مما یحسنہ ترجیع الصوت حتی یستملی سامعہ ساعۃ والکذب ایضا قد یدخل فیہ لتحسین صاحبہ ایاہ حتی یظن صاحبہ انہ حق فکل ذلک مما یدخل فی معنی الزور فاذا کان کذلک فالعلی الاقوال بالصواب فی تاویلہ ان یقال والذین لا یشہدون شیئا من الباطل الخ اھ وقولہ کراما جمع کریم حال وفی ن ان یقال بکرم فان عمایشینہ اذا تنزہ وکارم نفسہ عن ذلک س ۱۱ قولہ سماعیا بمعنی اسم وامعی وہو جال وقولہ قرہ مصدر کما فی البطری وقولہ رہب لنا ع والمحذوف من ہب فاؤہ والاصل کسر الباء لان الواو لا تسقط الا علی ہذا التقدیر بخلاف سعید الا ان الباء فتحت من یہب لانہا خلقیۃ فہی عارضۃ فلذلک لم تعد الواو کما لم تعد فی یسع ویدع اھ وفی ن وتنکیر اعین مع ان المراد اعیانا مخصوصۃ ہی اعین المتقین لہذا اختیر جمع القلۃ لان اعین المتقین قلیلۃ بالاضافۃ الی عیون غیرہم وقلیل من عبادی الشکور وامالاجل تنکیر القرۃ فان المضاف لا سبیل الی تنکیرہ الا تنکیر المضاف الیہ ای یہب لنا منہم سرورا وفرحا اھ۔

ص ۴۹ س ۱۳ قولہ اماما فی ع انہ مصدر شکل قیام وصیام فلم یجمع لذلک اھ وقولہ الغرفۃ فی ن ای الغرفات فوحد اکتفاء بالجنس اھ ملخصا۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ العدل فی ن و نظیر القوام من الاستقامۃ السواء من الاستواء اھ قلت فالعدل بمعنی معتدل لان قولہ بین مستقرا کان سوء بمعنی مستوء وقولہ الاثام فی ع اسم للمصدر شکل السلام والکلام وقولہ یشہدون فی ن من الشہود الحضور اھ۔

ص ۵۱ س ۱ قولہ نقد کذبتم فی ن ای اذا کفرتم انی لا اعتد بعبادی الا بعبادتہم فقد خالفتم بتکذیبکم فسوف یکون لزاما۔ حاشیہ تحتانی قولہ بعنی اللازم فی ع ای ذا لزام او ملازما فاوقع المصدر موضع اسم الفاعل قلت ای عذابا ملازما فی تفسیر الملازمۃ وترک الموصوف من المبالغۃ فی تصور الوصف المہم مع الاختصار والا یخفی فسبحانہ ما احسن کلامہ۔

ص ۵۴ س ۱ قولہ باخ ای قال کما فی البطری عن ابن عباس وفی ن الخ الاہلاک س ۳ قولہ فکلمات فی ن وہذا ترتیب فی غایۃ الحسن کانہ قیل حین اغرقوا عن الذکر فقد کذبوا بہ وحین کذبوا بہ فقد خف عندہم قدر وحق فصار عرضۃ للاستہزاء وہذہ درجات من اضد فی الشقاوۃ فانہ یعرض اولا ثم صرح بالتکذیب ثانیا ثم بلغ فی التکذیب الانکار الی حیث یستہزئ اھ س ۵ قولہ کم انتباہی من الکشاف ان کلا قد دل علی الاحاطۃ بازواج النبات علی سبیل التفصیل وکم دل علی ان ہذا محیط مطرط الکثرۃ ثم قال فالحاصل ان خلق انواع یصدق بخلق فرد واحد منہ کما یصدق بخلق افراد کثیرۃ فقولہ کل زوج اشارۃ الی خلق کل نوع من انواع النبات وقولہ کم انتباہ اشارۃ الی کثرۃ افراد کل نوع منہ اھ

ص ۵۳ س ۱ قولہ رب اخاف الخ ن وقال الاکثرون الاقرب من حال الانبیاء انہم یعلمون اذا علمہم اللہ تعالی بالرسالۃ انہ سیکذبہم من ادانہا فلا معنی للخوف من القتل قبل الاداء نعم لو خاف بعد الاداء جاز وذلک لما جبل علیہ طبع الانسان من التنفر عن التقتل فیسأل اللہ الامان من ذلک اھ۔

س ۷ قولہ ولیا ای صبیا وذلک لقرب عہدہ من الولادۃ کذا فی ن۔ س ۱۱ قولہ تنہا فی ع فی موضع رفع صفۃ لنفسہ وحرف الجر محذوف ای بہا وقیل حمل علی تذکیر اولفظہ اھ وفیہ تنکیک الف الاستفہام محذوف ای اوتنکک اھ

ص ۵۴ س ۲۵ قولہ ابیت لغ فی ن الذی یختص بالمقام ہوان ما انا یطلب بہ حقیقۃ الشیء وماہیتہ وہذا ہو الذی قصدہ فرعون بسؤالہ ولم یعرف ان الماہیۃ لا تطلق علی ذاتہ تعالی اذ لا اجزاء لماہیتہ ولا تقدیریۃ ولا باہی وجہ فرض ضرورۃ انتہاء السؤال الیہ واستغنائہ عن الجواب من کل الوجوہ فلا یصح ان یسئل عنہ بما ہو ولا بکیف ہو ولا باہی شیء ہو ولا باہل ہو غیرہ ذلک ان ینبہ علی وجودہ الذی ہو اظہر الاشیاء بلوازمہ واشارۃ علی وجہ تعمیم الحل

کما یقال لمدبر السموات والارض وما بینہما ادا خص من ذلک بان یقال مثلا بکم ورب آبائکم الاولین وہو الاستدلال بالانفس ویقال رب المشرق والمغرب وما بینہما من الحیوانات المفروضۃ علی السماء من لدن طلوع

الکواکب الی خرقہا وبالعکس وہو الاستدلال لان آفاق وقد رامی فی الجواب الاول طریقۃ اللطف فتحم بقولہ ان کنتم تومنین ای ان کنتم مومنین بشیٔ قط فہذا اول ما تومنون بہ فلیکن ہو وعلامۃ وعلاشتہم فی الاخیر بقولہ ان کنتم تعقلون بین نسبوہ الی المجنون بعد ان تہکموا بہ بقولہ ان رسولکم اہ۔

ص ۵۵ س ۳ قولہ المدائن جمع المدینۃ۔

س ۵ قولہ ہل انتم الخ

فی ن استبطاء لہم فی الاجتماع وحث علیہ کقول الرجل لغلامہ ہلا انت منطلق اذا اراد ان یحثہ علی الانطلاق اہ۔ س ۹ قولہ انتم ملقون قلت فی اختیار اللفظ لہم اشارۃ الی تحقیر ما القوا کانہ شیٔ حقیر لا یلتفت الیہ کما فی روایت یحصل ذلک فی الاتقان وقولہ بعزۃ فرعون ای حلفا اہ۔ س ۱۱ قولہ لمن اسیر فی ن لا اسیر علینا فیما یتوعدنا بہ من القتل۔

س ۱۵ قولہ ان کنا اول المومنین قلت قیدہ الاولیۃ واتی ہذا لوقوع النعمۃ الکاملۃ وفی ع ان کنا ای لان کنا اہ۔

ص ۵۶ س ۱ قولہ انکم متبعون فی ن تعلیل للامر ای فیہیت تدبیر امرکم علی ان تستعدوا لیتبعکم فرعون وجنودہ الی ان یغشاہم من الیم ما یغشاہم اہ وفی الطبری یقول اوحینا الی موسی اذ تتادی فرعون فی غیبۃ ابی الا الاثبات علی طنینہ بعد ابادیناہ آیاتنا ان اسر بعبادی یقول ان سر بنی اسرائیل لیلا ان کنتم متبعون ان فرعون وجندہ متبوکم وقد تمک بنی اسرائیل یحولوا بینکم وبین الخروج من ارضہم ارض مصر اہ قلت یقرع صاحب ن وظاہرہ علی ان الجملۃ معللۃ وان جعلت معطوفۃ ط، فالتقدیر یکون العاطف محذوفا والحذف بغیر حاجۃ غیر محمود فافہم۔

س ۳ قولہ شرذمۃ قلیلون فی الطبری حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ (ابن مسعود) قال الشرذمۃ ستمائۃ الف (ای بہائۃ الف) وسبعون الفا اہ وفیہ یعنی بالشرذمۃ الطائفۃ وہی بعضۃ الباقیۃ من عقب شرذمۃ کل شیٔ بقیتہ القلیلۃ وقیل قلیلون لان کل جماعۃ منہم کان یزہا مستہ الفقلۃ فلما جمع الشامل وہو احد الصدیق لکثرۃ الشعفا ولا علی الخشیۃ عادۃ ولکن الصدیق الصادق احزن من الکبریت الاحمر وجوز ان یکون الصدیق بمعنی الجمع اہ۔

ص ۶۰ حاشیہ تحتانی قولہ الاستبصار فی ن انما ہو تمہید مقدمۃ لمطلب الفتح والحکومۃ۔

ص ۶۱ س ۳ قولہ علی ریح آیۃ قلت الباء للظرفیۃ والآیۃ العلامۃ کما رواہ الطبری عن سیدنا ترجمان القرآن ابن عباس ؓ واکثیرون حال من الضمیر فی تبتون کما فی ع وصلت فی الکشف مصنعۃ والعبث بستی کبناء مصنعۃ وجائز ان یکون ذلک البناء کان قصورا وحصونا مشیدۃ ذکر فیہ من مجاہد حصون وقصور، وجائز ان یکون کان تاخذ للمارۃ ولا اخبر بقطع العذر بای ذلک کان ولا ہو مما یدرک من جہۃ النقل اہ۔

س ۹ قولہ سواء علینا الخ فی ع ام لم نکن من الواعظین ہذہ الجملۃ وقعت موقع ام لم تعظ اہ قلت یشیر لفظ تکن وصیغۃ اسم الفاعل کما ذکرہ آیۃ الفاصلۃ۔

حاشیہ تحتانی قولہ تغرغر قلت لان الانہام والبین وغیرہما مما ذکر ہہنا من الحیوانات وفیہا تستعمل المعرفۃ علی الاصح وان کان استعمال لفظ العلم ایضا فی غیر مستنکر۔

ص ۶۲ س ۵ قولہ ندرع جمع زرع کشت کما فی ص۔ س ۱۸ قولہ انا بربنا الخ ایمان الخ توجیہ السوال بالجمع کی گئی کیونکہ یہاں شبہہ ہوتا ہے اس موقع پر اول دعوۃ الی الاصول مناسب تھی پھر دعوت الی الفروع کو کیوں مقدم کیا گیا پس یہ جواب دیا گیا اس شبہہ کا ورنہ ان اخلاق کا ازالہ بھی امر مہتم بالشان ہے اگرچہ کفر ہی کے اندر یہ اخلاق کیوں نہ ہوں۔

حاشیہ تحتانی یمین قولہ الجف بالضم تشویر فارسی ست شکوفہ خرما کما فی م وہو بمعنی منضعہ کما فی القاموس ایضا ای داخل بعضہا فی بعض وقولہ اشتہر بطر ودہما بمعنی فی ص بطر سخت شادی نمودن فی م مشترک بمعنی ہے۔

ص ۶۳ س ۹ قولہ الذکران قلت جمع ذکر کما فی ص

س ۱۷ قولہ جمن من خوب کثرت سے اگنے والی بیلی کھجوروں کے درخت جن میں گچھے خوب گندے ہوئے ہوں زیادہ بلند آور ہوتے ہیں کیونکہ گچھے گندھے ہوئے بوجہ کثرت پھل ہی کے ہوتے ہیں۔

ص ۶۴ س ۷ قولہ من المخربین فی ن تکون من جملۃ من اخرجناہ من بلدتہ ولعلہم کانوا یطردون من خالف اہ قلت فیہ مبالغۃ فی التعنیف کانہم قالوا من عادتنا الاخراج من خالفنا فلا نشرک ایضا وقد من القائلین فی ع ای لقال من القائلین ممن صفۃ للجر متعلقۃ بمحذوف واللام متعلقۃ بالخبر المحذوف وبہذا تخلص من تقدیر الصلۃ علی الوصول اذ لو جعلت من القائلین خبرا لم تحتج فی تعلقہا الی تقدیر اہ وفی ن اراد انہ کامل فی قلوبہم عصبیۃ للدین او انہ معدود فی زمرۃ من یعتد بہم کما تقول فلان من العلماء فیکون ابلغ من قولک ہو عالم اہ۔

ص ۶۴ س ۱۱ قولہ بالقسطاس فی ن قال فی الکشاف ان کان من القسط وہو العدل وجعلت السین مکررۃ فوزنہ فعلاس والافہو رباعی قلت ان کان مکررا فوزنہ فعلال ایضا اہ

حاشیہ تحتانی نیسار س ۳ قولہ نے قراءۃ الخ فی ن قال فی الکشاف قرأ اصحاب ایکۃ بتخفیف الہمزۃ وبالجر علی الاضافۃ وہو الوجہ ومن قرأ بالنصب وزعم ان ایکۃ ہو زن لیلۃ اسم بلد فتوہم قاد الخط المصحف فی ہذہ السورۃ وفی سورۃ ص ثم اعترض علیہ بان لیکۃ اسم لا یعرف قلت انہ لا یلزم من عدم العلم بالشیٔ عدم ذلک الشیٔ والظن بالمتواتر یجب ان یکون حسنا من ذلک اہ۔

ص ۶۵ س ۱ قولہ الجبلۃ فی الصراح آفریدش و آفریدگان قلت فہو اسم جمع وہو المراد ہنا فلا حاجۃ الی جعلہ بمعنی الخلقۃ ثم جعلہ بمعنی اسم المفعول اوتقدیر ذوی فافہم۔

س ۷ قولہ انہ لتنزیل الخ فی ن فائدۃ اخری لقولہ علی قلبک ای زنناہ بحیث تفہم ولو کان اعجمیا لکان نازلا علی سمعک ودن قلبک الظاہر من نقل ائمۃ اللغۃ ان القلب والفواد مترادفان اہ وفی ن ایضا قال جار اللہ انما کتب علی الواو علی لغۃ من یمیل الالف الی الواو ولذلک کتبت الصلوۃ والزکوۃ بالواو اہ حاشیہ تحتانی قولہ جمع اعجمی فی ع ولا یجوز ان یکون جمع اعجم لان مؤنثہ عجماء وشکل ہذا

للجمیع حیث التعمیم۔ س ۹ قولہ لمن اتبعک فی ن
زاد ہمنا لمن اتبعک کنایۃ عن سبب الوحی الی ان بعض
الجناح وہو التواضع ولین الجانب مختص بالمؤمنین
من عشیرتہ وانما لم یقتصر علی قولہ لمن اتبعک لان
کثیرا منہم کانوا یتبعونہ للقرابۃ والنسب
للالدین۔ س ۱۳ قولہ ہل انبئکم علی من الخ فی ن
قال فی الکشاف تقدیرہ اعلی من تنزل لیکون الاستفہام
فی صدر الکلام کقولک اعلی زید مررت قلت ہذا
تکلف بارد لان الاستفہام فی من ضمنی لا یصرح بہ
قط والافاک الکثیر الافک والاثیم مبالغۃ اثم۔
ص ۶۶ س ۱۷ قولہ ای منقلب فی ع ہو صفۃ
لمصدر محذوف والعامل ینقلبون ای ینقلبون انقلابا
ای منقلبا لا میل فیہ یعلم لان الاستفہام لا یعمل فیہ
ما قبلہ اھ۔
ص ۶۸ س ۲۶ قولہ وہ شعر نہیں ہے الخ
یعنی وہ نظم اس معنے مذکور کے اعتبار سے شعر
نہیں ہے لیکن چونکہ زیادہ تخیلات کا وجود نظم میں ہی
ہوتا ہے اس لئے قطع شبہہ کے لئے آپ کو قدرت نہیں
دیگئی اور اگر قدرت دیجاتی تب بھی آپ کا کلام مثل
شعراء مذمومین کے نہ ہوتا بلکہ لطیف اور حق ہوتا
لیکن شبہہ نہ کو ہٹایا رہتا۔

فائدۃ

فی لباب النقول اخرج ابن جریر عن عروۃ قال لما
نزلت والشعراء الی قولہ یا یفعلون قال عبد اللہ
بن رواحۃ قد علم اللہ انی منہم فانزل اللہ الا الذین آمنوا
الی آخر السورۃ واخرج ابن جریر والحاکم عن ابی حسن
البراد قال لما نزلت والشعراء الآیۃ جاء عبد اللہ
بن رواحۃ وکعب بن مالک وحسان بن ثابت فقالوا
یا رسول اللہ قد انزل اللہ ہذہ الآیۃ وہو یعلم انا شعراء
فانزل اللہ الا الذین آمنوا الآیۃ فذکرہم
رسول اللہ فقالہا علیہم اھ۔
ص ۷۰ س ۱ قولہ تتسلطون فی ع والطلاء فیہ
بلد من تاء افتعل من اجل السماء اھ قلت لا تعاد جمیعہا
حاشیہ تحتانی یسار س ۴ قولہ یزدل فی ن
اشارۃ بقولہ فانی غفور رحیم الی ان الخوف والامن لحق
المستشنی الا انہ منفی عنہ ایضا بسبب غفرانہ ورحمتہ فنفی
الخوف ثابت علی کل حال فہذا الاستثناء قریب من تاکید
المدح بما یشبہ الذم اھ۔
ص ۷۲ س ۱ قولہ او اعلی واو النسل فی ن یجوز ان
یقصد ایتاءہم من فوق للان الریح کانت تحملہن فی الہواء
فلذلک عدی بعلی اھ ملخصا واہل جمیع نملۃ کسائی البصراء
فی ع اوعلوا انی بضمیر من یعقل لانہ وصفہا بصفۃ
من یعقل فی ن وفی الآیۃ دلالۃ علی ان من سیر فی
الطریق لا یلزمہ التحرز وانما یلزم من فی الطریق التحرز
اھ قلت اذا لم یکن مسدورا او غیر مطلع ولعل الوجہ
ان المدار شیء علیہ التحرز وشغلہ بخلاف من فیہ۔
س ۳ قولہ منطق قلت مصدر وہو مصدر کما فی
منتخب اللغات۔ منہ عفا عنہ
حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ حتی ابتدائیۃ ای ما
بعدہ کلام مستانف وہی لا تجارۃ ولا عاملۃ فیرتفع ما بعدہا
ویلزمہا ان یکون ما قبلہا سببا لما بعدہا۔
حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ لا یطیقونکم فی ع
لان جواب الامر لا یؤکد بالنون فی الاختیار۔
حاشیہ تحتانی یسار س ۴ قولہ ضاحکا حال مقدرۃ
لانہ کرۃ لان التبسم مبدأ الضحک من ع
ص ۷۳ س ۱ قولہ مالی ارے فی ن
استبعاد منہ لانہ لا یراہ وہو حاضر فی الجند کان ساتر
ستترہ ثم لاح لہ انہ غائب فقال الخ وقولہ فضاہا ای قدیہا
کما فی ع فہو مصدر من باب التفعیل۔
س ۳ قولہ لنحکمنہ غیر بعید ای لنحکمن زنان بعید کما
فی ع و ن
ص ۷۳ س ۲۵ قولہ مراد اس سے نفی عادت کی الخ
قلت روی البغوی باسنادہ ضعیف کان صلی اللہ علیہ وسلم
اذا جری بہ الضحک وضع یدہ علی فیہ کما فی الجلالین الصغیر
فثبت انہ کان قد ینیلب علیہ الضحک ایضا۔
حاشیہ تحتانی س ۱ قولہ مجبور ای مخفی۔
ص ۷۴ س ۳ قولہ یرجعون فی ن من سیاق القول
کذلک یرجع بعضہم الی بعض۔ س ۲۱ قولہ ان کے
شہر کو الخ اور پہلے اس شہر کا نام مآرب تہا کما فی ن
ثم سمیت مدینۃ مآرب بسبا راجعہ وقولہ یقین فی بنا یقین
اسم مصدر بمعنے بیگمانی وہ مصدر یقین کسائی بصراں بمعنا
س ۷ قولہ رسلہ فی ن ومفعول مرسلۃ محذوف ای
مرسلۃ رسلا ہدیۃ وہی اسم المہدی کالعطیۃ اسم للمعطی
س ۳۰ قولہ بلا غنت فی ن وانہ مع وجازتہ مشتمل علی
تمام المقصود لان قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مشتمل
علی اثبات الصانع وصفاتہ والباقی نہی عن الترفع
والتکبر امرا بالانقیاد وللتکالیف کل ذلک بعد اظہار
المعجز برسالۃ الصدر۔ حاشیہ تحتانی یمین
س ۱ قولہ من الفتی فی ن من الفتیان فی السن وقیل الاکمل
فضلہ والقضاء فیہ وقولہ قبل فی مفردات الراغب
ولی قبل فلان کذا کقولک عندہ لیستعار ذلک للقوۃ
والقدرۃ علی المقابلۃ ای المجازاۃ قال لا قبل لی بکذا
ای لا یمکننی ان اقابلہ قال بجنود لا قبل لہم بہا ای
لا طاقۃ لہم علی استقبالہا ودفاعہا۔

فائدۃ

فی ن سؤال لم قدم سلیمان احمد والجواب انہا
لما وجدت الکتاب علی وساد تہا دلہم کمن لا حد الہا طریق
ورأت الحد حد ملست انہ من سلیمان وعین فتحت الکتاب
رأت التسمیۃ وانذاک قالت ما قالت او لعل سلیمان کتب
علی عنوان الکتاب انہ من سلیمان وعین فتحت الکتاب
رأت التسمیۃ والذاک قالت ما قالت او لعل سلیمان کتب
علی عنوان الکتاب انہ من سلیمان وعین فتحت عنوانہ اولا ثم
اخبرت بما فی الکتاب او لعل سلیمان قصد بذلک انہا
لو شمت لاجل کفرہا حصل الشم لسلیمان لا بصر تعالی اھ

فائدۃ

اذی اخرج الطبری عن ابی ہریرۃ مرفوعا کان
اصحابہ یصاحبہ سبا جینا اھ
ص ۷۶ حاشیہ تحتانی قولہ یعیر فی م عفرناک
اکو دکر دن۔
ص ۷۶ س ۱۵ قولہ ہان تم ہی اپنے اس ہدیہ الخ
یہ سختی کا برتاؤ اس لیئے کیا گیا کہ اس وقت الکی نیت ترک
تہی اپنے ملک کے بچاؤ کے لیئے اور ایمان کی تکلیف
سے علیحدہ رہنے کو اس ہدیہ سے استمالت قلب چاہتی
تہی ورنہ انبیاء کے اخلاق نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوتے
ہیں اور ابتداء ایسی سختی نہیں کیا کرتے ہیں۔
ص ۷۷ س ۹ قولہ توریت کا قلت فیہ اشارۃ الی
ان زمان سلیمان کان بعد وفات موسیٰ واتحاد زمانہما
ثبت۔ س ۱۹ قولہ کہ یہ میرا ملک قلت فی ن ان الشخص
الشار الیہ بالذی یجب ان یکون معلوما للمخاطب
ولیس سوی سلیمان ویدل علیہ ظاہر قول سلیمان ایضا ہذا
من فضل ربی اھ محصلا۔ وقولہ سلیمن قلت فیہ اشارۃ
الی مقصد کمال اتباعہ علیہ الصلوۃ والسلام وقولہ لجۃ
فی ص لجۃ الماء منلہ۔ حاشیہ تحتانی قولہ المتردد الخ
قلت المراد بہا المتسویۃ فقط وان لزمہ التلبیس ایضا
باعتبار ملاحظۃ القرائن۔
ص ۷۸ س ۸ قولہ لینبئنہا ن التبییت العزم
علی اہلاک العدو لیلا۔
ص ۸۰ س ۵ قولہ حدائق جمع حدیقۃ البستان
علیہ حائط من الاشجار الا حاطۃ دونہ بہجۃ الحسن والنضارۃ
لان الناظر یبتہج بہ وانما لم یقل ذات بہجۃ علی تاویل الجمع
لان المستشہد جماعۃ حدائق کما یقال المنار ذہبت کذا
فی ن وقولہ قرارا ای مقرا او ذات قرار۔
ص ۹ قولہ المضطر فی ن الذی مراوہ من فقر
او مرض فالجاء الی التضرع ..... الی اللہ سبحانہ
وانہ استمال من المضرور وہو اسم جنس یصلح للواحد وللجمع
فلا یلزم من الآیۃ ہما یتبین جمع المضطرین وکشف السوء
کالبیان لقولہ یجیب للمضطر اھ لمخالفتہ لیکون ان
یخرج الجواب ہذا المذکور عن السؤال الواردومن
ان المضارع للاستمرار فما معنے یجیب فان المضطر
لا یجاب مستمرا دوما وتقریرہ ظاہر لکن یلزم علیہ ان
بعض المضطر یجب ان یجاب بدائم ان ہذا ایضا غیر
ثابت وغیر واجب فالجواب الصحیح ان الاجابۃ مقیدۃ
بارتفاع الموانع وہی متفقۃ ابدا کذلک القی فی رمی
بغیر تفکر۔ س ۱۱ قولہ قلیلا ما تذکرون قلت ای تذکرون
تذکرا قلیلا ما وما زیدت طلبا لمبالغۃ فی القلۃ۔
ص ۸۱ س ۳ قولہ دآبۃ فی ع ہو سلوف
علی الاصح سمی بہ لکثرۃ من غیر تکلیف فعل فجری
مجری القوۃ کیسر۔ حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ
منتقلع قال فی الکشاف ہذا علی لغۃ بنی تمیم یقولون
المستشنی المنتقل علی البدل اذا کان المبدل منہ فعلا
یقولون مالی الدار احد الا حمارا یزید الا حمار یذکر کذا فی ن
حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ بتباشیر الخ فی ن

عن الکشاف ان معنی البیت ان کانت ایسا غیر انیا فیفیہا فیہن بنار للعقول بخلوہا عن الانیس اھ حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ ادرک فی ن من قولہم ادرکت الثمرۃ لان تلک غایتہا التی عندہا تتم ص ۸۱ س ۳ قولہ عمون فی ج والاصل عیون استثقلت الضمۃ علی الیاء فنقلت الی المیم بعد حذف کسرتہا اھ

ص ۸۱ س ۳ قولہ اذا لخ فی ن قال النحویون العامل فی اذا ما دل علیہ انا لمخرجون وہو مخرج و لم انما ذہبوا الی ہذا التکلف بناء علی ان ما بعد ہمزۃ الاستفہام وکذا ما بعد ان واللام لا یعمل فی ما قبلہا لان ہذہ الاشیاء تقتضی صدر الکلام اھ ملخصا۔

س ۷ قولہ عاقبۃ فی ن اما مصدر کالعافیۃ واما اسم غیر صفۃ کالذبیحۃ واما صفۃ والتاء للمبالغۃ اھ ملخصا

ص ۸۳ حاشیہ فوقانی س ۳ قولہ شیء الخ نے بالطبری لقیس علی بنی اسرائیل اکثر الذی الحق فی اکثر الاشیاء التی اختلفوا فیہا وذلک کالذی اختلفوا فیہ من امر عیسیٰ فقالت الیہود فیہ ما قالت وقالت النصاری فیہ ما قالت وتبرأ کل فریق منہم فہو لاء من ہو لاء وہو لاء من ہو لاء وغیر ذلک من الامور التی اختلفوا فیہا اھ۔

ص ۸۴ حاشیہ فوقانی س ۶ قولہ سمی الصرف فی ع ویجوز ان تتعلق (ای عن) بالمعی و یکون المعنے ان المعی صدر عن ضلالتہم اھ قلت فتبکون الہدایۃ غیر متضمن لمعنے الصرف۔

ص ۸۴ س ۵ قولہ ان الناس فی ع لعلے بان الناس اھ ملخصا۔ س ۹ قولہ خیر منہا فی ن وبیان الخیریۃ بالاضعاف وبان العمل متقص والثواب اتم وبان فعل السیدۃ مبنیۃ دین فعل العبید بون بعید اھ

ص ۸۶ س ۲۲ حاشیہ فوقانی قولہ جیز لہ قلت ہو ماخوذ فی ن قال اہل المناظرۃ ان الاجسام کما تکون ذوات حرکۃ حرکۃ سریعۃ مثلا نحو واحد فی الستۃ تکون بطیئۃ عند الناظر انہا واقفۃ مع انہا تمر مرا عنیفا فاخبر سبحانہ ان حال الجبال یوم القیمۃ کذلک تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب اھ۔

ص ۸۸ س ۵ قولہ شیعا جمع شیعۃ کما فی النہایۃ

س ۹ قولہ نہم فی ع یتعلق بنری ولا یتعلق بیحذرون لان الصلۃ لا تقدم علی الموصول۔

س ۱۳ قولہ قرۃ عین لی ولک فی ن قال النحویون قرۃ عین خبر مبتدا محذوف ای ہو (او ہذا) ولا یقری ان یجعل مبتدأ ولا تقتلوہ خبرا لان الطلب لا یقع خبرا الا بتاویل اذ قلت ہو فی ہذہ العلامۃ الطبری وتاویل الطلب ان المقصود منہ اخبارہم بہ لم یقتلوہ لکان قرۃ عین۔

فائدۃ روی الطبری عن ابن عباس مرفوعا والذی یحلف بہ لو اقر فرعون ان یکون نقرۃ عین کما اقرت لہذا للہ بہ کما ہدی بہ امرأتہ ولکن اللہ حرمہ اھ وقولہ فار فاروی الطبری عن ابن عباس قال فار فامن کل شیء الا من ہم موسیٰ فہو من بین الاقوال ونحوہ ما اختارہ المفسر العلام فلیتدبر وعلیہ اجرہ۔ و قولہ حرمنا فی ن التحریم ہہنا مستعار للمنع لان من حرم علیہ شیء فقد منعہ وفی ن یستعرضہ یطلب بضرۃ بصباح ومساء الخ۔ س ۲۴ قولہ تیسر الجواب الخ یہ تو شبہہ مذکورہ کے جواب تھے لیکن مصلحت اس میں یہ معلوم ہوتی ہے کہ اُجرت نہ لینے میں یہ شبہہ ہوتا کہ بوجہ شفقت مادری ایسا کرتی ہیں پس ان ہی کا فرزند ہے۔

ص ۹۱ قولہ یاتمرون فی ن والائتمار التشاور لان کل واحد من المتشاورین یامر صاحبہ بشیء او یشیر علیہ بامر اھ۔

ص ۹۲ س ۳ قولہ تزدوان فی ن ای تغتان وتطردان اغنما ہما وحذف مفعولہ لان الغرض تقریر الذود لا المذود وکذا فی بیضون ولا تسقی المقصود ہو ذکر السقی لا السقی وکذا فی قراءۃ من قرأ حتی یصدر من الاصدار ای حتی یصدر الرعاء مواشیہم الغرض بیان الاصدار اھ محصلا وملخصا۔ س ۱۱ قولہ ان خیر فی ن قال النحویون جعل القوی الامین اسما لکونہ معرفۃ مع کونہ نکرۃ ای من جعل افعل التفضیل المضاف اسما لکونہ قریبا من المعرفۃ وکون الکمال العنایۃ حاصلا بسبب التقدیم ورد الفعل ہو اشارت بمقتضی الی الملک اھ

فخر قد جرب عرف اھ۔ س ۱۹ قولہ خلاف اولی الخ اورد ہ اولی یہ تھا کہ اسقدر زور سے گھونسا نہ مارا جاتا جس سے اُس کا کام تمام ہو گیا اور کچھ روز اُس حربی کو اور مہلت دیجاتی کیونکہ احتمال تھا کہ وہ ایمان لے آتا۔ حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ فلا صدد ان الخ قلت ویمکن ان یقال ان المقصود المبالغۃ فی عدم العدوان فی ایفار ثمانی نج واثنی ذکر استطرادا۔

فائدۃ فی ن استدل الفقہاء بالآیۃ علی ان لحاق الزیادۃ بالثمن والمثمن جائز وعلی ان عقد النکاح لا یفسدہ الشروط التی لا یوجبہا العقد اھ۔

ص ۹۴ س ۱۳ قولہ رداً فی ن اسم بایعان من ردأتہ ای اعنتہ فعل بمعنے مفعول بہ ویصدقنی صفۃ والمراد تصدیق اخبیان یذب ویجادل عنہ ان یقول صدقت فان ہذا المقدر لا یفتقر الی البیان والفصاحۃ اھ۔

ص ۹۵ س ۵ قولہ اوقدلی الخ فی ن لم یقبل الطبع فی الآجر لان ہذہ العبادۃ احسن ولان فیہ تقلیل المفتتن وقد کان اول من عمل الآجر فرعون اھ

ص ۹۹ س ۱ قولہ انہ الحق فی ن تعلیل للایمان بہ لان کونہ حقا من اللہ یوجب الایمان بہ وقولہ انا کنا من قبلہ مسلمین بیان لقولہ آمنا بہ لان ایمانہم احتمل ان یکون قریب العہد وان یکون بعیدہ فاخبروا ان ایمانہم بہ متقادم اھ۔ س ۳ قولہ مرتین فی ع فی موضعین اھ قلت فاصل الکلام یؤتون اجرہم ایتارین۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ حرما الخ توضیح بمانی ع عداہ بنفسہ لان معنی تمکن تجعل وقد صرح بہ فی قولہ ولم یروا انا جعلنا حرما اھ قلت والاظہر ان التمکین بعدی لمن قال فی الصراح یقال مکنہ اللہ من الشیء وامکنہ بمعنے۔

ص ۱۰۱ س ۱ قولہ ثم ہو الخ فی ن ومعنی ثم فی قولہ ثم ہو یوم القیمۃ تراخی حال الاحضار عن التمتع لا تراخی وقتہ عن وقتہ وتخصیص لفظ المحضرین بالذین احضروا بالعذاب امر عرفت من القرآن ویمکن ان یقال ان فی اللفظ اشعارا بان الاحضار مشعر بالتکلف والالزام وذلک لا یلیق بمجالس اللذۃ والانس وانما یلیق بمواضع الاکراہ والوحشۃ فلیتامل

ص ۱۰۲ س ۵ قولہ الخیرۃ فی ن ما کان لہم الخیرۃ بیان لقولہ ویختار والخیرۃ من التخییر کالطیرۃ من التطیر نے انہ اسم مستعمل بمعنے المصدر وہو التخییر وہو بمعنے التخیر کقولہم عمدۃ خیرۃ الصدر من خلقہ۔

ص ۱۰۳ س ۱ قولہ علیکم اللیل فی ن قال اہل البرہان ختم اللیل علی النہار لان ذہاب اللیل بطلوع الشمس اکثر فائدۃ من ذہاب النہار بدخول اللیل۔

ص ۱۰۳ حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ سرمدا فی ن الدائم المتصل من السرد والسیم زائدۃ اھ

ص ۱۰۴ س ۳ قولہ ان قارون الخ فی ن اسم اعجمی اھ۔ س ۷ قولہ لا تفرح ای لا تترک۔ س ۱۳ قولہ حظ فی ن الحظ الجد وہو النجبت وقولہ ویمکن فی ن اصلہ الدعاء بالہلاک الا انہ قد یستعمل فی الردع والزجر بطریق النصح والاشفاق وفی ع مفعول فعل محذوف ای الزمکم اللہ ویلکم۔

س ۸ قولہ کرتہ الخ احترز عن الکنوز فی الاموال المدفونۃ فی الارض ولا یتصور لہا مفتاح واجیب بان ظاہر الکنوز وان کان من جہۃ العرف ہو المال المدفون الا انہ قد یقع علی المال المجموع فی المواضع التی علیہا اغلاق وایضا لا استبعاد فی ان یکون موضع المال المدفون بیتا تحت الارض له غلق و مفتاح کذا فی ن ملخصا

ص ۱۰۷ س ۱ قولہ سعادتی فی ن ووجہ التکثیر ظاہر لان کثیرا یؤثر کانت سعادۃ الرشان لغلبۃ المسلمین وظہور عز الاسلام وابلہ ذل اہل الشرک حزبہ۔

س ۳ قولہ ان یغیرکوا فی ن ان من خواص ان مع الفعل وان مع جزیرہ سدا مسد مفعولی افعال التقلیب

س ۵ قولہ صدوا فی ن قال الامام فخر الدین الرازی فی وقت نزول الآیۃ کانت الحکایۃ عن قوم قریبی العہد بالاسلام فی اول ایجاب التکلیف وکن قوم مستدیمی الکفر مستمرین علیہ فقال فی حق الاولین الذین صدوا بالفعل المبنی عن التجدد وقال فی

حق الآخر یع ویسلمن الکاذبین بالعصمۃ المبنیۃ عن الشبہات وانما قال یوم ینفع الصدقین صدقہم بلفظ اسم الفاعل للدلالۃ علی ان الصدق یوسد قدیتسع فی قلوب المؤمنین بخلاف اوائل الاسلام اھ وقولہ لم حسب الخ فی ن معنی الاضراب ان ہذا الحسبان اشنع من الحسبان الاول للدلالۃ علی ذلک یقدر انہ لا یحسن لاجہالۃ وہذا لتعین انہ لا یجازی بمساویہ ولہذا ختم الآیۃ و نے الآیۃ الابطال قول من ذہب الی ان التکالیف ارشادات والایعاد علیہ ترغیب وترہیب ولا یوجب من اللہ تعذیب۔ **حاشیہ تحتانی**

یسارس ۱ قولہ عرض من التفعیل بمعنی الترعرض قولہ خلص من الخلاص بمعنی رستن۔

ص ۱۱۰ س ۱ قولہ بالیس لک بہ علم فی ن کقولہ مالم ینزل بہ سلطانا ای لامعلوم لتعلق العلم بہ

فائدۃ قدروی الامام احمد فی مسندہ مرفوعا بسند صحیح لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق کما فی الجامع الصغیر **س ۵ قولہ** فتنۃ الناس فی ن لم یقل عذاب الناس لان فعل العبد ابتلاء من اللہ اھ قلت والتفنن والفرق بین عذاب اللہ وبین ایذاء الناس ظاہر۔

ص ۱۱۰ س ۲۸ قولہ من السدی الخ قلت اخرجہ الطبری عن ابن عباس وانما نقلتہ لانہ یحتمل ان یکون السدی ہذا ہو السدی الصغیر محمد بن مروان وفیہ کلام کثیر حتی قال بعض اہل الحدیث انہ یضع الحدیث ولیس ہو فی مسند الطبری وان کان السدی ہذا غیر الصغیر وغیرہ اثنان فلا بأس بہ۔

ص ۱۱۱ س ۷ قولہ الطوفان قال الطبری و کل ماکثیر فاش طلم فہو عند العرب طوفان سیلا کان او غیرہ وکذلک الموت اذا کان فاشیا کثیرا فہو ایضا عندہم طوفان اھ۔

ص ۱۱۲ س ۱ قولہ اذقال فی ن وجوزان یکون اذ ابراہیم معطوفا علی نوحا قادرہ علیہ ان الارسال قبل الدعوۃ تکلیف یکون وقت الدعوۃ تخلفا للارسال واجیب بان الارسال امر ممتد الی اوان الدعوۃ او المراد ارسلناہ حین کان صالحا للان یقول لقومہ اعبدوا اللہ اھ

س ۷ قولہ اولم یروا الخ فی ن ای الم یعلموا بالبرہان السیر القائم مقام الرؤیۃ کیف یبدئ اللہ الخلق ثم یعیدہ اما ابداء الخلق المطلق فلان الخلوق علی ہذہ الرتبۃ خالق اول فتہی الیہ سلسلۃ المخلوقات وما خلق لا من شیء بل کیفیۃ فہ کالمشاہد المحسوس فانازی النطفۃ وقت فی الرحم فدارت علیہا الافلاک حتی حصلت خلقا آخر واما الاعادۃ فلانہا امہون فی القیاس العقلی ولہذا ختم الآیۃ بقولہ ان ذلک علی اللہ یسیر وجہ اشارۃ الی العلم الحدسی الحاصل من غیر طلب امر مبنیا قل یسیروا فی الارض ای ان لم یحصل لکم الحدس المذکور فسیروا فی قطار الارض وتفکروا فی تکون الموالید الثلثۃ المعاون والنبات والحیوان حتی یفضی بکم النظر الی البیان فالآیۃ الاولی اشارۃ الی ما ہو کالمرکوز فی الاذہان ولہذا قال بطریق الاستفہام اولم یروا الآیۃ والآیۃ الثانیۃ امر بالنظر المؤدی الی العلم والایقان علی تقدیر عدم حضور ذلک البیان والبیان والمقال اولا کیف بدئ بلفظ المستقبل وثانیا کیف بدأ بلفظ الماضی لان العلم الحدسی حاصل فی کل حال واما العلم الاستقرائی فلا یفید یقین الا فیما شاہد وتتبع فکانہ قیل ان لم یحصل لکم العلم بان اللہ بدئ کل حال موصوف بالابداء والاعادۃ فانظروا فی اصناف الخلوقات حتی تعرفوا انہ کیف بدأ ثم لتستدلوا من ذلک علی انہ ینشیء النشأۃ الثانیۃ فہذا عطف علی المعنی اھ

ص ۱۱۳ س ۳ قولہ من ولی ولا نصیر فی ن لان الرکن الشدید الذی یستند الیہ الماعلی الشخ او ما یدفع والاول اہہل للطریقین فلذلک قدم الولی علی النصیر اھ۔

ص ۱۱۳ س ۷ قولہ لآیت الخ فی ن وانما قال ہناک ای فی قصۃ نوح آیۃ للعالمین وہہنا آیات لقوم یؤمنون لان تلک السفینۃ بقیت اعواما حتی مر علیہا الناس ورأوہا فحصل العلم بہ بکل احد ونقول ایضا وفی تکریرہم اشارۃ الی ان الغفلۃ منہم دالا فاسباب التذکرۃ حاصلۃ اھ۔

س ۳ قولہ ماخلق اللہ الخ فی ع ما نافیۃ وموضعہ نصب بتیفکروا والنفی لایمنع ذلک اھ ملخصا وقولہ بلتقدیر بہم متعلق بکافرون واللام لاتمنع ذلک کذا فی ع وقولہ اکثر ہم ای اکثر صفۃ مصدر محذوف وما مصدریۃ۔

ص ۴ س ۱ قولہ السوای اسم کان وہی تانیث الاسوء ای العقوبۃ السوای اھ۔

ص ۴ س ۵ قولہ یبلس فی ع لم تستعمل متعدیا۔

س ۷ قولہ ومنتزہ فی ن عندہم کل ارض ذات نبات وماء۔

ص ۵ حاشیہ تحتانی یمین قولہ قدم الظہر علی العصر فی ن والتنبیہ علی فضل صلوۃ العصر والعمل فی تقدیم الاعتراض المذکور علی العشی اشارۃ الی ہذا

ص ۶ س ۱ قولہ من آیتہ ای ومن آیاتہ وفی ن ثم لتبعید الرتبۃ واذا للمفاجاۃ ای ثم فاجأتم وقت کونکم بشرا اھ وفیہ ما محصلہ ان تقریر الآیۃ بان الترابیۃ البعد الاشیاء عن درجۃ الاحیاء لکثافتہ والبرودۃ ویبسہ والحیاۃ بالحرارۃ والرطوبۃ ولکدورتہ والروح نیر ولطفہ وخفۃ الارواح ولسکونہ والحی متحرک حساس۔

ص ۶ س ۳ قولہ لتسکنوا الخ فی ن ولا یلزم منہ ان لا یکن مخلوقات للعبادۃ والتکلیف لان تخصیص الشیء بالذکر لا یدل علی نفی ما عداہ فقد یکون الشیء مختصا باثنین وجعل ہیا لامرین علی ان النعمۃ ما کانت تتم علینا الا بتکلیفہن فلولا خوف العقاب لتمردت النسوان علی ازواجہن اھ قلت وفیہ اشارۃ الی ان اصل الخلق بالمرأۃ ہو لیکون الیہا الاخذ منہ منہا بل ہی تابعۃ لہ۔

س ۵ قولہ ومن آیتہ خلق السموات الخ فی ن لما ذکر دلائل الانفس انتہا ودلائل الآفاق واعظمہا خلق السموات والارض فان خلق المرکبات قد یسبق بعض الجملۃ الی ما فی الہناصر من الکیفیات والی

حبس السفینۃ حصلت بعد ذلک فبا بہن الناس فکانت آیۃ للعالمین او اما تبصرہ النار فلم یبق من ذلک الزمن فظہر لکن بعدہ الا بطریق الایمان بہ اھ وقولہ فی الحوق الدنیا فی ع بالحصلۃ انہ متعلق بموجودۃ مصدرا۔

س ۲۲ قولہ فداء سوا احقر کے نزدیک یہ قید واقعی ہے کیونکہ ان لوگوں کا یہی خیال تھا کہ غیر اللہ ہمارے ناصر ہونگے۔

ص ۱۱۵ س ۱ قولہ متحرک الخ فی اعراب القرآن نے قول الاخفش ہی فی موضع نصب وجر وموضع نصب فتسلط علی الموضع لان الاضافۃ فی تقدیر الانفصال کما لو کان المضاف الیہ ظاہرا اھ۔

حاشیہ فوقانی س اخیر قولہ یعنی الخ قلت یصح ایضا ان یکون علی اصل معناہ ویکون المراد بالایمان بالیوم الآخر ہو الترغیب بلفظ الرجاء الخ تنبہ۔

ص ۱۱۶ س ۹ قولہ العنکبوت فی ع والنون فی العنکبوت اصل والتاء زائدۃ لتوہمہا فی جمعہ مناکب اھ قلت وبقع علی الذکر والانثی کما فی القاموس۔

ص ۸۸ س ۲۱ قولہ مشرک قلت لان السورۃ مکیۃ وما کان فیہا الا المشرکون۔

ص ۱۱۹ س ۳ قولہ وقوانی ن امرأۃ اھ قلت وان فیہ تہکما ایضا حیث امر وا بذوق النار کذوق الطعام۔

ص ۱۲۰ س ۱ قولہ الذین آمنوا فی ن فان کانت الاضافۃ للتشریف کقولہ عینا یشرب بہا عباد اللہ فقولہ الذین آمنوا صفۃ موضحۃ وان کانت للتخصیص فہی صفۃ ممیزۃ **س ۳ قولہ** غرفا مفعول ثان کما فی ع

حاشیۃ المجلد التاسع من التفسیر

ص ۲ س ۱ قولہ من بعد فلبثہم فی ع المصدر مضاف الی المفعول۔

ص ۳ س ۱ قولہ یعلمون ظاہرا الخ فی ن ای فی بیان ہذا بذاک اشارۃ ان العلم بامور الدنیا کالجہل المطلق وفی تنکیر ظاہرا اشارۃ الی قلۃ علمہم بظاہر الدنیا

مافی السموات من المتحرکات والانصالات والسمار
والارض فلا یجد مدامن ان یقول انہا بالقدرۃ اللہ تعالیٰ
س ۹ قولہ یریکم البرق فی ن فاضمران وسکن
البارد بعد ضہا وانزل الفعل منزلۃ المصدر کما فی قول
السائر سمع بالمعیدی خیر من ان تراہ قیل لما کان
البرق من لوازم السحاب التی تجدد زمانا دون زمان ذکر بلفظ
المستقبل ولم یذکر معہ ان اھ

س ۹ قولہ من الذین فرقوا فی ع ہو بدل من المشرکین
باعادۃ الجار اھ وفی فتح الباری وجہہ الآیۃ وای قیموا
الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین ہما استدل بہ من یری
تکفیر تارک الصلوۃ لما یقتضیہ مفہومہا وجیب بان المراد
ان ترک الصلوۃ من افعال المشرکین فورد النہی عن
التشبہ بہم لان من وافقہم فی الترک صار مشرکا وہی
من اعظم ما ورد فی القرآن من فضل الصلوۃ اھ قلت
حمل علی ما حمل لیطابق بینہ وبین قولہ من قال لا الہ الا اللہ
دخل الجنۃ ولقولہ الاسلام یعلو ولا یعلی ولم یقل فلا
تکونوا الخ وبیان استقلال الصلوۃ والتوحید فافہم
والحدیث الاول رواہ الامام السیوطی بسند صحیح والثانی
رواہ الامام السیوطی ایضا بسند حسن۔

ص ۹ س ۱ قولہ اذا فریق منہم فی ن لم تقل اذا ہم
یشرکون کما فی اخر المنکبوت والکلام ہناک مع اہل
الشرک وہہنا مع الناس کلہم ولیس کل الناس کذلک
واسناد التکلم الی الدلیل مجازا کما تقول نطقت الحال
بکذا اھ ملخصا وفی ع والسلطان یذکر لانہ بمعنی الدلیل
ویؤنث لانہ بمعنی الحجۃ۔

س ۷ قولہ ذا القربی فی ن والمناوأل ذا القربی لم
تقل القریب لیکون مضافی معناہ ولایشتبہ بالقرب
المکانی وفیہ ان القرابۃ امر لہ دوام بخلاف السکنی وکون
من ابناء السبیل فی قوۃ فات ذا القربی ودون ان
یقولوا فات ہذہ الاصناف حقوقہم تشریف لذوی
القرابۃ حیث جعل الصنفین الآخرین تابعا لہم علی
الاطلاق اھ۔ س ۱۳ قولہ ہل من شرکائکم الخ فی
ن قال جار اللہ من الاولی والثانیۃ والثالثۃ کل
واحدۃ منہن مستقلۃ التاکید تسجیل علیہم بتجہیل عبدتہم

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ التفات فی ن
عن العلامۃ الزمخشری کانہ قال ذلک لنواصہ وملئکۃ
وہو امر لہم من ان یقول انہا بالقدرۃ اللہ تعالیٰ
محذوف ای ہم المضعفون بہ۔

ص ۱۱ س ۵ قولہ یعید عون فی ن ای تبعید عون

ص ۱۱ س ۱۳ قولہ نوۃ وغیرہ الخ فی البطری عن
ابن عباس قال ہو الیطی الناس بنہم بعضہم بعضا
یعطی الرجل الرجل العطیۃ یریدان یعطی اکثر منہا اھ

ص ۱۲ س ۲۷ قولہ لیکن جمیعا الخ اس سے
یہ شبہہ نہ ہو کہ جزائے اعمال صالحین عمل کو باعمل
دخل نہیں ضرور دخل ہے مگر فی الجملہ کہ کہ اول تو
عمل کا کما حقہ پورا ہونا سخت دشوار ہے کچھ نہ کچھ
خرابی باقی رہ جاتی ہے دوسرے توفیق عمل محض احسان
خداوندی ہے جس پر عمل موقوف ہے پس عامل کی طرف
سے عمل میں بہت تھوڑا دخل ہے لہذا مدار جزا نیک
فضل ہو ہوا فہم اور یہی مطلب ہے اس حدیث کا
جس میں دخول جنت محض بفضلہ تعالیٰ مذکور ہے
یعنی اعمال استقلالا دخول جنت میں مؤثر نہیں بین

حاشیہ فوقانی س ۳ قولہ عمل فی ن یوطؤن
کما یسوی الراقد مضجعہ اھ

ص ۱۳ س ۱ قولہ من آیتنی فی ن ولم یذکر المجیب
اہل العلم لما مر ان الکریم لا یذکر لاہانۃ سببا ویذکر
لاظہارہ سببا ومن قرأ علی التوحید فللدلالۃ علی
الجنس ومن قرأ علی الجمع فلما لانہ اراد الجنوب والشمال وہما
وہی ریح الرحمۃ دون الدبور التی ہی للعذاب وقد لا یاتی
اکثر الریاح نافعۃ والضارۃ کالسموم قلیلۃ جدا اتی
الاحیانا واما ان الریاح اذا اجتمعت واشتدت مرت بالسحاب
حتی صارت ریحا واحدا اضرت بالاشجار والابنیۃ وقلعتہا
واذا تفرقت وصارت ریاحا اعتدلت ونفعت اھ

ص ۱۴ س ۱ قولہ مصفرا فی ن لم تقل مصفرۃ لان
تلک الصفرۃ عاہۃ وقیل فراۃ السحاب مصفرا انہ
اذا کان کذلک لم یطروہ قولہ یظلونا فی الاعراب ای یظلون
لانہ جواب الشرط وکذا ارسلناہ بصیغۃ ارسل اھ

حاشیہ فوقانی س ۹ قولہ من قبلہ الخ اما تاکید

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ لفظ التشبیہ
ای اداتہ س ۱۳ قولہ اقلام فی ن واقلام الجمیل
لا اقلام مدادہا لان نقصان المداد بالکتابۃ اظہر
من نقصان القلم وانما لم تقل حکم المصدر علی جمع الکثرۃ
للمبالغۃ اذ یفہم منہ ان کلمات اللہ لا تفنی کتبتہا البحار
فکیف بکلہا اھ۔

ص ۲۴ س ۵ قولہ موج فی ن وانما وحد الموج
وجمع الظلل وہی کل ما اظلک من جبل وسحاب لان
الموج طلیعۃ الجیش وہی مقدمۃ الواحد یرکی لہ صعود ونزول کالجبال الثابتۃ
اھ س ۷ قولہ ختار کفور قلت وفیہ تاکید علی المبالغۃ شاۃ
الی ان الجحود جنایۃ شدیدۃ حیث یکون مباشرۃ اختارا
کفورا۔

ص ۳۶ س ۳ قولہ الغرور قال البطری وجمع الیمین
ہو امر غر الانسان من شی کما کانا کان شیطانا کان مجنونا
او انسانا او دنیا واما الغرور بضم الیمین فہو مصدر
من قول القائل غررتہ غرورا اثم روی عن مجاہد
وقتادۃ والضحاک مثلہ۔ الیمن العلام۔

حاشیہ تحتانی س ۳ قولہ علی المصدریۃ ای
جزاء شیئا حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ
فی تاکید الخ ای باتیانہا الکیۃ وتنکیر شیئا وتعمیمہ
فی ن ما ملخصہ وذکر تخصیص فی غایۃ الشفقۃ والجنۃ
وہما الوالد والولد لیستلزم منہ عدم الانتفاع بغیرہما
بالاولی وقیل انما اوردت الثانیۃ تاکیدا لان لا یظن
من شانہ ان یکون جازیا عن والدہ لما علیہ من الحقوق
والوالد یجزی شفقۃ لا وجوبا وفیہ ایضا فی لفظ
المولود دون ان یقول ولا ولدہ تاکید آخر لان الولد
یقع علی ولد الولد ایضا بخلاف المولود فانہ لم یرد
منک فکانہ قیل ان الواحد منہم لو شفع لاحد لا لاجل
الذی ولد منہم تقبل شفاعتہ فضلا ان یشفع لہم فوق
ص ۲۷ س ۱ قولہ منزل الغیث ہنا یدل علی
قوۃ شبہہ الظرف بالفعل لانہ عطف علی قولہ منذہ
کذا یقول ابن جنی وغیرہ کذا فی ع
ص ۳۰ س ۷ قولہ تجانی الخ فیہ ترغیب عظیم
لصلوۃ اللیل وسنی ن عن سعید تا علی رفہ۔

المقام ینقل الاقوال فیہ لیختار الناظر ما عندہ اہل
واحسن فقال الطبری وکان ہو لا الذین اصابہم البرد
ہہنا الغیث من عبادہ من قبل ان ینزل علیہم من
قبلہ للبسین واختلف اہل العربیۃ فی وجہ تکریر من
قبلہ وقد تقدم قبل ذلک قولہ من قبل ان ینزل علیہم
فقال بعض نحوی البصرۃ ردد من قبلہ للتاکید نحو
قولہ فسجد الملئکۃ کلہم اجمعون وقال غیرہ لیس ذلک
کذلک لان من قبل ان ینزل علیہم حرفا لیس من
الثانیۃ قال فکانہ قال من قبل التنزیل من قبل المطر
فقد اختلفتا واما کلہم اجمعون فکذا بہا جمعین لان کلا یکون
اکدا ویکون توکیدا وہو قولا جمعون والقول عندی فی
قولہ من قبلہ علی ما جاء تاکیدا اھ وفی الاعراب الاولی
ان تکون الہاء فیہا للسحاب والریح او للمکث والمعنی
وان کانوا من قبل نزول المطر من قبل السحاب او الریح
فتتعلق من بمنزل اھ۔

ص ۱۶ حاشیہ فوقانی س ۲ قولہ مشاہدۃ
فی ن وذلک ان الموعود بہ عدا اذا ضرب لاجل یستکثر
الاجل ویرید تعجیلہ والموعود بہ عید اذا ضرب لاجل یستقل
المدۃ ویرید تاخیرہا اھ۔

ص ۱۸ س ۳ قولہ ولی مستکبرا الخ قلت تولیتہ ذی
گردانیدن کما فی فلکنتاح ای ذکر المفعول قد جاء بمعنی
برگردانیدن کما فی ص ایضا مفعلی ہذا مفعول محذوف
ای وجہہ ومستکبرا حال من ضمیر الفاعل فی ولی۔

ص ۲۰ س ۱ قولہ لقمن فی ع اسم اعجمی وان وافق
العربی فان لقمانا مفعالا من اللقم۔

س ۱۱ قولہ بات بہا اللہ فی ن ابلغ من قولہ لیعلم اللہ ففیہ مع العلم بمکانہ اظہار القدرۃ علی الاتیان
بہ اھ۔

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ تخصیص الاصباغ
قلت وبہذا ورد الحدیث المرفوع الصحیح الذی اخرجہ
الحاکم فی المستدرک اعظم الناس حسنات یوم القیامۃ زوجہا
واعظم الناس حسنات الرجال ارسالہ وقولہ شبیکۃ ای بیت
ص ۲۱ حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ صفحۃ
وجہک فی المنتخب صفحۃ اوجہہ بشرہ وذاتہ۔

جبنی فنجانی عن الوساد ۞ خوفا من النار والعار
من خاف من سکرۃ التایا ۞ لم یدر مالذۃ الرقاد
قد بلغ الزرع منتہاہ ۞ لابد للزرع من حصاد
وفی ماثبت بالسنۃ عن عائشۃ رض فی مع النبی ﷺ
یامن لایشبع من خبز العشیر ۞ یامن لمختار المصیر السیر
یامن لہ نیم اللیل کلہ ۞ من خوف عذاب یوم السعیر
وفی ن وفی لام التملیک فی ایہم مزید تشریف ایذان
بانہم لایخرجون منہا کما لایخرج المالک من ملکہ۔

ص ۳۱ حاشیہ فوقانی سطر اخیر قولہ جوز واقلت من الجنازۃ لامن الجرد وفی الصراح جنازیۃ وجنزیۃ بمعنے اھ۔

ص ۳۲ س ۱ قولہ من لقائہ وجعلنہ ہدی الخ فی الطبرانی مرفوعا فی قولہ تعالیٰ وجعلنا ہدی لبنی اسرائیل الخ قال جعل موسیٰ ہدی لبنی اسرائیل وفی قولہ فلاتکن فی مریۃ من لقائہ قال من لقاء موسیٰ ربہ کذا فی الاتقان

س ۲ قولہ لما صبروا فی ع ظرف والعامل فیہ جعلنا منہم **س ۷ قولہ** الجرز الخ فی ن وہی التی جرز نباتہا ای تقطع اما لعدم الماء وامالانہ رعی وازیل قال ابن عباس رض ولایقال للتی لانبت کالسبلخ جرز بدلالۃ قولہ فنخرج بہ زرعا وفیہ ایضا وانا لقادرون الانعام بہا علی النفس لان الزرع لایصلح اولہ الا للانعام والمایحدث الجب فی آخر امرہ وقال فی طہ کلوا وارعوا انعامکم لان الاکل وقع من النبات اعم من الزرع وکثیر منہ یصلح للانسان فی اول ظہورہ مع ان الخطاب لہم فتاسبان تقیدوا اھ۔ **س ۲۶ قولہ** صبروا الخ اگرچہ تمامی اسرائیل امام نہیں کیے گئے لیکن کسی قوم میں کسی ایک شخص کا بھی امام ہونا ساری قوم پر انعام ہی جیسا کہ ظاہر ہے

ص ۳۳ س ۹ قولہ طریق ہلاکت سے مطلب یہ ہے کہ کفار کی ہلاکت خاص ہیئت پر ہوتی ہے کہ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ مبتلائے غضب الٰہی ہو کر ہلاک کیے جاتے ہیں بخلاف مصائب صلحا کے کہ ان کا باوجود صلاحیت حال وشکر اُن کے رفع درجات وغیرہ کی غرض سے مصائب پہنچتے ہیں جس سے ناظر کو تمیز وفرق دونوں

الراغب الاب الوالد ویسمی کل من کان سببا فی ایجاد شئی او اصلاحہ او ظہورہ اباولہ لکن یسمی النبی ابا المؤمنین قال اللہ تعالیٰ النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم وفی بعض القراءات وہو اب لہم وروی انہ قال لعلی رض انا وانت ابوا ہذہ الامۃ والی ہذا اشار کل سبب ومنقطع یوم القیمۃ الا السبی والنسبی اھ قلت حدیث کل سبب الخ اورد ہ السیوطی باسانید فی الجامع الصغیر ثم صححہ وفی النہایۃ لابن الاثیر النسب بالولادۃ والسبب بالزواج وفی مفردات الراغب ایضا ویقال لکل ما کان اصلا لوجود شئی او سببہ او اصلاحہ او مبدئہ ام وسمی اللہ تعالیٰ ازواج النبی امہات المؤمنین لما تقدم فی الاب والام قیل اصلہ امہۃ تقولہم امیہۃ امہات واما میۃ وقیل اصلہ من المضاعف لقولہم امات واما میۃ اھ ملخصا۔

س ۱۲ قولہ تنظیم من قلت ولہذا لم تعد التحریم الی بناتہن کما فی النیسابوری۔

ص ۳۸ س ۱ قولہ من نوح قلت لم یذکر قوم لان نوحا کان اصلا ثانیا للناس بعد الطوفان وخلق آدم کان للعمارۃ ونبوتہ کانت ارشادا للاولاد ولہذا لم یقع فی زمانہ اہلاک قوم ولا تعذیب کما فی زمن نوح والتعصوص فی المقام ذکر من کان من الانبیاء اکمل فی آثار النبوۃ من حیث کثرۃ امتہم من الاعداد وغیرہا مع کونہم من اولی العزم واما تورثنا قلیلا فعلی ن ای فیطیعا وہو مستعار من وصف الاجرام۔

ص ۳۹ س ۳ قولہ الناجہ جمع نجرۃ وہو منتہی الحلقوم وفی ن وانما جمع الفلوس مع ان الفلس مقصد لان المراد انواع مختلفۃ۔ **س ۷ قولہ** یشرب فی ع لانہ صرف للتریف وزنا وللعدل وفیہ التانیث۔

س ۹ قولہ من قطار قلت جمع قطر بالضم بمعنے کرانہ کما فی م۔ **حاشیہ تحتانی یمین س ۹ قولہ** الایۃ بالکسر فتح الثانی بمعنے بیشتر کما فی ہذہ المعتبر للعلام بیشتر شد فی ہذہ الایۃ بمعنے فتح الثانی کما فی الدر المختار

حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ کتب الخ فی اللام ۱۲ ووجہہ انہ راس آیۃ فشبہ بالواخر الآیات المطلقۃ فتسامحی رؤس الآی اھ

صوتوں میں حاصل ہو سکتا ہے وقولہ ونیز الخ یہ دلیل مستقل ہے **س ۱۷ قولہ** تقاضا کرتے ہو الخ اُن کے سوال کا جو جواب تھا یعنی یقین یوم جس کو وہ دفعتاً کرتے تھے اُس سے اعراض کر کے یہ جواب دیا گیا کیونکہ اول تو وہ سوال استہزاء وتکذیب پر مبنی تھا جو قابل جواب نہیں دوسرے اون کے لیے وہ جواب باصل بے سود تھا لہذا جواب کا وہ عنوان اختیار کیا جس میں تخویف وتہدید ہے اور اگر وہ غور کریں تو اُنکے لیے مفید دارین ہے اور اگر توجہ نہ کریں تو اُنہا نت اور اخبار عن الجزاء ہو جو اُن کے سوال کا مقتضا ہی فسبحانہ ما احسن کلامہ

ص ۳۴ حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ الروایات الخ قلت جو سیر ہذا الجرح عند المحدثین لم یوثقہ احد ولکن تفسیر الآیۃ لایتوقف علی روایتہ فلا باس بنقلہا تائیدا۔

ص ۳۵ س ۱ قولہ رجل فی ن ومعنی التنکیر فی رجل زیادۃ من الاستغراقیۃ اشاکید کانہ قیل جہل اسوء لنوع الرجال ولا لواحد منہم قلبیین التبتہ اھ وما قولہ تظہرون منہن الخ ففی ن ایضا کنایۃ قال بتاء مبنی بہمزۃ الظہار ہدی بن یقضین معنے التباعد دانا کنوا عن البطن بالظہر لکایدکروا البطن الذی یقارب الفرج فکنوا عنہ بالظہر الذی یلازمہ لانہ عمودہ وبہ قوامہ اھ۔ **حاشیہ تحتانی یسار س ۶** قولہ خطر فی النہایۃ لابن الاثیر فی حدیث سجود السہو حتی یخطر الشیطان بین المرء وقلبہ یرید الوسوسۃ وفی سنہ حدیث ابن عباس رض فقام نبی اللہ یا یصلی فخطر خطرۃ فقال المنافقون ان لہ قلبین اھ۔

ص ۳۷ س ۱ قولہ النجادلی الخ قال الامام الزاہد الثقۃ العلام ابن جریر الطبری قدس سرہ حدثنا ابن وکیع قال ثنا حسن بن علی عن ابی موسیٰ اسرائیل بن موسیٰ قال قرأ الحسن ہذہ الآیۃ انجی اولیائہ المؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم قال قال الحسن قال النبی انا اولی بکل مؤمن من نفسہ قال الحسن وفی قراءۃ ابی الا ولی بالمؤمنین من انفسہم وہو اب لہم حدثنا بشر قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادۃ قال الحسن فی قراءۃ ابی النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وہو اب لہم اھ وفی بعض نسخ

ص ۳۹ س ۱۱ قولہ کان عبد اللہ مسئولا قلت محمول علی المبہود والواجبۃ۔

ص ۴۰ س ۳ قولہ لہم فی ع ہذا لازم واشتہ جمع شحیح وانتصابہ علی الحال۔ **س ۷ قولہ** صداع صدیہ کذا فی ن۔ **س ۹ قولہ** باذون فی ع جمع باذ ای خاضعین الی الہبوط ویسمی الاون حال۔

س ۱۱ قولہ لمن کان الخ فی الاعراب قیل ہو بدل من ضمیر المخاطب باعادۃ الجار ومنع منہ الاکثرون لان ضمیر المخاطب لایبدل منہ فعلی ہذا یکون ان تتعلق بمحذوف ای ویکون نفعہا ولا تتعلق باسوۃ لانہا قد وصفت **س ۱۳ قولہ** صدق اللہ ورسولہ الخ انما اظہر الامین مناسب تقدم ذکرہا سلاکیکون تغییر الواحد عن اللہ وغیرہ اھ قلت حسن غیر خفی۔

حاشیہ تحتانی یسار س ۴ قولہ النحو قلت فیہ وجہ آخر ایضا فی ن قال جار اللہ تقدیر الکلام من یعصکم من اللہ ان اراد بکم سوءا ومن یعصکم بسوء ان اراد بکم رحمۃ فاختصر الکلام کقولہ تستقلد اسیفا ورجاء ی ومستقلا رجاء ہ۔

ص ۴۱ س ۳ قولہ لینظم فی ع یجوز ان یکون حالا وان یکون مفعولا بہ ای مفعولا ثانیا ولم یتا لحال اھ وقولہ القتال مفعول ثان یقال کفاک الشئ۔ **س ۵ قولہ** فریقا الخ فی ن واناقدم مفعول تقتلون لان القتل وقع علی الرجال وکانوا مشہورین وکان الاقتناء بحالہم اشد ولم یکن فی الاسورین ہذا الاقتناء بل بقتلہم بناء علی الاسر اشد لانہ لو قال وفریقا تاسرون فاذا سمع السامع قولہ وفریقا سلبا ظن انہ یقال بعدہ مطلقون اولا یقیدون علی الاسر ثم یقتل ہذا قدم قولہ وانزل علی قولہ وقذف وان کان قذف الرعب قبل الانزال وذلک ان الاہتمام والغرض بذکر الانزال اکثر اھ۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ سیمتہ بکسر ہر دو صاد وسکون یای اول وفتح یای ثانی کذا فی م

ص ۴۴ س ۱ قولہ سراحا اسم من التسریح کالبلاغ من التبلیغ کما فی ص ملصلا۔

س ۳۳ قولہ اجرا عظیما فی ن والمراد بالاجر العظیم کبرہ بالذات وحسنہ بالصفات ودوامہ بحسب الاوقات فان العظیم لایطلق الاعلی الجسم الطویل العریض العمیق الذاہب فی الجہات فی الاستدادات الثلاثۃ۔ س ۵ قولہ بینۃ قلت قید الفاحشۃ بہا لان ازواجہ لایکنہا لسبب ارتفاع التکلف عنہ وشدۃ مخالطتہن بہ ان یتبین من ان یفعلن فعلا لایکرہ صلی اللہ علیہ وسلم کراہۃ مطلقۃ فانہ امر شدید وتکلیف مالایطاق ولایکلف اللہ نفسا الا وسعہا فمعنی حتہن مثل ذلک الفعل نعم یمکن الاجتناب عن الایذاء المستند بہ قطعا وسہولۃ فنہی عنہ ووعد علیہ وانما یلزم علی ہذا التقریر ان اطلق الفاحشۃ علی اکراہۃ الخفیفۃ فقلت لاباس فیہ فان الایذاء الخفیف بالنسبۃ الیہ امر شدید منکر فاحشۃ فان شانہ اعلی وارفع من ذلک فافہم

ص ۴۵ س ۳ قولہ کاحد من النساء ای ن کقولک لیس فلان کاحاد الناس ای لیس فیہ مجرد کونہ انسانا بل فیہ وصف اخص یوجد فیہ لایوجد فی اکثرہم کالعلم او العقل او النسب وبالحسب قال جار اللہ احد فی الاصل بمعنی واحد وہو الواحد الذی وضع فی النفی العام مستویا فیہ المذکر والمؤنث والواحد وما وراءہ والمعنی اذا استقریت امۃ النساء جماعۃ جماعۃ لم توجد منہن جماعۃ واحدۃ تساوین فی الفضل اھ والامر فی قولہ قلن امراۃ حاۃ قالہ الطبری وقرن فی ع ویقرأ بالفتح وہو من قررت بالمکان اقر فیہ وحذفت احدی الرائین وانما فتحت القاف علی لغۃ فی قررت اقری فی المکان اھ۔ س ۷ قولہ تطہیرا فی ن وانما اکد ازالۃ الرجس بالتطہیر لان الرجس قد یزول ولم یطہر المحل بعد اھ قلت یعنی علی سبیل الکمال والا ازالۃ الرجس مستلزمۃ للطہارۃ۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۶ قولہ لایاتین مسجدا الخ قلت فیہ نظر قوی فان النساء کن یاتین فی المسجد ویصلین معہ ثم انہن عایشۃ رض بعد وفاتہ قال الاان یقال ان اباہریرۃ فہم النہی عن اتیان المسجد من قولہ تعالی وقرن فی بیوتکن کما اول علیہ اول قولہ ان اللہ تعالی انہی النساء ان یخرجن وامر من یقرن فی بیوتہن الخ قالہ المفسر

ص ۴۹ س ۲ قولہ اہل بیت الخ ایک روایت طبری میں ہے جس سے اس آیت کا نزول بعد دعائے نبوی معلوم ہوتا ہے سو احقر کے نزدیک تطبیق دو طرح پر ہو سکتی ہے اول یہ کہ اس آیت تطہیر کا نزول دوبار ہوا ہو ایک بار تو ازواج مطہرات کے باب میں جیسا کہ سیاق کلام اس پر دال ہے اور دوسری بار اس کا نزول حضرات پنج تن کی شان میں ہوا ہو اور دوسری بار کا نزول روایات ذیل سے مستنبط ہوتا ہے ففی الطبری حدثنی محمد ابن المثنی قال ثنا بکر بن یحیی بن زیان العنبری قال ثنا مندل عن الاعمش عن عطیۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ نزلت ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فی وفی علی وحسن وحسین وفاطمۃ رض انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا وفیہ ایضا حدثنا ابن حمید قال ثنا عبد اللہ بن عبد القدوس عن الاعمش عن حکیم بن سعد قال ذکر نا علی بن ابی طالب رض عند ام سلمۃ قالت فیہ نزلت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا قالت ام سلمۃ جاء النبی الی بیتی فقال لاتاذن لاحد فجاءت فاطمۃ رض فلم تستطع ان تدخل الیہا فجاء ابیہا فجاء الحسن رض فلم تستطع ان تمنعہ ان یدخل علی جدہ وامہ وجاء الحسین رض فلم تستطع ان تمنعہ فاجتمعوا حول النبی علی بساط فجللہم بعبی اعلہ بکساء کان علیہ ثم قال ہؤلاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا فرلت ہذہ الآیۃ ہم حول البساط قالت فقلت یا رسول اللہ وانا قالت فوالذی بعثہ بالحق نبیا انہ لعلی خیر اھ دوسری توجیہ یہ کہ آیت قبل دعائے نبوی نازل ہوئی ہو جیسا کہ مسلم میں ہے اور پھر دوسرے موقع پر حضور نے اوسی آیت کو پڑھ دیا ہو اور راوی سمجھا ہو کہ یہ آیت بعد دعا کے نازل ہوئی ہے یہ دوسری توجیہ حضرت مولانا کی فرمودہ ہے۔

ص ۵۰ س ۱ قولہ ان المسلمین الخ فی ن قال علماء العربیۃ فی الآیۃ عطفان احدہما عطف الاناث علی الذکور والآخر عطف مجموع الذکور والاناث علی مجموع قبلہ الاول یدل علی اشتراک الصنفین فی الوصف المذکور وہو الاسلام فی الاول والایمان فی الثانی الی آخر الاوصاف والثانی من باب عطف الصفۃ علی الصفۃ فیؤل معناہا الی ان الجامعین الجامعاتہ لہذہ الطاعات اعد اللہ لہم اھ۔

ص ۵۱ حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ تعبیۃ الخ قلت والافاصل تعدیۃ بنفسہ کما فی قولہ تعالی او یسکنہ۔ حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ اسم فاعل نسع ای آخرہم اھ وقولہ ایختم بہ نوع کما یختم بالطابع

ص ۵۴ س ۵ قولہ شاہدا فی ن وہی حال مقدرۃ ای مقبولا لوک عند اللہ لہم ولیسلم کما یقبل قول الشاہد العدل اھ وقولہ اذنہ فی ن ویمکن ان یکون قولہ باذنہ متعلقا بمجموع الاحوال ای جتہیلہ او تیسیرہ اھ قلت او بامرہ۔ س ۱۰ قولہ سمانی الخ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ موقع معاطبہ کا نہ تھا اس لیے کہ اگر یہ مراد ہو تو سراسر عبث ہو گا وہو محال منہ تعالی بلکہ آپ کے اجتہاد کی توجیہ ہے کہ آپ نے یہ سمجھا کہ ایسا کیا ہم گو واقع میں وہ نامناسب تھا فافہم۔

ص ۵۶ س ۱ قولہ اذا نکحتم المؤمنات فی ن وتخصیص المؤمنات بالذکر دون الکتابیات ایذان بانہن اولی تجییر بہن للنطفۃ وفی قولہ ثم طلقتموہن تنبیہ علی انہ تفاوت فی ہذا الحکم بین قربۃ العہد من النکاح وبین بعیدۃ العہد منہ فاذا لم تجب العدۃ علی البعید العہد فلان لاتجب علی القریبۃ العہد اولی وفی قولہ فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا دلیل علی ان العدۃ حق واجب للرجال علی النساء فان فیہ حفاظۃ الاولاد والنطف وانہ ان لایسقط باسقاط ما فیہا من حق اللہ تعالی ایضا ومعنی تعتدونہا تستوفون عددہا تقول عددت الدراہم فاعتددتہا بمعنی کلتہ فاکتالہ اھ ملخصا

س ۵ قولہ وامراۃ مؤمنۃ فی ع فی النصب وجہان احدہما اعللنا فی اول الآیۃ وقدرہ ہذا قوم وقالوا اعللنا ماض ان وہبت ہو صفۃ للمرأۃ مستقبل واعللنا فی موضع جواب الشرط لایکون ماضیا فی المعنی وہذا لیس بصحیح لان معنی الاحلال ہہنا الاعلام بالحل اذا وقع الفعل علی ذلک کما تقول ابحت لک ان تکلم فلانا ان سلم علیک الوجہ الثانی ان تنتصب بفعل محذوف ای وہبت لک امراۃ اھ۔

ص ۵۷ س ۱ قولہ ترجی من تشاء وتؤوی الخ فی ن وہما خبران فی معنی الامر

ص ۵۹ س ۱۹ قولہ یہودیات ونصرانیات الخ قلت احترازا عن المجوسیۃ والوثنیۃ فانہا لاتحل للنبی وللامۃ لانکاحا ولاملکا۔

ص ۶۰ س ۲۰ قولہ وسوسے الخ

اور اسی طرح یہ وسوسہ بھی نہ کیا جاوے کہ نبی کی شان تو شدت زہد کی ہوتی ہے اور کثرت ازواج اس کے خلاف اور طریق اہل دنیا کا جو ہوا پرستی میں مشغول ہوتے ہیں اس لیے کہ جناب رسول اللہ میں قوت بہت زیادہ تھی جس کے لئے شدت حاجت الی النساء الکثیرہ لازم ہے حتی کہ کسی روایت میں چالیس مرد دن سے کم قوت ثابت نہیں اور زیادہ کی کئی روایات موجود ہیں اور قوت ایک امر محمود ومطلوب ہے سو آپ نے تو بہت تھوڑی ازواج پر کفایت کی اور اپنی حاجت کو رد کر دیا جو آپ کے زہد عن الدنیا پر صریح دلیل ہے اور روایات قوۃ بخاری شریف سے حاشیہ پر توشیح سے منقول ہیں۔

ص ۶۱ س ۱ قولہ ان یؤذن لکم قلت الا مہملۃ

س ۵ قولہ فاسئلوہن فی ن وثانی مفعولی فاسئلوہن محذوف وہو متاع المدلول علیہ بما قبلہ قولہ اطہر لقلوبکم ای لاجل قلوبکم اھ ملخصا۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ من ثم رح قلت والافاصل تعدیۃ بنفسہ اذا کان مستعلیا فی ہذا المعنی فی القاموس اذن لی فی الشیء اباحہ اھ ملخصا

ص ۶۲ س ۱ قولہ لایضع فی ن ای لااثم فاکتفی بتغییر

التفسیر الکبیر عند الحجاب لما امر اهل الرجل بالسؤال من وراء الحجاب فیفهم کون المرأة محجبة عن الرجل بالطریق الاولی وعند الاستئناس رقال لا یتبع مقیمین فرض الحجاب عنهن فالرجال ولی بذلک قدم نبی الاخوة لان نبی الاخوات آباؤهم لیسوا کالمحارم خالات ابنائهم فقد یصفن الابن خالته عند ابیه فتی ذلک فوهم مفسد قد وجبت استاذن عن تتبعه المحرمیة اهـ ملخصا۔

س ۳ قولہ اتقین اللہ قال جار اللہ فی نقل الکلام من الغیبة الی الخطاب فی قولہ اتقین فضل تشدید وبعث علی سلوک طریقة التقوی فیما امرن به من الاحتجاب کانه قیل ولیکن علمکن فی الحجاب احسن مما کان واتقن خیر محجبات بفضل سرکن علمکن اهـ۔

ص ۶۳ س ۱ قولہ ان اللہ الخ فی ن اخا قال ہناک ہو الذی یصلی علیکم وملئکته وقال ہھنا ان اللہ وملئکته یصلون لیلزم من تعظیم النبی ذلک لان افراد الواحد بالذکر وعطف الغیر علیه یوجب تفضیلا للمذکور علی المعطوف فکانه ہی ذات شرف للملئکة بتعظیمهم مع نفسه بواسطة صلاتهم علی النبی ولم یؤکد الصلوٰة بانا اکتفی بها لانها کانت مؤکدة بقوله ان اللہ وملئکته یصلون الخ ملخصا۔

س ۷ قولہ مدخول بہا ای قلت انظر ابرانه غیر صواب فان علة التحریم التی ہی عدم الدخول بہا وغیرہا فالصواب تحریما ایضا واللہ تعالیٰ اعلم والمسئلة ظنیة۔

ص ۶۴ حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ من بعدی فی قلت فی النہایة فی حدیث الافک قوله علیه السلام من یعذرنی فی رجل قد بلغنی عنه اذاه فی اهلی الخ وفی الحدیث من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاه فی اهلی فکان من یقول بعذرانه کنایة علی سوء صیته فلا یلزم نسبة ذکره فی تحقیق الاعذار۔

ص ۶۵ س ۱ قولہ من جلابیبهن فی ن ومعنی التبعیض فیه ان المرأة تجلبب بعض ثوبها فتقتصر علی واحد منها او یرخی طرف من الجلباب الذی لها اهـ۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ اعراء الخ فی ن وہو جائز من قولہم اغریت الکلبة بالصید اهـ۔

وفی ن ایضا والمرجفون ہم الخائضون فی اخبار السوء من غیر حقیقة سمی بذلک لکونه خبرا مستمرا لا غیر ثابت من الرجفة وہی الزلزلة۔ حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ عدة بالضم وتشدید الدال المفتوحة۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ حال مقدرة الخ لا یجوز ان یکون حالا مما قبلهما لانها شرط وما بعد الشرط لا یعمل فیما قبله کذا فی ع۔

ص ۶۹ س ۱ قولہ حملها الخ فی ن ویمکن ان یقال قیلها اشارة الی ما فی التکلیف من الثقل والی ما یستحق علیه من الاجر لو حملها کما امر والی حیث امر والا عزم وجزم۔

ص ۷۰ س ۱ قولہ لیعذب الخ فی ع اللام متعلق بحملها۔

ص ۷۱ س ۵ قولہ لا اصغر فی ن اما ذکر الاکبر مع ان الاصغر بہ اللائق بالسیاقة لسلا یتوہم متوہم ان الصغائر تبعث لکونها تلی الاکبر فانی فلان الی اثباتة اهـ حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ ضمن الخ قلت فی ن وقد اشار المصنف بهذا الی ان قولہ الیها الی ان الاعمال السالحة مقبولة فقد منتهی الشیء الی الشیء ولا تفیده فیه والتفصیل به اهـ ملخصا۔

ص ۷۲ س ۱ ایری الذین الخ فی ع الذی نزل مفعول اول والحق مفعول ثان وہو فصل۔

س ۳ قولہ العزیز الحمید فی ن قد صفة الهیبة وان الکلام مع منکری البعث۔ س ۵ قولہ مزقتم قلت مصدر بمعنی التمزیق وقولہ افتری فی ن وقد استطلت همزة الوصل فی قولہ افتری فی ع الخ ہمزتین وہو مبنی القیاس اهـ ملخصا۔

س ۸ قولہ الظلم فی ن والی ان معناه وہو ما انتم بالضلال وبس غیره فی القرآن تعجیبا للجواب وتعقیبا لکل الشبهة۔ حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ ایا تاویله قلت یحتج الیه لعدم جواز عطف افعل علی ما لا یصلح للفعولیة۔ س ۵ قولہ اکلم فی ن خلق جدید تمال الطبری فکسران ولم یعمل فیکم فیما وکن ابتدائیها ابتدائیا لان النبأ خبر وقول فالکسر فی ان لمضمنه الحکایة فی قولہ یکلم دون لفظه کانه قیل یقول لکم انکم لفی خلق جدید

وفی الاعراب لعامل فی اذا ما دل علیه خبر ان ای اذا مزقتم بعثتم والعامل فیه ینبئکم لان اخبارہم بالبعث وقت تمزیقهم لا تمزقتم لان اذا مضافة لیها ولا یعمل ما بعد ان لا یعمل فیما قبلها واجازه قوم فی الظروف اهـ حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ تقریر الخ قلت یحصل اجمالا من هذه العبارة المذکورة فی ن فتری علی اللہ کذبا ان کان لیعتقد خلافه ام به جنة ان کان لا یعتقد خلافه اهـ۔

ص ۷۴ س ۵ قولہ محاریب جمع محراب کذا فی الطبری وتماثیل جمع تمثال وجفان جمع جفنة بقدور جمع قدر بالکسر فی ن وعین وذکر الجفان کان یلیق فی النفس ان هذه الاطعمة کیف تکون قدورا فاذکرانها قدور اطیبات حاشیہ تحتانی یمین س ۸ قولہ والطیر فی ع فیه تبعیة او بدا صدا معطوف علی محل جبال الخ قلت فان قوله جبال منصوب بتقدیر افعل الخ

فی اللیل والنہار اھ محصلا

ص ۸۳ س ۳ قولہ فزاد الضعف من اضافۃ المصدر الی المفعول تقدیرہ فاد لنا کم ان یجازوا الضعف کذا فی ن۔

ص ۸۴ س ۱ قولہ ایاکم فی موضع نصب بمحذوف ویجوز ان یکون خبر کان وفیہ دلالۃ علی جواز تقدیم خبر کان علیہا اذا کان معمول الخبر بمنزلتہ کذا قال ابو البقاء رح

ص ۸۵ س ۷ قولہ فرادی فہو علی غیر قیاس کانہ جمع فرد ان اطلق افراد جمع فرادی کذلک علی غیر قیاس کانہ جمع فرد ان

ص ۸۸ س ۱ قولہ فلا فوت فی رع ای فلا فوتہم وفی ن ای فلا یفوتون اللہ ولا یسبقونہ اھ

س ۵ باشیاعہم قلت جمع شیعۃ کما فی مفردات الراغب

وفی زیادۃ تولکما فاعل باشیاعہم تاکید لا یقدح العناد کانہ قیل ہذا عادۃ اللہ تعالی عامۃ بجمیع من کفر لا یقبل خلافا حاشیہ تحتانی یمین

س ۳ قولہ التناوش فی رع من ناش یناش اذا تناول

ص ۸۹ س ۳ قولہ فاطر السموات فی رع

الاضافۃ محضۃ لانہ للماضی لا غیر فانہا حامل الملکۃ ای لیست اضافۃ اسم الفاعل الی المعمول اھ منہ

کذلک فی اجود المذہبین واجاز قوم ان یکون غیر محضۃ علی حکایۃ الحال وقنی نفست لا تجتہ اھ ملخصا

س ۵ قولہ یبقح اللہ الخ فی ن وفیہا دلالۃ علی ان رحمۃ سبقت غضبہ من جہۃ تقدیم الرحمۃ ومن جہۃ بیان الضمیر فی القرینۃ الاولی بقولہ من رحمۃ و الاطلاق فی قولہ ما یمسک اھ

ص ۹۰ س ۱ قولہ بل من خالق غیر اللہ فی رع ہو صفۃ تخالق علی الموضع وخالق مبتدأ والخبر محذوف تقدیرہ کم وبرزکم صفۃ تخالق اھ محصلا وفی ن قولہ لا آلہ الا ہو جملۃ معترضۃ لا محل لہا اھ

ص ۹۱ س ۱ قولہ فلا تذہب الخ فی ن وفیہ صلۃ تذہب کما تقول لک علیہ جنایۃ ہو بیان للحسرات علیہم ولا تعلیق لتحسرات المفعول لاجلہ لان المصدر لا یعمل علیہ صلتہ اھ۔

ص ۹۲ س ۱ قولہ اللہ الذی فی ن ہو من الالتفات الموجب للتہویل والتعظیم۔

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ باعتبار مایؤل الخ فی ن وتاویل آخر ہو ان یراد لا یطول عمر انسان ولا ینقص من عمر ذلک الانسان بعینہ الا فی کتاب صورۃ ان یکتب فی اللوح ان عمر ان ع او وصل الرحم فعمرہ اربعون سنۃ وان عمر بن الآخرین فعمرہ ستون کان الغایۃ واذا افرد فعمرہ اربعون فقد نقص من تلک الغایۃ اھ۔

ص ۹۵ س ۱ قولہ الفقرا الخ فی ن ومعنی تعریف الخبر المقصد الی انہم جنس الفقرا مبالغۃ وذلک ان افتقار الانسان الی اللہ جعلا لاموال المعاش وآجلا لنعیم الآخرۃ امر ظاہر لا یخفی علی احد فلہذا عرف کقولک لفلان الصدر بتاشم یعنی ان فقرہم لیس الا الی اللہ فقابل الفقرا بقولہ ہو الغنی وقابل قولہ الی اللہ بقولہ الحمید لانہ اذا انعم علیہم استحق الحمد منہم اھ ملخصا س ۳ قولہ وان تدع الخ فی ن ثم زادنی التہویل الی ان قال فان عدم قضاء الحاجۃ بعد السؤال فقطع اھ

س ۷ قولہ بقادر الخ فی ن وفیہا دلالۃ علی ان رحمۃ سبقت غضبہ من جہۃ تقدیم الرحمۃ ومن جہۃ بیان الضمیر فی القرینۃ الاولی بقولہ من رحمۃ و الاطلاق فی قولہ ما یمسک اھ

ص ۹۶ سطر ۲۱ قولہ مقصود نفی کما ہی رع قلت ولک ان تقول ان ہذا لمزید التوضیح فانہ اوضح من الاول۔

ص ۹۷ س ۳ قولہ یخشی اللہ فی ن وفائدۃ تقدیم المفعول ان یعلم ان الذین یخشون اللہ من بین عباد ہم العلماء دون غیرہم ولو اخر المفعول کان معنی صحیحا وہو انہم لا یخشون احدا الا اللہ الا ان ذلک غیر مراد ہہنا۔

ص ۹۸ س ۱ قولہ لن تبور ای ان تبوری ان تفضیح۔ **س ۵ قولہ** فہم الخ فی ن وفی تقدیم الظالم ثم المقتصد ایذان بان المقتصدین اکثر من السابقین والظالمون اکثر الاقسام کما قال قلیل من عبادی الشکور حاشیہ تحتانی یسار

س ۱ قولہ بمنزلۃ واحدۃ قلت المراد بالوحدۃ فی مطلق دخول الجنۃ لا فی الدرجات کما فسرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ بقولہ وکلہم فی الجنۃ وتدل علیہ القراءۃ والروایات ایضا کما فی الاتقان اخرج احمد وغیرہ عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ یقول قال اللہ فرغ اورثنا الخ فاما الذین سبقوا فاولئک یدخلون الجنۃ بغیر حساب واما الذین اقتصدوا فاولئک یحاسبون حسابا یسیرا واما الذین ظلموا انفسہم فاولئک الذین یحبسون فی طول المحشر ثم ان اللہ یدخلہم برحمتہ فہم الذین یقولون الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن الآیۃ وفی کنز العمال سابقنا سابق ومقتصدنا ناج وظالمنا مغفور لہ وہو بمعنی ما فی البحث عن عمر بن عوف وغیرہ

ص ۹۹ س ۱ قولہ دار المقامۃ فی رع مفعل اصلیا ولیس بظرف لانہا محدودۃ اھ قلت فلا یجوز استعمالہا بغیر فی نوادر یدہ بالظرف وفی ن والمقامۃ بمعنی الاقامۃ والفضل التفضل۔ **س ۵ قولہ** یصطرخون فی ن یفتعلون من الصراخ وہو الصیاح بجہد وشدۃ کشان المستغیث اھ

س ۲ قولہ تاویل قلت کما قال الشیخ المحلی لا تقنطوا علیہم بالموت فیموتوا یستریحوا اھ۔

ص ۱۰۲ س ۳ قولہ الا بالمقلت لم یقل الا بالمکر اشارۃ الی بیان تقلیل الفعل وقال المحلی معنی یحیق یحیط۔

ص ۱۰۴ س ۳ قولہ والقرآن الحکیم الخ فی ن وکثیرا ما یستعمل القسم بعد انجام الخصم الالد کیلا یقول انک قد اخممت بقرنا جدالک وانت کنفسک خبیر بضعف مقالک وایضا الابتداء بصورۃ التعیین یمیل علی المتہم علیہ امر عظیم والامر بتعظیم یترقب الداعی علی الاصغا لما یلیہ وکانت العرب تحترز دون من الایمان الفاجرۃ ویقولون انہا تقع الدیار البلاقع وقولہ علی صراط کالتاکید لان المرسلین لا یکونون الا علی النہج القویم وتنکیر صراط للتعظیم اھ ملخصا **س ۷ قولہ** متحوبون فی ن الخ الذی یرفع رأسہ ویغض بصرہ **قولہ** وجعلنا من بین ایدیہم سدا قال اہل التحقیق المانع اما ان یکون فی النفس وہو الظن فلا یتبین لہم آیات الانفس ولعل ان یکون خارجا عنہا وہو الہوی فلم تنفع لہم دلائل الآفاق اھ ملخصا وقال الطبری حاصلہ ان قراءۃ عبد اللہ فیما ذکرناہ جعلنا فی ایمانہم اغلالا فہی الی الاذقان اھ وفیہ ایضا یعنی فایمانہم محبوسۃ بالاغلال فی اعناقہم فلکی من الایمان ولم یجر لہا ذکر لمعرفۃ المعنیین بمعنی الکلام وان الاغلال اذا کانت فی الاعناق لم تمکن الید من الایمان (والله اعلم بالصواب منہ عفی عنہ) وایضا فی الاغلال فی الاعناق من ذکر الایمان اھ

س ۹ قولہ وخشی الرحمن الخ فی ن وفی ذکر الخشیۃ مع تغییبہ باسم الرحمن اشارۃ الی ان قہرہ مقہور بلطفہ یعنی مع کونہ ذا ہیبۃ لا تقطعوا اجابکم اھ قلت وایضا اشارۃ الی ان الخشیۃ ممن یرحم بان لا یعصی ولا یکفر واجب بلا خلاف حقوقہ ورحمتہ **س ۱۱ قولہ** وکتبنا فی ن سؤال کیف اخر الکتابۃ علی احیاء الموتی ولم یقل نکتب ما قدموا ونحصیہم لاجل الجزاء الجواب لان الکتابۃ لیست مقصودۃ بالذات وانما المقصود الاعلی ہو الاحیاء للجزاء ولو لم یکن احیاء وجزاء لم یکن للکتابۃ اثر وانما امر اللوح لان الملکۃ یثبتون ما کتب فیہ من اجل ورزقہ وامانتہ واحیاءہ اھ ملخصا

ص ۱۰۵ حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ ربنا یعلم قلت بحری مجری القسم قالہ النیسابوری۔

ص ۱۰۶ س ۵ قولہ رجل فی ن تنکیر رجل للتعظیم قال الحکیم الذی فطرنی اشارۃ الی وجوب التقصی وقولہ وما لی اشارۃ الی عدم المانع من جانبہ فان کل امری ہو اعلم بحال نفسہ والمقتضی وان کان مقدما فی الوضع والطبع علی المانع الا ان المقتضی ہہنا الظہور ہو ان مستفیضان البیان راسا فقدم عدم المانع لاجل البیان ولہذا لم یقل وما لکم لا تعبدون کیلا یذہب الوہم الی انہ لعلہ لطلب العلۃ والبیان وقولہ ما لی لا اعبد الذی فطرنی فیہ اقرار بوجود الصانع القاطر وقولہ اتخذ علی سبیل الانکار نفی لغیرہ ممن یسمی آلہۃ وبہاتیم مسنی لا الہ الا اللہ اھ ملخصا

س ۱۳ قولہ یحسرۃ علی العباد فی رع ای یا حسرۃ حضری فہذا وقت علی متعلق بمحسرۃ وقولہ تعالی یا ایہا تہیم الخ تفسیر سبب الحسرۃ اھ ملخصا۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ علی المسنا علی اللفظ لاختلافہما فہما افرادا وجملۃ افادہ المفسر العلام

حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ کما تنبی رح قلت فما احسن کلامہ حیث حصل المتلطف التخویف بعا

ص ۱۰۷ حاشیہ فوقانی س ۵ قولہ علی کون مناط التنظیر ہم مقالتہم ای القرینۃ علی کون مناط التنظیر ہم مقالتہم ورد عوتہم الی الحق قولہ تعالی من لم

تنتہوا الخ عن وعظکم ہذہ والانطلاق التکبر بہم یدل علیہ تعلیلہ الخ فافہم۔

ص ۱۰۶ حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ یعنی مجموع الخ قلت لان المعنی لایصح علی معنی الثانی کید وفی ن قال فی الکشاف کیف اخبر عن کل المجموعی بحق واجاب بانہما لیسا بواحد بل الکل یفید الشمول والجمیع یفید الانضمام وان المحشر یجمعہم اھ قلت فائدۃ الانضمام ہی الخبری الکامل ہم المجموع الکامل ہذا تعالیٰ وظہور القدرۃ الکاملۃ حیث لاتزاحم تلک الجماعۃ الکثیرۃ بل انہم عاجزون محضرون عنده فافہم۔

ص ۱۰۹ قولہ فمنہ یاکلون فی ن تقدیم الجار للدلالۃ علی ان الحب ہو معظم قوت الانسان وبہ قوام معاشہ عادۃ قلت وجعلنا فیہا الخ یعنی خلقنا لان المفعول الثانی لم یذکر س ۵ قولہ مخلدون فی ن ای داخلون فی الخلود س ۷ والقمر فی ع بالنصب علی فعل مضمر ای وقدرنا القمر لانہ معطوف علی اسم قد والتقدیر وجعلنا القمر الخ عمل فیہ الفعل المحل علی ذلک ومنازل مفعول ثان لان قدر فی معنی صیر اھ ظہاء وفیہ یسبحون علی من یعقل لوصفہا بالجریان والسباحۃ والادراک السبق اھ۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ العرجون فعول والنون اصل کذا فی ع والعذق بالکسر شمراخ کذا فی ص۔ حاشیہ تحتانی یمین س ۶ قولہ المہار ای الجوا حاشیہ تحتانی یسار س ۵

قولہ اوماجالے دخولانی شئ وفی س ۸ قولہ دون الارض قلت نفی حرکۃ الارض بنار علی ما ہو المشہور القائل بحرکۃ الشمس ینفی الحرکۃ عن الارض وبالعکس والا فالحرکۃ کل منہما تعقل عقلا افادہ المفسر۔

ص ۱۱۲ س ۳ قولہ نظم فی ن تولہ اظہم دون نفقۃ اظہارا لغایۃ ختمہم فان الاطعام اودون من الانفاق ومن نخل بالاودون فہو بان یبخل بالاکثر اولی اھ

ص ۱۱۳ س ۱ قولہ فلایستطیعون الخ فی ن و فی قولہ لایستطیعون دون ان یقولوا فلایوصون مبالغۃ لان من لایوصی قد یستطیع بہا وکذلک فی تنکیر توصیۃ الدال علی التقلیل وکذا فی نفس الوصیۃ

لانہا بالقول والقول یوجد اسرع من الفعل اداء الواجبات ورد المظالم وقد تحصل التوصیۃ بالاشارۃ فالعاجز عنہا عاجز عن غیرہا وفی قولہ الا الی اہلہم یرجعون بیان لشدۃ الحاجۃ الی التوصیۃ فان الذی یقطع بعدم الوصول الی اہلہ کان الی الوصیۃ احوج انتہی کلامہ الشریف۔

س ۳ قولہ من الاجداث الخ قلت جمع جدث بفتحتین وفی ن ثم ان جزاء کل بدن قد تحصیل فی موضع ہو بمنزلۃ جدثہ او اعلی للاکثر حکم اہل وبر الربنے ہذا الموضع للتجنیس فان من اسار واضطرابی المحشر عند من حسن الیہ کان اشد المادا کثر مذاس **ع قولہ** فالیوم لانظلم الخ فی ن فیہ اشارۃ الی ان عدلہ عام وفضلہ خاص بل الایمان وفیہ انہم اذا جمعوا لم یجمعوا الا للعدل والفضل فالغاء فیہ کما فی قولک القائل للوالی او للقاضی جلست للعدل فلاتظلم ای ذلک تقتضی ہذا او یستعقبہ ای بقاکون کما فی ع وفیہ ایضا یجوز ان یکون الخبر مشکون ونحو ظلال حال وعلی الارائک منصوب بیتکئون۔

س ۹ قولہ ظلال جمع ظل مثل ذیب وذیاب او ظلۃ مثل قبۃ وقباب والظل جمع ظلۃ لاغیر۔

حاشیہ تحتانی یسار س اخیر قولہ انکانت الخ فی ن وتنکیر صیحۃ للتہویل ووصفہا بواحدۃ لتعظیم الصیحۃ وتحقیر شانہم ای صیحۃ لایحتاج معہا الی ثانیۃ۔

ص ۱۱۴ س ۱ قولہ وامتازوا الیوم الخ اختلف فی تفسیرہ والصحیح ما اشارہ المفسر لانہ ماخوذ من حدیث مرفوع کما قال الطبری فردی بسندہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ قال اذا کان یوم القیمۃ امر اللہ جہنم فخرج منہا عنق ساطع مظلم ثم یقول الم اعہد الیکم یا بنی آدم الا تعبدوا الشیطان الآیۃ الی قولہ ہذہ جہنم التی کنتم توعدون امتازوا الیوم ایہا المجرمون فیتمیز الناس ویکبون وہی قول الله وترکی کل امۃ جاثیۃ کل امۃ الآیۃ ثم قال الطبری فتاویل الکلام اذا وتمیزوا من المؤمنین الیوم ایہا الکفرون بالله فانکم وارد ون غیر مورد ہم اھ۔

س ۵ قولہ الیوم نختم الخ فی ن ثم انہ تعالیٰ اسند الختم الی نفسہ واسند التکلم والشہادۃ الی الایدی والارجل کیلا یقال ان الاقرار بالاجبار غیر مقبول وایضا انہ اسند التکلم الی الایدی والشہادۃ الی الارجل فان الاعمال مستندۃ الی الایدی غالبا فالتکلم لکونہ کثیر الوقوع نیاسب الایدی بخلاف الشہادۃ وانما جعلت الشہادۃ علیہم منہم لان غیرہم الصالحون وہم احداء للجرمین فلہم ان یقولوا شہادتہم غیر مقبولۃ فی حقنا واما فاسقون وشہادۃ الفسقۃ غیر مقبولۃ شرعا لمضافقت فشہادۃ النبی علیہم تکون تاییدا للشہادۃ اعضائہم واللہ تعالیٰ اعلم

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ مضیا قلت ہو مصدر

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ مختہم فی ن والمکان والمکانۃ واحد کذا فی ن۔

ص ۱۱۵ س ۲۵ قولہ ممن یرجع الخ قلت فی ن بعد ہذا التقدیر ویمکن ان یقال ان ہیئۃ الانتصاب لیست بمثابۃ للمشی بل موکولۃ لارادۃ ہیئۃ علیہ۔

ص ۱۱۶ س ۱۸ قولہ چونکہ قابل الخ اس معنی کے اعتبار سے شعر کو مستعار معنی پر بھی محمول کرنا صحیح ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ آپ شاعر نہیں گو بعض اشعار محمود بھی ہوتے ہیں لیکن چونکہ اکثر مذموم اور تخیلات ہوتے ہیں اس لیے اصل ہی سے ایسی صفت آپکو نہیں دیگئی واختار ہذا المعنی للتعارف الطبری والجلال المحلی ون۔

س ۲۲ قولہ مثانی الخ کیونکہ شعور تعمد شرعی پس قرآن کی کسی آیت کا موزون ہونا بھی شعر نہیں ہوسکتا

فائدہ فی الطبری بسندہ قیل لعائشۃ ہل کان رسول اللہ یتمثل بشئ من الشعر قالت کان ابغض الحدیث الیہ غیر انہ کان یتمثل ببیت اخی بنی قیس فیجعل آخرہ اولہ واولہ آخرہ فقال لہ ابوبکر انہ لیس ہکذا فقال نبی اللہ انی واللہ ما انا بشاعر ولا ینبغی لی اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ علیہم قلت فیہ وجہ آخر صحیح ایضا فی الطبری عن قتادۃ والمشرکون یتغیظون الآلہۃ فی الدنیا وہی لاتسوق الیہم خیرا ولاتدفع عنہم سوء انما ہی اصنام وہذا الذی قالہ قتادۃ اولی الیہود عندنا بالصواب فی تاویل ذلک لان المشرکین عندنا تبرأ منہم الاصنام وما کانوا یعبدونہ فکیف یکونون لہا جند ج ولکنہم فی الدنیا لہم جند یغضبون لہم یقاتلون دونہم اھ۔

ص ۱۱۸ حاشیہ تحتانی قولہ یسیم فی ع یسنے رائم اومرموم۔

فائدہ فی ن فی الآیۃ دلیل ظاہر علی ان عظم المیتۃ نجسۃ لان الموت والحیاۃ یتعاقبان علیہا وقال اصحاب ابی حنیفۃ انہا طاہرۃ وان الحیاۃ لا تحل فیہا فلا تصور موتہا وکذا الشعر والعصب وتاولوا الآیۃ بان المراد باحیاء العظام ردہا علی ما کانت الیہ قبضۃ طریۃ فی بدن حی حساس اھ قلت ہذا الذی نقل عن اصحاب ابی حنیفۃ ہو قول بعضہم لا قول ابی حنیفۃ وانما قال بطہارۃ العظام مع عدم نقیہ الحیوۃ عنہا بناء علی ان النجس فیہا ہو الدسومۃ فاذا زالت بالدباغ طہرت کجلد المیتۃ تکون فیہ الحیوۃ یقینا ثم انہ یطہر بالدباغ لہذہ العلۃ یعینہا فلاحاجۃ للامام فی ان یعدل الآیۃ عن ظاہرہا وقد قال بالحیوۃ فی العظام ایضا الطبری وغیرہ والمفسر ناقل عن التفسیر الکبیر فافہم۔

ص ۱۱۹ س ۳ قولہ والصافات الخ فی ن الصف ترتیب الشئ علی نسق القاعل صاف

والجماعۃ صافۃ والصافات مع الجمع دلولا ذلک لقیل والصافین اھ قلت وکذلک ازاجرات والتالیات

س ۵ قولہ لیسیون فی ن وایضیر فی قولہ لایسمعون علی شیطان لانہ فی معنی الجمع والتسمع تکلف السماع سمع اولم یسمع وقد ضمن معنی الاصغاء فلذلک عدی بالی اھ قلت فاصلہ قتیسون۔

س ۷ قولہ الخطفۃ مصدر والالف واللام فیہ للجنس والمعہود منہم **حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ** المقترنۃ فی ن قال المبرد اذا ذکرت فعلا ثم عطفت علیہ مصدر فعل آخر نصبت المصدر لانہ قد دل علی فعلہ بما تقدم وذلک لما علم ان لا سما لاتعطف علی الافعال اھ ملخصا۔

س ۱۰ قولہ وقفوہم الخ فی ن کانہم اذا انتہوا الی الجحیم سئلوا توبیخا بالعجز عن المناصرۃ اھ

س ۷ قولہ احشروا فی ن ہذا الحشر یجیئ بعد لانہ بعد البعث **حاشیہ تحتانی یسار س ۴ قولہ** تقدیرہ قل قلت لاحاجۃ الیہ للان المعنی صحیح بدونہ

[illegible] الامۃ الامام الطبری قد عجب بنا من عجیب ما قالہ المشرکون فی اللہ وسخر المشرکون بما قالوہ وذکرہ علی وجہ الاستہزاء بہذا اللفظ کالاستہزاء والاستہجار والمکر بالنسبۃ علیہ تعالیٰ فلا تحتمل نسبۃ ذلک الیہ تعالیٰ مجازا فافہم وحاشیہ تحتانی یمین ما رس اخیر قولہ کما قیل قتیل ای قد بعضہم قتل مع قتیل وبعضہم من بعدہا فادہ المفسر العلام۔

ص ۱۲۴ س ۵ قولہ فوکزتہ فی قیل ان اضافتہ حقیقۃ عرفیۃ کل الاہل اتخذ ذا الاہل ای جاء ہ واراق بہل الجنۃ کلہا عند ذلک لانہم مستغنون عن حفظ صحتہ بالقوات فانہم دائم محکمۃ مخلوقۃ للابد فلذلک سمی رزقہم فاکہۃ وقیل اراد بہ التعنیب بالنار علی الاعلی فاذا کانت الفاکہۃ حاضرۃ ابدا کان الطعام اولی بالحضور س ۱۱ قولہ سواء الجحیم قلت سواء ابتدء وسط ای فی وسط الجحیم افادہ المفسر العلام س ۱۳ قولہ الا موتتنا الخ فی ان حتی نفاۃ عذاب القبر بقولہ الا موتتنا الاولی فانہ یدل علی ان الانسان لایموت الا موتۃ واحدۃ ولو حصلت الحیاۃ فی القبر کان الموت حاصلا مرتین او جیب بان المراد بالموتۃ الاولی کل ما یقع فی الدنیا اہ وقد اجاب عنہ المفسر العلام بان الحیاۃ فی القبر لا تزول الی یوم القیمۃ فلا دلیل علی تکاثر الموت س ۱۳ قولہ من المحضرین ای فی النار وحلق ہلاکا لان الاحضار مستقبل فی اکثر غالبا ولا یاتی فی اصطلاح القرآن کذا فی ص ۲ قولہ عین فی ن جمع العین ما خلا العین من جمیع المیاہ ہو کبیر العین۔ حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ سمین فی ن حملہ عیون لانہ الظاہر للعیون ومن عین الماء وقد یقال عان الماء یعین اذا ظہر جاریا قال الشلوبین وقیل فعیل من العین وہو المنفعۃ او الماء الشدید الجری ومنہ المعین السیر ای بالغ فیہ واشتد وصف الخمر بما یوصف بہ الماء لانہا تجری فی الجنۃ فی انہار کما یجری الماء اہ حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ نزف فی الطبری واختلفت القراءۃ فی قولہ لا یصدعون ولا ینزفون فقرأ عامۃ قراء المدینۃ والبصرۃ وبعض قراء الکوفۃ بکسر الزاء وفتح النون وقرأ ذلک عامۃ قراء الکوفۃ بفتح الزاء وتشدید النون بمعنی واحد فی المعنی غیر مختلفین اہ ملخصا ثم قال ان العرب تقول قد نزف الرجل فہو منزوف اذا ذہب عقلہ من السکر وانزف فہو منزف اذا نفد شرابہ ومنہ قیل للمقتول ما انزف دمہ اہ

حاشیہ تحتانی یمین س ۴ قولہ مزنون قلت س ۱۴ ان کنت فی ن

ص ۱۲۳ حاشیہ تحتانی قولہ الحیات فی الطبری والثانی ذو من الوجوہ ان یکون مثل ہذا التی معروفۃ عند العرب تسمی شیطانا وہی حیۃ اعرف فیہا ذکر فیہ ثوبۃ النظر [illegible]

ص ۱۲۳ س ۷ قولہ کہ نہ یغیض یکنون فی ن شہر یغیض غیضا غاض الماء نقص وغار فی الارض ذہب فیہا یبسا اہ ریشوب جلیل من السغرۃ او ان کانت مستورۃ فی رایا کانہا مصنوعۃ من العبرۃ والتحیر فکانت فی غایۃ الحسن وبہا تشبہ العرب النساء وتسمیہن بیضات الخدور راحۃ قلت الصفرۃ تحمر فی لون النساء والبیاض مع الحمرۃ فی لون الرجال وتسمیۃ الصفرۃ فی ہذہ المذکورۃ فی حاشیہ مختصر المعانی لمرتا محمود حسن الدیوبندی فی الاتقان اخرج ابن جریر عن ام سلمۃ قلت یا رسول اللہ اخبرنی عن قول اللہ کانہن بیض مکنون قال رقتہن کرقۃ الجلدۃ التی فی داخل البیضۃ التی تلی القشر اہ ملخصا ولیانی ناقرنا بل یجمع معہ۔

ص ۱۲۵ س ۹ قولہ جوش خوشی الزہ احتمال ہذا کرتحدث نعمت اسکا سبب ہو یا دونوں سبب محرک ہوں تحدث شہی اور جوش سبی فاہم۔ س ۲۸ قولہ فاطلع سے ظاہر الخ قلت فی المنتخب دیدہ ور شدن دبر بالائے چیزے برآمدن فہذا الظاہر یصح علی الثانی فقط ولا قرینۃ تدل علی تعیین الاول فتمیل کل منہما تامل والاان یقال ان اکثر استعمالہ فی الثانی قالہ المفسر العلام۔ ص ۱۲۶ س ۱ قولہ فلنمیتن فی ن واللام الداخلۃ علی نفی جواب قسم محذوف ای واللہ لنمیتن والمخصوص بالمدح وہو نحن محذوف ای الحی لتصویر العظمۃ والکبریاء اہ۔ حاشیہ تحتانی قولہ اراد علی الحکایۃ قلت فکانت الجملۃ فی معنی نصب کما فی الطبری۔ س ۳۰ قولہ قال ای صلے اللہ علیہ وسلم۔

ص ۱۲۷ س ۵ قولہ فراغ علیہم فی ن عدا بعلی لان لیل الاول کان علی سبیل الرفق استہجارا وہذا کان لطریق العنف والقہر وہذا لک یقال فی المحبوب الیہ وفی المکروہ مال جایقال بعض الطاعنین قولہ فاقبلوا الیہا علی انہم فی الاخر اضافوہ الی قولہ فی الدنیا من قول ہذا الخ اول علی انہم لم یعرفوا انکار فیہا تامل فضل وجیب بان ہؤلا خبر ذلک فالذین عرفوہ ذہبوا الیہ مسرعین والذین لم یعرفوہ ذہبوا الیہ بعد التخیر وعدہ اہ ملخصا قلت وتمیل انہم لم یعرفوا الکافر یقینا فنفی عنہم المعرفۃ الیقینیۃ وعرفوہ ظنا فحصلوا بہ ما فعلوہ فتدبر لکن اربدہ فی محل الاثبات فالتعارض یدل ہذا اقرب من الاول تورا فی حاشیہ تحتانی یمین بالرفیقہ ہر باشد تغیر فاہم

ص ۱۲۸ حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ من التواضع قلت ہذا التراکیب تحتمل ان یکون للمبالغۃ فی التصغر

وتقول قال سلام علی ایاسین فتجعلہ بالنون وتعجمہ مع الاسماء قد تفعل بہ ہذا العرب تقول میکال ومیکائیل ومیکائین وہی فی نبی استقول ہذا المعین قد جاء فی سائر العرب بالام اہ۔ حاشیہ تحتانی یمین ما قولہ فارع فی ن یقال اہم القوم اذا اقتحموا قال المبرد ہی من الاسہام التی تجال للقرعۃ اہ وقولہ یقین قلت نائب بالتحریک لغتین من ازلاق متقدمۃ اہ ملخصا وفی ن المحض المغلوب فی الحجۃ وغیرہا وحقیقۃ الذی ازیق عن مقام الظفر والغلبۃ اہ وقولہ یسیم قلت فیہ وجہ آخر ففی ن داخل فی الملامۃ ومنہ المثل رب لائم یسیم یلوم غیرہ وہو احق منہ بالوم اہ وقولہ یقطین شیء قال المبرد والزجاج وہو فیعیل من قطن بالمکان اذا اقام یرفیشمل کل شجرۃ لا تقوم علی ساق کالدباء اہ۔

ص ۱۳۴ س ۳ قولہ اصطفی فی ن فتح الہمزۃ وہی لاستفہام وحذفت ہمزۃ الوصل استغنی بہمزۃ الاستفہام اہ

س ۵ قولہ لمجنۃ فی ن والتاء فی المجنۃ للمبالغۃ کحق وحقۃ اہ وقولہ بسحن الصدأ الخ اعتراض کما فی ن س ۹ قولہ انا نحن الخ فی ن قال فی التعبیر الکبیر یا تان المجلتان تدلان علی الحصر وفیہ اشارۃ الی ان طاعۃ البشر لا تعد بالنسبۃ الی طاعۃ الملک نکیف یجوز ان یقال البشر تقربنا وجثیہم من جہنم الملک فضلا عن عجزہ الا قصیۃ قلت الاشکال ان التراکیب یفید الحصر الا ان لم یفرق بین قصر الاول علی الثانی کما فی الآیۃ وبین عکسہ الذی یفید مرعاہ بالعکس للاصل فافہم

س ۱ قولہ اناثا جمع انثی حاشیہ تحتانی یسار س اخیر قولہ سرات الجن جمع الجمع لسری بمعنی مزار وجمعہ سراۃ کما فی ن

ص ۱۳۵ س ۱۱ قولہ اور بہی زیادہ الخ یعنی لا یکون ولدا کما ہو الظاہر تو بھی شفقۃ محبوب پر بہی کر دیا جاتا ہے بخلاف بی بی کے کہ وہ تو جس کے گھر جاتی ہے اسکے سوا اور دوسرے مضمون میں اسکا شمار نہیں کیا جاتا اہ ص ۱۳۷ حاشیہ فوقانی یمین س ۴ قولہ ضیفت الخ قلت حاصلہ ان لفظ الرب لیس علی ظاہرہ لانہ یلزم منہ کون العزۃ التی ہی صفۃ خاصۃ بہ تعالیٰ معرفۃ تبارک ویلزم منہ صدق الصفات بل ہو بمعنے ذو وحینئذ تامل۔

الحمد للہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وعلی آلہ کان ربیع ثالث بانتہ البیان ۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۲ھ برقت شب ۹ بجے تمام ہوا حق تعالیٰ مقبول و مفید فرماویں آمین +

مجموعہ خطبات التوحید جدید بمطابق
مترجم الموقف وبہ

خطبات القرآن والاحادیث

دوازدہ ماہی مع فضائل ماثورہ ہر ماہ و مسائل جمعہ مثلاً کن کن لوگون پر جمعہ کی نماز واجب نہین۔ غسل جمعہ سنت ہے۔ جمعہ نہ پڑھنے والون کی قبیحت۔ جمعہ کی فضیلت اور اُس کا ثواب۔ نماز جمعہ کے واسطے کپڑے مخصوص کرنے۔ کوئی خطبہ حمد وصلوۃ سے خالی نہ ہونا چاہیے۔ خطبہ کے اجزا۔ جمعہ کی حاضری کی آداب خطبہ پڑھنے کے آداب۔ خطبہ خوانی کے آداب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ شریف۔ تارک جمعہ کے حق مین سخت وعید اثنائے خطبہ خوانی مین مسائل کا جواب خطبہ خوانی مین عصا وغیرہ پر سہارا لگانا۔ جمعہ کی سنتون کا بیان۔ جمعہ کی ساعت مقبولہ کا بیان۔ و نماز عیدین کا مفصل بیان قربانی کا بیان۔ تکبیرون کے فضائل۔ اور بارہ تکبیرون کے بارہ خطبے و مسائل نکاح و دیگر فوائد ضروری و خطبہ نکاح و نماز کسوف و خسوف کا بیان مع خطبہ کسوف۔ و صلوۃ استسقاء و تنفل کی فضیلت۔ و خطبہ استسقاء۔ آخر مین چند نصیحتین۔ یہ مجموعہ خطب نہایت عمدہ طور سے مرتب ہوا ہے۔ جسکی ہر شہر و قصبہ مین اور دیہات مین ضرورت ہے۔ اور ہر پیش امام بطور وعظ بعد نماز جمعہ ان کا بیان نمازیون کو سنا سکتا ہے شائقین کی خریداری پر جلد توجہ فرمائین

اخبار الاخیار و بر حاشیہ کتاب المکاتیب والرسائل الی ارباب الکمال والفضائل - ہر دو بزبان فارسی مجتبائی ہر دونون کتابین حضرت مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی تالیف سے ہین۔ اخبار مین اولیاء اللہ کے حالات ہین اور مکاتیب مین جو حاشیہ پر درج ہین ۶۸ رسالے ہین ہر ہر ایک کتاب حاوی مسائل شریعت۔ و جامع فوائد طریقت ہے۔ غرضکہ یہ دونون کتابین نایاب ہو چلی تھین۔ اس مطبع نے دونون کو یکجائی چھاپا ہے۔ تاکہ ان کے فوائد و برکات سے ناظرین متمتع ہون اور ہم کو دعا سے یاد کرین۔

السلسلۃ الذہبیۃ فی احوال اکابر نقشبندیۃ المجددیہ حصہ اول مجموعہ حالات و مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ۔

بدر الشروح - یعنے شرح دیوان حافظ مجتبائی

پنج گنج ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت مجتبائی۔

عشرہ کاملہ - مجتبائی۔ تصوف مین یہ بڑی نایاب کتاب ہے۔ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب جہان آبادی کی تصنیف سے ہے۔ چونکہ یہ کتاب عربی زبان مین تھی اور ہمارے ہندوستانی بھائی اُس سے فائدہ نہین اوٹھا سکتے تھے۔ اِس لیے مطبع نے اس کا اردو ترجمہ کرکے چھاپا ہے۔ اور اصل متن کو بھی اس طرح قائم رکھا ہے۔ کہ اول نصف صفحہ کے قریب اصل متن اور پھر اُسکے نیچے بامحاورہ اردو ترجمہ کیا ہے۔

فیض سبحانی - ترجمہ اُردو فتح الربانی مجتبائی ایسین بر سیر صاحب کے وظایف۔

گنجینۂ معرفت - ترجمہ اردو کیمیائے سعادت مجتبائی ترجمہ قابل دید ہے۔

نزہتہ الارواح فارسی مشی بحواشی مفیدہ مجتبائی۔ تصوف مین بڑی نایاب کتاب ہے اس قسم کی کتاب آجتک دیکھنے مین نہین آئی۔

انیس الجلیس جس مین بڑے بڑے عمدہ وعظ و نصائح اور حکایات متعلقہ عجیب و غریب ہین جسکے مطالعہ سے پورا واعظ بن سکتا ہے علامہ جلال الدین سیوطی کی تالیف سے ہی مطبع نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کرا کر نصف صفحہ مین اصل کتاب اور نصف صفحہ مین اُسکا ترجمہ رکھا ہے۔

خیر المواعظ ترجمہ اردو نزہتہ المجالس یہ کتاب واعظون کے واسطے نہایت ہی بکار آمد ہے اور وعظ و نصیحت کی دوسری کتابون سے بے پرواہ کر دینے والی مبسوط کتاب اور جامع کتاب ہے اسکا ایک ایک بیان ایسا بسیط اور مسلسل بیان ہے جسکو واعظ بہت عرصتک بیان کر سکتا ہے جس باب یا فصل جس عنوان سے شروع کیا ہے۔ اُسکے مناسب اول نصوص قرآنیہ سے استدلال کرکے احادیث صحیحہ مع حوالہ کتب بیان کی ہین۔ پھر صحابہ کرام کے صحیح صحیح آثار اور اُسکے ضمن مین اکابر کے حالات اور سچی سوانح عمریان درج ہین اسکے بعد گزشتہ نامورون اسلام کے ولولہ انگیز واقعات سلف صالحین کے تعجب خیز حالات اگلے زمانہ کے لوگون کے عبرت افزا حکایات عجیب پیرایہ سے روایت کی ہین اور ہر ایک مسئلہ کے متعلق بیشمار فوائد اور لطائف بے انتہا نکات و دقائق فقہی مسائل طبی معلومات جسمانی امراض کی تحقیق اُن کے متعلق مجربہ آزمودہ نسخجات صحیحہ اور ماثورہ عملیات دنیا کی ہر ایک چیز کی ماہیت۔ اور خاصیت خاصکر ادویہ کے منافع و فوائد مشروحًا بیان کیے ہین۔ آخر مین جناب رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ابتداء پیدائش سے سن وفات تک کے صحیح صحیح و دقیق خلفاء اربعہ کے مناقب و فضائل خوب شرح و بسط سے لکھے ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ آجتک ایسی جامع اور واعظون کے مفید اور کارآمد کتاب دیکھنے مین نہین آئی۔ اسکا مطالعہ کرنیوالا تمام علوم سے واقف ہو سکتا ہے اور وہ مضامین بیان کر سکتا ہے۔ جو ایک بڑا عالم مشکل بیان کر سکے یہ کتاب عربی زبان مین تھی مطبع نے تمام مسلمانون اور خصوصًا واعظون کے لیے سلیس اُردو زبان مین اسکا ترجمہ کرایا ہے اور دو جلدون مین مع فہرست ہر بیان اسکو چھاپا ہے۔

درۃ الناصحین مع ترجمہ اردو تحفۃ الواعظین مجتبائی۔ درۃ الناصحین اصل کتاب عربی نصف صفحہ مین ہے اور نصف صفحہ مین اسکا اُردو ترجمہ بامحاورہ سلیس و عام فہم زبان مین وعظ و پند کے سلسلہ مین اکثر کتابین دیکھی گئی ہین مگر یہ کتاب اپنے طرز مین بالکل نئی ہے مؤلف نے قرآن مجید کی بیشتر آیات کی تفسیر علی الترتیب نہایت خوبی اور متانت کے ساتھ معتبر اور متداول تفاسیر سے کی ہے۔ پھر آیت کے متعلق نبی کریم صلعم کی احادیث صحابہ کے آثار و ائمہ مذاہب کے اقوال بزرگان سلف کی حکایات مشائخ کبار کے دل آویز مقولے مذہبی مقتداؤن کی حکیمانہ نصیحتین اس کثرت سے ذکر کی ہین کہ جن کا احاطہ دشوار ہے۔

فردوس آسیہ معروف بہ حواس خمسہ از مولوی عبد الرب اس مین پانچ حاسہ قائم کیے ہین اول حاسہ مین حضرت ابو بکر صدیق کے فضائل و مناقب صحیح حدیثون اور معتبر کتب تواریخ سے نقل کیے ہین۔ دوسرے تیسرے چوتھے مین غلفاء ثلاثہ کے بالترتیب مناقب و محاسن بیان کیے ہین آور پانچوین حاسہ مین اہل بیت کے فضائل۔ اور حمادا و حسنین کی شہادت کے مفصل حالات ہین۔ یہ کتاب واعظون کے واسطے بہت مفید ہے۔

نافع المسلمین - ترجمہ اُردو انیس الواعظین مجتبائی ایسین بر سیر صاحب زیر دست ہین۔

کنز الدقائق مع حواشی مفیدہ سے ۔ کنز الحقائق اپنی تمام مشروحی کی حامل ہے ۔

مختصر فہرست کتب خانہ تجارت مطبع مجتبائی دہلی

رمضان افندی مع حواشی مفیدہ حکیم صادق حسین صاحب نور الانوار مع حاشیہ قمر الاقمار مجتبائی ۔

درمختار و علے ہامشہ کشف الاستار چونکہ یہ کتاب ایک معتبر فتاوای اور جزئیات مسائل کو حاوی ہے اور ہر ایک مفتی عالم کو اسکی ضرورت رہتی ہے اسلیے مطبع ہذا نے بصرف زر کثیر اولاً اسکے متن کی تصحیح چند صحیح نسخوں سے کرائی ۔ ثانیاً عجیب و غریب اسکا تحشیہ تالیف کرایا جو بجائے خود ایک شرح ہے **حل عبارات ردالمحتار** یعنی شامی سے کیا گیا اور **حل لغات** صراح ۔ قاموس ۔ مجمع بحار الانوار وغیرہ سے

تحقیق مسائل بڑی بڑی معتبر کتابوں سے جنمیں سے بعض کے نام دیباچہ میں لکھے گئے ہیں اور جن میں کتاب سے مدد لی گئی ہے اخذ کر کے تذکرہ میں ثبت ہے ۔ **قول محقق** ہر مسئلہ پر لکھا گیا ہے اور مسئلہ کتاب کے متعلق اتنی سی کمی کی گئی ہے کہ پھر شامی دیکھنے کی ضرورت نہیں کوئی مسئلہ اور چھوڑا نہیں چھوڑا گیا **طرز محققانہ** ہے عبارات میں انصاف اور تحقیق مدنظر رکھی گئی ہے جسکی خوبیاں شائقین مطالعہ سے معلوم کریں گے اور بہادی ممت اور جانفشانی کی داد دیکر دعائے خیر سے یاد رکھیں گے **اس کے علاوہ** بیت المصلی سے لیکر ہدایہ تک کسی متن یا حاشیہ میں امام اعظم ابو حنیفہ کے متعلق کوئی مذکرہ نہ تھا وہ صرف اسی کتاب میں تھا اسلیے اس خاص ذکر کو بہت خوبی سے لکھا ہے امام اور ان کے شاگردوں کی توثیق اور تعدیل انھیں ائمہ کے اقوال سے کی ہے جو مقابل مانے گئے ہیں مناظرات اور فی التبویب بولایات کچھ بھی خالی نہیں ہیں آخر میں امام صاحب کے شاگردوں کی مختصر فہرست بھی دی ہے جنمیں اکثر امام بخاری رحمہ اللہ کے شیوخ ہیں ۔

فتاوی عالمگیری مطبوعہ علل مصر
فتاوی قاضیخان کامل
قدوری مع شرح التقریح الضروری مجتبائی ۔

تنقیح الرواۃ فی تصحیح احادیث المشکوۃ مشکوۃ جسکے نام سے اکثر اہل اسلام واقف ہیں اور جسکے پڑھنے پڑھانے سے ہر ملک کا چھوٹا بڑا کوئی دینی مدرسہ خالی نہیں ہے کتاب ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی نے ۷۳۷ھ میں اپنے دینی بھائی حسین بن عبداللہ طیبی کے مشورہ کے موافق مصابیح فراہی اور اسی زمانہ میں علامہ حسین بن عبداللہ طیبی نے مشکوۃ کی شرح لکھی اور اُسکے بعد تو شرحیں ملتا مرقات وغیرہ وغیرہ خاص خاص علماء نے مشکوۃ کی شروح بڑی دلچسپی سے تالیف کیں لیکن مؤلف مشکوۃ نے اپنی کتاب مشکوۃ کے دیباچہ میں یہ ایک ضروری بات بتلائی تھی کہ مشکوۃ کی جن حدیثوں کی سند کا حال مؤلف مذکور کو معلوم نہیں ہوا اُن حدیثوں کی صحت و ضعف کو مؤلف نے اپنی کتاب میں بیان نہیں کیا اور مؤلف مذکور نے جہاں یہ بات جتلائی تھی اُن علماء سے اپنی یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اگر کوئی صاحب مشکوۃ کے عام نفع کی اصحات منتظرہ کو رفع کر دینگے تو موجب اجر عظیم ہے عرصہ سے راقم و مؤلف مشکوۃ کے اس خواہش کی مشکوۃ کی جو شرحیں لکھی گئیں اُنمیں کسی شارح نے بالالتزام مشکوۃ کی حالت منتظرہ مذکرہ کو رفع کر کے مؤلف مشکوۃ کی خواہش متذکرہ کو پورا کر دینے کی جانب اپنی توجہ کو مبذول نہیں کیا اس لیے راقم الحروف کا ایک مدت سے یہ قصد تھا کہ مشکوۃ کی یہ حالت منتظرہ رفع ہو کر مؤلف مشکوۃ کی سینکڑوں برس کی آرزو پوری ہو جاوے تو اس سے مشکوۃ کے پڑھنے پڑھانیوالوں کو بڑا فائدہ پہنچیگا ۔ اللہ کا شکر ہے کہ حالا فقیر حقیر کا وہ قصد پورا ہوا کہ احقر کے کتبخانہ میں اسماء کا ایک قلمی نسخہ موجود تھا احقر نے عالیجناب حاجی مولوی سید احمد حسن صاحب تلمیذ حاجی مشنر سرکار نظام کو دیکھنے کے لیے دیا اور تنقیح الروایات کی تالیف کی ایک ذمہ دار تحریک کی جس سے یہ تالیف اور مؤلف مشکوۃ کی دیرینہ خواہش پوری ہو گئی مرقاۃ مطبوعہ مصر شائع ہو گئی ہے جو سستا بیان صحت و ضعف احادیث کے باقی مطالب مشکوۃ کے حل کیلیے کافی ہے مسلسط تنقیح الرواۃ میں بیان صحت و ضعف احادیث کو مقصود بالقصد اور قرار دیا گیا اور بقیہ مطالب کے بیان سے کتاب کو طول نہیں کیا گیا کیونکہ مرقاۃ کے شائع ہو جانیکے بعد زیادہ ضرورت اسی کی تھی ۔ اس تنقیح میں جو امور ملحوظ رکھے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں ۔ (۱) جو حدیث چند رکن بن رکن میں مروی تھی اور صاحب مشکوۃ نے بنظر اختصار چھوڑ دیا تھا اُن متروکہ کتابوں کے نام اس تنقیح میں بتلا دیا گیا ہو تاکہ حدیث کی تخریج پوری ہو جاوے تکمیل تخریج کے خیال سے یہ التزام فصل اول میں بھی اس لیے جاری کیا گیا ہو کہ فصل اول کی احادیث سے اکثر کتب کی روایات کو تقویت ہو جاوے (۲) جس حدیث کی سند کے کسی راوی میں ائمہ جرح نے کچھ جرح کی تھی وہ بیان کر دی گئی ہو اور اسی طرح ائمہ تعدیل میں جس کسی نے اُس راوی کی توثیق کی تھی وہ بھی بیان کر دی گئی ہے اور جہانتک ممکن تھا ضعیف الاسناد حدیث کی تقویت جید الاسناد حدیث سے کی گئی ہو (۳) دو صد شواہد عین جہاں کہیں ظاہری تعارض تھا معتبر قول سے اُن دونوں حدیثوں کی وجہ تطبیق میں احادیث کو بیان کر دیا گیا ہے (۴) غامض مشکلہ کو نہایت جمیع البعد وغیرہ سے حل کر دیا گیا ہو (۵) جن کتابوں سے اس تنقیح کا کوئی مطلب حل کیا گیا ہو ہر قول کے آخر پر اُن کتابوں کا نام بتلا دیا گیا ہے تاکہ عند الضرورت اصل کتاب سے بھی حل ہو سکے (۶) مشکوۃ کی احادیث جن کتابوں سے اس صاحب مشکوۃ نے لی ہیں اُن مصنفوں کی پیدائش و وفات کا سن اور مختصر احوال بھی حال بتلا دیا گیا ہے (۷) اِن امور کے ذہن نشین ہو جانیکے بعد یہ بات ناظرین پر اشتہار کی ہمچو من خود بخود واضح ہو جاویگی کہ اس تنقیح سے پہلے مشکوۃ کی محذوف الاسناد احادیث کے پڑھنے سے طالب کی معلومات حدیثی کا کیا حال تھا اور اب مع اس تنقیح کے جبکہ مشکوۃ پڑھیں گے تو اُنکی وہ معلومات کس درجہ تک ترقی ہو گی ۔ اس تنقیح کے ضمائم عرضی کے اوپر کامل مشکوۃ ہوا اور نیچے حدیث وار تنقیح ۔ اس تنقیح کے چار حصے کر دیے گئے ہیں پہلا حصہ کتاب الایمان سے آخر کتاب الصلاۃ تک چھپکر تیار ہے جسکا حجم ۲۱ جز کلاں ہے اور قیمت بلا محصول عدد باقی کے تین حصے زیر طبع ہیں اس کتاب کی تقطیع ۲۶×۲۰ دو صد لکھائی چھپائی صحت کا حال ۔ ربع اول کے نمونہ کے طور پر منگوانے سے معلوم ہو سکتا ہے

کتاب انوار الاعمال اردو بڑی معتبر کتاب ہے

تحریر المختار و الدر المختار مولانا رافعی مفتی مصر

التربیۃ و الآداب الشرعیۃ ۔ مجتبائی

جامع صغیر امام محمد رح ۔

جوہرہ نیرہ شرح قدوری مجتبائی ۔

خلاصۃ الفتاوی ۔ عربی کامل عدد ۔

بخاری مع مجموعۃ الفتاوی مولانا عبدالحی صاحب

نفع المفتی و السائل مجتبائی

الدرۃ العباسیۃ فی العقائد و العبادات الدینیۃ مجتبائی

شرح فقہ اکبر للعلامۃ ابی المنتہی ۔ مجتبائی ۔

شرح وقایہ ۔ مع عمدۃ الرعایہ مع حواشی بحواشی مولوی عبدالحی مرحوم ہر چہار جلد مجتبائی ۔

شامی مطبوعہ مصر ۔

صغیری شرح منیۃ المصلی مع حواشی و غیرہ مجتبائی

کبیری شرح منیۃ المصلی مجتبائی

سعایہ شرح وقایہ کامل عدد و جلد ۔

عینی شرح کنز و بر حاشیہ طائی کتر مصری

فتاوی مہدیہ مفتی مصر ۔

مجموعہ فتاوی امدادیہ مولوی محمد اشرف علی صاحب

تمہ امداد الفتاوی ۔ مجتبائی

محمد عبدالاحد غفی عنہ ۔ مہتمم مطبع مجتبائی دہلی ۔ ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۵ء

جملہ علوم و فنون کی کتابیں مطبع مجتبائی دہلی سے ملینگی ۔ ویلو کے ذریعہ سے گھر بیٹھے کتابیں بآسانی پہنچ جینگی ۔ بڑی فہرست ۔ رکا مکٹ آنے پر روانہ کی جاوے گی ۔

قال الله تعالیٰ ان علینا جمعه وقرآنه فاذا قرأناه فاتبع قرآنه ثم ان علینا بیانه

چون راس واساس علوم حکمیه علوم قرآن ست وازین ممر توجه علما امت مبذول بخدمتش از قدیم زمان ست واز جمله علوم خادمه قرآن حسب آیت منزبوره علم تفسیر وتبیان ست وباوجود توفر وتکثر کتب این فن تجدد وضرورت وذاق اهل عصر مقتضی تالیفی جدید در تبیان فرقان ست. وکتاب هذا که مسمی به

تبیان القرآن

است بعیان برهان کافل وحاوی آن طرز عنوان است واین جلد ازان ست بنا علیه کتب مذکور باحسن بیانات واجمل التزامات مشتمل ضمن متن قرآنی مع ترجمه بین السطور واول حصه صفوه ونکریر متن مع تحریر ترجمه وتقریر تفسیر بقید ایجاز نابین ترجمه وتفسیر ودوئی حصه حواشی عربیه در سوئی حصه سهلیه صفحه که مجموعش مفید لسان وقاریان وشائقان درک معانی بسهولا یا تفصیلاً وطالبان تحقیق مزید انعامیان وخاصتان باهتمام بنا محمد عبد الله غفر الصمد

در مجتبائی واقع دهلی مقبول عام بانتشار گردید

۱۹۰۶

(کاپی رائٹ بذریعہ رجسٹری محفوظ ہے)

فہرست مضامین منصوصہ فرائد تفسیر بیان القرآن جلد دوازدہم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	ترغیب بے قتال کفار و تائید پیش بتوحید و اثبات رسالت و معاشرہ باستحقاق کفار مرقتال را	۴۳	ابطال زعم کفار استحقاق منوبت را	۷۳	بیان فاجازۃ قیامت و تائید بین اتفاق قرآن و حدیث
		″	زلت کفار یوم قیامت		استقامت
۵	توحید و رسالت و دم و وعید یہود و مکذبین		تسریف افتراء کفار بامہال عن العذاب مع تسلیہ حضور پر نور	۸۹	بعث و جزا و تقریع بر غفلت
۷	امر باثبار آخرت بر دنیا بعض احکام جمعہ	۴۴	تعجیب بے انکار رجوت	۸۱	وعید بر تطفیف خصوصاً و بیان مجازاۃ عموماً
۸	شنائع منافقین	″	تسلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۴	تفصیل مجازاۃ
۱۰	ایثار عقبیٰ بر دنیا	″	رفع طعن جنون بطرز دیگر	۸۶	تسلیہ موسنین و وعید مخالفین
۱۱	تفصیل احوال و اعمال و مآل اہل ایمان و اہل ضلال	″	تحقیق قیامت و خامت مآل بعض اقوال و بعض افعال و حقیت قرآن	۸۸	تحقیق وعید بحفظ اعمال و صحت وقوع بعث و حقیت قرآن
۱۴	بعضے از احکام مطلقات	۴۸	اثبات حقیت قرآن و رسالت	۹۶	فنا دنیا و بقاء عقبے و امر باصلاح نفوس و اصلاح غیر
۱۷	تاکید تقوی و وعدہ و وعید مطیع و عاصی	″	مجازاۃ بعض موجبات آں	۹۱	مجازاۃ فریقین و تصحیح بعث و تسلیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۹	خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم و ربارہ بعض عتاب بازواج مطہرات و اظہار بحقوق سید المرسلین	۵۰	وقوع واقعات قیامت	۹۲	ذکر اعمال موجب جزاء و سزا و اعمال تحقیق آں بعضے از تفصیل او
			استثناء موسنین مطیعین از موجبات عقاب مشرکین بثواب	۹۷	ترغیب بے خیر و ترہیب از شر
۲۱	ترغیب بے صلاح و صلاح و ثمرات آں و قصص بعضے از اہل سعادت و ترہیب بجزا و قصص بعضے از اہل شقاوت	″	غرابت حال اہل عناد و وقوع استبعاد و معاد	۹۷	تخویف کفار بقصۂ ثمود و قصد و بیان مقتضیات سعادت و شقاوت تبعاً
۲۴	توحید و جزائے سعداء موحدین و سزائے اشقیاء مشرکین	۵۲	قصۂ نوح علیہ السلام با قوم او	۹۹	اختلاف اعمال و اجزیہ
۲۶	صفات و افعال حق	۵۵	حکایت اقوال جن در توحید و رسالت و مجازاۃ	۱۰۱	بیان بعض نعم فائضہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و امر بشکر آں و تقویت
۲۷	عقوبت منکرین توحید		باز تقریر اینہا در آیات		مسئلہ نبوت و امر باوا مر و الشکر علیہا
″	احاطہ علم باری باحوال فریقین مذکورین سابقاً	۵۰	امر بقیام اللیل و اذکروا البصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۲	تتمیم امر باشکر مذکور سورت بالا
″	تاکید جزا و ترغیب بذکر بعضے من و نعم		امر بر سے تسدید و تحقیق امور شاقہ باز رفع فرضیت قیام اللیل	۱۰۳	مبدأ و معاد انسان
″	ترہیب بذکر بعضے محن و نقم	۵۲	نسخ فرضیت قیام اللیل	۱۰۴	تعلیم وحی بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دوام مع مخالفت بعول
۲۸	بعضے دلائل توحید متعلق بجو	۵۳	امر بالانذار	۱۰۷	حقیت و عظمت قرآن
″	ابطال شرک	۵۹	تفصیل احوال قیامت مع مضامین متعلقہ اور دینی بتہویل	۱۰۸	اثبات رسالت و مجازاۃ مصدق و مکذب
″	عدم تسویہ جندی و ضال بطور تفریع		بالقرآن حالت قرب موت و حالت ابتدائے خلقت	۱۰۹	واقعات قیامت
″	بعضے دلائل متعلق انفس	۶۲	مقدوریت و مکلفیت انسان و تفصیل مجازاۃ بر کفر و ایمان	۱۱۰	ذم بعض رؤساء القبائح
″	ذکر قیامت		و تسلیہ صاحب فرقان و وقوع بعث بعد الامکان	۱۱۱	مجازاۃ
″	تخصیص کفار بعد الیم و تہدید بعضون توکل تفرد حق تعالیٰ بقدرت علی النعیم	۶۲	وعید مکذبین بہندے از رعد مصدقین	″	ذم مفضلت علی الآخرۃ
		۶۹	تحقیق بعث امکاناً و وقوعاً	۱۱۲	ذم تضییع عمر
۲۹	تحقیق رسالت و ذم وعید منکرین و مناسبات آں	۷۱	وقوع و صحت قیامت مع تخویف مکذبین و تسلیہ رسول الامین	۱۱۳	بیان بعض فصال عذاب ″
۳۱	رفع طعن کفار از سامت نبوت	۷۴	آداب تذکیر و تشنیع بر عدم تذکر و عقوبت غیر متذکر	۱۱۴	استدلال بر تقدیر از بتک حرمات آلیہ بقصہ اصحاب الفیل
۳۲	تحذیر اہل مکہ مذہ و بال کفر و حکایت قصۂ		و منوبت متذکر و ساحرت		

صفحہ	مضمون
۱۱۴	امر بعبادت مرتب بر تنزیل و امر بتبتل دائم
۱۱۵	ذم خصال کفار و منافقین
۱۱۶	عطائے کوثر برسول و اتر بت مدان محبوب و مقبول
۱۱۷	توحید و اظہار مخالفت با مشرکین
″	امر بتسبیح و تحمید و استغفار مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بر موت و شیوع اسلام
۱۱۸	فخار رمضان و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۹	توحید
۱۲۰	امر باستعاذہ از مضرات دنیویہ
۱۲۱	امر باستعاذہ از مضرات دینیہ یعنے وسوسۂ شیطانیہ
۱۲۲	قصیدہ متضمنہ تاریخ طبع تفسیر
″	ایضاً حمد منثورہ عربیہ مشتمل بختم تالیف تفسیر
۱۲۳	ایضاً مواد تاریخ اختتام تالیف تفسیر
″	قطعہ تاریخ طبع تفسیر
۱۲۴	خاتمۃ الطبع

ضمیمہ

ابانۃ البیان حاشیہ بیان القرآن از جلد ۳ تا ۱۲ تین جلدوں کا جلد ہذا کے ساتھ منضم ہے۔

یادداشت

یہ حاشیہ بیان القرآن کا اول کی تین جلدوں کا نویں جلد کے ساتھ منضم ہے اور ۳ سے ۵ تک تین جلدوں کا دسویں جلد کے ساتھ منسلک ہے اور ۶ تا ۸ تین جلدوں کا گیارہویں جلد کے ساتھ منضم ہے

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں　اللہ کے نام سے　جو کہ نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

سب چیزیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں　جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں　اور وہی زبردست حکمت والا ہے　اے ایمان والو　ایسی بات کیوں کہتے ہو　جو کرتے نہیں ہو

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ

خدا کے نزدیک بات بہت ناراضی کی ہے　کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں　اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے　جو اس کے رستہ میں اس طرح ملکر لڑتے ہیں　کہ گویا

بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا

وہ ایک عمارت (جس میں) سیسہ پلایا گیا ہو　اور جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم تم مجھ کو کیوں ایذا پہنچاتے ہو　حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ پھر جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی ہو گئے

اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اور ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے نافرمانوں کو　ہدایت نہیں دیتا　اور جبکہ عیسیٰ بن مریم نے فرمایا　کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا

اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

آیا ہوں　کہ تم سے جو پہلے توراۃ ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں　اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں جن کا نام احمد ہوگا میں ان کی بشارت دینے والا ہوں　پھر جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ صریح جادو ہے　اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا　جو اللہ پر جھوٹ باندھے　حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو　اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ

ہدایت نہیں دیا کرتا　یہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو　اپنے منہ سے بجھا دیں　حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہیگا گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں　وہ اللہ ایسا ہے جس نے

رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ ع ۱

اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہو　تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے　گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَاٰيُهَا اَرْبَعَ عَشْرَ كَذَا فِي الْبَيْضَاوِيِّ

اوپر کی سورت میں کفار سے دوستی نہ رکھنے کا ذکر تھا اس سورۃ میں کفار سے مقاتلہ کا ذکر ہے اور کچھ مضمون تعیت میں کو ہے

ترغیب در قتال کفار و تاکید شنوحید و اثبات رسالت مع اشارہ باشتقاق کفار مر قتال را

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ
تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ
مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

البلاغۃ قولہ یا بنی اسرائیل لم یقل یا قومی اشارۃ الی ادخال بالتوراۃ وانہ منہم فی انہ من قوم موسیٰ علیہ السلام ہذا نفہ بانہ لا اتباع لہ ولا قوم وفیہ من الاستعطاف مافیہ ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ

اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچالے۔ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ

اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کریگا اور تم کو ایسے باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا

داخل کریگا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور عمدہ مکانوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہونگے یہ بڑی کامیابی ہے اور ایک اور چیز (تم اس کو پسند کرتے ہو)

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی فتحیابی اور آپ مؤمنین کو بشارت دیجئے اے ایمان والو تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریین

لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

سے فرمایا کہ اللہ کے واسطے میرا کون مددگار رہتا ہے وہ حواری بولے ہم اللہ کے مددگار ہیں سو بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ لوگ

وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

منکر رہے۔ سو ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں پر تائید کی سو وہ غالب ہو گئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ

عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ

طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝ سب چیزیں اللہ کی پاکی بیان

کرتی ہیں (قالاً یا حالاً) جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے (پس جو ایسا باعظمت و شان ہو اس کی اطاعت ہر حکم میں ضرور

ہے جنمیں سے ایک حکم جہاد کا ہے جو اس سورت میں مذکور ہے جسکے نزول کا سبب موافق روایات در منثور یہ ہے کہ ایکبار بعض مسلمانوں نے باہم تذکرہ کیا کہ اگر ہم کو کوئی

ایسا عمل معلوم ہو جو حق تعالیٰ کے نزدیک نہایت محبوب ہے تو ہم اس کو کریں اور اس کے قبل جنگ احد میں بعضے جہاد سے بھاگ چکے تھے جس کا قصہ سورۂ آل عمران میں ہے اور

نیز وقت نزول حکم جہاد کے بعض کو وہ حکم گراں گذرا تھا جس کا قصہ سورۂ نساء میں ہے فلما کتب علیہم القتال اذا فریق منہم یخشون الم سورۃ الصف فی النزول بعد آل

عمران لانہا مکیۃ والانفال مدنیۃ اسپر ارشاد ہے کہ اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو خدا کے نزدیک بات بہت ناراضی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں اللہ تعالیٰ

تو ان لوگوں کو (خاص طور پر) پسند کرتا ہے جو اس کے رستہ میں اس طرح ملکر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک عمارت ہے جسمیں سیسہ پلایا گیا ہو (یعنی یہ عمارت مستحکم بطریق الزوال ہوتی ہے

اسی طرح وہ مجاہدین دشمن کے مقابلہ سے ہٹتے نہیں مطلب یہ ہوا کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم کو احبلاعمال معلوم ہوتا سو احب الاعمال تو جہاد ہے پھر اس کے نزول کو وقت گرانی

کیوں ہوئی تھی اور احد میں کیوں بھاگ گئے تھے باوجود ان تمام امور کے پیش نظر ہونے کے نہایت نازیبا بات اور خدا کو ناپسند ہے ایسے دعوے کی باتیں کرنا جس کا خلاف

ہونا معلوم بھی ہو چکا ہے پس یہاں زجر تصلف اور لاف زنی پر ہے اور وعظ بلا عمل اس کے مفہوم سے خارج ہی اور آگے کفار کے مستحق قتل و قتال ہونے کی علت ایذاء رسول بتلا کر تکذیب و مخالفت

رسول بیان فرمانا مقصود ہے اور اسی کی مناسبت سے موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ فرماتے ہیں پس ارشاد ہے کہ وہ وقت قابل ذکر ہے جبکہ موسیٰ (علیہ السلام) نے

النحو قولہ لیغفر جواب فرط دل علیہ الکلام والتقدیر ان تؤمنوا وتجاہدوا یغفر لکم۔ قولہ واخری ای ولکم نعمۃ اخری قولہ نصر من اللہ بدل ۱۲

البلاغۃ

قولہ تجارۃ سماہا تجارۃ ترغیبا۔ قولہ انصاری الی اللہ ای من جندی متوجہا الی نصرۃ اللہ تعالیٰ لیطابق قولہ سمانا نحن انصار اللہ کذا فی الروح ۱۲

ملحقات الترجمۃ

۲ ع ۱۵ قولہ فی مضطر الاشارۃ ۱۰ الی ما قیل ان المراد استوائہما فی الثبات کذا فی المدارک فی قولہ فاستوت وفیہ تغلیبہ استواء القلوب باستواء الابدان ہو مصدر یعنی مصنفین ۱۲

اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم مجھکو کیوں ایذا پہونچاتے ہو حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں (وہ ایذائیں مختلف طور پر تھیں جن میں سے بعض بعض قرآن مجید میں بھی خصوص سورہ بقر میں مذکور ہیں اور حاصل اُن سب کا عصیان اور مخالفت ہی) پھر جب (اس فہمائش پر بھی) وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے (اور راہ پر نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو اور (زیادہ) ٹیڑھا کر دیا (یعنی ماوہ مخالفت اور عصیان کا اور زیادہ بڑھ گیا جیسا کہ قاعدہ ہے کہ دوام علی العصیان سے انابت اور اطاعت سے روز بروز بعد ہوتا جاتا ہے) اور اللہ تعالیٰ (کا معمول ہے کہ وہ) ایسے نافرمانوں کو ہدایت (کی توفیق نہیں دیتا (اسی طرح یہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو انواع مخالفت سے ایذائیں پہونچاتے ہیں اس لئے ان کا زیغ اور فسق متزاید ہوتا جاتا ہے کہ امید اصلاح نہیں رہی پس ان کے فساد مٹانے کے لئے قتال کا حکم دینا مصلحت ہوا) اور (اسی طرح وہ وقت بھی قابل تذکرہ ہے) جبکہ عیسےٰ بن مریم (علیہ السلام نے (ارشاد فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مجھ سے جو پہلے توراۃ (آچکی ہے میں اُس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں جن کا نام (مبارک) احمد ہوگا میں اُنکی بشارت دینے والا ہوں (مطلب اس سے اختر کے نزدیک اپنی شریعت کے احکام اور اسی شریعت کے بقاء کی غایت بتلانا ہے یعنی شریعت تو میری باستثناء بعض احکام کے جو کہ مدلول ارشاد وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ کے ہیں احکام توریت کے ہیں تصدیق بالتوراۃ سے یہی مراد ہے یعنی تصدیق مقرون بالعمل ورنہ نفس تصدیق میں توراۃ کی کیا تخصیص ہے سب انبیاء وصحف سابقہ کی تصدیق واجب ہے اور بعضوں نے غایت اپنی شریعت کے بقاء کی بتلادی کہ جو رسول میرے بعد آویں گے اُن کے آنے تک میری شریعت رہیگی اور چونکہ وہ رسول مستقل ہونگے جیسا کہ اُس رسول کے جو اوصاف اس بشارت میں عیسےٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمائے ہیں جو اجمالاً آتے ہیں اُن سے اس رسول کا مستقل ہونا معلوم ہوتا ہے پس اُس کا رافع شرائع سابقہ ہونا ضروری ہے اور مقصود اس غایت کے تبلانے سے اپنی امت کی تکمیل ہدایت ہے کہ کبھی ایسا نہ ہو کہ سردست مجھ پر ایمان لاکر پھر اُس رسول کا انکار کرکے کافر ہو جاویں اور اس بشارت کا عیسےٰ علیہ السلام سے منقول ہونا خود اہل کتاب کے بیان سے حدیثوں میں ثابت ہی چنانچہ خازن میں بروایت ابوداؤد نجاشی بادشاہ حبشہ کا جو کہ نصاریٰ کے عالم بھی تھے یہ قول آیا ہے کہ واقعی آپ ہی ہیں جن کی بشارت عیسےٰ علیہ السلام نے دی تھی اور خازن ہی میں ترمذی سے عبداللہ بن سلام کا قول جو کہ علماء یہود سے تھے آیا ہے کہ توریت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت لکھی ہے اور یہ کہ عیسےٰ علیہ السلام آپکے ساتھ مدفون ہوں گے اور چونکہ عیسےٰ علیہ السلام توراۃ کے مبلغ تھے اس لئے توراۃ میں اس بشارت کا ہونا نیز عیسےٰ علیہ السلام سے منقول کہا جاوے گا اور مولانا رحمۃ اللہ صاحب نے اظہار الحق میں خود توراۃ کے موجودہ نسخوں سے متعدد بشارتیں نقل کی ہیں جلد دوم صفحہ ۶۴ مطبوعہ قسطنطنیہ اور ان مضامین کا اناجیل موجودہ میں نہ ہونا اس لئے مضر نہیں کہ حسب تحقیق علماء محققین اناجیل کے نسخے محفوظ نہیں رہے مگر تاہم جو کچھ موجود ہیں ان میں بھی اس قسم کا مضمون موجود ہے چنانچہ یوحنا کی انجیل مترجمہ عربی مطبوعہ لندن ۱۸۳۱ء و ۱۸۳۳ء کے چودھویں باب میں ہے کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی بہتر ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو فارقلیط تمہارے پاس نہ آوے پس اگر میں جاؤں تو اُس کو تمہارے پاس بھیجدوں گا فارقلیط ترجمہ احمد کا ہے اہل کتاب کی عادت ہے کہ وہ ناموں کا بھی ترجمہ کر دیتے ہیں عیسےٰ علیہ السلام نے عبرانی میں احمد فرمایا تھا جب یونانی میں ترجمہ ہوا تو پیرکلوطوس کھمد یا جس کے معنی میں احمد یعنی بہت سراہا گیا یا بہت حمد کرنے والا پھر جب یونانی سے عبرانی میں ترجمہ کیا تو اُس کو فارقلیط کر دیا اور بعض عبرانی نسخوں میں اب تک نام مبارک احمد موجود ہے دیکھو پادری پارکہرست کی یہ عبارت دباو حمدہ فل ہکوثیم از حمایت الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۶۳ء صفحہ ۴۸۱ ترجمہ پالوجی گاؤفری ہینگنس مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء اور اس فارقلیط کی نسبت اُس انجیل یوحنا میں یہ الفاظ ہیں یہ قولہ وہ تمہیں سب چیزیں سکھا دے گا قولہ اس جہاں کا سردار آتا ہے۔ قولہ وہ آکر دنیا کو گناہ پر اور راستی پر اور عدالت پر سزا دے گا۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو بنی مستقل ہونے پر دال ہیں اور پوری بحث اس مقام کی تفسیر حقانی میں ہے اُس کا ایک شمہ نقل کیا گیا ہے غرض عیسےٰ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا) پھر جب (یہ تمام مضامین ارشاد فرما کر اپنی نبوت کے اثبات کے لئے) وہ (یعنی عیسےٰ علیہ السلام) اُن لوگوں کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو وہ لوگ (ان دلائل یعنی معجزات کی نسبت کہنے لگے کہ یہ صریح جادو ہے (اور جادو بتا کر نبوت کی تکذیب کی کما فی المائدۃ واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتھم بالبینت الخ اسی طرح بعد عیسےٰ علیہ السلام کے پھر رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے دورہ رسالت میں کفار موجودین سے آپ کی تکذیب اور مخالفت کی اور یہ ظلم عظیم ہے پس اس ظلم کا تدارک یہ مٹانے کے لئے قتال کا حکم دینا مصلحت ہوا اور (واقعی) اُس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیا کرتا (اللہ پر جھوٹ باندھنا یہ کہ نبوت کی تکذیب کی کیونکہ اثبات النفی اور نفی المثبت دونوں افترا علی اللہ ہیں اور وہ جو اُس کو بڑھایا کہ اسی پر

سورۃ الجمعۃ مدنیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ وھی احدی عشرۃ اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ○

سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کہ بادشاہ ہی پاک ہی زبردست ہی حکمت والے ہے۔

تقبیح ہوگئی یعنی خود تو متنبہ نہ ہوا مگر تنبیہ کرنے سے بھی متنبہ نہیں ہوا۔ اور وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اس لئے بڑھایا کہ اُن کی حالت موجودہ اصلاح سے بعید ہوگئی اس لئے سزائے قتال ہی تجویز کیا جانا مصلحت ہوا چنانچہ جس کو اب بھی اسلام کی خبر نہ پہونچی ہو اول اُس کو دعوت اسلام کرنا چاہئے جب اُس سے انکار کرے جو کہ ظاہراً علامت نا امیدی کی ہے تب جہاد مشروع ہے۔ آگے ترغیب جہاد کے لیے وعدۂ تصرف وغلبۂ حق اور مغلوبیت باطل ارشاد ہے کہ) یہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں (یعنی تدبیر عملی کے ساتھ منہ سے بھی رد واعتراض کی باتیں اس غرض سے کرتے ہیں کہ دین حق کو فروغ نہ ہو اور بعض اوقات قولی شبہات مؤثر تر ہوتے ہیں۔ یا یہ تمثیل ہے کہ ان کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی منہ سے نور الٰہی کو بجھانا چاہتا ہو یعنی ایسے طریقے سے بجھاوے جس میں ناکام رہے) حالانکہ اللہ (اپنے نور مذکور) کو کمال تک پہونچا کر رہیگا گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں (چنانچہ) وہ ایسا ہے جس نے (اسی تمام نور کی) اپنے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین (یعنی اسلام) دیکر (دنیا میں) بھیجا ہے تاکہ اُس (دین) کو (کہ وہی نور ہے) تمام (نقیہ) دینوں پر غالب کردے (کہ یہی اتمام ہے) گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں (وقد مر تفسیر الاتمام والظہور فی سورۃ برأۃ فی مثل ہذہ الآیۃ۔ آگے جہاد کا ثمرہ آخرت پھر ثمرہ دنیویہ کا وعدہ کرکے ترغیب دیتے ہیں کہ) اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچالے (وہ یہ ہے کہ) تم لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو (جب ایسا کروگے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کریگا اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کریگا جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں (بنے) ہوں گے یہ بڑی کامیابی ہے اور (اس ثمرہ حقیقیہ فوزیہ کے علاوہ) ایک اور ثمرہ (دنیویہ بھی ہے کہ تم اُس کو بھی خاص طور پر) پسند کرتے ہو (یعنی) اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی فتحیابی ہے اور (اس کا خاص طور پر محبوب ہونا اسلئے ہے کہ انسان طبعاً ثمرہ عاجلہ بھی چاہتا ہے) اور (اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم) آپ (ان تمام امور کی) مومنین کو بشارت دیدیجئے (چنانچہ فتح ونصرت کی پیشین گوئی کا ظہور اظہر من الشمس ہے۔ آگے اصحاب عیسےٰ علیہ السلام کا قصہ یاد دلا کر نصرت دین کی ترغیب دیتے ہیں کہ) اے ایمان والو تم اللہ کے (دین کے) مددگار ہو جاؤ (اُس طریق سے جو تمہارے لیے مشروع ہے یعنی جہاد جیسا کہ وہ حواریین اپنی شریعت کے طریقے کے موافق ناصر دین ہوئے تھے جبکہ لوگ کثرت سے عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن اور مخالف تھے اور جبکہ) عیسےٰ بن مریم (علیہ السلام نے) حواریین سے فرمایا کہ اللہ کے واسطے میرا کون مددگار ہوتا ہے وہ حواری بولے ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں (چنانچہ اُن حواریین نے دین کی یہ مدد کی کہ اُسکی اشاعت میں کوشش کی) سو اس کوشش کے بعد) بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ لوگ منکر رہے (پھر اُن میں باہم اختلاف مذہبی سے عداوت اور خانہ جنگیاں ہوئیں) مذہبی گفتگو ہوئی (سو یہ ذیل ایمان والوں کی اُن کے دشمنوں کے مقابلے میں تائید کی سو وہ غالب ہوگئے اسی طرح تم دین محمدی کے لئے کوشش اور جہاد کرو۔ اور اگر ابتداءً خانہ جنگیوں کی کنار کی طرف سے ہو تو دین عیسوی میں جہاد کا ہونا لازم نہیں آتا) ف حواریین اور عموم بعثت کے متعلق ایک شبہہ کا جواب سورۂ آل عمران قصۂ عیسےٰ علیہ السلام کی تفسیر میں گذر چکا

سورۃ الجمعۃ مدنیۃ وھی احدی عشرۃ کذا فی البیضاوی

ربط اوپر کی سورت میں توحید ورسالت کا اثبات اور مکذبین کا مستحق عقوبت قتل ہونا مذکور تھا اس سورت کے اول میں توحید ورسالت کا اثبات اور مکذبین میں سے یہود کا جو بعنوان قوم موسیٰ اوپر کی سورۃ میں مذکور ہوئے ہیں مستحق مذمت ووعید ہونا مذکور ہے اور چونکہ ان یہود کا اصل مرض حب دنیا تھا اسلئے مسلمانوں کو اس سے بچانے کے لیے دوسرے رکوع میں بعض احکام جمعہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کا امر اور عکس سے نہی ارشاد ہے پس دونوں سورتوں کے آخیر میں تجارت کا ذکر ہے اول میں دنیویہ کا دوسری میں اخرویہ کا

توحید ورسالت وذم ووعید یہود مکذبین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اور اُن کو پاک کرتے ہیں اور اُن کو کتاب اور دانشمندی کی باتیں سکھلاتے ہیں اور یہ لوگ پہلے سے

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

کھلی گمراہی میں تھے اور دوسروں کے لیے بھی اُن ہی میں سے جو ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے وہ فضل جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ

بڑے فضل والا ہے جن لوگوں کو توراۃ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا اُن کی حالت اس گدھے کی سی حالت ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہوئے ہو۔ اُن لوگوں کی بُری حالت ہے

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ

جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا آپ کہہ دیجئے کہ اے یہود یو اگر تم یہ دعویٰ کرو کہ تم بلا شرکت غیرے اللہ کے

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّ

مقبول ہو تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو اور وہ کبھی اس کی تمنا نہ کریں گے بوجہ اُن اعمال کے جو اپنے ہاتھوں سے کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو خوب اطلاع ہے ان ظالموں کی آپ کہہ دیجئے کہ

الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۱۱

جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تم کو آپکڑے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر جاننے والے کے پاس پہنچائے جاؤ گے پھر وہ تم کو تمہارے سب کیے ہوئے کام بتلا دیگا

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ

مُّبِیْنٍ ۙ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ مَثَلُ الَّذِیْنَ

حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع

سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں (قالاً و حالاً) اسکی پاکی بیان کرتی ہیں جو کہ بادشاہ ہے (عیبوں سے) پاک ہے زبردست ہے حکمت والا ہے وہی ہے

جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں اُن ہی کی (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اُن کو (عقائد باطلہ و اخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور اُن کو کتاب اور دانشمندی کی باتیں جس میں سب علوم ضروریہ و بدیہیہ آگئے سکھلاتے ہیں (یہ لوگ (آپ کی بعثت کے) پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے (کہ وہ شرک و کفر ہے مراد اکثر ہیں کیونکہ جاہلیت میں بھی بعضے موحد تھے مگر تاہم تکمیل ہدایت کے وہ بھی محتاج تھے) اور (علاوہ ان موجودین کے) دوسروں

کے لئے بھی ان میں سے (آپ کو مبعوث فرمایا) جو (اسلام لاکر ان میں سے ہونے والے ہیں لیکن) ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے (خواہ بوجہ اسکے کہ موجود ہیں مگر اسلام نہیں لائے یا بوجہ اسکے کہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے اسمیں تمام امت قیامت تک عربی و عجمی سب آگئے اور اُن کو منجملہ باعتبار اسلام کے فرمایا کیونکہ مسلمان سب تم میں کذا فی الخازن) اور وہ زبردست حکمت والا ہے (کہ اپنی قدرت اور حکمت سے ایسا نبی بھیجا اور سابق میں فی نفسہ ان صفات کا اثبات مقصود تھا پس تکرار نہ رہا اور یہ (رسول کے ذریعہ سے ضلال سے نکل کر کتاب و حکمت و ہدایت کی طرف آنا) خدا کا فضل ہے وہ فضل جس کو چاہتا ہے دیدیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (اگر سب کو بھی عنایت کرے تو وسعت ہے مگر وہ اپنی حکمت سے جسکو چاہے اُسکی تخصیص فرماتا ہے اور جسکو چاہتا ہے بے بہرہ رکھتا ہے جیسا کہ اوپر یہود کے ایمان لانے سے اور آئندہ کی آیت میں علماء یہود کے ایمان نہ لانے سے یہ امر ظاہر ہے آگے بعض مکذبین رسالت کی تقبیح ہے کہ جن لوگوں کو توراۃ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا انکی حالت اُس گدھے کی سی حالت ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہوئے ہے (مگر اُن کتابوں کے نفع سے محروم ہے اسی طرح اصل مقصود اور نفع علم کا عمل ہے جب یہ نہ ہوا اور صرف تحصیل

اللغات جمع امی منسوب الی الام ای علی حالۃ ولدتہ من عدم القراءۃ والکتابۃ وہی بالعرب اللائق بالذم ۱۲ **النحو** ۱ اٰخرین معطوف علی الامیین ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اے ایمان والو جب جمعہ کے روز نماز کے لیے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد کی طرف چل پڑا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہو۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً

پھر جب نماز پوری ہو چکے تو تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تاکہ تم کو فلاح ہو اور وہ لوگ جب کسی تجارت

اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو اسکی طرف دوڑنے کے لئے کھڑے جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ دیتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ جو چیز خدا کے پاس ہے وہ ایسے شغل اور تجارت سے بہر حال بہتر ہے اور اللہ سب سے اچھا روزی پہونچانے والا ہے۔

ع ۲ ۱۲

وحفظ علم میں تعب ہی تعب ہوا تو بالکل ایسی ہی مثال ہو گئی۔ اور گدھے کی تخصیص سے کہ وہ جانوروں میں بیوقوف مشہور ہے تو اس میں زیادہ تنفیر ہو گئی غرض) ان لوگوں کی بری حالت ہے جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (جیسے یہ یہود ہیں) اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو (توفیق) ہدایت (کی) نہیں دیا کرتا (کیونکہ جان کر عناد کرتے ہیں اور اگر ہدایت ہو گی تو بعد ترک عناد کے ہو گی اور توراۃ پر عمل کرنے کے لوازم میں سے ہے ایمان لانا آپ پر جیسا کہ اس میں حکم ہے پس ایمان نہ لانا مستلزم ہے ترک عمل بالتوراۃ کو اور اگر یہ لوگ یہ کہیں کہ ہم باوجود اس حالت کے بھی اللہ کے مقبول ہیں تو) آپ (ان سے) کہدیجئے کہ اے یہود یو اگر تمہارا یہ دعوے ہے کہ تم بلا شرکت غیرے اللہ کے مقبول (و محبوب) ہو تو تم (اس کی تصدیق کے لئے ذرا) موت کی تمنا کرو (کے دکھلا) دو اگر تم (اس دعوے میں) سچے ہو اور (ہم ساتھ ہی یہ بھی کہے دیتے ہیں کہ) وہ (خاص مدعی کبھی اس (موت) کی تمنا نہ کریں گے بوجہ (خوف سزا) اُن اعمال (کفریہ) کے جو اپنے ہاتھوں بھیجے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو خوب اطلاع ہے ان ظالموں (کے حال) کی (جو تاریخ مقدمہ کی آویگی قرار واقعی مجرم ثابت کر سزا کا حکم کر دیا جاوے گا اور اس دعوہ سزا کی تاکید کے لئے) آپ (ان سے یہ بھی) کہدیجئے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو اور اس کی تمنا باوجود دعوی ولایت کے اس لیے نہیں کرتے ہو کہ سزا بھگتنا ہو گی) وہ (موت ایک روز) تم کو پکڑے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر جاننے والے (خدا) کے پاس لے جائے جاؤ گے پھر وہ تم کو تمہارے سب کئے ہوئے کام بتلا دیگا (اور سزا دیگا) ف تحقیق مضمون تمنی موت کی سورۂ بقرہ آیت قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ الخ کی تفسیر میں گذر چکی ہے اور آخر میں کی تفسیر جو بعض احادیث میں اہل فارس کے ساتھ آئی ہے مقصود اس سے حصر نہیں بلکہ ایک صنف مہتم بالشان کا ذکر فرما دیا ربط تمہید سورت میں گذر چکا۔ اور سبب نزول ان آیات میں سے اخیر آیت کا یہ ہے کہ ایک بار آپ جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ مدینہ میں ایک قافلہ غلے کا آیا اور اس کے ساتھ اعلان کے لئے دف بجتا تھا بہت سے آدمی خطبہ چھوڑ کر غلہ خریدنے چلے گئے اور بارہ آدمی رہ گئے اس پر وہ آیت آئی کذا فی الصحاح اور در منثور وغیرہ میں مراسیل ابو داؤد سے نقل کیا ہے کہ اس وقت خطبہ بعد نماز کے ہوا کرتا تھا لوگوں نے سمجھے کہ نماز اصل مقصود ہے وہ ہو ہی چکی ہے خطبہ اگر نہ سنا جاوے کچھ حرج نہیں اور اگر ثابت ہو جاوے کہ خطبہ مقدم تھا تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان لوگوں کا ارادہ فوراً واپس جانے کا ہو گا۔

امر بایثار آخرت بر دنیا بضمن احکام جمعہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (اے ایمان والو جب جمعہ کے روز نماز (جمعہ) کے لیے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد (یعنی نماز و خطبہ) کی طرف فوراً چل پڑا کرو اور خرید و فروخت (اور اسی طرح دوسرے مشاغل مالہ عن السعی کما فی روایۃ المختار) چھوڑ دیا کرو (تخصیص بیع کی بوجہ زیادہ اہتمام کے ہے کہ اس کے ترک کو نوت نفع سمجھا جاتا ہے) یہ چل پڑنا مشاغل بیع وغیرہ کو چھوڑ کر تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہو (کیونکہ اس کا نفع باقی ہے اور بیع وغیرہ کا نفع فانی) پھر جب نماز (جمعہ کی) پوری ہو چکے (اور اگر ابتدا میں خطبہ مؤخر تھا تو نماز پورا ہونے سے مراد اس کا مع متعلقات کے پورا ہونا ہے جس کا حاصل نماز اور خطبہ کا پورا ہو چکنا ہے) تو اس وقت تم کو اجازت ہے کہ تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو (یعنی اس وقت دنیا کے کاموں کے لیے چلنے پھرنے کی اجازت ہے) اور (اس میں بھی) اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو (یعنی اشغال دنیویہ میں ایسے منہمک مست ہو جاؤ کہ احکام

اللغات من یوم الجمعۃ بمعنی فی یوم الجمعۃ انفضوا فرقوا کذا فی القاموس ۱۲

البلاغۃ فیہا لما کان اللہو والتجارۃ کشیٔ واحد فی کونہما مرغوبا عنہ اکتفی عن ارجاع الضمیر الی التجارۃ قدمن اللہو من التجارۃ وتقدیم اللہو لانہ اقوی مذمۃ فناسب تقدیمہ مقام الذم وقدمت التجارۃ علی اللہو فی الرد تیلا بانہا اہم عندہم ۱۲

سورۃ المنفقون مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ وھی احدی عشرۃ ایۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وقف لازم

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ

جب آپ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

کہ یہ منافقین جھوٹے ہیں ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے پھر یہ لوگ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں بے شک ان کے یہ عمال بہت ہی برے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ○ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ

یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے سو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو یہ نہیں سمجھتے اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے قد و قامت آپ کو خوشنما معلوم ہوں

وعبادات ضروریہ سے غافل ہو جاؤ) تاکہ تم کو فلاح ہو اور (بعضے لوگوں کا یہ حال ہے کہ) وہ لوگ جب کسی تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ کے لیے کھڑے جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ جو چیز (از قسم ثواب قرب) خدا کے پاس ہے وہ ایسے مشغلہ اور تجارت سے بدرجہا بہتر ہے اور (اگر اس سے افزونی رزق کی طمع ہو تو سمجھ لو کہ اللہ سب سے اچھا روزی پہونچانے والا ہے (اس کی طاعات ضروریہ میں مشغول رہنے پر بھی رزق مقدر دیتا ہے پھر کیوں اس کے احکام کو ترک کیا جاوے) **ف** یا ایھا الذین اٰمنوا عام مخصوص البعض ہے کیونکہ بعض پر بالاجماع جمعہ فرض نہیں صلوٰۃ سے مراد صلوٰۃ جمعہ ہے پس الف لام عہد کا ہے۔ سعی سے مراد دوڑنا نہیں ہے صرف چلنا ہے اہتمام و مبالغہ کے لیے سعی فرمایا نودی سے مراد قرآن میں وہ اذان ہے جو نزول آیت کے وقت تھی یعنی جو امام کے سامنے ہوتی ہے کیونکہ یہ اذان اول صحابہ کے اجماع سے بعد میں مقرر ہوئی ہے لیکن حرمت بیع میں حکم اس کا بھی مثل حکم اذان قدیم کے ہے کیونکہ اشتراک علت سے حکم میں اشتراک ہوتا ہے البتہ اذان قدیم میں یہ حکم منصوص و قطعی ہوگا اور اذان حادث میں یہ حکم مجتہد فیہ و ظنی ہوگا اس سے تمام اشکالات علیہ مرتفع ہو گئے۔ اور جو صحابہ اٹھ کر چلے گئے تھے ان کی ابتدائی حالت تھی پھر حسب نقل بعض زمانہ قحط و جوع کا تھا پھر کبرا صحابہ سے اس کا صدور نہیں ہوا پھر اجتہادی غلطی تھی اس لئے اعتراض کی گنجائش نہیں

سورۃ المنفقین مدنیۃ وایھا احدی عشرۃ

ربط اوپر کی سورۃ میں یہود کا ذکر تھا اس سورت میں منافقین کا ذکر ہے اور اکثر منافق یہودی تھے اور سورت سابقہ کے اخیر میں ایثار عقبے علی الدنیا کا ذکر تھا وہی اس سورت کے اخیر میں ہے اور اس اخیر کے مضمون کو ذکر منافقین سے بھی مناسبت ہے کہ منافقین اپنے اموال پر گھمنڈ کر کے کہتے تھے لا تنفقوا الخ اور اپنے حشم خدم پر بھی گھمنڈ کر کے کہتے تھے لیخرجن الاعز منھا الاذل اس لئے اموال و اولاد سے غلو کے ساتھ قلب کو متعلق کرنے کی ممانعت فرمائی۔ اور بسبب نزول آیات متضمنہ ذکر منافقین کا یہ ہوا کہ کسی غزوہ میں انصار و مہاجرین میں نکرار ہو گیا اس پر عبداللہ بن ابی بگڑا کہ تم نے ان پردیسیوں کو روٹیاں کھلا کھلا کر لگا ڈالا اب مدینہ پہونچ کر ان لوگوں کو خرچ دینا بند کر دو خود ہی چلے جاوینگے اور یہ بھی کہا کہ ہم عزت والے ہیں ان ذلت والوں کو نکال دینگے یہ بات زید بن ارقم صحابی نے سنکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کہی آپ نے ابن ابی اور اسکے رفقاء کو بلا کر پوچھا وہ صاف مکر گیا اور قسمیں کھا گیا زید بن ارقم کو بڑا رنج ہوا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں کذا فی الصحاح۔ اور جن لوگوں کو اس کا کہنا معلوم تھا انہوں نے اس سے کہا کہ تو جا کر حضرت کے سامنے تو یہ کر لے اسنے انکار کر دیا کذا فی الدر المنثور اور چونکہ سب منافقین اس قول کے پسند کرنے میں شریک اور ہمراہی تھے لہذا اسکی طرف نسبت کر دی۔

شنائع منافقین

بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا جاءک المنفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنفقین لکذبون اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انھم ساء ما کانوا یعملون ذلک بانھم اٰمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبھم فھم لا یفقھون واذا رایتھم تعجبک اجسامھم

وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ

اور یہ باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی بات سن لیں گویا یہ لکڑیاں ہیں جو سہارے سے لگائی ہوئی ہیں ہر غل پکار کو اپنے ہی اوپر خیال کرنے لگتے ہیں یہی لوگ دشمن ہیں آپ ان سے ہوشیار رہیے۔ خدا ان کو غارت کرے

اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ

کہاں بھٹکے چلے جاتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لیے رسول اللہ مغفرت کی دعا کریں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے بیرخی کرتے ہیں

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ هُمُ

ان کے حق میں دونوں باتیں برابر ہیں خواہ آپ ان کے لیے استغفار کریں یا ان کے لیے استغفار نہ کریں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ

وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو یہاں تک کہ یہ آپ ہی منتشر ہو جاویں گے اور اللہ ہی کے ہیں سب خزانے آسمانوں اور زمین کے ولیکن

الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ

منافقین نہیں سمجھتے یہ یوں کہتے ہیں کہ اگر ہم اب مدینہ میں لوٹ کر جاویں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دیگا اور اللہ ہی کی ہے عزت اور اس کے رسول کی

ع ۱ ۱۲

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ع

اور مسلمانوں کی ولیکن منافقین جانتے نہیں

وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ

لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى

مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى

الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ جب آپ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں (اس میں تو ان کے قول کی تکذیب نہیں کی جاتی) اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین (اس کہنے میں) جھوٹے ہیں (کہ ہم دل سے گواہی دیتے ہیں کیونکہ وہ گواہی محض لسانی ہے اعتقاد قلب سے نہیں) ان لوگوں نے اپنی قسموں کو (اپنی جان و مال کے بچانے کے لئے) سپر بنا رکھا ہے (کیونکہ اظہار کفر سے ان کی حالت بھی مثل دوسرے کفار کے ہوتی کہ جہاد کیا جاتا اور قتل و غارت ہوتا) پھر (اس لازمی خرابی کے ساتھ ان میں متعدی خرابی بھی ہے کہ) یہ لوگ (دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں بے شک ان کے یہ اعمال بہت ہی برے ہیں (اور ہمارا) یہ (کہنا انہم ساء ما کانوا یعملون ۝) اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ (اول ظاہر میں) ایمان لے آئے پھر (اپنے شیاطین کے پاس جا کر کلمات کفریہ انا معکم انما نحن مستہزئون کہہ کر) کافر ہو گئے (مطلب یہ کہ انہم ساء ما کانوا یعملون ۝ کا علم کرنا ان کے نفاق کے سبب سے ہے کہ وہ اسوء اعمال ہے) سو اس نفاق کی وجہ سے) ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو یہ (حق بات کو) نہیں سمجھتے اور (ظاہر میں یہ ایسے چکنے چپڑے ہیں کہ) جب آپ ان کو دیکھیں (تو شان ظاہری کی وجہ سے) انکے قد و قامت آپ کو خوشنما معلوم ہوں اور (باتوں ایسے ہیں کہ) اگر یہ باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی بات (غایت فصاحت و شیرینی کی وجہ سے) سن لیں (لیکن چونکہ اندر خاک بھی نہیں اس لیے قد و قامت ظاہری کے ساتھ خلو باطن کے سبب ان کی ایسی مثال ہے کہ) گویا یہ لکڑیاں ہیں جو (دیوار کے) سہارے سے لگائی ہوئی (کھڑی) ہیں کہ جثہ میں تو لمبی چوڑی موٹی موٹی مگر بیجان محض اور نیز بنا بر اس عادت کے کہ اکثر جو لکڑی فی الحال کام میں نہیں لگتی وہ اس طرح رکھدی جاتی ہے ایسی لکڑی بے نفع محض بھی ہے اسی طرح یہ لوگ ظاہری دیکھتے ہیں تو شاندار لیکن اندر سے محض بیکار اور چونکہ بوجہ عدم اخلاص و عدم ایمان کے

البلاغۃ قولہ ھم العدو الخ فروہ للمبالغۃ الجنس۔ قولہ مسندۃ شبہوا بالخشب المسندۃ لان الخشب تکون مسندۃ اذا لم تکن فی بناء اوہ علامۃ بشی منہ اخذ ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

اے ایمان والو تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں یا دیں اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ

اور ہم نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آ کھڑی ہو پھر وہ کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھکو اور تھوڑے دنوں مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیر خیرات دے لیتا

وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۲ ۱۴

اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جبکہ اس کی میعاد آ جاتی ہے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی پوری خبر ہے

ہر وقت ان کو اندیشہ رہتا ہے کہ کبھی مسلمانوں کو ہمارے حال کی اطلاع کسی قرینہ سے یا بذریعہ وحی کے نہ ہو جاوے اور رسول دیگر کفار کے ہم پر بھی جہاد وغیرہ نہ ہونے لگے اس خیال سے ایسے خائف رہتے ہیں کہ) ہر غل پکار کو (گو وہ کسی وجہ سے ہو) اپنے ہی اوپر (پڑنے والی) خیال کرنے لگتے ہیں (یعنی جب کوئی شور و غل ہوتا ہے یہی سمجھتے ہیں کہ کہیں ہمارے ہی اوپر اُفتاد پڑنے والی نہ ہو حقیقت میں) یہی لوگ (تمہارے پورے) دشمن ہیں آپ ان سے ہوشیار رہیے (یعنی ان کی کسی بات کا اعتماد نہ کیجئے) خدا ان کو غارت کریں کہاں (دین حق سے) پھرے چلے جاتے ہیں (یعنی روزانہ دور ہی ہوتے جاتے ہیں) اور (ان کے تکبر و شرارت کی یہ کیفیت ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آؤ تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) استغفار کر دیں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ اُن کو دیکھیں گے کہ وہ اُس ناصح سے اور تحصیل استغفار سے) تکبر کرتے ہوئے بے رُخی کرتے ہیں (جب اُن کے کفر کی یہ حالت ہے تو) اُن کے حق میں دونوں باتیں برابر ہیں خواہ آپ اُن کے لیے استغفار کریں یا اُن کے لیے استغفار نہ کریں اللہ تعالیٰ اُن کو ہرگز نہ بخشے گا (مطلب یہ کہ اگر وہ آپ کے پاس آتے بھی اور آپ اُن کی ظاہری حالت کے اعتبار سے استغفار بھی فرماتے تب بھی اُن کو کچھ نفع نہ ہوتا یہ تو ماضی کے اعتبار سے اُن کی حالت ہوئی اور آئندہ کے لیے یہ ہے کہ) بیشک اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں کو (توفیق) ہدایت (کی) نہیں دیتا یہ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس (جمع) ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو یہاں تک یہ آپ ہی منتشر ہو جاویں گے اور ان کا یہ کہنا جہل محض ہے کیونکہ) اللہ ہی کے ہیں سب خزانے آسمانوں اور زمین کے ولیکن منافقین سمجھتے نہیں ہیں (کہ رزق کا مدار اہل شہر کی نفقات کو سمجھتے ہیں اور) یہ (لوگ) یوں کہتے ہیں کہ اگر ہم اب مدینہ میں لوٹ کر جاویں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دیگا (یعنی ہم ان مسافر پردیسیوں کو نکال کر دینگے) اور (اس قول میں جو اپنے کو عزت والا اور مسلمانوں کو ذلت والا کہتے ہیں یہ جہل محض ہے بلکہ) اللہ ہی کی ہے عزت (بالذات) اور اُس کے رسول کی (بواسطہ تعلق مع اللہ کے) اور مسلمانوں کی (بواسطہ تعلق مع اللہ و الرسول کے) ولیکن منافقین جانتے نہیں (بلکہ مناط عزت امور فانیہ کو سمجھتے ہیں ربط تمہید سورت میں گذر چکا۔

ایثار عقبیٰ بر دنیا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اے ایمان والو تم کو تمہارے مال اور اولاد (مراد اس سے مجموعہ دنیا ہے) اللہ کی یاد (اور طاعت) سے (مراد اس سے مجموعہ دین ہے) غافل نہ کرنے پاویں (یعنی دنیا میں ایسے منہمک مت ہو جانا کہ دین میں خلل پڑنے لگے) اور جو ایسا کریگا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں (کیونکہ نفع دنیوی تو ختم ہو جاوے گا اور ضرر اخروی مستدیا دائم رہ جاوے گا) اور (منجملہ طاعات کے ایک طاعت مالیہ کا حکم کیا جاتا ہے کہ) اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اُس میں سے (حقوق واجبہ کو) اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آ کھڑی ہو پھر وہ (بطور تمنا و حسرت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھکو اور تھوڑے دنوں مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیرات دے لیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاتا اور (اس کی یہ تمنا و حسرت اسلئے غیر مفید ہے کہ) اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جبکہ اس کی میعاد عمر کی ختم ہونے پر آ جاتی ہے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی پوری خبر ہے (ویسی ہی تم کو مستحق جزا کے

النحو قولہ واکن العطف علی موضع فاصدق کانہ قیل ان اخرتنی اصدق واکن کذا فی الروح ۱۲ | البلاغۃ قولہ الی اجلکم (۱۲) او کاجلکم ای الدنیا عبر بہا عنہا لکونہا ارغب الاشیاء عند المخاطب او بتقدیر مضاف

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ

سب چیزیں جو کچھ کہ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ کہ زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اُسی کی سلطنت ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا سو تم میں سے

كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ

کافر ہیں اور بعضے تم میں مومن ہیں اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اُسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

اور اُسی کے پاس تو جانا ہے وہ سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سب چیزوں کو جانتا ہے جو تم چھپ کر کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ دلوں تک کی باتوں کا جاننے والا ہے

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ

کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جنہوں نے پہلے کفر کیا پھر انہوں نے اپنے عمال کا وبال چکھا اور اُن کے لئے عذاب دردناک ہونے والا ہے یہ اس سبب سے کہ اُن لوگوں کے پاس اُن کے پیغمبر دلائل اور معجزے

بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

لے کر آئے تو اُن لوگوں نے کہا کہ کیا آدمی ہم کو ہدایت کریں گے غرض انہوں نے کفر کیا اور اعراض کیا اور خدا نے بے پروائی کی اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ستودہ صفات ہے یہ کافر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز دوبارہ زندہ کئے جاویں

اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں اللہ ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہے تم کو سب جتلا دیا جاوے گا اور یہ اللہ کو بالکل آسان ہے سو تم اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس نور پر جو ہم نے نازل کیا

وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ

ایمان لاؤ اور اللہ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے جس دن کہ تم سب کو اُس جمع ہونے کے دن میں جمع کریگا وہی دن ہے سود و زیان کا

سورۃ التغابن مختلف فیہا واٰیہا ثمان عشرۃ کذا فی البیضاوی مدنیۃ عندہ اکثر کذا فی الروح

ربط سورت سابقہ کے اخیر میں تفصیل آخرت کی ترغیب اور تعطیل آخرت سے ترہیب ہے اس سورۃ میں اہل تفصیل اور اہل تعطیل کی مجازاۃ کی تفصیل مضمون ترغیب کی تکمیل ہے اور چونکہ اوپر بھی سورۂ مجادلہ سے کئی سورتوں میں ان اہل تفصیل و اہل تعطیل کے مختلف گروہوں کا تذکرہ ہوا کسی میں مشرکین کا کسی میں یہود کا کسی میں منافقین کا اور سب میں کچھ کچھ مومنین کا اسلیے یہ سورت اُن سب کے ساتھ بھی خاص طور پر مربوط ہے۔

تفصیل احوال و اعمال و مآل اہل ایمان و اہل ضلال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۚ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۚ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ

اللغات التغابن فی القاموس ان یغبن بعضہم بعضا وان باہل المجتہ بغبن اہل السماء قلت جعل ذلک تغابنا مجازا او لان بعضہم من اتباعہم

التحوی یجمعکم معمول لاذکروا ۱۲

البلاغۃ قولہ اجتمعوا فیہا مع الضمیر باعتبار معنی الجنسیۃ ۱۲

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ

اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا اور نیک کام کرتا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کر دیگا اور اسکو ایسی جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی جن میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔

ع ۱ ۱۵ ۱۵ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

یہ بڑی کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا وہ لوگ دوزخی ہیں اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

کوئی مصیبت بدون خدا کے حکم کے نہیں آتی اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے قلب کو راہ دکھا دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اور اللہ کا کہنا مانو

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اور رسول کا کہنا مانو اور اگر تم اعراض کروگے تو ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر توکل

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا

رکھنا چاہیے۔ اے ایمان والو تمہاری بعض بیبیاں اور اولاد تمہاری دشمن ہیں سو تم اُن سے ہوشیار رہو اور اگر تم معاف کردو اور درگذر کرجاؤ

وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور بخشدو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے تمہارے اموال اور اولاد بس تمہاری ایک آزمایش کی چیز ہے اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے تو جہاں تک تم سے ہو سکے

مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ

اللہ سے ڈرتے رہو اور سنو اور مانو اور خرچ کیا کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اگر

ع ۲ ۱۶ ۱۶ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اللہ کو اچھی طرح قرض دوگے تو وہ اُس کو تمہارے لیے بڑھاتا جاویگا اور تمہارے گناہ بخشدیگا۔ اور اللہ بڑا قدردان بڑا بردبار ہے پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے غالب بڑی حکمت والا ہے۔

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ سب چیزیں جو کچھ کہ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ کہ زمین میں ہیں اللہ کی پاکی (قالاً یا حالاً) بیان کرتی ہیں اُسی کی سلطنت ہے اور وہی تعریف کے لایق ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے (یہ تمہید ہوئی اگلے بیان کی کہ وہ ایسے صفات کمال کے ساتھ متصف ہے تو اُسکی اطاعت واجب اور معصیت قبیح ہے) وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا (جو مقتضی اس کو تھا کہ سب ایمان لاتے) سو (باوجود اسکے بھی) تم میں بعضے کافر ہیں اور بعضے مومن ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال (ایمانیہ وکفریہ) کو دیکھ رہا ہے (پس ہر ایک کے مناسب جزا دیگا) اُسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر (یعنی پُر حکمت و پُر منفعت) پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا (کیونکہ اعضاء انسانی کے برابر کسی حیوان کے اعضاء میں تناسب نہیں) اور اُسی کے پاس (سب کو) لوٹنا ہے (اور) وہ سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سب چیزوں کو جانتا ہے جو تم پوشیدہ کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو اور اللہ تعالےٰ دلوں تک کی باتوں کا جاننے والا ہے۔

(اور یہ تمام امور مقتضی اس کو ہیں کہ تم اُس کی اطاعت کیا کرو اور علاوہ ان مقتضیات کے) کیا تم کو اُن لوگوں کی خبر نہیں پہونچی (کہ وہ خبر پہونچنا ہی مقتضی وجوب اطاعت کو ہی جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا پھر اُنہوں نے اپنے (ان) اعمال کا وبال (دنیا میں بھی) چکھا اور (اس کے علاوہ آخرت میں بھی) اُن کے لئے عذاب دردناک ہے والا ہے یہ (وبال حاصل) وعذاب آجل) اس سبب سے ہے کہ اُن لوگوں کے پاس اُن کے پیغمبر دلائل واضحہ لے کر آئے تو اُن لوگوں نے (اُن رسولوں کی نسبت) کہا کہ کیا آدمی ہم کو ہدایت کریں گے (یعنی بشر کہیں پیغمبر ہادی ہو سکتا ہے) غرض اُنہوں نے کفر کیا اور اعراض کیا اور خدا نے بھی اُن کی کچھ پروا نہ کی (بلکہ مقہور کر دیا) اور اللہ (سب سے) بے نیاز (اور) ستودہ صفات ہے (اُس کو نہ کسی کی معصیت سے ضرر اور نہ کسی کی طاعت سے نفع خود مطیع و عاصی ہی کا نفع اور ضرر ہے اور یہ کافر (مضمون عذاب آخرت کا سن کر جیسا کہ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں مذکور ہے) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز دوبارہ زندہ نہ کئے جاویں گے (جس کے بعد عذاب الیم کا وقوع متلایا جاتا ہے) آپ کہدیجئے کہ کیوں نہیں واللہ ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر جو جو کچھ تم نے کیا ہے تم کو سب جتلا دیا جاوے گا (اور اُس پر سزا دی جاوے گی) اور یہ (بعث وجزا) اللہ کو (بوجہ کمال قدرت) بالکل آسان ہے سو (جب یہ مقتضیات ایمان کے متبع ہیں تو تم کو چاہئے کہ تم اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس نور پر (یعنی قرآن پر) جو کہ ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے (اور اُس دن کو یاد رکھو) جس دن تم سب کو اُس جمع ہونے کے دن میں جمع کریگا یہی دن ہے سود و زیان (کے ظاہر ہونے) کا (یعنی مسلمانوں کا نفع اور کافروں کا نقصان) جس پر تعالیٰ ہو جاویگا (اور (بیان اس کا یہ ہے کہ) جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا اور نیک کام کرتا ہوگا اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ دُور کر دیگا اور اُس کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی جن میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہینگے (اور) یہ بڑی کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا یہ لوگ دوزخی ہیں اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے (اور جس طرح کفر مانع عن فلاح الآخرۃ بالکل ہے اسی طرح مصیبت میں ازواج و اولاد و اموال وغیرہ نعمت میں مشغول ہو کر خدا کے احکام میں کوتاہی کرنا بھی مانع عن فلاح الآخرۃ من وجہ ہے پس مصیبت میں تو یہ سمجھنا چاہئے کہ کوئی مصیبت بدون خدا کے حکم کے نہیں آتی (اور یہ سمجھ کر صبر و رضا اختیار کرنا چاہیئے) اور جو شخص اللہ پر (پورا) ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے قلب کو (صبر و رضا کی) راہ دکھا دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (کہ کس نے صبر و رضا اختیار کیا اور کس نے نہیں کیا اور ہر ایک کو حسب حکمت جزا و سزا دیتا ہے) اور (خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر امر میں جس میں مصائب بھی داخل ہیں) اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور اگر تم (اطاعت سے) اعراض کروگے تو (یاد رکھو کہ) ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف پہونچا دینا ہے (جس کو وہ بحسن وجوہ کر چکے پس اُن کا تو کوئی ضرر نہیں تمہارا ہی ضرر ہوگا اور چونکہ اللہ کو ضرر ہونے کا احتمال ہی نہیں اسلئے اُس کو یہاں بیان نہیں کیا اور تم لوگوں کو اور خصوص اہل مصیبت کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (بننے کے قابل) نہیں (پس اُسی کو معبود سمجھنا چاہئے) اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر مصائب وغیرہ میں توکل رکھنا چاہئے (اس میں ایمان کا مضمون جو کہ اوپر مذکور تھا اور صبر کا مضمون جو کہ بعد میں مذکور تھا دونوں آگئے اور) اے ایمان والو (جیسا مصیبت میں تم کو صبر و رضا کا حکم کیا گیا ہے تاکہ وہ مانع عن الآخرۃ نہ ہو اسی طرح نعمت کے بارے میں تم کو عدم انہماک کا حکم کیا جاتا ہے تاکہ وہ بھی مانع عن الآخرۃ نہ ہو پس نعمت کے بارے میں یوں سمجھنا چاہئے کہ) تمہاری بعضی بیبیاں اور اولاد تمہارے دشمن ہیں (جبکہ وہ اپنے نفع دنیوی کے واسطے تم کو ایسی بات کا امر کریں جو تمہارے لئے مضر آخرت ہو) سو تم اُن سے (یعنی ایسوں سے) ہوشیار رہو (اور اُن کے ایسے امر پر عمل مت کرو) اور (اگر تم کو ایسی فرمائشوں پر غصہ آوے اور تم اُن پر تشدد کرنے لگو اور وہ اُس وقت معذرت اور توبہ کریں اور) تم (اُس وقت اُن کی وہ خطا) معاف کر دو (یعنی سزا نہ دو) اور درگذر کر جاؤ (یعنی زیادہ ملامت کرو اور بخش دو (یعنی اُس کو دل اور زبان سے بھلا دو) تو اللہ تعالیٰ (تمہارے گناہوں کا) بخشنے والا (اور تمہارے حال پر) رحم کرنے والا ہے (اس میں ترغیب ہے عفو کی اور یہ بعض اوقات واجب ہے جبکہ عقوبت سے احتمال غالب بیباکی کا ہو اور بعض اوقات مندوب ہے آگے اولاد کے ساتھ اموال کے متعلق ہی اسی قسم کا مضمون ہے کہ) تمہارے اموال اور اولاد بس تمہارے لئے ایک آزمائش کی چیز ہے (کہ دیکھیں کون ان میں پڑ کر خدا کے احکام کو بھول جاتا ہے اور کون یاد رکھتا ہے) اور (جو شخص ان میں پڑ کر اللہ کو یاد رکھے گا تو) اللہ کے پاس (اُس کے لیے) بڑا اجر ہے (تو ان سب باتوں کو سن کر) جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور (اُس کے احکام) سنو اور مانو اور (بالخصوص مواقع حکم میں) خرچ بھی کیا کرو یہ (کیا کرو یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا (غالباً اس کی تخصیص اس لئے ہے کہ یہ نفس پر زیادہ شاق ہے) اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا ایسے ہی لوگ (آخرت میں) فلاح پانے والے ہیں (آگے اُس کے بہتر اور موجب فلاح ہونے کا بیان ہے کہ) اگر تم اللہ کو اچھی طرح (یعنی خلوص کے ساتھ) قرض دوگے تو وہ اُس کو تمہارے لیے بڑھاتا چلا جاویگا اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور اللہ بڑا قدردان ہے (کہ عمل صالح کو مقبول فرماتا ہے

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ

اے پیغمبر جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کو عدت سے پہلے طلاق دو اور تم عدت کو یاد رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔ ان عورتوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو

وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ

اور نہ وہ خود نکلیں مگر ہاں کوئی کھلی بے حیائی کریں تو اور بات ہے اور یہ سب حدیں اللہ کے مقرر کئے ہوئے احکام ہیں اور جو شخص اللہ کے احکام سے تجاوز کرے گا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا

لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

تجھکو خبر نہیں شاید اللہ تعالیٰ بعد اس کے کوئی نئی بات پیدا کردے۔ پھر جب وہ عورتیں اپنی مدت کے قریب پہونچ جاویں تو انکو قاعدے کے موافق نکاح میں رہنے دو یا قاعدے کے موافق ان کو رہائی دو

وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ

اور اپنے میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ کرلو اور تم ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے گواہی دو اس مضمون سے اُس شخص کو نصیحت کیجاتی ہے جو اللہ پر اور یوم قیامت پر یقین رکھتا ہو

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے نجات کی شکل نکالدیتا ہے اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہونچاتا ہے جہاں اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

اور بڑا بردبار ہے (کہ عمل معصیت پر فی الفور مواخذہ نہیں فرماتا اور) پوشیدہ اور ظاہر (اعمال) کا جاننے والا ہے (اور) زبردست ہے (اور) حکمت والا ہے (مگر تمکور سورہ حکیم تک تمام مضامین سورت کے لئے بمنزلہ علل کے ہو کہ سب مضامین ان پر مرتب و متفرع ہو سکتے ہیں کما یظہر بالتامل) **ف** تعفوا وتصفحوا وتغفروا میں یا وجود ان خطاؤں کے حقوق اللہ ہونے کے عفو و صفح و مغفرت کی اسناد عباد کی طرف مجاز ہے جس کا حاصل معنے لم تعاقبوا ولم تثریبوا ولم تحقدوا ہے اور ان کی اسناد عباد کی طرف حقیقی ہے۔ واللہ اعلم

سورۃ الطلاق مدنیۃ وایہا اثنتا عشرۃ کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ کے اخیر میں بعض ازواج و اولاد کا عدو ہونا مذکور تھا چونکہ بعض اوقات خیال عداوت مانع ہو جاتا ہے اُن کے حقوق واجبہ کے ادا کرنے سے یہی خصوص جبکہ ظاہری مفارقت ہی ہو جاوے۔ اس سورت میں احکام متعلقہ ازواج مطلقہ و اولاد رضیع سے اُس کی اصلاح ہو گئی کہ جب مفارقت میں بھی رعایت حقوق واجبہ سے تو موافقت میں تو بدرجۂ اولے اس کا وجوب ہوگا۔ اور چونکہ ان احکام کے ضمن میں چار جگہ تقوے کا امر اور ترغیب ہے دوسرے رکوع کا مضمون اُس کی تاکید میں ہے و نیز اُس سے اِس پر بھی دلالت ہے کہ معاملات دنیویہ میں بھی رعایت احکام شرعیہ کی واجب ہے برخلاف زعم بعض جہلاء کے واللہ اعلم +

بعضے از احکام مطلقات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ

البلاغۃ قولہ یا ایہا النبی خاطب النساء فی الروح خص النداء بہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الخطاب لکلہم کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم امام امتہ کما یقال لرئیس القوم وکبیرہم یا فلان افعلوا کیت وکیت۔ ومعنی تقدیم النداء ثم تکلیفہن لیلزم من تعلیل الحاصل بعد قولہ بہن تحسن اضافتہا الیہن وہی لازم واجبہن لتاکید النبی بالتمسک بکمال استحقاقہن سکنا با کانہا الملاکہن ۱۲

الروایات فی الروح اخرج الامام مالک والشافعی والشیخان وابو داؤد والترمذی و النسائی وابن ماجۃ وآخرون عن ابن عمر انہ طلق امرأۃ وہی حائض فذکر ذلک عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ فیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم قال لیراجعہا ثم یمسکہا حتی تطہر ثم تحیض فتطہر فان بدا لہ ان یطلقہا فلیطلقہا طاہرا قبل ان یمسہا تلک العدۃ التی امر اللہ تعالیٰ ان تطلق لہا النساء وقرأ النبی صلے اللہ علیہ وسلم یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن فی قبل عدتہن وکان ابن عمر کما اخرجہ عنہ ابن المنذر وغیرہ یقرأ کذلک وکذلک ابن عباس وفی روایۃ عنہما انہما قرأ لقبل عدتہن ۱۲

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ

اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرکے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ اور تمہاری بیبیوں میں سے جو عورتیں

مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ

حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہیں اور اسی طرح جن عورتوں کو حیض نہیں آیا۔ اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے

حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ

حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ڈریگا اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام میں سانی کریگا یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈریگا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کردیگا

وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ

اور اس کو بڑا اجر دیگا تم ان عورتوں کو اپنی وسعت کے موافق رہنے کا مکان وہاں رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ عورتیں

اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ

حمل والیاں ہوں تو حمل پیدا ہونے تک ان کو خرچ دو پھر اگر وہ عورتیں تمہارے لئے دودھ پلاویں تو تم ان کو اجرت دو اور باہم مناسب طریق پر مشورہ کر لیا کرو

وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ

اور اگر تم باہم کشمکش کرو گے تو کوئی دوسری عورت دودھ پلاویگی وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق خرچ کرنا چاہیئے اور جس کی آمدنی کم ہو اس کو چاہیئے کہ اللہ نے جتنا اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ ع ۱ ۱۲

اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اس کو دیا ہے۔ خدا تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت ہی دے دیگا۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ

اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ

وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ

عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ اے پیغمبر (آپ لوگوں

سے کہدیجئے کہ) جب تم لوگ (ایسی) عورتوں کو طلاق دینے لگو جو مدخول بہا ہیں یا ان کے ساتھ خلوت ہو چکی ہے کہ اس سے بھی عدت واجب ہو جاتی ہے و

دلیل التقیید قولہ تعالیٰ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ) تو ان کو (زمانہ) عدت (یعنی حیض) سے پہلے

(یعنی طہر میں) طلاق دو (اور یہ احادیث صحاح سے ثابت ہے کہ اس طہر میں صحبت نہ ہو اور یہ تفسیر ہے مذہب حنفی پر کہ ان کے نزدیک عدت حیض سے ہے

اور شافعیہ کے نزدیک یہ معنی ہونگے کہ ان کو شروع عدت میں طلاق دو یعنی طہر ہی سے عدت ہے طہر ہی میں طلاق دو پس یہاں سب کے نزدیک حسب

اللغات

بالغ امرہ ای یبلغ ما یریدہ ۱۲

النحو قولہ واللائی لم یحضن خبرہ محذوف ای کذلک ۱۲

البلاغۃ

قولہ ذلک امر اللہ انزلہ الیکم افراد الکاف مع ان الخطاب للجمع لعل فیہ اشارۃ الی ان الانزال لکل واحد من الجمیع وفیہ تعظیم لامر الحکم مغفر مستقل فی کونہ ماموراً واللہ اعلم ۱۲

الروایات

قولہ تعالیٰ واللائی یئسن من المحیض ان ارتبتم فی الفروع اخرج الحاکم وصححہ والبیہقی فی سننہ وجماعۃ عن ابی بن کعب ان ناساً من اہل المدینۃ قالوا لقد نزلت ہذہ الآیۃ التی فی البقرۃ فی عدۃ النساء فقالوا لقد بقی من عدۃ النساء ولم تذکر فی القرآن الصغار والکبار والحبالی فما انقضاء عدتہن فانزل اللہ تعالیٰ فی سورۃ النساء القصری اللائی یئسن الآیۃ فمن فہم ذکر فیہا ان ارتبتم فلا مفہوم لہ ۱۲

روایت لعدتہن کے معنی بحذف مضاف فی قبل عدتہن ہیں پھر قبل کے معنی حنفیہ کے نزدیک استقبال اور آمد کے ہیں اور شافعیہ کے نزدیک ابتدار کے ہیں) اور طلاق دینے کے بعد) تم عدت کو یاد رکھو (یعنی مرد و عورت سب یاد رکھیں لیکن تخصیص صیغہ مذکر کی خطاب میں جیسا کہ مدارک میں ہے اشارہ اس طرف ہے کہ عورتوں میں غفلت غالب ہوتی ہے تو مردوں کو بھی اس کا اہتمام رکھنا چاہئے) اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے (یعنی ان ابواب میں جو اس کے احکام ہیں اُن کے خلاف نہ کرو مثلاً یہ کہ نہی وارد احادیث تین طلاق دفعۃً مت دو اور یہ کہ حیض میں طلاق مت دو اور یہ کہ عدت (کے زمانہ) گھروں سے مت نکالو (کیونکہ سکنی مطلقہ کا مثل منکوحہ کے واجب ہے) اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں (کیونکہ یہ سکنی محض حق العبد نہیں ہے کہ اس کی رضا سے ساقط ہو جاوے بلکہ حق الشرع ہے) مگر ہاں کوئی کھلی بیحیائی کریں تو اور بات ہے (یعنی مثلاً مرتکب بدکاری یا سرقہ کی ہوں تو سزا کے لئے نکالی جاویں (یا بقول بعض علماء زبان درازی اور ہر وقت کا بیخ و تکرار رکھتی ہوں تو اُن کو نکال دینا جائز ہے) اور یہ سب خدا کے مقرر کئے ہوئے احکام ہیں اور جو شخص احکام خداوندی سے تجاوز کرے گا (مثلاً اُس عورت کو گھر سے نکال دیا) اُس نے اپنے اوپر ظلم کیا (یعنی گناہگار ہوا آگے طلاق دینے والے کو ترغیب دیتے ہیں کہ طلاق میں رجعی بہتر ہے پس ارشاد ہے کہ اے طلاق دینے والے) تجھکو خبر نہیں شاید اللہ تعالیٰ بعد اس (طلاق دینے) کے کوئی نئی بات (تیرے دل میں) پیدا کر دے (مثلاً طلاق پر ندامت ہو تو رجعی میں اُس کا تدارک ہو سکے گا) پھر (طلاق اور احصار عدت کے بعد) جب وہ (مطلقہ عورتیں (جبکہ اُن کو طلاق رجعی دی ہو بقرینہ فامسکوہن) اپنی عدت گذرنے کے قریب پہونچ جاویں (اور عدت ختم نہیں ہوئی) تو تم کو دو اختیار ہیں یا تو) اُن کو قاعدہ کے موافق (رجعت کر کے) نکاح میں رہنے دو یا قاعدہ کے موافق اُن کو رہائی دو (یعنی انقضائے عدت تک رجعت نہ کرو مطلب یہ کہ تیسری بات مت کرو کہ رکھنا بھی مقصود نہ ہو مگر تکمیل عدت کے لئے رجعت کر لو) اور (جو کچھ بھی کرو مراقبت یا مفارقت اُس پر اپس میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ کر لو (یہ مستحب ہے کذا فی الہدایۃ والعنایہ رجعت میں تو اس لیے کہ بعد انقضائے عدت کہیں عورت اختلاف نہ کرنے لگے اور مفارقت میں اسلئے کہ کہیں اپنا نفس شرارت نہ کرنے لگے کہ جھوٹا دعویٰ کرے کہ میں رجعت کر چکا تھا) اور (اے گواہو اگر گواہی کی حاجت پڑے تو تم ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے (بلا روئے و رعایت) گواہی دو (اس مضمون سے اُس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور یوم قیامت پر یقین رکھتا ہو (مطلب یہ کہ ایمان داری نصائح سے منتفع ہوتے ہیں اور یوں تو نصائح سب کے لئے عام ہیں) اور (اوپر جو تقوے کا حکم ہے احکام کے درمیان اُس کی متعدد فضیلتیں ارشاد فرماتے ہیں اول فضیلت یہ کہ) جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے لئے (مصیبتوں سے) نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور (منافع علاوہ رزق کے) جہاں سے ایک بڑی منفعت ہو (رزق ہو) اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہونچاتا ہے جہاں اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا (اگر ضرر و نفع و رزق اخروی لیا جاوے تب تو یہ معنی ہونگے کہ عذاب سے نجات دیگا اور جنت کا رزق دیگا جسکی شان ہے لا خطرت علی قلب بشر اسی کو یہاں لا یحتسب کہدیا۔ اور اگر ضرر و نفع دنیوی مراد ہو تو اُس کے تحقق کی دو صورتیں ہیں ایک صاف کہ اکثری ہے کہ وہ بٹل جاوے اور رزق وغیرہ کی فراغت ہو جاوے دوسرے باطناً کہ گو اُس بلا پر صبر ہو جاوے کہ یہی نجات ہے اُس کے اثر سے اور قلیل پر قناعت ہو جاوے کہ یہ بھی عملاً مثل رزق جی کے ہے اثر سکون و طمانیت ہیں اور اسکو لا یحتسب کہنا بایں معنی ہوگا کہ ظاہراً تو سکون نفس کا طریقہ فراغی رزق ہے قناعت سے سکون من حیث لا یحتسب ہے اور مجموعہ صورتیں ..... مذکورتین کے احد الامرین کا تحقق کلی و دائمی ہے) اور (ایک شعبہ اُس تقوے کا توکل ہے اُس کی یہ خاصیت ہے کہ) جو شخص اللہ پر توکل کریگا تو اللہ تعالیٰ اُس (کی اصلاح مہمات) کے لئے کافی ہے (یعنی اپنی کفایت کا اثر خاص اصلاح مہمات ظاہر فرماتا ہے ورنہ اُس کی کفایت تو تمام عالم کے لئے عام ہے اور یہ اصلاح مہمات بھی عام ہے حساً ہو یا باطناً ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنا کام (جس طرح چاہتا ہے) پورا کر کے رہتا ہے اور اسی طرح اصلاح مہمات کا وقت بھی اُسی کے ارادہ پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر شئے کا ایک اندازہ اپنے علم میں مقرر کر رکھا ہے (اور اُسی کے موافق اُس کا ایقاع قرین حکمت ہوتا ہے) پھر عود ہے احکام کی طرف یعنی اوپر تو عدت کا اجمالاً ذکر تھا) اور تفصیل اُس کی آگے ہے وہ یہ کہ تمہاری (مطلقہ) بیبیوں میں سے جو عورتیں (بوجہ زیادت سن کے) حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو (اُن کی عدت کی تعیین میں) شبہ ہو (جیسا کہ واقع میں شبہہ ہوا تھا اور پوچھا تھا) تو اُن کی عدت تین مہینے ہیں (اور اسی طرح جن عورتوں کو ابتک بوجہ کم عمری حیض نہیں آیا (اُن کی عدت بھی تین مہینے ہیں) اور حاملہ عورتوں کی عدت (جن کے) حمل کا پیدا ہو جانا ہے (خواہ کامل ہو یا ناقص بشرطیکہ کوئی عضو بن گیا ہو گو ایک انگلی ہی سہی) اور (چونکہ تقویٰ خود بھی مہتم بالشان ہے اور احکام مذکورہ میں جو کہ متعلق بمعاملات دنیا ہیں عام طبائع میں خیال ہو سکتا ہے کہ ان دنیوی معاملات کو دین سے کیا تعلق ہم جس طرح چاہیں کریں اسلئے آگے پھر تقوے کا مضمون ہے یعنی) جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے ہر کام میں آسانی کر دے گا (آخرت کی یا دنیا کی حساً یا باطناً آگے پھر تاکیداً امتثال احکام کے لئے ارشاد ہے کہ) یہ (جو کچھ مذکور ہوا) اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور جو شخص

(ان معاملات میں اور دوسرے امور میں بھی) اللہ تعالےٰ سے ڈریگا اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ دُور کردے گا (کہ مضرت عظیمہ کا سلب ہی) اور اُس کو بڑا اجر دے گا (کہ یہ منفعت عظیمہ کا جلب ہے۔ آگے پھر مطلقات کے احکام کا بیان ہے یعنی عدت میں علاوہ عدم تطویل مدت وسکنے کے اُن کے کچھ اور حقوق بھی ہیں وہ یہ کہ تم اُن مطلقہ عورتوں کو اپنی وسعت کے موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو (یعنی عدت میں سکنیٰ ہی مطلقہ کا واجب ہے البتہ طلاق بائن میں ایک مکان میں خلوت کے ساتھ دونوں کا رہنا جائز نہیں بلکہ حائل ہونا ضرور ہے) اور اُن کو تنگ کرنے کے لئے (سکنیٰ کے بارہ میں) تکلیف مت پہنچاؤ (مثلاً کوئی ایسی بات کرنے لگو جس سے وہ پریشان ہو کر نکل جائیں) اور اگر وہ (مطلقہ) عورتیں حمل والیاں ہوں تو حمل پیدا ہونے تک اُن کو (کھانے پینے کا) خرچ دو (بخلاف غیر حمل والیوں کے کہ اُن کے انفاق کی غایت تین حیض یا تین ماہ ہیں غرض محط فائدہ خود انفاق نہیں ہے بلکہ حتی یضعن سے اس کی تخصیص ذکری ہیں یہ نکتہ ہے کہ ممکن ہے کہ ابتداء حمل میں طلاق ہوا ہو تو وضع حمل کی مدت غالباً بہ نسبت تین حیض یا تین ماہ کے اطول ہوگی اور اتنے دنوں تک انفاق نفس پر شاق ہوتا ہے اس لئے اس کو تصریحاً فرما دیا اور یہ سکنیٰ وانفاق مطلقات کا مطلقاً مذہب حنفیہ کا ہے اور بعض ائمہ کے نزدیک مطلقہ بائنہ غیر حاملہ کے لئے نہ سکنیٰ ہے نہ نفقہ اور اُنہوں نے اسکنوھن کی ضمیر مطلقات رجعیہ کی طرف عائد کی ہے لیکن ان کن اولات حمل کی ضمیر ان کے نزدیک بھی مطلق مطلقات کی طرف راجع ہے اور حنفیہ کے نزدیک بجز مسکنوھن کے سب ضمائر مطلق مطلقات کی طرف عائد ہیں اور حکم امساک کا قرینہ ہے خاص اُس کے مرجع میں وصف رجعیت کے لحاظ کا اور یہ احکام تو عدت کے متعلق تھے) پھر اگر (عدت کے بعد) وہ (مطلقہ) عورتیں (جبکہ پہلے سے بچہ والیاں ہوں یا بچہ ہی پیدا ہونے سے اُن کی عدت ختم ہوئی ہو) تمہارے لئے (بچہ کو اجرت پر) دودھ پلاویں تو تم اُن کو اُنکی اُجرت دو اور (اجرت کے بارہ میں) باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو (یعنی نہ تو عورت اسقدر زیادہ مانگے کہ مرد کو دوسری انا ڈھونڈنا پڑے اور نہ مرد اس قدر کم دینا چاہے کہ عورت کا کام نہ چل سکے بلکہ حتی الامکان دونوں اس کا خیال رکھیں کہ ماں ہی دودھ پلاوے کہ بچہ کی اس میں زیادہ مصلحت ہے) اور اگر تم باہم کشمکش کروگے تو کوئی دوسری عورت دودھ پلاوے گی (مقصود اس خبر سے امر ہے یعنی اور کسی انا کو تلاش کر لیا جاوے نہ ماں کو مجبور کیا جاوے نہ باپ کو اور صورۃ خبر میں یہ نکتہ ہے کہ مرد کو کم اُجرت تجویز کرنے پر عتاب ہے کہ آخر کوئی اور پلاوے گی اور وہ بھی غالباً بہت کم نہ لیگی پھر یہ کمی ماں ہی کے لئے کیوں تجویز کی جاوے اور عورت کو زیادہ اُجرت مانگنے پر عتاب ہے کہ تو نہ پلاوے گی اور کوئی میسر ہو جاوے گی کیا دُنیا میں ایک تو ہی ہے جو اس قدر گراں بنتی ہے آگے بچہ کے نفقہ کے بارہ میں ارشاد ہے کہ) وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق (بچہ پر) خرچ کرنا چاہئے اور جس کی آمدنی کم ہو اُس کو چاہئے کہ اللہ نے اُس کو جتنا دیا ہے اُس میں سے خرچ کرے (یعنی امیر آدمی اپنی حیثیت کے موافق خرچ اُٹھاوے اور غریب آدمی اپنی حیثیت کے موافق کیونکہ) خدا تعالےٰ کسی شخص کو اُس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اُس کو دیا ہے (اور تنگدست آدمی خرچ کرتا ہوا اس سے نہ ڈرے کہ خرچ کرنے سے بالکل ہی نہ رہے گا جیسا بعضے آدمی اس خوف سے اولاد کو قتل کر ڈالتے تھے پس ارشاد ہے کہ) خدا تعالےٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت بھی دیدے گا (گو بقدر ضرورت وحاجت روائی سہی وہذا القول تعالےٰ ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم) ف کچھ مسائل متعلق عدت اور ارضاع کے سورہ بقرہ میں گذر چکے ہیں اور جتنے مسائل اثنا تفسیر میں یہاں لکھے گئے ہیں ہدایہ اور عنایہ اور درمختار وردالمحتار سے لکھے گئے ہیں۔ اور کالمدد ی الخ میں جس طرح ترغیب ہے طلاق رجعی کی اسی طرح تعلیل ہے باقی احکام مذکورہ آیت کی تصریحاً یا اشارۃً مثلاً احصاء عدت کی علت اس طرح ہے کہ اگر عدت یاد نہ ہو تو عزم رجوع سے انتفاع نہیں ہو سکتا۔ اور مثلاً دفعۃ تین طلاق نہ دینے کی علت اس طرح ہے کہ اگر متفرقاً طلاق دے تو گنجایش رجعت تو ہے۔ اور حیض میں طلاق نہ دینے کی علت اس طرح کہ شاید اُس وقت نفرت اس کا باعث ہو پھر طہر میں جب وہ نفرت زائل ہوا اور نکاح میں رہنے کا ارادہ ہو تو اپنی حماقت پر تاسف وتندم وتحسر ہو پس گو رجعت سے حیض میں طلاق دینا مانع نہیں ہے لیکن مآل اندیشی جس طرح تقدیر رجعت کی حفاظت تھی اسی طرح تحسر کی بھی حفاظت مقصود ہوگی۔ اور اخراج عن البیوت سے نہی کی علت اس طرح ہوگی کہ اخراج عن البیوت کی صورت میں بعض اوقات رجعت یا تجدید نکاح میں جسقدر تعذر ہو جاتا ہے اور لایخرجن کی علت اس طرح کہ خروج عن البیوت میں بعض اوقات مرد کو نفرت بڑھ جاتی ہے اور ایک جگہ رہنے میں ممکن ہے کہ مرد کو رجعت یا تجدید نکاح کا خیال پیدا ہو جاوے پس لعل اللہ الخ ان سب کو عام ہو جاوے گا۔ اور استطالت لسان کا مسئلہ مفسرین ومحدثین حنفیہ کے کلام میں تو دیکھا گیا ہے مگر کسی فقہ کی کتاب میں نہیں ملا تحقیق کر لیا جاوے البتہ تفسیر احمدی میں لکھا ہے۔ ربط تمہید میں گذر چکا +

تاکید تقوی وعدہ ومحمید ومطیع وعاصی

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ

اور بہت سی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی سو ہم نے ان کا سخت حساب کیا اور ہم نے ان کو بڑی بھاری سزا دی غرض انہوں نے

وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ

اپنے اعمال کا وبال چکھا اور ان کا انجام کار خسارہ ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اے سمجھدارو جو کہ ایمان لائے ہو

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

تم خدا سے ڈرو خدا نے تمہارے پاس ایک نصیحت نامہ بھیجا ایک ایسا رسول جو تم کو اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کو کہ جو ایمان لاویں اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

عمل کریں تاریکیوں سے نور کی طرف لے آویں اور جو شخص اللہ پر ایمان لاویگا اور اچھے عمل کریگا خدا اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سوتے نہریں جاری ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ

ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے بے شک اللہ نے اچھی روزی دی اللہ ایسا ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ان ہی کی طرح زمینیں بھی ان سب میں

الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

احکام نازل ہوتے رہتے ہیں تاکہ تم کو معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور اللہ ہر چیز کو احاطہ علمی میں لئے ہوئے ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا

خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ

اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ

بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ اور بہت سی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم (ماننے) سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی سو ہم نے ان (کے اعمال) کا سخت حساب کیا (مطلب یہ کہ ان کے اعمال کفریہ میں سے کسی عمل کو معاف نہیں کیا بلکہ سب پر سزا تجویز کی اور پرسش کے طور پر حساب مراد نہیں) اور ہم نے ان کو بڑی بھاری سزا دی (کہ وہ سزائے اہلاک بالعذاب ہے) غرض انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور ان کا انجام کار خسارہ ہی ہوا (یہ تو دنیا میں ہوا اور آخرت میں) اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے (اور جب انجام فرمائی کا یہ ہے) تو اے سمجھدارو جو کہ ایمان لائے ہو تم خدا سے ڈرو (کہ ایمان ہی اس کو مقتضی ہے اور ڈرنا یہ کہ اطاعت کرو اور اسی اطاعت کا طریقہ بتلانے کے لئے) خدا نے تمہارے پاس ایک نصیحت نامہ بھیجا (اور وہ نصیحت نامہ دیکھو) ایک ایسا رسول (بھیجا) جو تم کو اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کو کہ جو ایمان لاویں اور اچھے عمل کریں (کفر و جہل کی) تاریکیوں سے (ایمان اور علم و عمل کے) نور کی طرف لے آویں (مطلب یہ کہ جو نصیحت اس رسول کے ذریعہ سے پہونچے اس پر عمل کرنا ہی اطاعت ہے اور لائے ایمان و عمل صالح پر جو کہ اطاعت ہی کا وعدہ ہے کہ جو شخص اللہ پر ایمان لاویگا اور اچھے عمل کریگا خدا اس کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے بیشک اللہ نے (ان کو بہت) اچھی روزی دی (اگے اللہ کا واجب الاطاعت ہونا بیان کیا جاتا ہے یعنی) اللہ ایسا ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ان ہی کی طرح زمین بھی (سات پیدا کی جیسا ترمذی وغیرہ کی حدیث میں ہے کہ ایک زمین کے نیچے دوسری زمین ہے اس کے نیچے تیسری زمین اسی طرح سات زمینیں ہیں اور) ان سب (آسمانوں اور زمینوں) میں (اللہ تعالیٰ کے) احکام (تکلیفیہ یا تکوینیہ علی سبیل منع الخلو) نازل ہوتے رہتے ہیں (اور یہ اس لئے بتلا دیا گیا) تاکہ تم کو معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے اور اللہ ہر چیز کو (اپنے) احاطہ علمی میں لئے ہوئے ہے (اور اس سے اللہ تعالیٰ کا واجب الاطاعت ہونا ظاہر ہے) ف اُن سات

النحو قولہ رسولا مفعول مقدر دل علیہ نزل (ای ارسل) قولہ لیعلموا علۃ مقدرای اخبرکم لتعلموا ۱۲ **البلاغۃ** لیخرج الذین امنوا ایرادہ الذین قد رایتہم ۱۲

سورۃ التحریم مدنیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ وھی اثنتا عشرۃ اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان بنہایت رحم والے ہیں

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ اُس کو کیوں حرام فرماتے ہیں اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ

اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرما دیا ہے

زمینوں میں احتمال ہو کہ نظر نہ آتی ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ نظر آتی ہوں اور لوگ اُن کو کواکب سمجھتے ہوں جیسا مریخ کی نسبت بعض کا گمان ہے کہ اس میں جبال انہار و آبادی اور حدیث میں جو اُن زمینوں کا اس زمین کے تحت میں ہونا وارد ہے وہ باعتبار بعض حالات کے ہو اور بعض حالات میں وہ زمینیں اس سے فوق ہو جاتی ہوں و نزول امر کو تو یہ ضرور نہیں کہ وہ سب مکلفین سے آباد ہوں کیونکہ تصرف تکوینی غیر مکلفین کو بھی عام ہے اور آسمانوں میں نزول احکام کا ملائکہ پر ظاہر ہے اور اس کے متعلق عجائب سے وہ بیت المعمور ہے جس کا درمنثور میں بروایت ابن جریر و ابن ابی حاتم حاکم بیہقی کے ابن عباس رض سے موقوفاً روایت کیا ہے اور حاکم و بیہقی نے اُس کی تصحیح بھی کی ہے اُس حدیث کے الفاظ یہ ہیں سبع ارضین فی کل ارض نبی کنبیکم و اٰدم کاٰدمکم و نوح کنوح و ابراھیم کابراھیم و عیسی کعیسی اور ظاہر میں یہ حدیث مشکلات سے ہے اور فہم عامہ کو موافق سب سے اُس کا سہل تفسیر اس کی وہ ہے جو صاحب روح المعانی نے لکھی ہے والمراد ان فی کل ارض خلقا یرجعون الی اصل واحد رجوع بنی اٰدم فی ارضنا الی اٰدم علیہ السلام فہم فرادمما ھم فیہ علی ساٰر ھو کنوح و ابراھیم و غیرھما فینا اور شاید حضرت ابن عباس رض کا اس آیت کے باب میں یہ فرمانا لو حدثتکم بتفسیرھا لکفرتم بتکذیبکم بھا رواہ فی الدر المنثور اسی ظاہری اشکال کی بنا پر ہو اور احقر اس مضمون کو متن تفسیر میں لکھتا لیکن چونکہ ہمارے زمانہ میں یہ حدیث عوام میں شائع ہو گئی اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کی سہل تفسیر بھی لکھ دی جائے اور اس سے زیادہ سمجھنے کے عقول عامہ متحمل نہیں لہذا عوام کو اس بحث میں نہ پڑنا چاہئے اور نہ علماء کی شان میں بدگمانی اور بدزبانی کرنا چاہیئے واللہ الموفق و منہ علم کل محقق و دقیق اور بعض نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے نقلہ فی الروح عن ابی حیان لہذا علماء کو بھی زیبا نہیں کہ اس حدیث کے سنوانے میں عوام پر زور دیں کیونکہ خود سابقین میں محدثین اس کی مختلف فیہ ہیں واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم اور فضائل تقوی میں جو آیتیں اس سورت میں ہیں ان میں ایک ربط بلیغ یہ ہو سکتا ہے کہ اتقوا اللہ میں امر ہے پھر و من یتق اللہ الخ جامع ہے اُس کے برکات دنیویہ و اخرویہ کو اور و من یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا میں اُس کی برکت دنیویہ مذکور ہوا اور و من یتق اللہ یکفر میں اُس کی برکت اُخرویہ مذکور ہے پس اس طرح پر اول اجمال ہو گا پھر اُس اجمال کی تفصیل۔

سورۃ التحریم مدنیۃ وایھا اثنتا عشرۃ کذا فی البیضاوی

ربط مثل سورت سابقہ کے اس سورت میں بھی مضامین متعلقہ نساء کے ہیں مگر اُس میں عام نساء کے متعلق تھے اور اس میں خاص نساء کے اور وہاں احکام مرتب علی الاطلاق تھے اور یہاں ازواج مطہرات کو تخویف بالطلاق ہے اور جیسا سورۃ سابقہ کے خاتمہ میں اطاعت کی عام تاکید تھی اسی طرح بعد خطاب ازواج کے عام طور پر رجوع الی اللہ کی تاکید ہے پس سب اجزاء دونوں سورتوں کے باہم گہرا تعلق و تناسق ہو گئے اور سبب نزول اول کی آیتوں کا حضرت عائشہ رض سے صحیح بخاری وغیرہ میں اس طرح منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول شریف تھا کہ بعد عصر کھڑے کھڑے بیبیوں کے پاس تشریف لاتے ایکبار حضرت زینب رض کے پاس معمول سے زیادہ ٹھیرے اور شہد پیا تو محکو رشک آیا میں نے حفصہ سے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جسکے پاس تشریف لاویں وہ یوں کہے کہ آپ نے مغافیر نوش فرمایا ہے یہ ایک گوند ہے جو کریہ الرائحہ ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ نے فرمایا کہ میں نے تو شہد پیا ہے اُن بی بی نے کہا کہ شاید کوئی مکھی اُس کے درخت پر بیٹھ گئی ہو گی اور اُس کا عرق چوس لیا ہو گا آپ نے قسم فرمایا کہ میں پھر شہد نہ پیونگا اور اس خیال سے کہ حضرت زینب کا جی بُرا نہ ہو اسکے اخفا کی تاکید فرمائی مگر اُن بی بی نے دوسری سے کہدیا اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت حفصہ شہد پلانے والی ہیں اور حضرت عائشہ اور حضرت سودہ اور حضرت صفیہ صلاح کرنے والی ہیں اور بعض روایات میں اور طرح بھی قصہ آیا ہے ممکن ہے کہ کئی واقعے ہوئے ہوں اور سب کے بعد آیتیں نازل ہوئی ہوں

خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم درباره بیمن و عتاب بازواج مطہرات در اخلال بحقوق سید المرسلین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ

وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ

اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے ۝ اور جبکہ پیغمبر نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب اس بی بی نے وہ بات بتلادی اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے

عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۚ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

اسکی خبر کردی تو پیغمبر نے بعضوں سی بات تو جتلادی اور بعضوں سی بات کو ٹال گئے سو جب پیغمبر نے اس بی بی کو وہ بات جتلائی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو اسکی کس نے خبر کردی۔ آپ نے فرمایا کہ مجکو بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے نے خبر کردی۔

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ

اے دونوں بیبیو اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کرلو تو تمہارے دل مائل ہوئے ہیں اور اگر پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کارروائیاں کرتی رہیں تو پیغمبر کا رفیق اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ

مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار بہت جلد تمہارے بدلے ان کو تم سے اچھی بیبیاں دیدیگا جو اسلام والیاں

مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝

ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں ہونگی کچھ بیوہ اور کچھ کنواریاں۔

وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ
وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۚ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ
وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ
اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝

اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ (قسم کھاکر) اس کو (اپنے اوپر) کیوں حرام فرماتے ہیں (پھر وہ بھی) اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (یعنی کو کسی مباح کا ترک کردینا مباح ہے اور اس ترک کا مؤکد بالقسم کرنا بھی کسی مصلحت سے مباح ہے لیکن تاہم خلاف اولیٰ ہے مخصوص جبکہ داعی بھی ضعیف ہو یعنی ابتغاء رضاء ازواج ایسے امر میں جس میں ان کا راضی کرنا ضرور نہ تھا) اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے (کہ گناہ تک کو معاف کردیتا ہے اور آپ سے تو کوئی گناہ بھی نہیں ہوا اس لئے یہ عتاب نہیں بلکہ شفقۃً ورأفۃً آپ سے کہا جاتا ہے کہ آپنے ایک تمتع مباح کو ترک کرکے کیوں تکلیف اُٹھائی اور چونکہ آپ نے قسم کھالی تھی اس لئے عام خطاب سے قسم کا کفارہ دینے کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں کہ) اللہ تعالےٰ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کھولنا (یعنی قسم توڑنے کے بعد اُس کے کفارہ کا طریقہ) مقرر فرمادیا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے (اسلئے وہ اپنے علم وحکمت سے تمہاری مصلحتوں اور ضرورتوں کو جانکر تمہاری بہت سی دشواریوں کو آسان کردینے کے طریقے مقرر فرمادیتا ہے چنانچہ کفارہ سے پابندی قسم کی کلفت کا علاج کردیا) اور (آگے بیبیوں کو سُناتے ہیں کہ وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جبکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی (وہ بات یہی تھی کہ تم کسی سے پھر شہد نہ پیونگا مگر کسی سے کہنا نہیں) پھر جب اُس بی بی نے دوسری بی بی کو (یہ بات) بتلادی اور پیغمبر کو اللہ تعالےٰ نے (بذریعہ وحی) اس کی خبر کردی تو پیغمبر نے (اُس بی بی کو جو) تھوڑی سی بات تو جتلادی (کہ تُو نے ہماری یہ بات دوسری سے کہدی) اور تھوڑی بات کو ٹال گئے (یعنی آپکا کرم

اللغات

تحلۃ اصلہ تحللۃ بمعنی التحلیل وتحیلۃ الیمین بمعنی رفع عقدہا قد یکون بالحنث وقد یکون بالبر اذا کان ۔ تبتغی مضارعہ قولہ علیہ السلام فی حدیث الصراط الا تحاۃ القسم قولہ اظہرہ اللہ علیہ ای جعل اللہ تعالیٰ ایاہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہرا علی الحدیث مطلعا علیہ من قولہ تعالیٰ لیظہرہ علی الدین کلہ اوجعل اللہ من الحدیث ظاہرا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو نظیر فجر لی بذہ المسئلۃ وظہرت علی ۔ قولہ تظاہرا علیہ تعاونا

علیہ صلی اللہ علیہ وسلم بما یسوءہ ۔ قولہ سائحات مر تحقیقہ فی آخر سورۃ برءۃ ۱۲

البلاغۃ

قولہ بعضہن ہو عندی تتمیم وتصریح بما قدمہ من جبریل رئیس الملائکۃ لانہم متبعونہ وفائدۃ التصریح بہ بعد الاشارۃ الی کون المقصود قد تم بذکرہم وان سائر اجزاء قد سبق ذکرہ والسر العلم قولہ ثیبا وابکارا واردفوا الواو فرقا بین الصفتین باقتران الاولیٰ بہ لانہا تجتمع مع ضدہا فی شیء بخلاف مالم یجتمع فیہ الواو فانہا تجتمع بسیطا فافہم ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ

اے ایمان والو تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جس پر نہایت مضبوط فرشتے ہیں جو خدا کی نافرمانی

ع ۱ ۱۹ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

نہیں کرتے کسی بات میں جو اُن کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ اُن کو حکم دیا جاتا ہے اُس کو بجا لاتے ہیں۔ اے کافرو آج تم عذر مت کرو بس تم کو تو اُسی کی سزا مل رہی ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے

اس غایت تک ہے کہ اپنے حکم کے خلاف کرنے پر جو بی بی کی شکایت کرنے بیٹھے تو شکایت کے وقت بھی اُس کہی ہوئی بات کے پورے اجزاء کا اعادہ نہیں فرمایا کہ تو نے میری یہ بات کہدی اور یہ بھی کہدی الخ کہ مخالفت زیادہ ہوگی بلکہ کچھ اجزاء کا ذکر کیا اور کچھ اجزاء کا نہیں کیا تاکہ مخاطبہ کو گمان ہو کہ ان کو اتنی ہی بات کہنے کی خبر ہوئی ہے زائد کی نہیں ہوئی تو شرمندگی کم ہو وھذا اسھل الاقوال فی تفسیر ھذین البعضین) جب پیغمبر نے اُس بی بی کو وہ بات جتلائی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو اسکی کس نے خبر کردی آپ نے فرمایا کہ مجکو بڑے جاننے والے بڑے خبر رکھنے والے (یعنی خدا) نے خبر کردی (یہ بیبیوں کو شاید اس لئے سنایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پورے راز پر مطلع ہونا سن کر آپ کے تکرم سے اپنی کارروائی پر زیادہ شرمندہ ہوں اور توبہ کریں چنانچہ آگے خود بیبیوں کو توبہ وغیرہ کا خطاب ہے کہ اے (پیغمبر کی) دونوں بیبیو اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کرلو تو (بہتر ہے کیونکہ مقتضی توبہ کا موجود ہے وہ یہ کہ) تمہارے دل (اس طرف) مائل ہو رہے ہیں (کہ دوسری بیبیوں سے ہٹا کر آپ کو اپنا ہی بنالیں اور گو یہ امر باعتبار اس کے کہ اصل مقتضی اس کا جب رسول ہر قبیح نہیں ہے لیکن چونکہ اس میں دوسروں کے حقوق کا اتلاف و کسر قلوب لازم آتا ہے اور مستلزم قبیح قبیح ہوتا ہے اس اعتبار سے قبیح و موجب للتوبہ ہے) اور اگر (اسی طرح) پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کارروائیاں کرتی رہیں تو یاد رکھو کہ پیغمبر کا رفیق اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے (آپ کے) مددگار ہیں مطلب یہ کہ تمہاری ان سازشوں سے آپ کا کوئی ضرر نہیں ہے بلکہ تمہارا ہی ضرر ہے کیونکہ جس شخص کے ایسے حامی ہوں اُس کے خلاف مزاج کارروائیاں کرنے کا انجام ظاہر ہے کہ برا ہی برا ہے اور چونکہ بعضے اسباب نزول میں حضرت عائشہ و حفصہ کے علاوہ اور بیبیاں بھی شریک تھیں جیسے حضرت سودہ و صفیہ اس لئے آگے صیغہ جمع سے عام خطاب فرماتے ہیں کہ تم یہ وسوسہ دل میں نہ لانا کہ آخر تو مرد کو بیبیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہم سے بہتر عورتیں کہاں ہیں اس لئے چار ناچار ہماری سب باتیں سہی جاویں گی سو یہ سمجھ لو کہ اگر پیغمبر تم عورتوں کو

طلاق دیدیں تو اُن کا پروردگار بہت جلد تمہارے بدلے اُن کو تم سے اچھی بیبیاں دیدے گا جو اسلام والیاں ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں ہونگی کچھ بیوہ اور کچھ کنواریاں (بعض مصالح سے بیوہ ہی مرغوب ہوتی ہے جیسے تجربہ سلیقہ ہم عمری وغیرہ اس لئے اس کو بھی اوصاف مرغبہ میں فرمایا) **اف** تحریم حلال کے اقسام اور اُن اقسام کے احکام سورۂ مائدہ آیت یا ایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبات الخ کے ذیل میں گذر چکے ہیں آپ نے جو تحریم حلال فرمائی وہ تحریم ممنوع نہیں بلکہ یمین تھی جو حاجت کی وجہ سے کی گئی تھی مگر خلاف اولےٰ ہونے سے حق تعالےٰ نے قسم توڑنے کا حکم فرمایا اور شرائع سابقہ میں اس کا خلاف اولیٰ نہ ہونا پارہ لن تنالوا آیت کل الطعام کی تفسیر کے ذیل میں گذرا ہے اور یہ قسم یا تو اس صیغہ سے ہوئی ہو کہ میں عسل کو اپنے اوپر حرام کرتا ہوں کہ یہ صیغہ یمین ہے یا محض والد وغیرہ فرمایا ہو اور اُس کا اثر چونکہ تحریم کے معنے وجوب امتناع ہو گیا اس لئے تحریم سے تعبیر فرمایا۔ اور در منثور میں حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آپ نے کفارہ میں ایک غلام آزاد فرمایا۔ اور قد صغت قلوبکما سے جو اعتراض ازواج مطہرات پر ہو سکتا ہے اُس کا جواب خود تقریر ترجمہ سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ اور خیر منکن سے یہ لازم نہیں آتا کہ بالفعل ان بیبیوں سے کوئی بہتر بی بی تھی بلکہ اگر تبدیل واقع ہوتی تو اللہ تعالیٰ اُن بیبیوں کو اُن سے بہتر بنانے پر قادر تھا۔ اور ان اللہ ھو مولاہ الخ میں جو ساتھ رفیق فرمایا تو ہر ایک کی رفاقت جدا ہے حق تعالیٰ کی رفاقت تو حقیقی ہے اور جبریل علیہ السلام کی رفاقت بمعنی توسط فی الفیوض ہے اور ملائکہ کی رفاقت بمعنی انزال سکینہ ہے اور مؤمنین کی رفاقت بمعنی تابعیت ہے اور جو اس ارشاد سے غرض ہے وہ خود متن میں تقریر کر دی گئی۔

ترغیب باصلاح و صلاح و ثمرات آن و قصص بعضے از اہل سعادت و ترہیب بخرابی و قصص بعضے از اہل شقاوت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اے ایمان والو تم آ دے آئے سچی توبہ کرو امید ہو کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

نیچے نہریں جاری ہونگی جس دن کہ اللہ تعالیٰ نبی کو اور جو مسلمان اُن کے ساتھ ہیں اُن کو رسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے داہنے اور ان کے سامنے دوڑتا ہوگا

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

یوں دعا کرتے ہونگے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے اس نور کو اخیر تک کیجئے اور ہماری مغفرت فرما دیجئے۔ آپ ہر شئے پر قادر ہیں اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کیجئے

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ

اور اُن پر سختی کیجئے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے نوح کی بی بی اور لوط کی بی بی کا حال بیان فرماتا ہے

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ

وہ دونوں ہمارے خاص بندوں میں سے دو بندوں کے نکاح میں تھیں سو اُن عورتوں نے اُن دونوں بندوں کا حق ضائع کیا تو وہ دونوں نیک بندے اللہ کے مقابلہ میں اُن کے ذرا کام نہ آسکے اور حکم ہو گیا کہ اور جانے والوں کے

الدّٰخِلِيْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

تم دونوں بھی دوزخ میں جاؤ اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے فرعون کی بی بی کا حال بیان کرتا ہے جبکہ اُن بی بی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے واسطے جنت میں اپنے قرب میں مکان بنا دیجئے

وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ

اور مجھ کو فرعون کے اور اُس کے عمل سے محفوظ رکھیئے اور مجھ کو تمام ظالم لوگوں سے محفوظ رکھیئے اور نیز ان کی بیٹی مریم کا حال بیان کرتا ہے جنہوں نے اپنی ناموس کو محفوظ رکھا سو ہم نے اُن کے چاک گریباں میں

مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ ع ۲ ۱۲ ۲۰

اپنی روح پھونک دی اور انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کی اور اُس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت والوں میں سے تھیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ

لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ

اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا

مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ اے ایمان والو (جب رسول کی بیبیوں کو بھی عمل اطاعت سے چارہ نہیں جیسا اوپر معلوم ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت اوپر کے مضمون کی تبلیغ کرانا جبکہ تبلیغ واجب ہے مستلزم ہے اس کو کہ آپ پر ازواج کی نصیحت واجب ہے تو تم پر تو بدرجۂ اولے اہتمام اپنے اور اپنی اہل وعیال کی اصلاح کا واجب ہوگا اس لئے تم کو یہی حکم دیا جاتا ہے کہ) تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن (اور سوختہ) آدمی اور پتھر ہیں (اپنے کو بچانا خود اطاعت کرنا اور گھر والوں کو بچانا اُن کو احکام الٰہیہ

اللغات نصوح فی القاموس صادقۃ سلا یشوی الرجوع ۱۲

البلاغۃ قولہ احصنت فوجہا کنایۃ عن العفۃ نحو قولہم نقی الجیب طاہر الذیل والفرج ہو جیب الدرع فاضیر المجرور فی قولہ فنفخنا فیہ الفرج بمعنی الجیب کما اشرت الیہ فی الزعمۃ ویؤیدہ ما فی الدر المنثور عن قتادۃ قال فی جیبہا ۱۲

سکھلانا اور اُن پر عمل کرانے کے لئے زبان سے ہاتھ سے بقدر امکان کوشش کرنا۔ آگے اُس آگ کی دوسری حالت ہے یعنی جس پر تند خو اور مضبوط فرشتے (متعین) ہیں (کہ نہ وہ خود رحم کریں نہ اُن کا کوئی مقابلہ کرکے بچ سکے) جو خدا کی (ذرا) نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو اُن کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ اُن کو حکم دیا جاتا ہے اُس کو (فوراً) بجا لاتے ہیں (یہاں عصیاں سے مراد عصیاں بالقلب ہے جو مقابل طاعت کا کہ وہی بالقلب ہے یعنی نہ دل میں خیال نافرمانی کا ہوتا ہے نہ فعلاً خلاف کرتے ہیں یوں کہا جاوے کہ بایں معنی نافرمانی بھی نہیں کرتے کہ کیے ہوئے کے خلاف کریں اور سستی اور دیر بھی نہیں کرتے پس دونوں تقریروں پر تکرار نہیں ہے غرض اُس دوزخ پر ایسے فرشتے مقرر ہیں اور وہ کافروں کو دوزخ میں داخل کریں گے اور اُس وقت کافروں سے کہا جاوے گا کہ) اے کافرو آج تم عذر و معذرت مت کرو (کہ بے سود ہے) بس تم کو تو اُسی کی سزا مل رہی ہے جو کچھ تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (آگے دوزخ سے بچنے کا طریقہ بتلاتے ہیں اور وہی اہل و عیال کو بتلانا چاہیئے پس ارشاد ہے کہ) اے ایمان والو تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو (یعنی دل میں کامل ندامت ہو معصیت پر اور عزم علے الترک میں تحقیق یہ ہے کہ نیت عود کا عدم تو ضروری ہے اور عدم عود کی نیت بھی جبکہ وہ معصیت دل میں خطور کرے قدرت کے وقت ضروری ہے اور عدم قدرت کے وقت اس طور پر ضروری ہے کہ اگر قدرت بھی ہو جاوے جب بھی عود نہ کروں گا اور طریق وقایۃ عن النار میں صرف توبہ کا ذکر اس لئے کہ غیر معصوم کا معصیت سے خالی ہونا نادر ہے اس لئے اس کی احتیاج اہم اور اہم ہوئی اور چونکہ ترک طاعت معصیت ہے اور توبہ میں ترک معصیت ضروری ہے پس اسی کے عموم میں فعل طاعت بھی آگیا پس یہ مفہوم ایتان بالطاعات واجتناب منہیات کو عام ہو گیا آگے توبہ کا ثمرہ فرماتے ہیں کہ (امید (یعنی وعدہ) ہے کہ تمہارا رب (اس توبہ کی بدولت) تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور یہ اُس روز ہوگا) جس دن کہ اللہ نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اور جو مسلمان (دین کی رو سے) اُن کے ساتھ ہیں اُن کو رسوا نہ کرے گا (مقصود صرف مؤمنین کا بیان کرنا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ملا دینا تقویت حکم کے لئے ہے یعنی جیسا عدم خزی نبی یقینی ہے ایسا ہی عدم خزی مومنین ہی اور خزی سے مراد خزی مخصوص ہے جو کفر کی جزا ہے بقولہ تعالےٰ ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین اور مؤمنین سے مراد مطلق مومنین ہیں اور چونکہ عام رسوائی کا موقع میدان قیامت ہے اس لئے وہ بھی خزی میں یہی میدان قیامت کے اعتبار سے ان کی حالت کا بیان ہو گا آگے پلصراط کے اعتبار سے ان کی حالت کا بیان ہے کہ) ان کا نور ان کے داہنے اور ان کے سامنے دوڑتا ہوگا (کما مر فی الحدید اور) یوں دعا کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے اس نور کو اخیر تک رکھئے (یعنی راہ میں گل نہ ہو جاوے) اور ہماری مغفرت فرما دیجئے آپ ہر شے پر قادر ہیں (اور اس دعائے اتمام نور کی وجہ یہ ہوگی کہ قیامت میں ہر عوض کی کچھ نہ کچھ نور عطا ہوگا جس وقت منافق کا نور بجھ جاویگا جس کا ذکر سورۂ حدید میں گذرا ہے اُس وقت مؤمنین یہ دعا کریں گے گذا فی الدر عن ابن عباس غرض مثل عدم خزی کے یہ اتمام نور بھی سب مؤمنین کے لئے عام ہے اور اس سے عصاۃ کا نار میں داخل نہ ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ ممکن ہے کہ باوجود عدم انطفاء اُس نور کے پھر معصیت کی وجہ سے نار میں داخل ہوں رہا یہ کہ پھر عدم انطفاء سے کیا فائدہ سو اول تو ممکن ہے کہ وہ نور اصل میں صورت مثالیہ اُن کے ایمان کی ہو پس وجود ایمان کے لوازم میں سے بقاء اُس نور کا ہوگا اور لوازم میں غایت کا سوال ہی زائد ہے اور ممکن ہے کہ غایت اُس کی حصول انس ہو اُس نور سے جس سے عصاۃ مؤمنین کو کفار کی سی وحشت نار میں نہ ہوگی اور چونکہ اوپر آیت یا ایہا الذین کفروا الخ سے کفار کا مبغوض ہونا اور مؤمنین کی حالت واقعہ علی الصراط سے منافقین کے نور کا عدم اتمام جس کی تفصیل سورۂ حدید کی آیت یوم یقول المنفقون الخ میں ہی ہو چکی ہے لہٰذا مقدم الحدید علی التحریم فی النزول کذا فی الاتقان اور اس عدم اتمام سے منافقین کا مبغوض ہونا مفہوم ہوا ہی آگے بطور تفریع کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور اُن کے جہنمی ہونے کی ہی خبر ہے پس ارشاد ہے کہ اے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کفار (سے بالسنان) اور منافقین سے (بالسان) جہاد کیجئے اور اُن پر سختی کیجئے (دنیا میں تو یہ اس کے مستحق ہیں) اور (آخرت میں) ان کا ٹھکانا دوزخ ہوا اور وہ بری جگہ ہے (اور اوپر آیت قوا انفسکم واھلیکم الخ میں امر باصلاح اہل سے دو امروں کا وجوب مستفاد ہوتا ہے ایک مطابقۃً اصلاح اہل کا صاحب اہل پر دوسرا التزاماً اصلاح اہل کا خود اہل پر چونکہ قوا انفسکم واھلیکم کے عموم میں مطابقۃً بھی داخل ہو سکتا ہے پس امر ثانی کے وجوب پر اہل کو جس کا مصداق غالب عورتیں ہیں دو وسوسوں کا منطنہ تھا ایک وسوسہ صلحاء کے اہل کو ہو سکتا تھا کہ اگر ہم صالح نہ بھی ہوں تب بھی ان صلحاء کے انتساب سے ہم کو آخرت میں فلاح ہو جاویگی۔ دوسرا وسوسہ غیر صلحاء کے اہل کو ہو سکتا تھا کہ ہم گو صالح بھی ہو جاویں تب بھی ان غیر صلحاء کے تلبس سے کہیں ہماری فلاح میں خلل نہ پڑے۔ اور ایک تیسرا وسوسہ ان عورتوں کو جو بالفعل کسی کے اہل اور تو ابع میں داخل نہیں جیسے کنواری اور بیوہ عورتیں ہیں یہ ہو سکتا تھا کہ شاید صلاح کامل عورتوں کی مردوں کی اصلاح پر موقوف ہو اور اسی وجہ سے اُن کو اصلاح کا خطاب ہی ہوا ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے آگے چند عورتوں کے قصے اجمالاً بیان فرمائے پس نوح و لوط علیہما السلام کی بیبیوں کے قصے سے تو پہلا وسوسہ دفع ہو گیا اور فرعون

سورۃ الملک مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	وھی ثلثون اٰیۃ
	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	

تبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝

وہ بڑا عالیشان ہے جس کے قبضے میں تمام سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمایش کرے کہ تم میں کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے۔ اور وہ زبردست بخشنے والا ہے۔

بی بی کے قصہ سے دوسرا وسوسہ دفع ہو گیا اور حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ سے تیسرا وسوسہ دفع ہو گیا اور چونکہ پہلے وسوسہ میں زیادہ ابتلا ہوتا ہے اس لئے شاید اس کے لئے دو قصے بیان فرمائے ہوں اور تیسرے وسوسہ میں خطاب کے جواب یہ ہے کہ یہ خطاب تسہیل صلاح کے لئے ہے تو قصد صلاح علی الاصلاح کے لئے نہیں پس ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں (کی عبرت) کے لئے نوح (علیہ السلام) کی بی بی اور لوط (علیہ السلام) کی بی بی کا حال بیان فرماتا ہے وہ دونوں ہمارے خاص بندوں میں سے دو بندوں کے نکاح میں تھیں سو اُن عورتوں نے اُن دونوں بندوں کا حق ضائع کیا (یعنی بوجہ بی بی ہونے کے اُن کا یہی حق تھا کہ دین میں اُن کی اطاعت کی جاتی سو انہوں نے اطاعت نہیں کی) تو وہ دونوں نیک بندے اللہ کے مقابلہ میں اُن کے ذرا کام نہ آسکے اور ان دونوں عورتوں کو (بوجہ کافر ہونے کے) حکم ہو گیا کہ اور جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی دوزخ میں جاؤ (اور وسوسہ اول کا اندفاع اس سے ظاہر ہے اور الذین کفروا کے مفہوم عام سے علاوہ اہل کے دوسرے متنبیین کو بھی جن کو ایسا وسوسہ ہو سکتا تھا اطلاع کر دی اور اس تقریر تفسیر سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ دعویٰ کرنا کہ یہ قصہ ازواج مطہرات کو سنایا گیا ہے محض دعوے بلا دلیل ہے کیونکہ یہ قصہ مضمون ازواج کے متعلق نہیں بلکہ مضمون آیت قوا انفسکم واھلیکم کے متعلق ہے ورنہ اگر اس کو اس طور پر ازواج کے متعلق کہا جاوے گا کہ تمہاری عدم صلاحیت کے وقت شوہر کی صلاحیت بنوت نافع نہ ہو گی تو قصہ آیندہ کی یہ تقریر ہونا چاہئے کہ تمہاری صلاحیت کے وقت شوہر کی عدم صلاحیت مضر نہ ہو گی نعوذ باللہ کیا نبی میں اس کا احتمال ہو سکتا ہے) اور آگے دوسرے تیسرے وسوسہ کا دفع ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں (کی تسلی) کے لئے فرعون کی بی بی (حضرت آسیہ) کا حال بیان کرتا ہے (اور خاص کر وہ حال عجیب جو اُس وقت واقع ہوا تھا جبکہ اُن بی بی کی دعا کے لئے میرے پروردگار پر سے واسطے جنت میں اپنے قرب میں مکان بنا لیجئے اور مجھکو فرعون (کے شر) سے اور اُس کے عمل (کفر) کے ضرر اور (اثر) سے محفوظ رکھئے اور مجھکو تمام ظالم (یعنی کافر) لوگوں (کے ضرر جسمی معنوی) سے محفوظ رکھئے (یا تو یہ دعا مطلق احوال میں کی تھی اور یا ایک خاص حالت میں جس کا قصہ یہ لکھا ہے کہ فرعون کو جب اُن کے مؤمن ہونے کی اطلاع ہو گئی تو حکم دیا کہ ان کو پکڑ کر دھوپ میں ڈال دیا جاوے اور ان کے سینہ پر چکی کا پتھر رکھا جاوے اُس تکلیف میں انہوں نے یہ دعا کی تو اُن کو بہشت میں اپنا مکان نظر آگیا جس سے وہ تکلیف خفیف ہو گئی کذا فی الدر المنثور اس سے دوسرے وسوسہ کا اندفاع ظاہر ہے) اور (نیز مسلمانوں کی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ عمران کی بیٹی (حضرت) مریم (علیہا السلام) کا حال بیان کرتا ہے جنہوں نے اپنے ناموس کو (حرام اور حلال دونوں سے) محفوظ رکھا (اس میں بیان ہے اُن کی نزاہت کمتسبہ قصدیہ و موہوبہ غیر قصدیہ کا کہ اخلاق و احوال فاضلہ میں سے ہے) سو ہم نے اُن کے چاک گریبان میں (بواسطہ جبریل علیہ السلام کے) اپنی روح پھونک دی اور انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کی (جو اُن کو ملائکہ کے ذریعہ سے پہنچے تھے وہی المذکورۃ فی قولہ تعالیٰ واذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ اصطفاک الآیۃ وفی قولہ تعالیٰ قال انما انا رسول ربک الآیۃ) اور اُس کی کتابوں کی (جن میں سے توراۃ و انجیل بھی ہیں) تصدیق کی (یہ بیان ہے اُن کے عقائد کا) اور وہ اطاعت والوں میں سے تھیں (یہ بیان ہے اُن کے اعمال کا۔ اور اس سے تیسرے وسوسہ کا اندفاع ظاہر ہے) ف قد تم بحمد اللہ الیوم الجزء الثامن والعشرون من القرآن ؛

سورۃ الملک مکیۃ وایہا ثلثون

ربط اوپر کی سورت میں حقوق رسالت کا بیان تھا اس سورت میں حقوق توحید کا اور ان کے ایفاء و اخلال پر جزا و سزا کا بیان ہے، و نیز آخر سورت سابقہ میں بعض اہل سعادت و بعض اہل شقاوت کا ذکر تھا اس میں مطلقاً سعداء و اشقیاء کا ذکر ہے ؛

توحید و جزائے سعداء موحدین و سزائے اشقیاء منکرین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ

جس نے بنائے آسمان اوپر تلے پیدا کئے تو خدائی اس صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا سو تو پھر نگاہ ڈال کر دیکھ کہیں تجھکو کوئی خلل نظر آتا ہے پھر بار بار

كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا

نگاہ ذلیل اور درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آوے گی اور ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کر کے بھایا اور ہم نے ان کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے اور ہم نے

لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ

اُن کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کر کے رکھا ہے اور جو لوگ اپنے رب کا انکار کرتے ہیں اُن کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور وہ بُری جگہ ہے جبکہ لوگ اُس میں ڈالے جاویں گے تو اُس کی ایک بڑی زور کی آواز سنینگے اور وہ

تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَ

جوش اپنی ہو گی جیسے معلوم ہوتا ہے کہ غصہ کے مارے پھٹ پڑیگی جبکہ اُس میں کوئی گروہ ڈالا جاویگا تو اُس کے نگہبان اُن لوگوں سے پوچھینگے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرسنانیوالا نہیں آیا تھا سو وہ کہینگے کہ واقعی ہمارے پاس ڈرسنانیوالا آیا تھا

كَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

سو ہم نے جھٹلا دیا اور کہدیا کہ خدا تعالیٰ نے کچھ نازل نہیں کیا تم بڑی غلطی میں پڑے ہو اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم اہل دوزخ میں نہ ہوتے

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

غرض اپنے جرم کا اقرار کریں گے سو اہل دوزخ پر لعنت ہو بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے ڈرتے ہیں اُن کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ هُوَ الَّذِيْ ع ۱

اور تم لوگ خواہ چھپکر بات کہو یا پکار کر کہو وہ دلوں تک کی باتوں سے خوب واقف ہے کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے اور وہ باریک بین پورا باخبر ہے وہ ایسا ہے

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ

جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کر دیا سو تم اُس کے رستوں میں چلو اور خدا کی روزی میں سے کھاؤ اور اُسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے کیا تم لوگ اُس سے بیخوف ہو گئے ہو جو کہ آسمان میں ہے کہ وہ تم کو

بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝

زمین میں دھنسا دے پھر وہ زمین تھرتھرانے لگے یا تم لوگ اس سے بیخوف ہو گئے ہو جو کہ آسمان میں ہے کہ وہ تم پر ایک ہوا کا جھکڑ بھیجے سو عنقریب تم کو معلوم ہو جاویگا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝

اللغات طباقا من طابقت الفعل یا فعل اذا اخصفتها۔ تفاوت ای اختلاف و عدم تناسب من الفوت فان کلا من التفاوت و بین یفوت منه بعض ما فی الآخر فطور شقوق جمع فطر بمعنی الشق۔

خاسئا ذلیلا حسیر کلیل منقطعا بعد امنها کبها طرفها ۱۲

الکلام قوله فی السماء تشبث باشاله الجسمة والجواب اخسر الیه فی الرسیمة ۱۲

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۛ مَا يُمْسِكُهُنَّ

اور ان سے پہلے جو لوگ ہو گذرے ہیں انہوں نے جھٹلایا تھا سو میرا عذاب کیسا ہوا کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر پرندوں کی طرف نظر نہیں کی کہ پر پھیلائے ہوئے ہیں اور پر سمیٹ لیتے ہیں بجز رحمان کے

اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا

اُن کو کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ہاں رحمن کے سوا وہ کون ہے جو کہ وہ تمہارا لشکر بن کر تمہاری غافت کر سکے کافر تو نرے

فِيْ غُرُوْرٍ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۭ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا

دھوکے میں ہیں ہاں وہ کون ہے جو تم کو روزی پہونچاوے اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی بند کرے بلکہ یہ لوگ سرکشی اور نفرت پر جم رہے ہیں سو کیا جو شخص منہ کے بل

عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

گرتا ہوا چل رہا ہو وہ منزل مقصود پر زیادہ پہونچنے والا ہوگا وہ شخص جو سیدھا ایک ہموار سڑک پر چلا جا رہا ہو آپ کہئے کہ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو کان اور آنکھیں

وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

اور دل دیئے تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو آپ کہئے کہ وہی ہے جس نے تم کو زمین پر پھیلایا اور تم اسی کے پاس کھینچے جاؤ گے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ

اگر تم سچے ہو آپ کہدیجئے کہ یہ علم تو خدا ہی کو ہے اور میں تو محض صاف صاف ڈرانے والا ہوں پھر جب اسکو پاس کتا ہوا دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جاویں گے اور کہا جاویگا

هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ

یہی ہے جس کو تم مانگا کرتے تھے آپ کہئے کہ تم یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھکو اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کرے یا ہم پر رحمت فرماوے تو کافروں کو عذاب دردناک سے کون

اَلِيْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ

بچا لیگا آپ کہئے کہ وہ بڑا مہربان ہے ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اس پر توکل کرتے ہیں سو عنقریب تم کو معلوم ہو جاویگا کہ صریح گمراہی میں کون ہے آپ کہدیجئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اگر

ع ۲ ۱۶ ۲

مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝

تمہارا پانی نیچے کو غائب ہی ہو جاوے سو وہ کون ہے جو تمہارے پاس سوت کا پانی لے آئے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۛ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۭ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ **صفات و افعال حق۔** (وہ (خدا) بڑا عالی شان ہے

اللغات غورا فاء اذا ہبا بالکلیۃ معین جار ۱۲

البلاغۃ قولہ امن ھذا الذی ام منقطعۃ بمعنی بل للامع الہمزۃ والالزم اجتماع کلمتی الاستفہام ثم ہذا التحقیر قولہ ھذا الذی افتقر الی زیادۃ کل فی الدلائل الانفسیۃ لعلہا لزیادۃ اشکال ہذہ الدلائل لکونہا انفسیۃ مستحضرۃ واللہ اعلم ۱۲

جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے (جس عمل میں موت کا تو دخل یہ ہے کہ موت کے مشاہدہ سے انسان دنیا کو فانی اور بعث کے اعتقاد سے آخرت کو باقی سمجھ کر وہاں کے ثواب حاصل کرنے اور وہاں کے عقاب سے بچنے کے لئے مستعد ہو سکتا ہے۔ اور حیات کا دخل یہ ہے کہ اگر حیات نہ ہو تو عمل کس وقت کرے پس حسن عمل کے لئے موت بمنزلہ شرط کے اور حیات بمنزلہ ظرف کے ہے اور چونکہ موت عدم محض نہیں ہے اس لئے اُس پر مخلوقیت کا حکم صحیح ہے) اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے (کہ اعمال غیر حسنہ پر عقاب اور اعمال حسنہ پر مغفرت و ثواب مرتب فرماتا ہے) اس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے (جیسے حدیث صحیح میں ہے کہ ایک آسمان سے اوپر بعد فاصلہ دراز دوسرا آسمان ہے پھر اسی طرح اُس سے اوپر تیسرا وعلے ہذا۔ آگے آسمان کا استحکام بیان فرماتے ہیں کہ اے دیکھنے والے (تو خدا کی اس صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا سو تو (ایکی بار) پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہیں تجھ کو کوئی خلل نظر آتا ہے (یعنی بلا تامل تو بہت بار دیکھا ہوگا اب کی بار تامل سے نگاہ کر) پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ (آخر کار) نگاہ ذلیل اور درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آوے گی (اور کوئی رخنہ نظر نہ آوے گا یعنی وہ جس چیز کو جیسا چاہے بنا سکتا ہے چنانچہ آسمان کو مضبوط بنانا چاہا تو کیسا بنایا کہ باوجود مرور زمان دراز اب تک اُس میں کوئی خلل نہیں آیا وہذا کقولہ تعالیٰ فی ق وما لہا من فروج اسی طرح کسی شے کو ضعیف و متفعل بنا دینا غرض اسکو ہر طرح کی قدرت ہے) اور (ہماری قدرت کی دلیل یہ ہے کہ) ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے آراستہ کر رکھا ہے اور ہم نے اُن (ستاروں) کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے جس کی حقیقت سورۂ حجر میں گذری ہے) اور ہم نے ان (شیاطین) کے لئے (علاوہ اس رجم بالشہب کے جو کہ دنیا میں ہوتا ہے آخرت میں بوجہ اُن کے کفر کی دوزخ کا عذاب (بھی) تیار کر رکھا ہے۔

عقوبت منکرین توحید

اور جو لوگ اپنے رب (کی توحید) کا انکار کرتے ہیں اُن کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور وہ بُری جگہ ہے جب یہ لوگ اس میں ڈالے جاویں گے تو اُس کی ایک بڑی زور کی آواز سنیں گے اور وہ اس طرح جوش مارتی ہوگی جیسے معلوم ہوتا ہے کہ (ابھی) غصہ کے مارے پھٹ پڑیگی (یا تو اللہ تعالیٰ اُس میں ادراک اور غصہ پیدا کر دیگا کہ مبغوضین حق پر اُس کو بھی غیظ آوے گا اور یا مقصود تمثیل ہے یعنی جیسے کوئی غصہ سے جوش میں آتا ہے اس طرح وہ شدت اشتعال سے جوش میں آویگی اور) جب اُس میں کوئی گروہ (کافروں کا) ڈالا جاویگا تو اُس کے محافظ ان لوگوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں آیا تھا (جس کے تم کو اس عذاب سے ڈرایا ہو جس کا مقتضا یہ تھا کہ اس سے ڈرتے اور بچنے کا سامان کرتے۔ یہ سوال بطور توبیخ کے ہے یعنی پیغمبر تو آئے تھے) اور یہ سوال ہر نئے جانے والے گروہ سے ہوگا کیونکہ دوزخ میں حسب تفاوت مراتب کفر سب فرقے کفار کے یکے بعد دیگرے جاویں گے) وہ کافر (بطور اعتراف کے) کہیں گے کہ واقعی ہمارے پاس ڈرانے والا (پیغمبر) آیا تھا سو (ہماری شامت تھی کہ) ہم نے اُس کو جھٹلا دیا اور کہدیا کہ خدا تعالیٰ نے (از قبیل احکام کتب) کچھ نازل نہیں کیا اور (تم بڑی غلطی میں پڑے ہو (یعنی ہماری مجموعہ جماعات نے مجموعہ مذکور رسل کو یوں کہدیا جس کا حاصل یہ ہے کہ اپنے اپنے رسول کو ہر ایک نے یوں کہدیا اور وہ کافر فرشتوں سے بھی کہیں گے کہ ہم اگر سنتے یا سمجھتے (یعنی پیغمبروں کے کہنے کو قبول کرتے اور مانتے) تو ہم اہل دوزخ میں (شامل) نہ ہوتے غرض اپنے جرم کا اقرار کرینگے سو اہل دوزخ پر حجت پوری ہو جاوے گی)

مثوبت مطیعین بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے ڈرتے ہیں (اور ایمان و اطاعت اختیار کرتے ہیں) ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم (مقرر) ہے ✤

احاطۂ علم باری باحوال فریقین مذکورین مرا ابتنا کید جزا

اور تم لوگ خواہ چپکے کہو یا پکار کر کہو (اسکو سب خبر ہے کیونکہ) وہ دلوں تک کی باتوں سے خوب آگاہ ہے (اور بھلا) کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے اور وہ باریک بین (اور) پورا باخبر ہے (حاصل استدلال کا یہ ہے کہ وہ ہر شے کا خالق مختار ہے پس تمہارے اقوال و افعال کا بھی خالق ہے اور خلق بالاختیار مسبوق بالعلم ہوتا ہے پس علم ضروری ہوا اور تخصیص اقوال کی مقصود نہیں بلکہ حکم عام ہے تخصیص ذکری شاید اس بنا پر ہو کہ اقوال کثیر الوقوع ہیں غرض اُس کو سب علم ہے وہ ہر ایک کو مناسب جزا دیگا ✤

ترغیب بذکر بعضے من و نعم

وہ ایسا (منعم) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کر دیا (کہ وہ تمہارے تصرفات کی قابلیت رکھتی ہے) سو تم اُس کے رستوں میں چلو پھرو) اور خدا کی روزی میں سے (جو زمین میں پیدا کی ہے) کھاؤ پیو اور کھا پی کر اس کو نکالو (کہ اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے پس یہ اس کو مقتضی ہے کہ اُس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو کما ایمان و طاعت ہی)

ترہیب بذکر بعضے محن و نقم (کیا تم لوگ اُس سے بیخوف ہو گئے ہو جو کہ آسمان میں (بھی اپنا حکم اور تصرف رکھتا) ہے کہ وہ تم کو (مثل قارون کے) زمین میں دھنسا دے پھر وہ زمین تھر تھرا کر اُلٹ پلٹ ہونے لگے (جس سے تم اور نیچے اُتر جاؤ) اور زمین کے اجزاء تمہارے اوپر اکٹھے ہو جاویں (یا تم لوگ اُس سے بیخوف ہو گئے ہو جو کہ آسمان میں (بھی اپنا حکم

لطائف الترجمۃ

ف۱ قولہ فی فاجہم یعنی بلا تامل (ا ہ) اخذ من البیضاوی ۱۲

ف۲ قولہ فی تمور جس سے تم اوپر نیچے اڑنے لگو (منہ)

اور تصرف رکھتا) ہو کہ وہ تم پر (مثل عاد کے) ایک ہوائے تند بھیجے (جس سے تم ہلاک ہو جاؤ یعنی مقتضا تمہارے کفر کا یہی) سو (اگر کسی مصلحت سے عذاب عاجل تم پر نہ بھی آرہا ہے تو کیا ہوا) عنقریب (مرتے ہی) تم کو معلوم ہو جاوے گا کہ میرا ڈرانا (عذاب سے) کیسا (واقع اور صحیح) تھا اور اگر بدون عذاب عاجل کے کفر کا مبغوض ہونا ان کی سمجھ میں نہ آوے تو اس کا نمونہ بھی موجود ہے چنانچہ) ان سے پہلے جو لوگ ہو گذرے ہیں (انہوں نے دین حق کو جھٹلایا تھا سو دیکھ لو ان پر) میرا عذاب کیسا (واقع) ہوا (جس سے صاف معلوم ہوا کہ کفر مبغوض ہے پس اگر کسی حکمت سے یہاں عذاب ٹل گیا تو دوسرے عالم میں حسب وعید واقع ہوگا اور اوپر خلق سبع سموات الخ میں دلائل توحید کے متعلق سمار کے مذکور تھے پھر ھو الذی جعل لکم الارض الخ میں متعلق ارض کے آگے متعلق جو یعنی فضار بین السمار والارض کے ہیں)۔

بعضے دلائل توحید متعلق جو

کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر پرندوں کی طرف نظر نہیں کی کہ پر پھیلائے ہوئے (اڑتے پھرتے) ہیں اور (کبھی اسی حالت میں پر سمیٹ لیتے ہیں (اور دونوں حالتوں میں باوجود ثقیل اور مائل الی المرکز ہونے کے) بین السماء والارض روکے ہوئے ہیں اور (بجز خدائے) رحمان ان کو کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (اور جس طرح چاہے اس میں تصرف کر رہا ہے +

ابطال شرک

ہاں (خدا کے تصرفات تو تم نے سن لئے اب) بتلاؤ کہ (رحمان کے سوا وہ کون ہے کہ وہ تمہارا لشکر بنکر (آفات سے) تمہاری حفاظت کر سکے (اور کافر (جو اپنے معبودوں کی نسبت ایسا خیال رکھتے ہیں (تو وہ) نرے دھوکہ میں ہیں (اور) ہاں (یہ بھی بتلاؤ کہ) وہ کون ہے جو تم کو روزی پہونچاوے اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی بند کرے (مگر یہ لوگ ایسے ہٹ دھرم ہیں ہونے) بلکہ یہ لوگ سرکشی اور نفرت (عن الحق) میں پڑ رہے ہیں (خلاصہ یہ کہ تمہارے معبودات بالطلبہ دفع مضار پر قادر ہیں نہ ہو المراد بقولہ تعالیٰ ینصرکم اور نہ ایصال منافع پر قادر ہیں وہو المراد بقولہ تعالیٰ یرزقکم پھر ان کی عبادت محض سفاہت ہے۔

ملحقات الترجمۃ
۱۵ قولہ فی مکب تکبر آنخ اذا تہ من الروح ۱۲

عدم تسویہ مہتدی وضال بطور تفریع

(یعنی جس کافر کا حال اوپر سنا ہو ان الکافرون الا فی غرور۔ بل لجوا فی عتو ونفور سو (اسکو سنکر سوچو کہ) کیا جو شخص (بوجہ نا ہمواری راہ کے ٹھوکریں کھاتا ہوا اور منہ کے بل گرتا ہوا چل رہا ہو وہ منزل مقصود پر زیادہ پہونچنے والا ہوگا یا وہ شخص (زیادہ منزل پر پہونچنے والا ہوگا) جو سیدھا ایک ہموار سڑک پر چلا جا رہا ہو (یہی حال ہے مومن کافر کا کہ مومن کے چلنے کا رستہ ہی دین مستقیم کا رستہ ہے اور چلتا بھی وہ سیدھا ہو کر اور افراط وتفریط سے بچکر اور کافر کے چلنے کا رستہ ہی زیغ وضلالت کا ہے اور چلنے میں بھی ہر وقت ہلاکت ومخاوف میں گرتا جاتا ہے پس ایسی حالت میں کیا منزل مقصود پر پہونچیگا۔ اور اوپر دلائل توحید متعلق آفاق کے تھے آگے متعلق انفس کے ارشاد ہیں +

بعضے دلائل متعلق انفس

آپ (ان سے) کہئے کہ وہی (ایسا قادر ومنعم) ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل دیئے (مگر تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو اور) آپ (یہ بھی) کہئے کہ وہی ہے جس نے تم کو روئے زمین پر پھیلایا اور تم اسی کے پاس (قیامت کے روز) اکٹھے کئے جاؤ گے +

ذکر قیامت

اور یہ لوگ (جب قیامت کا ذکر سنتے ہیں کما فی ہذہ السورۃ متی ہذا الوعد ان کنتم صدقین وقولہ الیہ النشور ومن قولہ تحشرون تو) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم (یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع مومنین سچے ہو تو (بتلاؤ) آپ (جواب میں) کہدیجئے کہ یہ (تعیین کا) علم تو خدا ہی کو ہے اور میں تو محض (علی الاجمال مگر) صاف صاف ڈرانے والا ہوں پھر جب اس (عذاب موعود) کو (قیامت کو پاس آتا ہوا دیکھیں گے (یا پاس آتا ہوا دیکھنا یہ کہ اعمال کا محاسبہ ہوگا وزن میں جانے کا حکم ہوگا جس سے متیقن ہو جاویگا کہ اب عذاب برپا یا غرض جب اسکو پاس آتا ہوا دیکھیں گے تو اسوقت مارے غم کے کافروں کے منہ بگڑ جاویں گے (کقولہ تعالیٰ وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ترھقہا قترۃ) اور (ان سے) کہا جاویگا یہی ہے وہ جسکو تم مانگا کرتے تھے (کہ عذاب لا وعذاب لا) اور یہ کفار ان مضامین حقہ توحید وبعث وغیرہ کو سنکر جو ایسی باتیں کرتے ہیں شکر نتربص بہ ریب المنون۔ آن کاد لیضلنا عن آلہتنا لولا ان صبرنا علیہا جس کا حاصل انتظار آپکی ہلاکت کا اور آپکو معوذ باللہ منسوب الی الضلال کرنا ہے آگے اس کے جواب کی تعلیم ہے جس میں عذاب کفار کی تقریر اور دوسرے مضامین سے اسکی تتمیم ہے +

تخصیص کفار بعذاب الیم وتتمیمش بمضمون توکل وتفرد حق تعالیٰ بقدرت علی النعیم

(ارشاد ہوتا ہے کہ) آپ (انسے) کہئے کہ تم یہ بتلاؤ کہ اگر خدا تعالیٰ مجھکو اور میرے ساتھ والوں کو (موافق تمہاری تمنا کے) ہلاک کر دے یا (حسب ہماری امید اور اپنے وعدے کے) ہم پر رحمت فرماوے تو دونوں حالت میں اپنی خیر اور یہ بتلاؤ کہ کافروں کو عذاب دردناک سے کون بچالیگا (یعنی ہماری تو جو حالت ہوگی دنیا میں ہوگی اور انجام اسکا ہر حال میں اچھا ہے کما قولہ تعالیٰ ھل تربصون بنا الا احدی الحسنیین الخ مگر اپنی کہو کہ تم پر جو مصیبت عظیمہ نیوالی ہے اسکو کون روکیگا اور ہماری دنیوی حوادث سے تمہاری وہ مصیبت کیسے ٹل جاویگی تو اپنی فکر چھوڑ کر ہماری حوادث کا انتظار ایک فضول حرکت ہے جواب ہے ترجمہ اگر کہا

سورۃ القلم مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی اثنتان وخمسون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

ن ۱ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۲ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۳ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۴ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ

ن۔ قسم ہے قلم کی اور اُن کے لکھنے کی کہ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں اور بے شک آپ کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں اور بیشک آپ اخلاق کے

عَظِيْمٍ ۵ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۶ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۷ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۸

اعلےٰ پیمانہ پر ہیں سو عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ لوگ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کس کو جنون تھا آپکا پروردگار اُس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جو اُس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ راہ پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۹ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۱۰ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۱۱ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۱۲

تو آپ ان تکذیب کرنے والوں کا کہنا نہ مانئے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ ڈھیلے ہو جاویں تو یہ بھی ڈھیلے ہو جاویں۔ اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو بے وقعت ہو طعنہ دینے والا ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو۔

اور (آپ ان سے یہ بھی) کہئے کہ وہ بڑا مہربان ہے ہم اُس پر (اُس کے حکم کے موافق) ایمان لائے اور ہم اُس پر توکل کرتے ہیں (پس ایمان کی برکت سے تو دہم کو عذاب آخرت سے محفوظ رکھے گا اور توکل کی برکت سے حوادث دنیویہ کو دفعۃً یا سہل کر دے گا یہ بھی مترتب ہے) سو (جب تم پر عذاب الیم آنے والا ہے اور ہم انشاء اللہ تعالےٰ ایمان کی برکت سے اس عذاب سے محفوظ رہنے والے ہیں تو) عنقریب تم کو معلوم ہو جاوے گا (جب اپنے کو عذاب میں مبتلا اور ہم کو اُس سے محفوظ دیکھو گے) کہ سریع گمراہی میں کون ہے (یعنی تم ہو جیسا کہ ہم کہتے ہیں یا ہم ہیں جیسا کہ تم کہتے ہو یہ جواب ہے ان کادلیضلنا آگے کا آگے تقریر ہے مضمون بالا من یعیر الکافرین آگے کی یعنی اور جو کہتے ہیں کہ عذاب الیم سے کوئی نہیں بچا سکتا ان کو اگر اپنے آپ کو بچا لیں گے تو اس زعم کے ابطال وازالے کے لئے ان سے) آپ (یہ) کہہ دیجئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارا پانی جو کنوؤں میں ہے (نیچے کو اُتر کر) غائب ہی ہو جاوے سو وہ کون ہے جو تمہارے پاس سوت کا پانی لے آئے (یعنی کنوؤں کی سوت کو جاری کر دے اور اعماق ارض سے اوپر لے آئے اور اگر کسی کو کھو دینے پر ناز ہو تو اللہ تعالےٰ اس پر قادر ہے کہ اُس کو اور نیچے غائب کر دے وعلیٰ ہذا پس جب خدا کے مقابلہ میں کسی کو اتنی بھی قدرت نہیں کہ معمولی طبعی واقعات میں تصرف کر سکے تو عذاب آخرت سے بچانے کی تو کیا قدرت ہوگی ف ظاہرا ماتری فی خلق الرحمٰن الی قولہ حسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان بلا حجاب اس سقف نیلگوں کے حجاب میں سے اس طرح نظر آتا ہے کہ اگر اُس میں کوئی عیب وخلل ہوتا تو نظر آجاتا۔ اور اگر شبہہ ہو کہ دروازے کیوں نظر نہیں آتے تو ممکن ہے کہ دروازے اتنے بڑے نہ ہوں کہ اتنی دُور سے نظر آویں اور اگر شبہہ ہو کہ شاید وہ شقوق وشگاف بھی چھوٹے ہوں تو جواب یہ ہے کہ عادۃً بڑی عمارت میں شگاف بھی بڑا پڑتا ہے پھر وہ روزانہ بڑھا کرتا ہے آخر اس قدر زمانہ دراز گذرنے پر تو اس میں ایسا انشقاق ضرور واقع ہوتا جو مرئی بننے کے قابل ہوتا اور ایسے مواقع میں علم عادت کافی ہے اور اگر سماء کا غیر مرئی ہونا ثابت ہو جاوے تو نظر عقلی کو مشبہ بالبصر قرار دے کر کلام کو تمثیل وفکر پر محمول کیا جاوے گا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ آیت مخصوص بالسماء نہیں ہے بلکہ عام ہے ہر مخلوق کو یعنی بہت امعان نظر سے یہی کوئی امر خلاف حکمت کسی شئے میں معلوم نہیں ہوگا اور جس کو اس کا وہم ہوتا ہے لمشاء اُس کا عدم تعمق ہوتا ہے اس تفسیر پر تقریر مذکور کی حاجت نہ ہوگی واللہ اعلم۔

سورۃ ن مکیۃ وایھا اثنتان وخمسون کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ میں منکرین توحید کی طرف زیادہ روئے سخن تھا اور اس سورت میں طاعنین فی النبوۃ کی طرف زیادہ روئے سخن ہے اور چونکہ انکار نبوت کفر واس لئے خاص کی عقوبت دنیویہ واخرویہ کا بھی بعض آیات میں مضمون ہے

تحقیق رسالت وذم ومعید منکرین ومناسبات آن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ

اللغات المفتون بمعنی الفتنۃ ای المجنون تدھنین ہم چو ہوں جیسے ہم چو ما نقولہ تودھن ۱۲ النحو قولہ فیدھنون ای فہم یدھنون جیسے فلیس ہم چو ما نقولہ تودھن ۱۲

مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ

نیک کام سے روکنے والا حد سے گذرنے والا بڑا گناہوں کا کرنیوالا سخت مزاج ہونے کے علاوہ حرامزادہ ہو اس سبب کہ وہ مال اور اولاد والا ہو جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ اگلوں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾

جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگا دینگے ہم نے ان کی آزمائش کر رکھی ہے جیسا ہم نے باغ والوں کی آزمائش کی تھی جبکہ ان لوگوں نے قسم کھائی کہ اس کا پھل ضرور صبح چل کر توڑ لیں گے

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

اور انہوں نے انشاء اللہ بھی نہیں کہا سو اس باغ پر آپ کے رب کی طرف سے ایک پھیرنے والا پھر گیا اور وہ سو رہے تھے پھر صبح کو وہ باغ ایسا رہ گیا جیسے کٹا ہوا کھیت سویرے کے وقت ایک دوسرے کو پکارنے لگے

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم کو پھل توڑنا ہے پھر وہ لوگ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے چلے کہ آج تم تک کوئی محتاج

مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ

نہ آنے پاوے اور اپنے کو اس کے دینے پر قادر سمجھ کر چلے پھر جب اس باغ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ بیشک ہم رستہ بھول گئے بلکہ ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی انمیں جو اچھا آدمی تھا وہ کہنے لگا

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا

کہ کیوں میں نے تم کو کہا نہ تھا اب تسبیح کیوں نہیں کرتے سب کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم قصوروار ہیں پھر ایک دوسرے کو مخاطب بنا کر باہم الزام دینے لگے کہنے لگے

يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ

کہ بیشک ہم حد سے نکلنے والے تھے شاید ہمارا پروردگار ہم کو اس سے اچھا باغ بدلہ میں دے ہم اپنے رب کی طرف رجوع ہوتے ہیں اس طرح عذاب ہوا کرتا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بہت بڑھ کر ہے

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۡ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾

کیا خوب ہوتا کہ یہ لوگ جان لیتے بیشک پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے نزدیک آسائش کی جنتیں ہیں کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کی برابر کر دیں گے تم کو کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾

کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو کہ اس میں تمہارے لئے وہ چیز ہے جو تم پسند کرتے ہو کیا ہمارے ذمہ کچھ قسمیں پڑی ہوئی ہیں جو قیامت تک قائم رہیں والی ہیں کہ تمکو وہ ملے گا جو تم فیصلہ کرتے ہو

مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ مَا لَكُمْ ۡ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ

اللغات

الزنیم المستلحق والدعی الخرطوم یطلق غالبا علی انف الفیل والخنزیر وفیہ من التحقیر مالایخفی کا یستثنون فی الروح قال الامام اصل الاستثناء من الثنی وہو الکف والرد وفی التقیید بالشرط رد لانعقاد نوک الیمین الصوبجی القاموس ارض محصود زرعہا ۱۲

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ

ان سے پوچھئے اُن میں اس کا کون ذمہ دار ہے کیا ان کے ٹھیرائے ہوئے کچھ شریک ہیں سو ان کو چاہیے کہ یہ اپنے اُن شریکوں کو پیش کریں اگر یہ سچے ہیں جس دن کہ ساق کی تجلی فرمائی جاویگی

وَيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

اور سجدہ کی طرف لوگوں کو بلایا جاویگا سو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے اُن کی آنکھیں جھکی ہوں گی اُن پر ذلت چھائی ہوئی اور یہ لوگ سجدہ کی طرف بلائے جایا کرتے تھے

وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ

اور وہ صحیح سالم تھے تو مجھکو اور جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں اُن کو رہنے دیجئے ہم اُن کو بتدریج لے جا رہے ہیں اس طور پر کہ اُن کو خبر ہی نہیں اور اُن کو مہلت دیتا ہوں بیشک

كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ

میری تدبیر بڑی مضبوط ہے کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ اس تاوان سے دبے جاتے ہیں یا ان کے پاس غیب ہے کہ یہ لکھ لیا کرتے ہیں تو آپ اپنے رب کی تجویز پر

رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ

صبر سے بیٹھے رہئے اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جیئے جبکہ وہ بہت غم کھا کر اور وہ غم سے گھٹ رہا تھا اگر خدا وندی احسان اُن کی دستگیری نہ کرتا تو وہ میدان میں بدحالی کے ساتھ

مَذْمُوْمٌ ۝ فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا

ڈالے جاتے پھر اُن کے رب نے اُن کو برگزیدہ کر لیا اور اُن کو صالحین میں سے کر دیا اور یہ کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آپ کو اپنی نگاہ تیز سے

الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ع

گرا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں حالانکہ یہ قرآن تمام جہان کے واسطے نصیحت ہے۔

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

دفع طعن کفار از ساحت نبوت

ن (اس کے معنی اللہ کو معلوم ہیں) قسم ہے قلم کی (جس سے مقادیر خلق لوح محفوظ پر لکھے گئے) اور (قسم ہے) اُن (فرشتوں) کے لکھنے کی (جو کہ کاتب اعمال ہیں کذا فسر اللفظین ابن عباس رضی اللہ عنہما فی الدر المنثور آگے جواب قسم ہے) کہ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنوں نہیں ہیں (جیسا منکرین نبوت کہتے ہیں کذا فی الدر عن ابن جریج فی سبب النزول مطلب یہ کہ آپ نبی برحق ہیں اور یہ قسمیں اس مدعا کے نہایت مناسب ہیں کیونکہ منجملہ مقادیر کے نزول قرآن بھی ہے پس اس میں اشارہ ہے کہ نبوت آپکی علم الٰہی میں پہلے ہی سے محقق و مؤکد ہے پس ثبوت اس کا متیقن ہوا اور کاتبان اعمال آپ کے مصدقین و منکرین کے اعمال کو لکھ رہے ہیں پس انکار نبوت پر سزا ہوگی اس سے وجدان الانا واجب ہے) اور بیشک آپکے لئے اس تبلیغ احکام پر (ایسا اجر (ملنے والا) ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں (اسمیں بھی تقریر ہے نبوت کی جو مستلزم ہے نفی مطاعن کی اور تقریر نبوت کے ساتھ متضمن ہے تسلیہ کو بھی کہ آپ چندے برداشت کر لیجئے کہ انجام اس کا اجر عظیم ہے) اور بیشک آپ (اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں (کہ ہر فعل آپکا موصوف بالعدل اور قرین رضائے ارید و متعال ہے) اور مجنون میں اخلاق کا کمال کہاں ہوتا ہے یہ بھی جواب ہے طعن مذکور کا اگے تسلیہ ہے یعنی یہ جو ایسے مہملات بکتے ہیں اسکو اسکا غم نہ کیجئے کیونکہ عنقریب آپ بھی دیکھ لینگے اور یہ لوگ بھی دیکھ لینگے کہ تم میں کسکو جنون (حقیقی) ہے (یعنی جنون کی حقیقت ہے زوال عقل و عقل کی غایت ہوا در ادراک نفع و ضرر اور نفع و ضرر معتدبہ وہ ہے جو ابدی ہو پس ضلالت میں ان کو

یہی معلوم ہو جاوے گا کہ عاقل اہل حق تھے جنہوں نے اس نفع کو حاصل کیا اور مجنون یہ خود تھے جو اس نفع سے محروم رہ کر ضرر ابدی میں مبتلا ہوئے اور چونکہ آپکا پروردگار اُس شخص کو یہی خوب جانتا ہے جو اُس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ راہ (راست) پر چلنے والوں کو یہی خوب جانتا ہے (اس لئے ہر ایک کو اُس کے مناسب جزا و سزا دے گا اور اُس جزا و سزا کے مناسب ہونے کو یہ منکرین ہی بوجہ انکشاف و تعیین عاقل و مجنون کے سمجھ لیں گے آگے **قوم منکرین** کا مضمون ہے کہ جب آپ حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر ہیں کما علم محاورا تو آپ ان تکذیب کرنے والوں کا کہنا نہ مانیے (جیسا اب تک یہی نہیں مانا اور وہ کہنا وہ ہے جو آگے مفہوم ہوتا ہے یعنی) یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپ (نعوذ باللہ اپنے منصبی کام میں کہ تبلیغ ہے ذرا) ڈھیلے ہو جاویں تو یہ بھی ڈھیلے ہو جاویں (آپ کا ڈھیلا ہونا یہ کہ بُت پرستی کی مذمت نہ کریں اور انکا ڈھیلا ہونا یہ کہ آپ کی مخالفت نہ کریں کما فی الدر فی تفسیر سورۃ الکافرین عن ابن عباس رض قالوا کف عن شتم آلھتنا ولا تذکر آلھتنا بسوء) اور آپ (بالخصوص کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو (مراد جھوٹی قسم کھانے والا ہے عادۃً اکثر جھوٹے آدمی قسمیں بہت کھایا کرتے ہیں۔ اور جو اپنی حرکات شنیعہ کی وجہ سے عند الناس و عند الخلق) بے وقعت ہو (دل دُکھانے کے لئے طعنہ دینے والا ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو نیک کام سے روکنے والا ہو حد (اعتدال) سے گذرنے والا ہو گناہوں کا (ارتکاب) کرنے والا ہو سخت مزاج ہو اور (اس سب) کے علاوہ حرامزادہ (بھی) ہو (مراد حرامزادہ سے یہ ہے کہ اور اخلاق و افعال بھی اُس کے خبیث ہوں چونکہ غالباً حرامزادہ کے اخلاق و افعال اچھے نہیں ہوتے اس لئے مجازاً اُس سے یہ مراد لیا گیا خلاصہ یہ کہ اول تو مطلقاً مکذبین کا پھر خصوص جبکہ وہ مکذبین ان ذمائم کے ساتھ بھی متصف ہوں جیسا کہ آپ کے مکذبین میں سے بعضے بڑے بڑے ایسے ہی تھے اور اُس درخواست میں شریک بلکہ اُسکے بانی تھے غرض آپ ایسے شخص کا کہنا نہ مانئے اور وہ بھی محض اس سبب سے کہ وہ مال اور اولاد والا ہو (یعنی دُنیا کی وجاہت رکھتا ہو اور ایسے شخص کی اطاعت سے اس لئے منع کیا جاتا ہے کہ اُس شخص کی یہ عادت ہے کہ) جب ہماری آیتیں اُس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں (مطلب کہ آیات کی تکذیب کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اصل علت نہی عن الاطاعۃ کی تکذیب ہے اور اسی بنا پر اول لا تطع المکذبین فرمایا گیا ہے پھر بطور تخصیص بعد تعمیم کے اُن مکذبین میں سے اُن مکذبین کی اطاعت سے نہی کی گئی جو علاوہ تکذیب کے اور ذمائم بھی رکھتے ہوں ایسوں کی اطاعت سے نہی مطلق مکذبین کی اطاعت کی نہی سے اور زیادہ شدید ہوگی لیکن اصل علت وہی تکذیب رہیگی آگے ایسے شخص کی سزا کا بیان ہے کہ) ہم عنقریب اُس کی ناک پر داغ لگا دیں گے (یعنی قیامت میں اُس کے چہرہ اور ناک پر اُس کفر کی وجہ سے کوئی علامت ذلت اور پہچان کی لگا دیں گے جس سے وہ خوب رُسوا ہو کذا روی مرفوعاً فی الدر المنثور آگے اہل مکہ کو ایک قصہ سُنا کر اُن کے کفر کے لحوق وبال سے تحذیر ہے۔

تحذیر اہل مکہ از وبال کفر و حکایت قصہ

ہم نے (جو ان اہل مکہ کو سامان عیش دے رکھا ہے جس پر یہ مغرور ہو رہے ہیں تو ہم نے) ان کی آزمائش کر رکھی ہے (کہ دیکھیں یہ نعمتوں کے شکر میں ایمان لاتے ہیں یا ناشکری و بےقدری کر کے کفر کرتے ہیں) جیسا (اُن سے پہلے نعمتیں دیکر ہم نے باغ والوں کی آزمائش کی تھی (یہ باغ بقول ابن عباس رض حبشہ میں تھا اور بقول سعید بن جبیر رض یمن میں تھا کذا فی الدر اور یہ قصہ اہل مکہ میں معلوم تھا اور جن باغ والوں کا یہ قصہ ہے ان کے باپ اپنے وقت میں معمول تھا کہ ایک بڑا حصہ اُس باغ کے پھل کا مساکین میں صرف کیا کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو اُن لوگوں نے یعنی بعض نے کہا کہ ہمارا باپ احمق تھا کہ اس قدر آمدنی مسکینوں کو دے دیتا تھا اگر یہ سب گھر آوے کسقدر فراغت ہو چنانچہ اُن بیٹوں میں سے اُن کا بقیہ قصہ مذکور ہے یعنی یہ واقعہ آئندہ اُس وقت ہوا) جبکہ اُن لوگوں نے (یعنی اکثر یا البعض نے بقولہ تعالیٰ قال اوسطھم الخ) قسم کھائی کہ اُس (باغ) کا پھل ضرور صبح چل کر توڑ لیں گے اور (ایسا وثوق ہوا کہ) اُنہوں نے انشاء اللہ بھی نہیں کہا سو اُس باغ پر آپکے رب کی طرف سے ایک پھرنے والا (عذاب) پھر گیا (اور وہ ایک آگ تھی کذا فی الدر عن ابن جریج۔ خواہ خالص ہوا ہو اس میں ملی ہوئی ہو جیسے تو) اور وہ سو رہے تھے پھر صبح کو وہ باغ ایسا رہ گیا جیسے کٹا ہوا کھیت (کہ خالی زمین رہ جاتی ہے اور بعض جگہ کاٹ کر جلا بھی دیا جاتا ہے مگر ان کو اس کی کچھ خبر نہیں) سو صبح کے وقت (سو کر جو اٹھے تو) ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم کو پھل توڑنا ہے (کھیت یا تو بالکل اُجاڑ کہدیا ہوا اُس میں ایسی چیزیں ہی ہوں جو تنہ دار نہیں ہوتیں جیسے انگور وغیرہ یا کہ اُس باغ کے متعلق کھیت ہی ہو) پھر وہ لوگ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے چلے کہ آج تم تک کوئی محتاج نہ آنے پاوے اور (بزعم خود) اپنے کو اُس کے نہ دینے پر قادر سمجھ کر چلے (کہ سب پھل گھر لے آویں گے اور کسی کو نہ دیں گے کذا فی الدر عن ابن عباس) پھر جب (وہاں پہونچے اور) اُس باغ کو (اس حالت میں) دیکھا تو کہنے لگے کہ بے شک ہم رستہ بھول گئے (اور کہیں نکل آئے کیونکہ یہاں تو باغ وغیرہ کچھ بھی نہیں پھر جب موقع و حدود کو دیکھ کر یقین کیا کہ وہی جگہ ہے تو اُس وقت کہنے لگے کہ بھولے نہیں) بلکہ (جگہ تو وہی ہے لیکن) ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی (کہ باغ کا یہ حال ہو گیا (یعنی

(کسی قدر) اچھا آدمی تھا وہ کہنے لگا کہ کیوں میں نے تم کو کہا نہ تھا کہ ایسی نیت مت کرو مساکین کے دینے سے برکت ہوتی ہے اسی لئے اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اچھا کیا مگر علانیہ شخص ہی باوجود کراہت قلب کے سب کے لحاظ سے شریک حال ہو گیا تھا اس لئے احقر نے لفظ کسی قدر بڑھا دیا الان الاوسط امر اضافی پھر وہ پہلی بات یاد دلا کر اس شخص نے کہا کہ اپنی شامت اعمال تو بھگت لی مگر اب (توبہ اور) تسبیح (و تقدیس) کیوں نہیں کرتے (تاکہ وہ گناہ معاف ہو اور اس سے زیادہ وبال نہ آجاوے) سب (توبہ کے طور پر) کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے یہ تنزیہ ہے جو استغفار کی تمہید ہے) بیشک ہم قصوروار ہیں (یہ استغفار ہے) پھر ایک دوسرے کو مخاطب بنا کر باہم الزام دینے لگے (جیسا کام بگڑنے کے وقت عادۃً غالب ہے کہ ہر شخص دوسرے کو پانی رائے فاسد بتلایا کرتا ہے پھر سب متفق ہو کر کہنے لگے کہ بیشک ہم (سب ہی) حد سے نکلنے والے تھے (کسی ایک کی خطا نہ تھی ایک دوسرے پر الزام عبث ہے سب ملکر توبہ کرلو) شاید (توبہ کی برکت سے) ہمارا پروردگار ہم کو اس سے اچھا باغ بدلہ میں دیدے (اب) ہم اپنے رب کی طرف رجوع ہوتے ہیں (یعنی توبہ کرتے ہیں اور بدلنا عام ہے خواہ دنیا میں نعم البدل ملجاوے خواہ آخرت میں اور ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مؤمن تھے مرتکب معصیت ہوئے تھے اور بسبب یہ امر نظر سے نہیں گذرا کہ آیا اُس باغ کے عوض اُنکو دنیا میں کوئی باغ ملا یا نہیں البتہ بلا سند روح المعانی میں ابن مسعود رضہ کا قول لکھا ہے کہ اس سے اچھا باغ اُن کو عطا کیا گیا واللہ اعلم۔ آگے قصد کی غرض یعنی تحذیر کی تصریح ہے کہ خلاف حکم کرنے پر) اس طرح عذاب ہوا کرتا ہے (جب ہوا کرتا ہے یعنی اے اہل مکہ تم بھی ایسے ہی عذاب کے مستحق ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ عذاب مذکور تو محض معصیت پر تھا اور تم تو کفر کرتے ہو) اور آخرت کا عذاب اس (عذاب دنیوی) سے بھی بڑھ کر ہے کیا خوب ہوتا کہ یہ لوگ (اس بات کو) جان لیتے (تاکہ ایمان لے آتے آگے اُن لوگوں کی تحقیق کے لئے زعم کفار کا ابطال فرماتے ہیں کہ وہ کہتے تھے لئن رجعت الی ربی ان لی عندہ للحسنیٰ

ابطال زعم کفار استحقاق مثوبت را

(یعنی) بے شک پرہیزگاروں کے لئے اُن کے رب کے نزدیک آسائش کی جنتیں ہیں (یعنی سبب دخول جنت کا تقویٰ ہے اور اُس سے کافر عاری ہیں تو انکو جنت کیسے ملیگی) کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کر دینگے (یعنی اگر کافروں کو نجات ہو تو نافرمانبرداروں کو نافرمانوں پر نجات میں فضیلت نہ ہوگی اور حالانکہ یہ فضیلت ثابت ہے کقولہ تعالیٰ فی ص ام نجعل الذین امنوا و عملوا الصلحت کالمفسدین الخ تم کو کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جسمیں پڑھتے ہو کہ اسمیں تمہارے لئے وہ چیز (لکھی) ہو جسکو تم پسند کرتے ہو (یعنی اسمیں لکھا ہو کہ تم کو آخرت میں حسنی ملیگا کیا ہمارے ذمہ تمہاری قسمیں چڑھی ہوئی ہیں جو تمہاری خاطر سے کھائی گئی ہوں اور وہ قسمیں قیامت تک باقی رہنے والی ہوں (جسکا یہ مضمون ہو کہ تم کو وہ چیز ملیں گی جو تم فیصلہ کر رہے ہو (یعنی ثواب اور جنت) ان سے پوچھئے اُن میں اس کا کون ذمہ دار ہے کیا اُن کے ٹھہرائے ہوئے کچھ شریک خدائی ہیں (کہ انہوں نے انکو ثواب دینے کا ذمہ لیا ہے) سو ان کو چاہئے کہ یہ اپنے اُن شریکوں کو پیش کریں اگر یہ سچے ہیں (غرض جب یہ مضمون کسی آسمانی کتاب میں نہیں بسبب بلا کتاب دوسرے طریق کے ہمارا وعدہ نہیں جو مثل قسم کے ہوتا ہے پھر ایسی حالت میں کوئی شخص ان میں سے کا ان کے شرکاء میں سے اسکی ذمہ داری کر سکتا ہے ہرگز نہیں پھر دعویٰ کس بنا پر ہے آگے ان لوگوں کی قیامت کی رسوائی کا ذکر ہے +

ذلت کفار بروم قیامت

(وہ دن) یاد کرنے کے قابل ہے جس دن کہ ساق کی تجلی فرمائی جاویگی اور سجدہ کی طرف لوگوں کو بلایا جاویگا (اس کا قصہ حدیث صحیحین میں مرفوعاً اس طرح آیا ہے کہ حق تعالیٰ قیامت کے میدان میں اپنی ساق ظاہر فرما دیگا۔ ساق کہتے ہیں پنڈلی کو اور یہ کوئی خاص صفت ہے جس کو کسی مناسبت سے ساق فرمایا جیسا قرآن میں ید کہا ہے اور ایسے مضمون متشابہات میں سے کہلاتے ہیں اور اسی حدیث میں ہے کہ اُس تجلی کو دیکھ کر تمام مؤمنین و مؤمنات گر پڑیں گے مگر جو شخص ریا سے سجدہ کرتا ہوگا اسکی کمر تختہ سا بنا دیگی الحدیث) اور سجدہ کی طرف بلائے جانے سے یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ وہ تو دار التکلیف نہیں ہے کیونکہ بلائے جانے سے مراد امر بالسجود نہیں ہے بلکہ اُس تجلی میں اثر ہوگا کہ سب بلا اختیار سجدہ کرنا چاہینگے جن میں مؤمن اُس پر قادر ہونگے اور اہل ریا و نفاق قادر نہ ہونگے اور کفار کا قادر نہ ہونا اس سے بدرجہ اولیٰ مفہوم ہوتا ہے جس کا آگے ذکر ہے یعنی کفار ہی سجدہ کرنا چاہیں گے) سو یہ (کافر لوگ) سجدہ نہ کر سکیں گے (اور) انکی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) جھکی ہونگی (اور) اُن پر ذلت چھائی ہوگی اور (وجہ اُسکی یہ ہے کہ یہ لوگ (دنیا میں) سجدہ کی طرف بلائے جایا کرتے تھے (اس طرح کہ ایمان لاکر عبادت کریں) اور وہ صحیح سالم تھے (یعنی اس پر قادر بھی تھے چنانچہ ظاہر ہے کہ ایمان و عبادت فعل اختیاری ہے بس دنیا میں امتثال امر نہ کرنے سے آج اُن کو یہ سوائی و ذلت ہوئی اور دوسری آیت میں جو نگاہ کا اوپر اُٹھا رہنا آیا ہے وہ اسکے معارض نہیں کیونکہ گاہے غلبہ حیرت سے ویسا ہوگا اور گاہے غلبہ ندامت سے ایسا ہوگا آگے کفار کے اس اعتراض کا رد ہے کہ اہمال عن العذاب کو اپنے مقبول ہونے کی دلیل سمجھتے تھے اور اُس کے ضمن میں آپ کا تسلیہ بھی ہے۔

تزییف اعتراض کفار با مہال عن العذاب مع تسلیہ حضور پر نور ۔ یعنی جب اُن کا مستحق

ملحقات الترجمۃ

۱۵ قولہ فی لکا تسبحون اب توبہ اشارۃ الی ان المقول مقدر و لولا التسبیح ترغیب منافق تنبیہ ثانی الکبیر ۱۲

سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰیَۃً

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

عذاب ہونا اوپر کی آیتوں سے معلوم ہو چکا) تو بجائے اور جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں اُن کو (اس حال موجودہ پر رہتے دیجئے یعنی عذاب کے توقف سے رنج نہ کیجئے) ہم اُن کو بتدریج (جہنم کی طرف) لئے جا رہے ہیں اس طور پر کہ اُن کو خبر بھی نہیں اور (دنیا میں عذاب نازل کر ڈالنے سے) اُن کو مہلت دیتا ہوں بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے (قد مر تفسیرہ فی آخر الاعراف اور حاصل ذرنی کا بقول جار اللہ امر متوکل و استکفا رہے کیونکہ جو شخص کسی کو کسی کام کے لئے کافی سمجھتا ہے وہ اُس کام کو اُسی پر چھوڑ دیتا ہے آگے اُنکے انکار نبوت پر تعجب ہے)

تعجب بر انکار نبوت

کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ اُس تاوان سے دبے جاتے ہیں (اس لئے آپ کی اطاعت سے نفرت ہے) وہذا کقولہ تعالیٰ اَمْ تَسْئَلُھُمْ خَرْجًا فَخَرٰجُ رَبِّکَ خَیْرٌ (یا اُن کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ یہ اُسکو محفوظ رکھنے کے واسطے) لکھ لیا کرتے ہیں (یعنی کیا انکو احکام خداوندی خود کسی طریقہ سے معلوم ہو جاتے ہیں جس سے وہ اتباع صاحب وحی سے مستغنی ہیں اور ظاہر ہے کہ دونوں امر منتفی ہیں پھر انکار نبوت عجیب ہے۔ آگے آپکا تسلیہ ہے)

تسلیہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جب ان کا استحقاق عذاب اور کفر موجب استحقاق ہے معلوم ہو گیا اور یہ کہ ان کی مہلت استدراج ہے اور وقت موعود پر عذاب ہوگا) تو آپ اپنے رب کی (اس) تجویز پر صبر کئے بیٹھے رہئے اور (تنگدلی میں) مچھلی (کے پیٹ میں جانے) والے پیغمبر (یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہوئیے (کہ وہ عذاب نازل نہ ہونے سے) تنگدل ہوئے اور کہیں چلے گئے جبکہ قصہ کئی جگہ تھوڑا تھوڑا آچکا ہے۔ مضمون مقصود تشبیہ کا تو ختم ہو چکا آگے بطور تتمیم قصہ کے ارشاد ہے کہ وہ وقت بھی یاد کیجئے) جبکہ یونس (علیہ السلام نے (اپنے رب سے) دعا کی اور وہ غم سے گھٹے جا رہے تھے (یہ غم مجموعہ تھا کئی غموں کا ایک قوم کے ایمان نہ لانے کا۔ ایک عذاب کے ٹل جانے کا۔ ایک بلا اذن صریح حق تعالیٰ کے وہاں سے چلے آنے کا۔ ایک مچھلی کے پیٹ میں محبوس ہو جانے کا اور وہ دعا یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ جس سے مقصود استغفار اور طلب نجات عن الحبس ہے چنانچہ اسپر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور مچھلی کے پیٹ سے نجات ہوئی اسی کی نسبت ارشاد ہے کہ) اگر خداوندی احسان (اُنکی دستگیری نہ کرتا تو وہ (حبس میدان میں مچھلی کے پیٹ سے نکال کر ڈال دیئے گئے تھے اُس) میدان میں بدحالی کے ساتھ ڈالے جاتے (دستگیری سے مراد قبول توبہ ہے اور بدحالی سے مراد یہ کہ اُن کی اجتہادی غلطی پر منجانب اللہ اُن کو ملامت ہوتی۔ حاصل اس کا اور آیت سورۂ صافات کا یہ ہے کہ اگر یہ توبہ و استغفار نہ کرتے تب تو شکم ماہی سے نجات ہی نہ ہوتی کما قال فلولا انہ کان الخ اور اگر توبہ و استغفار کرتے۔ مگر اللہ تعالیٰ قبول نہ فرماتا تو اُس توبہ و استغفار کی اسقدر دنیوی برکت تو ہوتی کہ شکم ماہی سے نجات ہو جاتی اور میدان میں جس طرح اب ڈالے گئے اسی طرح ڈالے جاتے لیکن ایک ڈالا جانا غیر مذموم ہونے کی حالت میں ہوا تھا کیونکہ بعد قبول توبہ پھر خطاپر ملامت نہیں ہوتی اور اُس وقت مذموم ہونے کی حالت میں ہوتا) پھر اُن کے رب نے اُن کو اور زیادہ برگزیدہ کر لیا اور اُن کو (زیادہ رُتبہ کے) صالحین میں سے کر دیا (شاید اس تتمیم قصہ سے یہ بھی مقصود ہو کہ اپنے اجتہاد پر عمل کرنا اُن کو کیسا مضر ہوا اور توکل کیسا نافع ہوا اسی طرح عذاب کے بارہ میں آپ بھی اپنی رائے سے استعجال نہ کیجئے بلکہ اللہ پر توکل کیجئے کہ انجام بہتر ہوگا) اور (آگے آپ کی شان میں کفار کے اُس قول کا بطلان جس کا بطلان شروع سورت میں ہی ہے یعنی مجنون کہنے کا بطلان دوسرے انداز سے بیان فرماتے ہیں:

دفع طعن جنون بطرز دیگر

(یعنی) یہ کافر جب قرآن سنتے ہیں تو (شدت عداوت سے) ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دینگے (یہ ایک محاورہ ہے جیسے بولتے ہیں فلاں شخص اس طرح دیکھتا ہے جیسے جادو کیا کافی دفع الملعانی من قولہم نظر الی نظرا یکاد یصرعنی و یکادیاکلنی مطلقا کہ شدت عداوت سے اپکو بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں) اور اسی عداوت سے آپکی نسبت کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ مجنون ہیں حالانکہ یہ قرآن جسکے ساتھ آپ کلام فرماتے ہیں تمام جہان کے واسطے نصیحت ہے اور مجنون آدمی کے متعلق ایسی اصلاح عام نہیں ہو سکتی اس سے جواب طعن جنون ظاہر ہے اور بیان عداوت سے بھی اُس طعن کی تزییف ہو گئی کیونکہ جس قول کا منشاء شدت عداوت ہو وہ قابل التفات نہیں ہے

سورۃ الحاقۃ مکیۃ وایہا احدی وخمسون کذا فی البیضاوی ربط اوپر کی سورت میں اثبات رسالت کے سات کفار کے مجازاۃ کا بیان تھا اس سورت میں مجازاۃ کی تحقیق اور اسکا وقت اور واقعات مذکورہ میں اور ختم پر حقانیت قرآن کا بیان ہے مجازاۃ کی بھی تقریر و تحقیق ہے کیونکہ قرآن اسپر بھی دال ہے اور صدق دلیل سے صدق مدلول لازم و نیز سورت گزشتہ کے مضمون رسالت سے بھی مناسب ہے

تحقیق قیامت و خامت انکار آن و بعض واقعات او و حقیقت قرآن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَآقَّةُ ۝١ مَا الْحَآقَّةُ ۝٢ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝٣ كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝٤ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ

رہنے والی چیز کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز۔ ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے والی چیز کی تکذیب کی سو ثمود تو ایک زور کی آواز سے ہلاک کر دیئے گئے

۝٥ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝٦ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمٰنِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعٰى كَأَنَّهُمْ

اور عاد جو تھے سو وہ ایک تیز و تند ہوا سے ہلاک کئے گئے جس کو اللہ تعالیٰ نے اُن پر سات رات اور آٹھ دن متواتر مسلط کر دیا تھا سو تو اُس قوم کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا کہ گویا وہ

سدس

أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ۝٨ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩ فَعَصَوْا

بڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں سو کیا تجھ کو اُن میں کا کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے اور فرعون اور اُس سے پہلے لوگوں نے اور اُلٹی ہوئی بستیوں نے بڑے بڑے قصور کئے سو اُنہوں نے

رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ۝١٠ إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝١١ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَآ

اپنے رب کے رسول کا کہنا نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت سخت پکڑا ہم نے جبکہ پانی کو طغیانی ہوئی تم کو کشتی میں سوار کیا تاکہ ہم اس معاملہ کو تمہارے لئے ایک یادگار بنا دیں اور

أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝١٢ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝١٤

یاد رکھنے والے کان اُسکو یاد رکھیں پھر جب صور میں یکبارگی پھونک دی جاویگی اور زمین اور پہاڑ اُٹھائے جاویں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جاویں گے۔

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١٥ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝١٦ وَالْمَلَكُ عَلٰى أَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ

تو اُس روز وہ ہونے والی چیز ہو پڑیگی اور آسمان پھٹ جاویگا اور وہ اُس روز بالکل بودا ہو گا اور فرشتے اُس کے کناروں پر آ جاویں گے اور اُس روز تیرے پروردگار کا عرش کو

فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝١٧ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنكُمْ خَافِيَةٌ ۝١٨ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ

اُس روز آٹھ فرشتے اُٹھائے ہوئے ہونگے جس روز تم پیش کئے جاؤ گے تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ ہو گی پھر جس شخص کا نامہ عمل اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جاویگا وہ تو کہیگا

هَآؤُمُ اقْرَءُوا كِتٰبِيَهْ ۝١٩ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝٢٠ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٢١ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝٢٢ قُطُوفُهَا

کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو میرا اعتقاد تھا کہ مجھکو میرا حساب پیش آنے والا ہے غرض وہ عیش پسندیدہ عیش میں ہو گا یعنی بہشت بریں میں ہو گا جسکے میوے

دَانِيَةٌ ۝٢٣ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝٢٤

جھکے ہوئے کھاؤ اور پیو مزہ کے ساتھ اُن اعمال کے صلہ میں جو تم نے گذشتہ ایام میں کئے ہیں۔

الْحَآقَّةُ ۝١ مَا الْحَآقَّةُ ۝٢ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝٣ كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝٤ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝٥ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝٦ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمٰنِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعٰى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ۝٨ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ۝١٠ إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝١١ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝١٢ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝١٤ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١٥ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝١٦ وَالْمَلَكُ عَلٰى أَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝١٧ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنكُمْ خَافِيَةٌ ۝١٨ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَآؤُمُ اقْرَءُوا كِتٰبِيَهْ ۝١٩ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝٢٠ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٢١ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝٢٢ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۝٢٣ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝٢٤

اللغات

طاغیۃ ای الواقعۃ المجاوزۃ للحد وہی الصیحۃ عاتیۃ شدیدۃ المصوت سخرہا فتتابعت علیہم حسمتہم اذا تتابعت کیہا علی الدابۃ کرۃ بعد اخری فہو مجاز مرسل من استعمال المقید فی المطلق خاویۃ ساقطۃ او خالیۃ باقیۃ نفس یتمیۃ ہاقی اسم فعل خذ ۱۲

النحو

الحاقۃ مبتدا اما الحاقۃ مبتدا وخبر ثم الجموع خبر للمبتدا الاول ۱۲

البلاغۃ

نفخۃ واحدۃ قال ابو السعود انما حسن اسناد العمل الی المصدر لتقییدہ وصفہ بالوحدۃ فدلالۃ علی التقیید بالوحدۃ فدلالۃ علی التفخیم علی المرۃ مقصودۃ والدال لہ علی النفخ الفائقۃ وحدہا والامر العظیم بہا وعلی عقبہا انما استفظم من حیث وقوع النفخ مرۃ واحدۃ لا من حیث انہ نفخ صلی ذلک فصل سیما وحدۃ کذا فی الروح ۱۲

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۚ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۚ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۚ

اور جس کا نامۂ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا سو وہ کہے گا کیا اچھا ہوتا کہ مجھکو میرا نامۂ عمل ہی نہ ملتا اور مجھکو یہ ہی خبر نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے کیا اچھا ہوتا کہ موت ہی خاتمہ کر دیتی

مَاۤ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۚ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۚ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۙ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا

میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا میرا جاہ مجھسے کھو گیا گذرا اس شخص کو پکڑو اور اسکے طوق پہناؤ پھر دوزخ میں اُسکو داخل کرو پھر ایک ایسی زنجیر میں

سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۙ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۙ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ؕ فَلَیْسَ

جس کی پیمایش ستر گز ہے اس کو جکڑو یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا اور غریب آدمی کے کھلانے کی ترغیب دیتا تھا سو آج

لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۙ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۙ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ؕ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۙ وَمَا لَا

اُس شخص کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ اُس کو کوئی کھانے کی چیز نصیب ہے بجز زخموں کے دھوون کے جس کو بجز بڑے گنہگاروں کے کوئی نہ کھاویگا پھر میں قسم کھاتا ہوں اُن چیزوں کی بھی جنکو تم دیکھتے ہو

تُبْصِرُوْنَ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۚ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا

اُن چیزوں کی بھی جنکو تم نہیں دیکھتے۔ کہ یہ قرآن کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا۔ اور کسی شاعر کا کلام نہیں ہے تم بہت کم ایمان لاتے ہو اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے تم بہت کم

تَذَكَّرُوْنَ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۙ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا

سمجھتے ہو رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا ہے اور اگر یہ ہمارے ذمہ کچھ باتیں لگا دیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم

مِنْهُ الْوَتِیْنَ ۚ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ۚ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۚ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِیْنَ ۚ

ان کی رگِ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں کوئی ان کا اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا اور بلاشبہ یہ قرآن متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں بعضے تکذیب کرنے والے بھی ہیں

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ۚ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ۚ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۚ

اور یہ قرآن کافروں کے حق میں موجب حسرت ہے اور یہ قرآن تحقیق یقینی بات ہے سو اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۚ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۚ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۚ مَاۤ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۚ هَلَكَ عَنِّیْ

سُلْطٰنِیَهْ ۚ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۙ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۙ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ

بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۙ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ؕ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۙ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۙ لَّا یَاْكُلُهٗۤ

اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ؕ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۙ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۚ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ

قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۙ

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ۚ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ۚ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۚ وَاِنَّا

لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِیْنَ ۚ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ۚ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ۚ فَسَبِّحْ بِاسْمِ

رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۚ وہ ہونے والی چیز کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز

اللغات

صلوہ من التصلیۃ بمعنی الادخال فاسلکوہ ادخلوہ وہو ان تلف علی جسدہ وتلوی علیہ من حیث جاء

یحض لا یحث غیرہ علی طعام المسکین اسم للاطعام کالعطاء بمعنی الاعطاء کذا فی الروح غسلین ما یجری من

الجراح اذا غسلت الی ان عرق فی القاموس فی الروح عن مجاہد الصدید اقول

الذی فی النہر وہو النتاع وقال بعضہم عرق بین العلباء وہی عصب العنق والحلقوم وقیل عرق غلیظ

تصاویر و شعرۃ الناجر ۱۲

التحور لیلیتہا ای المونثۃ الاولی فلا اقسم الفاء للتعقیب لذکری ۱۲

البلاغۃ تؤمنون وتذکرون ذکر الایمان مع نفی الشاعریۃ والتذکر مع نفی الکاہنیۃ لما ان بینہم مشابہۃ

القرآن للاشعار عرفا بہرلان مضامین القرآن محققۃ والاشعار تخییلیۃ فلا یحتاج ولی التامل بحذاقۃ الکہانۃ تکون فیہا

ایضا امور محققۃ واخبار ایتیہ فیحتاج فی الفرق بینہا وبین القرآن لے التامل ۱۲

(مقصود اس سے تفظیع شان قیامت ہے کہ وہ سخت ہولناک چیز ہے یہ استفہامات تہویل کے لئے ہیں) ثمود اور عاد نے اُس کھڑکھڑانے والی چیز (یعنی قیامت) کی تکذیب کی سو ثمود تو ایک زور کی آواز سے ہلاک کر دیئے گئے اور عاد جو تھے سو وہ ایک تیز و تند ہوا سے ہلاک کئے گئے جس کو اللہ تعالیٰ نے اُن پر سات رات اور آٹھ دن متواتر مسلط کر دیا تھا سو (اے مخاطب اگر) تو (اس وقت وہاں موجود ہوتا تو) اُس قوم کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا کہ گویا وہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے (پڑے) ہیں (الطول قامتہم) سو کیا تجکو اُن میں کا کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے (یعنی بالکل استیصال ہو گیا کقولہ تعالیٰ ھل تحس منہم من احد او تسمع لہم رکزا) اور (اسی طرح) فرعون نے اور اُس سے پہلے لوگوں نے جن میں قوم نوح و عاد و ثمود سب آ گئے) اور (قوم لوط کی) اُلٹی ہوئی بستیوں نے بڑے بڑے قصور کئے (یعنی کفر و شرک اسپر انکے پاس رسول بھیجے گئے) سو اُنہوں نے اپنے رب کے رسول کا (جو انکی طرف بھیجا گیا تھا) کہنا نہ مانا (اور کفر و شرک سے باز نہ آئے جس میں تکذیب قیامت بھی داخل ہے) تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت سخت پکڑا (جن میں سے عاد و ثمود کا قصہ تو انہی آچکا ہے اور قوم لوط کی عقوبت کی طرف بھی لفظ مؤتفکۃ سے اشارہ کر رہا ہے اور فرعون کی عقوبت بہت آیتوں میں ہے) اور قوم نوح کی عقوبت آگے بضمن استنان مذکور ہے یعنی) ہم نے جبکہ (نوح علیہ السلام کے وقت میں) پانی کو طغیانی ہوئی تم کو (یعنی تمہارے بزرگوں کو کہ مؤمن تھے اور ان کا نجانا تمہارے وجود کا سبب ہوا) کشتی میں سوار کیا (اور باقیوں کو غرق کر دیا تا کہ ہم اس معاملہ کو تمہارے لئے ایک یادگار اور عبرت بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اُس کو یاد رکھیں (کان کو یاد رکھنے والا مجازاً کہہ دیا حاصل یہ کہ اُس کو یاد رکھ کر موجبات عقوبت سے بچیں یہ قصے تو تکذیب قیامت کے ہوئے آگے قیامت کے احوال کا بیان ہے یعنی) پھر جب صور میں یکبارگی پھونک ماردی جاویگی (مراد نفخۂ اولیٰ ہے) اور (اُس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھائے جاویں گے (یعنی اپنی چیز سے ہٹا دئے جاوینگے) پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جاویں گے تو اُس روز وہ ہونے والی چیز ہو پڑیگی اور آسمان پھٹ جاویگا اور وہ (آسمان) اُس روز بالکل بودا ہو گا (چنانچہ پھٹ جانا دلیل ضعف ہی یعنی جیسا اس وقت وہ مضبوط ہے اور اُسمیں کہیں فطور و شقوق نہیں اُس روز اُس میں یہ بات نہ رہیگی بلکہ ضعف و انشقاق ہو جاویگا) اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں جس وقت وہ پھٹنا شروع ہو گا) اُسکے کناروں پر آجاوینگے (اس سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ آسمان بیچ میں سے پھٹ کر چاروں طرف پھٹنا شروع ہو گا اسلئے فرشتے بھی بیچ میں سے کناروں پر آرہیں گے پھر حسب آیت صعق من فی السموٰت ومن فی الارض الخ انپر بھی موت مسلط ہو جاویگی کذا فی الکبیر احدالوجہین اور یہ سب واقعات تو نفخۂ اولیٰ کے وقت کے ہیں) اور (آگے نفخۂ ثانیہ کے وقت کے واقعات ہیں کہ) اُس روز تمہارے پروردگار کے عرش کو اُس روز آٹھ فرشتے اُٹھائے ہونگے (حدیث میں ہے کہ اب عرش کو چار فرشتے اُٹھائے ہوئے ہیں قیامت کو آٹھ فرشتے اُٹھا دیں گے کذا فی الدر منہ وگا اگر وسوسہ ہو کہ اذا نفخ میں نفخۂ اولیٰ مراد ہے اور یومئذ اُس کا بدل ہے اور وقعت مع اپنے معطوفات کے اُس میں عامل ہے تو اس بنا پر لازم آتا ہے کہ حمل عرش اور مابعد کے واقعات جیسے تعرضون الخ یہ سب بھی نفخۂ اولیٰ کے وقت ہوں تو اس وسوسہ کا دفع یہ ہے کہ اس لازم کا ہم التزام کرتے ہیں اور توجیہ اس کی یہ ہو گی کہ یوم قیامت ایک وسیع وقت ہے اور اُس کے سب اجزاء حکماً مثل وقت واحد کے ہیں اس لئے نفخۂ ثانیہ کے واقعات کا ظرف نفخۂ اولیٰ کو بنا بر تجوز مذکور کہہ سکتے ہیں۔ غرض آٹھ فرشتے عرش کو اُٹھا کر میدانِ قیامت میں لاویں گے اور حساب شروع ہو گا جس کا آگے بیان ہے یعنی) جس روز تم (خدا کے روبرو حساب کے واسطے) پیش کئے جاؤ گے (اور) تمہاری کوئی بات (اللہ تعالیٰ سے) پوشیدہ نہ ہو گی پھر (نامۂ اعمال اڑا کر یا ہاتھ میں دیئے جاویں گے تو جس شخص کا نامۂ عمل اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جاوے گا وہ تو (خوشی کے مارے اُس پاس والوں سے) کہے گا کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھ لو میرا (تو پہلے ہی سے) اعتقاد تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا ہے (یعنی میں قیامت و حساب کا معتقد تھا مطلب یہ کہ میں ایمان و تصدیق رکھتا تھا خدا تعالیٰ نے اُس کی برکت سے آج مجھکو نوازا) غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہو گا جسکے میوے (اسقدر) جھکے ہونگے (کہ جس حالت میں چاہیں گے لے سکیں گے اور حکم ہو گا) کہ کھاؤ اور پیو مزہ کے ساتھ اُن اعمال کے صلہ میں جو تم نے گذشتہ ایام (یعنی زمانۂ قیام دنیا) میں کئے ہیں اور جس کا نامۂ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جاویگا سو وہ (نہایت حسرت سے) کہیگا کیا اچھا ہوتا کہ مجھکو میرا نامۂ عمل ہی نہ ملتا اور مجھکو یہ ہی خبر نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے کیا اچھا ہوتا کہ موت (اولیٰ) ہی خاتمہ کر چکتی (اور بعث نہ ہوتا جس پر اعطا کتاب و حساب مرتب ہوا افسوس ہے میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا میرا جاہ (بھی) مجھ سے گیا گذرا (یعنی مال و جاہ سب بے سود ہے میرا ایسے شخص کے لئے فرشتوں کو حکم ہو گا کہ) اس شخص کو پکڑو اور اس کے طوق پہناؤ پھر دوزخ میں اس کو داخل کرو پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر گز ہے اس کو جکڑ دو (اس گز کی مقدار خدا کو معلوم ہے کیونکہ یہ گز دہاں کا ہو گا۔ آگے اس عذاب کی وجہ بتلاتے ہیں کہ یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا (یعنی جس طرح ایمان لانا حسب تعلیم انبیاء ضروری تھا وہ ایمان نہ رکھتا تھا) اور خود تو کسی کو کیا دیتا اوروں کو بھی (غریب آدمی کے کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا (یہاں الطعام اور حض سے مراد وہ ترک ہے اور اُس کے ترک سے مراد وہ ترک جس کا سبب عدم ایمان ہو۔ حاصل یہ کہ خدا کی عظمت اور مخلوق کی شفقت جو اصل عبادات متعلقہ حقوق اللہ و حقوق العباد ہیں یہ دونوں کا تارک و منکر تھا

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مكية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وهی اربع واربعون اٰية

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ

ایک درخواست کرنے والا اُس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے جس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں جو اللہ کی طرف سے واقع ہوگا جو کہ سیڑھیوں کا مالک ہے۔ فرشتے اور روحیں اُس کی طرف چڑھ جاتی ہیں

فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝

ایسے دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو سو آپ صبر کیجئے اور سہل سا جیسا صبر شکایت کا کام نہ ہو یہ لوگ اُس دن کو بعید دیکھ رہے ہیں اور ہم اُس کو قریب دیکھ رہے ہیں

اس لئے مستحق عذاب ہوا) سو آج اُس شخص کا نہ کوئی دوست دار ہے اور نہ اس کو کوئی کھانے کی چیز نصیب ہے بجز زخموں کے دھوون کے (یعنی بجز ایک ایسی چیز کے جو کراہت کی صورت میں مثل غسلین کے ہوگا اور یہ حصر اضافی ہے اور مقصود اس سے نفی ہے اطعمہ مرغوبہ کی ورنہ زقوم وغیرہ کا ہونا خود آیات سے ثابت ہے غرض اُن کا طعام غسلین ہوگا جسکو بجز بڑے گنہگاروں کے کوئی نہ کھاویگا (آگے قرآن کی حقانیت ارشاد فرمائی جاتی ہے جو ناطق ہے مجازاۃ مذکورہ بالا کے ساتھ اور اُسکی تکذیب بھی موجب تعذیب مذکور ہے

اثبات حقیت قرآن ورسالت

پھر (بعد بیان مضمون مجازاۃ کے) میں قسم کھاتا ہوں اُن چیزوں کی بھی جن کو تم دیکھتے ہو اور اُن چیزوں کی بھی جن کو تم نہیں دیکھتے (کیونکہ بعض مخلوقات بالفعل یا بالقوہ مدرک بالبصر ہیں اور بعض مخلوقات بالفعل یا بالقوہ مدرک بالبصر نہیں اس قسم کو مقصود سے ایک خاص مناسبت ہے کہ قرآن مجید کا لانے والا تو نظر نہ آتا تھا اور جن پر قرآن آتا تھا وہ نظر آتے تھے یعنی تمام مخلوق کی قسم ہے) کہ یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا (پس جس پر آیا وہ ضرور رسول ہے) اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (جیسا کفار آپ کو شاعر کہتے تھے مگر) تم بہت کم ایمان لاتے ہو (یہاں قلت سے مراد عدم ہے) اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (جیسا بعض کفار آپ کو کہتے تھے مگر) تم بہت کم سمجھتے ہو (یہاں بھی قلت سے مراد عدم ہے غرض یہ نہ شعر ہے نہ کہانت ہے بلکہ) رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا کلام ہے اور آگے اس کی حقانیت کی ایک دلیل عقلی ارشاد ہوتی ہے کہ اگر یہ (پیغمبر) ہمارے ذمہ کچھ (جھوٹی) باتیں لگا دیتے (یعنی جو کلام ہمارا نہ ہوتا اُس کو ہمارا کلام کہتے اور جھوٹا دعویٰ نبوت کا کرتے) تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم انکی رگ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں کوئی ان کا اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا رگ دل کاٹنے سے آدمی مرجاتا ہے مراد اس سے قتل ہے اور سورۃ ق میں جان کو رگ گردن سے تعبیر فرمایا اور یہاں رگ دل سے جس سے ظاہر امراد شرائین ہیں جن کا منبت قلب ہے۔ بات یہ ہے کہ اُسی رگ قلب کی شاخیں گردن تک بھی پہونچی ہیں پس دونوں تعبیروں کا حاصل ایک ہی ہے۔ اور اگر وہ مراد ہوں جن کا منبت کبد ہے اور وہ دل میں کو ہو کر بدن میں پھیل گئی ہیں اور اس لئے اُس کو رگ دل کہدیا ہو تو اُس کی شاخ بھی گردن میں گئی ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ قتل کے وقت جلاد ایک ہاتھ سے مجرم کا ماتھہ پکڑتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے گردن مارتا ہے اور چونکہ قتل کرتا ہے داہنے ہاتھ سے تو مجرم کا ہاتھ پکڑیگا بائیں ہاتھ سے اور اُس کے بائیں ہاتھ کے مقابل مجرم کا داہنا ہاتھ ہوگا تو وہی پکڑا جاویگا اور یکمنا یہ ہے اثاثت سے نفسانیا حجۃ یعنی جھوٹا مدعی نبوت مؤید بالحجۃ نہیں ہوتا بلکہ یا ہلاک ہوتا ہے یا مغلوب کذب سے رسوا و ذلیل ہوتا ہے پس مطلق مانع کو اخذ بیمین قطع تین سے تشبیہاً تعبیر فرمادیا گیا کما فی الخازن فکان کمن قطع تینہ اور بلاشبہ یہ قرآن متقیوں کے لئے نصیحت ہے (یعنی فی نفسہ حق ہونا اُس کی صفت کمالیہ ذاتیہ ہے اور موجب نصیحت ہونا اُس کی صفت کمالیہ اضافیہ ہے) اور (آگے مکذبین کی وعید ہے کہ) ہم کو معلوم ہے کہ تم میں سے بعضے تکذیب کرنے والے بھی ہیں (پس ہم اُن کو اس کی سزا دینگے) اور (اس اعتبار سے) یہ قرآن کافروں کے حق میں موجب حسرت ہوگا (کیونکہ اُن کے لئے بواسطہ تکذیب سبب تعذیب ہو گیا) اور یہ قرآن تحقیق یقینی بات ہے سو (جس کا یہ کلام ہے) اپنے (اُس اعظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح (وتحمید) کیجئے (وقد مر فی الواقعۃ)۔

سورۃ المعارج مکیۃ وایہا اربع واربعون

ربط اس میں بھی مثل سورۂ حاقہ کے مجازاۃ کا اور بعض اعمال موجبہ مجازاۃ کا بیان ہے۔

مجازاۃ وبعض موجبات آں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ

جس دن آسمان تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جاویگا اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جاویں گے۔ اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھیگا۔ باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھایا ہی جاویگا مجرم اس بات کی تمنا کریگا

يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۝

کہ اُس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دیدے

ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ۝ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ

پھر وہ اس کو بچالے یہ ہرگز نہ ہوگا۔ وہ آگ ایسی شعلہ زن ہو جو کھال اُتار دیگی وہ اُس شخص کو بلا دیگی جس نے پیٹھ پھیری ہوگی اور برگشتہ ہوگیا ہوگا اور جمع کیا ہوگا پھر اُسکو اُٹھا اُٹھا کر رکھا ہوگا انسان ایسا

هَلُوعًا ۝ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ

پیدا ہوا ہے جب اُس کو تکلیف پہونچتی ہے تو جزع فزع کرنے لگتا ہے اور جب اسکو فارغ البالی ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر برابر توجہ رکھتے ہیں

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ۝ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ

اور جن کے مالوں میں سوالی اور بے سوالی سب کا حق ہے اور جو قیامت کے دن کا اعتقاد رکھتے ہیں اور جو

مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ۝ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا

اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں واقعی ان کے رب کا عذاب ایسے خوف ہونے کی چیز نہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھنے والے ہیں بیشک

عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝

اپنی بیبیوں سے یا اپنی لونڈیوں سے کیونکہ اُن پر کوئی الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ طلبگار ہو ایسے لوگ حد سے نکلنے والے ہیں

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝

اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں

ع ۱ ۱۵ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ۝ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ۝ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۝

ایسے لوگ بہشتوں میں عزت سے داخل ہوں گے تو کافروں کو کیا ہوا کہ آپ کی طرف کو داہنے اور بائیں سے جماعتیں بن بن کر دوڑے آرہے ہیں

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۝ ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ۝

تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ۝ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ

بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ۝ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ۝ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ۝ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۝

اللغات العهن الصوف او المصبوغ الوانا شتی جمع شواہ جلدۃ الراس ۱۲

بالعذاب - قولہ اذا مسہ الشر متعلق ہے مذکور مقدر قبلکے معمول المہطعین کما فی المدارک ۱۲

الی الغ

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿١٥﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ

کیا ان میں ہر شخص اسکی ہوس رکھتا ہے کہ وہ آسایش کی جنت میں داخل کر لیا جاوے گا۔ یہ ہرگز نہ ہوگا ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے جس کا ان کو بھی خبر ہے۔ پھر میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی

إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي

کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں تو آپ ان کو اسی شغل اور تفریح میں رہنے دیجئے یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے ملاقات ہو

يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے جس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے کسی پرستش گاہ کی طرف دوڑے جاتے ہیں ان کی آنکھیں نیچے کو جھکی ہوئی ہونگی ان پر ذلت

ع ۲ ۹ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

چھائی گئی یہ ہے ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿١٥﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿١٧﴾
عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿١٨﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿١٩﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ
مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٢٠﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢١﴾

وقوع وواقعات قیامت

ایک درخواست کرنے والا (براہ انکار) اُس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کہ کافروں پر واقع ہونے والا ہے (اور) جس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں (اور) جو اللہ کی طرف سے واقع ہوگا جو کہ سیڑھیوں کا (یعنی آسمانوں کا) مالک ہے جن سیڑھیوں سے (یعنی فرشتے اور (اہل ایمان کی) روحیں اُسکے پاس چڑھ کر جاتی ہیں (اسکے پاس سے مراد یہ ہے کہ عالم بالا میں جو موقع انکے عروج کا منتہا مقرر کیا گیا ہے اور چونکہ اُس عروج کا رستہ آسمان ہیں اس لئے اُن کو معارج فرمادیا اور وہ عذاب) ایسے دن میں (واقع) ہوگا جس کی مقدار (دنیا کی) پچاس ہزار سال کی برابر ہے (مراد قیامت کا دن ہے کہ کچھ امتداد سے کچھ اشتداد سے کفار کو اس قدر طول محسوس ہوگا اور چونکہ حسب تفاوت مراتب کفر اشتداد میں تفاوت ہوگا اسلئے ایک آیت میں کالف سنۃ آیا ہے اور کافروں کی تخصیص اسلئے کی کہ حدیث میں ہے کہ مومن کو وہ دن اسقدر ہلکا معلوم ہوگا جیسے فرض نماز پڑھ لینا ہے کذا فی الروح عن ابی سعید مرفوعاً بروایۃ احمد والبیہقی وغیرہما) سو (جب عذاب کا آنا ثابت ہے تو) آپ (ان کی مخالفت پر) صبر کیجئے اور صبر بھی ایسا جس میں شکایت کا نام نہ ہو (یعنی ان کے کفر و خلاف سے ایسے تنگ نہ ہو جئے کہ شکایت حکایت زبان پر آجاوے بلکہ یہ سمجھ کر تحمل کیجئے کہ ان کو سزا ہونے والی ہے اور اس یوم سزا کا جو ان کو انکار ہے سو یہ لوگ اُس دن کو (بوجہ اعتقاد نفی کے وقوع سے) بعید دیکھ رہے ہیں اور ہم (بوجہ تعلق علم بالوقوع کے) اُس کو (وقوع سے) قریب دیکھ رہے ہیں (اور وہ عذاب اُس روز واقع ہوگا جس دن (کہ آسمان (رنگ میں) تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جاویگا اور (ایک آیت میں کالدہان ہے جس کی تفسیر اویم احمر سے کی گئی ہے تو جمع دونوں میں یہ ہے کہ شدت حمرت سے سوداوی شے کا رنگ پیدا ہوتا ہے پس احمر اور اسود دونوں کہنا صحیح ہے۔ یا اول ایک رنگ ہو پھر دوسرا بدل جاوے کما نقل عن الحسن تکون الوانا الخ اگر اُسکی تفسیر ہی شل المہل کے دردی زیت سے کیجاوے تو دونوں کا مفہوم متحد ہو جاویگا غرض آسمان سیاہ ہو جاویگا اور پھٹ بھی جاویگا) اور پہاڑ رنگین اُون کی طرح (جو کہ دُھنکی ہوئی ہو بقولہ تعالیٰ کالعھن المنفوش) ہو جاویں گے (یعنی اُڑتے پھریں گے اور رنگین سے تشبیہ اس لئے دی گئی کہ پہاڑ بھی مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں وھو المذکور فی قولہ تعالیٰ ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانھا وغرابیب سود) اور (اُس روز) کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا (کقولہ تعالیٰ ولا یتساءلون) باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھا بھی دیئے جاویں گے (یعنی ایک دوسرے کو دیکھیں گے مگر کوئی کسی کی ہمدردی نہ کریگا اور سورۂ صافات میں تساءل کا اثبات بمعنی اختلاف اسکے معارض نہیں اور اُس روز مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کرے گا کہ اُس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دیدے پھر یہ (فدیہ میں دیدینا) اُس کو (عذاب) سے بچالے (یعنی اُس روز ایسی نفسانفسی ہوگی کہ ہر شخص کو اپنی فکر پڑ جاوے گی اور جن پر جان دیتا تھا اُن کو اپنے عوض میں بسرو کر دینے کو اگر اس کے قابو کی بات ہو گوارا کرے گا لیکن) یہ ہرگز نہ ہوگا (یعنی نجات عن العذاب مطلقاً نہ ہوگی بلکہ) وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے جو کھال (تک) اُتار دے گی (اور) وہ اُس شخص کو (خود) بلاوے گی جس نے (دُنیا میں حق سے) پیٹھ پھیری ہوگی اور (طاعت سے) بے رُخی کی ہوگی اور

(دوسروں کا حق مار مار کر یا براہ حرص مال) جمع کیا ہوگا پھر اُس کو اُٹھا اُٹھا رکھا ہوگا (مطلب یہ کہ حقوق اللہ و حقوق العباد کو تلف کیا ہوگا یا اشارہ ہو فساد عقائد و فساد اخلاق کی طرف اور بُلا نا معنی حقیقی پر محمول ہو سکتا ہو خلاصہ یہ کہ ایسے صفات موجب استحقاق نار ہیں اور اُس مجرم میں یہ صفات پائے جاتے تھے پھر عجات عن العذاب کیسے متصور ہے اور جمیع فاوعی سے کفار کا مکلف بالفروع ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ ان رذائل سے کفار کو نفس عذاب نہ ہوگا بلکہ اشتداد عذاب ہوگا اور نفس عذاب کفر پر ہوگا بخلاف عصاۃ مؤمنین کے کہ اُن کو معاصی پر نفس عذاب بھی ہو سکتا ہے واللہ اعلم۔ آگے دوسرے رذائل موجبہ للعقاب کا اور اُس سے استثنار اہل ایمان کا اور ثمرہ استثنار کا یعنی ثواب کا بیان ہے ✣

استثنار مؤمنین مطیعین از موجبات عقاب و تبشیر ایشاں بثواب

یعنی) الانسان کم ہمت پیدا ہوا ہو (مراد انسان سے بعد انضمام استثنار کے کافر ہے اور پیدا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ پیدائش کے وقت سے وہ ایسا ہو بلکہ مطلب یہ ہو کہ ایسی حالت پر مجبول ہوا ہے کہ وہ اپنے وقت پر پہونچکر ہلوع ہوتا ہو اور یہ ظاہر ہے کہ ہلوع ہونے کے جو اسباب ہیں وہ بوسائط مستند ہوتے ہیں امور خلقیہ کی طرف گو توسط اختیار کی وجہ سے عدم مواخذہ میں اُن کا حکم اور خلقیہ کا سا نہیں پس کم ہمتی سے مراد طبعی کم ہمتی نہیں ہو بلکہ کم ہمتی کے آثار رذیلہ اختیاریہ مراد ہیں جن کو آگے بیان فرماتے ہیں یعنی جب اُسکو تکلیف پہونچتی ہے تو بہت باحت سے زیادہ) جزع فزع کرنے لگتا ہو اور جب اُس کو فارغ البالی ہوتی ہو تو (حقوق ضروریہ سے) بخل کرنے لگتا ہو (یہ تتمہ ہوگیا موجبات للعقاب کا جو من اور جب سے شروع ہوئے ہیں) مگر وہ نمازی (یعنی مؤمنان موجبات عقاب سے مستثنےٰ ہیں جو اپنی نماز پر برابر توجہ رکھتے ہیں (یعنی نماز میں ظاہراً یا باطناً دوسری طرف نہیں جھکتے) جسکو قد افلح المؤمنون میں خاشعون سے تعبیر فرمایا ہو کذا نقل ابن کثیر عن عقبۃ بن عامر یقول الدائم الساکن منہ فی الصلوٰۃ اذا صلوا لم یلتفتوا عن یمین ولا شمال اور جن کے مالوں میں سوالی اور بے سوالی سب کا حق ہو (اس کے متعلق مضمون سورۂ ذاریات میں گذر چکا) اور جو قیامت کے دن کا اعتقاد رکھتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں (اور) واقعی ان کے رب کا عذاب بےخوف ہونے کی چیز نہیں (یہ جملہ معترضہ کے طور پر ہے) اور جو اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) محفوظ رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیبیوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ اُن پر (اس میں) کوئی الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت رانی کا) طلبگار ہو ایسے لوگ حد شرعی سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں اور جو اپنی (فرض) نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (ایسے) ایسے لوگ بہشتوں میں عزت سے داخل ہونگے (ان آیات کی تفسیر سورۂ مؤمنین میں دیکھ لیجائے گے کفار کی حالت کا استغراب اور وقوع قیامت کا دفع استبعاد ارشاد فرماتے ہیں ✣

غرابت حال اہل عناد و دفع استبعاد معاد

یعنی موجبات سعادت و شقاوت تو اوپر بدلالت واضحہ معلوم ہو چکے تو (معلوم) بالدلیل ہونے کے بعد پھر کافروں کو کیا ہوا کہ (ان مضامین کی تکذیب کے لئے آپ کی طرف کو دوڑے اور بائیں سے جماعتیں بن بن کر دوڑے آرہے ہیں (یعنی چاہئے تو یہ تھا کہ ان مضامین کی تصدیق کرتے لیکن یہ لوگ متفق ہو ہو کر آپکے پاس اس غرض سے آتے ہیں کہ ان مضامین کی تکذیب اور اُن کے ساتھ استہزار کریں جیسا کفار عرب نبوت کی خبریں سُن سُن کر اسی غرض سے آتے تھے اور اسلام کو باطل سمجھنے کے ساتھ اپنے کو حق پر سمجھتے اور حق پر ہونے کا ثمرہ جنت میں جانا ہے پس اس بنار پر وہ اپنے کو مستحق جنت ہی سمجھتے تھے کقولہ تعالیٰ ولئن رجعت الی ربی ان لی عندہ للحسنیٰ اس لئے اُس کے متعلق بطور انکار فرماتے ہیں کہ (کیا ان میں ہر شخص اس کی ہوس رکھتا ہو کہ وہ آسایش کی جنت میں داخل کر لیا جاویگا یہ ہرگز نہ ہوگا کیونکہ موجبات نار کے ہوتے ہوئے جنت کیسے ملجاوے گی اور ان مضامین کی تکذیب میں نفس قیامت کی بھی تکذیب کرتے تھے اور اُس کو مستحیل سمجھتے تھے۔ آگے اس کے متعلق ارشاد ہو کہ ان کا استبعاد سفہ محض ہے کیونکہ) ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے جس کی ان کو بھی خبر ہے (پس جب ان کو معلوم ہے کہ نطفہ سے آدمی کو بنایا ہے اور ظاہر ہے کہ نطفہ سے کہ جس میں کبھی حیات نہیں آئی آدمی تک تبدیل بعد تبدیل اجزا میت سے کہ جن میں ایکبار حیات آچکی ہے دوسری بار آدمی بننے تک بُعد نہیں ہے تو اس کو تسلیم سمجھنا ان کی سفاہت ہے) پھر (دوسرے طور پر دفع استبعاد وقوع قیامت کے لئے) میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی (معنی اس کے سورۂ صافات کے شروع میں گذرے ہیں) کہ ہم البتہ قادر ہیں کہ (دنیا ہی میں) ان کی جگہ ان سے بہتر (ایسی) اور پیدا کر دیں (اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں (پس جب نئی مخلوق اور وہ بھی ایسی جس میں صفات کمال زیادہ ہوں جنمیں یہ ہیں شبہا پیدا کرنا پڑیں ہم کو پیدا کرنا اسمان ہے تو تم کو دوبارہ پیدا کر دینا کون مشکل ہے۔ اول استدلال جہۃ ان منکرین کی حالت کے اعتبار سے ہے اور دوسرا استدلال ان کے امثال و نظائر کے امکان مخلوقیت سے۔ اور جب باوجود وضوح حق معالدلائل کے اپنے انکار و عناد سے باز نہیں آتے تو آپ ان کو اسی شغل اور تفریح میں رہنے دیجئے یہاں تک کہ ان کو اپنے اُس دن سے سابقہ واقع ہو جس کا ان سے وعدہ

ملحقات الترجمہ
لہ تو لدنی قائمون ہیک ہیک خوذ من الروح نفیہ مضمون ہذا بالعدل ۱۲

سورۃ نوح مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ | وھی ثمان وعشرون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں | اللہ کے نام سے | جو بڑے مہربان | نہایت رحم والے ہیں

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○

ہم نے نوح کو اُن کی قوم کے پاس بھیجا تھا | کہ تم اپنی قوم کو ڈراؤ | قبل اس کے | کہ اُن پر دردناک عذاب آوے | اُنہوں نے کہا کہ اے میری قوم میں تمہارے لئے صاف صاف ڈرانے والا ہوں

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ

کہ تم اللہ کی عبادت کرو | اور اُس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو | تو وہ تمہارے گناہ معاف کر دیگا | اور تم کو وقت مقرر تک مہلت دیگا | اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آجاویگا

لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ○ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ○

تو پھر ٹلیگا نہیں | کیا خوب ہوتا اگر تم سمجھتے | نوح نے دعا کی | کہ اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات کو بھی اور دن کو بھی بلایا | سو میرے بلانے نے اُن کو زیادہ بھاگتے رہے

وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ○

اور میں نے جب کبھی ان کو بلایا تا کہ آپ ان کو بخشدیں | تو ان لوگوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں | اور اپنے کپڑے لپیٹ لے اور اصرار کیا | اور غایت درجہ کا تکبر کیا

ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ○ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ○ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

پھر میں نے اُن کو بآواز بلند بلایا | پھر میں نے ان کو علانیہ بھی سمجھایا | اور ان کو بالکل خفیہ بھی سمجھایا | اور میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ | بے شک وہ

غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ

بڑا بخشنے والا ہے | کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا | اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دیگا اور تمہارے لئے باغ لگاویگا اور تمہارے لئے نہریں بہادیگا | تم کو کیا ہوا

اَنْهٰرًا ○ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ○ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ○

کہ تم اللہ کی عظمت کے معتقد نہیں ہو | حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا

کیا جاتا ہے جس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے کسی پرستش گاہ کی طرف دوڑے جاتے ہیں (اور) ان کی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) نیچے کو جھکی ہونگی (اور) اُن پر ذلت چھائی ہوگی (بس) یہ ہے اُن کا وہ دن جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا تھا (جو کہ اب واقع ہوا) ✣

سورۃ نوح مکیۃ وایھا تسع اوثمان وعشرون کذا فی البیضاوی

ربط سورہ سابقہ میں موجبات عقوبت کا بیان تھا اُن میں سے ایک رسول کی تکذیب ہے اس سورت میں بضمن قصہ نوح علیہ السلام اُس کا بیان ہے و نیز عقوبت اخرویہ مذکورہ سورت سابقہ کے ساتھ اس سورت میں کفر پر استحقاق عقوبت دنیویہ کا بھی اثبات ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس میں تسلیہ بھی ہے کہ قوم نوح نے بھی تکذیب کی تھی

قصہ نوح علیہ السلام با قوم او

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝

اللغات قولہ لکم نذیر اللام للتقویۃ قولہ لا ترجون لا تعتقدون کما فی الروح بروایۃ ابن ابی حاتم عن ابن عباس وعبر بہ بالرجاء التابع لما فی الظن مبالغۃ ۱۲

النحو قولہ ان اذن اصلہ معمول للقول المدلول علیہ بقولہ رسلنا وکذا قولہ ان اعبدوا ۱۲

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ

کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے اور اُن میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا اور اللہ نے تم کو زمین سے

مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا

ایک خاص طور پر پیدا کیا پھر تم کو پھر زمین ہی میں لے جاوے گا اور تم کو باہر لے آوے گا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا تاکہ تم اس کے

سُبُلًا فِجَاجًا ۝ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا

کشادہ رستوں میں چلو نوح نے کہا کہ اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور ایسے شخصوں کی پیروی کی کہ جن کے مال اور اولاد نے اُن کو نقصان ہی بڑھایا ہے اور جنہوں نے بڑی بڑی

كُبَّارًا ۝ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۝ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ اَضَلُّوْا

تدبیریں کیں اور جنہوں نے کہا کہ تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ ود کو اور نہ سواع کو اور یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو چھوڑنا اور ان لوگوں نے بہتوں کو

كَثِيْرًا ۝ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۝ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

گمراہ کر دیا اور ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجئے اپنے ان ہی گناہوں کے سبب وہ غرق کئے گئے پھر دوزخ میں داخل کئے گئے اور خدا کے سوا اُن کو کچھ حمایتی ہی

اَنْصَارًا ۝ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ

میسر ہوئے اور نوح نے کہا کہ اے میرے پروردگار کافروں میں سے زمین پر ایک باشندہ بھی مت چھوڑ اگر آپ اکیلا ہی رہنے دیں گے تو یہ لوگ آپ کے بندوں کو گمراہ ہی کریں گے

وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

اور ان کے محض فاجر اور کافر ہی اولاد پیدا ہوگی اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہو اُن کو اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخشدیجئے

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝

اور ان ظالموں کی ہلاکت اور بڑھا دیجئے

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۝ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۝ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۝ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝

ہم نے نوح علیہ السلام کو اُن کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا کہ تم اپنی قوم کو (وبال کفر سے) ڈراؤ قبل اِس کے کہ اُن پر دردناک عذاب آوے (یعنی اُن سے کہو کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب الیم آوے گا خواہ دنیوی یعنی طوفان یا اُخروی یعنی دوزخ غرض) اُنہوں نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اے میری قوم میں تمہارے لئے صاف صاف ڈرانے والا ہوں (اور کہتا ہوں) کہ تم اللہ کی عبادت (یعنی توحید اختیار) کرو اور اُس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا (من ذنوبکم کی تحقیق سورۂ احقاف میں گذر چکی) اور تم کو وقت مقرر (یعنی وقت موت) تک (بلا عقوبت) مہلت دے گا

اللغات نباتا بمعنی انباتا او اصلہ انباتا حذف منہ الزوائد او بفعل مقدر ای فانبتکم فنبتم نباتا او من الدوای من بطن او من تیرک بدیدر ر ۱۲

البلاغۃ

قولہ وقد اضلوا کثیرا اخر فیہ عن الغیبۃ الی الخطاب وفیہ ایجاز بالحذف وتنکیر عن فی کثیرۃ تکریر لاعدم الانبس ۱۲

(یعنی ایمان نہ لانے پر جس عذاب کا مرنے سے پہلے وعدہ کیا جاتا ہے اگر ایمان لے آئے تو وہ عذاب نہ آوے گا اور باقی موت کے لئے جو اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت رہے) جب (وہ) آجاوے گا تو ٹلیگا نہیں (یعنی موت تو آنا ہر حال میں ضروری ہے ایمان میں بھی اور کفر میں بھی لیکن دونوں حالتوں میں اتنا فرق ہے کہ ایک حالت میں علاوہ عذاب آجل کے عذاب عاجل سے بھی محفوظ رہوگے اور تخصیص نفی عذاب عاجل میں یہ نکتہ ہے کہ ایمان پر عذاب آجل سے تو محفوظی رہتی ہی ہے مگر بعض اوقات باوجود ایمان کے بھی دنیوی کلفتیں پیش آجاتی ہیں پس اس کی نفی سے ایمان لانے پر مزید فضل کا وعدہ ہوگیا۔ اور ان اجل اللہ اگر پہ باوجود اس کے ظاہر ہونے کے متنبہ کرنے سے یہ تبلاتا ہے کہ موت کے اشتراک سے کفر و ایمان کے ثمرات یکساں ہونے کا شبہہ نہ کیا جاوے کیونکہ موت تو بمقتضائے حکمت ضروری چیز ہے اس کا ٹلنا ثمرات ایمان سے نہیں پس اس کا ترتب ضروری نہیں البتہ عقاب کا ارتفاع ثمرات سے ہے اور اس کا ترتب بھی ضروری ہے) کیا خوب ہوتا اگر تم (ان باتوں کو) سمجھتے (جب مدتہائے دراز تک ان نصائح کا کچھ اثر قوم پر نہ ہوا تو) نوح (علیہ السلام) نے (حق تعالیٰ سے) دعا اور التجا (کی کہ) اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات کو بھی اور دن کو بھی (دین حق کی طرف) بلایا سو میرے بلانے پر (دین سے) اور زیادہ بھاگتے رہے اور (وہ بھاگنا یہ ہوا کہ) میں نے جب کبھی ان کو (دین حق کی طرف) بلایا تاکہ (ان کے ایمان کے سبب) آپ ان کو بخشدیں تو ان لوگوں نے (اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں (تاکہ حق بات کو سنیں ہی نہیں اور یہ غایت نفرت ہے) اور (منہ پھیرنے میں) اور (منہ پھیرنے میں) اور (منہ پھیرنے میں

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
شروع کرتا ہوں	اللہ کے نام سے	جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ

آپ کہئے کہ میرے پاس وحی کی گئی ہے کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتلاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے

بڑی بڑی تدبیریں کیں اور جنہوں نے (اپنے تابعین سے یہ) کہا کہ تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ (بالخصوص) ودّ کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو چھوڑنا (خصوصیت ان کے ذکر کی اس لئے ہے کہ یہ بت زیادہ مشہور تھے) اور ان (رئیس) لوگوں نے بہتوں کو (بہکا بہکا کر) گمراہ کر دیا (دوہ مکر کیا رہی ضلال اور الیصار، بالضلال ہے) اور (چونکہ مجکو آپ کے ارشاد ولن یؤمن من قومك الا من قد اٰمن سے معلوم ہو گیا کہ یہ اب ایمان نہ لاویں گے اس لئے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ) ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجئے (تاکہ یہ لوگ مستحق ہلاکت ہو جاویں پس مقصود دعا کرنا زیادہ ضلال کی نہیں بلکہ استحقاق ہلاکت کی ہے اور تحقق اس دعا کی سورۂ یونس قصہ موسیٰ علیہ السلام میں گذری ہے۔ غرض انجام اُن لوگوں کا یہ ہوا کہ) اپنے ان ہی گناہوں کے سبب وہ غرق کئے گئے پھر (بعد غرق) دوزخ میں داخل کئے گئے اور خدا کے سوا اُن کو کچھ حمایتی بھی میسّر نہ ہوئے اور نوح (علیہا السلام نے یہ بھی) کہا کہ اے میرے پروردگار کافروں میں سے زمین پر ایک باشندہ بھی مستثنیٰ نہ چھوڑ (یعنی) سب کو ہلاک کر دے اور عموم ہلاکت وعموم بعثت کی بحث سورۂ صافات میں گذری ہے آگے اس دعا کی علت ہے کیونکہ (اگر آپ ان کو روئے زمین پر رہنے دیجئے تو (بسبب اضلال کے) یہ لوگ آپ کے بندوں کو گمراہ کریں گے اور (آگے بھی) ان سے محض فاجر اور کافر ہی اولاد پیدا ہوگی (دعا و اس کے بیچ میں ان کے غرق کا حال بطور جملہ معترضہ کے بیان فرمانا شاید تعلیل بیان استجابت دعا یا استیعاب خطیات مذکورہ بالا للعقوبۃ کے لئے ہو۔ اور کافروں کے لئے بددعا کرنے کے بعد مؤمنین کے لئے دعا فرمائی کہ) اے میرے رب مجکو اور میرے ماں باپ کو اور جو مؤمن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں اُن کو (یعنی اہل وعیال کا استثناء زوجہ وکنعان اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخشدیجئے اور (چونکہ مقصود مقام میں بددعا ہے کافروں کے لئے اور مؤمنین کے لئے دعا محض مقابلہ کی مناسبت سے ہوگئی تھی اس لئے پھر مضمون مقصود بددعا کی طرف عود ہے جس میں لا تزد الظٰلمین الا ضلٰلا کی مقصود کی تفسیر ہے یعنی) ان ظالموں کی ہلاکت اور بڑھا دیجئے (یعنی) ان کی نجات کی کوئی صورت نہ رہے ہلاک ہی ہو جاویں اور یہی مقصود تھا دعائے ضلال سے جیسا گذرا۔ اور ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نوح علیہ السلام کے والدین مؤمن تھے اور اگر اس کے خلاف ثابت ہو جاوے تو والدین سے مراد اباء و امہات بعیدہ لیں گے اور تثنیہ مفرد کا نہ ہوگا بلکہ جنس کا ہوگا اباء بعیدہ میں مؤمنین کا تحقق یقینی ہے۔ اول دعا اپنے نفس کے لئے پھر اصول کے لئے پھر اہل وعیال کے لئے پھر عام تابعین کے لئے)

ملحقات الترجمۃ
قولہ (ولن ... لا تزد الظٰلمین الا ضلٰلا) اس سے یہی اشارۃ الی ان المراد من الجمل عند وحی کلام نوح علیہ السلام کما ہو ظاہر و توجیہ العطف علیہ معلوم مما قررتہ ۱۲

سورۃ الجن مکیۃ وایہا ثمان وعشرون کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ میں قصہ کفر وعقوبت قوم نوح سے ترہیب تھی کفار معاصرین کے ایمان نہ لانے پر اور اس سورت میں قصۂ ایمان جن اور انکی تقریر متضمن توحید ورسالت سے مجازاۃ سے ترغیب ہے کفار معاصرین کو ان امور پر ایمان لانے کی اس طرح پر کہ ناری الاصل باوجود علو وغلو کے ایمان لائے تو ترابی الاصل باوجود انخفاض دونوں کیوں نہ ایمان لاتے پھر بعد حکایت کلام جن ان ہی مضامین ثلثہ کی تقریر ہے۔ اور سبب نزول ان آیات کا وہی ہے جو سورۂ احقاف کے خیر کو ع آخر میں فنا کی تمہید میں مذکور ہوا کما فی الدر عن الصحیحین وغیرہما مالک القصۃ و فیہا فہنالک جعوا الی قومہم فقالوا یا قومنا انا سمعنا قرانا عجبا یہدی الخ فانزل اللہ علی نبیہ قل اوحی الخ اور تفسیر آیات سے پہلے چند واقعات جاننے کے قابل ہیں جنکی ضرورت تفسیر میں واقع ہوگی واقعہ اول بعثت محمدیہ سے پہلے شیاطین آسمان تک پہونچکر فرشتوں کی باتیں سنتے تھے بعد بعثت کے آنکو روی یا بسبب سے روک دیا گیا اور اسی واقعہ کی تحقیق آگے مفصل میں ہے جنات آپ تک پہونچے جیسا سورۂ احقاف میں گذرا واقعہ ثانی جاہلیت میں عادت تھی کہ جب کسی وادی میں مقام کرتے تو اس اعتقاد سے کہ جنات کے سردار ہماری حفاظت کریں گے اعوذ بعزیز ہذا الوادی من شر سفہاء قومہ واقعہ ثالث مکہ میں آنحضرت کی بددعا سے قحط نمودار ہوا تھا اور کئی سال تک رہا واقعہ رابع جب آپ نے دعوت اسلام شروع کی تو کفار مخالفین کا آپ پر ہجوم اور نرغہ ہوا۔ الاولان من الدر المنثور والاخیران من تفسیر ابن کثیر ✦

حکایت اقوال جن در توحید ورسالت ومجازاۃ باز تقریر انہا وآیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ

اور ہمارے پروردگار کی بڑی شان ہے اُس نے کسی کو بیوی نہیں بنایا اور نہ اولاد اور ہم میں جو احمق ہوئے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے تھے اور ہمارا یہ خیال تھا کہ

تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝

انسان اور جنات کبھی خدا کی شان میں جھوٹ بات نہ کہیں گے اور بہت سے لوگ آدمیوں میں ایسے تھے کہ وہ جنات میں سے بعضے لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے سو ان آدمیوں نے اُن جنات کی بددماغی اور زیادہ

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝

اور جیسا تم نے خیال کر رکھا تھا ویسا ہی آدمیوں نے بھی خیال کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ زندہ نہ کریگا اور ہم نے آسمان کی تلاشی لینا چاہا سو ہم نے اُس کو سخت پہرہ اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۚ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ

اور ہم آسمان کے سوتھلوں میں سننے کے لیے جا بیٹھا کرتے تھے سو جو کوئی اب سننا چاہتا ہے تو اپنے لیے ایک تیار شعلہ پاتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کو کوئی تکلیف پہونچانا

فِى الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ وَّاَنَّا

مقصود ہے یا اُن کے رب نے اُن کو ہدایت کرنے کا قصد فرمایا ہے اور ہم میں بعضے نیک ہیں اور بعضے دوطرح کے ہیں ہم مختلف طریقوں پر تھے اور ہم نے

ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِى الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ

سمجھ لیا ہے کہ ہم زمین میں اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اُسکو ہرا سکتے ہیں اور ہم نے جب ہدایت کی بات سُن لی تو ہم نے تو اُس کا یقین کر لیا سو جو شخص اپنے رب پر ایمان لائے گا وہ

فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَاَمَّا

تو اُس کو نہ کسی کمی کا اندیشہ ہوگا اور نہ زیادتی کا اور ہم میں بعضے تو مسلمان ہیں اور بعضے ہم میں بے راہ ہیں سو جو شخص مسلمان ہو گیا اُنہوں نے تو بھلائی کا رستہ ڈھونڈھ لیا اور جو

الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ

بے راہ ہیں وہ دوزخ کے ایندھن میں اور اگر یہ لوگ رستہ پر قائم ہو جاتے تو ہم اُن کو فراغت سے پانی سے سیراب کرتے تاکہ اُس میں اُن کا امتحان کریں اور

يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝

جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی کرے گا اللہ تعالےٰ اُس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى

اللّٰهِ كَذِبًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۚ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا

رَّصَدًا ۝ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِى الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا

طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِى الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ

فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝

اللغات

الجن المخلوق من الجان سمي بذلك لاستتاره عن الحس وقيل لاجتنانه بالقلب والجن الملائكة والجن ابو الجن كما ان آدم ابو البشر والجن ايضا الجنين ما دام في البطن والجن الجماعة الكثيرة والجن ايضا الجنون والجن ايضا الجنة والجن ايضا الترس والجن ايضا الستر والجن ايضا الجن بالضم الخوف والجن ايضا الجن بالكسر الجنة والجن ايضا الجن بالكسر الجنة والجن ايضا الجن بالكسر الجنة

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝١٨ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝١٩ ع ۱۱

اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی ہیں سو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت مت کرو اور یہ کہ خدا کا خاص بندہ خدا کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے تو یہ لوگ اُس بندہ پر ہیٹر لگانے کو ہو جاتے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٠ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝٢١ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ

آپ یہ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے نہ کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھکو خدا سے کوئی

اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝٢٢ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ

نہیں بچا سکتا اور نہ میں اُسکے سوا کوئی پناہ پا سکتا ہوں لیکن خدا کی طرف سے پہونچانا اور اُسکے پیغاموں کا اور اگر میں یہ کام نہ کروں تو میرا کام نہیں اور جو لوگ اللہ اور اُسکے رسول کا کہنا نہیں مانتے تو یقیناً اُن لوگوں کے

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝٢٣ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝٢٤ قُلْ

آتش دوزخ ہو جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہانتک کہ جب اُس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو اُس وقت جانیں گے کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی جماعت کم ہے آپ کہہ دیجئے

اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝٢٥ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٦ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى

کہ مجھکو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ نزدیک ہے یا میرے پروردگار نے اُسکے لئے کوئی مدت دراز مقرر کر رکھی ہے وہ غیب کا جاننے والا ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ ہاں اپنے

مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝٢٧ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ

کسی برگزیدہ پیغمبر کو تو اُس پیغمبر کے آگے اور پیچھے محافظ فرشتے بھیجدیتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جاوے کہ ان فرشتوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہونچا دیئے اور

بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝٢٨ ع ۹ ۱۲

اللہ تعالیٰ اُن کے تمام احوال کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اُسکو ہر چیز کی گنتی معلوم ہے۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝١٨ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝١٩ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٠ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝٢١ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝٢٢ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝٢٣ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝٢٤ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝٢٥ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٦ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝٢٧ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝٢٨

(اور اپنے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا پھر (اپنی قوم میں) واپس جاکر اُنہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتلاتا ہے سو ہم تو اُس پر ایمان لے آئے (قرآن ہونا تو اُس کے مضمون سے معلوم ہوا اور عجیب ہونا اس سے کہ مشابہ کلام بشر کے نہیں) اور ہم (اب) اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے (یہ متیقن ہے اُسنا بہ کا) اور (اُنہوں نے ان مضامین کا باہم تذکرہ کیا جو ذیل میں ہے اور وہ مضامین یہ ہیں کہ) ہمارے پروردگار کی بڑی شان ہے اُس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد (کیونکہ عقلاً محال ہیں یہ متیقن ہے لن نشرک کا) اور ہم میں جو احمق ہوئے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے تھے (مراد اس سے کلمات شرک اتخاذ صاحبہ و ولد وغیرہ ہیں) اور ہمارا (پہلے) یہ خیال تھا کہ انسان اور جنات بھی خدا کی شان میں جھوٹ بات نہ کہیں گے (کیونکہ بڑی بیباکی کی بات ہے اس میں وجہ اپنے مشرک ہونے کی بیان کی کہ چونکہ اکثر جن و انس شرک کرتے تھے ہم سمجھے کہ خدا کی شان میں اتنے شخصوں کا جھوٹ پر اتفاق نہ کیا ہوگا بس ہم نے بھی اسی طریقہ کو اختیار کر لیا حالانکہ نہ مطلق اتفاق حجت ہے اور نہ ہر اتفاق کا اتباع عذر ہے اور یہ شرک مذکور تو مشترک تھا) اور (ایک شرک خاص تھا بعضے آدمیوں کے ساتھ جس سے جنات کا کفر اور بڑھ گیا تھا وہ یہ کہ) بہت سے لوگ آدمیوں میں ایسے تھے کہ وہ جنات میں سے بعضے لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے (جیسا واقعہ ثانی میں مذکور ہوا) سو ان آدمیوں نے اُن جنات کی بدد ماغی اور بڑھا دی (کہ وہ اس وہم میں مبتلا ہو گئے کہ ہم جنات کے سردار تو

اللغات المساجد السجدت علی ان المسجد بفتح الجیم مصدر میمی لبدا جمع لبدة متراکمین لا یظهر لاطلبا ۳ الا بلغا استثناء منقطع من رشدا وقوله لن یجیرنی جملة معترضة ۱۲

پہلے سے تھے اب آدمی ہی ہم کو ایسا بڑا سمجھتے ہیں پس اس سے بدد ماغی بڑھی اور کفر و عناد پر اور زیادہ مصر ہوگئے۔ یہاں تک مضمون متعلق توحید کے تھا) اور آگے بعث کے متعلق ہے یعنی اُن جنات نے باہم یہ بھی تذکرہ کیا کہ) جیسا تم نے خیال کر رکھا تھا ویسا ہی آدمیوں نے بھی خیال کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا (مگر یہ مضمون بھی غلط ثابت ہوا اور بعث کا حق ہونا معلوم ہوا) اور (آگے رسالت کے متعلق مضمون ہے یعنی اُن جنات نے باہم یہ بھی تذکرہ کیا کہ) ہم نے آسمان (کی خبروں) کی (موافق عادت سابقہ کے) تلاشی لینا چاہا سو ہم نے اُس کو سخت پہرہ (یعنی محافظ فرشتوں) اور شعلوں سے (کہ جن کے ذریعہ سے حفاظت کی جاتی ہے) بھرا ہوا پایا (یعنی اب پہرہ ہو گیا ہے کہ کوئی جن آسمانی خبر نہ لیجانے پائے اور جو جاوے شہاب ثاقب سے مارا جاوے) اور (اس کے قبل) ہم آسمان (کی خبر سننے) کے موقعوں میں (خبر) سننے کے لئے جا بیٹھا کرتے تھے (اور یہ مواقع خواہ اجزاء آسمان ہی کے ہوں اور یا اجزاء ہوا یا کسی ملائیا خلاء کے ہوں جو کہ آسمان کے قریب ہوں اور جنات اپنی لطافت و عدم ثقل کی وجہ سے اُس پر مستقر ہو سکتے ہوں جیسے بعضے پرندے ہوا میں چلتے چلتے ٹھیر جاتے ہیں) سو جو کوئی اب سننا چاہتا ہے تو اپنے لئے ایک تیار شعلہ پاتا ہے (تفصیل اس کی واقعۂ اوّل میں گذر چکی اور تحقیق مباحث شہاب کی سورۂ حجر رکوع دوم میں گذری ہے یہ مضمون رسالت کے متعلق ہوا مطلب یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رسالت دی ہے اور دفع التباس کے لئے باب کہانت بند کر دیا ہے اور اس استراق کا بند ہونا بھی سبب ہوا ان جنات کے پہونچنے کا آپکی خدمت میں جیسا واقعہ اول میں مذکور ہے) اور (آگے مضامین مذکور کے متمات ہیں کہ) ہم نہیں جانتے کہ (ان جدید پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث فرمانے سے) زمین والوں کو کوئی تکلیف پہونچانا مقصود ہے یا اُن کے رب نے اُن کو ہدایت کرنے کا قصد فرمایا ہے (یعنی ہے (یعنی مقصود تکوینی ارسال رسول کا معلوم نہیں کیونکہ رسول کے اتباع سے رشد و ہدایت ہوتی ہے اور مخالفت سے مضرت و عقوبت اور اتباع اور مخالفت آئندہ کا ہم کو علم نہیں پس عقوبت و ہدایت کی تعیین کا بھی ہم کو علم نہیں۔ شاید مقصود اس سے انذار ہو اپنی قوم کا کہ ایمان نہ لانے سے عقوبت کا استحقاق ہوگا و نیز نفی علم غیب سے تقویت دے مضمون توحید کی کہ دیکھو بعضے لوگ علم غیب کو جنات کی طرف نسبت کرتے ہیں مگر ہم کو اتنی بھی خبر نہیں) اور ہم میں (پہلے سے بھی) بعضے نیک (ہوتے آئے) ہیں اور بعضے اور طرح کے (ہوتے آئے) ہیں (غرض) ہم مختلف طریقوں پر تھے (اسی طرح ان نبی کی خبر سنکر اب بھی ہم میں دونوں طریقے کے لوگ موجود ہیں) اور (ہمارا طریقہ تو یہ ہے کہ) ہم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم زمین (کے کسی حصہ) میں (جا کر) اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور نہ (اور کہیں) بھاگ کر اُس کو ہرا سکتے ہیں (ہرب سے مراد ہرب فی غیر الارض ہے بقرینۂ مقابلہ فی الارض کے فہو کقولہ تعالیٰ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ شاید اس سے بھی مقصود انذار ہو کہ اگر کفر کرینگے تو خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ اور اپنے پہلے مختلف طریقوں کے بیان کرنے سے شاید یہ مقصود ہو کہ باوجود وضوح حق کے بعض کا ایمان نہ لانا حق کے حق ہونے میں شبہہ انداز نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے) اور ہم نے جب ہدایت کی بات سن لی تو ہم نے تو اُس کا یقین کر لیا سو (ہماری طرح) جو شخص اپنے رب پر ایمان لے آویگا تو اُس کو نہ کسی کمی کا اندیشہ ہوگا اور نہ زیادتی کا (کمی یہ کہ اُس کی کوئی نیکی لکھنے سے رہ جاوے اور زیادتی یہ کہ کوئی گناہ زیادہ لکھ لیا جاوے شاید مقصود اس سے ترغیب ہو) اور ہم میں بعضے تو (یہی مضامین انذار و ترغیب کے سمجھ کر) مسلمان (ہو گئے) ہیں اور بعضے ہم میں (بدستور سابق) بے راہ ہیں سو جو شخص مسلمان ہو گیا اُنہوں نے تو بھلائی کا رستہ ڈھونڈھ لیا (جس پر تو اب مرتب ہوگا) اور جو بے راہ ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہیں (یہاں تک کلام جنات کا ختم ہو گیا جو معمول ہے قالوا کا) اور (آگے اوحی لے کے دوسرے معمولات ہیں یعنی مجموعہ مضامین کی یہی وحی ہوئی ہے کہ اگر یہ مکہ والے) لوگ (سیدھے) رستے پر قایم ہو جاتے تو ہم اُن کو فراغت کے پانی سے سیراب کرتے تاکہ اُس میں اُن کا امتحان کریں (کہ نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں یا ناشکری و نافرمانی کرتے ہیں۔ یہ غایت لنفتنہم قید واقعی ہے کیونکہ ہر نعمت پر یہ حکمت مرتب ہوتی ہے مطلب یہ کہ اگر اہل مکہ شرک نہ کرتے جس کی مذمت اور پر بضمن کلام جنات آچکی ہے تو اُن پر قحط مسلط نہ ہوتا جیسا واقعہ ثالث میں مذکور ہے مگر اُنہوں نے بجائے ایمان کے اعراض کیا اس لئے مبتلائے قحط ہوئے) اور (عقوبت کفر میں کچھ تخصیص اہل مکہ کی نہیں بلکہ) جو شخص اپنے پروردگار کی یاد (یعنی ایمان و طاعت) سے روگردانی کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو سخت عذاب میں داخل کریگا اور (اُن وحی شدہ مضامین میں سے ایک یہ ہے کہ) جتنے سجدے ہیں وہ سب اللہ کا حق ہیں (یعنی یہ جائز نہیں کہ کوئی سجدہ اللہ کو کیا جاوے اور کوئی سجدہ غیر اللہ کو جیسا مشرکین کرتے تھے سو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت مت کرو (اس مضمون میں بھی توحید کی تقریر ہے جس کا اوپر ذکر تھا) اور (اُن وحی شدہ مضامین میں سے ایک یہ ہے کہ) جب خدا کا خاص بندہ (اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں) خدا کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے تو یہ (کافر لوگ) اُس بندہ پر بھیڑ لگانے کو ہو جاتے ہیں (یعنی تعجب و عداوت سے ہر شخص اس طرح دیکھتا ہے جیسے اب حملہ کرنے کے لئے بھیڑ لگا چاہتی ہے یہ بھی تتمہ ہے مضمون توحید کا کیونکہ اسمیں مذمت ہے مشرکین کی توحید سے اُن کو عداوت اور نفرت ہے آگے اس تعجب اور عداوت کے

ملحقات الترجمۃ
۱ قولہ فی اثناء الطریق یعنی بعوث فرمانے سے کذا فی الکبیر ۱۲
۲ قولہ لنفتنہم امتحان و استعمال نفتن بمعنے الامتحان علوتہین و قع فی قولہ و فتناک فتونا ۱۲

متعلق جواب دینے کے لئے آپ کو ارشاد ہے یعنی) آپ (ان سے) یہ کہدیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا سو یہ کوئی تعجب و عداوت کی بات نہیں یہ سب مضمون متعلق توحید تھا آگے رسالت کے متعلق مضمون ہے کہ) آپ (یہ بھی) کہدیجئے کہ میں تمہارے نہ کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا (یعنی تم جو ایسی فرمائشیں کرتے ہو کہ اگر آپ رسول ہیں تو ہم پر عذاب نازل کردیں تو اُس کا جواب ہے کہ تمہارے اختیار میں نہیں اور اسی طرح جو یہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک طرح ہم آپ کو رسول مان لیں کہ آپ مضامین توحید و قرآن میں کچھ تغیر و تبدل کردیں تو اس کے جواب میں) آپ کہدیجئے کہ (اگر خدانخواستہ میں ایسا کروں تو) مجکو خدا (کے غضب) سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اُس کے سوا کوئی پناہ (کی جگہ) پا سکتا ہوں (مطلب یہ کہ نہ خود کوئی میرا بچانے والا ہوگا اور نہ میری تلاش سے مل سکے گا اور کفار کے ایسے اقوال استعجال عذاب و استبدال قرآن وغیرہ کے قرآن میں جابجا مذکور ہیں۔ اور اوپر لا املک لکم ضرا ولا رشدا میں نفی اختیار نفع و ضرر کی فرمائی آگے اثبات منصب رسالت کا فرماتے ہیں کہ ملک ضرر و نفع تو لازمہ نبوت نہیں اور وہ تو منتفی ہے) لیکن خدا کی طرف سے پہونچانا اور اُس کے پیغاموں کا ادا کرنا یہ میرا کام ہے (بلاغ اور رسالات میں باعتبار تحقق کے عموم و خصوص من وجہ ہے اگر ایک حکم کا عام اعلان کیا جاوے اور دوسرے احکام کا اعلان نہ ہو اول متحقق ہوگا نہ ثانی اور اگر سب احکام خاص خاص لوگوں کو بتلائے جاویں مگر اعلان عام نہ ہو تو ثانی متحقق ہوگا نہ اول اس لئے دونوں کو جمع کیا گیا کہ نبی کے ذمہ تمام احکام کا علے التعمیم پہونچانا واجب ہے) اور (آگے توحید و رسالت دونوں کے متعلق مضمون ہے کہ) جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کا کہنا نہیں مانتے تو یقیناً اُن لوگوں کے لئے آتش دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (مگر کفار اس وقت ان مضامین سے متاثر نہیں ہوتے بلکہ اُلٹا مسلمانوں کو ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں لے الفریقین خیر مقاما و احسن ندیا اور یہ اس جہالت سے باز نہ آویں گے) یہاں تک کہ جب اُس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اُس وقت جانیں گے کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی جماعت کم ہے (یعنی کافر ہی ایسے ہونگے جن کے کوئی کام نہ آوے گا پس مراد جماعت سے جماعت مطیعہ ہے ناصر اور من نافع اعلے کی نفی ہوگئی اور عدد اور من نافع ادنی کی۔ آگے بعث کے متعلق کلام ہے کہ یہ لوگ قیامت کا وقت بطور انکار کے دریافت کرتے ہیں تو) آپ (ان سے) کہدیجئے کہ مجکو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آیا وہ نزدیک (آنے والی) ہے یا میرے پروردگار نے اُس کے لئے کوئی مدت دراز مقرر کر رکھی ہے (لیکن ہر حال میں وہ آویگی ضرور۔ ہاں علم تعیین کا سو وہ محض غیب ہے اور غیب کا جاننے والا بھی ہے سو (جس غیب پر کسی کو مطلع کرنا مصلحت نہیں ہوتا) وہ اپنے (ایسے) غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا (اور علم تعیین قیامت ایسا ہی ہے کہ اس پر کسی کو مطلع کرنے میں کوئی مصلحت نہیں کیونکہ وہ علوم متعلقہ بالنبوۃ سے نہیں جن کو حصول قرب الٰہی میں دخل ہوتا ہے پس ایسے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا) ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو (اگر کسی ایسے علم پر مطلع کرنا چاہتا ہے جو کہ علم نبوت سے ہو خواہ مثبت نبوت ہو جیسے پیشین گوئیاں خواہ فروع نبوت سے ہو جیسے علم احکام) تو (اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ) اس برگزیدہ کے آگے اور پیچھے (یعنی جمیع جہات میں وحی کے وقت) محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے (تاکہ وہاں شیاطین کا گذر نہ ہو جو کہ وحی کو فرشتے سے سُن کر اور کسی سے جا کہیں یا کسی وسوسہ وغیرہ کا القا کر سکیں چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے پہرہ دار فرشتے چار تھے کذا فی روح المعانی بروایۃ ابن المنذر عن ابن جبیر و بروایۃ ابن مردویہ عن ابن عباس اور یہ انتظام اس لئے کیا جاتا ہے) تاکہ (ظاہری طور پر) اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جاوے کہ ان فرشتوں نے اپنے پروردگار کے پیغام (رسول تک) پہونچا دیئے (اور اس میں کسی کا دخل و تصرف نہیں ہوا اور پہونچانے والا تو صرف وحی کا فرشتہ ہے لیکن معیت کی وجہ سے رصد کی طرف بھی اسناد فعل کی کردی) اور اللہ تعالیٰ اُن (پہرہ داروں) کے تمام احوال کا احاطہ کئے ہوئے ہے (اسلئے پہرہ دار ایسے مقرر کئے گئے ہیں جو اس کام کے پورے پورے اہل ہیں) اور اُس کو ہر چیز کی گنتی معلوم ہے (پس وحی کے سب اجزاء ایک ایک کرکے اُس کو معلوم ہیں اور وہ سب کی پوری حفاظت کرتا ہے ملائکہ اور انبیاء کے ادہان میں پس سلسلہ میں حفاظت استراق للتباس سے ہوا اور احاطہ میں حفاظت باعتبار صلاحیت وسائط کے ہوئی اور اصلی میں حفاظت نسیان سے ہوئی پس اول سے آخر تک سب حفاظتیں مرعی ہوئیں۔ حاصل مقام یہ کہ علم ساعت علوم نبوت سے نہیں ہے اس لئے اس کا علم نہ ہونا قادح نبوت یا مستلزم عدم وقوع ساعت نہیں ہے البتہ علوم نبوت عطا کئے جاتے ہیں اور وہی مقصود بعثت سے ہیں اور ان میں احتمال خطا کا نہیں ہوتا تو ایسے علوم سے تم مستفید ہو اور زوائد کی تحقیق چھوڑو) ف انہ تعالیٰ سے اخیر تک ایک قرارۃ کسرہ کی ہے تو سب معمول قالوا کے ہیں اور ایک قرارۃ فتح کی ہے جس کی توجیہ احتر کے نزدیک یہ ہے کہ بقرینہ قالوا کے ذکر ہوا مقدر ہے اور سب اُس کے معمول ہیں تو حاصل دونوں قراءتوں کی توجیہ کا ایک ہی ہوگا یعنی یہ سب کلام جن سے ہوگا واللہ اعلم فقط۔ اور فمن یستمع الآن آخر پر اگر شبہ ہو کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی تو شہاب کا مکون ہوتا تھا جواب یہ ہو کہ اسباب طبیعہ سے تکون تو پہلے سے تھا مگر ملائکہ کے ذریعہ سے ہونا اور اُس میں اثر خاص رجم شیاطین کا ہونا بعد بعثت ہوا ہے اور خلا یظہر علی غیبہ احدا کے مشابہ مضمون ہے

ملحقات الترجمہ

لے قولی فی اصلاحہ وما لکما فی الخازن والقرطبی علیہ کونہ مقابلا لقولہ قریب ۱۲

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً
	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۭ اِنَّا

اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات یا اس نصف سے کسی قدر کم کر دو یا نصف سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو ہم

سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۭ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۭ

تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں بے شک رات کے اٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے بے شک تم کو دن میں بہت کام رہتا ہے

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰي

اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں تو اسی کو اپنے کام سپرد کرنے کے لئے تجویز کر لو اور جو باتیں کافر

مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا

ان پر صبر کرو اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ اور مجھ کو اور ان جھٹلانے والوں کو جو خوشحال ہیں رہنے دو اور ان لوگوں کو تھوڑے دنوں اور مہلت دیدو ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں

وَّجَحِيْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ

اور دوزخ ہے اور کھانے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے جس روز کہ زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ ریگ رواں ہو جاویں گے بے شک ہم نے

اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۭ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝

تمہارے پاس ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر گواہی دیدے جیسا ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول بھیجا تھا پھر فرعون نے اس رسول کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو سخت پکڑنا پکڑا۔

آل عمران آیت ماکان اللہ لیذر المؤمنین میں گذر چکا ہے

سورۃ المزمل مکیۃ وایہا تسع عشرۃ او عشرون کذا فی البیضاوی

ربط اوپر کی سورت میں کفار کو امور ثلثہ توحید و رسالت و مجازاۃ پر ایمان لانے کی ترغیب تھی اس سورت میں ان کے ایمان نہ لانے پر جناب رسول اللہ علیہ وسلم کا تسلیہ اور تقویت قلب کے لئے مثل آیت فاصبر علی مایقولون و سبح بحمد ربک وغیرہا کے آپ کو کثرت ذکر اور قیام لیل کا امر ہے اور اس مجموعہ کے ضمن میں امور ثلثہ مذکورہ کا اثبات بھی ہوا اور یہ مضمون اول کی آیتوں کا ہے اور اخیر کی آیت طویلہ میں جو کہ اول کی آیتوں سے ایک سال کے بعد نازل ہوئی قیام لیل کے امر کو جو کہ بطور فرضیت کے تھا منسوخ فرمایا گیا رواہ فی الدر عن مسلم وغیرہ خواہ صرف امت سے بعض اقوال پر اور یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بعض اقوال پر جیسا کہ سورہ اسرا کی آیت ومن اللیل فتہجد بہ الخ کی تفسیر میں گذر چکا ہے۔

امر بقیام اللیل والذکر والصبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رابرائے تسلیہ وتحقیق امور ثلثہ مبدا المنسخ وفضیلۃ قیام اللیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۭ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۭ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۭ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۭ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۭ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۭ وَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۭ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۭ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا ۭ وَّجَحِيْمًا ۭ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۭ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۭ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۭ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۭ

اللغات

المزمل فی القاموس تزمل وازمل تلفف فی الثوب رتل الترتیل التبیین وتفصیل بعض الحروف من بعض

ماشئۃ مصدر بمعنی قیام طأ موا طاۃ القلب اللسان سبحا تقلبا وتصرفا فی مہماتک التسکین ہیالا رملا منہالا مہیلا ہال رمل صب صبا وہیلا فی المجالیس شدید ا ۱۲

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ

سو اگر تم کفر کرو گے تو اُس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دیگا جس میں آسمان پھٹ جاویگا بے شک اُس کا وعدہ ضرور ہو کر رہیگا یہ ایک نصیحت ہے

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ ع اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ

سو جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کی طرف رستہ اختیار کرے آپ کے رب کو معلوم ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ والوں میں سے بعضے آدمی دو تہائی رات کے قریب اور آدھی رات اور تہائی رات

الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ

کھڑے رہتے ہیں اور رات اور دن کا پورا اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے اُس کو معلوم ہے کہ تم اُس کو ضبط نہیں کر سکتے تو اُس نے تمہارے حال پر عنایت کی سو تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے اُتنا پڑھا کرو اُس کو

اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ

کہ بعضے آدمی تم میں بیمار ہونگے اور بعضے تلاش معاش کے لئے ملک میں سفر کریں گے اور بعضے اللہ کی راہ میں جہاد

اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

کریں گے سو تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو اچھی طرح قرض دو اور جو نیک عمل اپنے لئے

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

آگے بھیجو گے اُس کو اللہ کے پاس پہنچ کر اُس سے اچھا اور ثواب میں بڑھا پاؤ گے اور اللہ سے گناہ معاف کراتے رہو بے شک اللہ بخشنے والا رحیم ہے

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ

اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ

قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

لے کپڑوں میں لپٹنے والے (وجہ اس عنوان سے خطاب کرنے کی یہ ہے کہ ابتدائے نبوت میں قریش نے دار الندوہ میں جمع ہو کر آپ کے بارہ میں مشورہ کیا کہ آپ کی حالت کے مناسب کوئی لقب تجویز کرنا چاہئے کہ اُس پر سب متفق ہوں کسی نے کہا کہ ہن ہیں پھر رائے قرار پائی کہ کاہن نہیں ہیں کسی نے مجنوں کہا پھر اُسکو بھی سب نے غلط قرار دیا پھر ساحر کہا پھر بعض نے اس کو بھی روکیا لیکن پھر کہنے لگے کہ ساحر اس لئے ہیں کہ صبیب کو صبیب سے جدا کر دیتے ہیں آپ کو یہ خبر پہونچ کر رنج ہوا اور رنج کی حالت میں کپڑوں میں لپٹ گئے جیسا اکثر سوچ اور رنج میں مغموم آدمی اس طرح کر لیتا ہے پس تانیس و ملاطفت کے لئے اس عنوان سے خطاب فرمایا کہ صفت موجودہ سے اشتقاق کرنا اسم کا عادۃً موجب ملاطفت ہے جیسا حدیث میں ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ کو ابو تراب فرمایا تھا غرض آپ کو خطاب ہے کہ ان باتوں کا رنج نہ کرو بلکہ حق تعالیٰ کی طرف دوام و زیادت کے ساتھ توجہ رکھو اس طرح سے کہ (رات کو نماز میں) کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف تمام کر لو بلکہ آرام کرو) یا اُس نصف سے کچھ کم کر دو یعنی نصف سے کم قیام کرو اور نصف سے زیادہ آرام کرو اور اس نصف سے کم کا مصداق ایک ثلث ہے بقرینہ قولہ تعالیٰ فیما بعد ثلثہ) یا نصف سے کچھ

اللغات منفطر بہٖ الباء الآلۃ او للظرف ۱۲

البلاغۃ قولہ ادنی من ثلثی اللیل نصفہ بالنصب فی قراءۃ وبالجر فی قراءۃ فعلی الاول یکون ادنی مختصا باحد الثلثین وعلی الثانی یکون عاما للثلثین والنصف والثلث والجمع بین القراءتین ان النصف کان مقدرا بین ثلثین فعبر عنہا بادنی من النصف والثلث وبالکثرۃ زیادۃ الادنی فی الثلثین فی الاول ان النصف وبالنصف والثلث فی الثانی واشلث قلیلا یقع الغلط فی تقدیرہما الی الانقص لقلۃ مقدارہا بخلاف الثلثین حیث لا یمیز فیہما ذلک الغلط فاکثر

اشلثان تحقیق فی ضمن الادنی منہا فافہم فہو من المواہب ۱۲

فائدۃ فی الروح استدل ابو حنیفۃ رح بقولہ تعالیٰ فاقرءوا ما تیسر منہ القرآن علی ان الفرض فی الصلوۃ مطلق القراءۃ لا الفاتحۃ بخصوصہا وہو ظاہر علی القول بانہ عبر فیہ عن الصلوۃ بر کنہا وہو القراءۃ کما عبر عنہا بالقیام والرکوع فی مواضع اخر قلت وبہذا التقریر اندفع ما توہم من تفسیری المقول تعالیٰ فاقرءوا ما تیسر من القرآن بالقراءۃ فی الصلوۃ انہ خلاف مذہب ائمۃ الحنفیۃ من فرضیۃ القراءۃ المتبادرۃ من حمل الامر علی الوجوب ۱۲

بڑھا دو (یعنی نصف سے زیادہ قیام کرو اور نصف سے کم آرام کرو اور اس نصف سے زیادہ کا مصداق قریب دو ثلث کے ہے بقرینۂ قولہ تعالےٰ فیما بعد ادنیٰ من ثلثی اللیل غرض قیام لیل تو امر وجوبی سے فرض ہوا مگر مقدار وقت قیام میں تین صورتوں میں تخییر ہے۔ نصف شب۔ ثلث شب۔ اور اس قیام لیل میں)

قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو (کہ ایک ایک حرف الگ الگ ہو اور یہی حکم غیر صلوٰۃ میں بھی ہے اور تخصیص محض مقام کی وجہ سے ہے۔ آگے امر بقیام لیل کی تعلیل و تسہیل ہے یعنی) ہم تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں (مراد قرآن مجید ہے جو نزول کے وقت بھی آپ کی حالت کو متغیر کر دیتا تھا جیسا حدیثوں میں ہے کہ ایکبار آپکی ران زید بن ثابت کی ران پر رکھی تھی اُس وقت وحی نازل ہوئی تو زید بن ثابت رض کی ران پھٹنے لگی اور جب آپ نزول وحی کے وقت ناقہ پر سوار ہوتے تو گردن ڈال دیتی اور حرکت نہ کر سکتی رواہ فی الدرعن احمد وغیرہ اور شدت کے جاڑوں میں آپ عرق عرق ہو جاتے رواہ الشیخان عن عائشۃ رض پھر علاوہ اس کے اُس کا محفوظ رکھنا پھر دوسروں تک پہونچانے میں کلفتیں برداشت کرنا ان اعتبارات سے ثقیل کہا گیا۔ اور اس میں تسہیل تو یہ ہے کہ قیام لیل کو شاق نہ سمجھنا ہم تو اس سے بہاری بھاری کام تم سے لینے والے ہیں اور تسہیل یہ ہے کہ قیام لیل کا حکم اس لئے کرتے ہیں کہ آپ خوگر ہوں ریاضت کے جس سے استعداد نفس اکمل واقوی ہو کیونکہ ہم آپ پر قول ثقیل نازل کرنے والے ہیں تو اس کے لئے اپنی استعداد کا قوی کرنا ضرور ہے آگے قیام لیل کی دوسری تعلیل ہے کہ) بیشک رات کے اٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور ردوعا ہو یا قرأت ہو ظاہراً و باطناً ہر) بات خوب ٹھیک نکلتی ہے (ظاہراً تو اس طرح کہ فرصت کا وقت ہوتا ہے الفاظ دعا و قرأت کے خوب اطمینان سے ادا ہوتے ہیں اور باطناً اس طرح کہ جی خوب لگتا ہے اور موافقت دل و زبان کا یہی مطلب ہے اور اس کا علت ہونا ظاہر ہے آگے ایک تیسری تعلیل ہے جس میں تخصیص شب کی حکمت کا بیان ہے وہ یہ کہ بیشک تم کو دن میں بہت کام رہتا ہے (دینوی بھی جیسے تدبیر مہمات خانہ داری اور دینی بھی جیسے تبلیغ اس لئے ان کاموں کے لئے رات تجویز کی گئی) اور (علاوہ قیام لیل کے جس کا اوپر ذکر ہوا دوسرے اوقات میں بھی) اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اُسی کی طرف متوجہ رہو (یعنی ذکر و تبتل یہ ہر وقت کا فرض ہے اور قطع کرنے کا مطلب ہے کہ علاقہ غداوندی اور تعلقات پر غالب رہے اور ان سب امور کا تسلیہ و تسریہ میں مؤثر ہونا ظاہر ہے آگے توحید کے ساتھ اس کی تاکید اور تصریح ہے یعنی) وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے اُسکے سوا کوئی قابل عبادت نہیں تو اُسی کو اپنے کام سپرد کرنے کے لئے قرار دیئے رہو اور یہ لوگ جو جو باتیں کرتے ہیں اُن پر صبر کرو اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ (الگ ہونا یہ کہ کوئی تعلق نہ رکھو اور خوبصورتی سے یہ کہ اُن کی شکایت و انتقام کی فکر میں مت پڑو) اور (آگے اُن کے عذاب کی خبر دیکر تسلیہ کی تقویت کرتے ہیں یعنی) مجھکو اور ان جھٹلانے والوں نازونعمت میں رہنے والوں کو (حالت موجودہ پر چھوڑ دو یعنی رہنے دو وھم تفسیرہ فی آیۃ قد رنی ومن یکذب بھذا الحدیث من سوء ۱۲ ن) اور ان لوگوں کو تھوڑے دنوں اور مہلت دیدو (یہ کنایہ ہے صبر و انتظار سے یعنی چندے اور صبر کر لیجئے عنقریب ان کو سزا ہونے والی ہے کیونکہ ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے (وہذا کقولہ تعالیٰ بتجرعہ ولا یکاد یسیغہ) اور دردناک عذاب ہے (پس ان لوگوں کو ان چیزوں سے سزا دی جاویگی اور یہ سزا اُس روز ہوگی) جس روز کہ زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر) ریگ رواں ہو جاوینگے (پھر اُڑتے پھریں گے۔ آگے مکذبین مذکورین کو بطور التفات کے خطاب ہے جس میں باثبات رسالت و تحقیق وعید بھی ہے یعنی) بیشک ہم نے تمہارے پاس ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر (قیامت کے روز) گواہی دینگے (کہ ان لوگوں نے تبلیغ کے بعد کیسا برتاؤ کیا) جیسا ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول بھیجا تھا پھر فرعون نے اُس رسول کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اُس کو سخت پکڑنا پکڑا سو اگر تم (بھی بعد رسالت رسول کے عصیان اور) انکار کرو گے تو (اسی طرح ایک روز تم کو بھی) مصیبت بھگتنا پڑے گی چنانچہ وہ مصیبت کا دن (آنے والا ہے سو تم) اُس دن (کی مصیبت) سے کیسے بچو گے جو (غایت اشتداد) سے بچوں کو بوڑھا کر دیگا (یہ کنایہ ہے شدت سے) جس میں آسمان پھٹ جاویگا بیشک اُس کا وعدہ ضرور ہو کر رہیگا (پس یہ بھی احتمال نہیں ہے کہ وہ وقت ٹل جاوے) یہ تمام مضمون) ایک (بلیغ) نصیحت ہے سو جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کی طرف رستہ اختیار کرے (یعنی اُس تک پہونچنے کے لئے دین کا رستہ قبول کرے اس میں مجازاً کا ذکر بھی ہو گیا جس سے مضامین ثلثہ کی تکمیل ہو گئی آگے اُس قیام لیل کی فرضیت کا نسخ ہے جو اول سورت میں مذکور تھا +

نسخ فرضیت قیام لیل

یعنی) (آدھی رات اور (کبھی)) اپکے رب کو معلوم ہے کہ آپ اور آپکے ساتھ والوں میں سے بعضے آدھی (کبھی)، دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہیں (اور اوقات کا اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے اُس کو معلوم ہے کہ تم اُس (تقدیر وقت) کو ضبط نہیں کر سکتے اور اس وجہ سے تم کو سخت مشقت لاحق ہوتی ہے کیونکہ اندازہ سے تخمینہ کرنے میں تو شبہہ رہتا ہے کمی کا اور اندازہ سے زیادہ کرنے میں تمام رات کے قریب صرف ہو جاتا ہے تاکہ وقت مقدر یقیناً پایا جاوے اور ان دونوں امر میں مشقت شدید ہے روحانی یا جسمانی اور آلات معرفت اوقات کے موجود نہ تھے)

سورۃ المدثر مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ وھی ست وخمسون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

تو (ان وجوہ سے) اُس نے تمہارے حال پر عنایت کی (اور اُس پہلے حکم کو منسوخ فرما دیا) سو (اب) تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو (مراد اس قرآن پڑھنے سے تہجد پڑھنا ہے کہ اُس میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور یہ امر مندب کے لئے ہے مطلب یہ کہ تہجد کی فرضیت منسوخ ہو گئی اب جس قدر رقت تک آسان ہو بطور مندب کے اگرچہ ہو پڑھ لیا کرو اور منسوخ ہونے کی اصل علت مشقت ہے جس پر علم ان لن تحصوہ دال ہے اور اس کے قبل کا مضمون اس کی تمہید ہے چنانچہ ظاہر ہے اور آگے اسی نسخ کی دوسری علت ہے کہ) اُس کو (یہ بھی) معلوم ہے کہ بعضے آدمی تم میں بیمار ہونگے اور بعضے تلاش معاش کے لئے ملک میں سفر کرینگے اور بعضے اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے (اس لئے بھی اُس حکم کو منسوخ کر دیا کیونکہ ان حالتوں میں پابندی تہجد کی اور اوقات کی مشکل تھی) سو (اس لئے بھی تم کو اجازت ہے کہ اب) تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو (وقد مر تفسیرہ آنفا) اور ہر علت پر مستقلاً اُس کو مرتب کیا پس تکرار نہ ہوا) اور (گو تہجد منسوخ ہو گیا مگر یہ احکام اب بھی باقی ہیں یعنی یہ کہ) نماز (فرض) کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور (قد مر تفسیرہ فی اول المومنین) اور اللہ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص سے) قرض دو اور جو نیک عمل اپنے لئے آگے (ذخیرہ آخرت کا) بناکر بھیجو گے اس کو اللہ کے پاس پہونچکر اُس سے اچھا اور ثواب میں بڑا پاؤ گے (یعنی دینوی اغراض میں خرچ کرنے سے جو عوض اور نفع مرتب ہوتا ہے اُس سے بہتر اور اعظم نفقات خیر پر ملیگا) اور اللہ سے گناہ معاف کراتے رہو بیشک اللہ غفور رحیم ہے (استغفار بھی اُن ہی احکام باقیہ میں ہے ○ ف ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ فرضیت تہجد کی عام تھی اور طائفہ سے شبہہ تبعیض کا نہ کیا جاوے کیونکہ من محتمل بیان بھی ہے یا یہ طائفہ آپ کے ساتھ قیام کرتے ہوں اور باقی بطور خود اور نسخ بھی ظاہراً عام معلوم ہوتا ہے اپنے حق میں بھی وما شئ منہ فی التمہید اور ظاہراً نصف وثلث وثلثین میں اول شب خرشب میں تخییر تھی البتہ ناشئہ سے ظاہراً فضیلت آخر کی معلوم ہوتی ہے۔

سورۃ المدثر مکیۃ وھی ست وخمسون کذا فی البیضاوی

ربط اوپر کی سورت میں تسلیہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مقصود اور انداز کفار تبعاً مذکور تھا اس سورت میں انذار مقصود اور تسلیہ تبعاً ارشاد ہے اسلئے وہاں تسلیہ کی آیات زیادہ اور انذار کی کم اور یہاں انذار کی زیادہ اور تسلیہ کی کم ہیں۔ اور اس سورت میں بعض واقعات کی طرف اشارہ ہے توضیح سورت کے لئے اُن کی تفصیل لکھی جاتی ہے **واقعہ اولیٰ** احادیث میں ہے کہ سب سے پہلے سورہ اقرأ کے شروع کی آیتیں نازل ہو کر بعض مکتوں سے چندے وحی نازل نہ ہوئی پھر ایکبار جبرئیل میرے پاس کو ایک واز سنائی دی اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام ایک تخت پر درمیان زمین و آسمان کے بیٹھے ہیں آپ ہیبت سے گھبرا کر گھر لوٹ آئے اور کپڑوں میں لپٹ گئے اس پر اول کی آیتیں نازل ہوئیں لفظ مدثر میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور یہ آیتیں شروع نبوت کی ہیں اور بقیہ سورت کا بعد میں نزول ہوا ہے اور اتقان سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ مزمل کے بعد نزول ہوا ہے یعنی بقیہ کا **واقعہ ثانی** ولید بن مغیرہ کا فربڑا مالدار تھا اور اُس کے دس بیٹے تھے جو اُس کے پاس رہتے تھے اور بوجہ فراغت معاش کے اُن کو تلاش معاش کے لئے کہیں جانا نہ پڑتا تھا وہ ایکبار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اُس کو قرآن پڑھ کر سنایا اور وہ کسی قدر متاثر ہوا مگر ابوجہل نے اُس کو ورغلایا اور قریش میں تذکرہ ہوا کہ اگر ولید مسلمان ہو گیا تو بڑی خرابی ہوگی غرض سب جمع ہوئے اور آپس میں گفتگو ہوئی کسی نے کہا کہ آپ شاعر ہیں کسی نے کہا کہ آپ کاہن ہیں ولید نے کہا کہ میں شعر میں خود بڑا ماہر ہوں اور کاہنوں کی باتیں بھی سب سنی ہیں قرآن شعر ہے نہ کہانت لوگوں نے کہا تو تیری کیا رائے ہے اُس نے کہا کہ سوچ لوں چنانچہ سوچ سوچ کر کہنے لگا کہ مجکو سحر معلوم ہوتا ہے جس کا یعنی تفریق بین الاحبہ ہے جو شروع مزمل میں مذکور ہوا اور اسکے قبل یہ بھی کہہ چکا تھا کہ یہ سحر ہی نہیں اور مجنونانہ کلام بھی نہیں اور یہ کلام اللہ ہے مگر محض اپنی برادری کو خوش کرنے کو ایسی بات بنائی ذہنی من خلقت سحر اصلیہ مقرر کرلی **واقعہ ثالث** جب آیت علیہا تسعۃ عشر کو کفار نے سُنا تو ایک کافر تھا ابوالاشد بن اسید بن کلدۃ الجمحی اور وہ بڑا قوی تھا اُس نے کہا کہ اے قریش تم اس سے دو نیمت میں دس فرشتوں کو تو دانے شانہ سے اور دونوں کو بائیں شانہ سے ہٹا دونگا اور ایک آیت میں کہ ابوجہل نے کہا کہ وہ فرشتے تو انیس ہی ہیں اور تم بہت سے ہو کیا دس دس آدمی بھی ایک ایک کو کافی نہ ہونگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وما جعلنا اصحٰب النار الخ راہ فی الدر المنثور تفسیر شروع ہوتی ہے۔

امر بالانذار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ

اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھ پھر ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور بتوں سے الگ رہو اور کسی کو اس غرض سے نہ دو کہ زیادہ ملے اور اپنے

فَاصْبِرْ ۝ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا

کے واسطے صبر کیجئے پھر جس وقت صور پھونکا جاویگا سو وہ وقت یعنی وہ دن کافروں پر ایک سخت دن ہوگا جس میں ذرا آسانی نہ ہوگی مجھکو اور اُس شخص کو چھوڑ دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا

وَجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا

اور اُس کو کثرت سے مال دیا اور پاس رہنے والے بیٹے اور سب طرح کا سامان اُسکے لئے مہیا کر دیا پھر بھی اس بات کی ہوس رکھتا ہے کہ اور زیادہ دوں ہرگز نہیں وہ ہماری آیتوں کا

عَنِيْدًا ۝ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ

مخالف ہے۔ میں اس کو عنقریب دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤنگا اُس شخص نے سوچا پھر ایک بات تجویز کی۔ سو اُس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی۔ پھر اُس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی۔ پھر دیکھا پھر منہ بنایا اور زیادہ منہ بنایا

ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝

پھر منہ پھیرا اور تکبر ظاہر کیا پھر بولا کہ یہ تو جادو ہے منقول بس یہ تو آدمی کا کلام ہے میں اس کو جلدی دوزخ میں داخل کرونگا۔ اور تُو کیا سمجھا ہے کہ دوزخ کیسی چیز ہے

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ

نہ تو باقی رہنے دیگی اور نہ چھوڑیگی وہ بدن کی حیثیت بگاڑ دیگی اُس پر انیس داروغہ فرشتے ہونگے اور ہم نے دوزخ کے کارکن صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہم نے جو اُن کی تعداد صرف انیس کہی ہے

اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا ۙ وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ

جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہو تو اس لئے تاکہ اہل کتاب یقین کر لیں اور ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ جاوے اور اہل کتاب اور مؤمنین

اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ

شک نہ کریں اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے وہ اور کافر لوگ کہنے لگیں کہ اس عجیب مضمون سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصود ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ

فَاصْبِرْ ۝ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ

النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا ۙ وَّ

لَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ

اللغات الدثر بضم الدال وکسر الثاء المشددۃ کذا فی القاموس نقر معنی التصویت والنبذ بالنفخ لانہ نوع منہ قولہ مسار هقہ فی القاموس رہقہ عسرا کغلبہ واہقہ صعودا فی القاموس الصعود الشاقۃ وجبل فی جہنم وترجمتہ الجلد ہذہ ہا الحاصل لواحۃ فی القاموس لوح غیر ۱۲

النحو قولہ فاذا نقر اجزاء ہ فذلک الخ قولہ فذلک مبتدأ ویومئذ بدل منہ مبنی علی الفتح لاضافۃ الی غیر متمکن والجر یوم عسیر وعلی الکافرین بیسیر غیر یسیر للتاکید قولہ ثم نظر عطف علی فکر وقدر وما بینہما من الدعاء اعتراض ۱۲

البلاغۃ قولہ وما جعلنا عدتہم الا فتنۃ للذین کفروا الخ فی الروح ومعنی قولہ تعالیٰ وما جعلنا عدتہم وصاحب التاویلات النجمیۃ اصحاب النار الا العدد والذی اقتضی اضافۃ العدۃ الی التسعۃ عشر فلکان الاصل وما جعلناہم تسعۃ عشر غیر انہ لما اسند تسعۃ عشر غیر الاخر وہو اضافتہ عن المؤثر وہو ضمیر التسعۃ عشر لما بینہما من السببیۃ اقتضاہم وقیل لاضافتہ بدل الاسناد تسعۃ عشر تنبیہا علی ان الاثر ہہنا عدم انفکاک عن عشرۃ تلازمہا کانہا کشیء واحد بعضہا الی الاخر وہی جملۃ اعتراضیۃ مسوقۃ لتہم المطلقۃ العدۃ الخاصۃ ای بخلاف عدتہم انا جعلناہا عدۃ انما تتعلق بالعدۃ والمعدود فالمعنی فریقا من عدتہم تسعۃ عشر وہی غیر ما ہو فی علم اللہ وہی اثنا عشر وہذا ہو المراد بالعدۃ الخاصۃ والا اخبارہا فاقم علیہ کل ذلک الترجمۃ قولہ لیستیقن الخ ہو علۃ للاعلام بہذا الغرض مقابل للسابق بملاف اقتضاء الرب فانہ متقارب للاستیقان ۱۲

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ ع ۱۵ ۳۱

اسی طرح اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کر دیتا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور دوزخ صرف آدمیوں کی نصیحت کے لئے ہے

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ

ہاں قسم ہے چاند کی اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جاوے کہ وہ دوزخ بڑی بھاری چیز ہے جو انسان کے لئے ڈراوا ہے یعنی تم میں جو آگے کو بڑھے اسکے لئے بھی اور جو پیچھے رہے اس کے لئے بھی ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں محبوس ہوگا مگر داہنے والے کہ وہ بہشتوں میں ہونگے مجرموں کا حال پوچھتے ہونگے کہ تم کو دوزخ میں

فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ

کس بات نے داخل کیا وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ غریب کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور شغل میں رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی شغل میں لگا کرتے تھے اور قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کو موت آگئی سو اُن کو سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دیگی تو اُن کو کیا ہوا کہ اس نصیحت سے روگردانی کرتے ہیں کہ گویا بدکی ہوئی

مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ ع ۱۶ ۵

گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے جا رہے ہیں بلکہ ان میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کو کھلے ہوئے نوشتے دیے جاویں ہرگز نہیں بلکہ یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے ہرگز نہیں یہ قرآن نصیحت ہے سو جس کا جی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اور بدون خدا کے چاہے یہ لوگ نصیحت قبول نہیں کرینگے وہی ہے جس سے ڈرنا چاہئے اور جو معاف کرتا ہے۔

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

(اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کر دیتا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور دوزخ صرف آدمیوں کی نصیحت کے لئے ہے ہاں قسم ہے چاند کی اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جاوے کہ وہ دوزخ بڑی بھاری چیز ہے جو انسان کے لئے ڈراوا ہے یعنی تم میں جو آگے کو بڑھے اسکے لئے بھی اور جو پیچھے رہے اس کے لئے بھی ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں محبوس ہوگا مگر داہنے والے کہ وہ بہشتوں میں ہونگے مجرموں کا حال پوچھتے ہونگے کہ تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ غریب کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور شغل میں رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی شغل میں لگا کرتے تھے اور قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کو موت آگئی سو اُن کو سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دیگی تو اُن کو کیا ہوا کہ اس نصیحت سے روگردانی کرتے ہیں کہ گویا بدکی ہوئی گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے جا رہے ہیں بلکہ ان میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کو کھلے ہوئے نوشتے دیے جاویں ہرگز نہیں بلکہ یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے ہرگز نہیں یہ قرآن نصیحت ہے سو جس کا جی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اور بدون خدا کے چاہے یہ لوگ نصیحت قبول نہیں کرینگے وہی ہے جس سے ڈرنا چاہئے اور جو معاف کرتا ہے۔

اللغات کلا بمعنی حقا تاء وللردع اوللتنبیہ علی الفتح لالتقاء الساکنین مصدر صوطل الفعل مصدر موصوف کما فی الحرشۃ ۱۲

النحو قولہ نذیرا حال من ہا ھدی والعامل فیہا ما تضمنتہ ای انہا شدیدۃ حال کونہا ذات انذار وقد لا تنہا بمعنی الفعل ۱۲

البلاغۃ

قولہ کحمر ای الوحشیۃ لما قد یقال ای یسأون وحذف الفعل ای الجرین من جاہم وضع الظہر موضع الظہر ۱۲

معلوم ہوسکتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان چونکہ ارفع ہے اس لئے آپ کو اس کی مخالفت کی گئی کما فی الروح والاصح ان النہی للتحریم وانما نہی خواصہ علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور پھر (انذار پر جما نہ رہنا) پس آوے اُس پر (اپنے رب (کی خوشنودی) کے واسطے صبر کیجئے (یہ خاص اخلاق متعلقہ بالتبلیغ میں سے ہے پھر تین جامع ہوگئیں تہذیب نفس تہذیب غیر کو) پھر (اس ڈرانے کے بعد جو کوئی ایمان نہ لاوے گا اُس کے لئے یہ وعید ہے کہ) جس وقت صور پھونکا جاوے (یعنی وہ دن کافروں پر ایک سخت دن ہوگا جس میں ذرا آسانی نہ ہوگی (آگے بعض خاص کفار کا ذکر ہے یعنی) مجھکو اور اُس شخص کو (اپنے اپنے حال پر) رہنے دو (کہ ہم اُس سے بھگت لیں گے) جس کو میں نے (مال و اولاد سے خالی اور) اکیلا پیدا کیا (جیسا کہ پیدا ہونے کے وقت آدمی کے پاس نہ مال ہوتا ہے اور نہ اولاد اور مراد اس سے ولید ہے جس کا قصہ واقعہ ثانی میں مذکور ہوا ہے) اور اُس کو کثرت سے مال دیا اور پاس رہنے والے بیٹے (دیئے) اور سب طرح کا سامان اُس کے لئے مہیا کر دیا پھر بھی (باوجود اس کے اس مال و اولاد کا شکر بجا نہ لایا کہ ایمان لے آتا بلکہ اس نعمت وافرہ کو براہ کفران و بے قدری قلیل سمجھ کر) اس بات کی ہوس رکھتا ہے کہ (اُس کو) اور زیادہ دوں ہرگز (وہ زیادہ دینے کے قابل) نہیں (کیونکہ) وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے (اور مخالفت کے ساتھ عدم قابلیت ظاہر ہے گو استدراجاً دیدی جاوے لیکن اتفاق سے اُس شخص کی روز نزول آیت سے ظاہراً ہی ترقی بند ہوگئی چنانچہ پھر نہ کوئی اولاد ہوئی اور نہ کچھ مال بڑھا گو ترقی ہونے پر بھی مضمون آیت کا صحیح رہتا کیونکہ مضمون مقصود زجر ہے طمع زیادت بلا مقتضی قابل زجر ہے اور یہ سزائے زجری عدم زیادت تو دنیا میں ہے دنیا میں ہے اور آخرت میں) میں اُس کو عنقریب (یعنی مرنے کے بعد) دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤں گا (حدیث ترمذی میں مرفوعاً ہے کہ صعود دوزخ میں ایک پہاڑ ہے ستر برس میں اُس کی چوٹی پر پہونچے گا پھر وہاں سے گر پڑے گا پھر اسی طرح ہمیشہ چڑھے گا اور گرے گا اور وجہ اس سزا کی وہی عناد ہے جو اوپر مذکور ہے اور آگے بھی اُس کی کچھ تفصیل ہے وہ یہ کہ) اس شخص نے (اس بارہ میں) سوچا (کہ قرآن کی شان میں کیا بات تجویز کروں) پھر (سوچ کر) ایک بات تجویز کی (جس کا بیان آگے آتا ہے) سو اس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی (اور) پھر (کہا) اس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی (یہ تعجب مکرر غایت ذم و استہزاء کے لئے ہے یعنی کیسی بے جوڑ بات تجویز کی جس کا احتمال ہی نہیں ہوسکتا کیونکہ سحر امور عادیہ سے ہے اور ایک حد تک اُس کی قوت ہے اور اُس میں اتنی قوت نہیں کہ جمیع غائبین پر بھی مؤثر ہو جاوے اور ماضین و مستقبلین پر بھی اگر کہا جاوے کہ نہ ماضین کے کلام میں سے کوئی اُس کا مثل پیش کرسکے اور مستقبلین کی نسبت بھی دعویٰ کیا جاوے کہ کوئی اسکے مثل نہیں بنا سکتا اور کاذب کو ایسے دعوے کی اولاً جرأت کہاں پھر آئندہ چل کر بہت جلد اُس کی تکذیب ہو جاتی غرض نہایت مہمل بات تجویز کی) پھر (حاضرین کے چہروں کو) دیکھا (کہ وہ تجویز کی ہوئی بات ان سے کہوں) پھر منہ بنایا (تاکہ دیکھنے والے سمجھیں کہ اس کو قرآن سے بہت کراہت و انقباض ہے) اور زیادہ منہ بنایا پھر منہ پھیرا اور تکبر ظاہر کیا (جیسا عادت ہے کہ جس چیز کو قابل اعراض سمجھتے ہیں اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہی گردن پھیر لیتے ہیں اور اظہار تنفر کرتے ہیں) پھر بولا کہ بس یہ تو جادو ہے (جو اوروں سے) منقول (ہے) بس یہ تو آدمی کا کلام ہے (مطلب یہ کہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ بشر کا کلام ہے جس کو آپ کسی جادوگر سے نقل کر دیتے ہیں یا آپ خود مصنف ہیں لیکن مضامین مدعیان نبوت سابقین سے منقول ہیں اور اسلوب عبارت نعوذ باللہ آپ کے سحر کا اثر ہے۔ آگے اس عناد کی سزا تفصیلاً فرماتے ہیں جیسا اوپر سارہ صعود امیں اجمالاً فرمایا تھا پس عنید امیں جرم کا ذکر اجمالاً اور سقر امیں عقوبت کا ذکر اجمالاً اور انہ فکر عنیدا کی تفصیل ہے اور ساصلیہ۔ ساکر ھقہ کی تفصیل ہے یعنی) میں اس کو جلدی دوزخ میں داخل کروں گا اور تم کو کچھ خبر ہے کہ دوزخ کیسی چیز ہے (مقصود اس سے تہویل ہے وہ ایسی ہے کہ) نہ تو (داخل ہونے کے بعد داخل ہونے والوں کی کوئی چیز جلانے سے) باقی رہنے دیگی اور نہ (داخل ہونے کے قبل جو کفار اُس وقت باہر ہونگے نہ ان میں سے کسی کو بے اپنے اندر لئے ہوئے (چھوڑے گی (اور) وہ جلا کر) بدن کی حیثیت بگاڑ دیگی (اور) اس پر اُنیس فرشتے (جو اُس کے خازن ہیں جن میں ایک مالک ہے مقرر) ہونگے (جو کافروں کو انواع انواع عذاب دیں گے حاصل یہ کہ فرشتے جن کی قوت معلوم ہے باوجود یکہ ان میں کا ایک ہی تمام اہل جہنم کی تعذیب کے لئے بس ہے پھر اُنیس فرشتوں کے مقرر ہونے سے ظاہر ہے کہ عذاب کا بہت ہی اہتمام ہوگا اور نکتہ خاص اُنیس کے عدد میں حقیقۃً اللہ ہی کو معلوم ہے لیکن اوروں نے جو ذکر کیا ہے ان سب میں اقرب وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس حقیر کے قلب میں القاء فرمایا ہے وہ یہ کہ اصل تعذیب کفار کی عقائد حقہ کی مخالفت پر ہے اور عقائد قطعیہ جو عملیات کے متعلق نہیں حسب تفصیل رسالہ فروع الایمان خمسہ ہیں۔ ایمان (۱) لانا اللہ تعالےٰ پر اعتقاداً قدیر کہنا کہ عالم حادث ہے۔ ایمان (۲) لانا فرشتوں پر۔ ایمان (۳) لانا اُس کی سب کتابوں پر۔ ایمان (۴) لانا پیغمبروں پر۔ ایمان (۵) لانا تقدیر پر۔ ایمان (۶) لانا قیامت کے دن پر جنت (۷) کا یقین کرنا۔ دوزخ (۸) کا یقین کرنا۔ باقی ان کی طرف راجع ہیں اور عقائد قطعیہ جو عملیات کے متعلق ہیں دس ہیں پانچ مامورات کے متعلق یعنی ان کے ہم اعتقاد

ملحقات الترجمۃ

۱ قولہ فی بیانہ کشوری کما فی المدارک لوجود المدہ ۱۲

۲ قولہ فی قلبہ تجویزکما فی المدارک قدر فی نفسہ ۱۲

۳ قولہ فی بیں زیادہ کما فی المدارک بسزا دادنی للتقابض والمکلوح ۱۲

اور وہ پانچ امورات جو شعائر اسلام ہیں یہ ہیں تلفظ بالشہادتین - اقامت صلوٰۃ - ایتاء زکوٰۃ - صوم رمضان - حج بیت - اور پانچ منہیات کے متعلق یعنی انکی تحریم کا اعتقاد
اور وہ پانچ منہیات جو کہ آیت امتحان وغیرہ میں مذکور ہیں یہ ہیں تلفظ بکلمہ کفر - سرقہ - زنا - قتل خصوص قتل اولاد - بہتان - عصیان فی المعروف جس میں غیبت و ظلم
و اکل اموال یتامیٰ وغیرہ سب آگیا پس یہ سب عقائد ملا کر انیس ۱۹ ہوئے فاہم ایک ایک عقیدہ کے مقابلہ میں ایک ایک فرشتہ معین ہو اور چونکہ ان سب میں ایک عقیدہ
سب سے بڑا ہے یعنی توحید اس لئے ان فرشتوں میں بھی ایک فرشتہ سب سے بڑا مقرر ہو یعنی مالک واللہ اعلم بامرارہ) اور (اس آیت کا مضمون سنکر جو کفار نے تمسخر کیا
جس کا بیان واقعہ ثالثہ میں ہے اُن پر اگلا مضمون نازل ہوا) کہ ہم نے دوزخ کے کارکن (آدمی نہیں بلکہ) صرف فرشتے بنائے ہیں (جن میں سے ایک ایک فرشتہ میں تمام
جن وانس کی برابر قوت ہے کذا فی الدر مرفوعاً ولفظ لہکنا لہم مثل قوۃ الثقلین) اور ہم نے جو ان کی تعداد (ذکر وحکایت میں) صرف ایسی رکھی ہے جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ
ہو (مراد اس سے شمار انیس کا ہے) تو اس لئے (کہ غایات اس پر مرتب ہوں یعنی) تاکہ اہل کتاب (سننے کے ساتھ) یقین کرلیں اور ایمان والوں کا ایمان
اور بڑھ جاوے اور اہل کتاب اور مؤمنین شک نہ کریں اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں (شک کا) مرض ہے وہ اور کافر لوگ کہنے لگیں کہ اس عجیب مضمون
سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصود ہے (اہل کتاب کے یقین کی دو توجیہ ہوسکتی ہے ایک یہ کہ اُن کی کتاب میں بھی یہ عدد لکھا ہو تو فوراً مان لیں گے اور اگر اب اُنکی کتابوں میں یہ
عدد نہو تو ممکن ہے کہ کتابوں کے ضایع ہونے سے ضائع ہوگیا ہو اور دوسری توجیہ یہ ہوسکتی ہے کہ عدد اُن کی کتاب میں نہو لیکن وہ فرشتوں کی قوت کے
قائل تھے اور نیز بہت سے امور توقیفیہ ان کی کتابوں میں موجود تھے تو اُن کے پاس کوئی بینی انکار نہ تھا پس استیقان سے مراد عدم انکار و عدم استہزاء
ہوگا لیکن ظاہر توجیہ اول ہے - اور اہل ایمان کے ایمان کی زیادت کی بھی دو توجیہ ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ اہل کتاب کے استیقان کو دیکھکر ان کا ایمان کیفاقوی ہو کہ
آپ باوجود عدم اختلاط اہل کتاب کے وحی سابق کی موافق خبر دیتے ہیں ضرور نبی برحق ہیں - دوسری توجیہ یہ کہ جب کوئی مضمون نیا نازل ہوتا تھا اس پر ایمان
لاتے تھے پس ایک فرد تصدیق کی اور بڑھی پس ایمان زائد ہوا اور لایرتاب کو تاکید کے لئے بڑھایا کہ اثبات یقین اور نفی شک دونوں کی تصریح ہو جائے باوجود
باہمی تلازم کے - اور مرض میں دو احتمال ہیں ایک شک کیونکہ ظہور حق کے بعد بعضے جاحد اور منکر ہوتے ہیں بعضے متردد ہوتے ہیں تو اہل مکہ میں بھی ایسے لوگ ہوں گے
دوسرا نفاق تو اس میں پیشین گوئی ہوگی کہ مدینہ میں منافق ہونگے اور انکا یہ قول ہوگا اور مومنین اور اہل کتاب کے اثبات و نفی شک کو جدا جدا اس لئے
فرمایا کہ اہل کتاب کا یقین و نفی شک لغوی ہے اور مومنین کا شرعی آگے فریقین کے حال پر بطور تفریع کے فرماتے ہیں کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے ان ایمان والوں
کو اس باب میں خاص ہدایت کی اور ان کافروں کو اس باب خاص میں گمراہ کیا) اسی طرح اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا گمراہ کردیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت
کردیتا ہے اور (آگے تتمہ مذکور ہے مضمون سابق متعلق عدد دوزخ جہنم کا یعنی یہ انیس ۱۹ فرشتوں کا مقرر ہونا کسی حکمت سے ہے ورنہ) تمہارے رب کے
(ان) لشکروں (کی یعنی فرشتوں کی تعداد اس کثرت سے ہے کہ اس) کو بجز رب کے کوئی نہیں جانتا (اگر وہ چاہتے تو بے انتہا فرشتوں کو خازن بنا دیتے اور اب
بھی گو خازن انیس ہیں مگر اُن کے اور اعوان وانصار بہت کثرت سے ہیں چنانچہ حدیث مسلم میں ہے کہ جہنم اس حال میں حاضر کیا جاویگا کہ اس کے ستر ہزار لگامیں
ہونگی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں) اور جو اصل مقصود ہے جہنم کا حال بیان کرنے سے وہ عدد کی قلت یا کثرت یا تعیین یا انکشاف حکمت
تخصیص یا عدم انکشاف پر موقوف نہیں اور وہ اصل مقصود یہ ہے کہ) دوزخ کا حال بیان کرنا) صرف آدمیوں کی نصیحت کے لئے ہے (تاکہ وہاں کے عذاب
کو سنکر ڈریں اور ایمان لادیں اور یہ مقصود کسی خاص خصوصیات پر موقوف نہیں پس مقتضا عقل کا بھی یہی ہے کہ اصل مقصود کو محفوظ و ملحوظ رکھکر ان بالائی امور کے
درپے نہوں آگے جہنم کی عقوبت کا کسی قدر بیان ہے جس کو ذکر بطریق تبشیر کے اجمال کی تفصیل ہے پس ارشاد ہے کہ بالتحقیق قسم ہے چاند کی اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب
روشن ہو جائے کہ وہ دوزخ بڑی بھاری چیز ہے جو انسان کے لئے بڑا ڈراوا ہے یعنی تم میں جو (خیر کی طرف) آگے کو بڑھے اس کے لئے بھی یا جو (خیر سے) پیچھے کو
ہٹے اس کے لئے بھی (مطلب یہ کہ جمیع مکلفین کے لئے نذیر ہے اور چونکہ عواقب اس انداز کے قیامت میں ظاہر ہوں گے اس لئے قسم ایسی چیزوں کی کھائی گئی جو قیامت کے
بہت ہی مناسب ہے چنانچہ قمر کا اول بڑھنا پھر گھٹنا نمونہ ہے اس عالم کے نشوونما اور پھر اضمحلال وفنا کا یہاں تک کہ چاند کے محاق کی طرح یہ بھی فانی محض ہو جاویگا اسی
طرح اس عالم دنیا کو اس عالم آخرت کے ساتھ اختفاء و انکشاف حقائق میں ایسی نسبت ہے جیسے رات کو دن کے ساتھ پس اس عالم کا ختم ہو جانا مشابہ رات گذر جانے
کے ہے اور اس عالم کا ظہور مشابہ اسفار صبح کے ہے آگے اس کے اور اس کے اہل کے بعض احوال کا بیان ہے یعنی) ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) کے بدلے میں (دوزخ میں)
محبوس ہوگا گرد ہنے والے جس کی تفسیر سورۂ واقعہ میں گذری ہے اور یہاں یہ مقابل اصحاب الشمال کے ہے پس مقربین کو بھی شامل ہے حاصل یہ کہ مومنین اس حبس سے

سورۃ القیٰمۃ مکیۃ وھی اربعون اٰیۃ

مستثنےٰ ہیں) کہ وہ بہشتوں میں ہوں گے (اور) مجرموں (یعنی کفار) کا حال (خود ان کفار ہی سے) پوچھتے ہوں گے (اور کیفیت تکلم کی باوجود تباین دارین کے ان میں گفتگو کیونکر ہوگی سورۂ اعراف آیات ونادی اصحاب الجنۃ ۲ اصحاب النار الخ کی تفسیر میں گذری ہے اور یہ سوال تقریعًا ہوگا حاصل یہ کہ مومنین کفار سے پوچھیں گے کہ تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ غریب کو (جس کا کہ حق واجب تھا) کھانا کھلایا کرتے تھے اور (جو لوگ دین حق کے ابطال کے مشغلہ میں رہتے تھے ان) مشغلہ میں رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی (اس مشغلہ (ابطال دین) میں رہا کرتے تھے اور قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ (اسی حالت میں) ہمکو موت آگئی (اور ہم ان حرکات سے باز نہ آئے یعنی خاتمہ اسی نافرمانی پر ہوا اس وجہ سے ہم دوزخ میں آئے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کفار مکلف بالفروع ہیں سقر میں دو چیزیں ہونگی تعذیب وزیادت تعذیب پس ممکن ہے کہ مجموعۂ اعمال مذکورہ سبب ہو مجموعہ تعذیب وزیادت تعذیب کا اس طرح کہ کفر وتکذیب تو سبب ہو تعذیب کا اور ترک صلوٰۃ وغیرہ سبب ہو زیادت تعذیب کا اور غیر مکلف بالفروع ہونے کے معنے یہ کہے جاویں گے کہ ان فروع پر نفس تعذیب نہوگی اور زیادت تعذیب اس لئے ہو کہ ضمن اصول میں تو آخر ان فروع کے بھی مکلف ہیں پس تکلیف ضمنی سبب ہو جاوے زیادت کا) سو (حالت مذکورہ میں) انکو سفارش کرنیوالوں کی سفارش نفع ندیگی (اور اس عدم نفع کا تحقق عدم شفاعت کے تحقق سے ہوگا یعنی شفاعت ہی نہوگی نقولہ تعالیٰ فما لنا من الشافعین آگے ان کے اعراض پر تفریع ہے کہ جب کفر واعراض کی بدولت انکی یہ گت بننے والی ہے) تو انکو کیا ہوا کہ اس نصیحت (قرآنی) سے روگردانی کرتے ہیں کہ گویا وہ وحشی گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے جا رہے ہیں (اس تشبیہ میں کئی امر کی رعایت ہے اولًا تو گدھا بلادت وحماقت میں مشہور ہے دوسرے اس کو وحشی فرض کیا جس کو گورخر کہتے ہیں کہ وہ بعضے غیر مخوف چیزوں سے بھی طبعًا بدکتا بھاگتا ہے تیسرے شیر سے اس کا ڈرنا فرض کیا کہ اس صورت میں ان کا بھاگنا انتہا درجہ کا ہوگا اور اس بھاگنے کے اسباب میں ایک سبب یہ بھی ہے کہ یہ لوگ اس قرآن کو بزعم خود حجیت میں کافی نہیں سمجھتے) بلکہ ان میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے (آسمانی) نوشتے دیئے جائیں (جیسا دنشور فقاہ سے مروی ہے کہ بعضے کفار نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کا اتباع کریں تو خاص ہمارے نام ایسے نوشتے آئیں جن میں آپ کے اتباع کا حکم لکھا ہوا ھ وہذا کقولہ تعالیٰ حتی تنزل علینا کتابا نقرءہ اور نشور کا بڑھانا توضیح مقصود کے لئے ہے یعنی جیسے معمولی خطوط ہوتے ہیں کہ کھولے جاتے ہیں اور پڑھے جاتے ہیں ایسے ہی نوشتے ہمارے پاس آنے چاہئیں آگے اس بیہودہ درخواست کا رد ہے کہ یہ ہرگز نہیں (ہو سکتا کیونکہ نہ اس کی ضرورت اور نہ ان لوگوں کو اس کی لیاقت اور خصوص اس وجہ سے کہ اس درخواست کا سبب یہ نہیں کہ دل میں ان کا ارادہ ہو کہ اگر ایسا ہوگا تو اتباع کریں گے) بلکہ سبب یہ ہے کہ) یہ لوگ آخرت (کے عذاب) سے نہیں ڈرتے اس لئے حق کی طلب نہیں ہے اور یہ درخواستیں محض تعنت سے ہیں حتی کہ اگر یہ درخواستیں بالفرض پوری بھی ہو جاویں تب بھی یہ لوگ اتباع نہ کریں کقولہ تعالیٰ ولو نزلنا علیك كتابا فی قرطاس فلمسوہ بایدیھم لقال الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین آگے اس کا رد اس پر زجر ہے کہ جب اس درخواست کا بیہودہ ہونا ثابت ہو گیا پس یہ) ہرگز نہیں (ہو سکتا بلکہ) یہ قرآن ہی نصیحت کے لئے کافی ہے سو (اوصحف کی حاجت نہیں) سو (اس حالت میں جس کا جی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے (اور جس کا جی چاہے نہ کرے جبر میں جاوے ہمکو کوئی ضرورت نہیں کہ صحیفے نازل کریں) اور (قرآن کے تذکرہ ہونے میں اس سے شبہ نہ کیا جاوے کہ بعض لوگوں کو اس سے تذکر نہیں ہوتا بات یہ ہے کہ قرآن گو فی نفسہ تذکرہ ہے لیکن) بدون خدا کے چاہے یہ لوگ نصیحت قبول نہیں کریں گے (اور اس نہ چاہنے میں بعضی حکمتیں ہیں لیکن قرآن فی نفسہ تذکرہ ضرور ہے پس اس سے تذکر حاصل کرو اور خدا کی اطاعت کرو کیونکہ) وہی ہے جس (کے عذاب) سے ڈرنا چاہئے اور (وہی ہے) جو (بندوں کے گناہ) معاف کرتا ہے کقولہ تعالیٰ ان ربك لسریع العقاب وانه لغفور رحیم ف ولید بن مغیرہ کو وحید کہنے میں ایک نکتہ کی بھی رعایت ہے وہ قریش میں بوجہ اس کے کہ اس قدر مال اور اولاد کوئی نہ رکھتا تھا وحید مشہور تھا اللہ تعالیٰ نے دوسرے معنے کے اعتبار سے وحید فرمایا جو اس کے عجز ودرماندگی پر دال ہے اور اس قصہ سے قرآن میں تعرض ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ ماسوائے اول کی آیتوں کے بقیہ سورت ابتدائے نبوت سے عرصہ کے بعد نازل ہوئی کیونکہ اس کا یہ قصہ بعد ہی میں ہوا ہے کذا فی روح المعانی پس اتقان میں جو سورہ مدثر کا نزول بعد سورۂ نون اور سورۂ مزمل کے لکھا ہے وہ باعتبار اسی بقیہ کے ہے واللہ اعلم۔

سورۃ القیٰمۃ مکیۃ وایھا تسع وثلثون کذا فی البیضاوی۔

ف قولہ اِذ قبل فما لھم جب کفر واعراض الخ اشارۃ الی توجیہ فاء خالم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر ملامت کرے کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں ہرگز جمع نہ کریں گے ہم ضرور جمع کریں گے ہو کہ ہم اس پر قادر ہیں

اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝

کہ اس کی انگلیوں کی پوریوں تک درست کر دیں۔ بلکہ بعضا آدمی یوں چاہتا ہے کہ اپنی آئندہ زندگی میں بھی فسق و فجور کرتا رہے۔ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئیگا۔ سو جس وقت آنکھیں خیرہ ہو جاویں گی۔ اور چاند بے نور ہو جاویگا

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ۝

اور سورج اور چاند ایک حالت کے ہو جاویں گے اس روز انسان کہیگا اب کدھر بھاگوں ہرگز نہیں کہیں پناہ کی جگہ نہیں اس دن صرف آپ ہی کے رب کے پاس ٹھکانا ہے

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ

اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا ہوا جتلا دیا جاویگا بلکہ انسان خود اپنی حالت پر خوب مطلع ہوگا گو اپنے حیلے پیش لاوے اے پیغمبر آپ قرآن پر

لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے تاکہ آپ اس کو جلدی جلدی لیں ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوا دینا تو جب ہم اس کو پڑھنے لگا کریں تو آپ پڑھنے لگا کیجئے پھر ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان کرا دینا ہاں کوئی ذمہ ہے تمہارے منکر ہو ہرگز ایسا نہیں

الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝

بلکہ تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو بہت سے چہرہ تو اس روز بارونق ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے اور بہت سے چہرہ اس روز بدرونق ہوں گے

ربط سورت سابقہ کے قرب ختم پر ارشاد ہے لا یخافون الاخرۃ اور اس کے کچھ احوال آخرت کے بھی مذکور ہوئے ہیں اس سورت میں آخرت کے احوال کی تفصیل ہے اور بتبعا مقدمہ آخرت یعنی موت کے وقت کا حال بھی اور تقریب بعثت کے لئے ابتدا خلقت کا حال بھی مذکور ہے اور یبنؤ الانسان الخ سے چونکہ حق تعالےٰ کا محصی ہونا باوجود انسان کے محصی نہ ہونے کے ثابت ہوتا ہے اس کے استطرادی مضمون لا تحرک بہ لسانک الخ لایا گیا اور ایت لا تحرک بہ الخ یہ ارتباط مناسب سے ہے جس کی تقریر ترجمہ میں آویگی۔

تفصیل احوال قیامت مع مضامین استطرادیہ نہی از تعجیل بالقرآن و بیت و حالت قرب موت و حالت ابتدائے خلقت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝

اللغات لا وزر فی القاموس معقل۔ مجاز مقصم ۱۲

النحو قادرین حال من ضمیر نجمع المقدار الدلول علیہ بلی ۱۲

البلاغۃ

تو الی ربہا ناظرۃ تقدیم المعمول الاہتمام و المراعاۃ الفاصلۃ و المالان النظر الی اللہ تعالیٰ نیل عظیم ۱۲

الروایات تو تعالیٰ لا تحرک الخ روی عن الصحیحین و الحسن عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعالج من التنزیل شدۃ فکان یحرک بہ لسانہ و شفتیہ مخافۃ ان ینفلت منہ یرید ان یحفظہ فانزل اللہ تعالیٰ لا تحرک بہ لسانک الخ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک اذا اتاہ جبریل علیہ السلام اطرق و فی لفظ استمع فاذا ذہب قراہ کما وعدہ اللہ عزوجل و فیہ من روایۃ الشیخین و جمعہ عثمانہ قال فی بیانہ ثم ان علینا ان نبینہ بلسانک

تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۝ وَقِیْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝

خیال کرے کہ اس کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائیگا۔ ہرگز ایسا نہیں جب جان ہنسلی تک پہونچ جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ کوئی جھاڑنے والا ہے۔ اور یقین کر لیتا ہے کہ یہ مفارقت کا وقت ہے اور ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے

اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَىِٕذِ ۚ الْمَسَاقُ ۝ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ۝ اَوْلٰی لَكَ

اُس روز تیرے رب کی طرف جانا ہوتا ہے تو اُس نے نہ تصدیق کی نہ نماز پڑھی تھی۔ لیکن تکذیب کی تھی اور منہ موڑا تھا پھر ناز کرتا ہوا اپنے گھر چل دیتا تھا۔ تیری کم بختی ہو

فَاَوْلٰی ۝ ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۝ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی ۝ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً

کم بختی آنے والی ہے پھر تیری کم بختی پر کم بختی آنے والی ہے کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یوں ہی مہمل چھوڑ دیا جاوے گا کیا یہ شخص ایک قطرہ منی نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا پھر وہ خون کا لوتھڑا ہو گیا

فَخَلَقَ فَسَوّٰی ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ۝

پھر اللہ تعالےٰ نے بنایا پھر اعضا درست کیے پھر اُس کی دو قسمیں کر دیں مرد اور عورت کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مُردوں کو زندہ کر دے

نَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۝ وَقِیْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَىِٕذِ ۚ الْمَسَاقُ ۝ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ۝ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۝ ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۝ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی ۝ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ۝

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر ملامت کرے یعنی نیکی کر کے یہ کہے کہ میں نے کیا کیا ہے اس میں اخلاص نہ تھا ہمیں فلانی خرابی رہ گئی تھی اور گناہ ہو جاوے تو بہت ہی نادم ہو کذا فی الدر المنثور عن ابن عباس والحسن پس اس معنی کے اعتبار سے نفس مطمئنہ کو بھی شامل ہے اور جواب قسم محذوف ہے یعنی تم ضرور مبعوث ہو گے اور ان دونوں قسموں کا مناسب مقام ہونا ظاہر ہے قیامت کا اس لئے کہ وہ ظرف بعث ہے اور نفس لوامہ کا اس لئے کہ ایسا نفس مصدق ہوتا ہے بعث کا۔ آگے منکرین بعث پر رد ہے یعنی) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں ہرگز جمع نہ کرینگے انسان سے مراد کافر اور ہڈیوں کی تخصیص اس لئے کہ اصل عماد بدن یہی ہیں آگے اس انکار کا جواب ہے یعنی) ہم ضرور جمع کریں گے (اور یہ جمع کرنا ہم کو کچھ دشوار نہیں) کیونکہ ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پوریوں تک درست کر دیں (پوریوں کی تخصیص ذکری دو وجہ سے ہے ایک یہ کہ یہ اطراف بدن ہیں اور تکمیل ہر شے کے بننے کی اس کے اطراف پر ہوتی ہے چنانچہ ہمارے محاورہ میں بھی ایسے موقع پر بولتے ہیں کہ میرے پور پور میں درد ہے یعنی تمام بدن میں۔ دوسرے یہ کہ پوریوں میں باوجود چھوٹی ہونے کے صنعت کی رعایت زیادہ ہے اور عادۃً یہ زیادہ دشوار ہے پس جو اس پر قادر ہوگا وہ آسان پر بدرجہ اولیٰ قادر ہوگا لیکن بعضا آدمی قدرت الٰہیہ میں غور نہیں کرتا اور قیامت کا قائل نہیں ہوتا) بلکہ (ایسا) بعضا آدمی (قیامت کا منکر ہو کر) یوں (چاہتا ہے کہ اپنی آئندہ زندگی میں بھی (بے خوف خطر ہو کر) فسق و فجور کرتا رہے (اس لئے بطور انکار کے) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئیگا (یعنی چونکہ اپنی تمام عمر معاصی و شہوات میں گذارنے کا عازم ہے اس لئے اس کو طلب حق کی نوبت ہی نہیں آتی کہ قیامت کا ہونا اس کو ثابت ہو اس لئے انکار پر مصر ہے اور انکار اپوچھتا ہے کہ کب آئیگی) سو جب وقت (مارے حیرت کے) آنکھیں خیرہ ہو جاوینگی (اور وجہ اس حیرت کی یہ ہوگی کہ جن امور کی تکذیب کرتا تھا وہ دفعتاً نظر آجاوینگے کذا فی الجلالین) اور چاند بے نور ہو جاویگا اور (چاند کی کیا تخصیص ہو بلکہ) سورج اور چاند (دونوں) ایک حالت کے ہو جاویں گے (یعنی دونوں بے نور ہو جاویں گے جیسا حدیث بخاری میں آیا ہے تکوران ومعنی کورت قال ابن عباس اظلمت، واما فی الدر المنثور سورۃ التکویر اور چاند کو جدا بیان کرنا شاید اس لئے ہو کہ عرب کو بوجہ حساب رکھنے کے اس کا حال دیکھنے کا زیادہ اہتمام تھا) اس روز انسان کہیگا کہ اب کدھر بھاگوں (ارشاد ہوتا ہے کہ) ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں (ہوگا کیونکہ) کہیں پناہ کی جگہ نہیں (ہوگی) اس دن صرف آپ ہی کے رب کے پاس ٹھکانا (جانے کا) ہے (پھر خواہ جنت میں بھیجیں یا دوزخ میں اور رب کے سامنے جانے کیوقت) اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا ہوا جتلا دیا جاویگا (اور انسان کا اپنے اعمال سے آگاہ ہونا کچھ اس جتلانے پر موقوف نہ ہوگا (بلکہ انسان خود اپنی حالت پر (بوجہ انکشاف ضروری کے) خوب مطلع ہوگا گو (باقتضائے طبیعت اس وقت بھی) اپنے حیلے (حوالے) پیش لاوے (جیسے کفار کہیں گے واللہ ربنا ما کنا مشرکین مگر دل میں خود بھی جانیں گے کہ ہم جھوٹے ہیں غرض انسان اپنے سب حال کو خوب جانتا ہوگا اس لئے جتلانا اعلام کیلئے نہ ہوگا بلکہ

اللغات قولہ اولیٰ مر تحقیقہ فی سورۃ محمد قولہ فاولیٰ لہم ۱۲ النحو قولہ اذا بلغت مقدم جزاؤہ لے تراقی دل علیہ قولہ یومئذ الساق ۱۲ البلانۃ قولہ ثم ذہب ثم للاستبعاد ان مقتضی العصیان الاسراع فی الانتہاء

(اتمام محبت و قطع جواب کے لئے ہوگا اور) اے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم ینبؤا ربک الانسان سے دو مضمون مستفاد ہوئے ایک یہ کہ اللہ تعالے تمام غیار کے عالم اور محیط ہیں دوسرا یہ کہ حق تعالے کی عادت ہے کہ جب حکمت مقتضی ہوتی ہے تو علوم غائبہ کو ذہن مخلوق میں حاضر کر دیتا ہے گو ان علوم غائبہ کا حاضر ہو جانا خلاف عادت طبعی ہو جیسا کہ قیامت میں اس کا وقوع ہوگا جب بات ہے تو آپ وحی کے نزول کے وقت جیسا کہ اب تک آپ کی عادت ہے اس قدر مشقت کہ محنتے ہیں ہیں پڑتے ہی ہیں بیان بھی رکھتے ہیں محض اس احتمال سے کیوں برداشت کرتے ہیں کہ شاید کچھ مضمون میرے ذہن سے نکل جائے کیونکہ جب ہم نے آپ کو نبی بنایا ہے اور آپ سے تبلیغ کا کام لینا ہے تو یہاں مقتضائے حکمت یہی ہوگا کہ وہ مضامین آپ کے ذہن میں حاضر رکھے جائیں اور ہمارا محفی ہونا تو ظاہر ہی ہے اس لئے آپ یہ مشقت برداشت نہ کیا کیجئے اور جب وحی نازل ہوا کرے تو آپ (قبل وحی کے ختم ہو چکنے کے) قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے تاکہ اس کو جلدی جلدی لیں (کیونکہ) ہمارے ذمہ ہے (آپ کے قلب میں) اس کا جمع کر دینا اور (آپ کی زبان سے) اس کا پڑھوا دینا (جب یہ ہمارے ذمہ ہے) تو جب ہم اس کو پڑھنے لگا کریں (یعنی ہمارا فرشتہ پڑھنے لگا کرے) تو آپ (اپنے ذہن سے اور فکر سے ہمہ تن) اس کے تابع ہو جایا کیجئے (یعنی ادھر ہی متوجہ ہو جایا کیجئے اور اس کے دوہرانے میں مشغول نہ ہوا کیجئے کقولہ تعالیٰ ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ الخ پھر (آپ کی زبان سے لوگوں کے سامنے) اس کا بیان کرا دینا (بھی ہمارے ذمہ ہے (یعنی آپ کو یاد کرا دینا اور آپ کی زبان پر جاری کرا دینا پھر تبلیغ کے وقت بھی اس کا یاد رکھوانا اور لوگوں کے سامنے پڑھوا دینا یہ سب ہمارے ذمہ ہے اور یہ مضمون استطراداً آگیا تھا آگے پھر عود ہے خطاب منکرین کی طرف یعنی) اے منکرو (انسان کا اعمال متقدمہ و متاخرہ پر مطلع کیا جانا قیامت میں ضرور ہے اور جیسا تم سمجھ رہے ہو کہ قیامت ہوگی ہرگز ایسا نہیں (اور نہ تمہارے پاس اس نفی کی کوئی دلیل ہے) بلکہ (صرف بات یہ ہے کہ) تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور (اس کی محبت میں مہمک ہو کر) آخرت سے غافل ہو اور غفلت کے سبب اس کو چھوڑ بیٹھے ہو (پس بنا تمہاری اس نفی کی محض فاسد ہے سو قیامت ضرور ہوگی اور ہر ایک کو اس کے اعمال پر مطلع کر کے ان اعمال کے مناسب جزا ملیگی جس کی تفصیل یہ ہے کہ) بہت سے چہرے اس روز بارونق ہونگے (اور) اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے (جیسا احادیث کثیرہ صحیحہ صریحہ میں یہ مضمون آیا ہے۔ یہ تو مومنین کا حال ہوا) اور بہت سے چہرے اس روز بدرونق ہوں گے (اور وہ لوگ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جاوے گا (یعنی اس کو عذاب شدید ہوگا۔ آگے جب عاجلہ پر زجر ہے کہ تم جو دنیا کو محبوب اور آخرت کو متروک ہونے کے قابل سمجھ رہے ہو ہرگز ایسا نہیں (کیونکہ دنیا سے ایک روز مفارقت ہونے والی ہے اور آخیر کو آخرت میں جانا ہے جس کا بیان یہ ہے کہ (جب جان ہنسلی تک پہونچ جاتی ہے اور (نہایت حسرت سے اس وقت کہا جاتا ہے جس کو بعض کہتے ہیں) کہ (ارے) کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہی ہے (مراد مطلق معالج ہے چونکہ عرب میں جہاڑ پھونک کا زیادہ چرچا تھا اس لئے تعبیر کیا) اور (اس وقت وہ (مرد) یقین کر لیتا ہے کہ یہ مفارقت (دنیا) کا وقت ہے اور (شدت سکرات موت سے) ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے (مراد اس سے ظہور آثار سکرات موت ہے کچھ تخصیص التفات کی نہیں اس کا ذکر تمثیلاً ہے۔ جب یہ حالتیں پیش آتی ہیں تو اے شخص اس روز تیرے رب کی طرف جانا ہوتا ہے پس اس حالت میں جب عاجلہ و ترک آخرت کس درجہ نادانی ہے پھر خدا کے پاس پہونچنے کے بعد اگر وہ کافر ہے تو اس کا برا حال ہوگا کیونکہ) اس نے نہ تو (خدا اور رسول کی) تصدیق کی تھی اور نہ نماز پڑھی تھی لیکن (خدا اور رسول کی) تکذیب کی تھی اور (احکام سے) منہ موڑا تھا پھر (اس پر طرہ یہ کہ داہی حق ہو منہ موڑ کر اس پر افتخار اور ناز کرتا ہوا اپنے گھر چل دیتا تھا مطلب یہ کہ اول تو کفر و عصیان پھر اس پر ندامت نہیں بلکہ اور الٹا فخر کرتا تھا کہ ہم نے اس طرح حق کو رد کیا اور باطل پر جمے رہے اور پھر اس کے بعد حق نہیں بلکہ اپنے خدم و حشم میں جا کر اور زیادہ مغرور اور غافل ہو جاتا تھا۔ آگے اس کافر کی بدحالی کا بیان ہے کہ ایسے شخص سے کہا جاوے گا کہ) تیری کمبختی پر کمبختی آنیوالی ہے پھر (مکرر سن لے کہ) تیری کمبختی پر کمبختی آنیوالی ہے (تکریر مفرد سے زیادت کمیت مستفاد ہوئی اور تکریر مجموع سے زیادہ کیفیت اور چونکہ وقوع جزائے مذکور موقوف ہے دو امر پر ایک انسان کا مکلف ہونا دوسرے اس کا مبعوث ہونا جس کے امکان میں ان کو کلام تھا اس لئے آگے دونوں مضمون ہیں یعنی) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یوں ہی مہمل چھوڑ دیا جاوے گا (نہ اس پر امر و نہی متوجہ ہوگا اور نہ اس سے حساب کتاب ہوگا بلکہ مکلف ہونا ہی یقینی ہے اور اس پر باز پرس ہونا ہی یقینی۔ اور یہ جو بعث کو مستحیل سمجھتا ہے یہ بھی اس کی حماقت ہے کیا یہ شخص (ابتداء میں محض) ایک قطرہ منی نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا پھر وہ خون کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ تعالے نے (اس کو انسان) بنایا پھر اعضاء درست کئے پھر اس (انسان) کی دو قسمیں کر دیں مرد اور عورت (اور یہ فا تفسیر یہ ہے تو کیا وہ (خدا جس نے ابتداء میں اپنی قدرت سے یہ سب کچھ کیا) اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ (قیامت میں) مردوں کو زندہ کر دے (حالانکہ اعادہ جون ہے ابدار سے پس مقدمات جازاۃ کے اثبات سے مجازاۃ کا اثبات ہو گیا) +

سورۃ الدھر مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی احدی وثلثون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے پایاں نہایت رحم والے ہیں

ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ۝ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ

بے شک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے جس میں وہ کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا ہم نے اس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا اس طور پر کہ ہم اس کو مکلف بنائیں

نَّبْتَلِیْہِ فَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝ اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا ۝ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا

تو ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنایا ہم نے اس کو رستہ بتلایا یا تو وہ شکر گذار ہو گیا یا ناشکرا ہو گیا ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں

وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا ۝ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا

اور طوق اور آتش سوزاں تیار کر رکھی ہیں۔ جو نیک ہیں وہ ایسے جام شراب سے پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمے سے جس سے خدا کے خاص بندے پئیں گے جس کو وہ

تَفْجِیْرًا ۝ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا ۝ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا

بہا کر لیجائیں گے۔ وہ لوگ واجبات کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی اور وہ لوگ خدا کی محبت سے غریب یتیم اور قیدی کو

وَّاَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا

کھانا کھلاتے ہیں ہم تم کو محض خدا کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

فَوَقٰىھُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَقّٰىھُمْ نَضْرَۃً وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰىھُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّۃً وَّحَرِیْرًا ۝ مُّتَّکِئِیْنَ فِیْھَا عَلَی

سو اللہ تعالیٰ اُن کو اُس دن کی سختی سے محفوظ رکھیگا اور اُن کو تازگی اور خوشی عطا فرماویگا اور اُن کی سچائی کے بدلہ میں اُن کو جنت اور ریشمی لباس دیگا اس حالت میں کہ وہ وہاں مسہریوں پر

الْاَرَآئِکِ لَا یَرَوْنَ فِیْھَا شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا ۝ وَدَانِیَۃً عَلَیْھِمْ ظِلٰلُھَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُھَا تَذْلِیْلًا ۝

تکیہ لگائے ہونگے نہ وہاں تپش پاویں گے اور نہ جاڑا۔ اور یہ حالت ہوگی کہ درختوں کے سائے اُن پر جھکے ہونگے اور اُن کے پھل اُن کے اختیار میں ہونگے۔

سورۃ الانسان مکیۃ وایھا احدی وثلثون کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ میں زیادہ مجازاۃ کا اثبات تھا اور یہاں مجازاۃ کی تفصیل ہے جس میں غالب شاید ترغیب کے لئے جزائے ایمان ہے اور اول اور اخیر میں کچھ اسکا امکان واثبات ہے اُسی کے ساتھ انسان کا مکلف ہونا بھی ارشاد ہوا اور چونکہ کفار کے انکار مجازاۃ سے آپکو حزن ہوتا تھا اس لئے درمیان میں فانحن نزلنا سے آپکا تسلیہ ہے۔

مقدوریت ومکلفیت انسان وتفصیل مجازاۃ بر کفر وایمان وتسلیہ صاحب فرقان ووقوع بعث بعد الامکان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا ۝ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلنٰہ سمیعا بصیرا ۝ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرا واما کفورا ۝ انا اعتدنا للکٰفرین سلٰسلا واغلٰلا وسعیرا ۝ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا ۝ عینا یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرا ۝ یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا ۝ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا ۝ انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا ۝ انا نخاف من ربنا یوما عبوسا قمطریرا ۝ فوقٰھم اللہ شر ذلک الیوم ولقٰھم نضرۃ وسرورا ۝ وجزٰھم بما صبروا جنۃ وحریرا ۝ متکئین فیھا علی الارائک لا یرون فیھا شمسا ولا زمھریرا ۝ ودانیۃ علیھم ظلٰلھا وذللت قطوفھا تذلیلا ۝

اللغات قولہ حین ای قدر ما من وقت محدود والدھر مرفوت غیر محدود والزمان یعمھما اھ اطلاق جمیع شیخ کسبب لاسباب او شیخ کشہید واشہاد ونفع صفۃ للمفرد لان المراد بالنطفۃ ماء الرجل والمراۃ او باعتبار الاجزاء المختلفۃ فیھا قطریرا شدیدا العبوس ۱۲

النحو نبتلیہ حال مقدرۃ قولہ اما شاکرا واما کفورا حالان من مفعول ھدینا واما للتنصیص علیہ علی خلاف الذوات والصفات ای ھدیناہ السبیل متصوبا بایھما قولہ عینا بدل من محل من کاس لان محلہ نصب او تمییز حال من ہم فی جزائہم والعامل جزی کما یرون حال ثانیۃ ودانیۃ عطف علی الجملۃ وما بعدھا حالہا ۱۲

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ

اور اُن کے پاس چاندی کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہونگے وہ شیشے چاندی کے ہونگے جن کو بھرنے والوں نے مناسب اندازے سے بھرا ہوگا۔ اور وہاں اُن کو

فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ

ایسا جام شراب پلایا جاویگا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمے کا جو وہاں ہوگا جس کا نام سلسبیل ہوگا اور اُن کے پاس ایسے لڑکے آمد رفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ اے مخاطب اگر تو اُنکو

حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ

تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں اور اے مخاطب اگر تو اُس جگہ کو دیکھے تو تجکو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھلائی دے۔ اُن جنتیوں پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہونگے اور موٹے ریشم کے کپڑے ہونگے

وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ ع

اور اُن کو چاندی کے کنگن پہنائے جاویں گے اور اُن کا رب اُن کو پاکیزہ شراب پینے کو دیگا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش مقبول ہوئی۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ

ہم نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے اُتارا ہے سو آپ اپنے پروردگار کے حکم پر مستقل رہئے اور ان میں سے کسی فاسق یا کافر کے کہنے میں نہ آیئے اور اپنے پروردگار کا

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ

صبح وشام نام لیا کیجئے اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی اُس کو سجدہ کیا کیجئے اور رات کے بڑے حصہ میں اُس کی تسبیح کیا کیجئے یہ لوگ دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے اپنے بھاری دن کو

يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ

جھوڑ بیٹھے ہیں ہم ہی نے ان کو پیدا کیا اور ہم ہی نے اُن کے جوڑ بند مضبوط کئے اور جب ہم چاہیں ان ہی جیسے لوگ ان کی جگہ بدل دیں یہ نصیحت ہے

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

سو جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرے اور بدون خدا کے چاہے تم لوگ کوئی بات چاہ نہیں سکتے خدا تعالیٰ بڑا علم والا اور حکمت والا ہے وہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں

فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ع

داخل کرلیتا ہے اور ظالموں کے لئے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ ع اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ع

اللغات قولہ سلسبیلا فی الروح عن الزجاج ماکان من الشراب غایۃ فی السلاسۃ وسہولۃ الانحدار من السلق قولہ تعالیٰ علیہم قولہم قولہ وہاء ھو ای اما ہم ھو فی القاموس مفاصلہم ۱۲

النحو قدروھا الضمیر لے الطائفین المدلول علیہ بقولہ یطاف علیہم ۱۲

البلاغۃ قولہ طہورا مصدر بمعنی الطاہر وصف بہ مبالغۃ اثما او کفورا المقصود واحد منہما اطاعۃ کل واحد منہما۔ قیل کیف وذکر کلیہم کفرۃ واجیب بان التقسیم باعتبار ما یعنوان الیہ من الکفر والاثم المقابل لما باعتبار الذات حتی یکون بعضہم آثما وبعضہم کفورا ۱۲

بیشک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے جس میں وہ کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا یعنی انسان نہ تھا بلکہ نطفہ تھا اور اُس سے قبل غذا اور اُس سے قبل جماد تھا) ہم نے اُس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا (یعنی مرد اور عورت دونوں کے نطفہ سے کیونکہ عورت کی منی بھی اندر ہی اندر عورت کے رحم میں گرتی ہے پھر کبھی نم رحم سے خارج ہو کر ضائع ہو جاتی ہے اور کبھی اندر رہ جاتی ہے اور مخلوط کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ اجزاء مختلفہ سے مرکب ہے چنانچہ ترکیب منی کی اجزاء مختلفہ سے ظاہر ہے غرض ہم نے اُس کو ایسے نطفہ سے پیدا کیا) اس طور پر کہ ہم اُس کو مکلف بنائیں تو (اسی واسطے) ہم نے اُس کو سنتا دیکھتا (سمجھتا) بنایا (اور چونکہ محاورہ میں سمیع و بصیر استعمالاً مخصوص ہے عاقل کے ساتھ اس لئے عقل دینے کی جو کہ مدار ہے مکلف ہونے کا تصریح نہیں فرمائی گئی مگر مراد وہ ہے مطلب یہ کہ ہم نے ایسی ہیأت و صفات کے ساتھ پیدا کیا کہ اُس میں مکلف بننے کی قابلیت ہو اس کے بعد جب مکلف ہونے کا وقت آگیا تو) ہم نے اُس کو بھلائی برائی پر مطلع کر کے (رستہ بتلایا (یعنی احکام کا مخاطب بنایا پھر) یا تو وہ شکر گذار (اور مؤمن) ہو گیا یا ناشکر (اور کافر) ہو گیا (یعنی جس رستہ پر چلنے کو اُس کو کہا تھا جو اُس پر چلا وہ مؤمن ہو گیا جو بالکل نہ چلا کافر ہو گیا۔ آگے فریقین کی جزا کا ذکر ہے کہ) ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور آتش سوزاں تیار کر رکھی ہیں (اور جو نیک (لوگ) ہیں وہ ایسے جام شراب سے (شرابیں) پیویں گے جس میں کافور کی آمیزش ہو گی یعنی ایسے چشمے سے (پیویں گے) جس سے خدا کے خاص بندے پئیں گے (اور) جس کو وہ (خاص بندے جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے (اور یہ بہشتیوں کی ایک کرامت ہو گی کہ انہا جنت ان کے تابع ہو گی جیسا در منثور میں ابن شوذب سے مروی ہے کہ جنتیوں کے ہاتھ میں سونے کی چھڑیاں ہونگی وہ چھڑیوں سے جس طرف اشارہ کر دیں گے نہریں اُسی طرف چلنے لگیں گی اور یہ کافور دُنیا کا کافور نہیں ہے بلکہ جنت کا کافور ہے جو سپیدی اور خنکی اور تفریح و تقویت دل و دماغ میں اس کا مشارک ہے شراب میں خاص کیفیات حاصل کرنے کے لئے عادت ہے بعض مناسب چیزوں کے ملانے کی پس وہاں اُس کاس میں کافور ملایا جاوے گا اور وہ جام شراب ایسے چشمے سے بھرا جاوے گا جس سے مقرب بندے پیویں گے تو ظاہر ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کا ہو گا سو اس سے ابرار کی بشارت میں تقویت ہو گئی اور اگر ابرار و عباد الرحمٰن کا مصداق ایک ہو تو دو جگہ بیان کرنے سے جدا جدا مقصود ہے ایک جگہ اُس کی آمیزش بتلانا ہے دوسری جگہ اس کا شیریں و سخر ہونا کہ اسباب عیش کی کثرت و عظمت الذاتی العیش ہے۔ آگے اُن ابرار کی صفات مذکور ہیں کہ) وہ لوگ واجبات کو پورا کرتے ہیں اور (اور ابھی کرتے ہیں خلوص سے کیونکہ وہ) ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہو گی (یعنی سب پر کم و بیش اس کی سختی کا اثر ہو گا مراد قیامت کا دن ہے الا من شاء اللہ تعالیٰ اور وہ لوگ ایسے مخلص ہیں کہ عبادات مالیہ میں بھی جس میں غلط اخلاص کم ہوتا ہے کمال درجہ کا اخلاص رکھتے ہیں چنانچہ) وہ لوگ (محض) خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (قیدی اگر مظلوم ہو کر ظلماً قید کر دیا گیا تب تو اُس کی اعانت کا مستحسن ہونا ظاہر ہے اور اگر ظالم ہے کہ جزاء ظلم میں قید ہوا ہے تو شدت حاجت کے وقت اُس کا اطعام بھی مستحسن ہے اور وہ لوگ کھانا کھلا کر زبان سے یا دل سے یوں کہتے ہیں کہ) ہم تم کو محض خدا کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے (اس کا فعلی) بدلہ چاہیں اور نہ (اس کا قولی) شکریہ (چاہیں اور ہم خدا کی رضامندی کے لئے اس واسطے تم کو کھانا کھلاتے ہیں کہ) ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں (تو امید رکھتے ہیں کہ ان اعمال مقترنہ بالاخلاص کی بدولت اُس دن کی تلخی اور سختی سے محفوظ رہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ خوف آخرت سے کوئی کام کرنا خلاف اخلاص اور ابتغاء مرضاۃ کے نہیں ہے) سو اللہ تعالیٰ اُن کو (اس طاعت و اخلاص کی برکت سے) اُس دن کی سختی سے محفوظ رکھیگا اور اُن کو تازگی اور خوشی عطا فرماوے گا (یعنی چہروں پر تازگی اور قلوب میں خوشی دے گا) اور اُن کے (استقامت فی الدین) کے بدلہ میں اُن کو جنت اور ریشمی لباس دے گا اس حالت میں کہ وہ وہاں (جنت میں) مسہریوں پر آرام و عزت سے تکیہ لگائے ہونگے (اور نہ وہاں تپش (اور گرمی) پاویں گے اور نہ جاڑا (بلکہ فرحت بخش اعتدال ہو گا) اور یہ حالت ہو گی کہ (وہاں کے یعنی جنت کے) درختوں کے سائے اُن (بہشتیوں) پر جھکے ہوں گے (یعنی قریب ہوں گے اور سایہ اسباب تنعم سے ہے اور اسباب تنعم کا قرب خود موجب مزید تنعم ہے اور سایہ سے آفتاب کا ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ دوسرے اجسام نورانیہ سے بھی ظل حاصل ہو سکتا ہے اور فائدہ سایہ کا فالمقصود تفنن ہے اسباب عیش کا کیونکہ ہر شئے میں جمالذت ہے) اور اُن کے میوے اُن کے اختیار میں ہوں گے (کہ ہر وقت ہر طرح بلا مشقت لے سکیں گے) اور اُن کے پاس (کھانے پینے کی چیزیں پہونچانے کے لئے) چاندی کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے (اور) وہ شیشے چاندی کے ہونگے جن کو بھرنے والوں نے مناسب اندازہ سے بھرا ہو گا (یعنی اُس میں مشروب ایسی اندازہ سے بھرا ہو گا کہ نہ اُس وقت کی خواہش میں کمی رہے اور نہ اُس سے بچے کہ دونوں میں بے لطفی ہوتی ہے اور چاندی کے شیشے بہ معنی کہ سفیدی تو چاندی کی سی ہو گی اور شفافی شیشہ کی سی اور دُنیا کی چاندی میں آر پار نظر نہیں آتا اور شیشہ میں یہاں ایسی سفیدی نہیں ہوتی پس یہ ایک عجیب چیز ہو گی) اور ان کو

اُن کو (علاوہ جام شراب مذکور بالا کے جس میں کافور کی آمیزش تھی اور یہی) ایسا جام شراب پلایا جاوے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی (کہ انعاش حرارت عزیزی اور منہ کا مزہ بدلنے کے لئے شراب میں اس کو بھی ملاتے تھے) یعنی ایسے چشمے سے اُن کو پلایا جاوے گا) جو وہاں ہوگا جس کا نام (وہاں) سلسبیل (مشہور) ہوگا (مجموعہ مقام بالا اور مقام ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ چشمہ مذکورہ بالا کی شراب میں آمیزش کافور کی ہوگی اور اس چشمہ مذکورہ مابعد کی شراب میں آمیزش زنجبیل کی ہوگی واللہ اعلم بالسرارہ) اور اُن کے پاس (یہ چیزیں لے کر) ایسے لڑکے آمد و رفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے (اور اس قدر حسین ہیں کہ) اے مخاطب اگر تو اُن کو (چلتے پھرتے) دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں (موتی سے تو تشبیہ صفائی اور اشراق میں اور بکھرے ہوئے کا وصف اُن کے چلنے پھرنے کے لحاظ سے جیسے بکھرے موتی منتشر ہو کر کوئی اِدھر جا رہا ہو کوئی اُدھر جا رہا ہو اور یہ اعلیٰ درجہ کی تشبیہ ہے) اور (اُن مذکورہ اسباب تنعم میں انحصار نہیں بلکہ وہاں اور بھی ہر سامان اس قسم اور نعمت کے ساتھ ہوگا کہ) اے مخاطب اگر تو اُس جگہ کو دیکھے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھلائی دے (اور) اُن جنتیوں پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی (کیونکہ ہر لباس میں جُدا لطف ہے) اور اُن کو چاندی کے کنگن پہنائے جاویں گے (اس سعادت میں بہن جگہ چاندی کے سامان کا ذکر آیا ہے اور دوسری آیات میں سونے کا مگر دونوں میں تعارض نہیں کیونکہ دونوں طرح کا سامان ہوگا اور حکمت اس کی وہی تفنن طبائع و تنعمات کا ہے اور یہ شبہہ کہ مردوں کو زیور معیوب ہے اس لئے ممنوع ہے کہ ہر موطن کا مقتضا جدا ہے یہاں عیب ہونا وہاں عیب ہونے کو مستلزم نہیں) اور اُن کا رب (جو اُن کو شراب پینے کو دیگا جس کا اوپر ذکر آیا ہے یشربون من کاس ویسقون فیھا کما سلاسلا ان الکاس ھو القدح اذا کان فیہ الشراب تو وہ مثل شراب دنیا کے ناپاک اور مزیل عقل و موجب خمار نہ ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ اُن کو پاکیزہ شراب پینے کو دیگا جس میں نہ نجاست ہوگی نہ کدورت وہذا کقولہ تعالیٰ لا یصدعون عنھا ولا ینزفون اور تین جگہ جو سورت میں ذکر شراب کا آیا ہے ہر جگہ غرض جدا ہے جیسا تقریر ترجمہ سے واضح ہے پھر اول میں یشربون ہے دوسری جگہ یسقون جو زیادت اکرام پر دال ہے تیسری جگہ سقاھم ربھم میں نہایت ہی تشریف ہے پس تکرار کا شائبہ نہ رہا۔ اور ان سب نعمتوں کو دیکر اہل جنت سے مسرت روحانی بڑھانے کے لئے کہا جاوے گا کہ یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (جو دُنیا میں کرتے تھے) مقبول ہوئی (آگے مجموعہ فکر جزائے فریقین کے بعد بطور تفریع معنوی کے آپکا تسلیہ ہے یعنی ان مخالفین کی سزا آپ نے سُن لی پس آپ ان کی مخالفت سے غم نہ کیجئے اور اپنی طاعت لازمہ اور متعدیہ میں لگے رہئے کہ علاوہ طاعت ہونے کے اس میں قلب کی بھی تقویت ہے اور بیان اُس طاعت کا یہ ہے کہ) ہم نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا ہے (تاکہ تھوڑا تھوڑا لوگوں کو پہونچاتے رہیں اور اُن کو ابتداءً بآسانی ہدایت ہو کذا فی الآخر ہی کا الا سواء من قولہ تعالیٰ وقرآنا فرقناہ الخ) سو آپ اپنے پروردگار کے حکم پر (کہ اُس میں تبلیغ بھی داخل ہی) مستقل رہئے اور ان میں سے کسی فاسق یا کافر کے کہنے میں نہ آیئے (یعنی یہ جو تبلیغ سے منع کرتے ہیں کما فی الدر المنثور سورۃ الکافرین اس کی موافقت نہ کیجئے مقصود اس سے اظہار اہتمام شان تبلیغ ہے گو احتمال موافقت بالیقین منعدم ہو یہ تو عبادت متعدیہ کا امر ہوا) اور (آگے عبادت لازمہ کا امر ہے یعنی) اپنے پروردگار کا صبح و شام نام لیا کیجئے اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی اُس کو سجدہ کیا کیجئے (یعنی نماز فرض پڑھا کیجئے) اور رات کے بڑے حصہ میں اُس کی تسبیح (و تقدیس) کیا کیجئے (مراد اس سے تہجد ہے علاوہ فرائض کے اور آگے تقویت تسلیہ کے ایک اور مضمون ہے جس میں کفار کی مذمت بھی ہے یعنی ان لوگوں کی مخالفت کی اصل وجہ آپ کے ساتھ یہ ہے کہ) یہ لوگ دُنیا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے (کے زمانہ) ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں (پس حبِ دنیا نے انہ باکر رکھا ہے اس لئے حق سُننے والے سے بغض رکھتے ہیں اور یوم ثقیل کا ذکر سُن کر چونکہ مظنہ اُن کے انکار کا تھا اس لئے آگے اُس یوم ثقیل کے استبعاد کو دفع فرماتے ہیں یعنی) ہم ہی نے اِن کو پیدا کیا اور ہم ہی نے اِن کے جوڑ بند مضبوط کئے اور (نیز) جب ہم چاہیں ان ہی جیسے لوگ ان کی جگہ بدل دیں (اور امر اوّل تو مشاہد ہے اور دوسرا امر اوفی تتبیہ سے معلوم ہو سکتا ہے پس دونوں امروں سے قدرت آلہیہ ظاہر ہے پھر بعث ہی میں کون بات زیادہ مشکل ہے کہ اُس پر قدرت نہ ہو۔ آگے ان تمام مضامین سابقہ کو ذکر جزاء و استدلال علی القدرت پر بطور تفریع کے فرماتے ہیں کہ) یہ (سب جو مذکور ہوا کافی نصیحت ہے سو جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرے (و قد مر فی المزمل) اور (قرآن کے تذکرہ ہونے میں اس سے شبہہ نہ کیا جاوے کہ بعض کو اس سے تذکر نہیں ہوتا بات یہ ہے کہ قرآن فی نفسہ تذکرہ کافی ہے لیکن) بدون خدا کے چاہے تم لوگ کوئی بات چاہ نہیں سکتے (اور بعض لوگوں کے لئے خدا کے نہ چاہنے میں بعض حکمتیں ہوتی ہیں کیونکہ) خدا تعالیٰ بڑا علم والا اور حکمت والا ہے وہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور (جس کو چاہے کفر اور ظلم میں مبتلا رکھتا ہے پھر ظالموں کے لئے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے)

سورۃ المرسلٰت مکیۃ وایھا خمسون کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ میں قیامت کا وقوع اور تفصیل اسباب و کیفیات مجازاۃ مذکور تھی اس سورت میں بھی یہی مضمون ہے فرق یہ ہے کہ وہاں ترغیب کا

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝ عُذْرًا اَوْ

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو نفع پہنچانے کے لیے بھیجی جاتی ہیں پھر اُن ہواؤں کی جو تند چلتی ہیں۔ اور اُن ہواؤں کی جو بادلوں کو پھیلاتی ہیں۔ پھر اُن ہواؤں کی جو بادلوں کو متفرق کر دیتی ہیں پھر اُن ہواؤں کی جو عہد کی یاد دلاتی ہیں

نُذْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ وَاِذَا الرُّسُلُ

ڈرانے کا الغا کرتی ہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے۔ سو جب ستارے بے نور ہو جاویں گے اور جب آسمان پھٹ جاویگا اور جب پہاڑ اڑائے پھریں گے اور جب پیغمبر وقت معین پر

اُقِّتَتْ ۝ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ

جمع کیے جاویں گے کس دن کے لیے پیغمبروں کا معاملہ ملتوی رکھا گیا ہے۔ فیصلہ کے دن کے لئے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا کچھ ہے۔ اُس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی کیا ہم نے اگلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر چکے

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝

پھر پچھلوں کو بھی اُن ہی کے ساتھ ساتھ کر دیں گے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں اُس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی کیا ہم نے تم کو ایک قدر پانی سے نہیں بنایا

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

پھر ہم نے اُس کو ایک مقررہ تک ایک محفوظ جگہ میں رکھا۔ غرض ہم نے ایک اندازہ ٹھہرایا۔ سو ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں اُس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مُردوں کی سمیٹنے والی نہیں بنایا اور ہم نے اُس میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے اور ہم نے تم کو میٹھا پانی پلایا اُس روز جھٹلانے والوں کی

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝

بڑی خرابی ہوگی تم اُس عذاب کی طرف چلو جس کو جھٹلایا کرتے تھے ایک سائبان کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں جس میں سایہ ہے اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے

مضمون زیادہ تر ہیبت کا مضمون ہے اور اسی لئے اس میں دس جگہ آیت ویل یومئذ للمکذبین مکرر آئی ہے اور چونکہ متعلق تکذیب متعدد ہے اسلئے معنی تکرار نہیں اور تکریر ظاہری مفید تاکید بھی ہے جیسا سورۂ رحمٰن کی تمہید میں مفصلاً مذکور ہوا ہے ۔

وعید مکذبین و بندے از وعد مصدقین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝

اللغات عرفا بالعرف والاحسان عنی ما معذرۃ او نقیضہ نذرا انذارا مصدر لینبا للمفعول حاصلہ خوفا ثابتۃ جمعت لمیقات یوم معلوم کذا فی الخازن کفاتا کفت تضم وتجمع شامخات عالیات جمالات جمع جمل والانثی جملۃ کما فی الصحاح صفر سود عبر بالصفر لان سواد الابل یغیر الی الصفرۃ ۱۲ النحو علی ۱۱ او نذرا بدل من ذکرا ۱۲

البلاغۃ واو والمرسلات الخ عطف صاحبات الاعراف الاولیٰ او المرسلات والعاصفات الخ فانہا متناسبان وکذا الناشرات مع الفارقات تصدیہا بیان حالہا مع السحاب فانہا متناسبان ایضا فالمجموع مع المجموع المساوی فانہا اما کانا متناسبین باعتبار المقصد او العطف علیہ لو ثم اما کان المقابلات مناسبا لیشترک الجمیع فی ہذا الامر من عطف علی المتقابلین ۱۲ باضافۃ الغیرۃ فافہم فانہ من المواہب قولہ لعل سمی الدخان خللا متنوعا تہکمیۃ۔ قولہ ویل ہو بمعنی الہلاک ہو مصدر لا فعل لہ من لفظہ ۱۲

اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا

وہ انگارے برسائیگا جیسے بڑے بڑے محل جیسے کالے کالے اونٹ اُس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ لوگ نہ بول سکیں گے اور نہ

یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ ۝ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ

اُن کو اجازت ہوگی سو عذر بھی نہ کر سکیں گے اُس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تم کو اور اگلوں کو جمع کر لیا سو اگر تمہارے پاس

ع ۱ ۱ ۲۱ كَیْدٌ فَكِیْدُوْنِ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

کوئی تدبیر ہو تو مجھ پر چلا لو اُس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں میں اور طرح طرح کے میووں میں ہونگے

هَنِیْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّكُمْ

(اُن سے کہا جاوے گا) کھاؤ پیو مزے سے اپنے اعمال کے صلہ میں خوب مزے سے کھاؤ پیو ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں اُس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی تم تھوڑے دن اور کھا لو برت لو تم

مُّجْرِمُوْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝

بے شک مجرم ہو اُس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جھکو تو نہیں جھکتے اُس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی

ع ۲ ۱۱ ۲۲ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝

تو پھر اس کے بعد اور کون سی بات ہے جس پر یہ ایمان لاویں گے۔

ملتقات الترجمۃ

۱ قولہ فی والمرسلات فصل آخرا قال فی بدائع السلک ماعندہ کلا الخازن فی الملائک ۱۲

۲ قولہ لیل ما اور نات فیصلہ ہوگا اشارۃ الی تقدیر جواب اذا ۱۲

اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ ۝ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَیْدٌ فَكِیْدُوْنِ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ

وَّعُیُوْنٍ ۝ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ۝

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝

چلتی ہیں (جس سے خطرات کا احتمال ہوتا ہے) اور ان ہواؤں کی جو بادلوں کو اٹھا کر پھیلاتی ہیں (جس کے بعد بارش ہونے لگتی ہے) پھر ان ہواؤں کی جو بادلوں کو متفرق کر دیتی ہیں (جیسا بارش کے بعد ہوتا ہے) پھر ان ہواؤں کی جو دل میں اللہ کی یاد بھی تو یہ کا یا ڈرانے کا اقرار کرتی ہیں (یعنی یہ ہوائیں مذکورہ بالا حوال مالی تدریجہ ہونے کے صانع کی طرف متوجہ ہونے کا سبب ہو جاتی ہیں اور وہ توجہ دو طور سے ہوتی ہے ایک خوف سے جبکہ ان ہواؤں سے آثار خوف کے نمایاں ہوں اور دوسرا توجہ بوجہ عبرت ہے اور یہ دونوں صورت میں ہو سکتا ہے اگر ہوائیں نفع بخش ہوں تب تو خدا کی نعمتوں کو یاد کر کے اُس کا شکر اور اپنی تقصیر سے عذر کرتے ہیں اور اگر وہ ہوائیں خوفناک ہوں تو خدا کی نقمت سے ڈر کر اپنے معاصی سے توبہ کرتے ہیں آگے جواب قسم ہے کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے (مراد قیامت ہے اور یہ سب قسمیں قیامت کے نہایت مناسب ہیں کیونکہ نفخہ اولیٰ کے بعد واقعہ اُفتادہ مشابہ واقعات ریح عاصف کے ہیں اور نفخہ ثانیہ کے بعد واقعہ احیاء مشابہ واقعات ہوائے نافع کے ہیں آگے اُس کے وقوع پر تفریع فرماتے ہیں) سو جب ستارے بے نور ہو جاویں گے اور جب آسمان پھٹ جاویگا اور جب پہاڑ اُڑتے پھرینگے اور جب سب پیغمبر وقت معین پر جمع کئے جاویں گے (اُس وقت سب کا فیصلہ ہوگا۔ آگے اُس یوم کی تہویل ہے کہ کچھ معلوم ہی کس دن کے لئے پیغمبروں کا معاملہ ملتوی رکھا گیا ہے (آگے جواب ہے کہ فیصلہ کے دن کے لئے کو ملتوی رکھا گیا ہے مطلب اس سوال و جواب کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار جو رسولوں کی تکذیب کرتے آئے ہیں اور اب بھی اس امت کے کفار رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر رہے ہیں اور جب اس تکذیب پر عذاب عبرت سے ڈرائے جاتے ہیں تو آخرت کی بھی تکذیب کرتے ہیں اُس وقت یہ تکذیب فی نفسہ مقتضی اس کو ہے کہ رسولوں کا جو تخلف کفار سے پیش آرہا ہے اس کا فیصلہ بھی ہو جاوے اور اُس کی تاخیر سے کفار کو انکار استحیال اور مسلمانوں کو طبعی استعجال ہوتا ہے اس آیت میں اس استعجال کا جواب ہے کہ حق تعالیٰ نے

الخ ھا ھنا علی الضمیر راجع الی النار قولہ فیعتذرون عطف علی یؤذن فھو داخل تحت النفی ای فھم لا یعتذرون ۱۲

بعض ملکتوں سے اس کو مؤخر کر رکھا ہے لیکن واقع ضرور ہوگا اور (آگے اُس فیصلہ کے دن کی تہویل ہے کہ) آپ کو معلوم ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا کچھ ہوگا یعنی بہت سخت ہے اور جو لوگ اس امر حق یعنی وقوع قیامت کو جھٹلا رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے تعذیب کی تخطیر ہے یعنی) کیا ہم اگلے (کافر لوگوں کو رعذاب سے) ہلاک نہیں کر چکے پھر پچھلوں کو بھی (عذاب میں) اُن (پہلوں) ہی کے ساتھ ساتھ کریں گے (یعنی آپ کی امت کے کفار پر بھی وبال ہلاک نازل کریں گے جیسا بدر وغیرہ غزوات میں ہوا) ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (یعنی اُن کے کفر پر سزا دیتے ہیں خواہ دارین میں خواہ دار آخرت میں اور جو اس امر حق یعنی کفر پر مستحق عذاب ہونے کو جھٹلا رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے قدرت علی البعث کی تقریر ہے یعنی) کیا ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی (یعنی نطفہ) سے نہیں بنایا (یعنی ابتدا میں تم نطفہ تھے پھر ہم نے اُس کو ایک وقت مقرر تک ایک محفوظ جگہ (یعنی عورت کے رحم) میں رکھا غرض ہم نے (ان سب تصرفات کا) ایک اندازہ ٹھیرایا سو ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھیرانے والے ہیں (اور اس سے قدرت علی البعث ثابت ہوئی پھر جو لوگ اس امر حق یعنی قدرت علی البعث کو جھٹلا رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے اپنی بعض نعمتیں جن سے ترغیب طاعت وایمان ہو فرماتے ہیں یعنی) کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مُردوں کی سمیٹنے والی نہیں بنایا کہ زندگی اسی پر بسر ہوتی ہے مر کر بعد دفن یا بعد غرق یا بعد حرق آخر اجزاء ارضیہ ہو کر اسی میں کھپ جاتے ہیں اور اس حالت بعد الموت کا نعمت ہونا اس طرح ہے کہ اگر مُردے خاک نہ ہوا کرتے تو زندے پریشان ہو کر مردہ سے بدتر ہو جاتے) اور ہم نے اُس (زمین) میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے (جن سے بہت سے منافع متعلق ہیں) اور ہم نے تم کو میٹھا پانی پلایا (اس نعمت کو خواہ مستقل کہا جاوے یا زمین ہی کے متعلق کہا جاوے کیونکہ مستقر پانی کا بھی زمین ہی ہے اور ان نعمتوں کا مقتضا وجوب توحید ہے پس جو لوگ اس امر حق یعنی وجوب توحید کو جھٹلا رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے بعض عقوبات قیامت کا بیان ہے یعنی قیامت کے روز کفار سے کہا جاوے گا کہ) تم اُس عذاب کی طرف چلو جس کو جھٹلایا کرتے تھے (جس میں کی ایک عقوبت وہ ہے جس کا بیان اس حکم میں ہے کہ) ایک سائبان کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں جس میں نہ (ٹھنڈا) سایہ ہے اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے (مراد اس سائبان سے ایک دُھواں ہے جو جہنم سے نکلیگا اور چونکہ کثرت سے ہوگا اس لئے بلند ہو کر پھٹ کر کئی ٹکڑے ہو جاویگا فراغ حساب تک کفار اسی دھوئیں کے احاطہ میں رہیں گے جیسا مقبولیں ظل عرش میں ہونگے کذا فی الخازن آگے اُس دھوئیں کا اور حال مذکور ہے کہ) وہ انگارے برسا دیگا جیسے بڑے بڑے محل جیسے کالے کالے اونٹ (قاعدہ ہے کہ جب چنگاری آگ سے جدا ہوتی ہے تو بڑی ہوتی ہے پھر بہت سے چھوٹے ٹکڑے ہو کر زمین پر گرتی ہے پس پہلی تشبیہ ابتدائی حالت کے اعتبار سے ہے اور دوسری تشبیہ انتہائی حالت کے اعتبار سے کذا فی الروح پھر جو لوگ اس امر حق یعنی اس واقعہ کو جھٹلا رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے اور واقعہ متعلق کفار کے ہے یعنی) یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ لوگ نہ بول سکیں گے اور نہ اُن کو اجازت (عذر کی) ہوگی سو عذر بھی نہ کر سکیں گے (کیونکہ واقع میں کوئی عذر نہ ہوگا اور جو لوگ اس واقعہ حقہ کو بھی جھٹلا رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے بھی اُسی یوم کا بیان ہے اُن لوگوں سے کہا جاوے گا کہ) یہ ہے فیصلہ کا دن (جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے) ہم نے (آج) تم کو اور اگلوں کو (فیصلہ کے لئے) جمع کر لیا سو اگر تمہارے پاس (آج کی نتیجہ فیصلہ سے بچنے کی) کوئی تدبیر ہو تو مجھ پر تدبیر چلا لو (اور یہ کفار اس واقعہ حقہ کی بھی تکذیب کرتے ہیں سو سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے کفار کے مقابلہ میں اہل ایمان کے مثوبت کا بیان ہے یعنی) پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں میں اور مرغوب میووں میں ہونگے (اور اُن سے کہا جاویگا کہ اپنے اعمال (نیک) کے صلہ میں خوب مزہ سے کھاؤ پیو ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (اور یہ کفار نعمار جنت کی بھی تکذیب کرتے ہیں سو سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے پھر توبیخ ہے کفار کو یعنی اے کافرو! تم (دنیا میں) تھوڑے دن اور کھا لو برت لو (عنقریب کمبختی آنے والی ہے کیونکہ تم بیشک مجرم ہو اور مجرم کا یہی حال ہونے والا ہے اور جو لوگ سزائے جرم کو جھٹلاتے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (اور ان کافروں کی سرکشی اور جرم کی یہ حالت ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (خدا کی طرف) جھکو (یعنی ایمان اور عبدیت اختیار کرو) تو نہیں جھکتے (اور اس سے زیادہ کیا جرم ہوگا اور یہ لوگ اس کے جرم ہونے کو بھی جھٹلاتے ہیں سو سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (اور ان تقریعات وتہدیدات قرآنیہ کا مقتضا یہ تھا کہ یہ سنتے ہی ڈر کر ایمان لے آتے مگر جب اس پر بھی ان کو اثر نہیں) تو پھر اس (قرآن بلیغ الالفاظ و الانذار) کے بعد اور کون سی بات پر ایمان لاویں گے (اس میں کفار پر توبیخ اور اُن کے ایمان سے آپ کا اقناط ہے) ف محمد سکہ انتیسواں پارہ ختم ہوا واللہ الموفق بالصواب

سورۃ النبا مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ | وھی اربعون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيْمِ ○ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ○ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ○ اَلَمْ نَجْعَلِ

یہ لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں اُس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ہرگز ایسا نہیں ان کو بھی معلوم ہو جاتا ہے پھر ہرگز ایسا نہیں ان کو بھی معلوم ہو جاتا ہے کیا ہم نے

الْاَرْضَ مِهٰدًا ○ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ○ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ○ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ○ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ○

زمین کو فرش اور پہاڑوں کو کیلیں نہیں بنایا اور ہم ہی نے تم کو جوڑا بنایا اور ہم ہی نے تمہارے سونے کو راحت کی چیز بنایا اور ہم نے رات کو پردہ کی چیز بنایا

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ○ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ○ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ○ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً

اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت بنایا اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم ہی نے ایک روشن چراغ بنایا اور ہم ہی نے پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے

ثَجَّاجًا ○ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ○ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ○ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ○ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ

پانی برسایا تاکہ ہم اس پانی کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی اور گنجان باغ پیدا کریں بے شک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے یعنی جس دن صور پھونکا جاوے پھر تم لوگ

اَفْوَاجًا ○ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ○ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ○ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ○ لِّلطّٰغِيْنَ

گروہ گروہ ہو کر آؤ گے۔ اور آسمان کھول جاوے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائینگے اور پہاڑ ہٹا دیئے جاویں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جاویں گے بے شک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے سرکشوں کا

مَاٰبًا ○ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ○ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ○ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ○ جَزَآءً وِّفَاقًا ○ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ

ٹھکانا۔ جس میں وہ بے انتہا زمانوں رہیں گے۔ اُس میں نہ وہ کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا بجز گرم پانی اور پیپ کے یہ پورا بدلہ ہوگا وہ لوگ حساب کا اندیشہ

حِسَابًا ○ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ○ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ○ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ○ ع ۱ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ

نہ رکھتے تھے۔ اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے سو مزہ چکھو کہ ہم تم کو سزا ہی بڑھاتے چلے جائیں گے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے

مَفَازًا ○ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ○ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ○

بے شک کامیابی ہے یعنی باغ اور انگور اور نوخاستہ ہم عمر عورتیں

سورۃ النبا مکیۃ وآیہا اربعون کذا فی البیضاوی

ربط اس میں بھی مثل سورہ سابقہ متصل قیامت کا امکان و وقوع و واقعات جزا و سزا مذکور ہیں +

تحقیق بعث امکاناً و وقوعاً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيْمِ ○ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ○ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ○ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ○ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ○ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ○ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ○ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ○ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ○ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ○ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ○ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ○ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ○ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ○ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ○ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ○ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ○ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ○ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ○ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ○ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ○ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ○ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ○ جَزَآءً وِّفَاقًا ○ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ○ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ○ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ○ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ○ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ○ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ○ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ○

اللغات دھاج مشرق معنی روی و معصرات من عصرت الجاریۃ اذا دنت ان تحیض سمیت السحاب بذلک لانہا تعصر بالریاح فینصب بکثرۃ الماء الفاف ملتفۃ متداخل بعضہا ببعض قیل واحدہ لف کحمر وقیل لا واحد لہ کعبابید وسیف معنی ملفوف شمائل الشیخ والرجل طریقتہ والمراد بہا ہہنا الخلق الحسن للنبی صلعم د

۱ مکانا کالمضار الموضع الذی تعصر فیہ الخمر مفعال کمیزان سمی بہ لانہ یکون بہ کذا کما یکون بہ ای موضع وصدر ترقب محمد فیہ نبأ الکفار لیتبین لہم

۲ کذا فی الروح ۱۲ النحو یوم ینفخ بدل من یوم الفصل قولہ جزاء وفاقا ای جوزوا جزاء

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور بہاب بھرے ہوئے جام شراب وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ یہ بدلہ ملیگا جو کافی انعام ہوگا آپ کے رب کی طرف سے جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

اور ان چیزوں کا جو دونوں کے درمیان میں ہیں جن کو اس کی طرف سے اختیار نہ ہوگا کہ عرض معروض کرسکے جس روز تمام روحی اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے کوئی بول نہ سکیگا بجز اس کے جس کو رحمٰن اجازت دیدے

وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ

اور وہ ٹھیک بات ہی کہے یہ یقینی دن ہے سو جس کا جی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا رکھے ہم نے تم کو ایک نزدیک نے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے جس دن ہر شخص اُن اعمال کو دیکھ لیگا

مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝ ع

جو اُس نے اپنے ہاتھوں کئے ہونگے اور کافر کہیگا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ
لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ
فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝

یہ (قیامت کا انکار کرنے والے) لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں اُس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں جس میں یہ لوگ (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کر رہے ہیں (مراد قیامت ہے اور دریافت کرنے سے مراد بطور انکار کے دریافت کرنا ہے اور مقصود اس سوال وجواب سے اذہان کا اُدھر متوجہ کرنا اور تفسیر بعد الاجمال سے اُس کا اہتمام شان ظاہر کرنا ہے۔ آگے اُن کے اختلاف کی تزییف اور ابطال ہے کہ جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ قیامت نہ آویگی ہرگز ایسا نہیں بلکہ قیامت آویگی اور) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (یعنی جب بعد فراق دنیا کے ان پر عذاب واقع ہوگا تب حقیقت اور حقیت قیامت کی منکشف ہو جاویگی) اور ہم پھر (کہہ رکھتے ہیں کہ جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ قیامت نہ آویگی ہرگز ایسا نہیں (بلکہ آویگی اور) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (اور چونکہ وہ لوگ اس کو مستبعد یا مستحیل سمجھتے ہیں آگے اس کا امکان وصحت ارشاد ہے کہ اس کو ممتنع سمجھنے سے ہماری قدرت کا انکار لازم آتا ہے اور ہماری قدرت کا انکار نہایت عجیب ہے کیونکہ) کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا (یعنی مثل میخوں کے بنایا جیسا کسی چیز میں میخیں لگا دینے سے وہ چیز اپنی جگہ سے نہیں ہلتی اسی طرح زمین کو پہاڑوں سے مستقر کر دیا جس کو دوسری آیت میں رواسی سے تعبیر فرمایا ہے وقد مر فی سورۃ النحل) اور (اس کے علاوہ ہم نے اور بھی دلائل قدرت ظاہر فرمائے چنانچہ) ہم ہی نے تم کو جوڑا جوڑا (یعنی مرد وعورت) بنایا اور ہم ہی نے تمہارے سونے کو راحت کی چیز بنایا اور ہم ہی نے رات کو پردہ کی چیز بنایا اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت بنایا اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم ہی نے (آسمان میں) ایک روشن چراغ بنایا (مراد آفتاب ہے کقولہ تعالیٰ وجعل الشمس سراجا) اور ہم ہی نے پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے پانی برسایا تاکہ ہم اُس پانی کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی اور گنجان باغ پیدا کریں (اور ان سب سے ہمارا کمال قدرت ظاہر ہے پھر قیامت پر ہمارے قادر ہونے کا کیوں انکار کیا جاتا ہے یہ بیان تہانا امکان کا آگے وقوع کا ذکر ہے کہ) بیشک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے یعنی جس دن صور پھونکا جاوے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے (یعنی ہر امت جدا جدا ہوگی پھر مؤمن جدا کافر جدا پھر ابرار جدا فجار جدا سب ایک دوسرے سے ممتاز ہو کر میدان قیامت میں حاضر ہوں گے) اور آسمان کھل جاوے گا پھر اُس میں دروازے ہی دروازے ہو جاویں گے (یعنی اس قدر بہت سا کھل جاوے گا جیسے بہت سے دروازے ملا کر بہت سی جگہ کھلی ہوتی ہے پس کلام مبنی ہے تشبیہ پر اب یہ شبہہ نہیں ہو سکتا کہ دروازے تو آسمان میں اب بھی ہیں پھر اُس دن دروازے ہونے کے کیا معنی اور یہ کھلنا نزول ملائکہ کے لئے ہوگا جیسا سورۂ فرقان میں تشقق السماء سے تعبیر فرمایا ہے اور اسکی شرح وہاں گذر چکی) اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھا دیئے جاویں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جاویں گے (کقولہ تعالیٰ کثیبا مہیلا) اور یہ واقعات نفخہ ثانیہ کے وقت ہونگے البتہ تسییر جبال میں بعض احیاء بھی ہیں

اللغات دهاقا ملائی خسابا کافیا ۱۲

المحتوی قولہ عطاء بدل من جزاء قولہ منہ متعلق یملکون وصلۃ خطابا مقدر تقدیرہ فی الموضعین لا یملکون ابراح

الروایات قولہ یوم یقوم الروح فی الدر بعد ما ساق روایۃ البیہقی عن ابن عباس تقوم الارواح الناس مع الملائکۃ یقدرتہ

۱؎ اہل السموات والارض قولہ یوم یقوم عالم لا یتکلمون ۱۲ فی مضاف فافہم

ع ۲

ملتقطات الترجمہ

۱؎ قولہ فی یتساءلون وما بعدہ اشارۃ الی ان ہذا ہو مساءلتہم عنہ کذا فی الروح ۱۲

۲؎ قولہ فی معاشا معاشہم کما وقت اشارۃ الی تقدیر مضاف ای وقت معاش ای زمان المعاش کما فی الروح مصدر سمی بہ العیش وہو الحیاۃ ۱۲ منہ الحمد للہ بالجبوان ۱۲

سورۃ النّٰزعٰت مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وھی ست واربعون اٰیۃ
	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝

قسم ہے ان فرشتوں کی جو جان سختی سے نکالتے ہیں۔ اور جو بند کھول دیتے ہیں۔ اور جو تیرتے ہوئے چلتے ہیں۔

ارجہاں جہاں واقع ہوا ہے دونوں احتمال ہیں یا تو نفخۂ ثانیہ کے بعد کہ اُس سے سب عالم ہیئۃ عود کر آوے گا جب حساب کا وقت آوے گا پہاڑوں کو زمین کے برابر کر دیا جاوے گا تاکہ زمین پر کوئی آڑ پہاڑ نہ رہے سب ایک ہی میدان میں نظر آویں کہ ادخل فی الھیبۃ ہے اور یا یہ نفخۂ اولیٰ کے وقت ہوگا جس سے خود اقتضاء مقصود بالذات ہوگا پھر اس تقدیر پر یوم کو ان سب واقعات کا ظرف فرمانا اس بنا پر ہوگا کہ نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ تک کا مجموعہ ایک یوم قرار دے لیا گیا واللہ اعلم۔ آگے اُس یوم الفصل میں جو فیصلہ ہوگا اُس کا بیان ہے یعنی) بیشک دو نرخ ایک گھات کی جگہ ہے (یعنی عذاب کے فرشتے انتظار اور تاک میں ہیں کہ کافر آویں تو اُن کو پکڑتے ہی عذاب کرنے لگیں اور وہ) سرکشوں کا ٹھکانا (ہے) جس میں وہ بے انتہا زمانوں (پڑے) رہیں گے (اور) اُس میں نہ تو وہ کسی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا مزہ چکھیں گے (اور اس سے زہریلی کی نفی نہیں ہوئی) اور نہ پینے کی چیز کا (جو کہ مسکن عطش ہو بجز گرم پانی اور پیپ کے یہ (اُن کو) پورا بدلہ ملے گا اور وہ اعمال جن کا یہ بدلہ ہے یہ ہیں کہ) وہ لوگ حساب (قیامت) کا اندیشہ نہ رکھتے تھے اور ہماری (اُن آیتوں کو جن میں حساب و دیگر امور حقہ کی خبر تھی) خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے (اُن کے اعمال میں سے) ہر چیز کو (ان کے نامہ اعمال میں) لکھ کر ضبط کر رکھا ہے۔ (لہٰذا) اعمال پر اُن کو مطلع کر کے کہا جاویگا کہ اب (ان اعمال کا) مزہ چکھو کہ ہم تم کو سزا ہی بڑھاتے چلے جائیں گے (یہ تو کافروں کا فیصلہ ہوا آگے اہل ایمان کا فیصلہ مذکور ہے کہ) خدا سے ڈرنے والوں کے لئے بیشک کامیابی ہے (یعنی دکھانے اور سیر کو) باغ (جن میں طرح طرح کے میوے ہوں گے) اور انگور (بتخصیص بعد التعمیم اعتناء شان کے لئے) اور (دل بہلانے کو) نوخاستہ ہم عمر عورتیں ہیں اور پینے کو) لبالب بھرے ہوئے جام شراب (اور) وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ (کیونکہ یہ باتیں وہاں محض معدوم ہیں) یہ (اُن کو اُن کی نیکیوں کا) بدلہ ملیگا جو کہ کافی انعام ہوگا آپ کے رب کی طرف سے جو مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور اُن چیزوں کا جو دونوں کے درمیان میں ہیں (اور جو) رحمان ہے (اور) کسی کو اُس کی طرف سے مستقل اختیار نہ ہوگا کہ (اُس کے سامنے) عرض معروض کر سکے (یہاں کئی صفتیں ارشاد ہیں رجالسمٰوٰت الخ جو دال ہے مالک تصرفات واقعہ یوم قیامت پر اور رحمان جو مناسب ہے جزائے مؤمنین کے اور لایملکون الخ جو مناسب ہے تخویف کافرین کے اور مستقل کی قید پر آگے استثناء الا من اذن الخ دلیل ہے لایملکون الخ کی یعنی) جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے (خدا کے روبرو) صف بستہ (خشوع و خضوع کے ساتھ) کھڑے ہوں گے (اُس روز) کوئی بول نہ سکے گا بجز اُس کے جس کو رحمان (بولنے کی) اجازت دیدے اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے (ٹھیک سے مراد وہ بات جس کی اجازت دی گئی ہے یعنی بولنا بھی محدود و مقید ہوگا یہ نہیں کہ جو چاہے بولنے لگے اور مستقل اختیار سے اور پہلی مراد ہے آگے اوپر کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے کہ) یہ (دن جس کا اوپر ذکر ہوا) یقینی دن ہے سو جس کا جی چاہے (اُس کے حالات سُن کر) اپنے رب کے پاس (اپنا) ٹھکانا بنا رکھے (یعنی نیک عمل کرے کہ وہاں نیک ٹھکانا ملے آگے اتمام حجت ہے کہ لوگو) ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے (وہ ایسے دن میں واقع ہونے والا ہے جس دن شخص اُن اعمال کو (اپنے سامنے حاضر) دیکھ لیگا جو اُس نے اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر (حسرت سے) کہیگا کاش میں مٹی ہو جاتا (تاکہ عقاب سے بچتا اور یہ اُس وقت کہے گا جب بہائم مٹی کر دیئے جاویں گے رواہ فی الدر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و معنی مراد ہوں جو سورۂ نبا۔ لو تسوی بھم الارض میں گذرے ہیں)۔

سورۃ النّٰزعٰت مکیۃ وایھا خمس وست واربعون کذا فی البیضاوی

اس میں بھی مثل سورت سابقہ واقعات اوء اللہ اشد الخ میں امکان اور ھل اتٰک الخ میں مکذبین کی تخویف اور تکذیب پر آپ کا تسلیہ ہے۔

وقوع وصحت قیامت مع تخویف مکذبین وتسلیہ رسول رب العالمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝

اللغات غرقا ای اغراقا فی النزع فی اقاصی الاجساد ۱۲ النحو قولہ والنازعٰت جواب اقسم مقدر ای لتبعثن وھذا اصل فی یوم ترجف ۱۲

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝

پھر تیزی کے ساتھ دوڑتے ہیں — پھر ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں — قیامت ضرور آئیگی جس روز ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالیگی جس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آجاویگی - بہت سے دل اُس روز ہر طرح مضطرب ہونگے

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ

اُن کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی — کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہونگے — کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جاویں گے پھر واپس ہونگے - اس صورت میں یہ واپسی

خَاسِرَةٌ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ

بڑے خسارہ کی ہوگی — تو وہ بس ایک ہی سخت آواز ہوگی — جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آموجود ہونگے - کیا آپ کو موسیٰ کا قصہ پہونچا ہے — جبکہ اُن کو اُن کے پروردگار نے

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝

ایسے پاک میدان یعنی طوی میں پکارا — کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اُس نے بڑی سرکشی اختیار کی ہے - سو اُس سے کہو کہ کیا تجکو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جاوے - اور میں تجکو تیرے رب کی طرف پہنچا دوں کہ تو اُس سے ڈرنے لگے

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ

پھر اُس کو بڑی نشانی دکھلائی — تو اُس نے جھٹلایا اور کہنا نہ مانا — پھر جلد اسکو کوشش کرنے لگا — اور جمع کیا پھر پکار کر بلند تقریر کی — اور کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں — سو اللہ تعالیٰ نے

نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۝ بَنٰىهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا

اُس کو آخرت کے اور دُنیا کے عذاب میں پکڑا - بے شک اس میں ایسے شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو ڈرے — بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا اللہ نے اُس کو بنایا — اُس کی سقف کو بلند کیا

فَسَوّٰىهَا ۝ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝

اور اُس کو درست بنایا - اور اُس کی رات کو تاریک بنایا اور اُس کے دن کو ظاہر کیا — اور اس کے بعد زمین کو بچھایا — اُس سے اس کا پانی اور — چارہ نکالا

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝

اور پہاڑوں کو قائم کر دیا — تمہارے اور تمہارے مواشی کے فائدہ پہونچانے کے لئے — سو جب وہ بڑا ہنگامہ آویگا — یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا -

وقف لازم — وقف لازم — وقف لازم

ع ۱ ۳

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝

اللغات

ترجف: جفد، وکرے تحریک جفة مضطربة — حافرة: من قولہم رجع فلان فی حافرتہ ای طریقتہ التی جاء فیہا — نخرة: ای رمیۃ بہ الریح فصیرتہ کالہشیم والنخیر: اس مضبورۃ فی بعض ذوات مقدم ہا وجبلاہ ومنہ النخرۃ وحقیقتہا التی یکثر الوطو — بہا حتی تہا صہرت فی ذرکت بکسرہا فی القاموس لسقف الطامۃ من ثم اذا علا ۱۲

النحو: قولہ اذا کنا جواب الشرط مقدر ای نرد ول علیہ لردون خلقا تمییز قولہ فاذا جاءت جوابہ

فاما قولہ یوم یتذکر کرر بدل من اذا ۱۲

البلاغة

قولہ فالسبقات الخ فی الآخرین بلاغۃ علی ترتیبہا علی ما قبلہا بغیر واو بخلاف السبع الذی وقع المسافۃ حیث کرر فیہ الواو

النزع تدبیر الجواد اصلہ فالمدبرات امرا ای بصارہا فحذف المضاف وہو ایضا مجاز لان الامر لا یوصف بالتدبیر وانما یوصف بہ المدبر

فی الخازن انما عبر عن النہار بالضحی لانہ اکمل اجزاء النہار فی النور والصفوۃ ۱۲

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ

اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کیجاوے گی، تو جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ ٹھکانا ہوگا اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے

رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝

ڈرا ہوگا اور نفس کو خواہش سے روکا ہوگا سو جنت اُس کا ٹھکانا ہوگا یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اُس کا وقوع کب ہوگا اُس کے بیان کرنے سے آپکا کیا تعلق

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝

اُس کا مدار صرف آپکے رب کی طرف ہے آپ تو صرف اُس شخص کے ڈرانے والے ہیں جو اُس سے ڈرتا ہو جس روز یہ اُس کو دیکھیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اُسکے اول حصہ میں رہے ہیں

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ

عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝ اِنَّمَآ اَنْتَ

مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝ اِنَّا اَنْتَ

کی روح آسانی سے نکالتے ہیں گویا اُن کا) بند کھول دیتے ہیں اور جو (روحوں کو لے کر زمین سے آسمان کی طرف اس طرح سُرعت و سہولت سے چلتے ہیں جیسے گویا) تیرتے ہوئے چلتے ہیں پھر (جب روحوں کو لے کر پہونچتے ہیں تو اُن ارواح کے باب میں جو خدا کا حکم ہوتا ہے اُس کے امتثال کے لئے) تیزی کے ساتھ دوڑتے ہیں پھر (اُن ارواح کے متعلق ثواب کا حکم ہو یا عقاب کا دونوں امروں میں سے) ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں (ان سب کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ) قیامت ضرور آویگی جس روز ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی (مراد نفخہ اولیٰ ہے) جس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آجاویگی (مراد نفخہ ثانیہ ہے) بہت سے دل اُس روز دھڑک رہے ہونگے اُن کی آنکھیں (مارے ندامت کے) جھک رہی ہونگی (مگر یہ لوگ قیامت کا انکار کر رہے ہیں اور) کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہونگے (پہلی حالت سے مراد حیات قبل الموت ہے یعنی کیا بعد الموت پھر حیات ثانیہ ہوگی مقصود استبعاد ہے) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جاوینگے پھر (حیات کی طرف) واپس ہونگے (مقصود استصعاب ہے اگر ایسا ہوا تو) اس صورت میں یہ واپسی (ہمارے لئے) بڑے خسارہ کی ہوگی (کیونکہ ہم نے تو اسکے لئے کچھ سامان نہیں کیا ہے مقصود اس سے تمسخر تھا اہل حق کے اس عقیدہ کے ساتھ یعنی ان کے عقیدہ پر ہم بڑے خسارہ میں ہونگے جیسے کوئی شخص کسی کو خیر خواہی سے ڈرائے کہ اس راہ مت جانا شیر ملیگا اور مخاطب تکذیب کے طور پر کسی سے کہے کہ بھائی اُدھر مت جانا شیر کھا جاویگا مطلب یہ کہ وہاں شیر ویر کچھ بھی نہیں ہے۔ آگے استبعاد و استصعاب مذکور کا رد ہے کہ یہ لوگ جو قیامت کو مستبعد و مستصعب کہتے ہیں تو ذرا یہ سمجھ رکھیں کہ ہم کو کچھ مشکل نہیں بلکہ) وہ بس ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آموجود ہونگے (آگے مکذبین کی تخویف اور تکذیب پر آپ کے تسلیہ کے لئے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ فرعون کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے پس فرماتے ہیں کہ) کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ پہونچا ہے جبکہ اُن کو اُن کے پروردگار نے ایک پاک میدان یعنی طویٰ میں (یہ اُس کا نام ہے) پکارا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اُسنے بڑی شرارت اختیار کی ہے سو اُس سے (جا کر) کہو کہ کیا تجکو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جاوے اور (تیری درستی کی عرض ت) میں تجکو تیرے رب کی طرف (ذات و صفات کی) رہنمائی کروں تو تو ذات و صفات کو سن کر (اُن سے) ڈرنے لگے (اور اُس ڈر سے درستی ہو جاوے۔ غرض یہ حکم سنکر موسیٰ علیہ السلام اُس کے پاس گئے اور جا کر پیغام ادا کیا) پھر (جب اُس نے دلیل نبوت طلب کی تو) اُس کو بڑی نشانی (نبوت کی) دکھلائی (مراد معجزہ عصا ہی یا ارادہ جنس مجموعہ عصا و ید ہی) تو اُس (فرعون) نے (اُن کو) جھٹلایا اور (اُن کا) کہنا نہ مانا پھر (موسیٰ علیہ السلام سے) جدا ہو کر (اُن کے خلاف) کوشش کرنے لگا اور (لوگوں کو) جمع کیا پھر (اُن کے سامنے) بآواز بلند تقریر کی اور کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں (اعلےٰ قید واقعی کے طور پر کہا پس اصل معقود انا رہکر ہے اور اعلیٰ صفۃ مادحہ بڑھا دی اور احترازی نہیں تاکہ ارباب غیر اعلےٰ کے وجود کو مستلزم ہو) سو اللہ تعالیٰ نے اُس کو آخرت کے اور دُنیا کے عذاب میں پکڑ لیا (دنیوی عذاب تو غرق ہے اور اخروی عذاب حرق ہے) بے شک

ع ۲ ۱ ۴

البلاغۃ

قولہ ضحاھا اضافۃ الی العشیۃ لانھا وقعت بعض العشیۃ او ھی اھل ان یکون العشیۃ من یوم واعنی من کونہ بعض یوم

الا تعتبر من ذلک ازمان اے مثلہ من الیوم الا آخرا او اقلت عشیۃ نہارا وضحاہ ثم قیل ذلک الجثیۃ ھی تو کما تقول العشیۃ ما یلی من تولک عشیۃ ذلک النہار او ضحاہ کذا فی الروح ۱۲

سورۃ عبس مکیۃ وھی اثنتان واربعون اٰیۃ

اس واقعہ میں ایسے شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو اللہ تعالیٰ سے دوڑے (اس قصہ کا افتتاح ھل اتٰک مشعر تسلیہ ہے اور اس کا اختتام ان فی ذٰلک مشعر تخویف ہے اور اوپر جو کفار کا استبعاد و استصعاب قیامت کے متعلق اس قول میں مذکور تھا ءانتم اشد خلقا ام السماء الخ اُس کا نقلی جواب تو اوپر مذکور ہوا ہی فانما ھی زجرۃ اور اگے عقلی جواب ہے یعنی) بھلا تمہارا (دوسری بار) پیدا کرنا (فی نفسہ) زیادہ سخت ہے یا آسمان کا (اور فی نفسہ اس لئے کہا کہ بالنسبۃ الی القدرۃ تو سب مساوی ہیں اور ظاہر ہے کہ آسمان ہی کا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے پھر جب اُس کو پیدا کر دیا تو تمہارا پیدا کرنا کیا مشکل ہے اگے آسمان کے پیدا کرنے کی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ) اللہ نے اُس کو بنایا (اس طرح سے کہ) اُس کی سقف کو بلند کیا اور اُس کو درست بنایا (کہ کہیں اُس میں شقوق و فطور نہیں) اور اُس کی رات کو تاریک بنایا اور اُس کے دن کو ظاہر کیا (رات اور دن کو آسمان کی طرف اس لئے منسوب کیا کہ رات اور دن آفتاب کے طلوع اور غروب سے ہوتے ہیں اور آفتاب آسمان میں ہے) اور اس کے بعد زمین کو بچھایا (اور بچھا کر) اُس سے اُس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو (اُس پر) قائم کر دیا تمہارے اور تمہارے مواشی کے فائدہ پہونچانے کے لئے ترتیب خلق سموات و ارض کی سورۃ بقرہ کے رکوع سوم آیت ھوالذی خلق لکم الخ کے ذیل میں گذر چکی ہے اور گو اصل استدلال خلق سماء سے تھا مگر زمین کا ذکر شاید اس لئے کر دیا کہ اس کے احوال ہر وقت پیش نظر ہیں اور گو سماء کی برابر نہ سہی لیکن فی نفسہ انسان کے خلق سے اسکی خلقت بھی اشد ہے پس حاصل استدلال کا یہ ہوا کہ جب ایسی ایسی چیزیں ہم نے بنا دیں تو تمہارا بعث کیا مشکل ہے اگے بعث کے بعد جو واقعات مجازاۃ کے متعلق ہونگے اُن کی تفصیل ہے یعنی قیامت کا امکان اور صحت وقوع تو ثابت ہو گیا) سو جب وہ بڑا ہنگامہ آویگا یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کریگا اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جاویگی تو (اُس روز یہ حالت ہوگی کہ) جس شخص نے (حق سے) سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہو کر اُس پر) دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ (اُس کا) ٹھکانا ہوگا اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا (کہ مستلزم ہے اعتقاد آخرت کو) اور نفس کو (حرام خواہش سے) روکا ہوگا (یعنی اعتقاد کے ساتھ عمل بھی صالح ہوگا) سو جنت اُس کا ٹھکانا ہوگا (اور عمل صالح طریق جنت ہے موقوف علیہ نہیں چونکہ کفار بقصد انکار قیامت کے اُس کا وقت پوچھا کرتے تھے اگے اُس کا جواب ہے یعنی) یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اُس کا وقوع کب ہوگا (سو) اُس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق (کیونکہ بیان کا موقوف علیہ علم ہے اور وہ منتفی ہے اور انتفاء موقوف علیہ مستلزم ہے انتفاء موقوف کو بلکہ) اُس (کے علم کی تعیین) کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے (اور) آپ تو صرف (اخبار اجمالی سے) ایسے شخص کے ڈرانے والے ہیں جو اُس سے ڈرتا ہو (اور ڈر کر ایمان لانے والا ہو اور یہ لوگ جو جلدی مچا رہے ہیں تو سمجھ لیں کہ) جس روز یہ اُس کو دیکھیں گے تو (ان کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں (دلیس یعنی دنیا کی مدت طویلہ قصیر معلوم ہوگی اور سمجھیں گے کہ عذاب استعجال کے ساتھ آگیا جس کی یہ استدعا کرتے ہیں حاصل یہ کہ استعجال کیوں کرتے ہو وقوع کے وقت اُس کو مستعجل ہی سمجھو گے اور جس دیر کو اب دیر سمجھ رہے ہو یہ دیر معلوم نہ ہوگی) ف والنازعٰت والناشطٰت سے شبہ نہ کیا جاوے کہ بعض اوقات کفار کا نزع آسان اور مؤمنین کا سخت دیکھا جاتا ہے اصل یہ ہے کہ یہ سختی اور سہولت جسمانی ظاہری ہوتی ہے اور آیت میں شدت و سہولت روحانی و حقیقی مراد ہے۔

سُوْرَۃ عبس مکیۃ وایھا احدٰی واربعون کذا فی البیضاوی

ربط چونکہ اس سورت کے سباق و سیاق کی سورتوں میں قیامت ہی کا مضمون زیادہ ہے اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی زیادہ مقصود اخیر کا مضمون ہے جو قیامت پر مشتمل ہے اور چونکہ اُس میں کافر کی سزائے شدید مذکور ہے اُس کی تقریر کے لئے اوسط سورت یعنی قتل الانسان الخ میں جو مقتضیات شکر و انتفاع موجود ہیں ان کے ذکر سے اُس کے کفر کی شدت بیان فرمائی ہے اور ایسے شدید الکفر لوگوں کی ہدایت میں جو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کو اہتمام اور کاوش فرماتے سے کوفت ہوتی تھی اگے اسی بنا پر ایک نابینا صحابی کا ایسے موقع پر آکر بولنا موجب کلفت ہوا تھا اس لئے شروع سورت میں ایک محبوبانہ انداز کے ساتھ جسکو لوگ عتاب کہتے ہیں اسقدر اہتمام سے نہی اور طالبان صادق کے حال پر توجہ فرمانے کا امر فرماتے ہیں پس اول سورت اوسط سورت کی تمہید ہے اور اوسط سورت آخر سورت کی تمہید ہے اور آخر سورت مقصود ہے واللہ اعلم

اداب تذکیر و تشنیع بر عدم تذکر و عقوبت غیر متذکر و مثوبت متذکر و آخرت

ملحقات الترجمہ
سلہ قول فی لسن جدی الخ
واؤں اشارۃ الی عموم من

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝

پیغمبر چیں بجبیں ہوگئے اور متوجہ نہ ہوئے اس بات سے کہ آئے ان کے پاس نابینا (عبداللہ بن ام مکتوم) یا (اے پیغمبر) کیا خبر شاید وہ (نابینا) پاکیزگی حاصل کرتا یا نصیحت قبول کرتا سو اس کو نصیحت کرنا فائدہ پہونچاتا تو جو شخص بے پروائی کرتا ہے

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ كَلَّآ اِنَّهَا

آپ اس کی تو فکر میں پڑتے ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہو اور وہ ڈرتا ہو آپ اس سے اعتنا کرتے ہیں ہرگز ایسا کیجئے قرآن

تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝

نصیحت کی چیز ہے سو جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے وہ ایسے صحیفوں میں لکھا ہوا ہے جو محترم ہیں رفیع المکان ہیں مقدس ہیں جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں جو معزز نیک ہیں

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝

آدمی پر خدا کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا نطفہ سے اس کی صورت بنائی پھر اس کو درجہ بدرجہ آگے بڑھایا پھر اس کو راستہ آسان کر دیا

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا

پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لیگیا پھر جب چاہیگا اس کو دوبارہ زندہ کریگا ہرگز نہیں اس کو جو حکم کیا تھا اس کو پورا نہیں کیا سو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے کہ ہم نے عجیب طور پر

الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝

پانی برسایا پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا پھر ہم نے اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝

اور میوے اور چارہ پیدا کیا تمہارے اور تمہارے مواشی کے فائدہ کے لئے پھر جب وقت کانوں کا بہرا کر دینے والا شور برپا ہوگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ

اللغات التصدی التعرض اصله تتصدی حذف احدی التاءین تخفیفا وهما متقابلتان صدّ اذا اعرض وتصدّی اذا اقبل وتعرض لیصغی اصغاء المتعرض لما یعرض علیه ومایقضی بالتشدید کما هنا بمعنی ما یقضی بالتخفیف کما فی قوله تعالی لم یقض ما امره ای لم یفعل ما امر به وقیل معناه لم یقض احدا حاجته التی یریدها من ربه کما یقضی الملک حاجة من یدخل علیه والقضاء فی الاصل فصل الامر قولا کان او فعلا ومنه قیل للحاکم قاض لانه یفصل الامور بقولہ وحکمه وقیل لم یقض لم یؤد ما امر به من الطاعات والعبادات والسفرة جمع سافر ککاتب وکتبة وزنا ومعنی یقال سفر بین القوم اذا اصلح بینهم وسفر الکتاب اذا کتبه وسمی الملک سفیرا لانه یسفر بین الله وبین خلقه بالوحی والرسالة والسفرة الکتبة من الملائکة لانهم یسفرون

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ وُجُوهٌ

جس روز ایسا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا اُن میں ہر شخص کو ایسا مشغلہ ہوگا جو اُس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دیگا بہت سے چہرے

يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ ع ۱

اُس روز روشن خنداں شاداں ہونگے اور بہت سے چہروں پر اُس روز غلبہ ہوگی اُن پر کدورت چھائی ہوگی یہی لوگ کافر فاجر ہیں

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ (شان نزول ان آیات کا یہ ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض رؤسا مشرکین کو سمجھا رہے تھے کہ اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم نابینا صحابی حاضر ہوئے اور کچھ پوچھا یہ قطع کلام آپ کو ناگوار ہوا اور آپ نے اُن کی طرف التفات نہیں کیا اور بعض روایات میں بعضوں کے نام بھی آئے ہیں ابوجہل بن ہشام۔ وعتبہ بن ربیعہ۔ وابی بن خلف وامیہ بن خلف۔ وشیبہ اور ناگواری کی وجہ سے آپ چہرہ بجبیں ہوئے جب اس مجلس سے اُٹھ کر آپ گھر جانے لگے آثار وحی کے نمودار ہوئے اور یہ آیتیں عبس وتولی الخ نازل ہوئیں اس کے بعد جب وہ آپکے پاس آتے آپ بڑی خاطر کرتے ہذہ الروایات کلہا فی الدر المنثور۔ غرض واقعہ مذکورہ کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) چیں بجبیں ہوگئے اور متوجہ نہ ہوئے اس بات سے کہ اُن کے پاس اندھا آیا (جہاں تو غائب کے صیغہ سے فرمایا اور یہ غایت تکرم واحترام متکلم کا اور غایت کرامت مخاطب کی ہے کہ روئے روا سے مر کی نسبت نہیں فرمائی) اور (آگے خطاب کا صیغہ بطور التفات کے اس لئے اختیار کیا کہ شبہہ اعراض کا نہ ہو اور مضمون بھی سابق سے (جوں ہے پس ارشاد ہوتا ہے کہ) آپ کو کیا خبر شاید وہ (نابینا آپ کی تعلیم سے پورے طور پر) سنور جاتا یا (اقل درجہ کسی خاص امر میں) نصیحت قبول کرتا سو اُس کو نصیحت کرنا (کچھ نہ کچھ) فائدہ پہونچاتا (مطلب یہ کہ اُس کی پوری اصلاح ہوتی یا کچھ اصلاح ہوتی ہر حال نفع ہی ہوتا اور ہر چند کہ ذکری مقدم ہے تذکر پر مگر نفع ذکری موخر ہے تذکر یعنی قبول موعظت سے اس لئے کلمہ فا داخل ہوا اور بعل میالغہ کے لئے فرمایا یعنی اس صحابی کی حالت سے اگر ظن تزکی یا تذکر ہی ہوتا تب بھی اس سے بے توجہی نہ چاہئے تھی چہ جائیکہ نفع متیقن ہو اور اعمیٰ سے تعبیر کرنا اشارہ ہے مقتضی توجہ وعطوفت کی طرف) تو جو شخص (دین سے) بے پروائی کرتا ہے آپ اُس کی تو فکر میں پڑتے ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے (وصف استغنار سے آپ کو اُس نے تنفر دلاتا ہے) اور جو شخص آپ کے پاس (دین کے شوق میں دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ (خدا سے) ڈرتا ہے آپ اُس سے بے اعتنائی کرتے ہیں (ان آیات میں آپ کی اجتہادی لغزش پر آپ کو مطلع کیا گیا ہے مشاء اُس اجتہاد کا یہ تھا کہ یہ امر تو متیقن اور ثابت ہے کہ اہم مقدم ہوتا ہے آپ نے کفر کی اشدیت کو موجب اہمیت سمجھا جیسے دو بیماروں میں ایک کو ہیضہ اور دوسرے کو زکام ہے تو صاحب ہیضہ کا علاج مقدم ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ اشتداد مرض اُس وقت موجب اہمیت ہے جب مریض علاج کا مخالف نہ ہو ورنہ طالب صلاح ہونا موجب اقدمیت واہمیت ہوگا گو مرض خفیف ہو۔ آگے ان مشرکین کی طرف اس قدر توجہ ضروری نہ ہونے کو ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ آیندہ) ہرگز ایسا نہ کیجئے (کیونکہ) قرآن (محض ایک) نصیحت کی چیز ہے (اور آپکے ذمہ صرف اُس کی تبلیغ ہے) سو جس کا جی چاہے اُس کو قبول کرے (اور جو قبول نہ کرے وہ جانے آپ کا کوئی ضرر نہیں پھر آپ اسقدر اہتمام کیوں فرماتے ہیں آگے قرآن کے اوصاف فرماتے ہیں کہ) وہ (قرآن لوح محفوظ کے) ایسے صحیفوں میں (ثبت) ہے جو (عند اللہ) مکرم ہیں (یعنی مرضی ومقبول ہیں اور) رفیع المکان ہیں (کیونکہ لوح محفوظ تحت العرش ہے کما فی الدر المنثور سورۃ البروج اور وہ) مقدس ہیں (شیاطین وخبیثہ کی وہاں تک رسائی نہیں کقولہ تعالیٰ لا یمسہ الا المطہرون) جو ایسے لکھنے والوں (یعنی فرشتوں) کے ہاتھوں میں (رہتے) ہیں کہ وہ مکرم (اور) نیک ہیں (یہ سب صفات اُس کے منجانب اللہ ہونے پر دال ہیں کما مر تقریرہ فی سورۃ الواقعۃ۔ تو لہ تعالیٰ لا یمسہ الا المطہرون اور لوح محفوظ ہر چند کہ شئی واحد ہے مگر اُس کے اجزاء کو صحف سے تعبیر فرمادیا اور ان فرشتوں کو کاتب اسلئے کہا کہ یہ لوح محفوظ سے بام آنہی نقل کرنے والے ہیں حاصل آیات کا یہ ہوا کہ قرآن منجانب اللہ نصیحت کے لئے ہے آپ نصیحت کرکے اپنے فرض سے ادا ہو جاویں گے خواہ کوئی ایمان لاوے یا نہ لاوے پس اس قسم کی تقدیم وتاخیر کی کوئی ضرورت نہیں یہاں تک آداب تذکیر کے ہوئے آگے عدم تذکر پر کفار کی تشنیع ہے کہ (منکر) آدمی پر (جو ایسے تذکرہ وتذکر حاصل کرے جیسے ابوجہل وغیرہ جن کو آپ سمجھاتے تھے اور وہ نہیں ہے تو ایسے شخص پر خدا کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے (وہ دیکھتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو کیسی (حقیر) چیز سے پیدا کیا (آگے جواب ہے کہ) نطفہ سے (پیدا کیا آگے اُس کی کیفیت مذکور ہے کہ اول بعد انقلابات متعددہ کے اُسکی

سورۃ التکویر مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی تسع وعشرون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا الْوُحُوْشُ

جب آفتاب بے نور ہو جاویگا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جاویں گے اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں بھی بیکار چھوڑ دی جاویں گی اور جب وحشی جانور

حُشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝

سب جمع ہو جاوینگے۔ اور جب دریا بھڑکائے جاوینگے اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جاویں گے

صورت بنائی پھر اُس (کے اعضاء) کو اندازے بنایا (کما فی سورۃ القیامۃ فی قولہ تعالےٰ فخلق فسوّیٰ) پھر اُس کو (نکلنے کا) رستہ آسان کر دیا (چنانچہ ظاہر ہے کہ ایسے تنگ موقع سے اچھے خاصے تندرست بچہ کا نکل آنا صاف دلیل ہے اللہ تعالےٰ کے قادر اور عبد کے مقدور ہونے کی) پھر (بعد عمر ختم ہونے کے) اُسکو موت دی پھر اُس کو قبر میں لے گیا (کقولہ تعالےٰ فیہا نعیدکم خواہ اول ہی سے خاک میں رکھ دیا جاوے یا بعد چندے خاک میں ملا دے) پھر جب اللہ چاہیگا اُسکو دوبارہ زندہ کر دیگا (مطلب یہ کہ یہ سب تصرفات دلیل ہیں انسان کے داخل قدرت آلیہ ہونے کی اور نعمت ہی ہیں بعضے حسی بعضے معنوی جس کا مقتضا تھا وجوب اطاعت و ایمان مگر اس نے) ہرگز (شکر) نہیں (ادا کیا اور) اس کو جو حکم کیا تھا اُس کو بجا نہیں لایا سو انسان کو چاہئے کہ (بعد اسباب مذکورہ حدوث کی نظر کرنے کے اسباب بقاء و تعیش مثلاً) اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (تاکہ وہ باعث ہو حق شناسی و اطاعت و ایمان کا اور آگے نظر کرنے کا محل بتلاتے ہیں وہ یہ) کہ ہمنے عجیب طور پر پانی برسایا پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا پھر ہم نے اُس میں غلّہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا (بعضی چیزیں) تمہارے اور (بعضی چیزیں) تمہارے مواشی کے فائدہ کے لئے (اور یہ سب بھی نعمت اور دلیل قدرت ہیں اور اس مجموع میں ہر جزو مقتضی ہے وجوب شکر و ایمان کو یہاں تک تشنیع ہو گئی عدم تذکر پر عقوبت اور تذکر پر مثوبت آخرت میں مذکور ہے یعنی اب تو یہ لوگ ناشکری و کفر کرتے ہیں) پھر جس وقت کانوں کا بہرا کر دینے والا شور برپا ہوگا (اُس وقت ساری ناشکری کا مزہ معلوم ہو جاویگا آگے اُس دن کا بیان ہے کہ جس روز ایسا آدمی (جس کا اوپر بیان ہوا) اپنے بھائی سے اور اپنے ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگیگا (یعنی کوئی کسی کی ہمدردی نہ کرے گا کقولہ تعالےٰ لا یسال حمیم حمیما وجہ یہ کہ) اُن میں ہر شخص کو (اپنا ہی) ایسا مشغلہ ہوگا جو اُس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دیگا (یہ تو کفار کا حال ہوا آگے مجموعہ مؤمنین و کفار کی تفصیل ہے کہ) بہت سے چہرے اُس روز (ایمان کی وجہ سے) روشن (اور مسرت سے) خنداں شاداں ہونگے اور بہت سے چہروں پر اُس روز (کفر کی وجہ سے) ظلمت ہوگی (اور اس ظلمت کے ساتھ) اُن پر (غم کی) کدورت چھائی ہوگی یہی لوگ کافر فاجر ہیں (کافر سے اشارہ فساد عقائد کی طرف اور فاجر سے فساد اعمال کی طرف)

ف صاخۃ ظاہر النفخۃ اولی کی صفت زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے کہ وہ اونار کے لئے ہی لیکن یہ واقعات نفخۃ ثانیہ کے ہیں تو کافروں کے اعتبار سے یہ صفت اسکی بھی صحیح ہے

سورۃ التکویر مکیۃ وایہا تسع وعشرون کذا فی البیضاوی

ربط اسمیں بھی مثل سوابق و لواحق واقعات قیامت کا بیان کرنا مقصود ہے اور اس کی تقویت کے لئے آخر میں قرآن کی حقانیت مذکور ہے کہ قیامت کے لئے مستعد ہو جاویں جیسا ان ھو الا ذکر للعلمین الخ سے معلوم ہوتا ہے۔

بیان مجازاۃ قیامت وتاکید شن باحقاق قرآن وترغیب استقامت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝

النحو قولہ اذا الشمس الخ جملہ علمت نفس ۱۲

الروایات اخرج عبد بن حمید وابن المنذر عن ابی العالیۃ قال ستّ آیات من ہذہ السورۃ فی الدنیا والناس ینظرون الیہا وہی فی الآخرۃ اذا الشمس کورت وانی اذا انجدرت فی الدنیا والناس ینظرون الیہا وہی فی الآخرۃ واذا الجبال سیرت فی الدنیا والناس ینظرون الیہا وہی فی الآخرۃ واذا العشار عطلت فی الدنیا والناس ینظرون الیہا وہی فی الآخرۃ واذا الوحوش حشرت فی الدنیا والناس ینظرون الیہا وہی فی الآخرۃ واذا البحار سجرت فی الدنیا والناس ینظرون الیہا وہی فی الآخرۃ واخرج ابن ابی الدنیا فی الاہوال وابن جریر وابن ابی حاتم عن ابی ہریرۃ قال ستّ آیات قبل یوم القیامۃ بینما الناس فی اسواقہم اذ وقعت خسف الشمس فانکسفت فلم یدر اکسفت ام لا اذ وقعت الجبال علی وجہ الارض فمن کان فی البر دخل البحر ومن کان فی البحر خرج الی البر اذ نضبت البحر فلم یکن فیہ قطرۃ ماء اذ وقعت نفخۃ الفزع فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ فبینما ہم کذلک اذ وقعت نفخۃ البعث فقاموا ینظرون اذ فرج عن السماء فانشقت وتہیأت لما یراد بہا واخرج ابن ابی حاتم عن ابی ہریرۃ قال ستّ آیات قبل یوم القیامۃ بینما الناس فی اسواقہم اذ وقعت خسف الشمس فانکسفت فلم یدر اکسفت ام لا اذ وقعت الجبال علی وجہ الارض فمن کان فی البر دخل البحر ومن کان فی البحر خرج الی البر اذ نضبت البحر فلم یکن فیہ قطرۃ ماء اذ وقعت نفخۃ الفزع فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ فبینما ہم کذلک اذ وقعت نفخۃ البعث فقاموا ینظرون اذ فرج عن السماء فانشقت وتہیأت لما یراد بہا

ملحقات الترجمۃ
قولہ فی صبّا وشقّا
مبیّنا شارۃ الی فائدۃ المصدر

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲

اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جاویگا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی اور جب نامۂ اعمال کھول دیئے جاویں گے اور جب آسمان کھل جاوے گا اور جب دوزخ دہکائی جاویگی

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝۱۴ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝۱۶ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ اِذَا

اور جب جنت نزدیک کردی جاویگی ہر شخص اُن اعمال کو جان لیگا جو لیکر کہ آیا ہے تو میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو پیچھے کو ہٹتے رہتے ہیں چلتے رہتے ہیں چھپتے ہیں اور رات کی جب جانے لگے اور قسم ہے صبح کی جب

تَنَفَّسَ ۝۱۸ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۝۱۹ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝۲۰ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝۲۱ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲۲

وہ آنے لگے کہ یہ قرآن کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا جو قوت والا ہے مالک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے وہاں سب کا کہنا مانا جاتا ہے امانت والا ہے اور یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے مجنون نہیں ہیں

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝۲۳ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۝۲۴ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۝۲۵ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝۲۶

اور بیشک اس فرشتہ کو صاف کنارہ پر دیکھا بھی ہے اور یہ پیغمبر غیبی باتوں پر بخل کرنے والے بھی نہیں اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے تو تم لوگ کدھر کو چلے جا رہے ہو

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۲۷ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۝۲۸ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲۹

بس یہ تو دنیا جہان والوں کے لئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم بدون خدا کے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ہو

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝۱۴ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝۱۶ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

كَرِیْمٍ ۝۱۹ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝۲۰ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝۲۱ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲۲ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝۲۳ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ

بِضَنِیْنٍ ۝۲۴ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۝۲۵ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝۲۶ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۲۷ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۝۲۸ وَمَا تَشَآءُوْنَ

اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲۹ جب آفتاب بے نور ہو جاوے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جاویں گے اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور جب وحشی جانور مارے گھبراہٹ کے سب جمع ہو جاویں گے اور جب دریا بھڑکائے جاویں گے (یہ چھ واقعہ تو نفخۂ اولے کے وقت ہوں گے جبکہ دنیا آباد ہوگی اور اس نفخہ سے یہ تغیرات و تبدلات ہوں گے اور اس وقت اونٹنیاں وغیرہ بھی اپنی اپنی حالت پر ہونگی جن میں بعضی وضع حمل کے قریب ہوں گی جو کہ عرب کے نزدیک اعزا اموال ہیں مگر اس وقت ہل چل میں کسی کو کہیں کا ہوش نہ رہے گا اور وحوش بھی مارے گھبراہٹ کے سب گڈمڈ ہو جاویں گے اور دریاؤں میں اول طغیانی پیدا ہوگی اور زمین میں شقوق واقع ہو جاویں گے جس سے سب شیریں اور شور دریا ایک ہو جاویں گے جس کا ذکر آئندہ سورت میں واذا البحار فجرت میں فرمایا ہے پھر شدت حرارت سے سب کا پانی مشتعل یا آتش ہو جاوے گا شاید اول ہوا ہو جاوے پھر ہوا آگ بن جاوے اس کے بعد عالم فنا ہو جاوے گا) اور (اگلے چھ واقعات بعد نفخۂ ثانیہ کے ہوں گے جن کا بیان یہ ہے کہ) جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جاویں گے (کافر الگ مسلمان الگ پھر ان میں ایک ایک طریقہ کے الگ

اللغات

كشطت كشف كذا فى الكبير من كشط الجلد اذا نزعه كشفه عن الشاة الخنس الكواكب الكنس فى الخازن تخنس فى مجاريها اى ترجع راجعة فى الفلك وتكنس اى تستتر قيل انها تخنس اى تتأخر عن مطالعها والكنوس من الوحوش ما يكنس اى يأوى الى كناسها وهو الموضع الذى يأوى اليه الوحش قوله عسعس اى قيل اقبل وقيل ادبر والصحيح ان لفظه يدل على الامرين ذكره الكرمانى فى غرائب التنزيل

اھ وحمدہ علی الاظہار لقولہ تعالیٰ والليل اذا ادبر والصبح اذا اسفر ۱۲

البلاغة

قوله سئلت وقوله السوال الى الموؤدة دون الوائد مع ان الذنب له دونها لتسلية ما واظهار كمال الغيظ والسخط

لوائد با وا سقاطه من سعة الخطاب والمبالغة فى تكميله فان المعنى عليه اذا سئل بحسب الجانى فبحسب اولى بالجانى كان ذلك ابلغ فى تشنيع الجانى على الفعل فضلا عن حال المعنى عليه فيرى برارة ساحته وان ما حل به انما حل بحق فتستقيم بالعقاب وهذا نوع من الاستدراج واقع على طريق التعريض كما فى قوله تعالى انت قلت للناس اتخذونى واحى الهين كذا فى المرج قوله عبر بالنفس النكرة تعريفا للاثبات والقرائن قوله ما احضرت لم يبالغ فى ذكر جبريل عليه السلام او تركه فى شان النبى صلى الله عليه وسلم ليس لانه افضل منه بل لان الكلام مسوق لتقبيح المنزل والمنزل عليه صدق ما ذكر فيه من هو اول المصدقين وقد علمت ان من شان البليغ ان يجرد الكلام لما ساق له المقام ويراعى تلك السوق فتدبر ولا تغفل

ذلك ابلغ شروعا لما وصف من انزل عليه فلا تغفل فى البين لما ذا كان المعرض عنه اعظم كذا فى المرج قلت او لتهويل الخبر كما نوه بشانه مرارا وصف محمد صلى الله عليه وسلم بكل من هذه الصفات الجليلة فى هذه المبالغة وبالغ فى وصف جبريل عليه السلام فافهم ۱۲

سُوْرَةُ الانفطار مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی تسع عشرۃ اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵

جب آسمان پھٹ جاوے گا اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے اور جب سب دریا بہ پڑیں گے اور جب قبریں اُکھاڑ دی جاویں گی ہر شخص اپنے رکھے اور پہلے اعمال کو جان لیگا

الگ) اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جاویگا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی (مقصود اس پوچھنے سے زندہ درگور کرنے والے ظالموں کا اظہار جرم ہے) اور جب نامۂ اعمال کھول دیئے جاویں گے (تاکہ سب اپنے اپنے عمل دیکھ لیں کقولہ تعالیٰ ویلقاہ منشورا ۱۲) اور جب آسمان کھل جاوے گا (اور اُس کے کھلنے سے آسمان کے اوپر کی چیزیں نظر آنے لگیں گی اور نیز اس کے کھلنے سے عنام کا نزول ہوگا جس کا ذکر پارہ وقال الذین لا یرجون آیت ویوم تشقق السماء الخ میں آیا ہے) اور جب دوزخ (اور زیادہ) دہکائی جاوے گی اور جب جنت نزدیک کردی جاوے گی (کما فی سورۃ ق وازلفت الجنۃ للمتقین جب یہ سب واقعات نفخۂ ثانیہ کے واقع ہوں گے تو اُس وقت) ہر شخص اُن اعمال کو جان لیگا جو اُسے کرآیا ہے (اور جب ایسا واقعہ ہائلہ ہونے والا ہے) تو (میں منکرین کو اُس کی حقیقت بتلاتا ہوں اور مصدقین کو اُس کے لئے آمادہ کرتا ہوں اور یہ دونوں امر قرآن کی تصدیق اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتے ہیں کہ اُس میں اس کا اثبات اور نجات کا طریق ہے اس لئے) میں قسم کھاتا ہوں اُن ستاروں کی جو (سیدھے چلتے چلتے) پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں (اور پھر پیچھے ہی کو) چلتے رہتے ہیں (اور کبھی پیچھے چلتے چلتے اپنے مطالع میں) جا چھپتے ہیں (ایسا امر پانچ ستاروں کو پیش آتا ہے کہ کبھی سیدھے چلتے ہیں کبھی پیچھے چلتے ہیں اور ان کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں۔ زحل۔ مشتری۔ عطارد۔ مریخ۔ زہرہ) اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے اور قسم ہے صبح کی جب وہ

آنے لگے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے (ایک معزز فرشتہ (یعنی جبریل علیہ السلام) کا لایا ہوا جو قوت والا ہے (کما فی النجم عملہ شدید القویٰ) اور (ملک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے (اور) وہاں (یعنی آسمانوں میں) اُس کا کہنا مانا جاتا ہے (یعنی فرشتے اُس کا کہنا مانتے ہیں جیسا حدیث معراج سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے کہنے سے فرشتوں نے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے اور) امانت دار ہیں (کہ وحی کو صحیح صحیح پہونچا دیتے ہیں پس وحی کے لانے والے تو ایسے ہیں) اور (آگے جن پر وحی نازل ہوئی اُن کی نسبت ارشاد ہے کہ) یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کا حال بخوبی تم کو معلوم ہے) مجنوں نہیں ہیں (جیسا منکرین نبوت کہتے تھے) اور انہوں نے اُس فرشتہ کو (اصلی صورت میں آسمان کے) صاف کنارہ پر دیکھا بھی ہے (صاف کنارہ سے مراد بلند کنارہ ہے کہ صاف نظر آتا ہے کما فی النجم وھو بالافق الاعلیٰ اور اس کا مفصل بیان سورۂ نجم میں گذرا ہے) اور پیغمبر مخفی (بتلائی ہوئی وحی کی) باتوں پر عمل کرنے والے بھی نہیں (جیسا کاہنوں کی عادت تھی کہ رقم لے کر کوئی بات بتلاتے تھے اس سے نفی کہانت اور نفی اجر کی بھی ہوگئی) اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے (اس سے نفی کہانت کی اور تاکید ہوگئی حاصل یہ کہ نہ آپ مجنون ہیں نہ کاہن نہ صاحب غرض اور وحی لانے والے کو پہچانتے بھی ہیں اور وحی لانے والا ایسا ایسا ہے پس لامحالہ یہ اللہ کا کلام اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور یہ قسمیں مطلوب مقام کو نہایت مناسب ہیں چنانچہ ستاروں کا سیدھا چلنا اور لوٹنا اور چھپ جانا مشابہ ہے فرشتہ کے آنے اور واپس جانے اور عالم ملکوت میں جا چھپنے کے اور رات کا گذرنا اور صبح کا آنا مشابہ ہے قرآن کے سبب ظلمت کفر کے رفع ہو جانے اور نور ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے جب یہ بات ثابت ہے) تو تم لوگ (اس بارہ میں) کدھر کو چلے جا رہے ہو (کہ نبوت کے منکر ہو رہے ہو) یہ تو ربالعموم) دنیا جہاں والوں کے لئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے (اور بالخصوص) ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے (یہاں کے لئے عموم بمعنی ارادۃ طریق ہے اور دوسروں کے لئے خصوص بمعنی وصول الی المقصود ہے) اور (بعض کے نصیحت مند نہ ہونے سے اس کے نصیحت نامہ ہونے میں شبہہ نہ کیا جاوے کیونکہ تم بدون خلق رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ہو (یعنی فی نفسہ تو نصیحت ہی ہے لیکن تاثیر اس کی موقوف مشیت پر ہے جو بعض لوگوں کے لئے متعلق ہوتی ہے اور بعض کے لئے کسی حکمت سے متعلق نہیں ہوتی۔

سورۃ الانفطار مکیۃ وآیاتہا تسع عشرۃ کذا فی البیضاوی

ربط اس میں بھی مثل سوابق ولواحق قیامت و مجازاۃ کا بیان ہے اور درمیان میں غفلت پر تقریع ہے +

بعث وجزا و تقریع بر غفلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵

اللغات انتثرت فی الاصل تساقطت متفرقۃ ۱۲

البلاغۃ تو لاذا۔ واذا فی الاربع تکریر بالتہویل ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝

اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو اعتدال پر بنایا جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دیدیا

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ

ہرگز نہیں بلکہ تم جزاؤ سزا کو جھٹلاتے ہو اور تم پر یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں نیک لوگ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

بیشک سایش میں ہونگے اور بدکار لوگ بیشک دوزخ میں ہونگے روز جزا کو اس میں داخل ہونگے اور اس سے باہر نہ ہونگے اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ

يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ ع

وہ روز جزا کیسا ہے پھر آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ بس چلیگا۔ اور تمام تر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ

بِالدِّيْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝

(۱) جب آسمان پھٹ جاوے گا اور جب ستارے (ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے اور جب سب دریا (شور اور شیریں) آپس میں بہ پڑیں گے (اور) ہر ایک ہو جاویں گے جیسا اوپر کی سورت میں تکویر کی تفسیر میں بیان ہوا ہے یہ تینوں واقعات تو نفخۂ اولے کے ہیں آگے نفخۂ ثانیہ کے بعد کا واقعہ ہے یعنی) اور جب قبریں اُکھاڑ دی جاویں گی (یعنی اُن میں کے مُردے نکل کھڑے ہونگے اُس وقت) ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لیگا (اور ان واقعات کا مقتضا یہ تھا کہ انسان خواب غفلت سے بیدار ہوتا اس لئے آگے غفلت پر تقریع ہے کہ) اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو (انسان) بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو (مناسب) اعتدال پر بنایا (یعنی اعضاء میں تناسب رکھا اور یہ فاتسویہ کی تفسیر یہ ہے اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دیدیا (یعنی باوجود اشتراک خلق وتسویہ وتعدیل کے پھر الگ الگ طور پر پیدا کیا۔ ماغرک سے پہلے معاد کا اور اسکے بعد مبدأ کا ذکر اشارہ ہے کہ دو امر مانع اغترار موجود ہیں پھر بھی اغترار سے باز نہیں آتا اور کریم کی صفت میں تلقین حجت نہیں بلکہ تقویت ہے مانع کی یعنی کریم ہونا مقتضی ہے کہ اُس کی طرف زیادہ توجہ کی جاوے بہرحال ان سب امور کا مقتضا یہ ہے کہ تم کو) ہرگز (مغرور) نہیں (ہونا چاہئے مگر تم اغترار سے باز نہیں آتے) بلکہ (اس درجہ اغترار میں بڑھ گئے ہو کہ) تم (خود) جزا و سزا (ہی) کو (جو دافع اغترار تھا) جھٹلاتے ہو اور (یہ جھٹلانا تمہارا خالی نہ جاوے گا بلکہ ہماری طرف سے) تم پر (ذمہ تمہارے سب اعمال کے) یاد رکھنے والے (جو ہمارے نزدیک) معزز (اور تمہارے اعمال کے) لکھنے والے (ہیں) مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں (اور لکھتے ہیں پس قیامت میں یہ سب اعمال پیش ہونگے جن میں تمہاری تکذیب بھی ہے اور سب پر مناسب جزا ملیگی جس کی تفصیل آگے ہے کہ) نیک لوگ بیشک آسایش میں ہوں گے اور بدکار (یعنی کافر) لوگ بیشک دوزخ میں ہوں گے روز جزاء کو اُس میں داخل ہوں گے اور (پھر داخل ہو کر) اس سے باہر نہ ہونگے (بلکہ اس میں خلود ہوگا) اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزاء کیسا ہے (اور ہم) پھر (مکرر کہتے ہیں کہ) آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزاء کیسا ہے (مقصود اس استفہام سے تہویل ہے آگے جواب ہے کہ) وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ بس نہ چلیگا اور تمام تر حکومت اُس روز اللہ ہی کی ہوگی ف یعلمون ما تفعلون میں ظاہر اکلمہ ما کا عام ہے مگر ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عام مخصوص البعض ہے یعنی بعض اعمال حسنہ سیئہ ملائکہ کاتبین اعمال سے بھی مخفی رہتے ہیں محض حق تعالیٰ ہی کو اُن کا علم ہے چنانچہ حواشی حصن حصین میں بحوالہ مرقاۃ تخریج ابو یعلی بروایت حضرت عائشہ رضؓ بدور سافرہ سیوطی سے حدیث مرفوع نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ذکر خفی جس کو حفظہ بھی نہیں سنتے ستر درجے فضیلت میں زیادہ ہے الی آخر الحدیث اور اس سے مطلقاً اعمال قلبیہ کا اُن سے مخفی رہنا نہ سمجھا جاوے کیونکہ احادیث میں مصرح ہے کہ عزم حسنہ پر ثواب لکھا جاتا ہے اس سے زیادہ تفصیل اس مسئلہ کی میری نظر سے نہیں گذری کہ کس قسم کے اعمال کی اُن کو اطلاع ہوتی ہے اور کس کی نہیں ہوتی اور یہ سب صحت حدیث کی تقدیر پر ہے ورنہ استثناء کی کوئی حاجت نہیں واللہ اعلم

سُوْرَةُ التَّطْفِيْفِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتٌّ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں پورا لیتے ہیں اور جب اُن کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا دیتے ہیں کیا ان لوگوں کو

اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧ وَمَآ اَدْرٰىكَ

اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اُٹھائے جاویں گے جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے ہرگز نہیں بدکار لوگوں کا نامۂ عمل سجین میں ہوگا اور آپ کو کیا معلوم ہے

مَا سِجِّيْنٌ ۝٨ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ

کہ سجین میں لکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے اُس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی جو کہ روز جزاء کو جھٹلاتے ہیں اور اُس کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد سے نکل جانے والا ہو

اَثِيْمٍ ۝١٢ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ كَلَّا بَلْ سكته رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ

مجرم ہو جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاویں تو یوں کہہ دیتا ہو کہ یہ بے سند باتیں لوگوں سے منقول چلی آتی ہیں ہرگز ایسا نہیں بلکہ اُن کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہو ہرگز ایسا نہیں یہ لوگ اُس روز

يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝١٥ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝١٦ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝١٧ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ

اپنے رب سے روک دیئے جاویں گے پھر وہ دوزخ میں داخل ہونگے پھر کہا جاویگا کہ یہی ہو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ہرگز ایسا نہیں نیک لوگوں کا نامۂ عمل علیین میں ہوگا

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝٢٠ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٢١ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝٢٢ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝٢٣ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝٢٤

اور آپ کو کیا معلوم ہو کہ علیین میں لکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہو وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہو جس کو مقرب فرشتے دیکھتے ہیں نیک لوگ بڑی آسایش میں ہونگے مسہریوں پر دیکھتے ہونگے

سورۃ المطففین مختلف فیہا وہی ست و ثلثون کذا فی البیضاوی وفی اللباب کلہا مکیۃ بعضہا بعقبہا

ربط اس میں بھی مثل سورتہائے سابقہ ولاحقہ کے مجازاۃ اعمال کا بیان ہے اور ان میں سے اتمام کے لئے بعض اعمال متعلقہ حقوق العباد پر جس کو مقام سے خاص مناسبت ہے بھی ہے کہ مقام بیان عدل کا ہے اور تطفیف کیل و وزن محل عدل ہے شروع سورت میں بالتخصیص وعید ہے +

وعید بر تطفیف خصوصاً و بیان مجازاۃ عموماً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ

اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝٨ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩ وَيْلٌ

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ كَلَّا بَلْ سكته رَانَ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝١٥ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝١٦ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝١٧ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ

لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝١٨ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝١٩ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٢٠ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝٢١ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝٢٢ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝٢٣

اللغات قولہ للمطففین فی القاموس طفف نقص المکیال فی المرق والبخس فی الکیل والوزن قولہ کالوہم فی المرقوم

یستقل بالام بدون تقدیر جار فی الثانیۃ علی تأویل الاول بفعل غیر واحد کالوا من باب الحذف للایصال الی الثانی

الاصل کالوا لہم فحذف الجار واوصل الفعل بالضمیر فاستتر والبرزہ المرفوع المتصل للدلالۃ علی المجرور وصف من السجن بفتح السین علی القیاس مستقل من جہم علی فعیل من العلو سمی بذلک لانہ مرفوع کذا فی المرقوم فی المرقوم من رقم الکتاب اذا اصل لہ ترا ای علامۃ قال ہل تعرف رسمہ المکتوب

مرقوم معلوم یا مثبت یعنی ہر ایک کے نام کی جگہ لکھی ہوئی ہے یا مرقوم بمعنی مکتوب یا مرقوم بمعنی مختوم ہے ہولفظ بالمعنی الاصل ۱۲

المحجوبون قولہ لمحجوبون ہم یقوم منصوب باضمار اعنی او ہو مرفوع المحل قولہ ثلثون ۱۲

البلاغۃ قولہ علی الناس عدی بعلی لتضمنہ معنی الاستیلاء ۱۲

الروایات قد ذکرت فی اول السورۃ وہذہ تؤید ما اخترتہ فی کون بعض السورۃ مدنیۃ کما ہو ظاہر ۱۲

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ

اے مخاطب تو اُن کے چہروں میں آسایش کی بشاشت پہچانے گا اُن کو پینے کے لئے شراب خالص سربمہر جس پر مشک کی مہر ہوگی اور رغبت کرنے والوں کو ایسی چیز کی

الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا

رغبت کرنا چاہیے اور اُس کی آمیزش تسنیم سے ہوگی یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب پیتے ہیں گے جو لوگ مجرم تھے وہ ایمان والوں سے

يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا

ہنسا کرتے تھے اور یہ جب اُن کے سامنے سے ہو کر گذرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے اور جب اپنے گھروں کو جاتے تو دل لگیاں کرتے اور جب اُن کو دیکھتے تو یوں کہا کرتے

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ

کہ یہ لوگ یقیناً غلطی میں ہیں حالانکہ یہ اُن پر نگرانی کرنے والے کرکے نہیں بھیجے گئے سو آج ایمان والے کافروں پر ہنستے ہونگے مسہریوں پر

ع ۱ ۸ يَنْظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ ع

دیکھ رہے ہونگے واقعی کافروں کو اُن کے کئے کا خوب بدلہ ملا

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

لے لیں اور جب اُن کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں لوگوں سے اپنا حق پورا لینا مذموم نہیں ہے مگر اس کے لینے سے مقصود خود اس پر مذمت کرنا نہیں ہے بلکہ کم دینے پر مذمت کی تاکید و تقویت ہے یعنی کم دینا اگرچہ فی نفسہ مذموم ہے لیکن اُس کے ساتھ اگر دوسروں کی اصلاح رعایت نہ کی جاوے تو اور زیادہ مذموم ہے بخلاف رعایت کرنے والے کی کہ اگر اُس میں ایک عیب ہے تو ایک ہنر بھی ہے اس لئے اول شخص کا عیب شدید ہے اور چونکہ اصل مقصود مذمت ہے کم دینے کی اس لئے اُس میں ناپ اور تول دونوں کا ذکر کیا تاکہ خوب تصریح ہو جاوے کہ ناپنے میں بھی کم دیتے ہیں تولنے میں بھی کم دیتے ہیں اور چونکہ پورا لینا فی نفسہ ملازم نہیں ہوا اس لئے وہاں ناپ اور تول دونوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ ایک ہی کا ذکر کیا پھر تخصیص ناپ کی شاید اس لئے ہو کہ عرب میں زیادہ دستور کیل کا تھا خصوصاً اگر یہ آیت مدنی ہو جیسا روح المعانی میں بروایت نسائی وابن ماجہ و بیہقی اس کا نزول اہل مدینہ کے باب میں لکھا ہے تو اُس وقت اس تخصیص کی وجہ زیادہ ظاہر ہے کیونکہ مدینہ میں کیل کا دستور کہ سے بھی زیادہ تھا آگے مطففین کی تہدید ہے کہ کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کرکے اُٹھائے جاویں گے جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے (یعنی اُس روز سے ڈرنا چاہئے اور تطفیف سے توبہ کرنا چاہئے اس بعث و جزا کو سن کر جو مومن تھے وہ ڈر گئے اور جو کافر تھے وہ انکار کرنے لگے اس لئے آگے انکار پر رد فرما کر تفصیل جزا فریقین فرماتے ہیں پس ارشاد ہے کہ جیسا کفار لوگ جزا و سزا کے منکر ہیں ہرگز (ایسا) نہیں بلکہ جزا و سزا ضروری الوقوع ہے اور جن اعمال پر جزا و سزا ہوگی وہ بھی سب منضبط اور محفوظ ہیں اور اس مجموعہ کا بیان یہ ہے کہ) بدکار (یعنی کافر) لوگوں کا نامۂ عمل سجین میں رہیگا (وہ ایک مقام ارض سابعہ میں مستقر ارواح کفار کا ہے کذا فی تفسیر ابن کثیر عن کعب فی الدر المنثور عن ابن عباس و مجاہد و قتادہ و عبد الحمید بن عمرو مرفوعاً اور کفار کے اعمال کا اس مقام پر رہنا نیز مجاہد و عبد الحمید بن عمرو سے در منثور میں مروی ہے) اور (آگے تہویل کے لئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا

ملتقات الترجمۃ

لہ قولہ فی ما سجعین سجین میں رکھا ہوا، اشارۃ الی حذف المضاف ای الکتاب سجین ۱۲

اللغات رحیق فی القاموس الخمر او الخالص منہا تسنیم سمیت بالتسنیم الذی ہو مصدر سنمہ از ارفعہ لان شرابہا ارفع شراب فی الجنۃ ۱۲

النحو قولہ وفی ذلک الخ قیل الکلام علی تقدیر حرف الشرط و الفعل و تقدیر جوابہ ای وان ارید منہ شیء فلیتنافس فی ذلک

البلاغۃ قولہ ما ارسلوا الخ استہزاء بہم و باشعارہا ان ما اجترءوا علیہ من القول من وظائف من ارسل من جہۃ تعالے ۱۲

(فقرہ) دلنشان سے مراد مہر ہے کما فی الدر المنثور عن کعب الاحبار فیختم ویضع ای بعد الموت مقصود یہ ہوگا کہ اُس میں تغیر و تبدل کا کچھ احتمال نہیں پس حاصل اس کا اعمال کا محفوظ و منضبط ہونا ہے جس سے جزاء کا حق ہونا ثابت ہوا آگے ان اعمال کی جزاء کا بیان ہے کہ اُس روز (یعنی قیامت کے روز) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی جو کہ روز جزاء کو جھٹلاتے ہیں اور اُس (یوم جزاء) کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد (عبدیت) سے گذرنے والا ہو اور (محرم ہو (اور) جب اُسکے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاویں تو یوں کہدیتا ہو کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں (مطلب یہ بتلانا ہے کہ جو شخص یوم دین کی تکذیب کرتا ہے وہ معتدی اثیم مکذب بالقرآن ہے جو حاصل ہے اذا تتلی الخ کا آگے تکذیب روز جزاء پر جو صراحۃً مذکور ہے روع ہے جیسا اوپر تکذیب مفہوم من المقام پر روع تھا یعنی جیسا یہ لوگ اس کو غلط سمجھ رہے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (اور کسی کو یہ شبہہ نہ ہو کہ شاید ان کے پاس کوئی دلیل نقلی کی ہوگی جس سے یہ تمسک کرتے ہوں گے ہرگز نہیں) بلکہ (اصل وجہ تکذیب کی یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے (اُس سے استعداد قبول حق کی فاسد ہوگئی پس براہ عناد انکار کرنے لگے آگے پھر انکار پر روع ہے کہ جیسا یہ لوگ سمجھ رہے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (آگے وجہ مجمل کی تفصیل ہے کہ وہ خرابی یہ ہے کہ) یہ لوگ اُس روز (ایک تو) اپنے رب (کا دیدار دیکھنے سے روک دیئے جاویں گے پھر (صرف اسی پر اکتفا نہ ہوگا بلکہ) یہ دوزخ میں داخل ہوں گے پھر (ان سے) کہا جاوے گا کہ یہی ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اور چونکہ یہ لوگ یوم دین کی تکذیب میں جس طرح اپنی سزا کو جھٹلاتے تھے اسی طرح مؤمنین کی جزاء کو بھی جھٹلاتے تھے آگے اس پر روع فرماتے ہیں کہ یہ جو مؤمنین کے اجر و ثواب کے منکر ہیں) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ اُن کا اجر و ثواب ضرور ہونے والا ہے جس کا بیان یہ ہے کہ) نیک لوگوں کا نامۂ عمل علیین میں رہے گا (وہ ایک مقام سماء سابعہ میں مستقر ارواح مؤمنین کا ہے کذا فی تفسیر ابن کثیر عن کعب) اور (آگے تفہیم کے لئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ علیین میں رکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے جس کو مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں (اور یہ مؤمن کے لئے کرامت عظیمہ ہے جیسا کہ روح المعانی میں بتخریج عبد بن حمید حضرت کعب سے روایت ہے کہ جب ملائکہ مؤمن کی روح کو قبض کر کے لیجاتے ہیں تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہونچ کر اُس روح کو رکھ دیتے ہیں پھر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم اس کا نامۂ اعمال دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ وہ نامۂ عمل کھول کر اُن کو دکھلایا جاتا ہے اھ مختصراً آگے ان کی جزاء آخرت کا بیان ہے کہ) نیک لوگ بڑی آسایش میں ہوں گے مسہریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجائب) دیکھتے ہوں گے اے مخاطب تو اُن کے چہروں میں آسایش کی بشاشت پہچانے گا (اور) اُن کو پینے کے لئے شراب خالص ہر بہر جس پر مشک کی مہر ہوگی لٹے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے (کہ حرص کے لائق یہ ہے خواہ صرف شراب مراد لی جاوے خواہ کل نعماء جنت یعنی لائق تحصیل یہ نعمتیں ہیں نہ کہ نعماء دنیا اور اُن کی تحصیل کا طریق نیک اعمال ہیں پس اس میں کوشش کرنا چاہئے) اور اُس (شراب) کی آمیزش تسنیم (کے پانی) سے ہوگی (قاعدہ ہے کہ شراب میں پانی ملا کر پیتے ہیں تو اُس شراب کی آمیزش کے لئے تسنیم کا پانی ہوگا آگے تسنیم کی شرح ہے) یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے (یعنی سابقین کو تو خالص پینے کو اس کا پانی ملیگا اور اصحاب الیمین کو اُس کا پانی دوسری شراب میں ملا کر ملے گا کذا فی الدر المنثور عن قتادۃ و مالک بن الحارث و ابن عباس وابن مسعود و حذیفۃ رض اور یہ مہر لگنا علامت اکرام کی ہے ورنہ وہاں حفاظت کی ضرورت نہیں اور مشک کی مہر کا مطلب یہ ہے کہ جیسے قاعدہ ہے کہ لاکھ وغیرہ لگا کر اُس پر مہر کرتے ہیں اور ایسی چیز کو طین ختام کہتے ہیں وہاں شراب کے برتن کے منہ پر مشک لگا کر اُس پر مہر کر دی جاوے گی یہاں تک فریقین کی جزا جزوی کا الگ الگ بیان تھا آگے مجموعہ فریقین کا مجموعہ حال دنیا و آخرت مذکور ہے یعنی) جو لوگ مجرم (یعنی کافر) تھے وہ (ایمان والوں سے (دنیا میں تحقیراً) ہنسا کرتے تھے اور یہ (ایمان والے) جب اُن (کافروں) کے سامنے سے ہو کر گذرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے (مطلب یہ کہ اُن کے ساتھ استہزاء تحقیر سے پیش آتے تھے) اور جب اپنے گھروں کو جاتے تو وہاں بھی ان کا تذکرہ کر کے) دل لگیاں کرتے (مطلب یہ کہ غیبت و حضور ہر حالت میں اُن کی تحقیر و استہزاء کا مشغلہ رہتا البتہ حضور میں اشارے چلا کرتے اور غیبت میں صراحۃً تذکرہ کرتے) اور جب اُن کو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی میں ہیں (کیونکہ کفار اسلام کو غلطی سمجھتے تھے) حالانکہ یہ (کافر) اُن (مسلمانوں) پر نگرانی کرنے والے کر کے نہیں بھیجے گئے (یعنی ان کو اپنی فکر کرنا چاہئے تھا اُن کے پیچھے کیوں پڑ گئے پس ان سے دو غلطیاں ہوئیں اول اہل حق کے ساتھ استہزاء پھر اپنی اصلاح سے بے فکری) سو آج (قیامت کے دن) ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے مسہریوں پر بیٹھے اُن کا حال (دیکھ رہے ہوں گے (در منثور میں قتادہ سے ہے کہ کچھ دریچے جہنم کے ایسے ہوں گے جن سے اہل جنت اہل نار کو دیکھ سکیں گے پس اُن کا برا حال دیکھ کر بطور انتقام کے اُن پر ہنسیں گے آگے تقریر ہے اس سزا کی یعنی واقعی کافروں کو اُنکے کئے کا خوب بدلہ

سورۃ الانشقاق مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی خمس وعشرون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۲ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝۴ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا

جب آسمان پھٹ جاویگا اور اپنے رب کا حکم سن لیگا اور وہ اسی لائق ہے اور جب زمین کھینچ کر بڑھا دی جاویگی اور اپنے اندر کی چیزوں کو باہر اگل دیگی اور خالی ہو جاویگی اور اپنے رب کا حکم سن لیگی

وَحُقَّتْ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ

اور وہ اسی لائق ہے اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہونچنے تک کام میں کوشش کر رہا ہے پھر اس سے جا ملیگا تو جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا سو اس سے

حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝۱۰ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱

آسان حساب لیا جاویگا اور وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش جاویگا اور جس شخص کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائیگا سو وہ موت کو پکارے گا

ع ۱ وَيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝۱۴ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵

اور جہنم میں داخل ہوگا یہ شخص اپنے متعلقین میں خوش خوش رہا کرتا تھا اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو لوٹنا نہیں ہے کیوں نہ ہوتا اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝۱۷ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝۱۸ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝۱۹ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰

سو میں قسم کھاکر کہتا ہوں شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ لیتی ہے اور چاند کی جب پورا ہو جاوے کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہونچنا ہے سو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝۲۱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝۲۲ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝۲۳ فَبَشِّرْهُمْ

السجدۃ ۱۳ اور جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو نہیں جھکتے بلکہ یہ کافر تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ جمع کر رہے ہیں سو آپ ان کو

ع ۱ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۴ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۲۵

ایک دردناک عذاب کی خبر دیجئے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں

سورۃ الانشقاق مکیۃ وایھا خمس وعشرون کذا فی البیضاوی

ربط اس میں بھی مثل سورہ سابقہ تفصیل مجازاۃ کی ہے

تفصیل مجازاۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۲ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝۴ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝۱۰ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝۱۴ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝۱۷ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝۱۸ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝۱۹ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝۲۱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝۲۲ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝۲۳ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۴ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۲۵

جب (نفخۂ ثانیہ کے وقت) آسمان پھٹ جاوے گا (کما کہ اس میں سے غمام وملائکہ کا نزول ہوجس کا ذکر پارہ ۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ آيت وَيَوْمَ تَشَقَّقُ

اللغات اذنت اسمعت حقت جدت حقیقۃ بالاستماع کادح جاہد وجود وسعی ضم وجمع اتسق اجتمع نورہ لترکبن المراد بالرکوب الملاقاۃ والطبق فی الاصل المطابق لغیرہ ونص فی العرف فی حال مطابقۃ غیرہ ومن ثم یجاز بہ وقیل بمعنی بعد کمافی قولہم کابرا عن کابر والمجاوزۃ والبعدیۃ متقاربان والجار والمجرور متعلق بمحذوف وقع صفۃ لہ والاظہر فعل

لتر کبن وانظاہر ان نصب طبقا علی انہ مفعول بہ لمای لتقاقن حالا بعد حال المعنی لترکبن احوالا بعد احوال من احوال الامم کل طائفۃ طبقا فطبقا انتہائی اللہ تعالیٰ والجواب ان رکوب کل حقبۃ من تحمل احوال کربۃ مجازا یعبر عنہ بمجموع احوالہم کذا فی الدر المنثور النحو اذا السماء انشقت جواب مقدر ای تلقی الانسان اعمالہ المذکورۃ قولہ لکا الذین استثناء منقطع

سورۃ البروج مکیۃ وھی اثنتان وعشرون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

السماء الخ میں ہے) اور اپنے رب کا حکم سن لیگا اور ربان لیگا یہاں حکم سے مراد حکم تکوینی انشقاق کا ہے اور ماننے سے مراد اس کا وقوع ہے) اور وہ (آسمان جو حکوم قدرت ہونے کے) اسی لائق ہے (کہ جس امر کی مشیت اس کے متعلق ہو اس کا وقوع ضرور ہو جاوے) اور جب زمین کھینچ کر بڑھا دی جاوے گی (جس طرح چمڑا یا ربڑ کھینچا جاتا ہے) پس اس وقت کی مقدار سے اس وقت مقدار زیادہ ہو جاوے گی تاکہ سب اولین و آخرین اس میں سما جاویں جیسا درمنثور میں بسند صحیح حاکم کی روایت سے مرفوعاً وارد ہے۔ تمد الارض یوم القیمۃ مد الادیم العکاظی (پس یہ انشقاق اور یہ امتداد دونوں حساب کے مقابات میں سے ہیں) اور (وہ زمین) اپنے اندر کی چیزوں کو (یعنی مردوں کو) باہر اُگل دیگی اور (سب مردوں سے) خالی ہو جاوے گی اور (وہ زمین اپنے رب کا حکم سن لیگی اور وہ اسی لائق ہے (اس کی تفسیر بھی مثل سابق ہے پس اس وقت انسان اپنے اعمال کو دیکھے گا جیسا آگے ارشاد ہے کہ اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہونچنے تک (یعنی مرنے کے وقت تک) کام میں کوشش کر رہا ہے (یعنی کوئی نیک کام میں لگا ہوا ہے کوئی بُرے کام میں) پھر قیامت میں) اُس (کام کی جزا) سے جا ملے گا تو (اُس روز) جس شخص کا نامہ اعمال اُس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا سو اُس سے آسان حساب لیا جاوے گا اور وہ (اُس سے فارغ ہو کر) اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا (آسان حساب کے مراتب مختلف ہیں ایک یہ کہ اُس پر اصلاً عذاب مرتب نہ ہو بعض نے تو یہ ہوگا اور حدیث میں اسی کی تفسیر آئی ہے کہ جس حساب میں مناقشہ نہ ہو صرف پیشی ہو جاوے اور یہ غیر معذبین کے لئے ہوگا دوسرا یہ کہ اُس پر عذاب مخلد نہ ہو اور یہ عام مؤمنین کے لئے ہوگا اور مطلق عذاب اس کے منافی نہیں) اور جس شخص کا نامہ اعمال (اُس کے بائیں ہاتھ میں (اُس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا (مراد اس سے کفار ہیں اور پشت کی طرف سے ملنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ اُس کی مشکیں کسی ہوئی ہونگی تو بایاں ہاتھ ہی پشت کی طرف ہوگا دوسری صورت مجاہد کا قول ہے کہ اُس کا ہاتھ پشت کی طرف نکال دیا جاوے گا کذا فی الدر المنثور) سو وہ موت کو پکارے گا (جیسا مصیبت میں عادت ہے موت کی استدعا کی) اور جہنم میں داخل ہوگا (یہ شخص (دنیا میں) اپنے متعلقین (اہل و عیال حشم و خدم) میں خوش خوش رہا کرتا تھا (یہاں تک کہ فرط خوشی میں آخرت کی تکذیب کرنے لگا تھا جیسا کہ آگے ارشاد ہے کہ) اُس نے خیال کر رکھا تھا کہ اُس کو (خدا کی طرف) لوٹنا نہیں ہے (آگے رد ہے اس ظن کا کہ لوٹنا) کیوں نہ ہوتا (آگے لوٹنے کے بعد جزا کا اثبات ہے کہ) اُس کا رب اُس کو خوب دیکھتا تھا (اور اُس کے اعمال پر جزا دینے کے ساتھ مشیت متعلق کر دیا تھا پس ایقاع جزا ضروری تھا) سو اس بنا پر میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی اور رات کی اور اُن چیزوں کی جن کو رات سمیٹ کر جمع کر لیتی ہے (مراد وہ سب جاندار ہیں جو رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے ٹھکانے آجاتے ہیں) اور چاند کی جب وہ پورا ہو جاوے (یعنی بدر بن جاوے ان سب چیزوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہونچنا ہے (یہ تفصیل ہے یا ایھا الانسان کا ملاقیہ کی پس وہاں جنس کو خطاب تھا یہاں جمیع افراد کو خطاب ہے وہاں لفاً عمل مجملاً فرمایا یہاں اس ملاقی مبنی للمفعول کی تفصیل ہے اور وہ حالتیں ایک موت ہے اس کے بعد احوال برزخ اُس کے بعد احوال قیامت پھر خود اُن میں بھی تعدد و تکثر ہے اور ان قسموں کا مناسب مقام ہونا اس طرح ہے کہ رات کے احوال کا مختلف ہونا کہ اول شفق نمودار ہوتی ہے پھر زیادہ رات آتی ہے تو سب سو جاتے ہیں اور پھر ایک رات کا دوسری رات سے نور ظلمت کی زیادت و نقصان میں مختلف ہونا یہ سب مشابہ ہے مختلف احوال بعد الموت کے و نیز موت سے عالم آخرت شروع ہوتا ہے جیسے شفق سے رات شروع ہوتی ہے پھر بعث بمنزلہ صبح مشابہ لوگوں کے سو رہنے کے ہے اور چاند کا پورا ہونا بعد محاق کے مشابہ ہے جبوۃ قیامت کے بعد فنا عالم کے) سو (باوجود ان مقتضیات خوف اور ایمان کے اجتماع کے) ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے اور (خود تو ایمان اور حق کی کیا طلب کرتے ان کی عناد کی یہ حالت ہے کہ) جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو (اُس وقت بھی خدا کی طرف) نہیں جھکتے بلکہ (بجائے جھکنے کے یہ کافر اور اُلٹی) تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ (اعمال بد کا ذخیرہ) جمع کر رہے ہیں سو (ان اعمال کفر یہ کے سبب) آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دیدیجئے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے اُن کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں (عمل صالح کی قید شرط کے طور پر نہیں سبب کے طور پر ہے)

سورۃ البروج مکیۃ وایھا اثنتان وعشرون کذا فی البیضاوی

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ

قسم ہے برجوں والے آسمان کی اور وعدہ کئے ہوئے دن کی اور حاضر ہونے والے کی اور اس کی جو حاضر کی ہوئی ہو کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے

الْوَقُوْدِ ۝ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

ملعون ہوئے جس وقت وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے۔ اور ان کا ان مسلمانوں میں کوئی عیب نہ پایا تھا بجز اس کے وہ خدا پر ایمان لائے تھے

الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ

جو زبردست سزاوار حمد ہے ایسا کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو

وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

تکلیف پہونچائی پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۭ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۭ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝

باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ بڑی کامیابی ہے آپ کے رب کی داروگیر بڑی سخت ہے وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور دوبارہ پیدا کریگا

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ بَلِ

اور وہی بڑا بخشنے والا بڑی محبت کرنے والا ہے عرش کا مالک عظمت والا ہے وہ جو چاہے سب کچھ کر گذرتا ہے کیا آپ کو ان لشکروں کا قصہ پہونچا ہے یعنی فرعون اور ثمود کا بلکہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ع ۱۰

یہ کافر تکذیب میں ہیں اور اللہ ان کو ادھر ادھر سے گھیرے ہوئے ہے بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے

ربط اوپر کی سورتوں میں فریقین کی مجازاۃ تھی اس سورت میں کفار کے معاملات مخالفت میں مسلمانوں کا تسلیہ اور تسلیہ کے بعد کفار کو عذاب کی وعید ہے۔

تسلیہ مؤمنین و وعید مخالفین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

قُعُوْدٌ ۝ وَّهُمْ عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۭ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۭ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ (اس سورت میں ایک قصہ کا اجمالاً ذکر ہے جو صحیح مسلم میں مذکور ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ کوئی بادشاہ کافر تھا اس کے پاس ایک کاہن تھا اس نے بادشاہ سے کہا کہ مجھکو ایک ہوشیار لڑکا دیا جاوے تو اس کو اپنا علم سکھلا دوں چنانچہ ایک لڑکا تجویز کیا گیا اس کے رستہ میں ایک راہب رہتا تھا کہ دین حق اس وقت عیسوی تھا وہ لڑکا اس کے پاس بھی آنے جانے لگا اور خفیہ مسلمان ہو گیا ایک بار اس لڑکے نے دیکھا کہ بھیڑ نے رستہ روک رکھا ہے اور

اللغات الاخدود من الخد وہو الشق فی الارض والنار مع صفتہا بدل اشتمال من الاخدود ۱۲ النحو قتل جواب القسم تقدیرہ لعن اصحاب الاخدود قتل کما فی الجلالین۔ قولہ اذ ظرف لقعود وجملۃ ہذا الفعل ہو السبب المنعم۔ قولہ فعال خبر لمبتدا أی ہو فعال لما یرید وکذا یقال فی الودود ذو العرش صفۃ للہ المذکور ورد وجیہ کما فی الروح عن الکشاف ان قولہ تعالی فعال لما یرید یحقق وصفیتہ تعالی بالاوصاف الثلثۃ المتقدمۃ ۱۲ منہ

البلاغۃ ذات الوقود وصف لہا بغایۃ العظمۃ والتفاخم لان ما یوقد بہ کثیرۃ مایوقد بہ وقودہا فاخرۃ فوائد ۱۲ منہ قتل موقعۃ قبل جملۃ ذات توقد ہی مالکۃ وہو کنایۃ عن مبالغۃ شدۃ عظمتہا وتفخیم کثرۃ ما یوقد بہا وجودۃ وقودہا فوائد ۱۲ منہ قولہ وہو الطالب والمطلوب قولہ یؤمنوا فی الروح عن المنتخب انما قال بسماء الاذان یؤمنوا للتعذیب بانما کان واقعا علی الایمان المستقبل لو کفروا بعد ہذا الی ما مضی فکانہ قال عرضوہم علی الایمان یدوموا الی یومنا ہذا منہ

خلق پریشان ہے اُس نے ایک پتھر ہاتھ میں لیکر دعا کی کہ اے اللہ اگر راہب کا دین سچا ہے تو یہ جانور میرے پتھر سے مارا جاوے اور اگر کاہن سچا ہے تو نہ مارا جاوے اور یہ کہکر وہ پتھر مارا تو تیر کے لگا اور وہ ہلاک ہوگیا لوگوں میں شور ہوگیا کہ اس لڑکے کو کوئی عجیب علم آتا ہے کسی اندھے نے سُنا اگر درخواست کی کہ میری آنکھیں اچھی ہوجاویں تو کہا بشرطیکہ تو مسلمان ہوجاوے چنانچہ اُس نے قبول کیا لڑکے نے دُعا کی وہ اچھا ہوگیا اور مسلمان ہوگیا بادشاہ کو یہ خبر پہونچی تو اُس راہب کو اور لڑکے کو اور اُس اندھے کو گرفتار کرکے بُلایا اُس نے راہب اور اندھے کو قتل کردیا اور لڑکے کے لئے حکم دیا کہ پہاڑ پر سے گرادیا جاوے مگر جو لوگ اُس کو لے گئے تھے وہ خود گر کر ہلاک ہوگئے اور لڑکا صحیح سالم چلا آیا پھر بادشاہ نے سمندر میں غرق کرنے کا حکم دیا وہ اس سے بھی بچ گیا اور جو لوگ اُس کو لے گئے تھے وہ سب ڈوب گئے پھر خود لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ مجھکو بسم اللہ کہکر تیر مارو تو مرجاؤں گا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور لڑکا مرگیا بس اس واقعہ عجیبہ کو دیکھ کر یک لخت عام لوگوں کی زبان سے نعرہ بلند ہوا کہ ہم سب اللہ پر ایمان لاتے ہیں بادشاہ بڑا پریشان ہوا اور ارکان سلطنت کے مشورے سے بڑی بڑی خندقیں آگ سے بھروا کر اشتہار دیا کہ جو شخص اسلام سے نہ پھرے گا اُس کو آگ میں جلادیں گے چنانچہ بہت آدمی جلائے گئے پس اس سورت میں اُس کے منصوب ہونے کو قسم سے بیان فرماتے ہیں کہ (قسم ہے) برجوں والے آسمان کی (مراد برجوں سے بڑے بڑے ستارے ہیں کذا فی الدر المنثور مرفوعاً) اور (قسم ہے) وعدہ کئے ہوئے دن کی (یعنی قیامت کے دن کی) اور (قسم ہے) حاضر ہونے والے (دن) کی اور (قسم ہے) اُس (دن) کی جس میں (لوگوں کی) حاضری ہوتی ہے (حدیث ترمذی میں مرفوعاً ہے کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا دن ہے۔ اور ایک دن کو شاہد اور دوسرے کو مشہود شاید اس لئے فرمایا کہ یوم جمعہ میں تو سب اپنی اپنی جگہ رہتے ہیں تو گویا دن خود آتا ہے اور یوم عرفہ میں حجاج اپنے اپنے مقامات سے سفر کرکے عرفات میں اس یوم کے قصد سے جمع ہوتے ہیں تو گویا وہ دن مقصود اور دوسرے لوگ حاضری کا قصد کرنے والے ہیں آگے جواب قسم ہے) کہ خندق والے (یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے جس وقت وہ لوگ اُس (آگ) کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ (ظلم وستم) کر رہے تھے اُس کو دیکھ رہے تھے (اُن کے ملعون ہونے کی خبر دینے سے تسلی مؤمنین کی ظاہر ہے کہ اسی طرح جو کافر اس وقت مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں وہ بھی گرفتار لعنت ہوں گے جس کا اثر خواہ دنیا میں بھی مرتب ہو جیسے بدر وغیرہ میں مقتول ومخذول ہوئے یا صرف آخرت میں جیسا عام کفار کے لئے یقینی ہے اور دشمن کے عذاب کی خبر سے تسلیہ امر طبعی ہے) اور اُن لوگوں کا بیٹھنا اس ظلم وستم کے انتظام اور نگرانی کے لئے تھا اور شہود میں علاوہ نگرانی کے اشارہ ان لوگوں کی سنگدلی کی طرف بھی ہے کہ دیکھ کر بھی ترحم نہ آتا تھا اور اس کو حکم بالملعن میں خاص دخل ہے کہ یہ سنگدلی علل لعنت سے ہے) اور اُن کافروں نے اُن مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا تھا بجز اس کے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست (اور) سزاوار حمد ہے ایسا کہ اُسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی (یعنی) ایمان لانے پر یہ معاملہ کیا اور ایمان لانا کوئی خطا نہیں جس کے خطا اُن پر ظلم کیا اس لئے وہ لوگ ملعون ہوئے اور (آگے ظالموں کے لئے عام وعید اور مظلوموں کے لئے عام وعدہ ہے کہ) اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے (مظلوم کی مظلومیت سے بھی پس اُس کی نصرت کرے گا اور ظالم کی ظالمیت سے بھی پس اُس کو سزا دیگا خواہ یہاں خواہ وہاں چنانچہ آگے یہی مضمون ہے کہ جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہونچائی (اور) پھر توبہ نہیں کی تو اُن کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور (جہنم میں بالخصوص) اُن کے لئے جلنے کا عذاب ہے (عذاب میں ہر طرح کی تکلیف داخل ہے۔ سانپ۔ بچھو۔ طوق۔ زنجیریں۔ حمیم۔ غساق وغیرہ اور سب سے بڑھ کر جلنے کا عذاب ہے اس لئے اُس کو بالتخصیص فرمایا یہ تو ظالم کے حق میں فرمایا آگے مؤمنین کے حق میں جن میں مظلوم بھی آگئے (ارشاد ہے کہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل کئے اُن کے لئے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) یہ بڑی کامیابی ہے (اور اوپر دو مضمون تھے کفار کے لئے جہنم ہونا اور مؤمنین کے لئے جنت ہونا آگے ان کے مناسب اپنے بعض افعال وصفات ان مضمونوں کی تقریر کے لئے ارشاد فرماتے ہیں کہ) آپ کے رب کی وار وگیر بڑی سخت ہے (پس کفار پر سزائے شدید کا واقع ہونا مستبعد نہیں اور نیز) وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور دوبارہ (قیامت میں بھی) پیدا کرے گا (پس یہ شبہہ بھی نہ رہا کہ گو بطش شدید ہے مگر قیامت ہی واقع نہ ہو گی جو کہ وقت بطش کا ہو اس سے تقریر ہوگئی وعید کفار کی) اور (آگے تقریر ہے وعدۂ مؤمنین کی کہ) وہی بڑا بخشنے والا (اور) بڑی محبت کرنے والا اور (عرش کا مالک (اور) عظمت والا ہے (پس ایمان والوں کے گناہ معاف کردے گا اور اُن کو اپنا محبوب بنالے گا اور ذوالعرش اور مجید کو تعذیب واثابت دونوں کے ساتھ متفق ہو سکتا ہے کہ دونوں فرع ہیں صاحب سلطنت وکمال صفات کی لیکن یہاں مقابلہ کے قرینہ سے ان پہ اثابت کا متفرع کرنا مقصود ہے اور آگے دونوں کے اثبات کے لئے ایک صفت ارشاد ہے کہ) وہ جو چاہے سب کچھ کر گذرتا ہے (آگے مؤمنین کی مزید تسلیہ اور کفار کی مزید تقریع کے لئے بعض خاص مضمون کا حال بیان فرماتے ہیں کہ) کیا آپ کو اُن لشکروں کا قصہ پہونچا ہے یعنی فرعون (اور آل فرعون) اور ثمود کا (کہ کس طرح کفر کیا اور کیونکر گرفتار عذاب ہوئے

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝٢ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝٣ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝٤ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ

قسم ہے آسمان کی اور اُس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے اور آپ کو کیا معلوم ہے وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی یاد رکھنے والا مقرر نہ ہو تو انسان کو دیکھنا چاہیئے

مِمَّ خُلِقَ ۝٥ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝٦ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝٧ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝٨ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝٩

کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک اُچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے وہ اُس کے دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے جس روز سب کی چھپی کھل جاویگی

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝١٠ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝١١ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝١٢ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝١٣ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝١٤

پھر اُس انسان کو نہ تو خود قوت ہوگی اور نہ اُس کا کوئی حمایتی ہوگا۔ قسم ہے آسمان کی جس سے بار بار مینہ برستا ہے اور زمین کی جو پھٹ جاتی ہے کہ یہ قرآن ایک فیصلہ کردینے والا کلام ہے اور وہ کوئی لغو چیز نہیں ہے

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝١٥ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝١٦ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝١٧

یہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں۔ تو آپ ان کافروں کو یوں ہی رہنے دیجئے ان کو تھوڑی ہی اور مہلت دیجئے۔

اس سے مؤمنین کو تسلی حاصل کرنا چاہیئے اور کفار کو ڈرنا چاہیئے نہیں ڈرتے) بلکہ یہ کافر (خود قرآن کی) تکذیب میں لگے ہیں (پس اُس کے مضمون تعذیب کو بھی اور دیگر مضامین کو بھی جھٹلاتے ہیں) اور (انجام کار اس کی سزا بھگتیں گے کیونکہ) اللہ ان کو اوپر اُوپر سے گھیرے ہوئے ہے (اُسکے قبضۂ قدرت اور عقوبت سے بچ نہیں سکتے اور (انکا قرآن کو جھٹلانا حماقت محض ہے کیونکہ قرآن ایسی چیز نہیں جو جھٹلانے کے قابل ہو) بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے جسمیں کوئی تغیر و تبدل محتمل نہیں وہاں سے نہایت حفاظت کے ساتھ صاحب وحی کے پاس پہونچایا جاتا ہے کما قال تعالیٰ فی سورۃ الجن فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا پس ایسی حالت میں تکذیب قرآن کی بلاشک جہالت و موجب عقوبت ہے) ف اور ان قسموں کو جو اب قسم سے مناسبت یہ ہے کہ ان سب سے اللہ تعالیٰ کا مالک مکنہ و زمنہ ہونا ظاہر ہے اور ایسے مالک الکل کی مخالفت کرنے والے کا مستحق سخت سزا ہونا ظاہر ہے۔

سورۃ الطارق مکیۃ وھی سبع عشرۃ کذا فی البیضاوی

ربط اوپر تسلیہ مؤمنین کے ساتھ کفار کو وعید تھی اس سورت میں تحقیق وعید کے لئے اعمال کا محفوظ رہنا اور بعث کا امکان اور وقوع اور بعث کی دلیل یعنی قرآن کا حق ہونا مذکور ہے اور سورت سابقہ کے اخیر میں بھی حقیت قرآن کا مضمون تھا +

تحقیق وعید بحفظ اعمال وصحت ووقوع بعث وحقیت قرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝

اللغات الطارق فی بعض الصحف ثم صار اسما لکل کوکب یظہر لیلا لانہ یضرب لہاب الثاقب المخارق ثم صار بمعنی المضی تصورا لہ شبہ بظلام ان کل نافیۃ لما یبقی لا یبقی الدافق صب بمعنی المدفوق او علی النسب ای ذی دفق او ہو صادق علی الفاعل والمفعول واما کونہ بمعنی مندفق فلم یسمع لترتیب جمع تریبۃ عظام الصدر او موضع القلادۃ من الصدر رجعہ الاعادۃ تبلی تعرف ویمیز ما یخفی ما خبث واصل الاختبار والطلق علی اللازم ذات الرجع ذات المطر الصدع النشق ثم ابدل تصغیر رویدا تصغیر رود باضم ای مہل یعنی قریبا وقلیلا وہو مصدر مؤکد لعامل او نعت لمصدرہ المحذوف ای امہالا

رویدا۔ وفی الکشاف قال النحویون رویدا فی کلام العرب علی ثلثۃ اوجہ احدہا ان یکون اسما للامر کقولک رویدزیدا ولا تعرف رویدی ہذا الوجہ لانہا یغیر بتغیر المخاطب والثانی ان یکون بمنزلۃ مسائر المصادر فینصاف الی ما بعدہ کما تضاف المصادر کما تقول رویدہ یا فلان والثالث ان یکون نعتا لمصدر محذوف ای ضربا رویدا یحذفون المنعوت ویقیمون النعت مقامہ ۱۲ النحو النجعہ ای ہو انجح یدہ قال الزمخشری وجماعۃ ظرف الرجیہ معترض بان فیہ فصلا بین المصدر وصولہ بالبنی وہو جائز لتوسعہم فی الظرف واجری بان الفاصل بنا غیر اجنبی لانہ اما تفسیر او عامل علی الخلاف بین الکوفیین کذا فی الروح ۱۲ البلاغۃ فصل ای فاصل قد بلغ الغایۃ فی ذلک حتی کانہ نفس الفصل ۱۲

(سورۃ الاعلیٰ مکیۃ وھی تسع عشرۃ اٰیۃ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو جسے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قسم ہے آسمان کی اور اُس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے (کوئی ستارہ ہو کقولہ تعالیٰ والنجم الثاقب آگے جواب قسم ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس پر کوئی (اعمال کا) یاد رکھنے والا (فرشتہ) مقرر نہ ہو (کقولہ تعالیٰ وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون مطلب یہ کہ ان اعمال پر محاسبہ ہونے والا ہے اور اس قسم کو مقصود سے مناسبت یہ ہے کہ جیسے آسمان پر ستارے ہر وقت محفوظ ہیں مگر ظہور اُن کا خاص شب میں ہوتا ہے اسی طرح اعمال نامۂ اعمال میں اس وقت بھی محفوظ ہیں مگر ظہور اُن کا خاص قیامت میں ہوگا جب یہ بات ہے) تو انسان کو (قیامت کی) فکر چاہیئے اور اگر اُس کے استبعاد کا شبہہ ہو تو اُس کو (اپنی) دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک اُچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن[1]) کے درمیان سے نکلتا ہے (مراد اس پانی سے منی ہے خواہ صرف مرد کی یا مرد و عورت دونوں کی اور عورت کی منی میں گو اندفاق مرد کی منی کی برابر نہیں ہوتا لیکن کچھ اندفاق ضرور ہوتا ہے اور دوسری تقدیر پر لفظ ماء کا مفرد لانا من باب ہے کہ دونوں مادے مخلوط ہو کر مثل شئ واحد کے ہو جاتے ہیں اور پشت و سینہ چونکہ بدن کے دو طرفین ہیں اس لئے کنایہ جمیع بدن سے ہو سکتا ہے اور یہ اس لئے فرما دیا گیا کہ منی تمام بدن میں پیدا ہو کر پھر منفصل ہوتی ہے اور اس کنایہ میں تخصیص صلب و ترائب کی شاید اس لئے ہو کہ حصول مادۂ منویہ میں اعضاء رئیسہ کو خاص دخل ہے یعنی قلب و دماغ و کبد اور تعلق کبد کا تعلق و تلبس ترائب سے اور دماغ کا تعلق بواسطہ نخاع کے صلب سے ظاہر ہے اور شاید صلب کا مفرد لانا اور ترائب کا جمع لانا اسی نکتہ سے ہو کہ ترائب سے دو چیزوں کا تعلق ہے اور صلب سے ایک چیز کا اور بدن کے طرفین قدام و خلف سے بہ نسبت یمین و یسار کے چونکہ مسافت و مساحت میں زیادہ ہیں اس لئے یہاں تعبیر میں طرفین اولین کو طرفین اخیرین پر ترجیح ہوئی واللہ اعلم حاصل یہ کہ نطفہ سے انسان بنا دینا زیادہ عجیب ہے بہ نسبت دوبارہ بنانے کے پس جب یہ امر عجیب اُس کی قدرت سے واقع ہو رہا ہے تو اس سے تو اس کا ثابت ہونا کہ وہ اُس کو دوبارہ پیدا کر دے بدرجۂ اولیٰ ضرور مقدور ہے (پس وہ استبعاد قیامت کا شبہہ دفع ہو گیا اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اُس روز ہوگا جس روز سب[2] کی قلعی کھل جاوے گی یعنی سب مخفی باتیں (قبیل عقائد باطلہ و نیات فاسدہ) ظاہر ہو جاویں گی اور دُنیا میں جس طرح موقع پر جرم سے مکر جاتے ہیں اُس کو چھپا لیتے ہیں یہ بات وہاں ممکن نہ ہوگی) پھر اُس انسان کو نہ تو خود (مدافعت کی) قوت ہوگی اور نہ اُس کا کوئی حمایتی ہوگا (کہ وہ مدافعت عذاب کی کر دے اور اگر کہا جاوے کہ امکان قیامت کا گو عقلی ہے مگر وقوع عقلی ہے اور دلیل نقلی اُس کی قرآن ہے اور وہ ہنوز محتاج اثبات ہے تو اُس سے متعلق سنئے کہ قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو (بیج نکلنے کے وقت) پھٹ جاتی ہے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (حق و باطل میں) ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے اور وہ کوئی لغو چیز نہیں ہے (اور جس طرح وہ اپنی دلالت سے واقعیات و غیر واقعیات میں فیصلہ کرنے والا ہے اسی طرح اپنی صفت اعجاز سے ان دو احتمالوں کا بھی کہ یہ من جانب اللہ ہے یا نہیں فیصلہ کر دینے والا ہے اور من جانب اللہ ہونے کی شق کو متعین کر دینے والا ہے پس دال اور مدلول دونوں کی واقعیت ثابت ہو گئی اور شبہہ عدم ثبوت کا مندفع ہو گیا مگر با وجود اثبات حق کے ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ یہ لوگ دفع حق کے لئے طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی ان کی ناکامی و عقوبت کے لئے طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں (اور ظاہر ہے کہ میری تدبیر غالب آوے گی اور جب میرا تدبیر کرنا سن لیا) تو آپ ان کافروں کی مخالفت سے گھبرائیے نہیں اور ان کی جلدی مغلوب ہونے کی خواہش نہ کیجئے بلکہ ان کو یوں ہی رہنے دیجئے (اور زیادہ دن نہیں بلکہ) تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجئے پھر میں ان پر عقوبت نازل کرونگا خواہ قبل الموت یا بعد الموت (ف اخیر کی قسم کو اخیر کے مضمون سے یہ مناسبت ہے کہ قرآن آسمان سے آتا ہے اور جس قابلیت ہوتی ہے اُسکو مالا مال کرتا ہے جیسے بارش آسمان سے آتی ہے اور عمدہ زمین کو فیضیاب کرتی ہے +

سورۃ الاعلیٰ مکیۃ وایھا تسع عشرۃ کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ میں مجازاۃ آخرت کا ذکر تھا اس سورت میں بھی اصل مقصود فلاح آخرت کا مقصود ہونا اور اس کا طریق کہ تسبیح اور معرفت ذات و صفات اور تزکیۂ نفس و صلوٰۃ بتلانا ہو اور مقصودیت آخرت کی تقریر کے لئے فنا و اضمحلال دنیا کا اور تعلیم طریق فلاح کے لئے امر تذکیر یا القرآن کا ارشاد اور اسی کے ترغیب سے سورت سابقہ میں بھی حقانیت قرآن کی بیانی گئی تھی

فنا دُنیا و بقا عقبیٰ و امر باصلاح نفس و اصلاح غیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملحقات الترجمۃ

[1] قولہ فی الصلب، تمام بدن کذا فی الروح عن بعضہم ۱۲

[2] قولہ فی السرائر سب کی بقرینۃ الجمع الاعلیٰ خوف الصفاف ۱۲

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۪﴿۲﴾ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪﴿۳﴾ وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً

آپ اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح کیجئے جس نے بنایا پھر ٹھیک بنایا اور جس نے تجویز کیا پھر راہ بتلائی اور جس نے چارہ نکالا پھر اُس کو سیاہ کوڑا

اَحْوٰى ۝﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰى ۝﴿۷﴾ وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ۚ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ

کردیا ہم قرآن آپ کو پڑھا دیں گے پھر آپ نہیں بھولیں گے مگر جس وقت اللہ کو منظور ہو وہ ہر ظاہر اور مخفی کو جانتا ہے اور ہم اس آسان شریعت کے لئے آپ کو سہولت دیں گے تو آپ نصیحت کیا کیجئے

نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ﴿۹﴾ سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ۙ﴿۱۰﴾ وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ

اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو ڈرتا ہے اور جو سخت بدنصیب ہوگا اس سے گریز کرتا ہے جو بڑی آگ میں داخل ہوگا پھر نہ اُس میں مرے جاویگا اور

لَا یَحْیٰى ؕ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۖ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ﴿۱۷﴾

نہ جئے گا بامراد ہوا جو شخص پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا ہے بلکہ تم اپنی دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر اور بہت مدار ہے

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى ؕ﴿۱۹﴾

یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۪ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪ وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ سَنُقْرِئُكَ

فَلَا تَنْسٰۤى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰى ۝ وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ۚ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ سَیَذَّكَّرُ

مَنْ یَّخْشٰى ۙ وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰى ؕ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ وَذَكَرَ

اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۖ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ

وَمُوْسٰى ؕ

(اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم آپ (اور مومن آپ کے ساتھی ہیں) اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح (و تقدیس) کیجئے جس نے ہر شے کو بنایا پھر (اس کو) ٹھیک بنایا (یعنی ہر شے کو مناسب طور پر بنایا) اور جس نے (جانداروں کے لئے اُن کے مناسب چیزوں کو) تجویز کیا پھر (ان جانداروں کو ان چیزوں کی طرف) راہ بتلائی (یعنی اُن کے طبائع کو اُن اشیاء کا مقتضی پیدا کر دیا) اور جس نے (سبزہ وحشی) چارہ (زمین سے) نکالا پھر اُس کو سیاہ کوڑا کر دیا (اول عام تصرفات مذکور ہیں پھر حیوانات کے متعلق پھر نباتات کے متعلق مطلب یہ کہ طاعات سے آخرت کا تہیہ کرنا چاہئے جہاں جزا و سزا ہونے والی ہے اور اسی طاعت کا طریقہ بتلانے کے لئے ہم نے قرآن نازل کیا ہے اور آپ کو اُس کی تبلیغ کا مامور کیا ہے سو اُس قرآن کی نسبت ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم (بتسام قرآن نازل کرتے جاویں گے) آپ کو پڑھا دیا کریں گے (یعنی یاد کرا دیا کرینگے) پھر آپ (اس میں سے کوئی جزو) نہیں بھولیں گے مگر جس قدر (بھلانا) اللہ کو منظور ہو (کہ نسخ کا یہ طریقہ یہ ہی ہے کما قال تعالیٰ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا الخ سو وہ البتہ آپ کے اور سب کے اذہان سے فراموش کر دیا جاوے گا اور یہ یاد رکھانا اور فراموش کرا دینا یہ سب قرین حکمت ہوگا کیونکہ) وہ ہر ظاہر اور مخفی کو جانتا ہے (پس اُس سے کسی چیز کی مصلحت مخفی نہیں اسلئے جب محفوظ رکھنا مصلحت ہوتا ہے محفوظ رکھتے ہیں جب بھلا دینا مصلحت ہوتا ہے بھلا دیتے ہیں) اور (جیسا ہم آپ کو قرآن کا یاد ہونا آسان کر دینگے اسیطرح) ہم اس آسان شریعت (کے ہر حکم پر چلنے) کے لئے آپکو سہولت دیدینگے (یعنی سمجھنا بھی آسان ہوگا اور عمل بھی آسان ہوگا اور تبلیغ بھی آسان ہو جاویگی اور مزاحمتوں کو دفع کر دینگے اور شریعت کو یسریٰ سے موصوف کرنا بطور مدح کے ہے یا اسلئے کہ وہ سبب یسر و راحت کا ہے۔

اللغات

فتفاء مایقذف بہ السیل علی جانبہ لواوی من الحشیش والنبات احوٰی من النوت وہی السواد من الحمۃ قولہ الروح ماظہر قولا او فعلا وغیرہا یسیر صالیا لاقوال اعتقادیۃ ولیونہ قولہ تعالیٰ ارانا اور جیرۃ۔ قولہ ان نفعت جعل علی الشرط وکما ہو المشہور فالمقصود تاکید اللام بالتذکیر ای ذکران کانت الذکری نافعۃ وحاصلہ انہا نافعۃ کما یقال ان اردتنی فقد احسنت الیک فالمقصود تعظیم احسانہ الی المخاطب بفعل وتنبیہ علی ان نصیحتہ مشروطۃ فافہم ۱۲

البلاغۃ

قولہ وسبح اسم ربک الخ ای قم او اذکر او ان الاسم لما کان یجب تنزیہہ وتسمی بالاولی قولہ فسوی اعاد تفسیریۃ قولہ وما یخفی آثر فیہ صیغۃ المضارع للاستمرار والدلالۃ علی ان الاظہار یکون حینا وحینا وغالب الاحوال علی الاخفاء۔ ہو ضمیر الشان المغنی اوانہ اظہر اقتضی ظہورہ ثم لصیر محذوفا فافہم فانہ من المواہب قولہ نیسرک للیسری فی الروح تعلیق التیسیر بہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ان الشرائع تعلیقیۃ بالامور المستحیل الدخل کما فی قولہ تعالیٰ ولیسعہم اسری اللیلۃ ان بقوۃ تمکینہ علیہ السلام من الیسری والتصرف فیہا بحیث صار وکانہ ملکۃ راسخۃ او کنایۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام جعل علیہا قولہ تعالیٰ کان لظہار قد وقع من کلہم او وضع من تکلمہ الی آخرہ موضع من تکلمہ الی یا امتہ کما یلتفت الی یا امتہ کما یلتفت

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی ست وعشرون اٰیۃ
	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	

ھَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ

آپ کو اس محیط عام واقعہ کی کچھ خبر نہ ہوئی ہو بہت سے چہرے اس روز ذلیل مصیبت جھیلنے والے ہوں گے آتش سوزاں میں داخل ہوں گے کھولتے ہوئے چشمے سے

عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا

پانی ملائے جاویں گے اُن کو بجز ایک خاردار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ فربہ کریگا اور نہ بھوک کو دفع کرے گا بہت سے چہرے اس روز بارونق اپنے کاموں کی بدولت

راضية ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وقف لازم

خوش ہونگے بہشت بریں میں ہونگے جن میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے اُس میں بہتے ہوئے چشمے ہونگے اُس میں اونچے اونچے تخت ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے ہیں

وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝

اور برابر برابر لگے ہوئے گدے ہیں اور سب طرف قالین بچھے پڑے ہیں

جب آپ کے لئے وحی کے متعلق یہ باتیں کے آسان کر دینے کا ہم وعدہ کرتے ہیں) تو آپ جس طرح خود تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اسی طرح دوسروں کو بھی نصیحت کیا کیجئے اگرچہ نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو مگر جو یہ کہ ظاہر اور معلوم ہے کہ وہ فی نفسہ مفید ہوتی ہے کما قال تعالیٰ وان الذکری تنفع المؤمنین پس حاصل یہ ہوا کہ چونکہ نصیحت نفع کی چیز ہے اسلئے آپ نصیحت کیا کیجئے اگرچہ باوجود فی نفسہ نافع ہونے کے یہ نہ سمجھئے کہ سب کو مفید ہوتی ہے اور سب ہی مان لیں گے بلکہ (وہی شخص نصیحت سے فائدہ اٹھائیگا جو خدا سے ڈرتا ہو اور جو سخت بدنصیب ہوگا وہ) سب سے بڑی آگ (یعنی آتش دوزخ) میں داخل ہوگا پھر نہ اس میں مرے جاوے گا اور نہ آرام کی زندگی جیئے گا (یعنی گو شرط تذکر نہ پائی جائے کہیں تذکر کا ترتب ہو لیکن تذکیر فی نفسہ نافع ہے) اور دوجو کے لئے یہی کافی ہے خلاصہ اول سورت یہاں تک یہ ہوا کہ آپ اپنی سی تکمیل کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی تبلیغ کیجئے کہ یہ آپ کے معاون ہیں اور فی نفسہ وہ ضروری چیز بھی ہے آگے سعید کو جن بخشش کی تفصیل ہے کہ ہاں وہ شخص (قرآن سنکر خباثت عقائد واخلاق سے) پاک ہوگیا اور (نماز) نام لینا اور نماز پڑھتا رہا (مگر اسے منکرو تم قرآن سنکر نہیں مانتے اور آخرت کا سامان نہیں کرتے) بلکہ تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھ ہو حالانکہ آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائدار ہے (یعنی کیفاً وکماً افضل ہے اور یہ مضمون صرف قرآن ہی کا دعویٰ نہیں بلکہ) یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں (اس زیادہ تر مؤکد)

ف روح المعانی میں عبد بن حمید کی روایت سے حدیث مرفوع مذکور ہے کہ ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام پر قبل توراۃ کے دس اور وعدہ

سنقرئک پر تو ابتداء ہوا یا آپ کی تعمیل بالوحی و تحریک لسان پر ہوا ہو واللہ اعلم +

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَاٰيُهَا سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ كَذَا فِي الْبَيْضَاوِيِّ

ربط سورت سابقہ میں تمہید تھی آخرۃ کا امر تھا اس سورت میں آخرت کے لئے تمہید کرنے والے اور نہ کرنے والے کی جزاء و سزا مقصود آمد کر ہوا اور اس بعث و جزاء کی تقریر کے لئے قدرت کا اثبات اور باعث و جزاء کے انکار کرنے پر آپ کے حزن کا ازالہ اور تسلیہ اخیر میں ارشاد ہوا ہے۔

مجازاۃ فریقین وتصحیح بعث وتسلیۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝

اللغات	فاخرۃ وقبیل ہی الملاعب التی یلہو بہا من رقیق وبساط ونحوہ المتفرقۃ فی المجالس ۱۲
حامیۃ الشیء ایا یلی من حجرۃ ذات شوک للاکلۃ بالارض نمارق جمع نمرقۃ بالضم والکسر مصفوفۃ تضم بعضہا الی جنب بعض کذا فی الصراح	البلاغۃ جملہ خبریہ وصف بعد ایقاظ بعد ایقاظ غیر مستنکفۃ ۱۲

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَإِلَى الْأَرْضِ

تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کو کس طرح بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کو

كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ فَذَكِّرْ ۖ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ

کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔ تو آپ نصیحت کر دیا کیجئے۔ آپ تو بس نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر مسلط نہیں ہیں ہاں مگر جو روگردانی کرے گا اور کفر کرے گا تو خدا اس کو بڑی سزا

الْأَكْبَرَ ۝ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ع

دے گا۔ ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے۔

ع ۱ ۱۳ ۱۶ ف

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۝

آپ کو اس محیط عام واقعہ کی خبر پہنچی ہے (مراد اس فقرہ سے قیامت ہے کہ تمام عالم کو اس کا اثر محیط ہوگا اور مقصود اس استفہام سے تشویق ہے جو مفید ہے اہتمام مستفہم عنہ کو آگے بصورت جواب اس خبر کی تفصیل ہے یعنی) بہت سے چہرے اس روز ذلیل (اور) مصیبت جھیلتے (اور مصیبت جھیلنے سے) خستہ (و درماندہ) ہوں گے (اور) آتش سوزاں میں داخل ہونگے (اور) کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلائے جاویں گے (اور) ان کو بجز ایک خاردار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ (ان کی) بھوک کو رفع کرے گا اور نہ (ان کی) بھوک کو رفع کرے گا (یعنی) نہ اس میں تغذی ہو نہ سد جوع اور مصیبت جھیلنے سے مراد حشر میں پریشان پھرنا اور دوزخ میں سلاسل و اغلال کو لادنا و دوزخ کے پہاڑوں پر چڑھنا اور اس کے اثر سے خستگی ظاہر ہے اور کھولتا ہوا چشمہ بھی جس کو دوسری آیتوں میں حمیم فرمایا ہے اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اس کا یہی چشمہ ہوگا اور ضریع میں جو طعام کا اضافی ہے یعنی اطعمہ مرغوبہ لذیذہ کی نفی مقصود ہے پس زقوم و غسلین کے اثبات سے اس کا تعارض نہیں اور چہروں سے مراد صاحب چہرہ ہیں یہ تو دوزخیوں کا حال ہوا آگے اہل جنت کا حال ہے یعنی) بہت سے چہرے اس روز بارونق (اور اپنے نیک) کاموں کی بدولت خوش ہونگے (اور) بہشت بریں میں ہونگے جن میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے (فیہا عین جاریۃ) (اور) اس (بہشت) میں بہتے ہوئے چشمے ہونگے (اور) اس (بہشت) میں اونچے اونچے تخت

(بچھے) ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے (موجود) ہیں (یعنی یہ سامان ان کے سامنے ہی موجود ہوگا تاکہ جب جینے کو جی چاہے دیر نہ لگے) اور برابر برابر لگے ہوئے گدے (تکیے) ہیں اور سب طرف قالین ہی قالین (پھیلے) پڑے ہیں (مدعا یہ ہے کہ جہاں چاہیں آرام کریں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ہی نہ پڑے یہ تفصیل ہوگئی جزا کی اور ان مضامین کو منکر جو بعضے لوگ قیامت کا انکار کرتے ہیں جس سے بہت واقفیت ہوگی) تو ان کی غلطی ہے کیونکہ کیا یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح عجیب طور پر پیدا کیا گیا ہے (کہ ہیئت اور خاصیت دونوں اور جانوروں کی نسبت اس میں عجیب ہیں) اور آسمان کو (نہیں دیکھتے) کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ کس طرح کھڑے کئے گئے اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ کس طرح بچھائی گئی ہے (یعنی ان چیزوں کو دیکھ کر قدرت الٰہیہ پر استدلال نہیں کرتے تاکہ اس کا بعثت پر قادر ہونا سمجھ لیتے اور تخصیص ان چار چیزوں کی اس لئے ہے کہ عرب کے لوگ اکثر جنگلوں میں چلتے پھرتے رہتے تھے اس وقت ان کے سامنے اونٹ ہوتے تھے اور اوپر آسمان اور نیچے زمین اور اطراف میں پہاڑ اس لئے ان علامات میں غور کرنے کے لئے ارشاد فرمایا گیا اور جب یہ لوگ باوجود قیام دلائل کے غور نہیں کرتے تو آپ (بھی ان کی فکر میں) نہ پڑیئے بلکہ صرف نصیحت کر دیا کیجئے (کیونکہ آپ تو بس صرف نصیحت کرنے والے ہیں (اور) آپ ان پر مسلط نہیں ہیں جو زیادہ فکر میں پڑیں) ہاں مگر جو روگردانی اور کفر کرے گا تو خدا اس کو (آخرت میں) بڑی سزا دیگا (کیونکہ) ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے آپ زیادہ ہم و غم میں نہ پڑیئے +

سورۃ الفجر مکیۃ وآیہا تسع وعشرون کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ میں مجازاۃ فریقین کا ذکر تھا اس سورت میں معظم مقصود فریقین کے اعمال موجبہ مجازاۃ کا بیان ہے اور تمہید میں بعض امم ہلکا جن کے اعمال موجب عذاب ہوئے اور اخیر میں بطور تتمیم کے بعض جزا فریقین کا مضمون ہے۔

ذکر اعمال موجبہ جزا و نوع اول اعمال متعلقین آن بعضے دار تفصیل او

ملحقات الترجمہ
ع ۱ قولہ فی عین مچھلے
ملحقہ علی الجنس ۱۲

اللغات قولہ ان علینا ثم للتراخی فی الرتبۃ وللترقی لان الحساب وان کان متاخرا عن الایاب

الحساب لا کون الحساب علی اللہ تعالیٰ لکن عبر بہا اشارۃ الی کون ولایۃ الحساب الی اللہ تعالیٰ خاصۃ ۱۲

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں | اللہ کے نام سے | جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

قسم ہے فجر کی | اور دس راتوں کی | اور جفت کی اور طاق کی | اور رات کی جب وہ چلنے لگے | کیوں اس میں عقلمند کے واسطے کافی قسم بھی ہے | کیا آپ کو معلوم نہیں

فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ﴿۹﴾

کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد یعنی قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا جن کے قد و قامت ستون جیسے تھے جن کی برابر شہروں میں کوئی شخص نہیں پیدا کیا گیا | اور قوم ثمود کے ساتھ جو وادی القریٰ میں پتھروں کو تراشا کرتے تھے

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۙ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۙ﴿۱۳﴾

اور میخوں والے فرعون کے ساتھ جنہوں نے شہروں میں | اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا | سو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ

بے شک آپ کا رب گھات میں ہے | سو آدمی کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اس کو اکرام انعام دیتا ہے | تو وہ کہنا ہے میرے رب نے میری قدر بڑھا دی | اور جب اس کو آزماتا ہے یعنی اس کی روزی

عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ؕ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ؕ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ

اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹا دی ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی قدر نہیں کرتے ہو | اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے | اور میراث کا مال سارا سمیٹ کر

اَكْلًا لَّمًّا ؕ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ

کھا جاتے ہو | اور مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو | ہرگز ایسا نہیں جس وقت زمین کو توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جاوے گا | اور آپ کا پروردگار | اور جو صف صف فرشتے آویں گے | اور اس روز

يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ؕ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۚ﴿۲۴﴾

جہنم کو لایا جاوے گا | اس روز انسان کو سمجھ آوے گی | اور اب سمجھنے کا موقع کہاں رہا | کہیگا کاش میں اس زندگی کے لئے کوئی عمل بھیج لیتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ
جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۙ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۙ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۙ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ
سَوْطَ عَذَابٍ ۙ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ
فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؕ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ؕ كَلَّا بَلْ لَّا
تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ وَّتُحِبُّوْنَ
الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ وَجِايْٓءَ
يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ؕ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝ ۲۵

اللغات یسر اصلہ یسری حذفت الیاء وتحفیفا الجر المقتل واصلہ الشد تراث اصلہ وراث قابلت الواو تاء لما بھا ای ذاہم ذو نفس عظیم علی المبالغۃ المراد بہ بخلہم بین الحلال الحرام یعنی انکم تجمعون بین ھذین الامرین القبیحین کما تشاھدون ترکیف الم تر استفہام بمعنی التعجیب قولہ اکرمن اھانن ای اکرمن لاکرام فاتنعم فی حکم شیٔ واحد فتقدیر قولہ اکرمن ربی انعم علیہ فنعمنی۔ قولہ قدر علیہ رزقہ لم یقل بسبب فی تغییر الابتلاء بذلک مبالغۃ۔ مقدر علیہ رزقہ نظیر قال سبحانہ اولا فکر ونعمہ اعدم کونہ اتیٰ بہ علی خلاف التنعیم فاہ اکرم ولو سن وجہ ۱۲

والسوط بیاء واللام ای صب علیہم بعد ابعد ابلیغ اعدادہم وفی الروح الآیۃ من قبیل قولہ تعالیٰ فاذقہم لباس الجوع اسقولہ فاکوہا۔ اضافۃ تشبیہیۃ کذا فی الروح قولہ اکرمن لاکرام فاتنعم فی حکم شیٔ واحد فتقدیر قولہ اکرمن ربی انعم علیہ

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۙ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ

پس اُس روز نہ تو عذاب کی برابر کوئی عذاب دیگا اور نہ اُس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا کریگا۔ اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کی طرف چل

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ ع

اس طرح سے کہ تو اُس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش پھر میرے بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ قسم ہے فجر کے وقت کی اور (ذی الحجہ کی) دس راتوں (یعنی دس تاریخوں) کی (کہ وہ نہایت فضیلت والی ہیں کذا فی الحدیث) اور جفت کی اور طاق کی (جفت سے مراد دسویں تاریخ ذی الحجہ کی اور طاق سے نویں تاریخ کذا فی الحدیث اور ایک حدیث میں ہے کہ اس سے نماز مراد ہے کہ کسی کی طاق رکعتیں ہیں کسی کی جفت اور پہلی حدیث کو روایۃً بھی اصح کہا گیا ہے کذا فی الروح اور روایۃً بھی وہ اصح ہے کیونکہ بقیہ مقسم بہ ازمنہ میں سے ہیں اور یہ تطبیق بھی ہو سکتی ہے کہ شفع و وتر سے مراد شفع و وتر معظم ہو اور دونوں اُس کے مصداق ہو جاویں گے) اور (قسم ہے) رات کی جب وہ چلنے لگے (یعنی گذرنے لگے کقولہ تعالیٰ واللیل اذا دبر۔ آگے بطور جملہ معترضہ کے تاکید کے لئے اس قسم کی تعظیم فرماتے ہیں کہ) کیوں اس (قسم مذکور) میں عقلمند کے واسطے کافی قسم ہے (استفہام تقریری تاکید کے لئے ہے یعنی ان مذکورہ قسموں میں ہر ہر قسم تاکید کلام کے لئے کافی ہے اور گو سب قسمیں ایسی ہی ہیں مگر اہتمام کے لئے اس کے کافی ہونے کی تصریح فرما دی کما مر فی قولہ تعالیٰ فی سورۃ الواقعۃ فانہ لقسم لو تعلمون عظیم اور جواب قسم مقدر ہے کہ منکروں کو ضرور سزا ہو گی کما فی الجلالین جس پر آئندہ کلام قرینہ ہے جس میں منکرین سابقین کی تعذیب کا ذکر ہے یعنی) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد (یعنی قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا جن کے قد و قامت ستون جیسے دراز تھے (اور) جن کی برابر (زور و قوت میں دنیا بھر کے شہروں میں کوئی شخص نہیں پیدا کیا گیا (اس قوم کے دو لقب ہیں عاد اور ارم کیونکہ عاد بیٹا ہے عاص کا اور وہ ارم کا اور وہ سام بن نوح علیہ السلام کا پس کبھی ان کو عاد کہتے ہیں قسمیۃ لہم باسم ابیہم اور کبھی ارم کہتے ہیں قسمیۃ لہم باسم جدہم اور اس ارم کا ایک بیٹا عابر ہوا اور عابر کا بیٹا ثمود جس کے نام سے ایک قوم مشہور ہے پس عاد اور ثمود دونوں ارم میں جا ملے ہیں عاد بواسطہ عاص کے اور ثمود بواسطہ عابر کے اور یہاں لفظ ارم اس لئے بڑھایا کہ اس قوم عاد میں دو طبقے ہیں متقدمین جن کو عاد اولیٰ کہتے ہیں اور متاخرین جن کو عاد اخریٰ کہتے ہیں پس ارم بڑھا دینے سے اشارہ ہو گیا کہ عاد اولیٰ مراد ہے کیونکہ بوجہ قرب و قلت وسائط کے ارم کا اطلاق عاد اولیٰ پر ہوتا ہے کذا فی الروح وھذا التحقیق عندی قاض علی ما سبق فی الاعراف والفجر واللہ اعلم) اور (اگے عاد کے بعد دوسرے مہلکین کا بیان فرماتے ہیں کہ آپ کو معلوم ہے کہ) قوم ثمود کے ساتھ (کیا معاملہ کیا) جو وادی القریٰ میں (پہاڑ کے پتھروں کو تراشا کرتے تھے (اور مکانات بنایا کرتے تھے۔ وادی القریٰ اُن کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے جیسا ایک کا نام حجر ہے اور یہ سب حجاز اور شام کے درمیان میں ہیں اور سب میں ثمود رہتے تھے کذا فی بعض التفاسیر) اور (میخوں والے فرعون کے ساتھ (اور منشور میں ابن مسعود و سعید بن جبیر و مجاہد و حسن و سدی سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ جس کو سزا دیتا اُس کے چاروں ہاتھ پاؤں چار میخوں سے باندھ کر سزا دیتا۔ آگے سب کی صفت مشترکہ فرماتے ہیں کہ) جنہوں نے شہروں میں سرکشی اختیار کر رکھی تھی اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا سو آپ کے رب نے اُن پر عذاب کا کوڑا برسایا (یعنی عذاب نازل کیا پس عذاب کو کوڑے سے اور اُس کے نازل کرنے کو برسانے سے تعبیر فرمایا اگے اس عذاب کی علت اور موجودین کی عبرت کے لئے ارشاد ہے کہ) بیشک آپ کا رب (نافرمانوں کی گھات میں ہے (جن میں سے مذکورین کو تو ہلاک کر دیا اور موجودین کو عذاب کرنے والا ہے) سو (اس کا مقتضا یہ تھا کہ کفار موجودین عبرت پکڑتے اور اعمال موجبہ للعذاب سے بچتے لیکن کافر) آدمی (کا یہ حال ہے کہ اعمال موجبہ للعذاب کو اختیار کرتا ہے جن سب کی اصل حب دنیا ہے چنانچہ اُس کو جب اُس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اُس کو (ظاہراً) انعام اکرام دیتا ہے (مثل مال و جاہ وغیرہ جس سے مقصود اُس کی شکر گذاری کا دیکھنا ہوتا ہو اور اسی وجہ سے اُس کو اِزمانے سے تعبیر فرمایا) تو وہ (فخاراً و زعماً للاستحقاق) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھا دی (یعنی میں اُس کا مقبول ہوں کہ مجھ کو ایسی ایسی نعمتیں دیں) اور جب اُسکو (دوسری طرح) آزماتا ہے یعنی اُسکی روزی

البلاغۃ

یا یتھا النفس علی ارادۃ القول کما ذہب الیہ البعض لغایۃ التفاوت بین بذہ والانسان اقائل یا یتنی یذکر القول قولہ الجبادی لم یقل فی عبادی ربک لانی عبادہ اتفاقا و تعدی لہ خول اولانہ دنا منہا دنہاں المدخول فیہ کان ظرفا حقیقیا تعدی بالیہ بلا واسطۃ وان کان غیرہ فبواسطتہ وذلک فی الاغلب فلیتامل ۱۲

ملحقات الترجمۃ

۱؎ قولہ فی ھل فی ذالک کیوں اشارۃ الی ان الاستفہام للتاکید کذا فی الخازن ۱۲

(سُورَةُ البلد مكية وهي عشرون اٰية)

اُس پر تنگ کر دیتا ہے (جس سے مقصود اُس کے صبر و رضا کا دیکھنا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اُس کو اُزمانے سے تعبیر فرمایا) تو وہ (شکایۃً) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹا دی (یعنی مجھ کو باوجود استحقاق اکرام کے اپنی نظر سے اَجلّ گرا رکھا ہے کہ دنیوی نعمتیں کم ہو گئیں۔ مطلب یہ کہ کافر دنیا ہی کو مقصود بالذات سمجھتا ہو کہ اُس کی فراخی کو دلیل مقبولیت اور اپنے کو اُس کا مستحق اور تنگی کو دلیل مطرودیت اور اپنے کو اُس کا غیر مستحق سمجھتا ہے پس اس میں دو محذور ہیں ایک دُنیا کو مقصود بالذات سمجھنا جس سے ترک واکثار آخرت ناشی ہوا دوسرے دعوی استحقاق جس سے نعمت پر افتخار و ترک شکر اور بلا پر شکوہ و ترک صبر ناشی ہوا اور یہ سب اعمال موجبہ للعذاب ہیں آگے اس پر رد ہے کہ) ہرگز ایسا نہیں (یعنی نہ تو دُنیا مقصود بالذات ہے اور نہ اُس کا ہونا نہ ہونا دلیل مقبولیت و محذولیت کی ہے اور نہ کوئی کسی اکرام کا مستحق ہے اور نہ کوئی صبر و شکر کے وجوب سے مستثنیٰ ہے آگے بصیغہ خطاب بطور التفات کے فرماتے ہیں کہ تم لوگوں میں صرف یہی اعمال موجبہ للعذاب نہیں ہیں) بلکہ (تم میں اور اعمال بھی مذموم و نامرضی عند اللہ و موجب للعذاب ہیں چنانچہ) تم لوگ یتیم کی (رعایت) قدر (اور خاطر) نہیں کرتے ہو (مطلب یہ کہ یتیم کی اہانت اور اس پر ظلم کرتے ہو کہ اُس کا مال کھا جاتے ہو) اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے (یعنی دوسروں کے حقوق واجبہ نہ خود ادا کرتے ہو اور نہ اوروں کو حقوق واجبہ ادا کرنے کو کہتے ہو اور عملاً اس کے تارک اور اعتقاداً اُس کے منکر ہو اور ترک واجب کا فر کے لئے موجب زیادت تعذیب اور فساد اعتقاد موجب نفس تعذیب ہے) اور (تم) میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھا جاتے ہو (یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو اور میراث بتفصیل ہو جو کہ مکہ میں مشروع نہ تھی مگر نفس میراث مشروع ابراہیمی و اسماعیلی سے متوارث چلی آتی تھی چنانچہ جاہلیت میں بچوں اور لڑکیوں کو میراث کا مستحق نہ سمجھنا اس کی دلیل ہے کہ میراث کا حکم پہلے سے بھی تھا جس کا بیان سورۂ نساء کے پہلے رکوع آیت للرجال نصیب الخ کے متعلق اس کا بیان گذر چکا ہے) اور (تم لوگ) مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو (اور اعمال مذکورہ سب اسی کی فرع ہیں کیونکہ جب دنیا کل خطیئات کا راس ہے) غرض یہ سب اعمال قولیہ و فعلیہ و حالیہ موجب تعذیب ہیں پس انسان کا یہ حال ہے کہ مضامین عبرت کو سُن کر بجائے اس کے کہ عبرت پکڑتا ایسے اعمال اختیار کرتا ہے پس اللہ تعالےٰ ان کو عذاب دینے والا ہے کما قال تعالیٰ ان ربك لبالمرصاد آگے ان افعال کے غیر موجب للعذاب سمجھنے پر رد ہے کہ) ہرگز ایسا نہیں (جیسا تم سمجھتے ہو کہ ان اعمال پر عذاب نہ ہو گا ضرور ہو گا آگے مجازاۃ کا وقت بتلاتے ہیں جس میں اُن کو عذاب اور اہل اطاعت کو اجر و ثواب ہو گا پس ارشاد ہے کہ) جس وقت زمین (کے بلند اجزاء[۱] رجال وغیرہ) کو توڑ توڑ کر (اور) ریزہ ریزہ (کر کے زمین کو برابر) کر دیا جاوے گا (کقولہ تعالیٰ لا ترى فيها عوجا ولا امتا كذا في طه) اور آپ کا پروردگار اور (حق حق) فرشتے (میدان محشر میں) آویں گے (یہ حساب کے وقت ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا آنا متشابہات میں سے ہے) اور اُس روز جہنم کو لایا جاوے گا (جیسا سورۂ مدثر میں وما یعلم جنود ربك کے متعلق بیان ہو چکا ہے) اُس روز انسان کو سمجھ آوے گی (اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا (یعنی اب کیا فائدہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ دار الجزاء ہے دار العمل نہیں۔ آگے سمجھ آنے کے بعد جو اُس کا قول ہو گا اس کا بیان ہے کہ وہ) کہیگا کاش میں اس زندگی (اُخروی) کے لئے کوئی عمل (نیک) آگے بھیج لیتا پس اُس روز نہ تو خدا کے عذاب کی برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلے گا (یعنی ایسی سخت سزا اور قید کرے گا کہ دنیا میں کبھی کسی نے کسی کو نہ اتنی سخت سزا دی ہو گی نہ ایسی سخت قید کی ہو گی یہ سزا تو مرتکبین اعمال موجبہ للعذاب کی ہو گی اور جو اللہ کے فرماں بردار تھے اُن کو ارشاد ہو گا کہ) اے اطمینان والی روح (یعنی جس کو امر حق میں ایقان و اذعان تھا اور کسی طرح کا شک و انکار نہ تھا۔ اور تعبیر روح سے باعتبار جزء اشرف کے ہے) تو اپنے پروردگار کے جوار رحمت کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اُس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش پھر (اُدھر چل کر) تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا (کہ یہ بھی نعمت روحانی ہے کہ انس کے لئے احباب سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں) اور میری جنت میں داخل ہو جا (لفظ مطمئنہ میں ان لوگوں کے اعمال کی طرف اشارہ ہو گیا جیسا کہ ظاہر ہے اور زیادہ تفصیل اعمال موجبہ عذاب کی شاید اس لئے ہو کہ زیادہ مقصود اہل مکہ کو سُنانا ہو اور اسوقت وہاں ایسے اعمال کے مرتکب زیادہ تھے) ف قرینۂ مقام سے یہ خطاب (یا ایتھا النفس الخ قیامت کے روز معلوم ہوتا ہے اور بعض روایات میں جو آیا ہو کہ مرنے کے وقت مؤمن سے کہا جاتا ہو وہاں تفسیر آیت کی مقصود نہیں نہ وقت موت کی تخصیص ہے اور شروع سورت کی قسموں کو جواب قسم سے مناسبت یہ ہو سکتی ہو کہ یہ سب دلیل ہیں تصرفات الٰہیہ کی جو مقتضی وجوب ایمان و اطاعت کو ہیں اور ترک واجب پر عذاب کا مرتب ہونا ظاہر ہے ✤

سُورَةُ البلد مكية وايها عشرون كذا في البيضاوي

ملحقات الترجمۃ

۱ قولہ فی رکت ایعرض بلند اجزاء ماخوذہ مافی الروح عن المبرد الرک حث الشیء تقع بالبسط والتسویۃ ۱۲

۲ قولہ فی لا یعذب دنیا ہیں تو ماخوذہ مافی الخازن ای لا یعذب عذاب الکافر لو یتصور ولکن یقیدہ قال تعالیٰ فیومئذ لا یعذب عذابہ احد مثل الخ والمعنی لا یبلغ احد من الخلق کنہ بلوغ احد فی العذاب لو تناقل قال ابو عبیدۃ ہذا التفسیر ضعیف لانہ لیس یوم القیمۃ معذب سوی اللہ تعالیٰ فکیف یقال لا یعذب احد مثل عذابہ ولا یجاب عن ہذا الاعتراض الخ فی التقدیر لا یعذب احد فی الدنیا عذاب اللہ الکافر یومئذ احد فی الکبیر بعید ہذا اخذا ما نقلہ الشافی ان المعنی لا یتولی یوم القیمۃ عذاب اللہ احد الخ الامر لو مبتدأ مرہ ولا الغیر ہ والثالث ان یکون التقدیر لا یعذب احد من الزبانیۃ مثل ما یعذبہ الخ فالضمیر فی عذابہ عائد الی الکافر وقرأ الکسائی لا یعذب بالبناء للمفعول بفتح العین فیہا ای لا یعذب اللہ مثل عذابہ التی ہیا فی کفرہ وفسادہ اھ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ اَيَحْسَبُ

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور آپ کو اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے کیا وہ یہ خیال کرتا ہے

اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۘ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ

کہ اُس پر کسی کا بس نہ چلیگا کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال برباد کر ڈالا کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اُس کو کسی نے نہ دیکھا نہیں کیا ہم نے اُس کو دو آنکھیں

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۚ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ اَوْ اِطْعٰمٌ

اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے اور راہ نے اُس کو دونوں رستے بتلا دیئے سو وہ شخص گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا اور آپ کو معلوم ہو کہ گھاٹی کیا ہے وہ کسی گردن کا چھڑا دینا ہے۔ یا کھانا کھلانا

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا

فاقہ کے دن میں کسی رشتہ دار یتیم کو یا کسی خاک نشین محتاج کو پھر اُن لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو

بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۧ

پابندی کی فہمایش کی اور ایک دوسرے کو ترحم کی فہمایش کی یہی لوگ داہنے والے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہیں وہ لوگ بائیں والے ہیں اُن پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جاویگا

ع ۱

ربط سورت سابقہ میں اعمال موجبہ مجازاۃ کا بیان تھا اس سورت میں بھی ایسے ہی اعمال کا بیان ہے مگر وہاں کثرت لفظیہ اعمال شر کی تھی یہاں اعمال خیر کی ہے اور تمہید میں بعض مقتضیات اعمال خیر کے از قبیل محن و من مذکور ہیں اور ختم پر اعمال شر و خیر کی جزا و سزا مذکور ہے۔

ترغیب در خیر و ترہیب از شر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۘ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۚ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور (بطور جملہ معترضہ کے تسلیہ کے لئے پیشین گوئی

اللغات حل اصل میں لک انتقال بنا بجاء الوجہ الراجح لدی ابی البقاء کما فی الدر المنثور کبد تعب مشقۃ لبک من لبد الشیء اذا جمع لا قحفا الدخول بسرعۃ وضغط وشدۃ العقبۃ الطریق الوعر فی الجبل قلت اوارید بالاعمال الشاقۃ کما فی قولہ ما العقبۃ الی تقدیر مضاف وہو الاقتحام کما قدرہ بعضہم لان الفک الخ ہی الاعمال وبدا بالاقتحام مباشرۃ للاعمال مسغبۃ مصدر میمی بمعنی الجوع مع التعب مقربۃ مصدر میمی من قرب اذا افتقر واتصق بالتراب ۱۲ النحو ترکہا اختصارا لانافیۃ وما قیل فی منعہ ان تکرارہ لازم اذ وقعت علی الماضی فجوابہ ان تکرار اکثری وجب فی نحو والذی ہو یطعمنی الاستار قیل فی الجواب ان اللام تکرار بالفعل او معنی وہی ہنا مکررۃ معنی نسمع فلا اقتحم العقبۃ بعد التعذر فلا فک رقبۃ ولا اطعم فالعموم قام مقام تکرار کما فی قولہ الشاعر فای امرئ لاضافہ وما اتسفیہ کفف الا تخصیص فیہا نہ لیس فی تکثیف الا تخصیص بنسبۃ وما اعترضوا علیہ کونہا نافیۃ بعدم اتصال الکلام لیس بشیء لظہور کان تحت النفی واتصال الکلام علیہ قولہ ثم کان معطوف علی النفی فکانہ قیل فلا اقتحم ولا آمن ولا یلزم منہ کون الایمان غیر داخل فی مفہوم العقبۃ لانہ یکفی فی صحۃ العطف ذکرا

اشکرا رکونہ جزء اشرف خص بالذکر عطفا فی ما مر فی سورۃ الکہف یا لیتنی من الروح تخصصا وتعدادا وموخرا قلت یہم ان یکون قولہ ثم کان معطوفا علی فک رقبۃ لتاویلہ بالمصدر ای کونہ من الذین آمنوا الخ وفیہا ما فیہا سہل عندی تفی قرارۃ فک بصیغۃ الماضی فہو تفسیر لاقتحم وکان معطوف علیہ بلا تکلف ۱۲

البلاغۃ قولہ واولئک اصحاب المیمنۃ وقولہ اصحاب المشئمۃ خرج بوجہ بدیع لکافرین ہم یصرح بوعد المؤمنین لانہ ابلغ بما سیق للکلام والاولی بالغرض المرام (ای الترہیب کما ہو معلوم فافی السورۃ) وقولہ اجمعین یفصل سہم فائدۃ الحصر ۱۲ منہ

کذا فی الروح ۱۲ الروایات اخرج احمد وابن حبان والبیہقی عن البراء رضی اللہ عنہ ان اعرابیا قال یا رسول اللہ علمنی عملا یدنینی من الجنۃ قال لئن کنت اقصرت الخطبۃ لقد اعرضت المسئلۃ فک الرقبۃ قال ولیسا بواحد قال لا فک رقبۃ ان تفرد بعتقہا وفک رقبۃ ان تعین فی عتقہا کذا فی الروح وقولہ علیہ یکون بقی ما یتعلق بحدیث ابی امامۃ من ملک عبدا مسلما الخ ۱۲ منہ

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝

قسم ہے سورج کی اور اُسکی روشنی کی اور چاند کی جب سورج سے پیچھے چلے۔ اور دن کی جب وہ اُس کو خوب روشن کردے

فرماتے ہیں کہ آپ کو اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے (چنانچہ فتح مکہ کے روز آپ کے لئے احکام حرم باقی نہیں رہے تھے) اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی (اولاد سے باپ آدم علیہ السلام ہیں پس آدم اور نبی آدم سب کی قسم ہوئی) آگے جواب قسم ہے کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے (چنانچہ عمر بھر کہیں نہ کہیں مرض میں کہیں نہ کہیں فکر میں اکثر اوقات مبتلا رہتا ہے اور اس کا مقتضا یہ تھا کہ اس میں عجز و درماندگی پیدا ہوتی اور اپنے کو بستہ حکم قضا سمجھ کر مطیع امر تابع رضا ہوتا لیکن انسان کا فکری یہ حالت ہے کہ بالکل بھول میں پڑا ہے تو) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اُس پر کسی کا بس نہ چلیگا (یعنی کیا اللہ کی قدرت سے اپنے کو خارج سمجھتا ہے جو اس قدر بھول میں پڑا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں نے اتنا روپیہ خرچ کر ڈالا (یعنی ایک تو شیخی بھگارتا ہے پھر عداوت رسول و مخالفت اسلام و معاصی میں خرچ کرنے کو ہنر سمجھتا ہے پھر جھوٹ بھی بولتا ہے کہ اس کو مال کثیر تلف ہوا ہے) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اُس کو کسی نے دیکھا نہیں (یعنی اللہ تعالیٰ نے تو دیکھا ہے اور وہ جانتا ہے کہ معصیت میں خرچ کیا ہے پس اُس پر سزا دیگا نیز مقدار بھی دیکھی کہ وہ اُس قدر نہیں ہے جس قدر وہ لوگوں کو یقین دلانا چاہتا ہے یہ خال مطلق کافر کا ہے کہ اُس وقت آپکے یہی اقوال و احوال تھے غرض یہ شخص نہ تو محمد سے متاثر ہوا اور نہ منہ سے جس کا آگے بیان ہے یعنی کیا ہم نے اُس کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے اور (پھر) ہم نے اُس کو دونوں رستے (خیر و شر کے) بتلا دیئے (تاکہ طریق مضر سے بچے اور نافع پر چلے) سو (اس کا بھی مقتضا یہ تھا کہ احکام الٰہی کا تابع ہوتا مگر) وہ شخص (دین کی) گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا (دین کے کاموں کو اس نے گھاٹی کہا کہ نفس پر شاق ہے) اور آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی (سے) کیا مراد ہے وہ کسی (کی) گردن کا (غلامی سے) چھڑا دینا ہے یا کھانا کھلانا فاقہ کے دن میں کسی رشتہ دار یتیم کو یا کسی خاک نشین محتاج کو (یعنی ان احکام الٰہیہ کو بجا لانا چاہئے تھا) پھر (اس سے) بڑھ کر یہ کہ (ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو (ایمان کی) پابندی کی اور ایک دوسرے کو ترحم (علی الخلق) کی (یعنی ترک ظلم کی) فہمائش کی (ایمان تو سب سے مقدم ہے پھر امر بالثبات علی الایمان اور روں سے افضل ہے پھر ترک اضرار بقیہ سے اہم ہے پھر اُن اعمال کا رتبہ ہے جو فک رقبہ سے مترتب ہوتے ہیں پس یہ قید تفہیم رتبہ کے لئے ہے۔ مطلب یہ کہ جمیع اصول و فروع میں اطاعت کرنا چاہئے تھا۔ آگے الذین اٰمنوا الخ کی جزا کا بیان ہے یعنی جو لوگ والے ہیں (جن کی تفصیل جزاء سورۂ واقعہ میں ہے۔ اور یہاں مراد مطلق اہل ایمان ہیں خواص و عوام) اور (آگے ان کے مقابلہ میں کا بیان ہے کہ جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہیں (خواہ اصول ہی میں مخالف ہوں یا بہ فروع چہ رسد) وہ لوگ بائیں والے ہیں (ان پر آگ محیط ہوگی جس میں بند کر دیا جاوے گا (یعنی دوزخیوں کو دوزخ میں بھر کر آگے سے دروازہ بند کر دیں گے کیونکہ خلود کی وجہ سے نکلنا تو ہے ہی نہیں اف فلاں سورۃ ہم میں بعض مخصصات و تقییدات الاہتمام کے لئے ہیں نہ کہ حصر کے لئے۔ اور قسم و جواب میں مناسبت یہ ہے کہ اس بلد میں اُس وقت افضل الخلق مشقت میں تھے جس کے رفع کی بشارت کے لئے جملہ مستعرضہ فرمایا گیا پس غیر افضل کی مشقت بدرجۂ اولےٰ ثابت ہوگئی اور والد و ولد خود محل مشقت ہیں اُن کا حال مشاہد مدرک ہے خود دلیل جواب ہے)

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَاٰيَاهَا خَمْسَ عَشْرَةَ كَذَا فِي الْبَيْضَاوِيِّ

ربط سورت سابقہ میں اعمال ایمانیہ و کفریہ کی مجازاۃ اخرویہ کا بیان تھا اس سورت میں کذبت ثمود الخ سے بہتر طور پر جواب قسم ہے قصداً اعمال کفریہ پر مجازاۃ دنیویہ کے احتمال کا بیان ہے اور ضمناً بذیل قسم نفس اعمال کی تقسیم کفر و ایمان کی طرف مع دونوں کی مجازاۃ اخرویہ کے اجمالاً مذکور ہے اور غالباً مضمون اول کا مقصوداً اور مضمون ثانی کا ضمناً و تبعاً اتنا اسلئے ہو کہ مقصود اصلی تخویف کفار مکہ کی ہے۔

تخویف کفار بقصۂ ثمود و تقصید ایمان بمقتضیات سعادت و شقاوت تبعاً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝

اللغات ضحاها ضوءها، تلاها تبعها ۱۲

ملحقات الترجمہ

قولہ فی التمہید بمنزلۃ قولہ (منہا) اخوذ من الروح من حیث ان مخشی ان یتوہم قد انقطع الخ (تعالیٰ فالمعنی انہ تعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ استدرکہ ابی انہ یکون جواب القسم وجعل الجواب محذوفا ولا داعیہ بہذا الکلام قلیل لبعدہ عن الفہم تعالیٰ علی کفار مکۃ لتکذیبہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ہو مروی علی ما شہدہ ہکذا سمعہم صاحبنا تغمدہ اللہ تعالیٰ بغفرانہ ۱۲

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا

اور رات کی جب وہ اس کو چھپالے اور آسمان کی اور اسکی جسنے اسکو بنایا اور زمین کی اور اس کی جسنے اسکو بچھایا اور جان کی اور اسکی جسنے اسکو درست بنایا پھر اس کی بدکرداری اور پرہیزگاری کا اس کو القا کیا

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ

بیشک مراد کو پہونچا جس نے اس کو پاک کرلیا اور نامراد ہوا جس نے اس کو دبا دیا قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب تکذیب کی جبکہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بدبخت تھا اٹھ کھڑا ہوا۔ تو

لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝

ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر نے فرمایا کہ اللہ کی اونٹنی کو اور اس کے پانی پینے سے مخبر رہنا سو انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب ہلاکت نازل فرمائی پھر اس کو عام فرمایا

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ ع

اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت کے آخر میں کسی برائی کا اندیشہ نہیں ہوا

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب سورج (کے غروب) سے پیچھے آوے (یعنی طلوع ہو مراد اس سے وسط ماہ کی بعض شبوں کا چاند ہے کہ سورج کے چھپنے کے بعد طلوع ہوتا ہے اور یہ قید شاید اس لئے ہو کہ وہ وقت کمال نور کا ہوتا ہے جیسا ضحاہا میں اشارہ ہے کمال نور آفتاب کی طرف اور یا اس وقت دو آیۃ قدرت علی سبیل التعاقب والاتصال ظاہر ہوتی ہیں غروب شمس وطلوع قمر) اور (قسم ہے) دن کی جب وہ اس (سورج) کو خوب روشن کردے (اسناد مجازی ہے زمان کی طرف) اور (قسم ہے) رات کی جب وہ اس (سورج) کو (اور اس کے آثار و انوار کو بالکلیہ) چھپالے (یعنی خوب رات ہوجاوے کہ دن کی روشنی کا کچھ اثر نہ رہے اور یہ بھی اسناد مجازی ہے اور چاروں مقسم بہ کی قیود ان کے اعتبار کمال کے لئے ہیں یعنی ہر ایک کی قسم اس کی حالت کمال کے اعتبار سے ہے) اور (قسم ہے) آسمان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بنایا (مراد اللہ تعالیٰ ہے اور اسی طرح ما طحاہا اور ما سواہا میں بھی اور مخلوق کی قسم کو خالق کی قسم پر مقدم فرمانا انتقال ہے دلیل سے مدلول کی طرف کہ مصنوع دلیل ہے صانع پر پس اس میں استدلال علی التوحید کی طرف بھی اشارہ ہوگیا اور (قسم ہے) زمین کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بچھایا اور (قسم ہے انسان کی) جان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو (ہر طرح صورت و شکل و اعضاء سے) درست بنایا پھر اس کی بدکرداری اور پرہیزگاری (دونوں باتوں) کا اس کو القا کیا (یہ اسناد باعتبار تخلیق کے ہے یعنی قلب میں جو نیکی کا رجحان ہوتا ہے یا جو بدی کی طرف میلان ہوتا ہے دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے گو القاء اول میں فرشتہ واسطہ ہوتا ہے اور ثانی میں شیطان پھر وہ رجحان و میلان کبھی مرتبہ عزم تک پہونچ جاتا ہے جو کہ قصد و اختیار سے صادر ہوتا ہے جس کے بعد صدور و فعل تعلیق حق ہوتا ہے اور کبھی عزم تک نہیں پہونچتا۔ آگے تتمیم مضمون کے لئے اہل فجور و اہل تقویٰ کا مآل بتلاتے ہیں کہ) یقیناً وہ مراد کو پہونچا جس نے اس (جان) کو پاک کرلیا (یعنی نفس کو فجور سے روک کر اس پر تقوے کو صدور میں ترجیح دی) اور نامراد ہوا جس نے اس کو (فجور میں) دبا دیا (اور فجور سے مغلوب کردیا اس کے بعد جواب قسم مقدر ہے یعنی اے کفار مکہ کہ اہل فجور ہو تم ضرور تمہارا

اللغات

طحاہا ودحاہا ای بسطہا وہو کما فی القاموس الدحو الدفع طحی مصدر بمعنے الطغیان بدھم فی القاموس دمدم علیہم ربہم فاہلکہم کدمدم علیہم والدمدمۃ التغطیۃ بقولہ عقبہا ای عاقبۃ وتبعۃ

النحو

ناقۃ اللہ منصوب بتحذیر ای احذروا وفی الروح ان شرط لیس بکثیر للحذر منہ او کونہ محذوفا بعد قولہ سقیاہا منصوب بتقدیر ذروا ہل شرط ذاک والعطف علیہ کما ہہنا علی الناص علیہ کذا فی الاھ ۱۲

البلاغۃ

قولہ یغشاہا فی الروح جیئ بالمضارع ہنا دون الماضی کما فی السابق بان یقال اذا

خشیہا برعایۃ للفاصلۃ ولم یقل عشاہا لانہ یحتاج الی حذف احد المفعولین لتعدیہ الیہما فانہ یقال اغشیتہ کذا او اغشیتہ ایاہا فی الروح ایثارا علی من راودۃ الوصفیۃ تفنیا۔ قولہ فجورہا فی الروح قدم علی التقوی لمناسبۃ تعلق الفعل لہا خاصۃ غیر النفس اشارۃ الی ان الملہم للنفس فجور وتقوی قد استعدت لہما ورعایۃ للفواصل ایضا۔ قولہ قد خاب الخ تکریر قد لزیادۃ الاعتناء بتحقیق مضمونہ ۱۲

الروایات

اخرج البخاری ومسلم وابو داؤد عن عمران بن حصین قال علیہ السلام مجیبا عن سوال من سال عن انفضار والقدر للاہل شئی تعمی علیہم رضی فہم تصدیق ذلک فی کتاب اللہ تعالیٰ ونفس وما سواہا فالہمہا فجورہا وتقوٰہا الحدیث وہذا الغیر عن فی التفسیر اورد فی ہذا الحدیث ولم آخذ بالتفاسیر التی لا تطبق علی ہذا الحدیث فافہم ۱۲

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۙ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۙ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ

قسم ہے رات کی جبکہ وہ چھپالے اور دن کی جبکہ روشن ہوجائے اور اسکی جس نے پیدا کیا نر اور مادہ کو بیشک تمہاری کوششیں مختلف ہیں سو جس نے دیا اور ڈرا

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۙ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۙ

اور سچی بات کو تسلیم کیا تو ہم اس کو راہ کی سہولت کے لیے سامان دینگے اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی اور سچی بات کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی راہ کے لئے سامان دینگے

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰى ۙ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۙ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۙ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۙ لَا

اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آویگا جب وہ ہلاک ہونے لگے بیشک ہمارے ذمہ راہ کا بتلا دینا ہے اور ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں۔

يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۙ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ

اس میں وہی بدبخت داخل ہوگا جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جاویگا جو بڑا پرہیزگار ہے جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہوجاوے۔ اور بدلہ اپنے مال شان

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۙ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۙ

پروردگار کی رضا جوئی کے اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ اس کا بدلہ اتارتا ہو اور یہ شخص عنقریب خوش ہوجاویگا

غضب وہلاک ہوگے آخرت میں یقیناً اور دنیا میں احتمالاً جیسا قوم ثمود اس فجور کی وجہ سے مبتلائے غضب ہلاک ہوئے جن کا قصہ یہ ہے کہ قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب (صالح علیہ السلام کی) تکذیب کی (اور یہ اس زمانہ کا قصہ ہے) جبکہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بدبخت تھا وہ اونٹنی کے قتل کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا (یعنی آمادہ ہوگیا) اور اس کے ساتھ اور لوگ بھی شریک تھے، تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالح علیہ السلام) نے (جب ان کو اس عزم کی اطلاع ہوئی کذا فی الخازن) فرمایا کہ اللہ کی (اس) اونٹنی سے اور اسکی پانی پینے سے خبردار رہنا یعنی اسکو قتل مت کرنا اور نہ اس کا پانی بند کرنا چونکہ ارادہ قتل کا اصل سبب یہی پانی کی باری تھی اسلئے اس کی تصریح فرمائی اور اللہ کی اونٹنی اسلئے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اس کو دلیل نبوت بنا دیا اور اس کے احترام کو واجب فرمایا سو انہوں نے پیغمبر کو اور اس مضمون میں جو ناقۃ اللہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ دلیل نبوت ہے اور واجب اللہ احترام ہی جھٹلایا (کیونکہ وہ ان کو کوئی نہ سمجھتے تھے) پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو تمام قوم کے لئے عام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت سے آخر میں کسی (خرابی نکلنے) کا (کسی سے) اندیشہ نہیں ہوا جیسے ملوک دنیا کو بعض اوقات کسی قوم کو سزا دینے کے بعد احتمال ہوتا ہے کہ اس پر کوئی شورش وخلل ملکی مرتب نہ ہو) ف مفصل قصہ ثمود کا اور اونٹنی کا سورۂ اعراف میں گذر چکا ہے ❖

سورۃ الیل مکیۃ وایہا احدی وعشرون کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ میں اعمال اور اجزیہ کا اختلاف مذکور تھا اس سورت میں بھی یہی مضمون ہے۔

اختلاف اعمال واجزیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں قسم ہے رات کی جبکہ وہ چھپالے اور دن کی جبکہ روشن ہوجاوے اور اس کی جس نے پیدا کیا نر اور مادہ کو بیشک تمہاری کوششیں مختلف ہیں سو جس نے دیا اور ڈرا اور سچی بات کو تسلیم کیا تو ہم اس کو راہ کی سہولت کے لیے سامان دینگے اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی اور سچی بات کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی راہ کے لئے سامان دینگے اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آویگا جب وہ ہلاک ہونے لگے بیشک ہمارے ذمہ راہ کا بتلا دینا ہے اور ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں۔ اس میں وہی بدبخت داخل ہوگا جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جاویگا جو بڑا پرہیزگار ہے جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہوجاوے۔ اور بدلہ اپنے مال شان پروردگار کی رضا جوئی کے اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ اس کا بدلہ اتارتا ہو اور یہ شخص عنقریب خوش ہوجاویگا

ع ۱۱

ملحقات ترجمہ

۱ قولہ فی فسوی ہلاکت کو عام فی الخازن ای فسوی الدمدمۃ علیہم جمیعاً ومہما یہا ۱۲

غضب وہلاک ہوگے آخرت میں یقیناً اور دنیا میں احتمالاً جیسا قوم ثمود اس فجور کی وجہ سے مبتلائے غضب ہلاک ہوئے جن کا قصہ یہ ہے کہ قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب (صالح علیہ السلام کی) تکذیب کی (اور یہ اس زمانہ کا قصہ ہے) جبکہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بدبخت تھا وہ اونٹنی کے قتل کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا (یعنی آمادہ ہوگیا) اور اس کے ساتھ اور لوگ بھی شریک تھے، تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالح علیہ السلام) نے (جب ان کو اس عزم کی اطلاع ہوئی کذا فی الخازن) فرمایا کہ اللہ کی (اس) اونٹنی سے اور اسکی پانی پینے سے خبردار رہنا یعنی اسکو قتل مت کرنا اور نہ اس کا پانی بند کرنا چونکہ ارادہ قتل کا اصل سبب یہی پانی کی باری تھی اسلئے اس کی تصریح فرمائی اور اللہ کی اونٹنی اسلئے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اس کو دلیل نبوت بنا دیا اور اس کے احترام کو واجب فرمایا سو انہوں نے پیغمبر کو اور اس مضمون میں جو ناقۃ اللہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ دلیل نبوت ہے اور واجب اللہ احترام ہی جھٹلایا (کیونکہ وہ ان کو کوئی نہ سمجھتے تھے) پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو تمام قوم کے لئے عام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت سے آخر میں کسی (خرابی نکلنے) کا (کسی سے) اندیشہ نہیں ہوا جیسے ملوک دنیا کو بعض اوقات کسی قوم کو سزا دینے کے بعد احتمال ہوتا ہے کہ اس پر کوئی شورش وخلل ملکی مرتب نہ ہو) ف مفصل قصہ ثمود کا اور اونٹنی کا سورۂ اعراف میں گذر چکا ہے ❖

سورۃ الیل مکیۃ وایہا احدی وعشرون کذا فی البیضاوی

ربط سورت سابقہ میں اعمال اور اجزیہ کا اختلاف مذکور تھا اس سورت میں بھی یہی مضمون ہے۔

اختلاف اعمال واجزیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ قسم ہے رات کی جبکہ وہ چھپالے اور دن کی جبکہ روشن ہوجاوے اور اس کی جس نے پیدا کیا نر اور مادہ کو بیشک تمہاری کوششیں مختلف ہیں سو جس نے دیا اور ڈرا اور سچی بات کو تسلیم کیا تو ہم اس کو راہ کی سہولت کے لیے سامان دینگے اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی اور سچی بات کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی راہ کے لئے سامان دینگے اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آویگا جب وہ ہلاک ہونے لگے بیشک ہمارے ذمہ راہ کا بتلا دینا ہے اور ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں۔ اس میں وہی بدبخت داخل ہوگا جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جاویگا جو بڑا پرہیزگار ہے جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہوجاوے۔ اور بدلہ اپنے مال شان پروردگار کی رضا جوئی کے اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ اس کا بدلہ اتارتا ہو اور یہ شخص عنقریب خوش ہوجاویگا

النحو قولہ ان سعیکم جواب قسم ومعنی سعیکم مساعیکم لیصح الاخبار عنہ بشتی۔ قولہ الا ابتغاء استثناء منقطع ای لکن فعل ذلک ابتغاء وجہ ربہ ۱۲

(قسم ہے) اُس (ذات) کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا (مراد اللہ تعالیٰ ہے) آگے جواب قسم ہے) کہ بے شک تمہاری کوششیں (یعنی اعمال) مختلف ہیں (اور اسی طرح اُن کے ثمرات بھی مختلف ہیں) سو جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا اور (اللہ سے) ڈرا اور (اچھی بات (یعنی ملت اسلام) کو سچا سمجھا (یعنی اسلام کو اختیار کیا) تو ہم اُس کو راحت کی چیز کے لئے سامان دیدیں گے (راحت کی چیز سے نیک عمل اور بواسطہ نیک عمل کے جنت مراد ہے کہ یسر کا سبب و محل ہے اسی لئے یسریٰ کہہ دیا گیا ورنہ یسریٰ کے معنے ہیں آسان چیز) اور جس نے (حقوق واجبہ سے) بخل کیا اور بجائے خدا سے ڈرنے کے خدا سے) بے پروائی اختیار کی اور (اچھی بات (یعنی ملت اسلام) کو جھٹلایا (یعنی اسلام قبول نہ کیا) تو ہم اُس کو تکلیف کی چیز کے لئے سامان دیدیں گے (تکلیف کی چیز سے بدعمل اور بواسطہ بدعمل کے دوزخ مراد ہے کہ عسر کا سبب اور محل ہے اسی لئے اُس کو عسریٰ کہہ دیا گیا اور سامان دینے سے مراد دونوں جگہ یہ ہے کہ اچھے یا بُرے کام اُس سے بے تکلف سرزد ہوں گے اور ویسے ہی اسباب جمع ہو جاویں گے اور پھر نیک اعمال کا سامان جنت ہونا اور اعمال بد کا سامان دوزخ ہونا ظاہر ہی ہے حدیث میں ہے فاما من کان من اھل السعادۃ فسییسر لعمل اھل السعادۃ وکذا فی الشقاوۃ) اور (آگے اس صاحب عسریٰ کا حال مذکور ہے کہ) اُس کا مال اُس کے کچھ کام نہ آوے گا جب وہ برباد ہونے لگے گا (بربادی سے مراد جہنم میں جانا ہے) (اللہ ہمارے ذمہ (حسب التزام تفضل واحسان) راہ کا بتلا دینا ہے (سو وہ ہم نے پوری طور سے بتلا دیا ہے پھر کسی نے ایمان وطاعت کا راہ اختیار کر لیا جس کا ذکر من اعطیٰ الخ میں ہوا ہے اور کسی نے کفر ومعصیت کا راہ اختیار کر لیا جس کا ذکر من بخل الخ میں ہوا ہے) اور (جیسا راہ کوئی شخص اختیار کرے گا ویسا ہی ثمرہ اُس کو ویں گے کیونکہ) ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دُنیا (یعنی دونوں میں ہماری ہی حکومت ہے اس لئے دنیا میں ہم نے احکام مقرر کئے اور آخرت میں اُن کی مخالفت وموافقت پر سزا وجزا دیں گے جس کا بیان دو جگہ فسنیسرہ میں ہوا ہے اور یا جاب احکام وایقاع جزا ردونوں فرع صاحب حکم ہونے کے ہیں پس ان علینا اور ان لنا دونوں آیتیں بطور تعلیل ماسبق کے ہیں۔ آگے بطور تنقیح اور توضیح کے ارشاد ہے کہ میں نے جو تم کو اعمال مختلفہ کے اجر یہ مختلفہ بتلائے ہیں) تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں (جس پر فسنیسرہ للعسریٰ والی ہے تاکہ ایمان وطاعت جن کا ذکر اعطیٰ الخ میں ہے اختیار کر کے اُس سے بچو اور کفر ومعصیت جن کا ذکر بخل الخ میں ہے اختیار کر کے اُس میں نہ جاؤ کیونکہ اُس میں جانے اور نہ جانے کے یہی اسباب ہیں چنانچہ آگے اس کی تصریح ہے کہ) اُس میں (جہنم کے لئے) وہی بدبخت داخل ہوگا جس نے (دین حق کو) جھٹلایا اور (اُس سے) روگردانی کی اور (اُس سے ایسا شخص دُور رکھا جاوے گا جو بڑا پرہیزگار ہے جو اپنا مال محض اس غرض سے دیتا ہے کہ (گناہوں سے) پاک ہو جاوے (یعنی محض رضائے حق اُس کا مطلوب ہے) اور (یہ جز اپنے عالی شان پروردگار کی رضا جوئی کے (کہ یہی اُس کا مقصود ہے) اُس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ (اس دینے سے) اُس کا بدلہ اُتارنا (مقصود) ہو (اس میں نہایت ہی مبالغہ ہے اخلاص میں کیونکہ کسی کے احسان کا بدلہ اُتارنا بھی فی نفسہ انفاق مندوب ومطلوب ہے مگر فضیلت میں احسان ابتدائی کی برابر نہیں پس جب اس شخص کا انفاق اس سے بھی مبرا ہے تو ریا وغیرہ معاصی کی آمیزش سے تو بدرجہ اولیٰ بری ہوگا اور یہ کمال اخلاص ہے) اور (ایسے شخص کے لئے اوپر صرف جہنم سے بچنا مذکور تھا آگے حصول نعماء آخرت کو فرماتے ہیں کہ) یہ شخص عنقریب خوش ہو جاوے گا (یعنی آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں ملیں گی) ف ہر چند کہ الفاظ آیت کے عام ہیں مگر بسبب اس کا قصہ حضرت ابوبکر کا کہ اُنہوں نے حضرت بلال وغیرہ کو کافروں سے خرید کر بعد آزاد کر دیا تھا اور وہ فی الدر المنثور یا سائیند متعددہ اور مناسبت قسم وجواب قسم میں ظاہر ہے کہ لیل ونہار بھی مثل مساعی شتی کے مختلف ہیں اور اسی سے خالق کی صفت بھی ایسی لائی گئی جس میں دو مختلف چیزیں مذکور ہیں۔

سورۃ والضحیٰ مکیۃ وآیاتہا احدیٰ عشرۃ کذا فی البیضاوی

ربط اوپر سورۂ واللیل کی آیت فاما من اعطیٰ للعسریٰ تک میں مہمات اصول وفروع کا عنوان کلی سے بیان اور اُن کی تصدیق وامتثال یا تکذیب واخلال پر وعدہ ووعید مذکور ہے جو کہ ماقبل کی سورتوں کی بلکہ تمام قرآن مجید کے لئے بمنزلہ تلخیص جامع کے ہی ہے اور اس سورۂ والضحیٰ سے سورۂ ناس تک کئی بمنزلہ تفصیل مختصر کہی ہے چنانچہ مہمات مذکورہ میں سے ایک مسئلہ رسالت کا ہی ہے جس کا بیان معدود سے بعض مضامین مناسب کے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض انعامات کا فائض فرمانا اور جیسے اُن کے شکر پر یہ حکم بعض اوامر ونواہی کا مخاطب فرمانا اس سورۃ میں آیا ہے اسی طرح بقیہ جمیع سورتوں میں اُن مہمات کلیہ کے خاص جزئیات اور اُنکے مناسب مضامین مذکور ہیں جیسا کہ ہر سورت کے شروع میں اُن جزئیات ومناسبات کی تعیین سے معلوم ہو جاوے گی اور اس تقریر سے آئندہ تمام سورتوں کا ارتباط باہمی اور ماقبل کے ساتھ واضح ہو گیا اب جدا جدا ہر سورت کے لئے مستقل تقریر ربط کی ضرورت نہ ہوگی صرف اسی تقریر کی طرف اشارہ کر دینا کافی ہوگا گو ہر سورت میں مستقل ربط بھی ادنیٰ تامل سے معلوم ہو سکتا ہے چونکہ آگے چھوٹی چھوٹی پاس پاس سورتیں

ملخصات الترجمۃ

لہ قولہ فی لا یصلیہا بعینہ ولیلہ نصوص منفرۃ العصاۃ واللغۃ فحذف نقل ابن المنیر کذا فی الروح عن ائمۃ اللغۃ ان الاصل ان یقول واحیرۃ فیحمل فیہا بمعنی کثیرا ثم یعدوا الی شاۃ فیسوہا وسط بین الطباقۃ اھ وظاہران الدخول بعینہ والاثابۃ وبعینہ الاشدیۃ لا یکون الا لمن صبہ القرآن ۱۲

سورۃ الضحیٰ مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی احدیٰ عشرۃ اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ

قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جبکہ وہ قرار پکڑے کہ آپکو چھوڑا اور نہ دشمنی کی اور آخرت آپکے لئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ

رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ

آپکو دیگا سو آپ خوش ہو جاویں گے کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو یتیم نہیں پایا پھر ٹھکانا دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپکو بے خبر پایا سو رستہ بتلایا اور اللہ تعالیٰ نے آپکو نادار پایا سو مالدار بنا دیا تو آپ یتیم پر

فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

سختی نہ کیجے اور سائل کو مت جھڑکئے اور اپنے رب کے انعامات کا تذکرہ کرتے رہا کیجے۔

ع ۱ ۱۱ ۱۸

رہ گئی ہیں اس لئے سب کا تقریر واحد میں منسلک کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوا جیسا امام رازی نے بھی تفسیر سورۂ کوثر میں والضحیٰ سے آخر تک کا ربط ایک ہی تقریر میں لکھا ہے لیکن وہ تقریر عالی اور غامض اور طول ہے اور یہ تقریر اقرب واخصر واسہل ہے وللناس فیما یعشقون مذاھب قالوا وقلت الفضل للمتقدم

بیان بعض نعم فائضہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برائے تقویت مسئلہ نبوت و امر باداء الشکر علیہا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

سبب نزول اس کا یہ ہے کہ آپ ایکبار کسی بیماری کی وجہ سے دو تین شب نہیں اُٹھے ایک کافر نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا اور اتفاق سے وحی آنے میں بھی دیر ہو گئی تھی جس پر دوسرے مشرکین نے بھی کہا کہ ان کے رب نے ان کو چھوڑ دیا پس والضحیٰ الخ کا نزول ہوا۔ اس روایت کو ابن فی الدر المنثور عن الکتب المختلفۃ متعرض ارشاد کرکے (قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جبکہ وہ قرار پکڑے (قرار پکڑنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک حقیقی یعنی اُس کی ظلمت کا کامل ہو جانا کہ اس کے قبل اس کا تزائد مثل حرکت کے تھا۔ دوسرے مجازی یعنی جانداروں کا اس میں سو جانا اور چلنے پھرنے اور بولنے چالنے کی آوازوں کا ساکن ہو جانا۔ آگے جواب قسم ہے کہ آپکے پروردگار نے نہ آپکو چھوڑا اور نہ (آپ سے) دشمنی کی (کیونکہ اول تو آپ سے کوئی بات ایسی نہیں ہوئی تا بنا حضرات انبیاء علیہم السلام کے واسطے یا معاودۃ الدہ میں مجال ہے پس آپ کفار کے خرافات لغویات سے محزون ہو جو آپکے ایمان نعمت وحی سے مشرف رہیں گے اور یہ شرف وکرامت تو آپکے لئے دنیا میں ہے) اور آخرت آپکے لئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے (پس مال آپکو اس سے زیادہ نعمتیں ملینگی) اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپکو (آخرت میں کثرت نعمتیں) دیگا سو آپ (اُنکے عطا ہونے سے) خوش ہو جاویں گے (اور مقسم بہ کو بشارت سے مناسبت یہ ہے کہ وحی کا تتابع وابطاء وشاپیل نہار کے تبدل کی ہے اور دونوں متضمن تبدل ہیں پس جیسا ایک تبدل دلیل تودیع وعداوت کی نہیں اسی طرح دوسرا تبدل بھی۔ اور دوسری بشارات مکمل ہیں اُسی عدم تودیع کی پس مقسم بہ کو بواسطہ اس کے سبب سے مناسبت ہوئی۔ آگے بعض نعمتوں سے مضمون مذکور پر استشہاد ہے یعنی) کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر (آپ کو) ٹھکانا دیا چنانچہ سیر میں ہے کہ آپ شکم مادر میں تھے کہ آپ کے والد کی وفات ہو گئی اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا سے پرورش کرایا پھر جب آپ آٹھ برس کے ہوئے اُن کی بھی وفات ہو گئی تو آپ کے چچا سے پرورش کرایا ٹھکانا دینے کا مطلب یہی ہے) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو (آپکو شریعت کا) رستہ بتلایا (کما قولہ تعالیٰ ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان الخ اور وحی سے پہلے شریعت کی تفصیل معلوم نہ ہونا کوئی منقصت نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے آپکو نادار پایا سو مالدار بنا دیا اس طرح سے کہ حضرت خدیجہ کے مال میں آپ مضارب ہوئے اور اس میں نفع ملا پھر حضرت خدیجہ نے آپ سے نکاح کر لیا اور اپنا تمام مال

اللغات: مضی سکن کذا فی القاموس ما قلی ما ابغض ۱۲

البلاغۃ: ما قلی وحذف المفعول للاستغناء عنہ بذکرہ من قبل مع ان فیہ مراعاۃ للفواصل قولہ خیر لک الاختصاص الذی تقتضیہ اللام لیس قصرا بل للاہتمام قولہ یعطیک حذف احد المفعولین

دلالۃ علی العموم قولہ فاوی وفھدی وفاغنی حذف فیہا المفعول لغایۃ للاستغناء ورعایۃ للفواصل۔ قولہ لم یجدک ایراد ہ بصورۃ الاستفہام الذی یدل علی زیادۃ تقریر لعل النکتۃ فیہ ان المتکلم اکثر ما یکون فی سن یغلب فیہا الذہول فاحتاج الی زیادۃ التنبیہ وہذا من المواہب ۱۲

سُوْرَةُ الانشراح مکیة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی ثمان ایات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا اور ہم نے آپ پر سے آپکا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا بیشک

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہے بیشک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہے۔ تو آپ جب فارغ ہوجایا کریں تو محنت کیا کیجئے اور اپنے رب ہی کی طرف توجہ کیجئے

حاضر کر دیا۔ مطلب یہ کہ آپ ابتداء سے مورد العنامات رہے ہیں آئندہ بھی رہیں گے اور آگے ان العنامات پر ادائے شکر کا حکم ہے کہ جب ہم نے آپ کو یہ نعمتیں دی ہیں) تو آپ (اس کے شکریہ میں) یتیم پر سختی نہ کیجئے اور سائل کو مت جھڑکئے (یہ تو شکر فعلی ہے) اور اپنے رب کے العنامات (مذکورہ) کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے (یعنی زبان سے بھی قولی شکر کیا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان کیا ہے یا تو بصورت تحدث کو مجموعہ نعم پر مرتب کیا جاوے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ خالق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ احسان جسمانی و روحانی کیا ہے آپ اس کی مخلوق پر احسان کیجئے اور احسان بالمخلوق کے اقسام میں احسان روحانی تو آپ کا فرض منصبی تھا اس کے بیان کی حاجت نہ تھی اس لئے صرف احسان جسمانی کو بیان میں خاص فرمایا۔ اور یا یہ مجموعہ اس مجموعہ پر تقسیم کیا جاوے یعنی الم نجدک یتیما پر اما الیتیم فلا تقھر کو اور ووجدک عائلا پر اما السائل فلا تنھر کو مرتب کہا جاوے اور وجہ ترتب ظاہر ہے اور ووجدک ضالا (پر جو ہدایت خلق مرتب ہے) اس کو بنا بر فرض منصبی کے جیسا کہ اوپر مگذرا ذکر نہیں فرمایا) ف مسائل کے زجر کی ممانعت اس صورت میں ہے جب وہ نرمی سے مان جاوے ورنہ اگر اڑ کر کھڑا ہو جاوے اور کسی طرح نہ مانے تو زجر جائز ہے کذا فی روح المعانی واللہ اعلم اور در منثور میں بروایت حاکم و بیہقی حدیث مرفوع ہے کہ والضحیٰ سے آخر تک ہر سورت کے ختم پر اللہ اکبر کہو اور حکمت اس میں بعض نے یہ ذکر کی ہے کہ ابطاء وحی کے بعد جو یہ سورت نازل ہوئی تو آپ نے خوش ہو کر اللہ اکبر فرمایا تھا اور پھر شاید تناسب مضمون کی وجہ سے یہ سورت تمام میں بھی تکبیر فرمائی ہو واللہ اعلم ۔

سورۃ الم نشرح مکیۃ وایھا ثمان کذا فی البیضاوی

ربط والضحیٰ میں جو مضمون تھا یہ سورت بالکل اس کا تتمہ ہے

تتمہ نعم وامر بالشکر مذکورہ سورت بالا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ کیا ہم نے آپ کی خاطر آپکا سینہ (علم و حلم سے) کشادہ نہیں کر دیا (یعنی علم بھی وسیع عطا فرمایا اور تبلیغ میں جو مخالفین کی مزاحمت سے ایذا پیش آتی ہے اس میں تحمل اور حلم بھی) اور ہم نے آپ پر سے آپکا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی (وزر سے مراد وہ امور مباحہ جو احیاناً آپ سے بنا بر تصور کسی حکمت کے صادر ہو جاتے تھے اور بعد میں ان کا خلاف حکمت و خلاف اولیٰ ہونا ثابت ہوتا تھا اور آپ بوجہ علو شان و غایت قرب کے اس سے ایسے ہی مغموم ہوتے تھے جس طرح گناہ سے کوئی مغموم ہوتا ہے اس میں بشارت ہے ان امور پر مواخذہ نہ ہونے کی کذا فی الدر المنثور عن مجاہد و شریح بن عبید الحضرمی) پس اس بنا پر یہ بشارت آپکو دو بار ہوئی اول مکہ میں اس سورت میں دوسرے مدینہ میں سورہ فتح میں اس کی تاکید و تکمیل و تجدید و تفصیل کی گئی) اور ہم نے آپ کی خاطر آپکا آوازہ بلند کیا (یعنی اکثر جگہ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپکا نام مبارک مقرون کیا گیا ہے کذا فی الدر المنثور مرفوعاً قال اللہ تعالیٰ اذا ذکرت ذکرت معی جیسے خطبہ میں تشہد میں نماز میں اذان میں اقامت میں اور اللہ کے نام کی رفعت اور شہرت ظاہر ہے پس جو اس کے قرین ہوگا رفعت و شہرت میں وہ بھی تابع رہیگا اور چونکہ مکہ میں آپ اور مؤمنین طرح طرح کی تکالیف و شدائد میں گرفتار تھے اس لئے آگے ان کے ازالہ کا بطریق تفریع علی السابق کے وعدہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے آپکو روحانی راحت دی اور روحانی تکلیف رفع کر دی جیسا الم نشرح سے معلوم ہوا) سو اس سے دنیوی راحت و محنت میں بھی ہمارے فضل و کرم کا امیدوار رہنا چاہئے

البلاغۃ توکید بانما وایراد الجملۃ الاستفہام لعل المکنیۃ فیہ زیادۃ الاہتمام لانہ اصل النعم التی ذکرت بعدہ قولہ زیادۃ ابھاج و مجرد توسید بین فضل مفروغ ولا یذان بان ما قبلہ شرح صدرہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوطئۃ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام الی ما یعقبہ لیتمکن عند وقوعہ ومسامحۃ ساقطۃ الی افضل المراتب فی قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم وتشویق لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام الی ما یعقبہ لیتمکن عند وقوعہ ورد و فضل لکون الوعد تقدیر صلی المعطوف علیہ لیتحقق الاجر والتشویق الی المذکور کذا فی ارشاد العقل السلیم ۱۲ منہ

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝۱ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت

تَقْوِيْمٍ ۝۴ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶ فَمَا

سانچے میں ڈھالا ہے پھر ہم اُس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو اُن کے لئے اُس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا پھر

يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸ ع

کون چیز تجھ کو قیامت کے بارہ میں جھٹلا رہی ہے کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہیں۔

چنانچہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ (یعنی بعد قریب کہ حکم میں مع کے ہے) آسانی (ہونے والی ہے (اور چونکہ ان مشکلات کے انواع واعداد کثیر تھے اس لئے اس وعدہ میں تکریر اور تاکید فرماتے ہیں کہ) بیشک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی (ہونے والی) ہے (چنانچہ وہ مشکلات ایک ایک کے سب رفع ہو گئیں جیسا روایات احادیث، وسیر وتواریخ متواترہ اس پر متفق ہیں۔ آگے ان نعمتوں پر امر بالشکر کو متفرع فرماتے ہیں یعنی جب ہم نے آپ کو ایسی ایسی نعمتیں دی ہیں) تو آپ جب (تبلیغ احکام سے کہ عبادت متعدیۃ النفع ہے) فارغ ہو جایا کریں تو (دوسری عبادات متعلقہ بذات خاص میں) محنت کیا کیجئے (مراد کثرت عبادت وریاضت ہے کہ آپ کی شان کے یہی مناسب ہے) اور جو کچھ مانگنا ہو اُس میں) اپنے رب ہی کی طرف توجہ رکھئے (یعنی اُسی سے مانگئے (اور اس میں ہی من وجہ بشارت ہے زوال عسر کی کہ امر بالسوال وعدۂ اجابت ہے پس شکر کے لئے امر اول ہوگا اور دوسرا امر اُس کا تتمہ اور دونوں کو یہی اس طرح شکر کہا جا سکتا ہے کہ دونوں میں امر مشترک توجہ الی اللہ ہے اور اصل شکر یہی ہے) ف ان مع العسر یسرا کی تفسیر مذکور پر یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ بعض عسر کے بعد یسر نہیں ہوتا

سورۃ والتین مکیۃ وایھا ثمان کذا فی البیضاوی احد القولین وھو الاصح لمکان قولہ تعالیٰ ھذا البلد الامین

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُن کے انسان کا مبدأ اور معاد ہے اس سورت میں اُس کا بیان ہے۔

مبدأ ومعاد انسان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ

اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ قسم ہے انجیر کی

درخت انجیر کی اور زیتون (کے درخت) کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر (یعنی مکہ معظمہ) کی کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے پھر (اُن میں جو) بوڑھا ہو جاتا ہے ہم اُسکو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں (یعنی وہ خوبصورتی اور قوت مبدل بہ قبح وضعف ہو جاتا ہے اور بُرے سے بُرا ہو جاتا ہے مقصود اس سے بیان کرنا کمال قبح کا ہے جس سے قدرت علی الاعادہ پر کافی استدلال ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ اللہ الذی خلقکم من ضعف الخ اور مقصود عند التامل اس سورت سے استدلال علی البعث معلوم ہوتا ہے جیسا کہ فما یکذبک کی تفریع اس کا قرینہ ہے مگر چونکہ وردناہ اسفل سافلین سے ظاہراً اطلاق لفظ سے ضعفاء وشیوخ کی مطلقاً رداءۃ کا شبہ ہوتا ہے جو موہم ہے عموم رداءۃ فی الآخرۃ کو بھی اسلئے اس ایہام کو دفع کرنے کو بطور استثناء کے فرماتے ہیں کہ بوڑھا آدمی بیشک ردی ہو جاتا ہے) لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو اُن کے لئے ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا

ملتقطات الترجمۃ

سلہ قولہ فی العسر جودہ مشکلات اشارۃ الی ان اللام للعہد لکن لا للفرد بل للجنس کما یاتی فی ضمن ۱۲

اللغات

تین میں ام الجمجمۃ التی فیہا الدماغ وقیل اصلہ التین الطین وقال الاعمش سنین بلغۃ حبش بمعنی حسن وقیل ھو اسم الجبل الذی نبت علیہ التین وقیل ھو اسم لمسجد دمشق وقیل ھو اسم لمسجد نوح الذی بناہ بالجودی وقیل ھو اسم لمسجد بیت المقدس وقیل ھو اسم لمسجد اصحاب الکہف وقیل ھو اسم لمسجد الکوفۃ وقیل ھو اسم لمسجد البصرۃ وقیل ھو اسم لمسجد المدینۃ وقیل ھو اسم لمسجد ایلیاء وقیل ھو اسم لمسجد الرملۃ وقیل ھو اسم لمسجد الاسکندریۃ وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بدمشق وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بحمص وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالموصل وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالری وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالاھواز وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالبصرۃ وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالکوفۃ وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بواسط وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالحیرۃ وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالانبار وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالمدائن وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالرقۃ وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالرصافۃ وقیل ھو اسم لمسجد الجامع بالرحبۃ

سورۃ العلق مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی تسع عشرۃ اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ

اے پیغمبر آپ قرآن اپنے رب کا نام لیکر پڑھا کیجئے جس نے انسان کو صرف ایک لوتھڑے سے پیدا کیا۔ آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپکا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم سے تعلیم دی انسان کو

الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ؕ اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ؕ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ

اُن چیزوں کی تعلیم دی جنکو وہ نہ جانتا تھا سچ مچ بیشک آدمی حد سے نکلا جاتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو مستغنی دیکھتا ہے۔ اے مخاطب تیرے رب ہی کی طرف سبکو لوٹنا ہوگا اے مخاطب بھلا اُس شخص کا

یَنْهٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؕ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ؕ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ؕ

حال تو بتلا جو ایک بندہ کو منع کرتا ہے جبکہ وہ نماز پڑھتا ہے۔ اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا اگر وہ بندہ ہدایت پر ہو یا وہ تقوے کی تعلیم دیتا ہو اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا اگر وہ شخص جھٹلاتا ہو اور روگردانی کرتا ہو

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ؕ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۙ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۙ فَلْیَدْعُ

کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالےٰ دیکھ رہا ہے ہرگز نہیں اگر یہ شخص باز نہ آوے گا تو ہم پیچھے پکڑ کر جھونکدیں گے اور خطا میں آلودہ پیشے میں بیٹھیں گے سو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو

نَادِیَهٗ ۙ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ؕ

بُلالے ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بُلالیں گے

آگے خلقنا اور رددنا پر تفریع ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تخلیق و تقلیب احوال پر قادر ہیں تو اے انسان پھر کون چیز تجھکو قیامت کے بارہ میں منکر بنا رہی ہے یعنی وہ کون سی دلیل ہے جس کی بنا پر تو ان دلائل کے ہوتے ہوئے قیامت کا منکر ہو رہا ہے کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہیں التصرفات دنیویہ میں ہی جن میں خلق اور رد مذکور ہے اور تصرفات اخرویہ میں بھی جن میں سے بعث و مجازاۃ بھی ہے ۱۲ف شروع سورت میں چار چیزیں مقسم بہ ہیں دو درخت کثیر النفع اور دو بقعہ کثیر البرکت کہ ایک مقام پر تکلیم موسیٰ علیہ السلام کا دوسرا آپ کا مولد و مسکن و محل نزول وحی۔ اور درختوں کی قسم کو مقصود سے مناسبت ظاہر ہے کہ درخت کو بھی اسی طرح نشو و نما ہوتا ہے پھر سوکھ کر لکڑی کی قابل ہو جاتا ہے اور چونکہ یہاں بیان تھا اشرف المخلوقات کا اس لئے قسم بھی اشرف الاشجار کی مناسب ہوئی اور طور اور بلد امین دونوں محل وحی ہیں تو مجازاۃ احرار سے اکثر زیادہ مناسبت ہوئی کہ وحی سے علم مجازاۃ کا ہوا ہے واللہ اعلم۔ اور اسی طور سینین کو قرآن میں ایک جگہ طور سینا فرمایا ہے۔

سورۃ العلق مکیۃ وایھا تسع عشرۃ کذا فی البیضاوی

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُن کے عطائے نبوت و تعلیم وحی ہے جو بعد توحید کے مبنی ہے جمیع مہمات کا اور اُس کے مناسب بدء سورت و رد مخالف صاحب وحی کا ہے اس سورت میں اسکا بیان ہے +

تعلیم وحی برسول صلی اللہ علیہ وسلم و دم و رد مخالف رسول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ؕ اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ؕ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؕ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ؕ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ؕ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ؕ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۙ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۙ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۙ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ؕ

اللغات: السفع الجذب بشدۃ لنماصیۃ شعر الجبھۃ وتطلق علی مکان الشعر مجازا ثانیۃ ای ملائکۃ العذاب سمیت بذلک لانھا تعذب الناس بالضرب والجر والدفع فی النار وھی فی الاصل الشرط اعوان الولاۃ فقیل جمع لاحاد لہ وقیل واحدہ زبنیۃ کعفریۃ وقیل نبی من الزبن وھو الدفع ۱۲ منہ

النحو: الم یعلم بان اللہ یری الم یعلم استفھام بمعنی الخبر فی ھذا وامثالہ لتضمنہ معنی التنبیہ للسامع علی ما یرد علیہ من الامور الھائلۃ والدواھی العظیمۃ التی یجب ان یتنبہ لھا ویستعد لھا ویری جواب الشرط فی الجملۃ الثانیۃ والثالثۃ... ای فما اجھلہ من اغترہ امھلہ وما اجرأہ علی ربہ حیث لم یخف بطشہ ولم یرج عفوہ ۱۲ منہ

اللام فی لئن لم ینتہ موطئۃ للقسم المحذوف وھو الجواب للشرط فی الجملۃ الثانیۃ والثالثۃ... ای واللہ لئن لم ینتہ عما ھو علیہ من الکفر والمعاصی لنسفعن بناصیتہ ۱۲ منہ

الفراء: ولم یرد الواو من اجل الکمال للاتحاد وقولہ العلیم حلیۃ مسلطۃ مقررۃ لما قبلھا تاکید ۱۲ منہ

البیضاء: قولہ لنسفعا بالناصیۃ لنوقعن بھا السفع وھو القبض الشدید والجر العنیف والتعبیر بالناصیۃ للاستھانۃ بصاحبھا ۱۲ منہ

كَلَّا ط لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ع

ہرگز نہیں آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور نماز پڑھتے رہئے اور قرب حاصل کرتے رہئے

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ع (اقرأ سے مَا لَمْ يَعْلَمْ تک سب سے اول کی وحی ہے جس کے نزول سے نبوت کی ابتدا ہوئی جس کا قصہ حدیث صحیحین میں ہے کہ عطاء نبوت کے قریب زمانہ میں آپ کو از خود خلوت پسند ہو گئی آپ غار حرا میں تشریف لیجا کرتے کئی شب رہتے ایک روز دفعۃً جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے کہا کہ اقرأ یعنی پڑھیئے آپ نے فرمایا ما انا بقاری یعنی میں کچھ پڑھا ہوا نہیں انہوں نے آپ کو خوب زور سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور پھر کہا اقرأ آپ نے وہی جواب دیا اسی طرح تین بار ہوا پھر آخر میں دبانے کے بعد چھوڑ کر کہا اقرأ الی ما لم یعلم رواہ فی ھذہ الغایۃ فی الدر المنثور عن محمد بن عباد وابن عباس و الزھری وعمر بن دینار وغیرھم یعنی) اے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ (پر جو) قرآن نازل ہوا کرے گا جس میں سن وقت کی نازل ہونے والی آیتیں بھی داخل ہیں) اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے (یعنی جب پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر پڑھا کیجئے جیسا اس آیت میں اذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ قرآن کے ساتھ اعوذ باللہ پڑھنے کا حکم ہوا ہے اور ان دونوں امر سے جو اصل مقصود ہے یعنی توکل و استعانت وہ تو واجب ہے اور زبان سے کہہ لینا مسنون و مندوب ہے اور گو اصل مقصود کے اعتبار سے اس آیت کے نزول کے وقت بسم اللہ کا آپ کو معلوم ہونا ضروری نہیں لیکن بعض روایات میں اس سورت کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا نازل ہونا بھی آیا ہے اخرجہ الواحدی عن عکرمۃ والحسن انھما قالا اول ما نزل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم واول سورۃ اقرأ واخرجہ ابن جریر وغیرہ عن ابن عباس انہ قال اول ما نزل جبریل علیہ السلام علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یا محمد استعذ ثم قل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کذا فی روح المعانی اور ان آیتوں میں جو قرأۃ کو اسم الٰہی کے ساتھ افتتاح کرنے کا حکم ہوا ہے اس حکم میں خود ان آیتوں کا داخل ہونا ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ اسمع ما اقول لک یعنی میں جو کچھ تجھ سے کہوں تو اس کو سن تو خود اس جملہ کے سننے کا حکم کرنا یہی اس کو مقصود ہے پس حاصل یہ ہوگا کہ خواہ ان آیتوں کو پڑھا ہوا آیات بعد میں نازل ہونگی ان کو پڑھو سب کی قرأۃ اسم الٰہی سے ہونا چاہئے اور آپکو بعلم ضروری معلوم ہو گیا کہ یہ قرآن اور وحی ہے اور حدیثوں میں جو آپکا ڈر جانا اور ورقہ سے بیان کرنا آیا ہے وہ بوجہ شبہہ کے نہ تھا بلکہ خوف تو ہیبت وحی سے ضروری تھا اور ورقہ سے بیان کرنا مزید اطمینان و زیادت ایقان کے لئے تھا نہ کہ عدم ایقان کے لئے اور حضرت جبریل کے کئی بار اقرأ کہنے سے باوجود آپ کے عذر کے مقصود یہ نہ تھا کہ جو پہلے سے یاد ہو وہ پڑھئے بلکہ مطلب یہ تھا کہ جو آئندہ کو بتلایا جاوے گا اس کو پڑھئے جیسا معلم متعلم سے ابجد شروع کرانے کے وقت کہتا ہے کہ یہاں پڑھ پس اس سے تکلیف مالا یطاق لازم نہیں آتی اور آپ کا عذر فرمانا یا تو اس وجہ سے ہے کہ آپ کو اس جملہ کے معنی متعین نہ ہوئے ہوں اور یہ امر کوئی خلاف شان نہیں ہے یا باوجود تعیین مراد کے بایں معنی ہے کہ قرأۃ کا استعمال اکثر لکھی ہوئی چیز کو پڑھنے کے معنی میں آتا ہے تو آپ نے بوجہ حرف شناس نہ ہونے کے یہ عذر فرمایا ہو اور حضرت جبریل علیہ السلام کا دبانا بطن غالب اللہ اعلم بحقیقۃ الحال تقویت استعداد تلقی وحی کے ہوگا اور لفظ ربک اشارہ اس طرف ہے کہ ہم آپ کی کمال تربیت کریں گے اور نبوت کے درجات قصوی پر پہونچا دینگے۔ آگے رب کی صفت ہے یعنی وہ ایسا رب ہے جس نے (مخلوقات کو) پیدا کیا (اس وصف کی تخصیص میں یہ نکتہ ہے کہ حق تعالیٰ کی نعمتوں میں اول ظہور اس نعمت کا ہوتا ہے تو تذکیر میں اس کا اوروں سے مقدم ہونا مناسب ہے اور نیز خلق دلیل ہے خالق پر اور سب سے اہم اور اقدم معرفت خالق ہے۔ آگے بطور تخصیص بعد تعمیم کے ارشاد ہے کہ (جس نے سب مخلوقات میں سے بالخصوص) انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا (اس تخصیص بعد تعمیم میں اشارہ ہے کہ نعمت خلق میں بھی عام مخلوقات سے زیادہ انسان پر انعام ہے کہ علقہ سے کہ جماد محض تھا اس کو کس درجہ تک ترقی دی کہ صورت کیسی بنائی عقل و علم سے کس طرح مشرف فرمایا پس انسان کو زیادہ شکر اور ذکر کرنا چاہئے مقصود اس سے نعمت عامہ کے بعد نعمت خاصہ نبوت صاحب جی کا یاد دلانا ہے اور تخصیص علق کی شاید اس لئے ہے کہ یہ ایک برزخی حالت ہے کہ اس کے قبل نطفہ اور غذا عنصر ہے اور اس کے بعد مضغہ اور ترکیب عظام و نفخ روح ہے پس گویا وہ جمیع احوال متقدمہ و متاخرہ کی طرف ناظر اور مشیر ہے۔ آگے اقرأ مذکور کی تاکید یا جاکے لئے و نیز اثبات مقصودیت قرأۃ کے لئے امر ہے کہ) آپ قرآن پڑھا کیجئے (حاصل یہ کہ امر اول اقرأ باسم ربک سے مقصودیت قید کا شبہہ نہ کیا جاوے بلکہ خود قرأۃ بھی فی نفسہا مقصود ہے کیونکہ تبلیغ کا ذریعہ یہی قرأت ہے اور تبلیغ ہی اصل کام صاحب وحی کا ہے پس اس تکریر و تاکید میں اشعار آپ کی نبوت اور مامور بالتبلیغ ہونے کا بھی ہو گیا اور وہ امر مہم مقصود مقام ہے ہم) اور آگے ایک کلام مستانف ہے اس کے عذر مانع مانا تعلق کو جو کہ آپنے جبریل علیہ السلام کے اقرأ کہنے کے جواب میں پیش کیا تھا آئندہ کے لئے رفع فرمانے کے وعدہ کی طرف اشارہ ہو کر

آپ کا رب بڑا کریم ہے (جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور وہ ایسا ہے) جس نے (لکھے پڑھوں کو نوٹ ۱ : قلم سے تعلیم دی (اور عموماً و مطلقاً) انسان کو (دوسرے ذرایع سے) اُن چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا (مطلب یہ کہ اول تو تعلیم کچھ کتابت میں منحصر نہیں دوسرے اسباب سے بھی تعلیم کا وقوع ہو رہا ہے ثانیاً اسباب مؤثر بالذات نہیں مسبب حقیقی و مفیض علوم ہم ہیں پس گو آپ لکھنا نہیں جانتے مگر ہم نے جب آپ کو قرأت کا امر کیا ہے تو ہم دوسرے ذریعہ سے آپ کو قرأت اور حفظ علوم وحی پر قدرت دیدیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا پس ان آیات میں آپ کی نبوت اور اُس کے مقدمات و تتمات کا پورا تقرر ہو گیا اور چونکہ صاحب نبوت کی مخالفت غایت درجہ کا قبیح اور شنیع امر ہے اس لئے آیندہ آیات میں جن کا نزول آیات اولی سے ایک مدت کے بعد ہوا ہے آپ کے ایک خاص مخالف یعنی ابوجہل کی بالفاظ عامہ جس سے ہر مخالف کو تناول ہو جاوے مذمت اور ردع ہے جس کا سبب نزول یہ ہے کہ ایکبار ابوجہل نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا کہنے لگا کہ میں آپ کو اس سے بارہا منع کر چکا ہوں آپ نے اُس کو جھڑک دیا تو کہنے لگا کہ مکہ میں سب سے بڑا مجمع میرے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ اگر کبھی نماز پڑھتے دیکھوں گا تو تعویذ والد آپ کی گردن پر پاؤں رکھدوں گا چنانچہ ایکبار اس قصد سے چلا مگر قریب جا کر رُک گیا اور پیچھے ہٹنے لگا لوگوں نے وجہ پوچھی کہنے لگا مجھکو ایک خندق آگ کی حائل معلوم ہوئی اور اُس میں کچھ پر اور چیزیں نظر آئیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ فرشتے تھے اگر اور آگے آتا تو فرشتے اُس کو بوٹی بوٹی کر کے نوچ ڈالتے اسپر یہ آیتیں نازل ہوئیں کذا فی الدر المنثور عن الصحاح وغیرھا من کتب الحدیث جن میں اول کلام سے مذمت ہے اور دوسرے کلام سے ردع ہے اور تیسرا کلام دوسرے کی تاکید ہے پس ارشاد ہوتا ہے کہ (آدمی سے) نکل جاتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو (ابنائے جنس سے) مستغنی دیکھتا ہے (کقولہ تعالی ویبسط الله الرزق لمن یشاء ۲ الخ حالانکہ اس استغناء پر طغیان حماقت محضہ ہے کیونکہ کسی کو کوئی مخلوق سے من وجہ استغناء ہو بھی جاوے لیکن حق تعالے سے تو کسی حال میں استغناء نہیں ہو سکتا حتی کہ آخر میں ۳ مخاطب (عام) اتیر بی کی طرف سب کا لوٹنا ہوگا (اور اُس وقت بھی مثل حالت حیات کے اُس کی قدرت کے احاطہ میں گھرا ہوگا اور اُس حالت میں جو اُس کو طغیان کی سزا ہوگی اُس سے بھی کہیں بھاگ سکیگا پس ایسا عاجز ایسے قادر سے کب مستغنی ہو سکتا ہے تو زعم استغناء اور اُس بنا پر طغیان سفہ محض ہے آگے بصورت استفہام تعجیب اُس کے بعض طغیانی کا بیان ہے یعنی) اے مخاطب (عام) بھلا اُس شخص کا حال تو بتلا جو (ہمارے) ایک (خاص) بندہ کو منع کرتا ہے جب وہ (بندہ) نماز پڑھتا ہو) مطلب یہ کہ اُس شخص کا حال دیکھکر یہ تو بتلا کہ اُس سے زیادہ عجیب بات بھی کوئی ہے حاصل یہ کہ نہی کو نماز سے روکنا نہایت عجیب اور قبیح بات ہے۔ آگے اسی تعجیب کی تاکید و تقویت کے لئے ایک قید نہی میں اور ایک قید ناہی میں لگا کر مکرر فرماتے ہیں کہ اے مخاطب (عام) بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ بندہ (منہی) ہدایت پر ہو (جو کہ کمال (لازمی) ہے) یا وہ (دوسروں کو بھی) تقوی کی تعلیم دیتا ہو (یہ بطور منع خلو کے ہے اور شاید کلیہ تردید لانے سے اشارہ اس طرف ہو کہ اگر ان میں سے ایک صفت بھی ہوتی تب بھی مذمت ناہی کے لئے کافی تھی چہ جائیکہ دونوں ہوں اور) اے مخاطب (عام) بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ شخص (ناہی دین حق کو جھٹلاتا ہوا اور (حق سے) روگردانی کرتا ہو (یعنی نہ عقیدہ رکھتا ہو اور نہ عمل یعنی اول تو یہ دیکھو کہ نماز سے منع کرنا کتنا بُرا ہے پھر بالخصوص یہ دیکھو کہ جب منہی مہتدی کامل اور ناہی ضال کامل ہو اور پھر منع کیا جاوے تو کتنی عجیب بات ہے وجہ اصل عجب کی یہ ہے کہ نماز فعل حسن ہے قابل نہی کے نہیں اور وجہ زیادت عجیب کی یہ ہے کہ مہتدی کامل کی نماز زیادہ حسن ہوگی اور ضال کامل کی نہی زیادہ قبیح ہوگی خصوصاً جبکہ وہ نہی ایسے فعل سے ہو کہ غایت درجہ کا حسن ہو تو وہ قبح اور شدید ہوگا۔ آگے اس نہی پر اُس کو وعید ہے یعنی) کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالی (اس طغیان اور لغو قال شنیع کو) الطغیان کو) دیکھ رہا ہے (اور اسپر سزا دیگا۔ آگے اس نہی پر ردع ہے یعنی اس کو ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہئے اور) اگر یہ شخص (اپنی اس حرکت سے) باز نہ آویگا تو ہم (اُسکو پچھاڑ پکڑ کر جو کہ ردع اور خطا میں آلودہ پٹخے ہیں (جہنم کی طرف گھسٹیں گے (ناصیہ کو کاذبہ خاطئہ مجازاً فرمایا اور اُس کو جو اپنے مجمع پر گھمنڈ ہے اور جسکے پیمانہ کردہ ہم کھاتا ہے) سو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو بُلا لے (اگر اس نے ایسا کیا تو) ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بُلا لیں گے (چونکہ یہ بُلانا اُس کے بُلانے پر مشروط تھا شرط نہ پائے جانے سے مشروط نہیں پایا گیا آگے پھر زیادت زجر کے لئے اُس کو ردع ہے کہ اُس کو ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہئے مگر) آپ (اس نالائق کی ان حرکتوں کی کچھ پروا نہ کیجئے اور) اس کا کہنا نہ مانئے (جیسا ابتک بھی نہیں مانتا) اور (بدستور) نماز پڑھتے رہئے اور (خدا کا) قرب حاصل کرتے رہئے (اس میں ایک لطیف وعدہ ہے کہ حق تعالی آپ کو ان لوگوں کے شر سے محفوظ رکھیگا کیونکہ نماز سے قرب ہوتا ہے اور قرب موجب عصمت ہے الا لحکمۃ خاصۃ پس ایسے امور کی طرف ذرا التفات نہ کیجئے اپنے کام میں لگے رہئے) ف سورت میں جس نہی عن الصلوٰۃ کی مذمت ہوئی وہ وہ ہے جو مبغوضیت صلوۃ کی وجہ سے ہو ورنہ مقتضی شرعی سے نہی کرنا جائز بلکہ کہیں واجب بھی ہے جیسے اوقات مکروہہ میں منع کرنا کہ واجب ہے یا شوہر بی بی کو اور آقا غلام کو نوافل سے روکے یہ جائز ہے۔

سورۃ القدر مختلف فیہا وآیاتہا خمس کذا فی البیضاوی

ملحقات الترجمہ

۱ قولہ نبی بالقلم نوٹ سے اشارہ ہے اس اعتبار المعنی بکتابۃ الکلمۃ بالقلم

۲ قولہ فی کلا الاول کا ج اشارہ ہے کونہ بمعنی حقا کذا فی اتقان ج ۱

۳ قولہ فی ہذا لک لے مخاطب عام وکذا فی ضمائر الخطاب التی بعدہا فانہم لم یعلموا فیما ذکر الخطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ولانہ لا یناسب المقام الا ان یقال ان السیاق یقتضی ذلک وقد یعدل الی الغائب والمعنی من مورد الخطاب ۱۲

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ

بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اُس رات میں فرشتے

وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

اور روح القدس اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر اُترتے ہیں سراپا سلام ہے وہ شب طلوع فجر تک رہتی ہے

ع ۵ ثلثة ارباع مع ۲۲

وقفات النبی صلعم

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے خاتمیت اور عظمت قرآن کی ہے اس سورت میں اُس کا بیان ہے۔

حقیقت وعظمت قرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں بیشک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اُتارا ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اُس رات میں فرشتے اور روح القدس یعنی جبریل علیہ السلام اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر (زمین کی طرف) اُترتے ہیں (اور وہ شب) سراپا سلام ہے وہ شب طلوع فجر تک رہتی ہے

اس سورت میں عظمت قرآن کو شب قدر کی عظمت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور شب قدر کی عظمت کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ اس میں قرآن نازل ہوا ہے اور اس میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور اس میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ہے۔

ربط آیات

اس سورت کا ربط سابق سورت سے یہ ہے کہ سابق میں قرآن کے اوصاف بیان فرمائے تھے اور اس سورت میں قرآن کے نزول کا زمانہ بیان فرمایا ہے۔

شان نزول

اس سورت کے شان نزول میں مفسرین کے چند اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے بنی اسرائیل کے چار شخصوں کا ذکر فرمایا تھا جنہوں نے اسی برس تک اللہ کی عبادت کی تھی اور ہر ایک

سورۃ البینۃ مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثمان اٰیات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۙ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا

جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے کافر تھے وہ باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ اُن کے پاس واضح دلیل نہ آتی ایک اللہ کا رسول جو پاک صحیفے

مُّطَهَّرَةً ۙ فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ؕ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ؕ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا

پڑھ کر سنائے جن میں درست مضامین لکھے ہوں اور جو لوگ اہل کتاب تھے وہ اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد مختلف ہو گئے حالانکہ ان لوگوں کو یہی حکم ہوا تھا

لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ؕ

اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اسی کے لئے خاص رکھیں یکسو ہو کر اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے اُن درست مضامین کا جو

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ

لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے وہ آگ دوزخ میں جاویں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں بے شک جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں اُن کا صلہ اُن کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ؕ ع

جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ اُن سے خوش رہیگا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے یہ اُس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہے

سورۃ لم یکن مختلف فیھا وایھا ثمان کذا فی البیضاوی

ربط۔ والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُن کے مسئلہ رسالت اور اُس کے مصدقین و مکذبین کی مجازاۃ ہے اس سورت میں اُس کا بیان ہے۔

اثبات رسالت و مجازاۃ مصدق و مکذب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۙ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ؕ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ؕ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ؕ

اللہ کا رسول جو اُن کو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں درست مضامین لکھے ہوں (مراد قرآن ہے مطلب یہ کہ ان کفار کا کفر ایسا شدید تھا اور ایسی جہل میں مبتلا تھے کہ بدوں رسول عظیم کے اُن کی رائے پر آنے کی کوئی توقع نہ تھی اسلئے اللہ تعالیٰ نے محبت کے اتمام لازم ہونے کیلئے قرآن دیکر رسول بھیجا) اور (اسپر چاہیئے تھا کہ سلیم الفطرت سمجھتے اور سب ایمان لے آتے مگر) جو لوگ اہل کتاب تھے وہ بدرجہ اولیٰ اور خاص واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد (دین میں) مختلف ہوئے (یعنی دین حق سے بوجہ اختلاف کیا اور باہمی اختلافات جو پہلے سے تھے اُنکو بھی دین حق کا جزو کر دیا) اور مشرکین کو بدرجہ اولیٰ اسلئے کہ اُن کے پاس تو پہلے سے بھی کوئی علم سماوی نہ تھا اور قرآن کو صحف اور اُس کے مضامین کو کتب فرمانا باعتبار بالقوہ کے ہے حاصل یہ کہ ایسے رسول اور ایسی کتاب عظیم الشان کا اقتضاء تھا یہ تمام

علی الدین الحق کو گمراہ لوگوں نے سبب اجتماع کو سبب تفرق بنا لیا) حالانکہ ان لوگوں کو (کتب سابقہ میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اُسی کے لئے خاص رکھیں (ادیان باطلہ سے کنارہ کشی کریں) یکسو ہو کر اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے ان درست مضامین (مذکورہ) کا (بتلایا ہوا)۔ حاصل تقریر یہ ہوا

ملحقات الرحمۃ

ل قولہ فی حتی بدون الغایۃ الی ان ہذہ الغایۃ اقتضی عدم الحکم المذکور فیما بعد الغایۃ بل التعدد فیما بعد الغایۃ بالحکم المذکور او مماثلہ او مخالفہ ع فی حکم المسکوت عنہ کما فی قولہ لا اکل لمن بعد حتی تشبع زید جائع فاہر ان الشبع بدون الاکل مما لا یتصور فی نفسہ فضلا عن کونہ مغیا بہ بیضاوی

ع قولہ بیان لما ہو المقصود بالذات من الجملۃ الشرطیۃ الخ ای ان الغرض الاصلی من ہذہ الآیۃ ہو بیان ان ما ہو المقصود بالذات من الجملۃ الشرطیۃ ہو الحکم الذی ذکر فی الجزاء لا الحکم المعلق بالشرط فافہم فانہ من المواہب

سُوْرَةُ الزلزال مدنية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي ثمان آيات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جاوے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی اور آدمی کہیگا کہ اُس کو کیا ہوا اُس روز زمین اپنی سب خبریں

اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

بیان کرنے لگے گی اس سبب سے کہ آپ کے رب کا اُس کو یہی حکم ہوگا اُس روز لوگ متفرق جماعتیں ہو کر واپس ہوں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھ لیں سو جو شخص ذرہ برابر

ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ ع

نیکی کرے گا وہ اُس کو دیکھ لیگا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کریگا وہ اُس کو دیکھ لیگا۔

ع ۱ ۲۴

کہ ان اہل کتاب کو اُن کی کتابوں میں یہ حکم ہوا تھا کما قال تعالیٰ ولقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل وبعثنا منھم اثنی عشر نقیبا وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ واٰتیتم الزکوٰۃ وامنتم برسلی الخ چنانچہ اٰمنتم برسلی اخلاص دین اور حنیفیت کو شامل ہے جس میں ایمان بالقرآن وبالرسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہے غرض یہ کہ اُن کتابوں میں یہ احکام تھے اور یہی تعلیم ہے قرآن کی جس کو اوپر کتب قیمہ سے تعبیر فرمایا ہے پس اس قرآن کے نہ ماننے سے خود اپنی کتب کی مخالفت بھی لازم آتی ہے پس یہ تو اہل کتاب کو ہوا اور مشرکین گو یہ کسی کتب کو نہیں مانتے مگر ابراہیم علیہ السلام کا حنیف یعنی طاہر عن الشرک وغیرہ ہونا اور ان کے طریقہ کی صحت وحقانیت کا ان کے نزدیک مسلم ہونا اور کتب قیمہ یعنی قرآن کا اُس طریقہ کے ساتھ متوافق ہونا اُن پر حجت مذکورہ کے لازم ہونے کے لئے کافی ہے اور مراد ان متفرقین ومخالفین سے بعض وہ کفار ہیں جو ایمان نہ لائے ہے اور قرینہ مقابلہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جن لوگوں نے تفرق اور خلاف نہیں کیا وہ اہل ایمان ہیں۔ آگے بیان عمل کے بعد تصریحاً کفار کی دونوں قسموں یعنی اہل کتاب ومشرکین کی اور مؤمنین کی بھی جزاء علی الاعمال کا مضمون ارشاد فرماتے ہیں یعنی) بیشک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے وہ آتش دوزخ میں جاوینگے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ لوگ بدترین خلائق ہیں (اور) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہینگے (اور) اللہ تعالیٰ اُن سے خوش رہیگا اور وہ اللہ سے خوش رہینگے (یعنی نہ اُن سے کوئی معصیت ہوگی اور نہ ان کو کوئی امر مکروہ پیش آویگا جس سے احتمال عدم رضا کا جانبین سے ہو اور) یہ (جنت اور رضاء) اُس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہے (جس سے ایمان وعمل صالح مرتب ہوتا ہے جس کو اوپر دار وحل جنت وحصول رضا فرمایا ہے) ف خیر البریہ میں سہاترہ ہے کہ بریہ سے مراد اکثر بریہ ہو اور مقصود اصلی اس سے اُن کا خیریت اور شریعت میں کامل فی نفسہ ہونا ہو نہ کہ نفی دوسروں کے عدم تساوی کی پس ان کفار کا ابلیس سے بدتر ہونا یا جمیع مؤمنین کا جمیع ملائکہ سے افضل ہونا لازم نہیں آتا ہے ۔

سُوْرَةُ الزلزلة مختلف فيها وايها تسع كذا في البيضاوي

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے سنجملہ ان کے اعتقاد وقوع ومجازاۃ قیامت کا ہے اس سورت میں اُس کا بیان ہے ۔

واقعات قیامت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جاوے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی (مراد بوجھ سے دفینے اور مُردے ہیں اور گو بعض روایات سے قبل قیامت بھی دفینوں کا زمین سے باہر آجانا معلوم ہوتا ہے لیکن ممکن ہے کہ قیامت سے پہلے جو دفینے باہر نکل آئے تھے پھر مرور زمان سے اُن پر مٹی آگئی ہو اور وہ قیامت

اللغات الصدر الرجوع كذا في القاموس ۱۲ | النحو قوله اذا زلت وبدل منه ومفسر ومتعلقان بتحدث ۱۲ | البلاغة حذف زلزالها الاضافة للعهد وهو الزلزال الواقع المشاهد

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی احدیٰ عشرۃ اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

والعٰدیٰت ضبحًا ۝ فالموریٰت قدحًا ۝ فالمغیرٰت صبحًا ۝ فاثرن بہ نقعًا ۝ فوسطن بہ جمعًا ۝ ان

قسم ہے اُن گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں۔ پھر صبح کے وقت تاخت تاراج کرتے ہیں پھر اُس وقت غبار اُٹھاتے ہیں پھر اُس وقت جماعت میں جا گھستے ہیں بے شک

الانسان لربہ لکنود ۝ وانہ علیٰ ذٰلک لشہید ۝ وانہ لحب الخیر لشدید ۝ افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور ۝

آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور اُس کو خود بھی اس کی خبر ہے اور مال کی محبت میں بڑا مضبوط ہے۔ کیا اُسکو وہ وقت معلوم نہیں جب مُردے قبروں سے جتنے مُردے قبروں میں ہیں

ع ۱۱ ۲۵

وحصل ما فی الصدور ۝ ان ربہم بہم یومئذ لخبیر ۝ ع

اور اُنکا جو بھید دلوں میں ہے بے شک اُن کا پروردگار اُن کے حال سے اُس روز پورا آگاہ ہے۔

میں سے نکلیں۔ اور یہاں زلزلہ سے نفخۂ ثانیہ کے وقت کا زلزلہ مراد ہے اور اس زلزلہ سے پہاڑ وغیرہ سب گر کر زمین کی برابر ہو جاویں گے تاکہ میدان محشر بالکل ہموار اور صاف ہو جاوے کقولہ تعالیٰ اذا دکت الارض دکًا دکًا الخ اور دفائن کا ہمرانے میں شاید یہ حکمت ہو کہ مجبان اموال اُس کا بیکار ہونا دیکھ لیں) اور اس حالت کو دیکھ کر کافر آہ کرے گا کہ اس کو کیا ہوا (یہ خلاف معتاد و خلاف گمان زلزلہ و اخراج اثقال کیسے ہونے لگا وجہ اس کہنے کی یہ ہے کہ یہ قیامت کا اور اُس کے واقعات کا پہلے سے منکر تھا اب ان واقعات کو دیکھ کر حیرت کرنے لگے گا) اُس روز زمین اپنی سب (اچھی بُری) خبریں بیان کرنے لگے گی اس سبب سے کہ آپ کے رب کا اُس کو یہی حکم ہوگا (ترمذی وغیرہ میں اس کی تفسیر میں حدیث مرفوع آئی ہے کہ جس شخص نے روئے زمین پر جیسا عمل کیا ہوگا بھلا یا برا زمین سب کہدیگی بطور شہادت عند اللہ کے) اُس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (موقف حساب سے) واپس ہونگے (یعنی وہاں کے حساب سے جو فارغ ہو کر لوٹیں گے تو کچھ جماعتیں جنتی اور کچھ دوزخی قرار پاکر جنت اور دوزخ کی طرف چلے جاوینگے) تاکہ اپنے اعمال (کے ثمرات) کو دیکھ لیں سو جو شخص (دنیا میں) ذرہ برابر نیکی کریگا وہ (وہاں) اُسکو دیکھ لیگا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کریگا وہ (وہاں) اُسکو دیکھ لیگا (بشرطیکہ اُس وقت تک وہ خیر اور شر باقی رہی ہو ورنہ اگر کفر سے وہ خیر فنا ہو چکی ہو یا توبہ و ایمان سے وہ شر زائل ہو چکا ہو وہ اسمیں داخل ہی نہیں کیونکہ وہ خیر خیر نہ رہی اور وہ شر شر نہ رہا جب مدار حکم نہ رہا حکم بھی ثابت نہ ہوگا)

سورۃ العٰدیٰت مختلف فیہا وایہا احدیٰ عشرۃ کذا فی البیضاوی

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُن کے اعمال قبیحہ سے بچنا ہے اس سورت میں اُس کی مذمت اور اُس پر جزا کا ترتب مذکور ہے۔

ذم بعض رؤس القبائح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والعٰدیٰت ضبحًا فالموریٰت قدحًا فالمغیرٰت صبحًا فاثرن بہ نقعًا فوسطن بہ جمعًا ان الانسان لربہ لکنود وانہ علیٰ ذٰلک لشہید وانہ لحب الخیر لشدید افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور وحصل ما فی الصدور ان ربہم بہم یومئذ لخبیر

قسم ہے اُن گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں پھر پتھر پر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں پھر صبح کے وقت تاخت تاراج کرتے ہیں پھر اُس وقت غبار اُڑاتے ہیں پھر اُس وقت دشمنوں کی جماعت میں جا گھستے ہیں (مراد اس سے لڑائی کے گھوڑے ہیں جہاد ہو یا غیر جہاد اور عرب کو اس وجہ سے کہ وہ اہل مذہب تھے ان قسموں سے بہت ہی مناسبت تھی اور دشمنوں کے وقت ظاہر ہے اور نقل آہنی پتھر کی زمین پر لگنے سے آگ کا جھڑنا بھی ظاہر ہے اور عرب میں اکثر عداوت دشمنوں پر صبح کے وقت تاخت کر پہنچنے کی ہوتی تھی تاکہ دشمن کو خبر نہ ہو جو صبح کو خبر ہو جاوے

اللغات: العٰدیات اصلہ العادیات من العدو ای الجری بسرعۃ نحو العدو فحذفت الواو لالتقاء الساکنین وعوض عنہا الکسرۃ دلالۃ علیہا الموریات الایراء اخراج النار قدحا ای ضربا یسمع منہ قعقعۃ المغیرات الاغارۃ وہو الہجوم علی العدو بغتۃ وشن الغارۃ فاثرن من الاثارۃ وہو التہییج وتحریک الشیء لیظہر والنقع الغبار وقیل الصیاح نقعا غبارا او صیاحا وسطن جمعا من وسط الامر اذا توسطہ کنوود بعثر بعث وحصل میز الشیء من غیرہ وقیل جمع ما فیہ من خیر او شر لخبیر عالم بہ من الخبر بالضم وہو العلم بالشیء

نصب علی الظرفیۃ بہ ای بالصبح فاثرن عطف علی الاسم قبل الفعل للدلالۃ علی الاستمرار فوسطن فعل ماض من باب التفعیل

البلاغۃ: قولہ فاثرن الحکمۃ فی معنی ہذا فصل بعد اسم فاعل للتصویر وحکایۃ الحال الماضیۃ کما یقال فی الفعل الماضی المعطوف علی الحال المضارعۃ

الاتباع: ہذا من باب التصریع بالسماع لانہ سمع من العرب کنود وکفور وقد صرح بہذا اللغویون ومن باب الاتباع ایضا قولہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ وقولہ تعالیٰ ما لہذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاہا

تحقیق: قولہ ان ربہم بہم یومئذ لخبیر فی تفسیر ابن کثیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان اللہ تعالیٰ یبعثہم علی ما ماتوا علیہ من خیر او شر حتی یبعث الرجل بالقطرۃ من الخیر تراہ عینہ او بالقطرۃ من الشر تراہ عینہ

سورۃ القارعۃ مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی احدی عشرۃ اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ

وہ کھڑکھڑانے والی چیز کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز اور آپکو کچھ معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جاویں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ

رنگین اُون کی طرح ہو جاویں گے پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا وہ تو خاطر خواہ آرام میں ہوگا اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا اُس کا ٹھکانا

ع ۱۰ ۲۶

هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

ہاویہ ہوگا اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ کیا چیز ہے ایک دہکتی ہوئی آگ ہے

اور رات کو حملہ نہ کرنے میں اظہار شجاعت سمجھتے تھے اور غبار کا اُڑنا ہر چند کہ ہر وقت ہوتا ہے مگر اُس کو مقید کرنا صبح کے ساتھ اشارہ ہے شدت سرعت کی طرف کہ صبح کے وقت کہ غبار دبا ہوا ہوتا ہے اُن کے دوڑنے سے اُس وقت بھی غبار اُڑتا ہے اس قید صبح کے اعتبار سے ہی اس کا ترتب غارت پر صحیح ہو گیا ورنہ اثارۃ نقع و وسط رات میں بھی ہوا کرتا ہے لیکن قید کے بعد ترتب ظاہر ہے کیونکہ اغارت فی الصبح کے بعد جو اثارت نقع ہوگا وہ صبح ہی کے وقت ہوگا۔ اور وسطن بہ میں قید صبح کی واقعی ہے کیونکہ اغارت صبح کے وقت ہوتی تھی۔ آگے جواب قسم ہے کہ بیشک (کافر) آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور اُس کو خود بھی اس کی خبر ہے (کیونکہ اول ہی وہلہ میں کہہ بعد تامل اور وہ مال کی محبت میں بڑا مضبوط ہے) یہ بمنزلہ علت کنودیت کے ہے جیسا ظاہر ہے اور مناسبت قسم اور جواب قسم میں یہ ہے کہ جنگ و جدل کا سبب ایک فریق کی کنودیت ہوتی ہے خواہ عداً یا خطأً آگے اس کنودیت و حب مال پر وعید ہے (یعنی) کیا اُس کو وہ وقت معلوم نہیں جب زندہ کئے جاویں گے جتنے مُردے قبروں میں ہیں اور آشکارا ہو جاویگا جو کچھ دلوں میں ہے بیشک اُن کا پروردگار اُنکے حال سے اُس روز پورا آگاہ ہے (اور مناسب جزا دیگا۔ حاصل یہ کہ اگر اُس وقت کی پوری خبر ہوتی جبکہ کنودیت و حب مال کی جزا ملیگی تو اپنے قبائح سوبانا جلتا)

سورۃ القارعۃ مکیۃ وایھا عشر کذا فی البیضاوی

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے ایک اُن میں سے اعتقاد مجازاۃ کا ہے اس سورت میں اُس کا بیان ہے۔

مجازاۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ وہ کھڑکھڑانے والی چیز کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز اور آپکو کچھ معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جاویں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اُون کی طرح ہو جاویں گے (درجہ تشبیہ متفرق ہو کر اُڑ جانا ہے) پھر (وزن اعمال کے بعد) جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا (یعنی وہ مؤمن ہوگا) وہ تو خاطر خواہ آرام میں ہوگا (یعنی ناجی ہوگا) اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) اُس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا اور آپکو کچھ معلوم ہے کہ وہ (ہاویہ) کیا چیز ہے (وہ) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے ف ثقلت اموازینہ وخفت موازینہ کی تحقیق شروع سورۂ اعراف میں گذر چکی ہے۔

سورۃ التکاثر مختلف فیھا وایھا ثمان کذا فی البیضاوی

ربط والعٰدیٰت کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہے ایک اُن میں سے غفلت عن الآخرۃ کا ترک کرنا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

ذم غفلت عن الآخرۃ

اللغو	اور خواہ الوہ ماری ھاویہ اطلق علیہا لغایۃ عمقہا وبعد ہواتہا ۱۲
یوم یکون عامل تقرع والدال علیہ القارعۃ الضمیر جمع وافتتاحی تہافت فی السراج کذا فی القاموس المنفوش المفتوح الصابن	البلاغۃ راضیۃ بمعنی مرضیۃ اوراض صاحبہا ۱۲

سورۃ التکاثر مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهی ثمان ایات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝

فکر کرنا تم کو غافل کئے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہونچ جاتے ہو ہرگز نہیں تم کو بہت جلد معلوم ہو جاویگا پھر ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لیتے

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

ع ۱ ۸ ۲۴

والبتہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر والبتہ تم لوگ ضرور اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو کہ خود یقین ہے پھر اس روز تم سے نعمتوں کی پوچھ ہو گی۔

سورۃ العصر مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهی ثلث ایات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

ع ۱ ۲۰ ۲۴

قسم ہے زمانہ کی کہ انسان بڑے خسارہ میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کرنے کی نصیحت کرتے رہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الھٰکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون کلا لو تعلمون علم الیقین ط لترون الجحیم ثم لترونھا عین الیقین ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم (تم کو فکر نے غافل کئے رکھتا ہے کیونکہ تم کو اس سے انکار ہے) یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہونچ جاتے ہو (یعنی مرجاتے ہو کذا فی تفسیر ابن کثیر مرفوعاً آگے اسی مرسل سے کہ) ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر اور توجہ کے اور آخرت قابل غفلت و انکار کے) نہیں تم کو بہت جلد (قبر میں جاتے ہی یعنی مرتے ہی) معلوم ہو جاوے گا پھر (دوبارہ تم کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر اور توجہ کے اور آخرت قابل غفلت و انکار کے) نہیں تم کو بہت جلد (قبر سے نکلتے ہی یعنی حشر میں) معلوم ہو جاوے گا (کذا فی فتح البیان مرفوعاً اور سہ بارہ پھر تم کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر و توجہ کے اور آخرت قابل غفلت و انکار کے) نہیں (اور) اگر تم یقینی طور پر (دلائل صحیحہ واجبہ الاتباع سے ان باتوں کو) جان (لیتے جیسا کہ یہی یقین تم کو بعد مرگ اور بعد حشر حاصل ہوگا تو کبھی اس فخر و غفلت میں نہ پڑتے آگے اس وعید کی تاکید و تشدید کی تشریح ہے کہ) واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر (اس کو) تاکید کے لئے کہا جاتا ہے کہ) ہاں اللہ تم لوگ ضرور اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو کہ خود یقین ہے (یعنی وہ رویت مستدلالیہ نہیں جس پر یقین کا ترتب گاہے دیر میں ہوتا ہے بلکہ رویت مشاہدہ ہے جس پر یقین کا ترتب فوری ہے و نیز مشاہدہ میں انکشاف بھی زیادہ ہے استدلالیات سے ہی اور ضروریات عقلیہ سے بھی اسلئے خود دیکھنے کو نفس یقین فرمایا جو کہ مراد ہے عین الیقین سے) پھر (اور بات سنو کہ) اس روز تم سے نعمتوں کی پوچھ ہو گی (نعمتوں کا حق ایمان اور طاعت بجا لائے یا نہیں اور پہلے خطابات خاص کفار کے ساتھ ہیں بقرینہ ذم اور رویت جہنم کے اور لتسئلن میں خطاب عام ہے بقرینہ حدیث جس میں آپ نے حضرات شیخین سے فرمایا لتسئلن عن ھذا النعیم کذا فی الصحاح اور اس بنا پر یہ تم مفید ترقی کو ہو گا یعنی جب غیر مجرمین تک سے سوال ہو گا تو کوئی ضرر مرتب نہ ہو تو مجرمین تو کیوں بچ جاویں گے اور ان کے لئے وہ مضر ہی ہو گا) ✤

سورۃ العصر مکیۃ او مدنیۃ وایھا ثلث کذا فی الجلالین

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے اپنی عمر کو تضیع سے بچانا اور اس کو اعمال و طاعات میں صرف کرنا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے ✤

ذم تضیع عمر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

اللغات علم الیقین ہی الیقین و اہلم مضاف الی المفعول ای لعلمکم ما تستیقنونہ من الامور عین الیقین عین بمعنی النفس کما فی ہو و نفسہ ہو صفۃ مصدر محذوف ای رؤیۃ عین الیقین و لاضافۃ بیانیۃ ای الرؤیۃ التی ہی نفس الیقین فان الرؤیۃ قد تکون بالشاۃ و الشاۃ فوق سائر الانکشافات فہو احق ان یکون عین الیقین الدر کما فی المقاصد الحسنۃ و عبد ابن کثیر بانہ ہو المشہور ۱۲ النحو قولہ لترونھا جا یہ مقدرہ ۱۲

سُوْرَةُ الهمزة مكية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي تسع ايات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ

بڑی خرابی ہو ہر ایسے شخص کے لئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو (اور) رو در رو طعنہ دینے والا ہو جو (غایت حرص سے) مال جمع کرتا ہو اور (غایت حب اور فرح سے) اس کو بار بار گنتا ہو (اس کے برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا) وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہیگا (یعنی اس میں اسقدر انہماک و اشتغال و استغراق رکھتا ہے جیسے معتقد خلود رکھتا ہو اور یہ ظاہر ہے اور ان صفات و افعال پر خاص وعید اس صورت میں ہے جبکہ منشا ان کا کفر ہو کو مطلق وعید مطلق صفات و افعال مذکورہ پر یہی دوسرے نصوص میں ہے۔ آگے اس خلود کے حسبان علمی پر زجر ہے کہ یہ مال اس کے پاس ہمرگز نہیں (رہیگا پھر آگے اس ویل کی تفسیر ہے کہ) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جاوے گا جس میں جو کچھ پڑے وہ اسکو توڑ پھوڑ دے اور (آگ کو کچھ معلوم ہے کہ توڑنے پھوڑنے والی آگ کیسی ہے وہ اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے) سلگائی گئی ہے (اس اضافہ تفخیم اور اس صفت میں اس آگ کی تفخیم اور تہویل ہے اور وہ ایسی ہے) جو کہ بدن کو لگتے ہی) دلوں تک جا پہونچیگی (یعنی اس میں سرعت نفوذ اور سرایت ہونے سے اور اس کو محسوس ہوگا بخلاف آتش دنیا کے کہ بدن کے ساتھ ہی دل کو ملا ہوا ہی اور اس سے قطع نظر ہی کیجاوے گی تب ہی یہ بات ہے کہ دل تک پہونچنے کا الم بوجہ عدم عروض موت کے اس کو محسوس ہوگا بخلاف آتش دنیا کے کہ بدن سے دل تک پہونچتے پہونچتے بہت دیر لگتی ہے حتی کہ اس کے پہلے ہی روح نکل جاتی ہے اور دل تک پہونچنے کا الم مدرک ہونے کی نوبت نہیں آتی اور) وہ (آگ) ان پر بند کر دی جاویگی (اس طرح سے کہ وہ لوگ آگ کے) بڑے بڑے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہونگے یعنی آگ کے اتنے بڑے بڑے شعلے ہونگے جیسے ستون اور وہ لوگ اس آگ میں مقید ہونگے اور بند کرنے کی تفسیر سورۂ بلد میں گذر چکی کذا فی الدر المنثور عن ابن عباس رضی اللہ عنہ من نارا +

سُوْرَةُ الفيل مكية وايها خمس كذا في البيضاوي

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے عقاب الٰہی سے ڈرنا ہے اس کے احکام کے ترک احترام پر اس سورت میں ترک احترام بیت کے وبال سے اس پر استدلال ہے۔ اور قصہ اس کا ابن کثیر و روح المعانی میں ملخصاً اس طرح ہے کہ بادشاہ حبشہ کی طرف سے یمن میں ایک حاکم تھا ابرہہ اس نے ایک کنیسہ بنایا تھا کیونکہ سب لوگ نصرانی تھے اور اس نے یہ چاہا کہ کعبہ کا حج کرنے والے لوگ یہاں آیا کریں اور اس کا

اللغات فی القاموس الهمزة الذي يعيبك في وجهك واللمزة تعييبك في الغيب ۱۲ | النحو عليهم متعلق بموصدة وفي عمد نعت لها حال من الضمير المجرور عليهم لما في سورة البلد فلا تتعلق عليهم بموصدة لما عرفت ايضا من ان عمد جمع عمود هامش

سورۃ الفیل مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی خمس ایات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

الم ترکیف فعل ربک باصحب الفیل ① الم یجعل کیدھم فی تضلیل ② وارسل علیھم طیرا ابابیل ③

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا کیا اُن کی تدبیر کو سراسر غلط نہیں کر دیا اور اُن پر غول کے غول پرندے بھیجے

ع ۵ ۳۰

ترمیھم بحجارۃ من سجیل ④ فجعلھم کعصف ماکول ⑤

جو اُن لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے اُن کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کر دیا

سورۃ القریش مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی اربع ایات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اعلان کر دیا عرب کو خصوصاً قریش کو بہت ناگوار ہوا اور کسی شخص نے رات کو اُس میں جا کر پاخانہ پھیر دیا اور مقاتل نے کہا ہے کہ بعض عربی وہاں آگ جلانی تھی ہوا سے اُس میں آگ لگ گئی اور وہ سب جل گیا ابرہہ کو غصہ آیا اور لشکر عظیم لیکر جس میں ہاتھی بھی تھے خانہ کعبہ کو منہدم کرنے چلا جب مغمس میں جو کہ طریق طائف میں ہے پہونچا عبد المطلب کے پاس جو کہ اُس وقت رئیس مکہ تھے آدمی بھیجا کہ میں لڑنے نہیں آیا ہوں صرف کعبہ کو منہدم کرنے آیا ہوں اگر کوئی اُس کی حمایت کریگا اُس سے البتہ لڑونگا عبد المطلب نے جواب دیا کہ جس کا یہ گھر ہے وہ آپ حفاظت کریگا پھر عبد المطلب اُس کے بلائے ہوئے خود اُس کے پاس ہی گئے اور یہی گفتگو زبانی سہی ہوئی وہاں سے واپس آکر سب قریش کو لیکر پہاڑوں میں جا چھپے تاکہ لشکر کے شر سے محفوظ رہیں اور ابرہہ نے مکہ کی طرف چلا اور جب وادی محسر میں جو مزدلفہ کے قریب ہے پہونچا سمندر کی طرف سے کچھ سبز اور زرد رنگ کے پرندے کبوتر سے کچھ چھوٹے آئے اور اُن کے پنجوں اور چونچوں میں سورا چنے کی برابر کنکریاں تھیں اور لشکر پر چھوڑنا شروع کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ گولی کی طرح لگتی تھی اور ہلاک کر دیتی تھی بعض تو اس عذاب سے ہلاک ہوئے اور بعضے بھاگ گئے اور دوسری جگہ اکٹھا کر مرے اور یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ سے پچاس روز پہلے ہوا آپ ربیع الاول کے اول میں پیدا ہوئے اور یہ واقعہ محرم کے آخر میں ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ انہوں نے بڑے ہاتھی کے قائد اور سائیس کو اندھے بھیک مانگتے دیکھا ہے اور نوفل بن ابی معاویہ سے منقول ہے کہ انہوں نے وہ کنکریاں دیکھی ہیں اور منقول ہے کہ بعض کو اُن کنکریوں کے لگنے سے خارش اور بعض کے چیچک نکل آئی اور زیادتی ہو کر ہلاک ہو گئے۔

استدلال بر تحذیر از ہتک حرمات الٰہیہ بقصہ اصحاب الفیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل ① الم یجعل کیدھم فی تضلیل ② وارسل علیھم طیرا ابابیل ③ ترمیھم بحجارۃ من سجیل ④ فجعلھم کعصف ماکول ⑤ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا (مقصود استفہم سے تہویل و تعظیم واقعہ کی ہے اور دلالت کے عظمت قدرت الٰہیہ پر آگے اُس معاملہ کا بیان ہے کہ) کیا اُن کی تدبیر کو (جو کہ تخریب کعبہ کے بارہ میں تھی) سراسر غلط نہیں کر دیا (یہ استفہام تقریری ہے) اور اُن پر غول کے غول پرندے بھیجے جو اُن لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے اُن کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح (پامال) کر دیا (وجہ تشبیہ پر اگندگی اور ابتذال اور تقبیح صورت وغیرہا امور ہیں خواہ کنکریاں اس ہلاکت کا سبب قریب ہوں یا بواسطہ جدری وحلکہ کے ہو اور اگر بعض مفسرین پر کنکریوں کا نہ پڑنا ثابت ہو تو یہ مضمون باعتبار اکثر کے ہوگا حاصل یہ کہ احکام الٰہیہ کی بے حرمتی کرنے والوں کو ایسے عقاب سے خواہ دنیا میں ہو یا آخرت میں ہو ڈرنا چاہئے)

سکنۃ القریش ملیۃ وایھا اربع کذا فی البیضاوی

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُن کے شکر نعمت الٰہیہ میں عبادت کرنا ہے اس سورت میں اُس کا بیان ہے

امر بعبادت مر قریش را بر بعض نعم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللغات تضلیل ابطال الحیل جماعات جمع اہالۃ بکسر العین وتشدید الباء رمی حرمۃ الحطب الکبیرۃ شبہت بہا الجماعۃ من الطیر فی تضاعہا ۱۲

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ﴿۲﴾ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۬ۙ

چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں | یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں | تو اُن کو چاہیے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں | جس نے اُن کو بھوک میں کھانا کو دیا

ع ۱ ۳۱

وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۧ

اور خوف سے اُن کو | امن دیا

سورۃ الماعون مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی سبع اٰیات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے | جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۙ﴿۲﴾ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیْلٌ ۙ

کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا ہے | جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے | سو وہ وہ شخص ہے | جو یتیم کو دھکے دیتا ہے | اور محتاج کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا | سو ایسے نمازیوں کے لئے

ع ۱ ۳۲

لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ﴿۶﴾ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ؕ﴿۷﴾

بڑی خرابی ہے | جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں | جو ایسے ہیں کہ ریاکاری کرتے ہیں | اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ﴿۲﴾ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۬ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۧ

چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں (تو اس نعمت کے شکریہ میں) اُن کو چاہیے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں جس نے اُن کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے ان کو امن دیا۔ اف حاصل یہ کہ مکہ میں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا اس لئے قریش کی عادت تھی کہ سال بھر میں تجارت کے لئے دو سفر کرتے جاڑوں میں یمن کی طرف کہ وہ ملک گرم ہے اور گرمی میں شام کی طرف کہ وہ ملک سرد ہے اور لوگ ان کو اہل حرم وخادم بیت اللہ سمجھ کر ان کی حرمت کرتے اور ان کے مال وجان سے کوئی تعرض نہ کرتا اور خاطر خواہ ان کو نفع ہوتا کہ گھر بیٹھ کر کھاتے اور کھلاتے اس سورت میں اسی واقعہ کا ذکر ہے اور چونکہ بیت اللہ کے سبب ان کا احترام ہوتا تھا اس لئے رب کو ہذا البیت کی طرف مضاف کیا۔ اور جوع میں طعام دینا اشارہ ہے حصول نفع کی طرف اور خوف سے امن دینا اشارہ ہے عدم تعرض کی طرف سفر میں بھی اور حضر میں بھی

سورۃ الماعون مختلف فیھا وایھا سبع کذا فی البیضاوی

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُن کے کفر ونفاق سے بچنا ہے اس سورت میں اُس کا بیان ہے۔

ذم خصال کفار ومنافقین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۝ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۝ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا ہے جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے سو وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاج کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی خود تو احسان کرے ہی نہیں دوسروں کو بھی ایسا سنگدل ہے کہ نہ خود احسان کرے اور نہ دوسرے کو احسان پر آمادہ کرے اور حب بندہ کا حق ضائع کرنا ایسا برا ہے تو خالق کا حق ضائع کرنا تو اور زیادہ برا ہے) سو (اس سے ثابت ہوا کہ) ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں (یعنی ترک کر دیتے ہیں) جو ایسے ہیں کہ جب نماز پڑھتے ہیں تو ریاکاری کرتے ہیں اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے (یعنی اس میں اظہار ریا سے بچنے کے لئے اس کو بالکلیہ ترک ہی کر دیتے ہیں)

اللغات: ای خوگر کرنا جانے کو کسی چیز کے کذا فی الصراح قریش تصغیر ترشیح بفتح القاف اسم لدابۃ فی البحر او فی حیوان بحری یاکل ولا یؤکل او لقلوہ او لتنقیرہ وہو دلک للنضر بن کنانۃ ساھون ای تارکون لہا عن الزکوٰۃ کما فی الروح واصلہ سہو ان قلبت ضمۃ سہو واو ثم قلبت الواو الفا فصار ساھون ۱۲

النحو لایلف متعلق بقولہ فلیعبدوا کما فی المدارک قولہ ایلافہم بدل رحلۃ مفعول ہ لایلاف ۱۲

ایلافہم ای جعلہم یالفون رحلۃ الشتاء والصیف ای یذہبون ویجیئون فیہما للتجارۃ ثم ابدل ہذہ التفسیر لام الایلاف قولہ الرحلتین الاستفہام للتشویق قولہ فذلک الفاء داخلۃ علی السبب من التشویق الذی دل علیہ الکلام السابق کما اشیر الیہ فی الزجوبۃ قولہ لطعامہم ای بذل طعام او اتیانہ من الغذاء والتعبیر بالطعام دون الاطعام للاشعار بان المسکین کانہ مالک لما یعطی لہ قولہ فویل اشد حزنا بیۃ والکلام ترق ای اذا کان دع الیتیم الخ بہذہ المثابۃ فما بال المصلی ۱۲

سورۃ الکوثر مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی ثلث اٰیات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ ع ۱ ۳۳

بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔ بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے۔

بخلاف نماز کے کہ اُس کا اظہار مامور بہ ہے اس لئے گاہ گاہ اظہار کے لئے پڑھ بھی لیتے ہیں اور جب نگاہ بچی چھوڑ دیتے ہیں) ف یہاں مذمت اُن افعال کی ہے جن کا منشا تکذیب بالدین ہو کفراً جیسا نصف سورت میں ہے یا نفاقاً جیسا نصف آخر میں ہے اور اگر بلا تکذیب ہو تو گو اُس وقت بھی مذموم ہے مگر اس سے دوسرے وجہ میں ہے اور قول للمصلین الخ کے ترجمہ کی تقریر سے اگر شبہہ ہو کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق اللہ اہم ہیں بہ نسبت حقوق العباد کے حالانکہ فقہا نے حقوق العبد کو حقوق اللہ پر مقدم کہا ہے۔ جواب یہ ہے کہ تقدیم حقوق العباد کی حقوق اللہ پر باعتبار لازم ہونے کے ہے اور تقدیم حقوق اللہ کی باعتبار اعظم ہونے کے ہے ورنہ ظاہر ہے کہ حقوق العباد خود حقوق اللہ ہی ہیں کہ اللہ ہی کے حکم سے مقرر ہوئے ہیں پس اعظم واہم واصل حقوق اللہ ہی ہیں ❖

سورۃ الکوثر مکیۃ وایھا ثلث کذا فی البیضاوی

ربط واضحی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُن کے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت اور محبت اور آپ کے مخالف کے ساتھ بغض وعداوت ہے اس سورت کے اول اور آخر کی آیتوں میں اسکے موجبات کا بیان ہے اور درمیان کی آیت میں تبعاً للآیۃ الاولیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ادائے شکر عطائے نعم کا حکم ہوا ہے

عطائے کوثر پر رسول اور تبریت عدو ان محبوب ومقبول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ سبب نزول اس سورت کا یہ ہے کہ رسول صلی علیہ وسلم کی اولاد میں سب سے بڑے بیٹے حضرت قاسم تھے اُن کا مکہ میں انتقال ہو گیا تو عاص بن وائل سہمی نے اور اُس کے ساتھ دو چار مشرکین نے یہ کہا کہ آپ کی نسل منقطع ہو گئی پس آپ نعوذ باللہ ابتر یعنی بے نام ونشان ہیں مطلب یہ تھا کہ ان کے دین کا جڑ چاند روزہ ہے پھر یہ سب بکھیڑے پاک ہو جاویں گے اسپر آپ کی تسلیہ کے لئے یہ سورت نازل ہوئی کذا فی الدر المنثور جس میں ارشاد ہے کہ (بیشک ہم نے آپ کو کوثر دیا کہ ایک حوض کا نام بھی ہے اور ہر خیر کثیر بھی اُس میں داخل ہے عطا فرمائی ہے جس میں خیر دنیا یعنی یقار وبن وترقی اسلام جو موجب کثرت اجر ہے وخیر آخرت یعنی مراتب قرب ودرجات علیا سب داخل ہے پھر اگر ایک بیٹا فوت ہوا اور اُسپر مخالفین شماتت کرتے ہیں اس سے غم نہ کیجئے کیونکہ اُس سے بڑھ کر آپ کو یہ دولتیں عطا فرمائی ہیں سو ان نعمتوں کے شکر میں) آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے (کہ اعظم نعم کے شکر میں اعظم عبادات مناسب ہے) اور (تکمیل شکر کے لئے عبادت بدنیہ کے ساتھ عبادت مالیہ یعنی اُسی کے نام کی) قربانی کیجئے (جیسا دوسری آیتوں میں جابجا اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ اٰتوا الزکوٰۃ فرمایا گیا ہے نیز اس میں علاوہ شکر کے فعلی مخالفت بھی ہے مشرکین کی کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرتے اور بتوں کے نام کی قربانی کرتے تھے۔ آگے اُس طاعن کے باب میں آپ کی مزید تسلیہ کے لئے فرماتے ہیں کہ آپ بفضلہ تعالیٰ بے نام ونشان نہیں ہیں بلکہ ہاں یقیناً آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے (خواہ ظاہری نسل اُس دشمن کی چلے یا نہ چلے لیکن دنیا میں اُس کا ذکر خیر باقی نہیں رہیگا بخلاف آپ کے کہ قیامت تک آپ کی امت اور آپ کا دین اور آپ کی یاد نیک نامی محبت واعتقاد کے ساتھ باقی رہے گی کہ سب عموم مفہوم کوثر میں داخل ہیں اگر پسری اولاد کی نسل نہ ہونا ہی جو نسل سے مقصود ہے وہ آپ کو حاصل ہے یہاں تک کہ دنیا سے گذر کر آخرت میں بھی اور دشمن اُس سے محروم ہی) ف کوثر کے معنی خیر کثیر کے ہیں اور اُس خیر کثیر میں وہ حوض بھی داخل ہے جو اس نام سے مشہور ہے صحاح میں دونوں تفسیریں ہیں اور ایک تفسیر کا دوسری تفسیر میں داخل ہونا آیا ہے اور بعض حدیثوں سے اس نہر کا جنت میں ہونا اور بعض سے میدان حشر میں ہونا معلوم ہوتا ہے دونوں میں تطبیق ہو سکتی ہے کہ اصل نہر جنت میں ہے اور اُس کی ایک شاخ میدان حشر میں باذن الٰہی آجاوے گی دونوں کو کوثر کہہ دیا گیا اور آپ کے اُمتیوں کا میدان حشر میں اُس سے پینا اُس کی ترتیب دوسرے واقعات موقف کے اعتبار سے کہیں صریح اور صحیح طور پر نظر سے نہیں گذری۔ واللہ اعلم

اللغات الکوثر فوعل من الکثرۃ صیغۃ مبالغۃ الشیٔ الکثیر کثرۃ مفرطۃ ۱۲

البلاغۃ قولنا اعطیناک اسند الی نون العظمۃ للتعظیم تورلویک فیا لتفات ایذانا بانہ قولا لابتہ الذی لا تحق الیہ مثلہ من لا یقدر علیہ غیرہ

سورۃ الکفرون مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ست آیات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝

آپ کہدیجئے کہ اے کافرو نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرونگا

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ ع ۷ ۳۴

اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کروگے تم کو تمہارا بدلہ ملیگا اور مجھکو میرا بدلہ ملیگا

سورۃ النصر مدینۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثلث آیات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝

جب خدا کی مدد اور فتح آپہونچے اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق جوق داخل ہوتا ہوا دیکھ لیں

سورۃ الکفرون مکیۃ وایھا ست کذا فی البیضاوی

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُن کے مسئلہ توحید اور بری من الشرک ہے اس سورت میں اُس کا بیان ہے۔

توحید و اظہار مخالفت با مشرکین

ملحقات المرجمۃ
لہ قولہ فی ۱۲ عبد مطلب اکھ وہذا من الحاسب ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ قل یا ایھا الکفرون ۝ لا اعبد ما تعبدون ۝ ولا انتم عٰبدون ما اعبد ۝ ولا انا عابد ما عبدتم ۝ ولا انتم عٰبدون ما اعبد ۝ لکم دینکم ولی دین ۝ سبب نزول اس سورت کا یہ ہے کہ کیا چند رؤسار کفار نے آپ سے عرض کیا کہ آئیے ہمارے معبودوں کی آپ عبادت کیا کیجئے اور آپ کے معبود کی ہم عبادت کیا کرینگے تاکہ ہم اور آپ طریق دین میں شریک ہیں جو نسا طریقہ ٹھیک ہوگا اُس سے کسب کرکے کچھ حصہ ملجاویگا اسپر یہ سورت نازل ہوئی کذا فی الدر المنثور یعنی) آپ (ان کافروں سے) کہدیجئے کہ اے کافرو (میرا اور تمہارا طریقہ متحد نہیں ہوسکتا اور) نہ (تو فی الحال) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور (آیندہ استقبال میں) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرونگا اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کروگے (مطلب یہ ہے کہ میں تو ہر گز نہیں کرسکتا نہ آیندہ اور تم مشرک ہونیکی موجود نہیں قرار دیئے جاسکتے نہ اپنے آیندہ یعنی توحید و شرک جمع نہیں ہوسکتے پس لا انتم عابدون ما اعبد بقرینہ مقام مقید بقید انتم عابدون ما تعبدون کے ساتھ یعنی جب تک تم اپنے معبودوں کے عابد اور مشرک ہوگے اُس وقت تک میرے معبود کے عابد یعنی موحد نہ سمجھے جاوگے پس اسکو ہمیشہ پر کوئی پر محمول کرنے کی اور اُسپر جو سوال ہوتا ہے اور اسکے تو مسلمان ہوگئے تھے اُسکے جواب الکافرون کو معبود پر محمول کرینگی ضرورت نہیں آگے توحید و شرک کا انجام ارشاد ہے کہ تمکو تمہارا بدلہ ملیگا اور مجھکو میرا بدلہ ملیگا (اسمیں اُنکے شرک پر وعید بھی سُنادی پس سورت مشتمل ہے اظہار خلاف و وعید پر)

سورۃ النصر مدنیۃ وایھا ثلث کذا فی البیضاوی

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُنکے شکر ہوا فاضہ نعم مخصوص نعمت تکمیل فیوض کا اس سورت میں اسکا بیان ہے جسکا خطاب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا ہے اور اُسکے ضمن میں آپکی نبوت کی تقریر بھی ہوگئی

امر بتسبیح و استغفار رسول صلی اللہ علیہ وسلم بر وفور شیوع اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا جاء نصر اللہ والفتح ۝ ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا ۝

اللغات الذین الجزاء تو یجازیھم ای حسل کذا فی الروح ۱۲

الفتح فتح مکۃ سمیت بہ لانہ سبب لفتح مکۃ او لانہ فتح بلاد العرب کلھا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا فی المدارک ۱۲

اکمل المرادین ۱۲ البلاغۃ تو ۱۲ انتم او کان الخ بالنظر الی المخاطب ای تقدیر الخطاب ای لا انتم تعبدون ما اعبد او ما اراد ما کان لفظی او معنوی ۱۲ منہ

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ ع ۱ ۳۵

تو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے۔ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے

سورۃ اللھب مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی خمس اٰیات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ ۚ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے | نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی | وہ عنقریب ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا وہ بھی اور اس کی بیوی بھی | جو لکڑیاں لا کر ڈالتی ہے

فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝ ع ۱ ۳۵

اس کے گلے میں ایک رسی ہوگی خوب بٹی ہوئی

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب خدا کی مدد اور (مکہ کی) فتح (اپنے آثار کے) آپہونچے (یعنی واقع ہو جاوے) اور (آثار جو اس پر متفرع ہونے والے ہیں یہ ہیں کہ) آپ لوگوں کو اللہ کے دین (یعنی اسلام) میں جوق جوق داخل ہوتا ہوا دیکھ لیں تو اس وقت سمجھ لیجئے کہ مقصود دنیا میں ہنسنے کا اور بعثت کا تکمیل دین ہی ختم ہوا اور اس وجہ سے سفر آخرت کا قریب ہے پس اس کے لئے تیاری کیجئے اور) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے (یعنی ایسے امور سے جو خلاف اولیٰ واقع ہوئے ہیں جس کی تحقیق سورۂ محمد آیت فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ واستغفر لذنبک کی تفسیر میں گذر چکی ہے۔ آگے تعلیل ہے امر بالاستغفار کی کہ) وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ف احادیث کثیرہ مرفوعہ و موقوفہ میں اس سورت کی یہی تفسیر آئی ہے کہ اس میں خبر ہے قرب فات کی اور فتح سے مراد فتح مکہ ہونا یہی صحاح میں ہے اور یدخلون فی دین اللہ الخ کو آثار فتح مکہ سے اس لئے کہا گیا کہ عام لوگ فتح مکہ کے منتظر تھے اور اب تک ایک ایک دو دو مسلمان ہوتا تھا فتح مکہ کے بعد قبائل کے قبائل اسلام میں داخل ہونے لگے جیسا سورۂ فتح کے اول میں بیان کیا گیا ہے۔ اور ظاہر لفظ اذا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت قبل فتح نازل ہوئی اور روح المعانی میں بحر سے اس کے موافق ایک روایت بھی نقل کی ہے کہ خیبر سے لوٹتے ہوئے اس کا نزول ہوا ہے جو کہ فتح مکہ سے مقدم ہے لیکن اس روایت کی سند نہیں لکھی اور روح میں سعید بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر کے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت کے نزول کے بعد دو سال زندہ رہے پھر وفات ہو گئی اگر پس اگر ان دو سال کو تخمین پر محمول نہ کیا جاوے تو اس سے مع سند اس کا نزول قبل فتح ثابت ہوتا ہے کیونکہ فتح مکہ رمضان ۸ھ میں ہوا ہے اور وفات آپ کی ربیع الاول ۱۱ھ میں ہوئی ہے اور ظاہر ہے کہ اس کے درمیان تقریباً دو سال کا فاصلہ ہے پس دو سال اس کے نزول کے بعد زندہ رہنا جب ہی ہو سکتا ہے کہ اس کا نزول قبل فتح مکہ ہوا ہو اور جن روایات میں اس کا نزول بعد فتح مکہ آیا ہے کما فی الدر المنثور یا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ حکم منزل سابق کو مکرر منجانب اللہ یاد دلایا گیا راوی نے اس کو نزول سے تعبیر کر دیا اور اگر کسی وجہ سے اس روایت کو ترجیح دی جاوے تو کہا جاوے گا کہ کلمہ اذا صرف نصر و فتح کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ مجموعہ کے اعتبار سے ہے جس کا ایک جزء یدخلون الخ بھی ہے اور اس سے پہلے نزول ہوا ہے۔ اور اگر اس کا نزول اس جزء یدخلون الخ کے بھی بعد ہو جیسا ایک روایت میں اس کا نزول حجۃ الوداع میں آیا ہے تو اذا کو بمعنی ماضی لے لیا جاوے گا یعنی چونکہ یہ امور ہو چکے ہیں اسلئے آپکو یہ حکم کیا جاتا ہے اور اذا کا ماضی کے لئے مستعمل ہونا صحاح میں مذکور ہے چنانچہ صحاح میں مصرح ہے کہ آپ آخر عمر میں ان کلمات کی کثرت فرماتے تھے۔

سورۃ اللھب مدنیۃ وایھا خمس کذا فی البیضاوی

ربط۔ والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے بنا ہے مخالفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سورت میں اسی مخالفت کا وبال مذکور ہے۔

خسار مضادر سول صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ ۚ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

اللغات المسد المضفور الحکم الفتل ۱۲ | النحو فامرہ معطوف علی مستقر زایصلی للفصل حالۃ المحطب الخ ۱۲ | البلاغۃ فی جیدھا اثر ما یستعمل فی الحلی فانثرہ علی العنق ھھنا ۱۲

سورۃ الاخلاص مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی اربع ایات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲

آپ کہدیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے

(سبب نزول اس کا صحیحین وغیرہما میں یہ آیا ہے کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی اور آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر پکارا کر سب کو جمع کر کے دعوت اسلام کی تو ابولہب بن عبد المطلب نے گستاخانہ کہا تبا لک سائر الیوم الھذا جمعتنا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تو برباد ہو جاوے کیا ہم کو اسی بات کے لئے جمع کیا تھا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اور اس ابولہب کی ایک بیوی تھی خار دار لکڑیاں جمع کر کے لاتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں بچھاتی کذا فی الدر المنثور عن البیہقی وغیرہ اس سورت میں اُس کی بھی مذمت ہے اور درجہ مشترک دونوں کی مذمت کی عداوت مع الرسول ہے پس ارشاد ہوا کہ ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے (چنانچہ واقعہ بدر کے سات روز بعد اس کے طاعون کا دانہ جس کو عدسہ کہتے ہیں نکلا اور مرض لگ جانے کے خوف سے سب گھر والوں نے اُس کو الگ ڈال دیا یہاں تک کہ اسی حالت میں مر گیا اور تین روز تک لاش یوں ہی پڑی رہی جب سڑنے لگا تب مزدوروں سے اٹھوا کر دبوایا انہوں نے ایک گڑھا کھود کر اُس کو ایک لکڑی سے اندر ڈھکا کر اُوپر سے پتھر پھینکتے گئے کذا فی الدر) اس تکلیف اور ذلت سے زیادہ دُنیا کی کیا بربادی ہوگی اور دونوں ہاتھوں سے کنایہ ذات سے ہوتا ہے پس اس تقدیر پر کلام مبنی ہوگا تاکید پر اور یا یوں کہا جاوے کہ اکثر اعمال ہاتھوں سے ہوتے ہیں پس اس سے ہلاک اعمال اور دوسرے جملہ سے ہلاک ذات مراد ہوگا اور حاصل یہ ہوگا کہ وہ اس طرح ہلاک ہوگا کہ اس کی تدبیریں سب بیکار جاویں گی اور ہر حال میں اس بددعا سے مراد اخبار عن الہلاک ہے بطور پیشین گوئی کے۔ اور تعبیر میں ہاتھوں کی تخصیص کا نکتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہاتھوں سے آپ کو تکلیف پہونچاتا تھا چنانچہ روح المعانی میں بحوالہ مجمع طارق سے روایت ہے کہ میں نے ایک بار دیکھا کہ سوق ذی المجاز میں آپ آگے آگے دعوت اسلام کرتے ہوئے چلے جا رہے ہیں اور پیچھے پیچھے ابولہب پتھر مارتا ہوا آ رہا ہے جس سے آپ کی ساق اور قدم لہولہان ہو گیا ہے اور روح میں بحوالہ بیہقی حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک بار لوگوں سے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد فلاں فلاں امور ہوں گے پھر ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ ان اُمور میں سے ان ہاتھوں میں تو کوئی چیز آئی نہیں پھر دونوں ہاتھوں سے خطاب کے کہا تبا لکما ما اراہ فیکما شیئا مما یقول محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے ہاتھوں کی طرف تباب کی نسبت فرمائی اور مادہ تباب کا اختیار کرنا اس لئے ہوا کہ اُس نے بھی اپنے کلام میں اسی مادہ کا استعمال کیا تھا اور چونکہ بددعا سے مقصود خبر عن الایقاع ہوا اس لئے کلام مذکور اس قوت میں ہوا کہ وہ ہلاک ہوگا جس پر وہ یہ شبہہ کر سکتا ہے کہ میں اپنے مال و تدبیر کی بدولت بچ جاؤں گا اس لئے آگے ارشاد ہوا کہ نہ اُس کا مال اُس کے کام آیا اور نہ اُس کی کمائی (مال سے مراد سرمایہ اور ما کسب سے مراد اس سرمایہ کا ربح اور نفع یعنی کسی قسم کا مال اُس کو ہلاکت سے نہ بچاویگا اور اس ماضی سے مراد مستقبل ہے یہ عادت اس کی دُنیا میں ہوئی اور آخرت میں) وہ عنقریب (مرنے کے متصل) ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا وہی اور اُس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لا لا کر لاتی ہے (مراد خار دار لکڑیاں ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا ہے اور دوزخ میں بھی بچھا کر اُسکے گلے میں (دوزخ کی زنجیر ملوق ہوگا کقولہ تعالیٰ اذ الاغلال فی اعناقھم والسلاسل کذا فی الروح) ایک رسی ہوگی خوب بٹی ہوئی (تشبیہ شدت اور استحکام میں ہے اور ہر چند کہ مشبہ اس صفت میں زیادہ معروف ہے لیکن اس اعتبار سے مشبہ بہ زیادہ معروف ہے کہ حمالۃ الحطب کے معنی سے جہل مرکب کی طرف جلدی ذہن منتقل ہوتا ہے خلاف اس شخص کا نام عبد العزی تھا ابولہب کنیت تھی بوجہ اشراق و حمرت لوں وجہ کے اور کنیت کا اختیار کرنا بر عایت اُس کے نار ذات لہب میں یہ پہونچنے کے ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ حمالۃ الحطب سے مراد چغلخور ہے وہ عورت چغلخور رہی تھی کذا فی الدر چنانچہ فارسی میں ہیزم کش اس معنی میں مستعمل ہے ٭

سورۃ الاخلاص مختلف فیھا وایھا ارجح کذا فی البیضاوی

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُن کے توحید ہے اس سورت میں اُس کا بیان ہے۔

توحید

بسم اللہ الرحمن الرحیم قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲

النحو خلافا لمن قال فی الروح اجاز ابو البقاء ان یکون الاسم الاعظم بدلا من ھو واحد خبرہ ۱۲

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اُس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اُس کے برابر کا ہے

سورۃ الفلق مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی خمس ایات

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ

آپ کہئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کی شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آجاوے اور گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے اور

شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اس کا سبب نزول یہ ہے کہ ایک بار مشرکین نے آپ سے کہا کہ اپنے رب کا وصف اور نسبت بیان کیجئے اس پر یہ سورت نازل ہوئی کذا فی الدر المنثور باسانید متعددۃ یعنی) آپ (ان لوگوں سے) کہدیجئے کہ وہ یعنی اللہ (اپنے کمال ذات اور صفات میں) ایک ہے (کمال ذات یہ کہ واجب الوجود ہے اور کمال صفات یہ کہ علم و قدرت وغیرہ اُس کے قدیم اور محیط ہیں اور) اللہ (ایسا) بے نیاز ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اُس کے سب محتاج ہیں) اُس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اُس کے برابر کا ہے ف منکرین توحید کئی قسم ہیں منکر وجود۔ منکر وجوب۔ منکر کمال صفات۔ مشرک فی العبادۃ ان سب کا ابطال اللہ احد میں ہوگیا۔ مشرک فی الاستعانہ اس کا ابطال اللہ الصمد میں ہوگیا پس جملہ اولیٰ میں مضمون ایاک نعبد اور جملہ ثانیہ میں ایاک نستعین کا داخل ہوگیا۔ مدعی ابناء و بنات اس کا ابطال لم یلد میں ہوگیا۔ معتقد الوہیت بعض بشر و جنات اس کا ابطال لم یولد میں ہوگیا یعنی یہ لوگ مولود ہیں اور حق تعالیٰ مولود نہیں کیونکہ مستلزم حدوث ہے معتقد مماثلت جیسے مجوس کہ یزدان اور اہرمن کے قائل ہیں اُسکا ابطال لم یکن لہ کفوا احد میں ہوگیا واللہ اعلم۔

سورۃ الفلق مدنیۃ علی الاصح کذا فی الروح لان نزولہا بسبب السحر الیہود وکان بالمدینۃ

ربط والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ اُن کے حق تعالیٰ پر توکل اور اُس کے ساتھ استعاذہ ہے۔ اس سورت میں اور اس کے بعد والی سورت میں اس کا بیان ہے اور سبب نزول ان دونوں سورتوں کا جو کہ ساتھ ہی نازل ہوئی ہیں کذا فی الدلائل للبیہقی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لبید یہودی اور اُس کی بیٹیوں نے سحر کر دیا تھا جس سے آپ کو مرض کی سی حالت عارض ہوگئی آپ نے حق تعالیٰ سے دعا کی اُس پر یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں جن میں ایک کی پانچ آیتیں اور ایک کی چھ آیتیں مجموعہ گیارہ آیتیں ہیں اور آپ کے وحی سے اس سحر کا موقع بھی معلوم کرا دیا گیا چنانچہ وہاں سے مختلف چیزیں نکلیں جن میں سحر کیا گیا تھا اور اُس میں ایک تانت کا ٹکڑا بھی تھا جس میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں حضرت جبریل علیہ السلام سورتیں پڑھنے لگے ایک ایک آیت پر ایک ایک گرہ کھل گئی چنانچہ آپ کو بالکل شفا ہوگئی اور مجموعہ سورتیں میں مختلف شرور سے استعاذہ کا اور سب امور میں حق تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم ہوا ہے اول سورت میں مضرات دنیویہ سے اور سورت ثانیہ میں مضرۃ دینیہ سے یہ حاصل ہے دونوں سورتوں کا اور یہ سب روایات روح المعانی و درمنثور میں ہیں۔

امر باستعاذہ از مضرات دنیویہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

اللغات الفلق الصبح غاسق اللیل من غاب الشفق وغاسق اذا وقب اذا دخل وقب المحی والاقبال ونقب للغروب فی الخسوف ۱۲

البلاغۃ قولہ لہ کفوا اصل الجار والمجرور ان یؤخر لانہ قدم للاہتمام لان المقصود نفی المکافات عن ذاتہ عز وجل وللاہتمام ایضا قدم الجار والمجرور فی سیاق النفی صلی وقع المحل للشک متعلقہ دون ما حلہا من ہذہ السورۃ لانہا

سیقت لمعنی وغرض واحد وہو نفی المماثلۃ عن الماثل او الدال والنظیر عنہا فلتغایر الاقسام واتحادہا فی المقسم لزم العطف فیہا بالواو کذا فی مقتضی المعانی ۱۲ **الروایات**

جار فی الحدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی القمر لیلۃ اربع عشرۃ فقال یا عائشۃ استعیذی باللہ من شر ہذا الغاسق اذا وقب اھ والاعراض انما فسرت بالمقصود من الحدیث ہو الاستعاذہ من ظلمۃ اللیل الذی یکمل اذا غاب القمر اذ الخسف ۱۲

سورۃ الناس مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ست اٰیات
شروع کرتا ہوں	اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ

آپ کہیے کہ میں آدمیوں کے مالک — آدمیوں کے بادشاہ — آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں — وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے — جو لوگوں کے دلوں میں

فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

وسوسہ ڈالتا ہے — خواہ وہ جن ہو یا آدمی

ع ۶ ۴۹

آپ (اپنے استعاذہ کے لیے بھی اور دوسروں کو استعاذہ سکھلانے کے لیے بھی جبکہ حاصل توکل و تعلیم توکل یہ ہوئی) کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آجائے (اور شب میں شرور کا احتمال ظاہر ہی اور بالخصوص گنڈوں کی گرہوں پر پڑھ پھونکنے والوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے (شاید تخصیص انکی بعد تعمیم کے بمناسبت مقام یہ ہو کہ اکثر سحر کی ترتیب اور ترکیب شب کو ہوتی ہو کذا فی الخازن) مالک کو (اطلاع متواطیان سے سحر کی تکمیل کر سکیں اور گنڈہ پر دم کرنے والی جانوں یا عورتوں کی مناسبت اس جگہ ظاہر ہو کہ گھر اسی طرح ہو (تھا خواہ مرد نے کیا ہو یا عورتوں نے پس نفاثات کا موصوف یا نفوس ہیں یا نساء اور حسد اس سحر کا اصل منشا تھا پس سحر کے متعلق سب چیزوں سے استعاذہ ہو گیا اور بقیہ شرور کی تعمیم کے لئے من شر ما خلق فرمایا اور شر ما خلق کی تخصیص مقابلہ رات کے ہوا اور اشارہ اس طرف ہو کہ جس طرح حق تعالیٰ لیل کا ازالہ کر دیتا ہے اسی طرح اہل لیل یعنی سحر کا کر سکتا ہے واللہ اعلم

سورۃ الناس غیر ما فی الفلق

ربط ابھی اوپر خلق میں گذرا ہے

امر باستعاذہ از مضرت دینیہ یعنی وسوسہ شیطانیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

آپ کہہ دیجئے (جس طرح کہ فلق میں گذرا کہ میں آدمیوں کے مالک آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے جو پیچھے ہٹتے ہی کہ احمد کا نام لینے سے دم ہٹ جاتا ہے اور یہ شیطان جن میں تو ظاہر ہی ہے اور شیطان الانس میں حسب تقریر کبیر اس طرح سے ہو کہ موسوس پہلے کو ناصح مشفق کی صورت میں ظاہر کرتا ہے لیکن اگر اس کو زجر کر دیا جاوے تو پھر وسوسے باز آجاتا ہے اور ہٹ جاتا ہے اور اگر قبول کر لیا جاوے تو اور مبالغہ کرتا ہے اور یہ صفت اشارہ ہے کہ اللہ کے ساتھ اس سے استعاذہ کرنا سبب اعاذہ کا ہوگا کیونکہ اسکی خاصیت ہے تا خرعن ذکر اللہ آگے وسواس کی تقریر کے لئے صفت ہے یعنی) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا آدمی (یعنی شیاطین الانس سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور شیاطین الجن سے بھی تعالیٰ وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن) ف (مراد اس سے وہ وسوسہ ہے جو مفضی الی المعصیت ہو جیسا اوپر گذرا اور اسکا مضرت دینیہ ہونا ظاہر ہے اور ایک عجیب لطیفہ اس صورت میں جس سے قرآن کا حسن آغاز و انجام بھی ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ اس کے اوائل سورۃ کے مضامین میں غایت درجہ کا تقارب بحکم اتحاد مین متحقق ہے چنانچہ رب الناس کے مناسب رب العلمین اور ملک الناس کے مناسب مالک یوم الدین اور الٰہ الناس کے مناسب ایاک نعبد و ایاک نستعین اور الوسواس الخناس الخ کے مناسب اھدنا الخ ہے فیا الٰہی بحرمۃ منتھی القرآن و مختتمہ و بمبناھا بدئہ الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم و لا الضالین اعذنا من جمیع الشرور و الفتن ما ظھر منھا و ما بطن۔ و اجعل فاتحتنا و خاتمتنا منتظمۃ بکل خیر و مصونۃ عن کل ضیر و فذکمل الحمد للہ الحمید تفسیر القرآن المجید فی یوم الخمیس لمنتصف ۲۵ شہر ۳ سنہ ۱۳۵۲ من الہجرۃ علی صاحبہ الصلوٰۃ و السلام مزید اعلی مزید۔ فقد حان الحمد للہ ان اقول بما فی بالی بالنظر الی المغزیۃ و فکرت رجوتان اقول فی آخر تفسیر سورۃ الکھف فکرت بعید یوم تمام یوم عید حیث اتی ما ھو علی بعید آخر جیدہ و قرب البعید الا ایھا الاحباب عید علی جیدہ و قصرت خناق لصف سنیع فی تکمیل ھذا الامر الرشید و انشدت معترفا بالخطار و ملتمسا للدعاء رمانی خاتمۃ طبع البیضاوی المطبوع فی المطبع الاحدی ؎ سیف ایں ان ھمت بالھم بکلہ ؎ و لکن ما سبی جدی و طاقتی ؎ فان کان فی فیضا یسر ذا الرجا ؎ فمن فضل فضلا من عذاقتی ؎ و ان کان من عیب لست اقول لا ؎ یکون فمنی و الجھد جھاقتی ؎ فلا تمس یا نظارۃ ان شفاصدورہ ؎ کم من دعا الخیر فعل بعد تہ ؎ و لا تفضحوا ان جد ثم خطارنا ؎ تکیف و قد العبت فی المجد تقی ؎ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و سلم ابدا بعید۔ و ختم لنا علی اھل السعید۔ فانہ بالاجابۃ جدیر ؎ و علی کل شئ قدیر ؎ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید ؎

اللغات الوسواس مصدر وصف بہ مبالغۃ الخناس الذی یتاخر ؎

النحو من الجنۃ و الناس بیان للوسواس

البلاغۃ (لرب الناس تخصیص الاستعاذۃ للاشعار بمناط جمیع المطالب فی ملک ربوبیۃ تعالیٰ و ملکوتہ و الربوبیۃ للارشاد الی مناھج الاستعاذۃ الحقیقیۃ فان التعبید یہ للابدان ایضا ؎

قصیدہ متضمن تاریخ آغاز طبع تفسیر جامع فضل و کمال صوری و معنوی حافظ عبدالغنی صاحب بودھانوی مقیم بھوپال انار اللہ برھانہ سلمہ اللہ تعالیٰ

هزار شکر عنایات و لطف یزدانی — که تا فت مهر منیر بیان قرآنی — بعون و نصرت و تائید حضرت باری — بعین رحمت و لطف رسول عدنانی

بفیض حضرت امداد و قاسم و یعقوب — بعین مرشد کامل رشید حقانی — نوشت حضرت اشرف علی چو خوش تفسیر — کشاد بر همه باب کنوز عرفانی

چه دولتست که از حضرتش رسید بما — فدائے دولت او دولت جهانبانی — چه نعمتست که جان جهان تو بانش — بجنب نعمت باقی چه دولت فانی

بتاب گوهر با آب و تاب تفسیرش — چه آب گوهر و یاقوت و لعل رمانی — بتاب مهر بیان ذره را شود خورشید — زمین تیره بود آسمان نورانی

ببین بدیدهٔ بینا باین بیان مبین — که شرح صدر فزاید بنور ایقانی — زهے بیان که ندیدش ندید چشم جهان — زهے بیان حکیم الهشیل ولاثانی

زهے بیان دلاویز و دلپذیر فصیح — زهے بلاغ بلیغ کلام سبحانی — زهے بیان عزیز و کریم و مرفوع — مطهر از همه ادناس و خل شیطانی

بیان بین آیات بینات کتاب — بیان روشن انوار نجوم قرآنی — بیان محکم آیات محکمات حکیم — بیان ارشاد ارشاد های ربانی

بیان واضح سبع منازل تنزیل — بیان سبع مثانی بنظم لامانی — بیان شارح متن متین قرآنی — بیان فاتح فتح مبین فرقانی

بیان احسن و حسن بیان بطرز بدیع — بیان اسهل و ایسر بحسن تبیانی — بیان قیم ذکر حکیم و سفر بلیغ — بیان موضح قرآن بفتح رحمانی

بیان رحمت و ذکری و حکمت بشری — بیان راحت ارواح و روح ریحانی — بیان حجت و برهان خالق اکبر — بیان ناطق فصل الخطاب یزدانی

بیان مکرم ابرار و مخزی اشرار — بیان منجی ناس از عذاب یزدانی — بیان رافع اعلام ملت اسلام — بیان دافع اوهام و حزب بطلانی

بیان قاطع برهان اهل کفر و جحود — بیان قامع بنیان راه طغیانی — بیان حامی توحید و سنت بیضا — بیان ماحی آثار شرک ظلمانی

دوائے شافی داء عضال فسق و فجور — شفائے کامل اسقام جهل و نادانی — بیان جامع و مانع بحسن ایجازش — کرامتست که دریا بکوزه گنجانی

زهے بیان زرینش که دره منثورست — زهے کلام متین بر اصول اتقانی — همه و جیز و سیط و بسیط در براعت — صحیفه ایست که روح المعانیش خوانی

خزینه ایست پر از دُر و گوهر نایاب — سفینه ایست که بحر الجواهرش دانی — جریده ایست که ابن کثیر و ابن جریر — متاع خویش بپیشش نهند به ارزانی

عجیب ضبط مضامین و ربط آیاتش — بوضع دلکش و طرز جدید و آسانی — درین نسق بسیا قیکه بازو نتوان — سبق بجمله تفاسیر برد میدانی

هزار نکته بار یکتر نمو یابی — اگر بفهم معانیش دارسی دانی — چه نشر خوب که نشره شارشرس بم — چه نظم خوش که فدایش نظام رحمانی

بوصف او همه عالم زبان عجز و قصور — مرا چه طاقت وصف بیان قرآنی — هزار و سه صد و سبت و شش ز هجرت بود — باوج طبع برآمد چو ماه نورانی

نگاه دار الهی بیان قرآن را — همیشه تا بجهان ست دور فرقانی — مفسرے که بمعجز بیانیش پرداخت — بمدح او نتواند کسے سخن رانی

جناب حضرت اشرف علی فاروقی — بدست اوست کلید کنوز عثمانی — رسیده از بر عبدالله ابن عباش — درین زمان صفت ترجمان قرآنی

بفیض روح قدس همدم مسیحا شد — دمید روح و روان در قلوب ایمانی — چو خضر تشنهٔ آب لقائے او عالم — روان ز کوثر او جوئبار حیوانی

دم تلاوت قرآن بلحن داودی — کند ز لعل لب خویش گوهر افشانی — کلیم حق بود و هم کلام حق باشد — کلیم وار بذکر کلام ربانی

امام حامل قرآن و خازن تفسیر — نظام فقه و حدیث و علوم عرفانی — امیر ناصب اعلام علم و فضل و کمال — عزیز عصر جمال و جلال روحانی

حکیم امت و قیوم ملت اسلام — کند بمنصب تجدید دین فخر انی — بیا بحضرت قدسیه اش بعجز و نیاز — که بر دل تو کشاید ره خدادانی

خطاب

نگر بحال من خسته جان لوجه الله — اسیر نفس زبونم بمکر شیطانی — دوائے درد دلم یک نگاه لطف تو بس — برائے علت پنهانیم تو درمانی

خوش آن زمان که زمین بوس حضرتت شوم — بسوئے خویش بخوانی و لب بجنبانی — هزار جان گرامی فدائے پایت باد — جهان جانی و جان جهان و جانانی

کمال فضل تو محتاج مدحت ما نیست — که حسن ماه بود فارغ از ثناخوانی — خدا بحرمت قرآن حامیست بادا — بفضل و رحمت و رضوان و عفو یزدانی

جملہ منثورہ عربیہ شعرہ ختم تالیف تفسیر از حافظ صاحب موصوف بیان القرآن ھو احسن التفاسیر

ایضاً مواد تاریخ اختتام تالیف از منشی رشید احمد صاحب ارشد بمبل صدیقی حنفی تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ العزیز العظیم :- تواریخ عجیب و باآب :- اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ بقدر حسنہ وجمالہ دائما ابدا

۱۴ فصلے ۱۳ ۱۴ فصلے ۱۳ ۷۷ ۱۳ اسفندار مسنطاہی

قطعہ اول

ہزاران سپاس خداوند عالم — کہ آورد ایام یمن و سعادت — شریعت پناہ و شرف اولیا را — رموز آشنائے نکات طریقت
بعہد زمان شاہ اشرف علی آن — فرید جہان آیۂ فضل و رحمت — چہ تفسیر تحریر فرمودہ اند — کہ بمثیل و یکتاست اندر رسالت
معانی تنزیل را حق نادر — بطرز عجیب و باندازہ ندرت — چہ بر حاشیہ نکتہائے لطیفت — تمامی حواشی ست بحر لطافت
چہ دلبستگیہاست در ترجمہ اش — نثارش فصاحت تصدق بلاغت — رشید اندران دولت سرمدی ہست — ز سر تا بپا مجمع خیر و رحمت
سنینش مسیحی و ہجری نوشتم — زہے تحفۂ خیر و نیکوئی طاعت

۲۵ ۱۳ ۵ ۱۹۰۷

قطعہ دیگر ایضاً

بہ نگر بہ نگر بہار گیتی — بشنو بشنو ترانۂ گل — محبت بنغمہائے توحید — عمری طوطی تذرو بلبل — دریائے حقائق و معارف
خوشبوئے کتاب ایزد پاک — زد خندہ بروی غنچہ و گل — تفسیر عجیب گشت تالیف — کشاف دقائق جزو و کل — از بسکہ رشید بر تاریخ
جبریل امین ز سدرہ فرمود — تفسیر کتاب مالک کل — بودم بفکر و تامل

۱۴ فصلے ۱۳

موج شدہ بہر جزو و کل

قطعہ تاریخ طبع تفسیر

از نادرۂ فصیح اللسان شاعر بلیغ البیان جناب منشی عبدالواحد صاحب فاروقی تھانوی نائب حاکم مال ریاست الور سلمہ اللہ تعالیٰ

یا اھل الایقان کیجو یقین بس اپنا اسی پر ایمان ہے — مجموعۂ واصل اصول دین لاریب کتاب فرقان ہے
یہ حق کا کلام محکم ہی اور حاوی کل احکام و حکم ہے — دین جن رکنوں سے مستحکم ہے یہ انکی دلیل و برہان ہے
یقین پہلی کتب بھی بے شبہ اللہ کی کلام ہی اہل صفا — ہی اس مین مگر یہ بات سوا اسکے لئے وعدۂ حفظ ان ہے
جس طرح سے پہلی کتابون کی تحریف سے صورت بدلی گئی — قرآن مین ہوگا ایسا کبھی جو وعدۂ حق کے شایان ہے
اطلاق کلام اہل ہنر ہے عام الفاظ و معانی پر — دونون کی حفاظت پر ہو نظر اسکے لئے کیا کیا سامان ہے
حفاظ کیے ہین وہ پیدا ہی وہ میزان جنمین نقطہ نقطہ کا — یہ پاک جماعت نام خدا الفاظ کی پکی نگران ہے
تاریخ نزول قرآن سے خود دیکھ لے جس کا جی چاہے — تھے جیسے لفظ ہین اب بھی ویسے اور رسم الخط بھی یکسان ہے
مفہوم معانی قرآن جب سے پوری شریعت شاہ عرب — تو اُن کی حفاظت کا مطلب خلق علمائے ذی شان ہے
اب دیکھئے بدو شریعت سے عالم ہی کیسے کیسے — تا عمر وہ جو کچھ کرتے رہے کل خلق پر اُن کا احسان ہے
ہر عہد مین ایسے اہل اللہ موجود رہی ہین ماشاء اللہ — مصداق اولئک حزب اللہ جن مین کا ہر انسان ہے
گو قحط رجال اب عام ہی بیان اور سامنے ہر کچھ ویران ہے — لیکن وہ حفاظت کا سامان اب بھی موجود و نمایان ہے

ہین وہ علما راب بھی قائم بخدمتِ دین ہین ہین دائم
جن کو نہین خوفِ لومۃ لائم حق جن کی زبان پر ہر آن ہے
منجملہ اُنکے میرے وطن مین یعنی قصبہ تھانہ بھون مین
یا امداد اللہی بن مین ایک حق گو شیرِ مرد ان ہے
جو جامع شرع و طریقت ہی اور شیخ و حکیم الامت ہے
جو حامی دین و ملت ہے اور ماحی شرک و طغیان ہے
اس عہد مین جسکی ذاتِ والا ایک فیض کا چشمہ ہے گویا
وہ حضرت اقدس مولانا اشرف علی قطب زمان ہے
یہ فاضلِ عصر بفضل رب عالم کی ہدایت کا ہے سبب
اور کثرتِ تالیفات سے اب خوب آلی درازیِ دوران ہے
صدہا وہ کتابین شائع کین ہے جنسے حفاظتِ دین متین
اسلام کا گویا حصن حصین اب اور بھی محکم بنیان ہے
تفسیر بیان القرآن بھی تالیف شریف ہے آپ ہی کی
جو سب حکمون پر ہے حاوی اور جملہ حکم کی تبیان ہے
جو زیرِ طبع تھی مدت سے سب چشم براہ تھے جسکے لئے
تیار ہوئی اب چھپ کے یہ فضلِ خدا ہے مستان ہے
کیا پاک کتاب ہے واللہ واللہ اے صلِ علے سبحان اللہ
اس کام کا اُسکے جزاہ اللہ ممنون ہر ایک مسلمان ہے
حرف اُسکے ہین یا موتی ہین جڑے اور سلک گہر ہین یا جملے
الوا ربیانِ روشن سے جو صفحہ ہے مہر درخشان ہے
جو سہلے سخت اور مشکل تھے کس سہل عبارت مین ہین لکھے
اب اُسکی بدولت نے کھٹکے علامۂ دین ہر اروداں ہے
بدعات و رسوم جہالت کا وہ کھول دیا ہے کچا چٹھا
نادا قفیت کا عذر بھلا اب کوئی کرے کیا امکان ہے
اسلام کے جملہ مسائل کا ہے فیصلہ اس مین القصہ
حق ہو گیا ظاہر اب بحمدا ہر اہل سنت شادان ہے
آپ اُسکو اُٹھا کر دیکھین گے جب کھلیگا یہ گلفاصاف اہل ادب
ہان! اُشرف جملہ تفاسیر اب تفسیر حضرت ایشان ہے
اس دین کے ہلال پہ جان ہے جنکے جو نکلا ہے مطلع طبع سے
ہر ایک مسلمان لیگا اسے یہ حافظ دین و ایمان ہے
فاروقی سالِ طبع اُس کا گر پوچھتے ہین اخوانِ صفا
کہدے ایک ہادی دین ہوئی تفسیر بیان القرآن ہے
۱۳ ۳۴ ۱۳

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تفسیر بیان القرآن کی یہ چوتھی جلد بھی اپنے تغیر کلیفہ اور تاخیر کے اعتبار سے بہت کم وقت مین شروع ہو کر تقریباً دو سال گذرے ہونگے کہ چھپ کر تیار ہو گئی اور یہ بیان مطبع مجتبائی مین تقریباً ۱۲ پارہ کی تفسیر حضرت مولانا اسمٰعیل نے اختصار و مطالب کے ساتھ لکھی اور پڑھی اور پڑھوائی مجھ عبد الرحمٰن صاحب مالک مطبع مجتبائی نے بھی اسکے چھاپنے کی نسبت استصواب کیا جانے اور اس تفسیر کو اپنی نظر اور آنکھون پر رکھا اور بہت سی مطالعہ کرتا ہا بالآخر احقر بھی کاہلون سے بایں نہایت یا کہنہ معلوم ہوا ساتھ ہی اس کے یہ خیال بھی لگا کہ کیا ہوا اس سے کس درجہ تک فائدہ اٹھا سکے ہین پھر حضرت مولانا اور ارشاد فرمایا کہ ایک پارہ کی تفسیر لکھ کر بھیجدے دیتا ہون اُس سے اوپر پرانی تفسیر کا اندازہ معلوم ہو جائیگا۔ چنانچہ ایک مہینہ بھی نگذرا تھا کہ ایک پارہ کی تفسیر بیان آگئی بیحد پسند کیا اور احقر کو توبت ہی پسند آئی چونکہ ترجمہ بدیہ تھا اور شوخ جدت یہ کہ اکثر مضامین تفسیر مختصر طور پر خطوط و حواشی مین ترجمہ کے ساتھ ہی لکھے ہوئے تھے جس سے پورے طور پر مطلب واضح ہوتا تھا اور یہ بات کئی وجہ سے کثیر التفاسیر اور کتب کی بیان سے زائد تھی ہی اور مترجم مولانا دامت برکاتہم نے تغیر لکھنی شروع فرمائی اور ادھر مولوی شاہ لطف رسول صاحب حافظ ولی اللہ صاحب اور دیگر اعزہ بسلمہ اللہ تعالیٰ اسکے مبیضہ اور تصحیح کرنے پر مامور ہوگئے۔ چونکہ ترجمہ تفسیر لمعات۔ وجوہ بلاغت۔ اخلاف قرات سب علیحدہ علیحدہ تھے بعد لکھنے کے اسکا مسطر اس طرح ترتیب پایا کہ اول قرآن شریف بخط جلی اسکے نیچے ترجمہ سادہ بالجبر اور محذوفات وغیرہ اسکے نیچے خواجہ عزیز الدین صاحب کی تفسیر اور اسکے نیچے ترجمہ بالجبر اور وہ نہایت وضاحت کے ساتھ جو مضامین تفسیر یہ۔ پھر خلاصہ و مختصر جنس انفعالات قرائۃ تحقیق لغت۔ وجوہ بلاغۃ توضیح ترکیب مضمون بطریق فٹ نوٹ خاص طبعہ کے لئے اور لمعات ترجمہ کیلئے حاشیہ پر گئی نکالی غرضکہ سب چیزون کا اجتماع نہایت خوبی سے ہو گیا حضرت مولانا اور مرحضرت مولوی محمد یعقوب صاحب اس طرح کو پسند فرمایا اور اس کے مطابق نقل ہونا شروع ہوا اور ہر ایک جلد کا بیضہ بعد تصحیح و مقابلہ تیار ہوا اور دو مکرر کی کرنے کے لئے کاتب کو دیدیا گیا اسی طرح چلا۔ ایک جلد کم و بیش ڈھائی ڈھائی پارہ کی چھپتی گئی اور شائع ہوتی رہی حضرت مولانا فیوضہم نے اس تفسیر کو بہت جلد یعنی ڈھائی سال مین تحریر فرما کر تمام کر دی نقل کرنے والے اور چھاپنے والے سب کے سب پیچھے رہ گئے وقت تعالیٰ انکی اور تمام کاتبون کی اور ناظرین کی جو ایک فقرہ حاشیہ خدمت اقدس ہوا تو فرمایا کہ جس بات کو مین نہ سمجھا چاہتا ہون اور جہان اٹکتا ہون وہان اٹکتا ہی ہے وہ بات کسی تفسیر مین نہین پائی جاتی مین نے تو لاچار ہو کر دوسری تفسیر مین دیکھنا چھوڑ دیا۔ واقعی مولانا ذکرہ اللہ بالخیر نے جو کام کیا ہے وہ بے عجیب غریب اور بعض امور الٰہیہ سے ہے۔ ایک دن وہ تھا کہ اسکی تالیف و تصنیف کا سامان ہونا تھا آج وہ دن ہے کہ اسکا شائع ہونا اور طبع کا ہمارا ہی حق تعالیٰ کی اہم حضرت مولانا کو جزائے خیر عنایت فرماوے اور اجر قریب مین جگہ دیکر اپنی مرضی کے کاموں سے اخیر تک سلامت رکھے اور دین متین کی خدمت کو قبول فرما کر اپنے بندون کو اسکے نفع سے بہرہ ور فرمائے۔ اور ایسا ہی اسکے اشاعۃ کنندہ و سرانجام طالبہ محمد عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی سلمہ اللہ تعالیٰ و اجر اجر صاحب جرحت فرماوے اور ایسی دینی خدمتون کے انعام دینی و دنیا مین ترقی مراتب زمانی فرماوے اور شاد و آباد رکھے۔ آمین

خاکسار محمد بیگ عفی عنہ مہتمم مطبع مجتبائی دہلی ۲۰ جمادی الاولے ۱۳۳۴ھ یکم اپریل ۱۹۱۶ء

اعلان تحفظ کاپی رائٹ۔ تفسیر بیان القرآن کا حق مطبع مجتبائی دہلی محفوظ ہے کوئی صاحب بلا اجازت تحریری ناشر کاپی رائٹ کے طبع کرنے کے مجاز نہین۔ محمد عبد الاحد غفرلہ

منہیات ثلثہ جلد ۲ التقسیر

بیان القرآن

منہیہ ولی

ص ۵ س ۶ - قولہ جب اس سے انکار کرے الخ **اقول** اس عبارت میں جزیہ کا انکار نہیں ہے مقصود اس سے یہ ہے کہ اس کے قبل قتال مشروع نہیں نہ یہ کہ اس انکار کے ساتھ معاً ہی مشروع ہو بلکہ اس انکار کے بعد جبکہ دوسرے شرائط بھی پائے جاویں تب مشروع ہے۔

ص ۶ س ۴ - قولہ اور دوسروں کے لیے بھی ان میں سے جو مشرک الخ **اقول** توضیح مقام کی یہ ہے کہ آخرین کا عطف الاولین پر ہے تو ترجمہ ظاہر یہ ہوتا کہ اور دوسروں میں بھی لیکن چونکہ ظرفیت آخرین کی بوجہ عدم موجودیت ان کے دنیا یا صفۃً یعنی اسلاناً ظاہر نہ تھی اور مقصود دمعنی فی سے لاحق کے تھے کمانی برۃ۔ اس لیے یہاں لفظ لیے سے ترجمہ کر دیا اور فی الاولین میں بھی مقصود یہی ترجمہ تھا لیکن وہاں لفظ فی اس لیے اختیار کر لیا کہ ظاہری ظرفیت بھی ممتنع نہ تھی اور لفظ فی بھی بمعنی لاحق آتا ہے پس وہاں لفظ اور مقصود دونوں کا لحاظ رکھا گیا اور آخرین کے بعد جو منہم ہے وہ صفت ہے آخرین کی اور لما یلحقوا بھی اسی کی صفت ہے چونکہ یہ دوسری صفت جملہ تھی اس لیے ترجمہ کو لفظ جو سے شروع کیا ہے اور پہلی صفت مفرد تھی اس لیے وہاں صرف جار مجرور کا ترجمہ کر دیا مگر مراد وہاں بھی صفت ہی ہے یعنی ان دوسروں کے لیے بھی ہبوث فرمایا جو کہ ان امیین مذکورین میں سے ہیں یا عنقریب مسلمان ہونے کے کیونکہ مسلمان سب ایک سے ہیں۔

ص ۶ س ۲۴ - قولہ اور سابق میں یعنی اول آیت میں من العزیز الحکیم آیا ہے۔

ص ۷ س ۱۱ - قولہ وہ خاص مدعی الخ **اقول** پس پیشہ نہ کیا جاوے کہ کیا یہ نفی اس زمانہ کے بعد دجال کو بھی عام ہے۔

ص ۱۶ س ۲۲ - قولہ مجموعہ صورتین مذکورتین الخ **اقول** مطلب یہ کہ مذور نفع دنیوی کی جو دو صورتیں ذکر کی ہیں ایک جنسی دوسری باطنی ان میں سے ایک نہ ایک کا وقوع ضروری ہے دونوں سے خلو نہ ہوگا اور اجتماع ممکن ہے۔

ص ۲۳ س ۱۵ - قولہ میدان قیامت کے اعتبار سے (یعنی جو کہ پل صراط سے پہلے ہی) ان کی حالت کا بیان ہوگا (یعنی اس مقام پر اس بیان کو متعلق بہ دین قیامت کے کہا جاوے گا)

ص ۲۹ س ۱ حاشیہ تحتانی بیسار - قولہ فلم یجوابا الخ لے لفظاً وترکیباً والا لقیل نون الاعراب جوابا للتثنی

ص ۳۵ س ۱۰ قولہ یاد رکھنے والے کان اس کو یاد کریں **اقول** اذن ہرچند کہ مفرد ہے لیکن چونکہ کرہ قرائن مقام سے گاہے اثبات میں بھی عام ہو جاتا ہے یہ ترجمہ اس پر مبنی ہے کمانی قولہ تعالیٰ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ قولہ تعالیٰ علمت نفس ما احضرت۔

ص ۴۰ س ۱۳ قولہ ایک خواہش کرنے والا الخ **اقول** یاد نہیں کہ وقت تحریر تفسیر اس کا شان نزول لکھنے سے کیسے رہ گیا اب لکھا جاتا ہے۔ فی لباب النقول اخرج النسائی وابن ابی حاتم عن ابن عباس فی قولہ سأل سائل قال ہو النضر بن الحارث قال اللہم ان کان ہذا ہو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء الآیۃ۔ حاصل توجیہ اس مقام کا یہ ہے کہ اس نضر بن الحارث نے براہ گستاخی قرآن کے حق ہونے کی صورت میں عذاب کی درخواست کی تھی جس سے مقصود عذاب عاجل تھا حق تعالیٰ نے اس مقام میں اول اس کی حکایت درج بحث کی فعل قرائی پھر فی یوم کان مقدارہ الخ میں اس کا جواب اس طرح ارشاد فرمایا کہ یہاں کی سزا کیا ہے خواہ وہ واقع ہو یا نہ ہو اصلی سزا کا انتظار کرو جو ایسے یوم میں واقع ہوگی جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی مراد یوم قیامت ہیں فی یوم کا عامل مقدر ہے اے یقع العذاب بہم فی یوم الخ کذا فی الجلالین اور لباب میں جو بروایت ابن ابی حاتم سدی سے اسی قصۂ نضر میں وارد ہے وکان عذابہ یوم بدر اھ تو وہ اس جواب کے منافی نہیں کہ عذاب اصلی کی تقیید بالقیامۃ سے عذاب غیر اصلی کے وقوع قبل القیامۃ کی نفی لازم نہیں آتی غیر اصلی عاجلاً ہو گیا اور اصلی آجلاً

ص ۵۵ س ۲ حاشیہ تحتانی بیسار - قولہ عند قولہ وتوضیح **اقول** کلاہما بصیغۃ الماضی مجہول

ص ۶۹ س ۲ حاشیہ تحتانی بیمین قولہ الخ اطلاقاً علی المقید **اقول** ظاہر اس عبارت یہ تھا اطلاقاً للمقید علی المطلق اگر فضل میں غلطی نہیں ہوئی تو اس کی یہ توجیہ ہوگی کہ مفہوم مقید پر اطلاق کی صفت جاری و واقع کر دی یعنی مقید کو مفہوم مطلق پر اطلاق دے دیا یعنی لفظ موضوع للمقید کو مفہوم مطلق پر اطلاق کر دیا۔

ص ۸۹ س ۲۷ - قولہ اسی کے قریب غرض سے الخ **اقول** یعنی ایسی ہی غرض سے اور ایسے ہی مقصود کے لیے جو کہ اس غرض کے قریب ہے۔

ص ۹۴ س ۲ حاشیہ تحتانی بیمین قولہ لم یذکر لقول الخ **اقول** یعنی غایت تفاوت کے سبب یہ احتمال ہی نہیں ہو سکتا کہ یہ انسان قائل بالتمنی الخ کے متعلق ہوگا جس میں اس کہنے کی حاجت ہوتی کہ وقائل لہ لیت الخ وہ لازم مقصود مقام ہے

ص ۱۰۵ س ۲۹ - قولہ وہ لازم مقصود مقام **اقول** یعنی جس کا ذکر اس سورت کے تقریر بدلیں ہے

ص ۱۰۶ س ۱۹ - قول ناہی اقول یہ صفت ہے شخص کی اور دین کی طرف مضاف نہیں۔

ص ۱۰۷ س ۱۸ - قولہ اور وہ امور مقدر کیے جاتے ہیں۔ **اقول** یہ عطف ہے بقول سابقہ یعنی قولہ سورہ دخان میں الخ پر یعنی ۱۵ امور مراد ہوں جن کا ذکر سورہ دخان میں ہوا اور جو کہ مقدر کیے جاتے ہیں۔

ص ۱۱۱ س ۲۳ - قولہ دلیشبہ الخ **اقول** یہ مبتدا ہے اور قولہ اس کی ترتیب الخ خبر ہے یعنی یہ پیدا جو بات ہوا اس پینے کی ترتیب دوسرے واقعات سے تحقیق نہیں۔

منہیہ ثانیہ بعض مضامین بتقسیر جامد ہذا

مضمون	صفحہ	سطر
تحقیق عزم علی الترک وتوبہ	۲۲	۷
دفع اشکال برامر نظر کردن بہ آسمان	۲۹	۱۷ تا ۲۰
ثبوت عدم رویت		
تحقیق لطیف اختلاف تعیین اہم وقصہ	۷۶	۱۸
عبداللہ بن ام مکتوم		

تتمات منہیات اولی جلد ہائے مختلفہ تقسیر ہذا

(۱ ج) ص ۲۶ س ۲۳ - قولہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک ماہ روزہ رکھنے کے بعد کیں مسواک کر لی تھی الخ **اقول** تاکہ وہ رائحہ پھر پیدا ہو جاوے **اقول** یہ بنا علی المشہور لکھ دیا تھا پھر مجھی مولوی احمد حسن صاحب سنبھلی نے محجد ایک رسالہ عن الدر المنثور دکھلائی جس میں حق تعالیٰ کا یہ سوال مذکور ہے لم افطرت یعنی تم نے کیوں افطار کر لیا اخ پس از الہ ریح عذر میں عرض کیا حق تعالیٰ نے اس عذر کو اس ارشاد سے رفع فرما دیا کہ وہ تو مجھ کو پسند تھی اس کا از الہ عذر کا نہیں تو وہ سوال لم افطرت پھر باقی رہا جس کا اور کوئی جواب نہ تھا پھر ارشاد ہوا کہ دس روزے اور رکھو انتہی ملخصاً اس روایت سے معلوم ہوا کہ از الہ رائحہ موجب تکبیر و سبب زیادۃ صیام کا نہیں ہوا بلکہ خود افطار پر انکار ہوا اور پھر روزے رکھوائے گئے تاکہ حالت صوم میں مکالمت ہو اور تعدد اجتماع برکات صیام کثیرہ کے لیے تھا۔ وہ روایت یہ ہے اخرج الدیلمی عن ابن عباس مرفوعاً مالفی موسیٰ بن دارادان یکلم ربہ ثلثین یوماً وقد صام المسلمین وصار بین فکرہ ان یکلم ربہ ویبیح لہ فم الصائم فتناول من نبات الارض فمضغہ فقال لہ ربہ لم افطرت وہو اعلم بالذی کان قال اے رب کرہت ان اکلمک الا وفی طیب الریح قال او ما علمت یا موسیٰ ان ریح فم الصائم عندی اطیب من ریح المسک ارجع فصم عشرۃ ایام ثم ائتنی ففعل موسیٰ الذی امرہ ربہ فلما کلم اللہ موسیٰ قال ما الذی کان فی الدر المنثور

(۱ ج) ص ۳۳ س ۱۸ - قولہ ایک سبیل الخ **قلت** دلیل اس کی حاشیہ میں موجود ہے اور یہی قول اور یہی استدلال الکلیل میں امام ابو المنصور رح سے منقول ہے اور تفسیر ابن کثیر میں بکری تفسیرہ لما یقتضی الفعل کے ساتھ کبار علماء سے نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان علماء کی رائے میں وہ گائے بھی ممکن ہے کہ کثرت قائلین سے رواۃ اس قول کو ترجیح دی جاوے اور قوت دلیل سے دراۃ پہلے قول کو اقرب سمجھا وے واللہ اعلم عبارات دونوں کتب کی ذیل میں منقول ہیں فی الاکلیل حاشیۃ المدارک للامام الامام ابا منصور رح استدل علی ان البقرۃ المذکورۃ کانت ذکرا

بقولہ تعالیٰ انہا بقرۃ لا ذلول تثیر الارض ولا تسقی الحرث۔ بناءً علی ان اثارۃ الارض وسقی الحرث من عمل الثیران اھ وفی تفسیر ابن کثیر قال انہ یقول انہا بقرۃ لا فارض ولا بکر بل بکیرۃ ہرمۃ ولا صغیرۃ لم یفحلہا الفحل کما قالہ ابو العالیۃ والسدی ومجاہد وعکرمۃ وعطیۃ العوفی وعطاء الخراسانی، ووہب بن منبہ والضحاک والحسن وقتادۃ وقال ابن عباس ایضاً اھ +

(ج ۱) ص ۶۲ س ۹۔ قولہ مقام ابراہیم ع حاشیۃ الفوقانی اس پر ایک سوال آیا تھا جو ع جواب منقول ہے۔

(سوال) قد اخترتم فی تفسیر قولہ تعالیٰ اتخذوا من مقام ابراہیم مصلی ان من زائدۃ علی قول الاخفش وان المراد من المقام الحجر فنسئلکم ہل تجدون ہذا المعنی فی کلام احد من اہل اللغۃ والتفسیر وہذا ما لا یمکن لعاقل ان یقولہ فضلا عن ان یکتبہ فی تفسیر کلام اللہ تعالیٰ۔

(جواب) اس وقت تو یاد نہیں کہ اُس وقت اُس کے متعلق ذہن میں کیا تھا۔ باقی اس وقت یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اصل مصلے تو مقام ابراہیم ہی ہے اور صفۂ مصلے ہونے سے مانع نہیں کیونکہ اس پر صرف قدم رکھنے سے بھی مصلی ہونا صادق آتا ہے۔ باقی یہ بات کہ اب اُس پر نماز نہیں پڑھی جاتی تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اصل مقصود اُسی کو محل صلاۃ بنانا ہے۔ باقی اس کا محل مجاز بھی اُسی کے تابع ہونے اُسی کے حکم میں ہے جیسا مسجد حرام یا مسجد نبوی میں جو زائد ہوا ہے وہ اُس کے تابع ہے۔

(ج ۲) ص ۱۲۱ س ۲۴۔ قولہ برص جذام اس پر ایک سوال آیا تھا جو ع جواب منقول ہے

(سوال) فلفظ جذام اما تفسیر للفظ برص فہذا غیر معروف فی کتب اللغۃ وما مرجع فی الروایۃ ماخذہ۔

(جواب) مقصود تفسیر ہی ہے اور ماخذ اُس کا اُس وقت خدا جانے ذہن میں کیا ہوگا اس وقت یاد نہیں اور اُس وقت جو کتب جمع تھیں وہ اب نہیں ہیں۔ باقی اس وقت یہ سمجھ میں آتا ہے کہ مولانا شاہ عبد القادر صاحب و مولانا شاہ رفیع الدین صاحب نے یہی ترجمہ کیا شاید اس پر اعتماد کیا ہو نیز کریم اللغات میں بھی یہ معنی لکھے ہیں۔ البتہ ظاہراً یہ مجاز معلوم ہوتا ہے۔ اطلاقاً للسبب علی المسبب لکون بعض اقسام البرص مقدمۃ للجذام احیاناً کما فی شرح الاسباب الجلدانی فی ص ۲۲۶ وہو لفظ البرص الاسوی من مقدمات الجذام اذا اشتد وکثر من رقۃ الکلف المحمد ہاشم چونکہ اس میں اعجاز زیادہ ظاہر تھا اس لیے اس کو اختیار کیا ہوگا۔

(ضمیمہ مضمون بالا) کریم اللغات کی عبارت یہ ہے ابرص کوڑھی چتلا چتکبرا۔ اس عبارت سے شبہ معنی مذکور کے حقیقی ہونے کا بھی ہوتا ہے جس سے لفظ برص مشترک ہو جاوے گا اور مرجع البلغ فی الاعجاز ہوگا لیکن مخفی الفائدہ میں یہ عبارت نظر پڑی کوڑھی مجذوم اور ابرص میں سے مجذوم ابرص کا تو متقابل ہوتا اور لفظ کوڑھی کا اردو میں مجذوم و ابرص کے لیے عام ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض اہل بلاد پورب سے معلوم بھی ہوا کہ کوڑھی کا اطلاق ابرص پر بھی آتا ہے۔ اس سے شاید دہلوی مترجم کے ترجمہ سے استدلال میں شبہ ہو گیا۔ ممکن ہے اُنھوں نے کوڑھی یعنی ابرص لیا ہو نہ یعنے مجذوم اور اس بنا پر عبارت کریم اللغات میں بھی یہ احتمال ہو گیا کہ شاید مراد اُن کی یہ ہو کہ ابرص کا ترجمہ سب لغتوں سے ہو سکتا ہے اور ابرص کے وہی معنی مشہور ہوں اور یہ تینوں ترجمے مترادف ہوں اور وجہ ترجیح میں کتب طبیہ میں اس مضمون کے دیکھنے سے سبب پڑ گیا کہ اس مرض یعنی برص ابیض کا علاج دشوار ہے خصوص جبکہ مزمن ہو جاوے اور بڑھتا جاوے پس اس کے بعد اب رجحان طلب زیادہ اسی طرف ہوتا ہے کہ برص کو یعنی جذام لینا بہ دلیل ہے اور اس لیے احقر اُس ترجمہ سے جمع کر کے لفظ برص کو ظاہری معنی پر محمول کرتا ہے طبع ثانی میں تصحیح کر دی جاوے۔

(ج ۳) ص ۱۲۳ س ۱۵۔ قولہ ظفر مراد کھر ہے آگے **اقول** یہاں کھر سے مراد وہ کھر ہے جو پھٹا ہوا نہ ہو جیسے گھوڑے کا ہوتا ہے کہ متصل و واحد ہونے میں مشابہ ناخن کے ہوتا ہے جیسا ناخن پورا متصل واحد ہوتا ہے تشبیہاً اُس کو ناخن فرما دیا جس کو عربی میں حافر کہتے ہیں اور وہ کھر مراد نہیں جو پھٹا ہوا ہوتا ہے کہ وہ مشابہ ناخن کے نہیں ہوتا جیسے گائے بکری وغیرہ جس کو عربی میں ظلف کہتے ہیں سو گھوڑا ان پر حرام تھا گائے بکری حرام نہ تھی البتہ اُن کی چربی اُن پر حرام تھی جس کا اسی آیت میں نیز ذکر ہے ومن البقر والغنم الخ اور ایک تفسیر یہ ہے کہ ناخن کے متبادر معنی مراد ہیں۔ اُس میں دو قسم کے جانور داخل ہو گئے ایک اونٹ کہ اُس کے کچھ کچھ ناخن ہوتے ہیں اور ایک مرغی وبط وغیرہ کے کہ پنجہ دار ہوتے ہیں اور تیسری تفسیر یہ ہے کہ بطور عموم مجاز کے ان سب کو عام ہے و دلیل ہذا کلہ ما رأیتہ فی ذی الحاجبین قولہ تعالیٰ فی مناکل ذی ظفر وہو لم یفرق اصابعہ کالابل والنعام فی الاجل قال ابن عباس ہو النعامۃ والبعیر ونحو ذلک من الدواب وکل ما لم یکن منشقوق الاصابع من البہائم والطیر مثل البعیر والنعامۃ والاوز والبط قال القتیبی ہو کل ذی مخلب من الطیر وکل ذی حافر من الدواب وہی الحوافر ظفر اعلی الاستعارۃ اھ خازن قول الجلالین کالابل والنعام ای والاوز والبط اھ شیخنا۔

(ج ۴) ص ۹۰ س ۲۵۔ قولہ سورہ انفال کے بعد سورہ محمد نازل ہوئی الخ **اقول** یہ ایک قول ہے اور اسی پر تفسیر مذکور کی گئی ہے اور اگر دوسرا قول لیا جائے کہ سورۂ محمد نزول میں سورۂ انفال پر مقدم ہے جیسا کہ بعض نے سورہ محمد کو مکیہ بھی کہا ہے تو اُس وقت تفسیر آیت کی سہل یہ ہو گی کہ ہم نے سورہ محمد میں اساری کے جواز میں یا فداء کو مقید کیا ہے اثخان کے ساتھ فی قولہ تعالیٰ حتی اذا اثخنتموہم فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداء اور یہاں اثخان (تمام) ہوا نہ تھا تو اس صورت میں فداء کو اختیار نہ کرنا چاہیے تھا و ہذا معنی قولہ تعالیٰ ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض پھر وہ سری آیت میں صحابہ کا عذر مقتضی للعفو ارشاد فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ہمارا ایک حکم نوشتہ نہ ہو چکتا اور وہ یہ ہے کہ عفو فی الاجتماد کو عتاب نہیں ہوتا تو اس قصہ میں عذاب آتا اور یہ کتاب سابق من اللہ آیت مذکورہ فی البقرہ ہی لا یکلف نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا۔ جو عموم مدلول انتفاء تکلیف مالا یطاق وعدم مواخذہ علی الخطا والنسیان کے اعتبار سے خطائی الاجتہاد کو بھی شامل ہے اور یہاں خطاء اجتہادی یہ ہوئی کہ جو ستر و سوار قتل کیے گئے تھے وہ زیادہ ذی اثر تھے یوں خیال ہوا کہ ان کے قتل سے اثخان معتد بہ متحقق ہو گیا اور اگر زیادہ غور کرتے تو سمجھتے کہ اثخان تام کا تحقق اُن اساری کے قتل پر بھی موقوف ہے اسی زائد غور نہ کرنے پر صورۃً عتاب متوجہ ہوا و ہذا التوجیہ مما القی فی روعی عاشر ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ صباحاً وللہ الحمد فقط۔

(ج ۶) ص ۴۲ س ۲۳۔ قولہ وجہ تشبیہ بالی فولاد کے وقت واقع ہوتا ہے **قلت** اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ عالم غیب کا اکتشاف کو بیداری میں ہو مگر اُس میں عالم ناسوت سے غیبت ضرور ہوتی ہے۔ گو دونوں غیبت میں فرق عظیم ہے مگر نفس غیبت کے اشتراک سے یہ بیداری مشابہ نوم کے ہو جاوے گی اور زیادہ تم استیقاظ کی جس کی بحث سطر آیندہ سے شروع ہے نیز ایک توجیہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تشبیہ لفظ مذکورہ و نوم کی بنا پر اُس غیبت کے انقطاع کو تشبیہ استیقاظ من النوم کے ساتھ دیکر استیقظت سے تعبیر کر دیا گیا اور اس کے چند سطر بعد جو قول عائشہ رضی اللہ عنہا فقد جسد محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج کی بحث کی ہے اُس کی ایک توجیہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ فقدان کے معنی تلاش کرنے کے ہیں مطلب یہ ہے کہ معراج کی واپسی اس قدر جلد ہوئی کہ کسی کو تلاش جسد کے غائب ہونے کی خبر بھی نہ ہوئی کہ کوئی تلاش ہی کرتا کہ آپ کہاں تشریف لے گئے اور اگرچہ اس مضمون کو فقد محمد سے بھی تعبیر کر سکتے تھے لیکن جسد کی طرف نسبت کرنا اشارہ ہو تعلق معراج بالجسد کی طرف کہ آپ کی غیبت ایسی تھی کہ اگر تلاش ہوتی تو متعلق تلاش کا جسد ہوتا تو اس میں بالعکس اور تاکید ہوئی اثبات معراج بالجسد کی نہ کہ نفی فقط

تمت التتمات

یادداشت ضروری متعلق تتمہ منہیات

ناظرین تفسیر ہذا پر مخفی نہ رہے کہ تفسیر بیان القرآن کی ہر ایک جلد بعد طبع بغرض ملاحظہ و نظر ثانی و صحیحنامہ حضرت مولانا دامت برکاتہم کی خدمت میں بھیجی جاتی تھی حضرت مولانا موصوف ہر جلد کے متعلق تین قسم کے منہیات تحریر فرماتے رہے (۱) منہیہ اولیٰ توضیح بعض مقامات تفسیر (۲) منہیہ ثانیہ مضامین تفسیر یہ (۳) منہیہ ثالثہ صحت نامہ۔ سو جلد اول سے بارہویں جلد تک تینوں قسم کے منہیات ہر جلد کے ساتھ لگائے گئے ہیں ان کے علاوہ شائع شدہ جلدوں کے متعلق بھی بعض بعض منہیات کسی کسی جلد کے آخر میں ذیل منہیات اضافہ فرماتے رہے چنانچہ جو جلد اُس وقت طبع ہو کر مکمل ہونے کو ہوئی اُس کے منہیات کے ذیل میں ان منہیات جلدہائے سابقہ کو بھی بطور تتمہ منضم کر دیئے گئے اب ناظرین کی سہولت کے لیے نقشہ ذیل کی صورت میں ان کو پیش کیا جاتا ہے تاکہ اپنی اپنی جلدوں کو اس کے مطابق صحیح فرمالیں

نام اس جلد کا جس کے آخر میں تتمہ منہیات ہے	متعلق جلد اول	متعلق جلد دوم	متعلق جلد سوم	متعلق جلد چہارم	متعلق جلد پنجم	متعلق جلد ششم	متعلق جلد ہفتم	متعلق جلد ہشتم	متعلق جلد نہم	متعلق جلد دہم	متعلق جلد یازدہم	متعلق جلد دوازدہم
جلد سوم	تتمہ منہیہ اولے جلد اول	تتمہ منہیہ اولے جلد دوم										
جلد چہارم	تتمہ منہیہ اولے جلد اول	تتمہ منہیہ اولے جلد دوم										
جلد پنجم		تتمہ منہیہ ثالثہ جلد دوم یعنی ملحقات		تتمہ منہیہ ثالثہ جلد چہارم								
جلد ششم	تتمہ منہیہ ثالثہ جلد اول	تتمہ منہیہ ثالثہ جلد دوم		تتمہ منہیہ ثالثہ جلد چہارم		تتمہ منہیہ ثالثہ جلد ششم						
جلد ہفتم	جز وے از تبیان البیان بعبارت مولوی سعید احمد صاحب مرحوم											
	تتمہ منہیہ اولیٰ جلد اول سورہ فاتحہ و ۲ رکوع از سورہ بقرہ از تبیان		تتمہ منہیہ اولیٰ جلد سورہ مائدہ از تبیان				تتمہ منہیہ اولیٰ جلد سورہ مریم ۱۲ رکوع سوم ط از تبیان					
جلد نہم	تتمہ منہیہ ثالثہ جلد اول		تتمہ منہیہ ثالثہ جلد سوم									
جلد دہم				تتمہ منہیہ ثالثہ جلد چہارم	تتمہ منہیہ ثالثہ جلد پنجم							
جلد یازدہم										تتمہ منہیہ ثالثہ جلد دہم ملحق متعلق منہیہ اولیٰ جلد ۱		
جلد دوازدہم	تتمہ منہیات اولیٰ جلد اول	تتمہ منہیات اولے جلد دوم	تتمہ منہیات اولیٰ جلد سوم	تتمہ منہیات ثالثہ جلد سوم		تتمہ منہیات اولیٰ جلد ۲						

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح چہارم اباۃ البیان حاشیہ بیان القرآن

حاشیۃ المجلد العاشر من التفسیر

ص ۲ س ۷ قولہ ان المشہور الخ ان مفسرۃ قال النحویون الانطلاق ہنا بمعنی القول لان المنطلقین من مجلس التحکیم قالوا بعضہم من بعض امشوا وانطلقوا فیما بینہم بہذا القول رواہ ابن جریر واحمد والترمذی والنسائی وغیرہم عن ابن عباس قال مرض ابوطالب فجاءت قریش وجاء بنو عبد المطلب فقال لہ ای عم ان ابن اخیک قد زعم انک تأتیہ فمرہ فلیأت بآیۃ تدل علی صدقہ فلعلہ لو قد رأی آیۃ صدقناہ فقال لہ ما یأتیہ فقال یأتیہ بما شئت فقال لہ ما تشتہی فقال لہ ان یدعو لہ الشجرۃ فدعا بہا فجاءت تخد الارض خدا حتی قامت بین یدیہ فقال لہا ارجعی فرجعت کل واحدۃ الی مکانہا قال یا ابن اخی ما رأیت کالیوم احدا اسحر منک فوالذی اشتکی بہ لاصدقنک بہ فدعا بہا فجاءت فلما رأی ذلک قال اشہد ان لا الہ الا اللہ انتہی قلت ورواہ ابن اسحاق فی السیرۃ وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیہقی فی الدلائل وغیرہم کلہم من طریق یونس بن بکیر عن ابن اسحاق بہذا السیاق وزاد ابن جریر فی روایتہ ان ابا طالب قال لہا ان ابن اخی زعم ان ربہ ارسلہ الیہ وانہ لم یکذب قط فلا تفارقی مکانک حتی یأتیک بعض بنی عبد المطلب فان رأوک لم یصنع بک شیئا مما تخافین فلما رأت ذلک انطلقت راجعۃ حتی اتت مکانہا الذی کانت فیہ من الارض فقامت فیہ ۱۲ منہ

ص ۲ س ۱۲ قولہ الی القرآن الی قولہ بل ما بذوقوا عذاب ۱۲ منہ

حاشیہ تحتانی یمین ص ۲ س ۱ قولہ لا شبہۃ لیس الخ فی ن قال سیبویہ والخلیل التاء فی لات زائدۃ مشتملۃ بہ وہی مشبہۃ بلیس فی نصب وقد تجر بہا کما تجر بہا ربما ولات حیث لا تدخل الا علی الاحیان ولم یسمع الا الاسماء وخبرہا محذوف وفیہ ایضا واما الوقف علی لات فعند الکوفیین بالہاء قیاسا علی الاسماء وعند البصریین بالتاء قیاسا علی الافعال ۱۲ منہ

ص ۲ حاشیہ تحتانی یمین ص ۲ س ۴ قولہ جندبا فی ن ما مزیدۃ جاریۃ مجری الصفۃ اطلقہا

حاشیہ تحتانی یمین ص ۲ س ۵ قولہ المطب ای المشد وہی بزنۃ اسم المفعول من التفعیل قال فی القاموس المطب کمعظم طبیب السقاء احاشیہ یمین ص ۳ **قولہ** ہو النصب فی ن وہو لفظ من الشی لانہ ظلمۃ غیر مرئیۃ اذ قطعہ ۱۲

ص ۳ س ۱ قولہ اذ فی ن ولکن ان یکون التلفظ بکلمۃ اسمہ العلم ایضا تشریفا ۱۲ **ص ۳ س ۲ قولہ** والاشراق قال البطری قال ابن زید فی **قولہ** بالعشی والاشراق قال حین تشرق الشمس وتضحی ۱۲ وفیہ ایضا عن ابن عباس انہ بلغہ ان اہل فی ذکرت ان رسول اللہ یوم فتح مکۃ صلی الضحی ثمانی رکعات فقال ابن عباس فانظن ان لہذہ الساعۃ صلوۃ یقول التسبیح بالعشی والاشراق

ص ۳ س ۳ قولہ وفی ن یبین حال **ص ۳ قولہ** اذ تصور والخ قال البطری اذ دخلوا علی ای ذکروا اذ مرتین وکان بعض اہل العربیۃ یقول فی ذلک قد یکون مفعولا بہ کالواحد کقولک ضربتک اذ دخلت علی اذ اجترأت فیکون الدخول ہو الاجتراء ویکون ان تجعل احدہما علی ما یجب لہا فکأنہ قال اذ تصور واالحراب لما دخلوا قال وان شئت جعلت لما فی الاول فاذا کان لما اول او آخرا فہی بعد صاحبتہا کما تقول اعطیتہ لما سألنی فالسؤال قبل الاعطاء فی تقدم ۱۲

ص ۵ س ۱ قولہ لا تتسلط فی ن یتسلط فی ن یشط ابعد اراد والاجر فالجر البعد عن الحق

ص ۳ س ۲ قولہ یسؤال الخ فی ن اضاف المصدر الی المفعول الثانی وحذف الفاعل والمفعول الاول ای لیسؤالہ ایاک بعتک والی متعلقۃ بفعل دل علیہا السؤال تقریرہ یسؤال ای ایضمہا الی نفسہ ۱۲

حاشیہ تحتانی یمین ص ۳ س ۲ - قولہ لما جاء لدلیل علی ہذا التفسیر حدیث سجدۃ داؤد والذی ورد فی الصحاح وان المقصود منہ اظہار الخشوع وہو فی السجود دائم **ص ۶ س ۲۱ قولہ** روی صحیح قلت لا حسن ہذا ان ثبت لسند یجتمع بہ ولم اطلع علی سندہ فلیتتبع **ص ۸ س ۷ قولہ** رخا فی ن الرخوۃ اللینۃ ۱۲ قلت ہو مصدر کما فی الاساس **ص ۹ قولہ** رخاء فی الصراح وہو حال من الضمیر فی تجری کما فی الاساس **ص ۱۰ قولہ** رخاء ما یلیہم **قولہ** تلائی فسخرنا لہ الریح تجری بامرہ رخاء ای حیثما اراد ۱۲ منہ فعلی ہذا سخرنا بمعنی جعلنا فیتعدی لمفعولین وقولنا بدواعی فلیس للباء ہنا کما تدل علیہ ترجمۃ صاحب المنتخب حیث قال بنا بالفتح وتشدید نون معمارا ۱۲ وفیہ ایضا غواص بالفتح وتشدید دادہ بر یا فروشندہ برائے طلب مرواریہا ۱۲ وکذا ترجم بہ غواص صحاح وقولہ

ص ۳ س ۵ قولہ لا یغنی فی ن وحقیقۃ لا یغنی لا یشتغل من بغیت الشی طلبتہ ای لا یبصر مطلوبا لانہ سماوی فوق طوق البشر ۱۲

ص ۳ س ۹ قولہ انی مسنی الخ فی ن والجار محذوف ای دعا بانی مسنی علی الحکایۃ والاقال بانہ مفتعل والنصب کالرشد والرشد بالفتح والسکون علی اصل المصدر وضمۃ الشین للاتباع النون تفعل وتفعل ۱۲ منہ **قولہ** مفتعل فی المنتخب ابیکہ بدان چیزے را بشوید ۱۲ وفی البطری عنی بقولہ مفتعل تغتسل بہ من الماء یقال منہ ہذا الغسل وغسول للذی یغتسل بہ من الماء آہ

س ۳ قولہ مشلہم فی البطری بسندہ قال الحسن وقتادۃ فامیاہم اسدا بعیا نہم وزادہم مشلہم ۱۲ وفیہ ایضا بسندہ عن عبد الرحمن بن جبیر قال ابتلی بنی اسرائیل بہ ولدہ وجسدہ وطرح فی مزبلۃ الخ

ص ۱۰ احاشیہ تحتانی یمین ص ۲ قولہ مقارنتہا الوضع الخ قلت المراد بالوضع ہو وضع اہل اللغۃ ای حین استعملوا ہذا الاسم فی لسانہم وخلوا فیہ اللام من اول الاستعمال وقولہ لمقارنتہا دلیل لقولہ لازمتہ والحاقولہ زائدۃ قالہ لیدل علیہ الحلاق تخ نزہ والاسماء بغیر اللام ایضا فی السنۃ العجم وفی الصراح وفی ادخل علیہ الالف واللام وہبالانہ خلان علی نظائرہ تخ غیر ویزید وبشکر الافی ضرورۃ الشعر ۱۲ وفی الاتقان وقیل عربی منقول من الفعل من وسع یسع ۱۲

حاشیہ تحتانی یسار ص ۲ قولہ منتخبہ فی الاعراب حال من جنات فی قول من جعلہا معرفۃ لاضافتہا الی عدن وہو علم کما قالوا جاءتہ الخلدۃ وجنۃ الماوی وقال آخرون ہی نکرۃ والمعنی جنات اقامۃ فکانت منتخبۃ ومصفاۃ ۱۲ وقال البطری زہ وادخلت الالف

الاضغاث وفی البطری جمع ضغثہ قلت ضغث بالتحریک بمعنی حاشیہ تحتانی یمین ص ۱ قولہ لصفقت فتحی البطری جمع صافق من الابل والانثی صافقۃ ۱۲ وقولہ والضافی فی المنتخب رامکنندہ اسپ تو سن ۱۲ وقولہ جواد قلت ہو بالتحریک وتخفیف الواو وفی الاعراب قیل جمع جید۔

وقولہ علاوۃ فی المنتخب علاوہ بالکسر ہدیۂ سرو گردن ۱۲ **وقولہ** اصاب اراد قلت فعلہ البطری بسندہ عن ابن عباس والحسن وضحاک وقتادۃ۔

حاشیہ تحتانی یسار ص ۱ قولہ - عدی بن قلت فائدۃ احضار معنی الذی مجہول بالاشارۃ والحکم علیہ بالصفۃ بالعبارۃ ولا بد فی الترجمۃ من مراعاۃ المتضمن الکثر المتضمن بالفتح کما فعلہ المفسر وفی ان فی حبت حب الخیر ہو متضمن بمعنی فعل یتعدی بعن ای ثبت حب الخیر عن ذکر ربی وجلست جہما معنیا عن ذکر ربی ۱۲ **وقولہ** لان الآخرین الخ فی البطری عن قتادۃ - و الشیاطین کل بناء وغواص یستخرج بہ الحلی من البحر وآخرین مقرنین فی الاصفاد قال مردۃ الشیاطین فی الاغلال اہ **وقول** حال المتکن فی الامر قلت توضیحہ ما فی الاعراب ہو حال من الضمیر فی امتن او فی امسک والمعنی بغیر محاسب اہ واخرج البطری عن الحسن فامنن او امسک بغیر حساب للملک الذی اعطیناک فاعطف ما شئت وامنع ما شئت فلیس علیک بتبعۃ ولا حساب اہ وفیہ ایضا نحوہ عن عکرمۃ وفیہ ایضا عن مجاہد اعط او امسک بغیر حساب اہ ثم قال البطری والصواب من القول فی ذلک ما ذکرنا عن اہل التاویل من ان منانا لا یحاسب علیہ ما علی من ذلک الملک والسلطان وانما قلنا ذلک ہو الصواب لاجماع الحجۃ من اہل التاویل علیہ

واللام فی الالواب بدل من الاضافۃ کما قیل الجنۃ ہی المأوی بمعنی ہی ماواہ اھ

ص ۱۰ س ۴ قولہ قول مخصوص تھا علم ان المسئلۃ مختلف فیہا بین علماء الحنفیۃ فہذا الذی اختارہ المفسر العلام ہو مختار العلامۃ الشامی والتفصیل فی عالمگیریۃ کتاب الحیل وفی ردالمحتار باب الایمان

ص ۱۱ س ۱ قولہ اتراب خبر ہمت المحذوف ای ہی یعنی قصرت الطرف

س ۵ قولہ حمیم وغساق قال الطبری ہذا حمیم وہو الذی قد انتہی حرہ وغساق مشددۃ وہو الذی قد انتہی برودۃ وجہنم یصلونہا غسق یغسق غسوقا اذا سال وقالوا انما معناہ انہم یسقون الحمیم والغساق من صدید یجمع

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ تذہبوہ فی ن والضمیر لما یہم فیہ من عذاب الصلے ای کنتم السبب فی العمل الذی ہذا جزاؤہ فجمعوہ بین العذابین لان الاتباع ہم الذین علموا العمل السوء لا رؤساہم والعمل ہو المقدم لاجزاؤہ اھ وما قیل التعسیر تاخیر الرحمۃ فمضاہ اعدام الرحمۃ افادہ المفسر

حاشیہ تحتانی یمین س ۶ قولہ شیء مکلہ فی ج ای مثل المذکور من الحمیم والغساق وفی الطبری والعرب لا تمنع ان تجعل الاسم اذا کان قلیلا بالکثیر والقلیل والاثنین فتقول عذاب فلان انواع وہ نوعان مختلفان اھ ملخصا

حاشیہ تحتانی یمین س ۶ قولہ بینہما معترض قلت الفاء ہناک لمحض العطف وافاد المفسر انہا للتعقیب ای ہذا حمیم وغساق صبیا لہم علیہ ذوقوہ وہو ظاہر

س ۹ قولہ من الاشراط جمع شرط وہو امر کما یفہم من الصراح **وقولہ** بخبر بانی فی ج الیاء للمناسبۃ

ص ۱۱ احاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ لفضل فی النصب علی انہ مفعول بہ او مصدر ای اتیت رحبا لاضیفا او وجبت بلادک رحبا فاذ دخل علیہ لاصار دعاء بالشوم اھ

ص ۱۲ س ۴ قولہ تخلیق الخ قال فی الطبری عن ابن عباس قال الملأ الاعلی الملئکۃ حین شاورہ فی خلق آدم فی خصوصیۃ فقالوا لا تجعل فی الارض خلیفۃ اھ

ص ۱۳ س ۱ قولہ من روحی قلت اضافۃ تشریفیۃ وکذا قولہ خلقت بیدی فیہ تشریف لادم علیہ السلام ایضا

ص ۱۴ س ۱ قولہ زلفی فی الاعرب مصدر او حال مؤکدۃ ای یقربونا اھ

ص ۱۷ احاشیہ فوقانی س ۱۵ قولہ انزل لکم فی ن قیل اراد انزال ما یوسف فی وجوہہ وہو المطر الذی برقوام النبات الذی یعیش الحیوان وقیل انزل بمعنی قضی وقسم لان قضایاہ قسمہ مکتوبۃ فی اللوح ومن ہناک ینزل وفی ہذہ العبارۃ نوع فخامۃ وتعظیم لافادتہا معنی الرفعۃ والاعلاء ردا لہذا القال رفعت القصۃ الی الامیر وان کان الامیر فی مرتبہ اھ

ص ۱۶ س ۱۳ قولہ ایک تاریکی قولہ رواہ الطبری بسندہ من ابن عباس وغیرہ قلت

ص ۱۷ س ۱ قولہ لان اکون الخ فی ن وفیہ انہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس مثل الملک الجبار بل الرسالۃ تقتضی کمال یاس الناس یأسہم لا یغلوہا بل لرسالتہ تقتضی کمال یاسہم عنہ ویحسن بین ان اللہ امرہ باخلاص القلب وباعمال الجوارح وکان الامر یحتمل الوجوب والندب بین ان ذلک الامر للوجوب فقال قل انی اخاف الآیۃ وذلک ان خوف العقاب لا یترتب الا علی ترک الواجب اھ

ص ۱۷ س ۵ قولہ ظلل فی ن قال المفسر سمی الغمام ظلۃ بلفظہا وکانت فتحات فصارت محیطۃ بہم من جمیع الجوانب حائلۃ من النظر الی شیء آخر وقیل الظلۃ ما علا الانسان فعمی باتحتہم بالظلۃ اطلاقا لاحد الضدین علی الآخر او لان التحانیۃ تشاکل الفوقانیۃ فی الحرارۃ والاحراق اھ ملخصا بلفظہ

ص ۱۸ س ۱ قولہ ان یعبد وہا فی ن حاصلہ انہ بدل اشتمال من الطاغوت

ص ۱۸ س ۳ قولہ افمن حق علیہ کلمۃ العذاب فانت تنقذہ نہی جملۃ شرطیۃ دخل علیہا الہمزۃ التی للانکار ذکرت الفاء الثانیۃ للمجازاۃ بالکید المعنی الانکار (کذا فی الجمل) ودوضع من فی النار موضع المضمر تصریحا بالمقصود بالحکم وادا الفاء الاولی للعطف علی محذوف یدل علیہ سیاق الکلام تقدیرہ انت مالک امرہم فمن حق الخ آخرہ اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ بینۃ فی ن ومعنی قولہ بینۃ واللہ اعلم انہا جعلت بناء المنازل التی علی الارض وسویت تسویتہا جعلت متساویۃ فی اسباب الزینۃ من الالوان والانہار لا مثل ابنیۃ الدنیا فان العرفاء منہا یکون اضعف من التحانی واخف والتحانی قد یجری من تحتہا الانہار واما الغرفات فلا یکن فیہا ذلک اھ

حاشیہ فوقانی س ۱۱ قولہ یعنی حسن قلت یؤیدہ ما رواہ الطبری بسندہ عن قتادۃ وحسنہ طاعۃ اللہ اھ

ص ۱۹ س ۳ قولہ علے نورالخ فی ن ولا یخفی ما فی لفظۃ علے من فائدۃ الاستعلاء ولکن

س ۱۶ قولہ نکارات کالجوار یہ دونوں طریقے حکماء کی تحقیق میں بھی مسلم ہیں۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ یہیج فی ن ای یہتم جفاۃ قال الاصمعی رجل ہائج اذا کان جفاظ جازلان یشور عن منابتہ وہذا ہو مذہب اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ ثانی فی ن جمع مثنی او مثنی بمعنی مکرر اھ قلت الظاہر ان احدہما بالتخفیف کما ورد فی القرآن مثنی وثلث وثنیہا بالتشدید علے زنۃ اسم المفعول من التفعیل فاحفظ

حاشیہ تحتانی یسار س ۴ قولہ عدی بالی قلت والاصل تعدیۃ بالام کما فی قولہ تعالی ہدی للناس

ص ۱۹ س ۱ قولہ تلوہم فی ن قال جار اللہ انما ذکرت الجلود او لا وحدہا لان الخشیۃ تدل علے القلوب فکانہ قیل تقشعر جلودہم لعذ خشیۃ قلوبہم ثم اذا ذکروا اللہ وسنی امرہ علے الرأفۃ والرحمۃ استبدلوا بالخشیۃ رجاء فی قلوبہم اھ

ص ۲۰ س ۱ قولہ افمن یتقی الخ فی ن والخبر محذوف وہو کمن امن العذاب

س ۷ قولہ سلما فی الطبری ان السلم مصدر من قول القائل سلم فلان للشر صلحا یعنی خلص وخلوصا اھ وفیہ ایضا علے قولہ تعالی متشاکسون یعنی مختلفین متنازعین سیئۃ اخلاقہم فہی لہم رجل شکس اذا کان سیئ الخلق اھ

ص ۲۱ س ۳ قولہ ازجاء فی ن ومعنی ازجاءہ انہ لم یراع طریقۃ اہل الانصاف والتدبر لکنہ لما سمع بہ فاجاءہ بانکذیب اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ لیعفر فی ن علے احد الوجہین ظاہرہ تعلقہ بمثاوی ان تکون لام العاقبۃ اھ وفیہ قال جار اللہ اللام

ہہنا لیس للتفضیل وانما ہو کقولہم الاشج اعدل بنی مروان وفائدۃ صیغۃ التفضیل استظہارہم بالجہینۃ مع ان الصفائر عندہم سواء اتمالہم اھ قلت وقال المفسر العلام اقرب لو یعلمون ہتا ہے کہ اسوء ان تو مبالغہ ہے کہ اسوء کا بھی کفارہ ہو جائیگا چہ جائیکہ یہ ہے۔ اور احسن میں اظہار رحمت ہے کہ ہم ان کے حسن کو بھی احسن قرار دیکر اسپر جزا دیں گے۔

ص ۲۱ س ۳ قولہ والذی جاء الخ قال الطبری فی قراءۃ ابن مسعود والذین جاؤا بالصدق وصدقوا بہ وقد زعم بعض اہل العربیۃ من البصریین ان الذی فی ہذا الموضع جعل فی معنی جماعۃ بمنزلۃ من اھ ملخصا

ص ۲۲ س ۱ قولہ عبدہ فی قراءۃ عباد وانما قرأتان مشہورتان کما فی الطبری

س ۷ قولہ علے مکانتکم فی الطبری علی تمکنکم من العمل الذی تعملون ومنازلکم اھ

ص ۲۳ س ۱ قولہ یتوفی الخ فی ن والحال انہ یتوفی الانفس حین موتہن عند سوناہ وحین موتہا عند نومہا فتکون فی متعلقۃ بیتوفی والمعنی یستقبل فی اول حقیقۃ وفی الثانی مجازا ولم یجزہ کثیر من ائمۃ الاصول وقال الفراء فی متعلقۃ بالموت وتقدیرہ ویتوفی الانفس التی لم تمت فی منامہا حذا لقضاء حیاتہا اھ قلت والاول ہو الصحیح عندی وان لم یرتض بہ کثیر من ائمۃ الاصول تامل وفی ن من دون اللہ ای من دون اذنہ

س ۵ قولہ جمیعا فی ن وانتصب جمیعا علے الحال ولو کان تاکید الشفاعۃ لقیل جمیعا

ص ۲۴ س ۱ قولہ قل اللہم الخ فی ن دلا حکی عنہم ہذا الجہل الغلیظ والحمق الشدید وہو الاستہزاء عن ذکر من ذکرہ راس السعادات وعنوان الخیرات والاستبشار بذکر اخس الاشیاء وہی الجمادات امر رسولہ بہذا الدعاء اللہم فاطر السموات والارض وہو وصف بالقدرۃ التامۃ عالم الغیب والشہادۃ وہو نعتہ بالعلم الکامل وانما قدم وصفہ بالقدرۃ علی وصف العلم لان العلم کونہ قادرا متقدم علی العلم کونہ عالما کما بین فی اصول الدین انت تحکم الخ یعنی ان نفرتہم عن التوحید وترحیم بالشرک امر معلوم الفساد بداہۃ العقل فلا حیلۃ فی ازالتہ الا بالاستعانۃ القدیر اعلیہ اھ قلت ہذا دعاء فی اول شاء

کما یدل علیہ ذکر صفاتہ تعالے فیہ لکن لما کان الثناء علی الکریم دعاء وقد دلت القرینۃ علی ان المراد بالثناء ہنا ہو الدعاء رد وہی الاستعانۃ بالتعالی فی مقابلۃ الکفار اطلق علی الثناء لفظ الدعاء فمراده صلے اللہ علیہ وسلم بہذا الدعاء طلب الغلبۃ علیہم فافہم

ص ۲۶ س ۱ قولہ جمیعا ای حال کونہا مجموعۃ کذا فی **ن** **س ۵ قولہ** ان تقول فی ع ہو مفعول لہ ای انذرتہ لکی تخافہ ان تقول اہ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ بغتۃ ہم قال الطبری عن ابن زید بغتۃ تہم قال (ابن زید) بامر اللہ اہ وفی **ن** قال جار اللہ ویجوز ان یسمی العمل الصالح فی نفسہ مفازۃ لانہ سبب لہا اہ قلت ہذا احسن عندی وفی **ن** ایضا ہی مفعلۃ من الفوز فمن وحید فلانہ مصدر ومن جمع فلاختلاف اجناسہا فلکل منہن مفازۃ اہ

حاشیہ تحتانی یمین قولہ فی جواب الخ فی **ن** ہذا یصلح جوابا للقولین الثانی والثالث ای بلے قد ہدیت بالوحی فکذبت واستکبرت عن قبولہ فلا فائدۃ فی الاجیۃ فان عدم الفائدۃ لکونہ واقعا فی جانب القہر لن یزول عنہ اہ

حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ عین القہر نیۃ الخ قلت للان الجواب ردعلیہم وقائلہا غیر قائلہا بخلاف الفرعین الثلاثۃ فان قائلہا واحد وہو الکفار

ص ۲۷ س ۳ قولہ افغیر اللہ الخ فی **ن** وہو منصوب باعبد وقادر ونحو ذلک اعتراض والمعنی افغیر اللہ اعبد بامرکم اہ

ص ۳۴ قولہ من الخاسرین ومن الکفرین قلت ہذا ابلغ من فاسدا وشاکرا

ص ۳۸ س ۱ قولہ فصعق الخ روی الطبری عن ابی ہریرۃ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونفخ فی الصور ثلاث نفخات الاولے نفخۃ الفزع والثانیۃ نفخۃ الصعق والثالثۃ نفخۃ القیام لرب العالمین تبارک وتعالی یامر اللہ اسرافیل بالنفخۃ الاولے فیقول النفخۃ نفخۃ الفزع فتفزع اہل السموات واہل الارض الا من شاء اللہ قال ابو ہریرۃ رفعہ یا رسول اللہ فمن استثنی حین یقول ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ تعالی او لئک الشہداء واذا الصیل الفزع الی الاحیاء او لئک احیاء عند ربہم یرزقون وفاتہم اللہ ففزع ذلک الیوم واتہم ثم یامر اسرافیل بنفخۃ الصعق فیقول النفخ نفخۃ الصعق فیصعق اہل السموات والارض الا من شاء اللہ فافاقوا ہم خامدون ثم یاتی ملک الموت الی الجبار تبارک وتعالے فیقول یا رب قد مات اہل السموات والارض الا من شئت فیقول لہ وہو اعلم فمن بقی فیقول بقیت انت الحی الذی لا تموت وبقی حملۃ عرشک وبقیت یا فیقول اللہ فلیست حملۃ العرش فیموتون ویامر اللہ تعالی العرش فیقبض الصور فیقول ای رب قد مات حملۃ عرشک فیقول من بقی وہو اعلم فیقول بقیت انت الحی الذی لا تموت وبقیت انا قال فیقول اللہ انت من خلقی خلقتک لما رایت فمت لانی قضیت الموت علی من خلقی ثم قال الطبری بعد ہذا وہذا القول الذی روی فی ذلک عن رسول اللہ اولے بالصحۃ لان الصعقۃ فی ہذا الموضع الموت والشہداء احیاء وان کانوا عند اللہ احیاء کما اخبر اللہ تعالے ذکرہ فانہم قد ذاقوا الموت قبل ذلک بزمان دون دہر طویل وذلک انہ لو جاز ان یکون المراد بذلک من قد ہلک وذاق الموت قبل وقت نفخۃ الصعق وجب ان یکون المراد بذلک من قد ہلک فذاق الموت من قبل ذلک لانہ ممن لا یصعق فی ذلک الوقت اذ کان لیست لا یجد ولا موت آخر فی تلک الحال اہ

س ۵ قولہ زہ راجع زرۃ کما فی **ن** وہ حال فی الوضعین کما فی ع **س ۷ قولہ** منہ تنتہج جاز ان کما فی **ن**

ص ۲۹ س ۲۲ قولہ اعتذارہ من ہن لی لکم اگر اعتذار ہتا تو ملنکہ اس کا رد کرتے اور وہ نقل بھی ہوتا۔ کما قال تعالی انظر کیف کذبوا علی انفسہم اور ایسا اقرار دنیا میں بھی ہوتا ہے چنانچہ ایسے موقعوں پر کہا جاتا ہے کہ بد قسمتی سے ایسا ہوا وہ مقصود اس سے اپنی خطا کا اقرار ہوتا ہے نہ کہ اعتذار فافہم

ص ۲۹ حاشیہ تحتانی یمین قولہ حافین من حول العرش قلت قال الطبری من زائدۃ للتاکید وفی الصراح حد قولہ الرجل واحد قولہ ہ ای احاطوا بہ وقولہ باحمد ربہم فی الصراح حفاف بالکسر وحفوف گرد گرد بر رضمیح

حفافان ودکرانہ ہر چیز ہ اہ

ص ۳۰ س ۳ قولہ فاذا الذی ہ قابل الترتب الخ فی الجلالین شدید العقاب للکافرین لے شدودہ ذی الطول ای الانعام الواسع وہو موصوف علی الدوام بکل من ہذہ الصفات فاضافۃ المستق منہا للتعریف کالاخیرۃ اہ وفی **ن** الظاہر ان التوب مصدر وقیل جمع توبۃ اہ

س ۵ قولہ تقلبہم ای تصرفہم فیما للتجارۃ ای فلا یغرنک تقلبہم وخروجہم من بلداتہ کبدر فان اللہ محبط بہم کذا فی مجمع البحرین لبعض اہل فارس قلت فظہر ان التقلب اعتبر فیہ التصرف ایضا مع السیر من بلدالی آخر لا محض السیر

حاشیہ تحتانی س ۱ قولہ توسیط الواو الخ قلت ولہ توجیہ آخر من ایضافی **ن** ونصہ قال الاشعری انہ قد یعنون الکبار بعد دون التوبۃ لکنا لم نر احدا یقول بقولہ قابل التوب ولیفید المدح المطلق ویؤیدہ ادخال الواو بین ہذین الوصفین فقط کانہ قیل الجامع بین المغفرۃ ان کانت بدون توبۃ وبین القبول ان کانت بتوبۃ فقد جمع للمذنب بین رحمتین بسبب الحالتین اہ

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ الغفران وقبول التوبۃ قلت کل الاول ارتفاع احتمال العقاب عنہ وفائدۃ الثانی حصول الاجر علیہ فان التوبۃ من المحسنات فافہم واتمام توسط الواو بین الصفات الاخری نحو الذکور لان صفتین منہا لا تتعلقان بمکلف واحد بخلاف ہاتین الصفتین المذکورتین۔

ص ۳۱ حاشیہ فوقانی س ۶ قولہ اشار الخ فی **ن** وفی قولہ ربنا وسعت کل شیء رحمۃ اشارۃ الی ان الحمد والثناء ینبغی ان یکون مقدما علی الدعاء وفی تقدیم الرحمۃ علی العلم فائدۃ ہی ان مطالب الملئکۃ فی ہذا المقام ہو ان یرحم اللہ المؤمنین اہ ملخصا

ص ۳۲ س ۱ قولہ ملقت اللہ الخ فی الطبری واختلف اہل العربیۃ فی وجہ دخول ہذہ اللام فی **قولہ** ملقت اللہ اکبر فقال بعض اہل العربیۃ من اہل البصرۃ ہی للام الابتداء کان یناد ون یقال لہم لمن النداء قول قائل وشد فی الاعراب یقال ازید فضل من عمرو فقال بعض نحوی الکوفۃ المعنی فیہ یناد ون ان مقت اللہ ایاکم ولکن اللام کفی من ان تقول فی الکلام نادیت ان زیدا قائم قال وشد قولہم ما ہم من بعد

ما رأوا الآیات لیسجننہ حتی حین اللام بمنزلۃ ان فی کل کلام ضارع القول مثل ینادون ویخبرون وأشباہ ذلک وقال آخر غیرہ منہم ہذہ لام الیمین تدخل مع الحکایۃ وما ضارع الحکایۃ لتدل علی ان ما بعد ہا یمین اہ

س ۱۷ قولہ ایک ودنیا کی زندگی الخ قلت اخرج الطبری باسنادہ عن ابن عباس وابی مالک والضحاک نحناہ ولم یذکروا الاحیاء بعد الموت فی البرزخ لانہ یتعلق بالعین وتابع للحیات فیہا وانما قدم الاماتۃ دون الاحیاء لان الاماتتین ظاہرتان وکذلک الحیاۃ فی الدنیا ولیس کذلک الحیاۃ فی الآخرۃ فانما غنیۃ محتاجۃ الی الاتمال والدلیل لہمی نرجح جانب الاماتتین علی الاحیاء تین ہنا اہ

الرجز ص ۳۳ س ۱ قولہ لا یخلف الخ فی **ن** وہذا ان کان عاما فی جمیع الاحوال وہنا ملا للدنیا والآخرۃ الا انہ خصص بالآخرۃ لانہم فی الدنیا کانوا یبطلون ان بعض الاعمال تخفی علی اللہ عند الاستہزاء بالحق کما قال ولکن اطمئنتم ان اللہ لا یعلم کثیرا مما تعملون فہو نظیر قولہ مالک یوم الدین

س ۳۴ قولہ روز قیامت قلت اخرجہ الطبری عن ابن زید وفسرہ بعضہم بیوم المیتۃ والاظہر ہو الاول فان الخوف والعذاب فیہ اشد

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ التوبۃ فی **ن** من اذف الامر انہ فاذا ذنی اہ وقولہ فائدۃ فی **ن** قال (جار اللہ) ولا یحسن ان تکون الواو صفۃ للاعین مضافۃ الیہا لخروجہ قطیعۃ رأی لعلم العین الخائنۃ للان قولہ وما تخفی الصدور لا یساعدہ علیہ یعنی ان عطف العرض علی الجوہر والمعنی علی العین غیر مناسب اہ

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ المراد الخ توضیحہ ما فی **ن** ای لا شفاعۃ ولا اجابۃ وذلک انہ لا یشفع احد فی ذلک الیوم الا باذن اللہ فان اذن لہ جیب والا فلا یوجد شیء من الامرین اہ ملخصا

ص ۳۴ س ۳ قولہ من آل فرعون قد روی الطبری عن السادی قال ہو ابن عم فرعون وقال آخرون کان الرجل اسرائیلیا اہ ملخصا ثم قال الطبری والاولی القولین فی ذلک بالصواب عندی القول الذی قالہ السدی من ان الرجل المؤمن کان من آل فرعون اہ

ص ۳۵ س ۳ قولہ ایکہ فی الاعراب متعلق بمفولین (دوالثالث مقدر) الثانی ہدی وہو من الرای الذی بمعنی الاعتقاد اہ وفی المنتخب ارادۃ

نمودن وشنا سانیدن اھ قلت اریدبہ ھنا المعنی الثانی من المعنیین المذکورین فی المنتخب الماسعوا الآیۃ فتقدیرہ اسمع اراہ مناسکنا عندی

ص ۳۵ حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ لھم الضلال الخ فی الاعراب واطنابہ کل الی القلب یراد بہا عموم القلب لاستیعاب کل قلب بالطبع وھو فی المعنی کقراءۃ من قرأ علی قلب کل متکبر اھ وفی البطری واختلف القراء فی قراءۃ ذلک فقرأتہ عامۃ قراء الامصار خلا ابی عمرو بن العلاء علی کل قلب متکبر باضافۃ القلب الی المتکبر یعنی الجر عن ابن عباس علی قلوب المتکبرین کلھا ومن کان ذلک قراءتہ کان قولہ جبار نعت متکبر وقد روی عن ابن مسعود انہ کان یقرأ ذلک کذلک یطبع اللہ علی قلب کل متکبر جبار حدثنی بذلک ابن یوسف قال ثنا ابو اسامۃ قال ثنی حجاج عن ھرون انہ کذلک فی حرف ابن مسعود وھذا الذی ذکر عن ابن مسعود من قراءتہ بتحقیق قراءۃ من قرأ بتنوین قلب الی المتکبر لان تقدیم کل قبل القلب وتاخیرہا بعدہ لا یغیر المعنی بل معنی ذلک فی الحالتین واحد وقد حکی عن بعض العرب سماعا ھو یرجل شعرہ یوم کل جمعۃ یعنی کل یوم جمعۃ اھ

س ۱۳ قولہ الاسباب فی البطری وقد بینا فیما مضی قبل ان السبب ھو کل ما تسبب بہ الی الوصول الی ما یطلب من حبل وسلم وطریق وغیر ذلک فلا یبعد الاقوال بالصواب فی ذلک ان یقال معناہ لعلی ابلغ من الاسباب السموات اسبابا السبب بہا الی رویۃ الہ موسی طرقا کانت تلک الاسباب سماء او ابوابا او منازل او غیر ذلک اھ

ص ۳۶ س ۱۱ قولہ فنداد وعشیانی البطری واصل الغدو والعشی مصادر جعلت اوقاتا اھ

ص ۳۷ س ۲۸ قولہ دوزخ کی طرف الخ قلت قال العلامۃ البطری قولہ یوم تولون مدبرین فنادوا یدل علی التاویل الذی ذکرنا من الخبر عن رسول اللہ یوم یولون ھاربین فی الارض فنداء عذاب اللہ وعقابا عند معاینتھم جھنم وتاویل علی التاویل الذی قالہ قتادۃ فی معنی یوم الشدۃ والبلاء یوم تولون منصرفین عن موقف الحساب اھ وفیہ ایضا واولی القولین فی ذلک بالصواب القول الذی روی عن رسول اللہ وان کان الذی قالہ قتادۃ غیر بعید اھ قلت قد روی البطری قبل ھذہ العبارات حدیثا مرفوعا طویلا وفی آخرہ ترشیب الولدان وتطیر الشیاطین ھاربۃ حتی تاتی الاقطار فتلقاھا الملئکۃ فتضرب وجوھھا فترجع ولتولی الناس مدبرین بنادی بعضھم بعضا وھو الذی یقول اللہ یوم التناد یوم تولون مدبرین الخ من اللہ من عاصم اھ

س ۳۷ قولہ اظہار جلادت الخ اور یہ بھی ممکن ہے کہ استہزاً ایسا کہا ہو

ص ۳۸ س ۹ قولہ پھر خدا کو معلوم محل بنایا نہیں بنا اھ مگر طبری جو بہت بڑے محدث اور مورخ ہیں اور جن کی تاریخ اصح التواریخ ہے انکے ظاہر قول قیل سے جو انکی تفسیر میں ہو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ محل تیار ہوا تھا۔ وقولہ کہذا و ما احتمال فسر عون الذی عقبال للاطلاع الی آلہ موسی الآنے خسارۃ ذہاب مال ونفس لانہ ذہبت نفقتہ الخ انفقھا علی الصرح باطلا ولم ینل بہا الفق شیئا مما اراد وہ فذلک ہو الخسار والتباب اھ

س ۲ قولہ صبح وشام الخ یہ مضمون حدیثین بھی سب اہل نار کے لئے آیا ہے فقد روی فی الصحیحین مرفوعا ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اہل الجنۃ فمن اہل الجنۃ وان کان من اہل النار فمن اہل النار فیقال ہذا مقعدک حتی یبعثک اللہ یوم القیامۃ اھ

ص ۳۹ س ۳ قولہ فخزنۃ جہنم فی ان قال المفسرون انھم لیقل لخزنۃ جہنم ادعوا ربکم یسکن عنا یوما نعذب فیہ فلا یجابون الخ النار فکان لخزنتھا قرینا من اھل دعوتہ اعظم درجۃ من سائر الخزنۃ فلذلک خصوہم بالخطاب اھ

س ۲۴ سورہ رعد الخ سورہ اعراف میں بھی یہ جملہ ہے اور بانہ البیان میں اس موقع پر اجابت دعاء کفار کی عمدہ تحقیق کی گئی ہے ملاحظہ کر لیا جاوے

حاشیہ تحتانی یمین قولہ لما دل علیہ الخبر قال ابو البقاء نصبا مفعولا منصوب بفعل دل علیہ مغنون تقدیرہ ہل انتم دافعون عنا او مانعون اھ قلت ویمکن ان یقال ان اصل العبارۃ دافعون عنا او مغنون عنا وقد قلم مغنون عنا مقامہ وقولہ نصیبا مفعول لقولہ مغنون وفی النہایۃ یقال اغن عنی شرک ای اصرفہ وکفہ منہ قولہ تعالی لکل امرئ منھم یومئذ شان یغنیہ اھ

ص ۴۰ س ۹ قولہ اھون الخزنین اکثر المفسرین علی ان الدعاء ہنا بمعنی العبادۃ والاستجابۃ بمعنی الاثابۃ بقولہ سبحانہ ان الذین یستکبرون عن الخ اھ وقد روی الطبری باسانید عدیدۃ عن النعمان بن بشیر قال سمعت النبی یقول الدعاء ہو العبادۃ وقال ربکم ادعونی استجب لکم اھ وفیہ عن ابن عباس وحدثنی المثنی قال اھ

ص ۴۳ س ۳ قولہ اذ لا اغلال فی ان لیس کقول القائل سوف اصوم بمعنی ان سوف للاستقبال واذ للمضی لان اذ ہہنا بمعنی اذا لانہ درد علی عادۃ اخبار اللہ تخویفا وتہدیدا وقال المبرد اذ صارت زمانا قبل سوف لان العلم وقع منہم بعد ثبوت الاغلال والمعنی علموا من الاغلال التی کانوا عدوہ بعد ان حق بالوجود اھ

س ۹ قولہ اما نربنک فی الحالین فیہ ان الشرطیۃ مؤخرۃ ما زائدۃ لتوکید معنی الشرط اول الفعل والنون آخر الفعل اھ

س ۱۱ قولہ منہم من لم نقصص علیک قلت اما اورد فی بیان عدد ہم فی الحدیث فاجیب عنہ انہ خبر واحد لا یوازی الآیۃ المتواترۃ فلا یعارضہا ولکن ہذا الجواب لم یبلغ مبلغ التحقیق عندی فلیتامل فی الجواب عنہ علی سبیل التحقیق ویتتبع طرق الحدیث لعلک تحصل لک جواب شاف محقق

س ۱۳ قولہ بنا لک البطلون فی ان اسی فی ذلک الوقت استعیر المکان للزمان البطلون فی ان اسی فی ذلک الوقت استعیر المکان للزمان البطلون وہم اہل الادیان الباطلۃ اھ قلت الابطال متعد کما فی الصراح فالراد بہم الذین یبطلون الدین الحق اسے یعتولون یبطلانہ

س ۶۶ قولہ لنہ قلت فی مفردات الراغب المرح شدۃ الفرح والتوسع فیہ اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ ثم یقبل الخ

قلت عبارۃ الوجیز الدالۃ علی ہذا المعنی ما فی قال جارا اللہ ثم انا لم یقل فیئس ثم قل التکبر حتی کان مناسبا للقولہ ادخلوا کقولک زرتنا اللہ ثم اللہ ثم الزمار لان ادخول الوقت بالخلود فی معنی الثواب اھ

ص ۴۴ س ۳ قولہ علی الفلک انما قال ھنا علی الفلک ولم یقل وفی الفلک مع صحتہ اذ ہی کالوعاء از دواجا لقولہ وحملنا ھم فی الفلک المشحون فی الظاہر وقیل ہو من قول العرب جلت فلانا علی الفرس اذا رکب لانہ کنہ فی البیضاوی

حاشیہ بیان القرآن

ص ۴۵ س ۵ قولہ ثم کید فخذھم الخ فان قلت لم لم یقل ثم کیدھم مع کونہ اخصر قلت لفظۃ ثم زائدۃ تاکیدا

ص ۴۶ س ۵ قولہ ما تعون فی الاعراب ہو محمول علی المعنی لان معنی فی اکنۃ مجوبۃ عن سماع ما تدعونا الیہ ولا یجوز ان یکون نقنا لاکنۃ الخ وفی ان قال جار اللہ فائدۃ من فی قولہ ومن بیننا وبینک حجاب دون الناس یقول وبیننا ہو ان العبارۃ الثانیۃ تدل علی المطلق الحجاب ولکن العبارۃ الواردۃ فی القرآن تفیدان المسافۃ التی بینہ وبین رسول اللہ علوۃ من الحجاب لا فراغ بینہا کانہ قیل ان الحجاب ابتدا منا ومنک اھ

س ۹ قولہ ممنون فی مع من منت الحبل ای قطعتہ

ص ۴۷ س ۱ قولہ وجعل بینہا مستانف غیر معطوف علی خلق لانہ لو کان معطوفا علیہ لکان داخلا فی الصلۃ ولا یجوز ذلک لانہ قد فصل بینہا بقولہ تعالی وتخلقون افکا آخرا لآیۃ لیس من الصلۃ فی شی اھ قلت لانہ معطوف علی لتکفرون فہو اجنبی

س ۳ قولہ من نوفہ فانی ان آ بالنسبۃ الی سکان المعمورۃ اھ

س ۵ قولہ حفظا فی البطری فقال بعض نحوی البصرۃ نصب حفظا ہا حفظا کانہ قال وتحفظ حفظا من کل شیطان مارد قال زینا بالمصابیح قد اخبرنا بہ قد نظر فی امراد تعہدہا فہذا دلیل علی الحفظ کانہ قال وحفظناہا حفظا اھ

س ۱۴ قولہ ترک یہ من حیث الذات الخ قلت ومن الجائز علی مذہب من قال کہ ہم مکلفین بالفروع ان یکون الندم علی ترک اداء الفروع فکانہ قیل استوائم ترکوا فہذا دلیل علی ترک العبادۃ المالیۃ وقد ورد الیضا فی العبادۃ البدنیۃ فی قولہ تعالی لم نک من المصلین فانہم علی ان الندم علی ترک العبادۃ البدنیۃ یستلزم الندم علی ترک المالیۃ وہذہ کمیۃ اھ قلت والاحسن فی الجواب ان المغفرۃ علیہ الصلاۃ والسلام

س اقولہ ان لا تعبدوا فی ان ویجوز ان تکون ان المفسرۃ او مخففۃ وضمیر الشان مقدرا اھ

کذا فی النیسابوری

ص ۴۸ س ۵ قولہ ما تعون فی الاعراب ہو محمول علی المعنی لان معنی فی اکنۃ مجوبۃ عن سماع ما تدعونا الیہ ولا یجوز ان یکون نقنا لاکنۃ الخ وفی ان قال جار اللہ فائدۃ من فی قولہ ومن بیننا وبینک حجاب دون الناس یقول وبیننا ہو ان العبارۃ الثانیۃ تدل علی المطلق الحجاب ولکن العبارۃ الواردۃ فی القرآن تفیدان المسافۃ التی بینہ وبین رسول اللہ علوۃ من الحجاب لا فراغ بینہا کانہ قیل ان الحجاب ابتدا منا ومنک اھ

س ۹ قولہ ممنون فی مع من منت الحبل ای قطعتہ

ص ۴۷ س ۱ قولہ وجعل بینہا مستانف غیر معطوف علی خلق لانہ لو کان معطوفا علیہ لکان داخلا فی الصلۃ ولا یجوز ذلک لانہ قد فصل بینہا بقولہ تعالی وتخلقون افکا آخرا لآیۃ لیس من الصلۃ فی شی اھ قلت لانہ معطوف علی لتکفرون فہو اجنبی

س ۳ قولہ من نوفہ فانی ان آ بالنسبۃ الی سکان المعمورۃ اھ

س ۵ قولہ حفظا فی البطری فقال بعض نحوی البصرۃ نصب حفظا ہا حفظا کانہ قال وتحفظ حفظا من کل شیطان مارد قال زینا بالمصابیح قد اخبرنا بہ قد نظر فی امراد تعہدہا فہذا دلیل علی الحفظ کانہ قال وحفظناہا حفظا اھ

س ۱۴ قولہ ترک یہ من حیث الذات الخ قلت ومن الجائز علی مذہب من قال کہ ہم مکلفین بالفروع ان یکون الندم علی ترک اداء الفروع فکانہ قیل استوائم ترکوا فہذا دلیل علی ترک العبادۃ المالیۃ وقد ورد الیضا فی العبادۃ البدنیۃ فی قولہ تعالی لم نک من المصلین فانہم علی ان الندم علی ترک العبادۃ البدنیۃ یستلزم الندم علی ترک المالیۃ وہذہ کمیۃ اھ قلت والاحسن فی الجواب ان المغفرۃ علیہ الصلاۃ والسلام

س اقولہ ان لا تعبدوا فی ان ویجوز ان تکون ان المفسرۃ او مخففۃ وضمیر الشان مقدرا اھ

س ۵ قولہ ہوا شد منہم فی ن لان الفاعل والعلۃ اقوی من القابل والمعلول والقوۃ فی الانسان نتیجۃ صحۃ البنیۃ والاعتدال وحقیقتہا زیادۃ القدرۃ فلہ لک مجازان یقال ابدا قد ابدہ الکبر وان کان لانسبۃ للمتناہی الی غیر المتناہی اھ

س ۷ قولہ نحسات فی ع بکسر الحاء وہو اسم فاعل مثل نصب ونصبات اھ محصلا

حاشیہ تحتانی یسار قولہ من بین ایدیہم (فائدہ) فی ن وحقیقۃ بین یدیہ ان یستعمل للشی الی قدامہ ومجازہ ان یستعمل للشی الماضی بزمان قریب اھ

س ۴۹ س ۱ قولہ ولعذاب الآخرۃ اخری فی ن من اسناد المجازی فان الذل والہوان لصاحبہ اھ

س ۷ قولہ ان یشہد فی ع ای من ان یشہد لان تستتر لایتعدی بنفسہ اھ

ص ۵۱ س ۳ قولہ اسوأ الذی فی ن المضاف فی قولہ اسوأ محذوف ای جزاء اسوأ الذی ولذلک اشار الیہ بقولہ ذلک جزاء اعداء اللہ اھ

س ۳ قولہ بما کانوا الخ فی ن وقد وضع قولہ بما کانوا الخ موضع ان لو قال بما کانوا یفعلون اقامۃ للسبب مقام السبب اھ **س ۷ قولہ** الاتخافوا الخ فی ع ولاتحزنوا ابشروا قلت نفی المضرتین واثبات منفعۃ واحدۃ للان دفع المضار اہم من جلب المنافع فافہم

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ اللتوفی ع یقرأ بالفتح الفین من اللتالیتی وبضمہا من اللتالیتو والمعنی سواء اھ وقولہ المطافی الصرح بالمقصر سنگ خواند فی فرہنگ سنگ خواز نام مرغیست کوچک وسیاہ رنگ وکاکل دارد کہ سنگ ریزہ می خورد اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ لازیدۃ فی ان قال (جار اللہ) ومن جعل للزیدۃ فالقیاس علی تفسیر قرآن یقال ادفع بالتی ہی حسنۃ ولکنہ وضع احسن موضع الحسنۃ لیکون ابلغ لان من دفع بالحسنی ان علیہ الدفع بہا ہو دونہا اھ (فائدہ) فی مفردات الراغب الحسنۃ تعبیر بہا عن کل ما یسر من نعمۃ تنال الانسان فی نفسہ وبدنہ واحوالہ والسیئۃ تضاد ہا ومہما من الالفاظ المشترکۃ والفرق بین الحسن والحسنۃ والحسنی ان الحسن یقال فی الاعیان والاحداث وکذلک الحسنۃ اذا کانت وصفا واذا کانت اسما تتعارف فی الاحداث والحسنی لا یقال الا فی الاحداث دون الاعیان الخ

ص ۵۲ حاشیہ تحتانی قولہ متلائمۃ ای ساکنۃ نفی الصراح طامنت منہ سکنت

ص ۵۲ س ۳ قولہ خلقہن فی ن والضمیر للآیات ولم یغلب المذکر لان ذلک قیاس مع الانفطار اھ محصلا

ص ۵۲ س ۹ قولہ وہو علیہم عمی فی ع مصدر عمی مثل صدی صدے فعلی لا یتعلق بالنکرۃ فہا علیہ ولکن یجوز ان یکون علی التبیین او حالا من ہدا اھ محصلا

ص ۵۵ س ۱۱ قولہ فی الآفاق فی ن ردہ الآفاق افق وہو الناحیۃ من نواحی الارض والسماء وعند المحققین الآیات الآفاقیۃ ہی الخارجۃ عن حقیقۃ الانسان وبدنہ کالافلاک والکواکب الخ

حاشیہ تحتانی یمین ص ۳ قولہ بل من ربک قلت الواضح المفصل الی ع قولہ تعالی بربک الباء زائدۃ وہو فاعل یکف والمفعول محذوف ای الم یکفک ربک فعلی ہذا ان فی موضع البدل من الفاعل اما علی اللفظ او علی الموضع ای الم یکفک ربک شہادتہ اھ

ص ۵۵ س ۳ قولہ آذنک الخ فی ع ہذا اعلام بقتدی الی مفعول بقیہ والی آخر بحوث جرد وقد وقع النفی وما فی خبرہ موقع الجار والمجرور اھ

س ۵۷ س ۹ قولہ لاریب فیہ فی ن اقترض لاحمل لہ او صفۃ للجمع بناء علی ان التعریف الجنسی قریب من النکرۃ اھ

ص ۵۸ س ۸ قولہ معانی ما لگتے ہیں فی ن طمعانی توبۃ الکفار والعصاۃ منہم اھ

س ۳ ۴ قولہ احسام الخ احسام سے مراد اجسام لطیفہ ہیں مثل ہوا کے گرد وغیرہ بھی نہیں مفادہ للمفسر العلام

ص ۵۹ س ۱ قولہ یذرؤکم راجع الی المخاطبین والی الانعام وہو من الاحکام ذوات العلتین وذلک لان فیہ تغلیبین تغلیب المخاطبین علی الغائبین وہم من یسیوجد الی یوم القیمۃ وتغلیب العقلاء علی غیرہم وعلۃ الاول الخطاب وعلۃ الثانی الفضل

س ۵ قولہ ان اقیموا الدین فی ن وحد نصب بلا من مفعول شرع وفیہ فقیل ہو اقامۃ الدین یعنی اقامۃ اصولہ من التوحید والنبوۃ والمعاد ونحو ذلک دون الفروع التی تختلف بحسب الاوقات لتوارد کل جملۃ منکم شرعۃ ومنہاجا **س ۷ قولہ** الیہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الخ فلت سناہ عندی والمہم تعالی اعلم ان اللہ یصطفی لنفسہ من یشاء ویہدی الخ ای لانتوہم ان لا دخل للارادۃ العبدیۃ والقدرۃ الکلفیۃ الصبر عنہا فی الآیۃ بالانا یتبل لہ دخل ایضا فی الہدایۃ وان کان الاصل ہو المشیۃ ولما توہم المشیۃ والارادۃ العدیۃ ہہنا لم یہتدوا قلنا نحن یا محمد علیہم فافہم واما ما اشتہر عند الصوفیۃ من الفرق بین الاختیار والاہتداء والاستدلال علیہ ہہنا فبعیدہ قلبی من ہذا السیاق ولہذا لم یعن الفخر تفسیرہ علیہ

حاشیہ تحتانی یسار س ۴ قولہ ہذا قلت لعلہ اہم جعل

حاشیہ فوقانی س ۵ قولہ اذا بان المجمل الذی فی ن لم یقل بہ لانہ جعل اللہ یہدی الذی فی الذی مبنیا ومعدنا للتکریر کقولہ ولکم فی القصاص حیاۃ اولان حروف الجر تقام بعضہا مقام البعض اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ کشلہ فی ن ومعنی لیس کشلہ شیء نفی المشابہۃ عنہ بطریق الالتزام وذلک انہ لو کان لہ مثل واللہ تعالی لہ شیء لکان مثل مثلہ شیء وہو خلاف نص الخبر الصادق وہذا المحال انما لزم من فرض وجود المثل فوجود المثل محال وہو المطلوب وسیاتی ہذا التقریر مختصر بنا اھ

ص ۶۰ س ۱ قولہ لاعدل فی الطبری ان الام عامل فی معنی لاعدل لان معناہ دامرت بالعدل بینکم اھ

س ۲۹ قولہ ان تبلیغ الخ اگر شبہ ہو کہ تبلیغ بین تو بحث ہوتی ہی ہے پس با وجود تبلیغ کے نفی بحث کی کس طرح صحیح ہوگی تو جواب یہ ہے کہ بحث سے مراد خصومۃ وجدال ہے اور نفس تبلیغ بطریق احسن جدال نہیں جو منفی ہے دیکھو ما فی الطبری قال ابن زید فی قول اللہ عز وجل لاحجۃ بیننا وبینکم لاخصومۃ بیننا وبینکم وہو قول ولا تجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن الی آخرہ اھ

ص ۶۱ حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ لاعدل قلت رواہ الطبری عن مجاہد وقتادۃ

ص ۶۲ س ۶ قولہ بشر اللہ قلت ای بشر اللہ بہ **س ۱ قولہ** ام لم الخ فی ن ہے المعادلۃ لالف الاستفہام تقدیرہ أفيقولون

ما شرع اللہ لہم من الدین ام لہم آلہۃ شرعوا لہم من الدین مالم یاذن بہ اللہ اھ

س ۷ قولہ فی التعلیل فی ن جعلوا مکانا للمودۃ ومقرا لہا ولہذا لم یقل مودۃ القربی المودۃ للتعلیل وہی مصدر بمعنی القرابۃ ای فی اہل القربی وفی حقہم اھ قلت نفی ادخال فی علی القربی تاکید لمحبۃ القرابۃ

ص ۶۳ س ۱ قولہ ام فی ن منقطعۃ **س قولہ** تتیم قلت فی ذکرہ المتنبۃ بعد الجملۃ المعترضۃ اشارۃ الی تاکید المودۃ فی القربی فان المودۃ تدخل فی الترغیب الحاصل من التثنیۃ دخولا اولیا لذکرہا بعدہ

حاشیہ فوقانی قولہ متصلا فی ن الاستثناء متصل ولکنہ من قبیل تاکید المدح بما یشبہ الذم کقولہ ولا عیب فیہم غیر ان سیوفہم بہن فلول من قراع الکتائب والمعنی لا طلبت منکم اجرا الا ہذا وہو فی الحقیقۃ لیس اجرا اھ قلت کلام حسن ودکمۃ نفیسۃ

ص ۶۴ س ۱ قولہ یستجیب قال الطبری قال بعض نحوی الکوفۃ ویستجیب الذین آمنوا یکون الذین فی موضع نصب بمعنی ویجیب الذین آمنوا وقد جاء فی التنزیل فاستجاب لہم ربہم بمعنی فاجاب لہم ربہم الا انک اذا قلت استجاب دخلت اللام فی المفعول واذا قلت اجاب حذفت اللام ویکون استجابہم بمعنی استجاب لہم اھ

ص ۶۴ س ۹ قولہ ما اصابکم الخ فی ع ما شرطیۃ فی موضع رفع بالابتداء وفی خبرہا بسبب ما کسبت جزا بالمراد بالمفعلین الاستقبال اھ قلت لکن المراد بصیغۃ الاستقبال ہہنا الاستمرار لعزیمۃ بیان عادۃ تعالی لعبادہ فافہم

س ۱۱ قولہ کالاعلام یعنی کالجبال واحدہا علم کذا فی الطبری

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ المنشئ یعنی فرید **س قولہ** جاریۃ فقال الطبری وہی السائرۃ فی البحر ثم نقل عن مجاہد قولہ الجواری فی البحر قال السفن

ص ۶۵ س ۲۸ قولہ انبیاء ولیا الی قولہ مانع موجود ہے احقر کہتا ہے کہ انبیاء ولیاء یمن مانع مختلف ہے یعنی انبیاء میں اس ثروت کا سبب بغاوت ہونا بوجہان حضرات کے ذاتی

ف قولہ من بعد ان یشاء الخ قال فی الکواکب ہذا یدل علی ان الاذن بالشفاعۃ بعد المشیۃ والرضا اھ

ہونے کے ہے اور اولیاء بین عصمت کے سبب نہیں بلکہ حفظ حق کے سبب سے پس اولیاء پر اس کا اثر نہ ہونا گو یا بعید بین لیکن لازم بھی نہیں لعدم وجوب عصمتہ ویستنبط ذلک ایضا مما فی لباب النقول بن سبب النزول ونصہ واخرج الحاکم وصححہ عن علی رض فان نزلت ہذہ الآیۃ فی اصحاب الصفۃ ولو سط لہم الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکنہ انہم قالوا ان لنا فمتنوا الدنیا واخرج الطبرانی عن عمرو بن حریث مثلہ اھ ولا یخفی ان الصحابۃ رض افضل من جمیع الاولیاء غیر الانبیاء علے ما قالوا س ۱ غیر قولہ وجودہ فی الارض فی ن لان الشی قد ینسب الی جمیع المذکور وان کان تنلسا بعضہ کما یقال بنو فلان فعلوا کذا ولعلہ قد فعلہ واحد منہم فقط اھ

ص ۶۶ س ۱۳ قولہ وہو خاطب ہیں تخصیص کی اور پھر حقیقۃ کی قید لگانی احقر کہتا ہے کہ مقصود کل واحد من المقیدین سے حاصل ہے پس ہر قید مستقل جواب ہوا اور مطلب بین ہو کہ دونوں قیدیں اجتماعا جواب ہیں جیسا کہ ترجمہ وتفسیر سے شاید کسی کو ایہام ہو جاوے۔

(فائدہ) فی ن قال اہل التاریخ لولا ان الاطفال والبہائم لہم حالۃ کانوا علیہا قبل ہذہ الحالۃ کانوا لیسوا للوا فانہم لا ذنوب لہم الآن وواجیب بان المخاطب فی الآیۃ لذوی العقول البالغین وبانہا فی البالغین عقوبۃ او زیادۃ درجۃ وفی الاطفال مثوبۃ تتم اھ ولو ادریہم اھ ملخصا بلفظہ

ص ۶۶ س ۵ قولہ سیئۃ شہلانی ن وہی الثانیۃ سیئۃ ازدواجا للکلام اولان السیئۃ ہی التی یکرہا الانسان طبعا کالقصاص والقطع بسائر الحدود اھ

حاشیہ تحتانی قولہ شوری فی ن مصدر کالفتیا ص ۶۷ س ۱۲ قولہ آپس کے مشورے اھ بعضے وقت مشورہ واجب ہی جیسے کسی مسئلہ بین علماء کا مشورہ جب کہ وہ مسئلہ بغیر تبادلۂ حل نہ ہو سکے اور ہو بھی ضروری اگر استخراج مسئلہ مستحب ہو تو مشورہ بھی مستحب ہوگا اور امور دنیویہ بین بھی مشورہ لینا موافقت ہے عادت نبویہ کی بلکہ اگر وہ دنیوی کام جس بین مشورہ لیا جاتا ہے مباح ہے تو مشورہ بھی مباح اور اگر وہ معصیت ہے تو مشورہ بھی گناہ اور آیت بین مرجع شورے فی امور الدین کی ہے خواہ باعتبار اصالۃ وہ دین

بضم السین والقاف جمع سقف والرہن بضم الراء والہاء جمع رہن فاغفل وجہ الصواب فی ذلک وذلک انہ غیر موجود فی کلام العرب اسما علے فعل بفتح الفاء وسکون العین مجموعا علے فعل فیجعل السقف والرہن مثلہ اھ وفیہ ایضا واما المعارج فانما جمعت علے مفاعل وواحدہا معراج علے جمع معرج کما یجمع المفتاح مفاتیح علے جمع مفتح لانہا نقتان معرج ومفتح ولو جمع معارج کان صوابا کما یجمع المفتاح مفاتیح اذا کان واحدہ معراج اھ

س ۵ قولہ ان کل ذلک لما الخ فی الجلالین ان (مخففۃ من الثقیلۃ) کل ذلک لما التخفیف فما زائدۃ وبالتشدید بمعنی الا فان نافیۃ اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ماخیر قولہ علے محل الخ قلت ہذا علے تقدیر جعل نضدۃ مفعولا ثانیا لجعلنا بعد تلفقہ بکائنۃ مقدرۃ وان جعل لفظ من قصتہ لغتا لسقفا وعدی الجعل الی مفعول واحد فرخرفا منصوب بنزع الخافض ای ومن زخرف ففی ن وہو ان کون معطوفا علی قولہ من فضۃ الا انہ نصب بنزع الخافض اھ

(فائدہ) اعلم ان قولہ تعالے لبیوتہم الثانی علے تقدیر کون لبیوتہم الاول بدل الاشتمال معطوف علی الاول ولفظ ابواہا وسررا معطوفان علے سقفا ومعارج من حیث المجموع

ص ۶۶ حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ بعض فی الطبری وتصل العشوا النظر بغیر ثبت لعلہ فی العین اھ وفی ن وفیہ معنی الاعراض فلمذا عدی بعن اھ وفیہ ایضا عشی بالکسر ویعشی بالفتح اھ ملخصا

ص ۷۷ س ۵ قولہ من ارسلنا من قبلک روی الطبری بسندہ عن مجاہد قال فی قراءۃ عبد اللہ بن مسعود واسئال الذین ارسلنا الیہم قبلک وسلنا الیہم اھ ثم اخرج نحوہ عن قتادۃ وابن ابی حاتم عن ابن عباس

ص ۷۸ س ۹ قولہ فاستخف قومہ ای استخف عقولہم کما فی ن

ص ۷۹ س ۶ قولہ محاورہ ہو فی ن کما قال الحماسی من تلق منہم تقل لاقیت سیدہم مثل

بین داخل ہوں یا تبعا فافہم

ص ۶۸ حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ ای من میز کر قلت تکبیر بمعنی الانکار مصدر نعم ہنا بمعنی اسم الفاعل اوذو مقدر فی اولہ

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ للانتہاء الخ وفائدۃ التسجیل علے ان ہذا الجنس من شانہ ذلک اھ وہذا اوضح

ص ۶۷ س ۳ قولہ خاشعین فی الطبری قال ابن زید الخشوع الخوف والخشیۃ للہ عز وجل وقرأ قول اللہ عز وجل للجبار وأما الفجار لفی قرار خاشعین من الذل قال قد اذلہم الخوف الذی نزل بہم وخشوا اھ واما مادر من حشر الکفار اعمی فہو امخصوص بوقت الحشر وبحول علے حالۃ البعض وہذا علے حال الآخرین الاولین واللہ تعالے اعلم

ص ۶۹ حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ ذکرانا الخ فی ن او نصبہما علی المفعولیۃ علی تضمین لمن یشاء اومی بجمع لہم کلا الصنفین اھ

ص ۷۰ س ۴۸ قولہ لکفاحا یعنی مشافہۃ

ص ۷۱ حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ الغرانیق جمع غرنیقۃ وہی الابل الوحشی افادہ البغیر

حاشیہ تحتانی یمین س ۵ قولہ شرطیۃ فی ن من قرأ ان کسرتہ بالکسر فلا تقول الا یمان کنت علمت لک فوفی خفی بجعل فی کلام من تقنط فی الخروج من عہدۃ الاجر فضل من یشدد فی الاستغفار مع تحققہ فی الخارج اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۵ قولہ لمعصفات الخ الخ قلت احتراز عن اجعال الباری تعالی فانہا لا تقرب من ذاتہ تعالی کتقرب صفاتہ وہو ظاہر

ص ۷۲ س ۳ قولہ بتاویل ن تذکیر بتاویل الکلام۔

ص ۵ قولہ علی ظہورہ فی الطبری فان قیل فہلا قلت تستدو لہم علے ظہرہ فجعلت الظہر واحدا اذا الصفۃ لے واحد قلت ان الواحد فیہ معنی الجمع ذوات الظہور لے المعنی ولم یقل ظہرہ فیکون کالواحد الذی معناہ ولفظہ واحد وکذلک تقول قد کثر نساء الجند وقلت ورفع الجند اعینہ ولم تقل عینہ

س ۳ قولہ شہدا وتنمی فی مفردات الراغب والشہادۃ قول صادر عن علم حصل بمشاہدۃ بالبصیرۃ او البصر وقولہ شہدا وتلتہم یعنی مشاہدۃ البصر ثم قال فکتب شہدا وتہم تشبیہا علی ان الشہادۃ تکون عن شہود اھ یعنی عن حضور ومشاہدۃ

ص ۷۳ س ۳ قولہ مقتدون فی ن وانما قال اولا المقتدون وبعدہ مقتدون لان العرب کانوا یخصون رسول اللہ ویزعمون الاہتداء وبعل الامم قبلہم لم یزعموا الا اقتداء بالآباء ودون الاہتداء اھ

ص ۷۳ س ۲۸ قولہ مباحۃ الخ فی ن فانت العقلاء فلا تکلمت امرأۃ فارادت ان تعرب عن حمیتہا الا نطقت بما ہو حجۃ علیہا اھ

ص ۷۴ س ۱ قولہ لما تصید ان قلت من المصلۃ

س ۱ قولہ جعلنا فی ن ولا یرد ان قولہ انہی براء مما تعبدون مغیرۃ لا آلہ وقولہ الا الذی فطرنی مشابۃ الا الہدوہی کلمۃ التوحید فلذلک انث الضمیر فی قولہ وجعلہا اھ

س ۳ قولہ عقبہ فی الصراح عقب الرجل لذریۃ ولدہ ولدہ اھ

س ۳ قولہ حتی جاءہ الحق الخ فی الجلالین بل متعت ہؤلاء (المشرکین) وآباءہم ولم اعاجلہم بالعقوبۃ حتی جاءہم الخ ونحوہ فی الطبری وفی ن قال جار اللہ اراد بل استغرقوا من التوحید حتی جاءہم الحق وہو القرآن ومرسول مبین الرسالۃ وانما فخمہ بہذہ الغایۃ انہم تنبہوا عندہا من غفلتہم لاقتضاء ما التنبیہ ثم ابتدأ تفضحہم عند مجیء الحق قالوا ولما جاءہم الحق جاروا بما ہو شر من غفلتہم وہو ان سموا الی شر کہم معاندۃ الحق ومکابرۃ الرسول والکفار القرآن اھ

ص ۷۵ س ۵ قولہ لیبوتہم فی ن ہو بدل اشتمال (ای من لمن یکفر بالرحمن) فیقبل ہما کقولک رہبت لہ زیدا لقبیحہ فی ان اللام للغرض

س ۵ قولہ سقفا فی الطبری وقرأ بعض قراء المدینۃ وعامۃ قراء الکوفۃ سقفا بضم السین والقاف اوجہ ہا الی انہا جمع سقیفۃ او سقوف واذا وجہت الی انہا جمع سقوف کانت جمع الجمع لان السقوف جمع سقف فہم تجمع السقوف سقفا اھ وفیہ ایضا وذکر عن بعضہم ان السقف

۵ یہ عبارت علیحدہ کاغذ پر لکھ کر مرزا صاحب کو بھیجی گئی تھی

النجم الخ لیسری بہا السارے

ص ۸۰ حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ مثلاثی ع مفعول ثمان لضرب اے جعل مثلاثا اھ

ص ۸۲ س ۵ قولہ یخبرون فی ن والجبور السرور

س ۹ قولہ لا یعترفے ن لا یخفف من المعتر

حاشیہ تحتانی س ۱ قولہ صحاف فے الطبری وہی جمع للکثیر من الصحفۃ والصحفۃ القصعۃ وفی مفردات الراغب والصحفۃ مثل قصعۃ عریضۃ اھ قولہ الجفنۃ ثم القصعۃ ثم الصحفۃ ثم الکیلجۃ قلت ترجم صاحب الصراح الثلاثۃ الاول بما لفظہ کاسہ بزرگ وقال کیل پیمانہ و پیمودن الے ان قال کیمال پیمانہ والاسم کیلجۃ ویقال انہ الحسن الکیلجۃ مثل المجلۃ والرکبۃ اھ فظہر ان الکیلجۃ اسم مصدر وقال صاحب الصراح ایضا قال الکسائی اعظم الصناع الجفنۃ ثم القصعۃ یلیہا التشیع الاکثرۃ ثم الصحفۃ تشیع الخمسۃ ثم المیکلۃ تشبع الرجلین و الثلاثۃ ثم الصحیفۃ تشبع الرجل اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ عروۃ بالضم رستہ ولو وکوزہ وحجرہ آن کنہ انی المنتخب وقولہ او لا خرطوم لہ قال المفسر خرطوم یقال لہ بالہندیۃ لونئی وفی ن ان العروۃ الکوز او مزمارہ علی مصلحۃ الشرب وانما ہو لدفع حاجۃ کتعلیق و لقلق واہل الجنۃ مبنا ہرا من اشال ذلک فلعلہا کانت اکوازا اکوابا اھ

ص ۸۴ حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ اتصال العصا بالحائی الصراح لحا بالکسر والمد لرست درخت وفی المثل بین العصا ولحائہا اھ

ص ۸۶ حاشیہ تحتانی یسار قولہ مفعول مطلق الخ فی ن لانہ اذا حکم بالشیٔ و فصلہ وکتبہ فقد اوجبہ وامر بہ اھ

ص ۸۷ س ۱ قولہ یوم تاتی الخ ہو مفعول فارتقب کذا فی ع

س ۳ قولہ الذکری فی ع مبتدأ والہم الخبر انی ظرف یعمل فیہ الاستقرار ویجوز ان یکون انی الخبر والہم تبین اھ قولہ ثم تولوا فی ن ومعنی ثم تبعید الحالین ۔

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ الاول الخ فی ن فان مابعد ان لا یعمل فیما قبلہ اھ

ص ۸۸ س ۵ قولہ رہوا فی الطبری عن عکرمۃ فی قولہ رہوا قال یابسا کہیئۃ بعد ان ضربہ یقول لا تامرہ یرجع ارکہ حتی یدخل آخرہم اھ وفیہ ان الرہو فی کلام العرب السکون اھ

س ۳ قولہ ان ترجمون فی ع ای من ان یرجموہ وفی الطبری واولے الاقوال فی ذلک الصواب ما دل علیہ ظاہر الکلام وہو ان موسی علیہ السلام استعاذ بالمعنی من ان یرجمہ عدوہ وعدوہ والرجم قد یکون قولا باللسان وفعلا بالید والصواب ان یقال استعاذ موسی بربہ من کل معانی رجمہ الذی یحصل منہ الی المرجوم اذی ومکروہ وشتما کان ذلک باللسان او رجما بالحجارۃ بالید اھ

س ۱۹ قولہ بعد زوال دخان الخ اس تقدیر پر اس آیت کا پیشینگوئی ہونا صحیح ہوگا سو اگر اسکے جواب میں یہ کہا جاوے کہ اس کا نزول تو قبل زوال دخان کے تھا لیکن بعد زوال آپ نے یہ آیت پڑھدی اور راوی کو اس وقت نزول کا شبہ ہو گیا جیسا کہ اوپر اسکی مثل تقریر گذر چکی ہے تو اس میں بھی خدشہ ہے کیونکہ احتمال رہے گا کہ قبل زوال دخان کیہ میں آیت نازل ہوئی یا مدینہ میں فافہم اور اگر انا کاشفوا العذاب میں اسم فاعل بمعنے ماضی لیا جاوے اور مطلب یہ ہو کہ ہم نے عذاب تو موقوف کر دیا لیکن تم ایمان و عدہ کرو گے تو گو کشف عذاب پیشین گوئی ہونا ممکن روایت در منثور پر اشکال نہ رہیگا۔

ص ۹۰ س ۱ قولہ لا موتتنا الاولے فی ن یرد الے ما حکی عنہم ان ہے الا حیاتنا الدنیا وفیہ ایضا ولیست اثباتا للموتۃ ثانیۃ انما ہو کقولک حج فلان الحجۃ الاولے ومات وما نحن بمنشرین انتہ اللہم الموتی احیاء ہم اھ

ص ۹۱ س ۵ قولہ زوجہم الخ اختلفوا فی ان ہذا اللفظ ہل یدل علی حصول عقد الزوج امر لا والاکثرون علی نعم وان المراد تزاہم بہن وقیل زوجتہ امرأۃ وزوجتہ بامرأۃ لقمان اھ

س ۷ قولہ لا یذوقون الخ ہذا کقولہ تعالے کل نفس ذائقۃ الموت والتعبیر فی الموضعین من لفظ الموت بذوقہ لقلۃ بقاء حال الموت فلا یناسب لفظ ہی فی ترجمتہ

س ۲۵ قولہ یعنی کافر فی ن والاثیم مبالغۃ الآثم

ص ۹۲ حاشیہ تحتانی قولہ فانما جواب شرط مقدر قلت لیس المراد بالشرط ہو الشرط الاصطلاحی بل اطلق ذلک علی لفظ الامر المطلق للمناسب بینہ وبین الشرط باعتبار ذکر جوابہا فافہم

ص ۹۳ س ۲۱ قولہ اور کونسی بات الخ مطلب یہ ہو کہ جب یہ لوگ اپنی نجات و فلاح دارین کے لئے حق تعالے کی آیات پر ایمان نہیں لاتے تو اور کونسی ایسی بات ہے جس پر یہ ایمان لاکر ناجی و منعم ہوں اور یہ استبعاد ہے ان کے ایمان کا یعنی ان لوگوں کا ایمان لانا مستبعد ہے اور نجات پانا محال ہے

ص ۹۴ حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ اسم مدح علے ما یرشد الیہ الاشتقاق قلت یعنی انہ مشتق من قام بالامر افادہ المفسر

ص ۹۵ حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ موضع الورود فی الاثار قلت یقال لہ بالہندیۃ گھاٹ و ہو موضع غسل الناس فافہم علے شاطی النہر

ص ۹۷ س ۱ قولہ ختم علے سمعہ الخ فی ن قال بعض العلماء قدم السمع علے القلب فی ہذہ الآیۃ وبالعکس فی البقرۃ لان کفارہ کانوا ینفضونہ بقلوبہم وما کانوا یستمعون الیہ وکفار المدینۃ کانوا یلقون الے الناس ان الذی شاعر وکاہن وانہ یطلب الملک والریاسۃ اذا سمعوا ذلک الی بغضوہ ونفرت قلوبہم عنہ ففی ہذہ الصورۃ علی ہذا التقدیر کان الاثر یصعد من البدن الے جوہر النفس الے قرار القلب فورد ما فی کل سورۃ علے ترتیبہ اھ قلت حسن ان صح النقل بعمل الکفار بالطریق المذکورۃ والا فالتفنن کاف فی تبدیل العنوان

ص ۹۷ س ۵ قولہ الاان قالوا الخ فی ن نوجہ الاستثناء انہ فی اسلوب قولہ ؎

تحیۃ بینہم ضرب وجیع ؎

ص ۹۸ حاشیہ تحتانی قولہ فلا اشکال قلت تقریر الاشکال وازالتہ فی ن قال ابو علی والاخفش ہذا الکلام جار علے غیر الظاہر لان کل من یظن فانہ لا یظن الا الظن فما وجہ ای ینوی بہ التقدیم ای یا یقن الا الظن فلیتامل اھ

تمت

حاشیۃ المجلد الحادی عشر من التفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ص ۲ س ۷ **قولہ** اثرہ قال الطبری واولی الاقوال فی ذلک بالصواب قول من قال الاثارۃ البقیۃ من علم لان ذلک ہو المعروف من کلام العرب وہی مصدر من قول القائل اثرالشیٔ اثارۃ مثل سمح سماحۃ وقبح قباحۃ اھ

س ۹ **قولہ** ایے یوم القیمۃ فی ن تابیدعلی عادۃ العرب وبحتمل ان یکون قد تقدیا دلیل قولہ واذ احشرالناس کانوا لھم اعداء وہذا البتری والمخاطب لنوع من الاستحالۃ اھ

س ۹ **قولہ** عن دعائھم الخ فی الطبری وانما عنی بوصفھا بالغفلۃ تشبیھا بالانسان الساھی عما یقال لہ اھ

ص ۳ **قولہ** تفیضون ای تقولون کما فی طرعن مجاہد وفی ن من القدح فی الوحی وتسمیتہ سحرا تارۃ وافتراء اخری اھ وقولہ بدعا فی ع ای ذا بدع ویجوز ان یکون وصفا اھ لمضاف تقلت یعنی بمعنی البدیع

ص ۴ س ۲ **قولہ** ہی مضمون الخ خصوصا اس لئے کہ یہ مضمون قدیم نظری ہے اور اصل ومستقل دلیل کا واضح ہونا ابتدا ہے بخلاف اعجاز قرآن وغیرہ کہ وہ معجزات واضحہ ہیں **قولہ** من بین حاقا الخ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بذاتہ بلا اخبار وحی کے امور مذکورہ کا علم یقین اور یہ غرض نہیں ہو کہ آپکو اپنے خاتم پیغمبر قیامت میں جو آپ سے حق تعالیٰ کا معاملہ ہوگا اسکا علم نہ تھا اور سبطرح جن لوگوں سے خطاب ہے آخرت کو متعلق انکے معاملات کا علم نہ تھا اور ظاہر ہے کہ بھی ہر نبی آیت کو بمعنے اللہ تعالیٰ الخ سے موضوع کہنے کی حاجت نہیں قال الامام الطبری وآیات کتاب اللہ عزوجل فی تنزیلہ ووحیہ الیہ قضاۃ بان المشرکین فی النار مخلدون والمومنون بہ فی الجنان منعمون وبذلک یرجھم مرۃ وبزعیھم اخری ولو قال لہو ذلک ای ما یعلمھم من ظاہر الآیۃ انہ علیہ السلام لا یدری بالفعل بہ وبمن اتبعہ تعالوا الاعلام بذلک اذا وانت لا تدری الی ای حال تصیر عند انقضاء مستہ الی خفض ودوقہ ام الی شدۃ وعقاب وانما انبا ھنا ایاک ان اتبعناک و نصدقہ بقینا بما تدعونا الیہ رغبۃ فی نعمتہ و کرامتہ نصیبھا اورہبۃ من عقوبتہ و عذابہ نہرب منھا اھ

ص ۵ س ۱ **قولہ** واذلم یہتدوا الخ فی ن والعامل فی قولہ واذلم یہتدوا بمحذوف وہو نظیر عناد یوم وذلک ان اذ للمضی والسین للاستقبال وہینما تدافع

س ۳ **قولہ** لسانا عربیا فی ن حال من ضمیر الکتاب فی مصدق ای لما بین یدیہ وہو العامل فیہ ویجوز ان یکون حالا من کتاب لانہ موصوف والعامل معنے الاشارۃ قولہ فلا خوف فی الاعراب وخلت الفار فی خبران لما فی الذین من الابہام وبقاء معنی الابتداء شابہ المبتدأ وتدخل الفاء علے الجزاء وکذلک فی خبر المبتدأ الذی تضمن معنے الشرط ولیت وفعل تجللان الجملۃ الشائیۃ فلا تشابہ الشرط فافہم

ص ۶ س ۳ **قولہ** احسن فی ن اما بمعنی الحسن او الراد الواجب والمندب دون المباح

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ **قولہ** الخبر من الانجاز یعنی الایفاء

حاشیہ تحتانی س ۳ **قولہ** وخبرہ اولئک فی ن والمراد بالذی جنس القائل فلذلک اور والخبر مجموعہ او یجوز ان یکون الخبر عاما فی القائل وغیرہ فی امثالہ

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ **قولہ** ان لکما ای الزم احدا ف لکما ومعنی التثنیۃ ان لکل واحد من قولہ تعالیٰ لکما قالہ المفسر

ص ۵ س ۸ **قولہ** لکی الخ قلت استدراک عما یعسی ان یتوہم متوہم بانہم اسلموا بمقتضی التبلیغ فذفعہ بان الامر لیس کذلک فانہم قد یجادلون

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ **قولہ** لعجزہ فی ن من حیث وقف الشیٔ اذا عجز

ص ۹ س ۱ **قولہ** فلما رادہ الخ فی ن والضمیر فی قولہ فلما رأوہ عائد الی الموعود او بہم بتاویل قولہ عارض ای سحاب عرض فی نواحی السماء او الاضافۃ فی قولہ مستقبل اودیتہم ومطرنا حکایۃ ولہذا جمع وقوعا صفۃ للنکرۃ

س ۳ **قولہ** فیما ان کنکم قال البرد ما موصولۃ وان نافیۃ کذا فی ن

ص ۱۰ س ۳ **قولہ** نفرانی ن معنی ضرفنا الینا ہم الیک والنفر ما دون العشرۃ وجمع علی انفار

س ۱۵ **قولہ** انسان ہو کر یعنی جنون من جہۃ غلبۃ عنصر نار شان تجرد کی زیادہ ہے اور قوت من کبھی وہ لوگ انسان سے زیادہ ہیں پس ان امور کا مقتضا یہ تھا کہ تم لوگ یعنی انسان اطاعت حق میں استقبال کرتے نہ کہ برعکس کے سوائے لوگ بڑی شرم اور سرکشی کی بات ہو جو تم ایسا اڑ بکاب کرتے ہو

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ **قولہ** فربانا فی ن ای متقربین الی اللہ او القربان مصدر او اسم لما یتقرب الیہ بہ عز وجل اھ ملخصا

ص ۱۱ س ۲ **قولہ** الا المنفرۃ والاجارۃ الخ قلت الصحیح عندی ما علیہ الجمہور ولما کان حلیب المنفعۃ متاخرا عن دفع المضرۃ ذکر والمنفرۃ والاجارۃ فقط

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ **قولہ** تراۃ عبد اللہ الخ قلت ہذہ القراءۃ نقلہا الطبری

حاشیہ فوقانی س ۵ **قولہ** اطلقا الخ اسکی احتیاج اسلئے ہوئی کہ اس انداز کے ساتھ اور سورتیں تھے جنکی انہوں نے اپنی قسم کو اطلاع کی مثل احکام وغیرہ فافہم افادہ المفسر

ص ۱۲ س ۷ **قولہ** افضل الخ فی ن حقیقۃ اضلال الاعمال جعلہا ضالۃ ضائعۃ لیس لہا ثمن

ثبت علیہا کالضالۃ من الابل لاربہا یحفظہا ضالۃ فی کفرہم ومعاصیہم مشبوہۃ بہا کما یقبل الماء فی الابن ص ۱۳ س ۱ **قولہ** بانہم قال الطبری و البال کالمصدر یقال الشان لا یعرف منہ فعل ولا افکاد العرب بنیۃ لانی ضرورۃ الشعر فاذا جمعوہ قالوا ابالات اھ

ص ۱۳ **حاشیہ تحتانی یسار** س ۱ **قولہ** تمنون الخ فی ن وہذا احد جائزین فیہ حذف فعل المفعول المطلق لانہ وقع المفعول تفضیلا لاثر مضمون جملۃ متعددۃ

ص ۱۴ س ۳ **قولہ** عرفا لہم فی ع ای قد عرفا ہم حال ویجوز ان یستانف س ۵ **قولہ** نفسا لہم فی ع وخلت الفار تنبیہا علی الجزو فی ن وہو من المصادر التی یجب حذف فعلہا سماعا والتقدیر یا نفسہم اھ نفسوا النساء ولہذا عطف علیہ قولہ واہل اھ ہم فی ن وہو تاکید للتنزیمین کما ان کون الہیئۃ من الرب تاکید لما اھ

ص ۱۶ **حاشیہ تحتانی یسار** س ۳ **قولہ** فلا یعونہ ای فلا یحفظونہ من الوحی

ص ۱۶ س ۵ **قولہ** قالوا الذین الخ فی ن والاسم فی نظیرہ فی سورۃ ہاشم وقعت الواو زائدۃ عند قوم لان الکلام جواب حتی اھ ص ۱۷ س ۳ **قولہ** فاعلم اذا الخ فی ن والفائت فی ہذہ الایۃ وما تقدہا انہما لعطف جملۃ بینما القال **حاشیہ تحتانی یمین** س ۱ **قولہ** الی خبر مقدم قلت والجملۃ جواب الشرط

ص ۱۸ س ۱ **قولہ** تعالی لولا نزل فی ن قال البرہان نزل بالتشدید ابلغ من انزل فلعل فعل بہ لیکون اول علی حرف فیکون ابلغ فی باب التوبیخ اھ قلت ذلک لان الانزال یکون دفعۃ والتنزیل تدریجا افادہ بعض الاساتذۃ فلما اظہر رغبۃ الملات الکثیرۃ بالخوا فی الحرص ثم لم یتحملوا مرۃ واحدۃ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ **قولہ** علی امرہم فی ن والاصح انہ فعل متعد من الولی وہو القرب

یہ فوٹو زیر نگرانی ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد تیار کیا گیا

ای اولاہ المکروہ فاقتصر لکثرۃ الاستعمال (اے علی المفعول الواحد)

ص ۱۸ س ۵ **قولہ** فہل عسیتم فی ن فنقل الکلام من الغیبۃ الی الخطاب لیکون ابلغ فی التوبیخ اھ وفیہ ایضا وفی سلوک طریقۃ الاستخبار الہی فی غیر القرآن تجاہل العارف اما لہم الی طریق الانصاف وحث لہم علی التدبر وترک العصبیۃ والجدال اھ

ص ۱۹ س ۱ **قولہ** اتخفا لہما جمع تنقل کما فی م و ادبارہم جمع دبر بضمتین کما فی م ایضا

س ۷ **قولہ** ما اسخطہ اللہ فی ن وانما قال اسخط اللہ ولم یقل ما اسخی اللہ لان رتبۃ سبحانہ غضبہ لا رضا کالامر الحی اصل والاسخاط کالامر المترتب علی شیٔ اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۳ والاذن للراجل الخ فی ن لان الاذن عبارۃ عن الشحمۃ المعلقۃ

ص ۲۱ س ۱۱ **قولہ** بلا سند الخ قلت لم اطلع علیہ انا ایضا لکن فی الطبری بسندہ عن ابن زید فی قولہ ونشأ لا رینا کہم فلعلہم فہموہ کہا ہم قال ہؤلاء المنافقون قال وقد اما ہ اللہ ایاہم ان یخرجوا من المسجد قال فاقبلوا ان یسکنوا بلالہ الا اللہ فیقال ابوا الا ان یمسکوا بلالہ الا اللہ فقتلہ ابوا الا ان یمسکوا بلالہ الا اللہ حقنت دماؤہم ونکحوا ونوکحوا اھا اھ

س ۳ **قولہ** تعالی لا تبطلوا الخ (فائدہ) فی لباب النقول اخرج ابن ابی حاتم ومحمد بن نصر المروزی فی کتاب الصلوۃ عن ابی العالیۃ (التابعی من رجال الصحیح) قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرون انہ لا یضر مع لا الہ الا اللہ ذنب کما لا ینفع مع الشرک عمل فنزل الیہود انہم قالوا ان یعمل الذنب لا یضرنا اھ قلت حاصلہ ان الذنب لا یضر فدفع بہ زعمہم بان الذنب لا یضر اذا ہ المغفرۃ وقد قال الحافظ ابو عمر بن عبد البر روح ان اکثر العلماء علی ان المراد بالابطال ہنا ہو الابطال بالریاء کما قال نقلہ فی فتح الباری

ص ۲۲ س ۳ **قولہ** ثم لا یکونوا امثالکم فی ن ثم للتراخی فی الرتبۃ اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ الجعل فیہ الخ فی ن من الکشاف یقال نجلت علیہ ومنہ اھ

ص ۲۴ **حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ** التفات الخ قلت تعرفیا بین السبب بین السبب وتفننا

ص ۲۵ س ۱ **قولہ** لیزدادوا الخ (فائدہ) فی اخرج الطبری بسند حسن عن ابن عباس رض قال ان اللہ جل ثناؤہ نبیہ محمدا ﷺ بشہادۃ ان لا الہ الا اللہ فلما صدقوا بہا زادہم الصلوۃ فلما صدقوا بہا زادہم الزکوۃ فلما صدقوا بہا زادہم الصیام فلما صدقوا بہ زادہم الحج ثم اکمل لہم دینہم فقال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

حاشیہ تحتانی یمین قولہ السوء مصدر قلت معناہ ادنہ تبین کردن کما فی ص وانما تمثل علی الاضافۃ کما مثلنا علی النسبۃ کما فی من ایضا

حاشیہ تحتانی یسار قولہ خاتمۃ الخائنات قلت حاصلہ ان لفظ الجلالۃ کما اجری فی اول الخائنات کذلک اجری فی آخرہا وہذا احسن لفظی لتناسق الخاتمۃ بالخاتمۃ لفظا

ص ۲۷ س ۱ **قولہ** وتسرہ الآیۃ فی ن قال جار اللہ العلامۃ کلما للہ عز وجل اھ قلت ونقل الطبری بحصل ذلک عن ابن زید وقد نقل ایضا عن قتادۃ بسندین فی بعض القراءۃ وبسحوا اللہ بکرۃ واصیلا اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ بضم الراء فی المنتخب ورضع بالفتح انک تجشیدن اھ وقولہ تتطق بسقد الخ فی الاعراب لتؤمنوا بالتاء علی الخطاب لان المعنی ارسلناہ الیکم وبالیاء لان قبلہ غیبا اھ قلت قرا بعضہم لتؤمنوا الی آخر الآیۃ کلہا بالتاء وبعضہم کلہا بالیاء وہما قراءتان معروفتان صحیحتا المعنی کما فی الطبری

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ الشائع قلت لتجانس ما قبلہا من الیاء کما فی الاعراب فی س ۲ **قولہ** بضم الاول وسکون الثانی وفی الاعراب الاصل فی ہزۃ الماء الضم لانہا تضم بعد الفتحۃ والضمۃ والسکون اھ وقد عقد صاحب الاعراب بابا فی التحقیق ذلک واطال فیہ فی ص ج ا

ص ۲۸ س ۱ **قولہ** المخلفون فی ن قیل سموا مخلفین لان التوفیق خلعہم ولم یعتد بہم اھ قلت فیہ تقریع علیہم اشارۃ فکانہ تعالی لم یعبأ بہم وترکہم فیما ہم فیہ لو بال کفرہم فافہم

ص ۲۸ س ۹ **قولہ** بیت لینے والیکا الخ قلت لکن استعمالہ ظاہر فی کل بیئۃ کما لا یخفی

ص ۲۹ س ۱ اخیر **قولہ** حکم ہو گیا تھا قلت قالہ قتادۃ کما فی الطبری

ص ۲۹ س ۷ **قولہ** لیس علی الاعمی الخ فی ن وقدم الاعمی لان عذرہ مستمر ولو حضر القتال والاعرج قد یمکنہ الرکوب والرمی بخلاف ذلک فہم یتیسر علیہ الہرب ما شیا وکذا اجودۃ الکر والفر راکبا اھ

ص ۳۰ س ۱ **قولہ** فعلم قلت الفاء لبیان کثرۃ التعلق بین ما قبلہ وبین ما بعدہ

ص ۳۲ س ۱ **قولہ** معرۃ فی ن من عفلتہ من العر العیب کالحرب ونحوہ

س ۳ **قولہ** من یشار اختار اللفظ العام مع ان سورۃ الحاص اشارۃ الی عموم الرحمۃ لشمول الآیۃ وقولہ الحمیۃ فی الطبری فعیلۃ من قول القائل حمی فلان انفہ حمیۃ وحمیۃ وقال حمیۃ الجاہلیۃ لان الذی فعلوا من ذلک کان حمیۃ من اخلاق اہل الکفر۔ ولم یکن شیٔ منہ ماذون اللہ لہم بہ فلا احد من رسلہ اھ ملخصا

س ۵ **قولہ** کلمۃ التقوی فی ن ومعنی الاضافۃ انہا سبب التقوی وراسہا اھ وفی الاتقان اخرج الترمذی وابن جریر عن ابی بن کعب ان یسمع رسول اللہ ﷺ یقول والزمہم کلمۃ التقوی قال لا الہ الا اللہ اھ

ص ۳۳ س ۱ **قولہ** ان شاء اللہ اخلاص کما فی ع والتعلیق محلہ عند ی ہو المتحقین لکن علی دین الملوک کما مر فی تفسیر البقرۃ من الکشاف من حل لعل علیہ

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ سن بکرۃ قلت یعنی صدقتی فی عمرکم وبکرہ بالکسر ناقۃ کریمۃ شکم بین نزادہ باشد و بالفتح شتر جوان کذا فی م فافہم

ص ۳۴ س ۳ **قولہ** اشدا رجع شدیدہ کما فی الکشاف وقولہ سیما ہم فی الطبری عن ابن عباس قال اما انہ لیس بالذی تزرون ولکنہ سیما الاسلام وسجیتہ وسمتہ وخشوعہ اھ وفیہ عنہ ایضا صلاتہم تبدو فی وجوہہم یوم القیمۃ اھ وفیہ ایضا واولی بالاقوال فی ذلک بالصواب ان یقال ان اللہ تعالی ذکرہ اخبر انا ان سیماہم للزارع القوم الذین وصف صفتہم فی وجوہہم من اثر السجود ولم یخص ذلک علی وقت دون وقت واذا کان ذلک کذلک فذلک علی کل الاوقات فکان سیماہم الذی کانوا یعرفون فی الدنیا اثر الاسلام وذلک خشوع وہیبۃ وزہدۃ وسمتہ وآثارا وہا فرائضۃ وتطوعہ وفی الآخرۃ ما اخبرہم یعرفون بہ وذلک الغرۃ فی الوجہ والتحجیل فی الایدی والارجل من اثر الوضوء وبہجۃ الوجہ من اثر النور اھ قلت قول حسن لطیف وفی الاعراب رفجل بن سام یسوم وہو بمعنی العلامۃ من قولہ تعالی سیمہم اھ وفی الطبری عن قتادۃ فی قولہ سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود قال تکون علیہم غبرۃ فی القیامۃ وقترۃ کغبرۃ الکبر والعفر راکبا اھ

ص ۳۵ س ۱۰ **قولہ** فعلم قلت الفاء لبیان کثرۃ التعلق بین ما قبلہ وبین ما بعدہ

ص ۳۶ س ۱ **قولہ** سورۃ الحجرات قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ قولہ تعالی ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ان آیت کے متعلق خود مترجم نے یہ عبارت لکھکر دی وہی نرہ حضرت نے اپنی تفسیر میں اس مقام پر اولاً یہ لکھا تھا اس کا مطلب یہ ہو کہ بعض اوقات رفع صوت الخ قولہ گو اور معاصی موجب حبط اعمین ہو لیکن یہ اس عام میں سے مخصوص ہو ثم الخ قولہ لا تشعرون کے یہی معنی ہیں اور اس تقریر پر جو شبہ ہو سکتا تھا کہ یہ معتزلہ کے خوارج کے استدلال کی بھی گنجائش نکلتی ہے اس کا جواب اس تقریر سے تغیر میں لکھا تھا کہ اس سے معتزلہ و خوارج کے استدلال کی بھی گنجائش نہ رہی الی قولہ غایت

مانی الباب ایک معصیت کو بھی حابط اعمال کہنا پڑیگا سو اس موجبہ جزئیہ کی نقیض کوئی سالبہ کلیہ منصوص نہیں ثم انے قولہ قائل ہونا ارجح ہے یعنی تقریر مقام کی جو تفسیر میں اختیار کی گئی ہے مگر بعد میں اس میں یہ جزء قلب میں کھٹکنے لگا کہ اہل سنت کے اس قاعدہ کو جو ظاہراً عام معلوم ہوتا ہے کہ معاصی حابط اعمال نہیں مخصوص کہنا پڑے گا جسپر بجز ضرورت توجیہ قریب آیت کے اور کوئی دلیل نہیں اور چونکہ دوسری توجیہات بھی محتمل ہیں اس لئے احتمال کے ہوتے ہوئے اس ظاہر کا دلیل بننا مشکل ہے اور بلا دلیل تخصیص کا دعوی مشکل اسلئے ایسی توجیہ کی تلاش ہوئی۔ جس میں تخصیص کا بھی قائل ہونا نہ پڑے اور آیۃ میں بھی کسی بعید تاویل کا ارتکاب کرنا نہ پڑے پس متعدد تفاسیر میں بھی تلاش کیا گیا اور دوسرے احباب سے بھی مشورہ کیا گیا مگر میرے قلب کو کسی توجیہ سے شفاء نہوئی آخر حضرت مولانا وحی کے کلام سے جناب باری تعالی میں دعا کرکے استمداد کی کہ ان کے کلام میں کوئی ایسا مضمون ظاہر فرما دیجئے جو اس آیت کی تفسیر میں معین ہوجاوے یہ دعا کرکے جو مثنوی کھولی تو دو سے اشعار مناسبہ کے ساتھ یہ شعر نکلا ؎

چون دل ان شاہ زبن سان خون بود ۔۔۔ پشمت انت فہیم عین بود

جس میں بہت ہی تھوڑا تامل کرنے سے فوراً قلب میں تقریر ذیل وارد ہوئی وہ یہ کہ بے ادبی اور گستاخی سے جبکہ بقصد ایذاء رسول نہو صرف گناہ ہی ہوگا مگر چونکہ یہ سبب ہوگا ایذاء رسول کا (جو بنظر علے قول مولانا زین سان خون بود) اور ایذاء رسول حق تعالی کے نزدیک اسقدر مبغوض ہے کہ بعض اوقات وہ سبب ہوجاتا ہے خذلان و عدم توفیق و عصمت (جو بنظر علے قول مولانا عصمت چون بود) اور یہ خذلان سبب قریب ہوجاتا ہو وقوع فی الکفر الاختیاری کا اور کفر کا حابط اعمال ہونا معلوم ہی پس معنی یہ ہوئے کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رفع صوت و جہر بالقول مت کرو کسی ایسا سوء کہ آپکو تکلیف ہو جسکے سبب تم مخذول ہوجاؤ اور اس خذلان کے سبب خدانخواستہ تم قصداً کفر کے اعمال کرنے لگو اور جسوقت تم رفع صوت و جہر بالقول کے مرتکب ہوگے تھے اندیشہ تم کو اس سبب رفع و جہر للکفر بواسطہ تاذی رسول و خذلان حق کی خبر اور اس کا احتمال بھی نہ تھا کیونکہ اسکے احتمال پر صحابہ سے اسکے ارتکاب کا کب احتمال ہوسکتا تھا پس میں نے جو کہا ہو کہ کبھی ایسا نہ ہوگا الخ۔ یہ حاصل ہے ان محتط بتاویل مخانۃ ان محتمل کا اور یہ جو کہا ہے اس وقت تم کو اتی خوف خبر اور اس کا احتمال بھی نہ تھا یہ حاصل ہو دانستہ لاتشعرون کا پس پس اس تقریر پر کسی معصیت کا حابط بلا واسطہ ہونا بھی لازم نہ آیا اور اسی ہبط بلا واسطہ ہی کی نسبت نے نفی فرمائی ہے اور اس معصیت کا دوسرے معاصی سے اشد ہونا بھی جو کہ مفہوم عن المقام ہوتا ثابت ہوگیا کہ دوسرے معاصی میں اس شان کی رعیہ نہیں آئی الحمد للہ اس تقریر سے سب غبار صاف ہوگئے والفظا بھی کسی تکلف کا ارتکاب کرنا نہیں فللہ الحمد فضل اتم تعالی ثم برکات مولانا وہ نیز اشرف علی حاضر ہے کہ تقریر بالا میں جو جزء لیہ دانتم لاتشعرون کی مغارت عامل کے ساتھ لکھ چکا ہوں اسکے بعد ایک تقریر اس حال کی مغارت حقیقیہ کی ذہن میں آئی جسکو ہنوز ضبط تحریر نہ پایا کہ مشفقی مولوی حبیب احمد صاحب نے مجھکو لکھ کر دکھلائی چونکہ وہ بالکل وہی تقریر تھی جس کو میں لکھنا چاہتا تھا اسلئے میں آمین بالکلیہ متفق ہوا ذیل میں اس کو نقل کیا جاتا ہو وہ ہذا چونکہ انتم لاتشعرون حال ہے ان تحبط اعمالکم سے اسلئے مجھے اچھا معلوم ہوتا ہو کہ عنوان بیان یہ ہو پس معنی یہ ہوئے کہ تم رفع صوت و جہر بالقول مت کرو مبادا اسکی شامت سے متاثر اعمال ضبط ہوجائیں (اسطرح کہ رفع صوت و جہر بالقول موجب ایذاء رسول ہوکر مقتضی لے الخذلان ہو اور خذلان مؤخر بکفر اختیاری اور کفر اختیاری موجب حبط اعمال ہو جاوے) اور تمہیں احساس بھی نہو کہ اس کا اعلی سبب تمہارا رفع صوت و جہر بالقول ہی تھا اور تمہارا یہ اس لاابالی پن سے تم کو یہ روز بد دکھلایا۔ اس عنوان میں پورا مقصود بھی آگیا اور انتم لاتشعرون کی حالیت بھی ظاہر ہی انتہے تقریر الشیخ الدیوبندی

ایضاً توجیہ آخر منہ مسلمہ نہمد کہ از ملاحظہ مقامات تعینک علی درک المقصود التقدیر الاول ہے ان رفع الصوت و الجہر بالقول للرسول صلی اللہ علیہ وسلم یکون علی انحاء ما یکون کفرا کالرفع و الجہر علی وجہ الاستخفاف سواء کان الرافع والجاہر عالما بکون ذلک الرفع والجہر کفرا مستحقا لذلک العلم او غیر مستحقا لہ ذاہلا عنہ لعارض کالتعصب الطبعی وغیرہ اولم یکن عالما بہ اصلا او کالرفع والجہر علی سبیل المطایبۃ بکلمات وانہ علے الاستخفاف کما یکون فیما بین الاحباب کقول البعض للبعض ایہا الجاہل او قاتلک اللہ او تکلتک امک وغیر ہا سواء کان ذلک الجاہر والرافع عالما بکونہا کفرا مستحقا لذلک العلم او غیر مستحق لہ اولم یکن عالما بہا صلا او جاہلا بہا مالا یکون کفرا کرفع الصوت والجہر بالقول من غیر قصد الاستخفاف والایذاء وبدون ان یکونا والعیاذ باللہ الاستخفاف و التعلق بہا بغرض شرعی صلاکالرباط للہ وغیرہ ولو حصل ہما التاذی برفع علیہ السلام لاجل الحصول للحقۃ الثانیۃ ان الومنین منے ز من الرسول صلعم الخ طیبین بہندین المنہیین علی مراتب من العلم والایمان فمنہم من تکامل علمہ وایمانہ کالخلفاء الاربعۃ وغیرہم من اجلاء الصحابۃ تفاوتات مراتب الکمال علمہم وایمانہم فیما بینہم ومنہم الذین لم یتکامل علمہم وایمانہم وقت نزول الآیۃ کما یدل علیہ العہد بالجاہلیۃ منہم ومن تکامل ایمانہم دون علمہم کمن کان قاعدا فی الاعراب عموما او خصوصا علی ما یعلمہ اللہ تعالی فہذہ اشارۃ الی ان المومنین الذین تکامل علمہم و ایمانہم یمتنع ان یصدر منہم الرفع والجہر الجہان المذکور فہذہ او بدونہ اما امتناعا عادیا فقط کغیر المشہور لہم بالجفوۃ او شرعیا وعادیا معا کالمشہور لہم بالجفوۃ والذین لم یتکامل ایمانہم علی الامتناع عادۃ والاسف ہو ان یصدر منہم الرفع والجہر الجہان المذکور ولکن یستبعد منہم ایضا ان تریدوا لجہل العلم کیف تہا کفرا و استصغارا ذلک العلم فالاحتمال القریب فیہم ان یقتوانی الکفر من دون ان یشعروا بہ والذین تکامل ایمانہم دون علمہم یمتنع منہم التعمد للکفر دون الوقوع فیہ من غیر ان یشعروا بہ اذا تہدلک فہذہ التعمدات فاعلم ان اللہ عز وجل نہی المومنین عن رفع الصوت والجہر بالقول مطلقا اذا لم یتعلق بہ غرض شرعی وقال لئلا تحبط اعمالکم فانہ ان تعقوانی الکفر برفع الصوت والجہر بالقول فیحبط اعمالکم حال کونکم غیر شاعرین بذلک الکفر والحبط الا انکم لم تقصدوا کون ذلک الرفع والجہر ہو جہالتکم لعدم تکامل علمکم بعد والکم وہتم عنہ بسبب من الاسباب لعدم تکامل ایمانکم فانکم وانما قلتم ما قلتم حال کونکم غیر شاعرین ان ذلک تعمد لکفر بعید بتمام غایۃ البعد فانا تخویف بالکفر راجع الی البعض منہم فی الحقیقۃ دون الکل والوجہ فی صورۃ التعمیم ہو المبالغۃ فی النہی

ص ۳۸ س ۱ قولہ واعلم الخ فی ان ہذا الامر مقصود بظاہرہ لانہ معلوم مشاہد فلا حاجۃ الی التنبیہ علیہ وانما المراد ما یستلزم کونہ فہیما کما یقال لمن یتلفظ فی مسئلۃ او یقول فیہا برایہ اعلم ان الشیخ حاضر اھ وقد یضا عن الکشاف فائدۃ تقدیم الجزاء علی الشرط ہو ان یعلم ان التوبیخ منصب الی ہذا الغرض و فائدۃ قولہ لیلیکم بلفظ الاستقبال الدلالۃ علی ما اراد وہ من استمرار طاعتہم لہم اھ وقد یضا عن اہل اللغۃ الطاعۃ موافقۃ الداعی فیما یدعو الیہ والمعصیۃ ترکہ وقد یستعمل فی حق الاکابر الاجابۃ وفی حق الاصاغر الطاعۃ وقد ورد القرآن علی وفق اہل اللغۃ اھ **ص ۳۴ س ۲ قولہ** مناسب الخ القول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انتم اعلم بامور دنیاکم اھ وقد کان اعقل المخلوق وکان لایحتاج الی المشورۃ فلو فوض العقل کل بعض الامور متعلق بکثرۃ الشغل فی الدنیا والحجرۃ بہا ولم یکن کذلک لکون الدنیا غیر مقصودۃ فلذا ولایخفی انہ لو صدر عنہ علیہ الصلوٰۃ فی امر الدنیا ایضا لکان یستقر علیہ لسلا یکون غرضا للطاعنین واستہزین فافہم

حاشیہ سختانی بیمن بر ایں قولہ تعلیل نفی ان العامل فیہا حبب وکرہ وکجوز ان یکون منصوبین عن الراشدین والرشد عبارۃ عن التقریب والتکریہ والتحبیب الی اھ وقد کان الرشد ایضا فعل فاعل فی الفعل والمفعول لہ ہذا الاعتبار اھ

ص ۳۹ س ۱ قولہ ان طائفتان الخ فی ان لفظۃ الطائفۃ وہی اقل من الفرقۃ لقولہ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ وارتفاعہا بالمضمر المحذوف علیہ بعدہ ای افترقت طائفتان او اختیران دون اذ مع کثرۃ وقوع القتال بین المومنین لیدل علی انہ مما ینبغی ان لایقع الا ناد اوقع علی سبیل الفرض والتقدیر ولہذہ لم یکتفہ بتعیینہا قال طائفتان ثم نقل فریقان تحقیقا للتفصیل کما قلنا و قد تقدم الفاعل علی الفعل اشارۃ ایضا الی ہذا المعنی فان کونہما طائفتین متحیزین یقتضی ان لایقع القتال بینہما ولہذا اختیر البغی فی الفعل ولم یقل یقتتلون لسلا یبقی من الاستمرار وفیہ ایضا من التقابل ما یفہم واما تقدیم الفعل فی قولہ ان جارکم فاسق بنبا بالتحری بالنبا الکاذب بورث کون الجانی بہ فاسقا سواء کان قبول ذلک فی ہذا المقام لازما او لوازم الفعل لم تتناول الآیۃ الا الاشہور الاسبق قبل الجنی بالنباء واما قبل فان عنت لہ قبل فاذا بناء علی ان احد اجزاء مصالح الاخری کالتاور وکہذا قولہ فان فاءت لان الفئۃ الباغیۃ مع جہلہا وعنادہا واصرارہا علی عقدہا کالکافر اھ ملخصا بلفظہ

حاشیہ سختانی بیمن ص ۳۹ قولہ متمیزون فی ان فائۃ تقتتل کل طائفۃ واللہ اعلم الخ

من الطائفتین کنفس واحدۃ فکانت الہیئۃ تبعہ اھ ص ۴۰۴ حاشیہ تحتانی یمین س۲ قولہ اللقب بن والملقب من الاعلام ماذل علی مدح اوذم وہو اخص من العلم اھ مصححا

ص ۴۰۴ س۱ قولہ کشرانی ن قال اہل المعانی تکریر الید بمعنی البعضیۃ المصرح بہا فی قولہ بعض الظن اثم ولوعرف لاوہم ان المنہی عنہ ہو الظن الموصوف بالکثرۃ والذی توصیف بالقلۃ مرخص فیہ والہمزۃ فی الاثم عوض من الواو کانہ یثیم الاعمال لے یکسرہا باحباطہا اھ وفیہ ایضا یقال خانہ وخانہا بمعنی والاسم الخیانۃ بالکسر اھ وفیہ ایضا دلالۃ التجسس وہذا الادب کالسبب لما قبلہ فلا ینافی عن ذلک نہی عن سببہ الیعنا اھ ملخصا

س ۳ قولہ فکرہوہ فی ن اما الفارابی قولہ فکرہتموہ فی نسخۃ لاحظا للالزام ای بل عاقبۃ نفوسکم فکرہتموہ افتعلتقت لوجوب الاقرار بحکم العقل وادعاء الطبع کراہتکم للاکل او اللحم او المیت فلیتحقق ایضا ان کرہوا ما ہو نظیرہ وہی الغیبۃ

س ۱۹ قولہ مشابہت کی وجہ الخ فی ن الماثل بالاکل لان العرب تقول لمن ذکر بالسوء اکل الناس یاکلون فلانا یریدون یغتابونہ وقلان مضغۃ للاضیاع یمضغونہ اداۃ ذکرہ فی الفم بالاکل اھ قلت مختصر من الذکور فی التفسیر منہم فصل حسن

ص ۴۰۴ س۱ قولہ انا خلقناکم الخ فی ن لایہ ان الخلق یستعمل فی الاصول الاکرم والجعل یستعمل فیما یتفرع علیہ ولہذا قال خلق السموات والارض وجعل الظلمت والنور وقال ہہنا فی الآیۃ خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل ولکنہ قال فی موضع آخر وما خلقت الجن والانس الخ فبین ان الاصل فی الخلق والغرض الاقدم ہو العبادۃ لیعلم منہ ان اعتبار النسب وغیرہ موخر عن اعتبار العبادۃ اھ

حاشیہ تحتانی یمین س۱ قولہ الشعب فی ن بالفتح اھ

حاشیہ تحتانی یمین س۱ قولہ ولما یدخل الخ فی ن تاکید لنفی المذکور بقولہ ولما یدخل الخ وفیہ فائدۃ زائدۃ ہی ان یعلم ان الایمان متوقع منہم لان لما حرفت فیہ ترقع وانتظار

س ۵ قولہ الصادقون فی ن تعریض بان المذکورین اولا کاذبون ولہذا قیل فلم تومنوا اشارۃ الخ

کذبہم فی دعوٰہم ورب تعریض لایقاد مہ التصریح

س ۷ قولہ اسلمکم فی ن وفی اضافۃ الاسلام الیہما زدرا باسلامہم وفی ایراد الایمان مطلقا غیر مضافات اشارۃ الی ان الایمان المعتد بہ الخ یجب ان یکون المکلف علیہ وجواب الشرط محذوف ای ان کنتم صادقین فی ادعاء الایمان المقتضی فللہ المنۃ علیکم ثم عرض بانہم غیر صادقین فقال ان اللہ الخ

ص ۴۰۵ س ۳ قولہ من فروج فی ن لیس فی الآیۃ دلالۃ علی امتناع الخرق علی السماء لان الاخبار عن عدم الوقوع لاینافی امکانہ اھ وفروج جمع فرج بالفتح بمعنی شگاف کما فی م

س ۷ قولہ نضید فی ن نضد بعضہ فوق بعض اھ قلت فہو فعیل بمعنی مفعول

س ۱۱ قولہ لبس الخ فی ن تکریر اللبس والخلق الجدید للتعظیم ای لبس عظیم وخلق لرسان وحق مثلان یہتم بہ ولایغفل عنہ

ص ۴۰۶ حاشیہ تحتانی یسار س۲ قولہ اقرب الیہ الخ فی ن کقولہم ہو منی مقعد القابلۃ ومقعد الازار ومافی الآیۃ اول علی الافراط فی القرب لان الورید جزء من بدن الانسان یرید انہ علمہ بخفیات بواطن الاشیاء لقوۃ ادراکہ فی العروق والورید العرق الحامل للدم سوی الشریان سمی ورید الان الروح والدم یردہ والورید ان عرقان یکتنفان صفحتی العنق فی مقدمہا تشعبان من الراس تتصلان بالرئتین اھ

ص ۴۰۷ س۱ قولہ من الیمین فی ع قعید تبتدار وعن الشمال خبرہ اھ قلت والجملۃ حال من المتلقین دقولہ سکرۃ الموت بالحق لے تتلبسا بالیقین

س ۳ قولہ ہما الخ فی ع او حال من کل وجاز لما فیہ من العموم اھ

س ۵ قولہ تکشفنا الخ الفا رالتصاق مابعدہ بما قبلہ للالتہیب والتقریع والمقصود من الجملۃ الزام الحسرۃ علیہ حیث لم تید برفی الدنیا فینکشف لہ الحق عینا اکتسابا کما انکشف لغیرہ فی الآخرۃ اضطرارا

وانما اختار ہذا الاسلوب لیدل علی انہ کان یکذب بہذا الیوم بالفطانۃ وقد ظہر صدقہ فواحسرتاہ فذکر السبب والنتیجۃ معا فافہم وزاد فی ترجمۃ حدید بری بقرینۃ المقام فان ذلک الیوم محل کمال الانکشاف علی ما ہو الزیم

س ۷ قولہ قال قرینۃ فی ن جاء علی طریقۃ التبیان بخلاف ماتقدم فانہ جاء علی طریق العطف کان قرینۃ وہو الفاجر قال یارب انہ اطغانی فاجاب القرین الخ

س ۹ قولہ یا لوعید فی ن ابدا راما مزید الخ اھ وفیہ ایضا عن الزمخشری فان قلت ان قولہ وقد قدمت حال من خبیر لاتختص بوقوعہا جوابا عما فی زمان ماض واجب ولیس کذلک قلت معناہ لاتختصوا لدی وقد صح عندکم انی قد قدمت الیکم بالوعید اھ ملخصا قلت وذلک ان تقبل الحجۃ علے کونہ استینافا فتاملہا

حاشیہ تحتانی یمین قولہ الاخذ قلت عطف تفسیری وقولہ عتید لے حاضر کما فی ج ولیس بمتعد

حاشیہ تحتانی یسار قولہ قیدنی الخ فی ج جلیل ان فعیلا یستوی فیہ الواحد والاثنان والجمع وقیل انما لم یقل قیدان رعایۃ لفواصل السورۃ اھ ملخصا

ص ۴۰۸ س ۱۲ قولہ حدیث الخ اگر حدیث ضعیف ہی ہو جب بھی وہ دوسرے قول پر رائج ہوگی اسلئے کہ وہ قول کسی دلیل کی طرف مستند نہیں

س ۱۶ قولہ ابن جنی قلت ہو من معاصری اتقابین ثقۃ ولہ براعۃ من الصحابۃ رضہ کما فی التقریب

ص ۴۰۹ س ۱ قولہ من مزید لے زیادۃ

س ۳ قولہ من محشی الخ فی ن قال اہل الاشتقاق ان ترکیب خ ش ی یدل فیہا الحیۃ ومنہ الشیخ للسید ولکبیر السن وترکیب الخوف یدل علی الضعف ومنہ الخفاء وکل موضع ذکر فیہ الخشیۃ اردیدہا معنی عظمۃ الخشی عنہ وکل موضع ذکر فیہ الخوف فانہ اردیدہا معنی ضعف الخائف لتورنجافون رہبم من فوقہم اوضعف المخوف منہ کقولہ لاتخف ولاتحزن یرید انہ لاعظمۃ لہم وقال انا نخاف من ربنا یوما الخ عظمۃ الیوم بالنسبۃ الی عظمۃ اللہ سبحانہ اھ

ص ۴۱۰ حاشیہ تحتانی یسار س۲ قولہ للرد علے الیہود قلت لم یعلم ما قالوہ ولا بینہ لایضاح المقام فعنی لباب النقول اخرج الحاکم وصححہ وعن ابن عباس ان الیہود اتت رسول اللہ ﷺ فسالتہ عن خلق السموات والارض فقال خلق اللہ الارض یوم الاحد والاثنین الی ان قال قالت الیہود ثم ماذا یا محمد قال ثم استوی علی العرش قالوا قد اصبت لو اتممت قال فاتم استراح فغضب النبی ﷺ غضبا شدیدا فنزلت ولقد خلقنا الی قولہ علے مایقولون اھ

ص ۴۱۱ س ۷ قولہ فالحلت الخ فی ن ومعنی الطغاء فیہما ظاہر لانہ تعالے اقسم بالریاح فبالسحاب الذی یسوقہ فبالفلک تجریہا بہبوبا تہا کان مارا بالبحار یروہ من السحاب فلذلک اخرتم اقسم بالملئکۃ التی تقسم الارزاق اھ

س ۹ قولہ غمرۃ تصغیرہ شدۃ جہالۃ کما فی ج فالمضاف الیہ محذوف والتنوین عوض عنہ ومعنی الغمرۃ الشدۃ فافہم

س ۹ قولہ علے النار یفتنون فی ع وعلی النار یعلی لان المعنی یجرون علی النار وقیل ہو بمعنی فی اھ

حاشیہ تحتانی یسار س۱ قولہ ذروا مفعول الامر فی ع العامل فیہ اسم الفاعل

ص ۴۱۲ س۱ قولہ آخذین فی ع حال من الضمیر فی الظرف والظرف خبران فان قیل کیف جاز الظرف ہنا خبرا وآخذین حالا وعکس ذلک فی قولہ ان المجرمین فی عذاب جہنم خالدون قیل الخبر مقصود الجملۃ سواء الغرض فی ذکر المجرمین الاخبار عن خلودہم لان المومن قد یکون فی النار ولکن لایخرج منہا فالمانع المتقین فحصل الظرف فیہا خبر الانہم یامنون الخروج منہا فحصل آخذین فضلۃ اھ

س ۵ قولہ انہ الحق الخ قال الطبری حدثنا محمد بن بشار قال ثنا ابن ابی عدی عن عوف عن الحسن فی قولہ فوربّ السماء والارض انہ لحق مثل انکم تنطقون قال بلغنی ان رسول اللہ ﷺ قال قاتل اللہ اقواما اقسم لہم ربہم بنفسہ فلم یصدقوہ اھ وفیہ ایضا ان الذی قلت لکم ایہا الناس ان فی السماء رزقکم وما توعدون الخ الخ

ص ۴۱۳ س ۱ قولہ بل اتاک تفخیم لشان الحدیث کذا فی ن قلت وذلک للاستفہام الدال علے الترغیب فی سماع القصۃ

س ۳ قولہ الاتاکلون الاستفہام لانکار ترک الاکل او للحث علیہ کذا فی ن قلت فہو العوض کقول القائل الا تنزل بنا فتصیب خیرا وقولہ فقربہ الخ فی ن ودلالۃ علی ان تقبل الطعام لے الضیف اولے من العکس لسلا تیحوش الکان علیہم

حاشیہ تحتانی قولہ فراغ فی ن فذہب الیہم

فی خفیۃ من ضیوفہ وہو نوع ادب للضعیف کیسلا یستحیی منہ ولا یبادروا بالاعتذار والمنع من الضیافۃ اھ وفی الطبری عدل الی اہلہ رجع وکان الغرار یقول الروغ وان کان علی ہذا المعنی فانہ لا یلیق بہ حتی یکون صاحبہ مخفیا اذا ہابہ او مجیبۃ اھ

ص ۵۶ س ۱ **قولہ** ہہنا فی ن وفی لفظ البنار الی کو بخاطبۃ البیانیان د فی قولہ وانا لموسعون مزید تاکید والمعنی لفقادرون من الوسع الطاقۃ والموسع القوی علی الانفاق اھ ملخصا وفیہ وانما اطلق الفرش علی الارض ولم یطلق الہناء لانہا محل التعبیرات کالبساط یفرش ویطوی اھ

ص ۵۹ س ۷ **قولہ** دحاہا فی ن لان الدحو الضعیف وقولہ السحر فی ن والاستفہام للتقریر والتہکم والفاء مؤکدۃ لہ

ص ۵۹ س ۱۴ **قولہ** مراد آسمان ہر قلت اخرجہ الحاکم فی المستدرک بسند صحیح عن علی رض کما فی کنز العمال

س ۱۷ **قولہ** روح المعانی عن ابن عباس الخ رواہ الطبری بسند حسن عنہ وذکر ایضا روایات مختلفۃ عنہ

ص ۶۰ **حاشیہ فوقانی** س ۳ **قولہ** رہن بسینے مرہون کما فی ن

ص ۶۱ س ۹ **قولہ** مغرم فی ن ان یلتزم الانسان ما لیس علیہ وفی المنتخب ناوان وانچہ اوا بخہ او آئے کہ ان واجب باشد والمراد ہہنا ک الاول کما یظہر من تغییرات فان ما وجب علی المرء لا یثقل علیہ فی الاکثر

ص ۶۲ س ۱ **قولہ** باعیننا فی ن ہو مجاز عن الکلاءۃ التامۃ والجمع دون ہو الاعین للتعظیم والمبالغۃ اھ

س ۶۴ س ۳ **قولہ** یوسے فی ن یوحی لتحقیق الحقیقۃ کقولہ ولا طائر یطیر بجناحیہ فان الطرس الشدید العدو ربما یقال انہ طائر فاذا قیل یطیر بجناحیہ زال جواز ذلک المجاز فکذلک ہہنا ربما یقال للکلام الصادق الفصیح ہو وحی او سحر حلال فلما قیل یوسے اندفع التجوز اھ فان قلت الملک العلم للنبی ینبغی ان یکون افضل منہ قلت للعلم للانبیاء ہو امرہ عز وجل واما الملائکۃ بعضہم بعینہم والسفیر لا یکون استاذا فلا یکون افضل ممن ارسل الیہ

ص ۶۵ س ۱ **قولہ** اخترعونہ فی ن یقال اربتہ فربتہ ولما فیہ معنی الظلمۃ عدی بعلی اھ قلت و الافصلیۃ یعنی قال تعالی ولا تثامر فیہ

س ۳ **قولہ** سدرۃ المنتہی فی ن من اضافۃ المحل الی الحال

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ خیر **قولہ** مرۃ فانتصبت علی الظرف لان اللفظۃ صیغۃ المرۃ کذا فی ن

ص ۶۸ س ۳ **قولہ** ما تہوی الانفس فی ن وفی فائدۃ العدول عن صریح المصدر الی العبارۃ الموجودۃ ان الفاعل اذا قال اعجبنی صنعک لم یعلم ان الاعجاب من اوصاف المفعول او من امر مبہم واذا قال اعجبنی ما تصنع شمل الحال والاستقبال اھ قلت لان المضارع یدل علی التجدد والاستمرار فی الحال والاستقبال

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ **قولہ** ضیزی فی ن من ضازہ یضیزہ اذا اضامہ وہی فعلی بالضم وکان یکون ان تقلب الیاء واوا وتسلم الضمۃ الا انہ فعل بالعکس اے قلبت الضمۃ کسرۃ لتسلم الیاء فان البقاء الحرف اولی من ابقاء الحرکۃ اھ وفی الطبری والعرب تقول ضزتہ حقہ کسر الضاد وضرتہ بضمہا فانا اضیزہ واضوزہ وذلک اذا انتقصتہ حقہ ومنعتہ اھ قلت ہی صفۃ کما فی الجمل علی احد الوجوہ

ص ۶۸ س ۳ **قولہ** بہا ایا للمالبۃ قالہ المعرب

ص ۶۸ س ۷ **قولہ** ان الذین لا یؤمنون الخ فی ن فالمراد بمثل ہذا التراکیب (ای اطلاق العموم وارادۃ الخصوص) المبالغۃ والتوکید کما تقول الانسان زیادہ

ص ۷۰ س ۳ **قولہ** کبہ الاسم فی ن اضافۃ النوع الی الجنس اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ **قولہ** اللمرفی الصراح زلت وزلیدن بگناہ اھ

ص ۷۱ س ۳ **قولہ** وفی قلت وفی ن التشدید فی قولہ وفی للمبالغۃ فی الوفاء اھ وفیہ ایضا الازر وازرۃ وہی مخففۃ من الثقیلۃ ولہذا لم ینصب الفعل وضیزی شان محذوف اھ قلت وکذلک ان لیس ای انہ لیس الخ وقولہ الاماسعی فی ن فی صیغۃ المعنی شارۃ الی انہ لا یفید للانسان الا الذی قد حصل فیہ وجہد واما بجہد الغیر مع التوانی والتراخی مولا الا اعتماد علیہ اھ وفیہ ایضا ومن لطائف الآیۃ انہ قال فی حق المسیئ لا تزر وازرۃ وزر اخری ولا یلزم منہ ان یبقی الوزر علی المذنب بل یجوز ان یسقط عنہ بالعفو ونحوہ ولو قال کل وازرۃ تزر وزر نفسہا لم یکن فیہ من بقا وزر ہا علیہا وقال فی حق المحسن لیس لہ الا ما سعی لم یقل لیس لہ الا ما سبع اذ العبارۃ الثانیۃ لا تفیدہا ان لہ ما سعی والعبارۃ الاولی یلزم منہا ذلک لانہا فی قوۃ کلامین اثبات ونفی والحاصل انہ قال فی حق المسیئ بعبارۃ لا تقطع رجاءہ وفی حق المحسن بعبارۃ توجب رجاءہ کل ذلک لان رحمۃ سبقت غضبہ اھ

س ۵ **قولہ** وانہ ہو اضحک الخ فی ن نفی آیات الضحک والبکاء والاماتۃ والاحیاء وسط الفصل للتوهمات المذکورۃ حتی قال عمرو ذا اما احی وامات واما خلق الذکر والانثی فلم یتوہم احد انہ بفعل الخلق قبین ملزم لمؤکد بالفعل وعلی ہذا القیاس اھ

س ۷ **قولہ** تمنی ای تدفق فی الرحم یقال منی واسنی وقال الاخفش تخلق والمنی الکتقدیر اھ قلت وعلی المعنی الاول ففیہ اشارۃ الی الحالۃ ما دام الرجل فی الخلق فان ما دام المراۃ لا دخل فیہا ظاہرا وقولہ انہ ہو اغنی الخ فی ن وانما وسط الفصل لان کثیرا من الناس یزعم ان الفقر والغنی بکسب الانسان واجتہادہ اھ وفیہ ایضا الشعری وہو شعریان شامیۃ ویمانیۃ وہی انور ہما اھ

ص ۷۲ س ۱ **قولہ** اظلم والطغی فی ن وانما عبر قوم نوح بانہم کانوا اہم اظلم والطغی بالغ توسیط الفصل وبناء التفصیل لان لو عمم کان دلیل الرسل الی اہل الارض وکان قوم اول من سن التکذیب وایاہم عنی بقولہ النبی والبادی اظلم الخ

ص ۷۳ س ۹ **قولہ** مزدجر فی ن ای ازدجار او موضع ازدجار وبقطنا ذکارا (فہو ظرف وعلی الاول مصدر) وہو افتعال من الزجر قلبت التاء والا اھ

س ۱۱ **قولہ** نکر صفۃ بمعنی منکر کذا فی ع وقولہ شعثا فی ن ولیس قراءۃ من قرأ شعثا علی الجمع من باب الکلوفی البراغیث کما ظن فی الکشاف ولکنہ حسن من ذلک ولہذا قرأت قراءۃ بعدم مشابہۃ الفعل صورۃ فتقول فی السعۃ قام رجل قعود غلمانہ وضعف قاعدون و اضعف منہ یقعدون لان زیادۃ الحرف لیست فی قوۃ زیادۃ الاسم اھ وفی ع البصار ہم نوع بخشاد وجاران یعمل الجر لانہ بکسر ص ۷۵ س ۵ **قولہ** مکرر فی ن اصلیۃ تکرر افتعال من الذکر اھ **حاشیہ تحتانی یمین** س ۱ **قولہ** دسر فی ن ہی السفینۃ وہی من الصفات التی تؤدی مؤدی الموصوف فتنوب منابہ وہذا الایجاز من فصیح الکلام وبعد والدہ المسامیر (جمع مسمار بالکسر ہمیخ کما فی ع) جمع وسار من دسرہ اذا دفعہ لانہ یدفع بہ المنفذ اھ وقولہ بمار الخ فی ن کما یقال فی المطر الوابل جرت میازیب السمار وفجرت اذا انصبت عقب ص ۷۶ س ۵ **قولہ** سعر جمع سعیر کما فی المغۃ کذا فی ن س ۹ **قولہ** تعاطی فی الطبری عن ابن عباس تناولہا بیدہ س ۱۹ **قولہ** ایام النحس فی ن وصفہ بالمستمر فی ع عن مجاہد

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ **قولہ** تنفس العمود فی ن کانہم قالوا الملک بموت السمار بعید فکیف سئوال فی لفظ واحدۃ اھ ص ۷۷ س ۱ **قولہ** بسحر فی ع ای وقت الصبح من یوم غیر معین ولو اریدہ عین لمنع الصرف للعلمیۃ ومعرفۃ معدول عن السحر لان حقہ ان یستعمل فی المعرفۃ بال اھ س ۵ **قولہ** ہیشم فی ن وانما قال فی یبس ولو نسبا للحمل علی ہشیم زیادۃ حرف الجر لازدادیہ انطباق الجفنین علی العین وہو امر کثیر الوقوع ترتب الامکان بخلاف مارتع المرد دین من قوم لوط فانہ اندرد بعد والکل بالاضافۃ الی قدرۃ اللہ تعالی واحد الا انہ حین خلق الخلق بالشیء ذکرہا ہو الوقوع کیلا یکون للمنکر مجال کثیر اھ

حاشیہ تحتانی س ۱ **قولہ** حاصب فی ن ولعل التذکیر بتاویل العذاب اھ قلت فہو لغت لحذوف وہی الریح والحاصب بہ الحجارۃ قالان غدا بہم فی القرآن ذکر ذلک ولک ان تحمل حاصبا فی ہذا الموضع علی حقیقتہ کما فعلہ الجلال المحلی وفسرہ حاصبا ریحا ترمیہم بالحصبار وتجمع بین ان العذاب کان مطرا لحجارۃ وبین انہ کان ریحا بان الریح کانت سببا لہ فافہم

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ **قولہ** للانذار قلت فالمستفاد ذو قرائی عذابی وعاقبۃ شرا نذاری وفی ع قیل التقدیر بالنذری

ص ۷۸ س ۵ **قولہ** اد ہی وامر فی

ن والدابۃ اسم فاعل من دب یدب اذا مضی مسرعا والخصب کالحادثۃ والنازلۃ والمراد الاجدبۃ اھ **س ۷ قولہ** قال الطبری کما تقال رجعت من الحمی یرید بہ اول ما نالنی منہا اھ قلت فالمراد کانہ قیل ذوقوا اول العذاب وما بعدہ اشد۔ وقیل حکم مبالغۃ من جہۃ الذوق والمس وقد الطبری ایضاً وانما سقر فانہا اسم باب من ابواب جہنم یترک اجراؤہا (اے لم یصرف) لانہا اسم للمؤنث معرفۃ (وہی جہنم فان الباب سمی بہا)

س ۹ قولہ نہری **ن** اسم جنس اریدبہ الانہار کقتل بہ للفاصلۃ ولما سلف مثلہ مرارا کقولہ ان المتقین فی جنات وعیون اھ (فائدہ) فی الباب المنقول اخرج مسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ قال جارشد کرا قریش یکاصمون رسول اللہ صم فی القدر فنزلت ان المجرمین فی ضلال وسعر الی قولہ انا کل شیء خلقناہ بقدر اھ

ص ۷۹ حاشیہ فوقانی س ۳۰ قولہ سمنے البار قلت یعنی المقبرۃ

ص ۷۹ س ۲۶ قولہ فیہم ای ظلم وجیران جمع جار وجعت ای زلزل والعصفاء فرخان طیور باخار دبور بالفتح بادپس پشت یعنی بادیکہ از مغرب بطرف مشرق رود خلاف صبا وازین جہت صبا را قبول گویند ونجاۃ سترۃ وخدور جمع خدر بالکسر پردہ وثغور جمع ثغر سرحد کفار وتاثل عظم وخاوۃ سقف وجاش بالفتح وسکون ہمزہ سینہ انسان

ص ۸۰ س ۷ قولہ الاکام جمع کم بالکسر کما فی مر ن

ص ۱۵ اقولہ الجوار جمع جاریۃ وموصوفہ محذوف للعلم بہ والاعلام جمع العلم بالتحریک

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ الفخار فی ن بیانا لغایۃ یبس طینتہ وکزازۃ والترکیب یدل علیہ ومنہ الفخور ولولا یبس دماغہ لم یفخر اھ وفی **س ۵ قولہ** عن ابن مسعود قلت اخرج الطبری عنہ المرجان حجر

ص ۸۱ س ۱۴ قولہ خالص آگ الخ خالص آگ لطیف ہوتی ہے اور نار یت کا اثر اس میں بہ نسبت دھوئیں والی آگ کے زیادہ ہوتا ہے اور سمنے یہ ہیں کہ جن کی پیدائش میں عنصر نار غالب اور باقی عناصر ثلثہ مغلوب ہیں جیسا کہ انسان میں عنصر خاک غالب ہے اور باقی عناصر ثلثہ مغلوب ہیں وصو بالمفسر العلام اور ملائکہ کی پیدائش نور سے ہے حدیث میں فقط من نور کا لفظ وارد ہے اور ہم کو اس کا علم نہیں ہے کہ نور کے سوا ان کی خلقت میں نور کے ساتھ اور کوئی شے بھی ممزوج ہے یا نہیں اور چونکہ ملائکہ کا جسم جن اس لئے کہ مجردات لشست و برخاست وغیرہ خواص جسم کے ساتھ عقلاً موصوف نہیں ہو سکتے اور ملائکہ اسکے ساتھ موصوف ہیں جس سے معلوم ہوا کہ وہ مادی اور متحیز ہیں پس نور اگر عرض ہے جیسا قدماء فلاسفہ کا یہی مسلک ہے تو ضرور کسی مادی چیز کا ملائکہ کا مادہ کہنا پڑیگا اور اگر نور خود جسم ہے جیسا آج کل کے فلاسفہ کی بھی یہی تحقیق ہے کہ نور جسم ہے تو صرف نور ہی کو مادہ اجسام ملائکہ کا کہہ سکتے ہیں اور ظاہر حدیث خلقوا من نور سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ صرف نور اس کا مادہ ہے افادہ المفسر العلام

س ۲۲ قولہ من مجوماً فی **ن** تقول خرجت من البلاد ولم تخرج الا من محلۃ بل من دار اھ

حاشیہ فوقانی س ۲ قولہ کی بیشی نہ کرنا الخ بیشی کرنا یعنی مقدار سے زیادہ دینا بلا کسی عارض کے محمود ہے لہذا اس سے ممانعت بمقصود نہیں ہے پس سمنے یہ ہیں کہ دوسرے کو کم نہ دو اور خود تحقیق سے زیادہ نہ لو فی النموذج جلیل (فان قیل) تولہ تعالی الا تطغوا فی المیزان لے لاتجاوزوا فیہ للعدل منفی عما بعدہ من الجملتین فما فائدتہما (قلنا) الارداد بالطغیان فیہ اخذ الزائد وبالاخسار فیہ اعطاء الناقص وامر بالتوسط الذی ہو اقامۃ الوزن بالقسط ونہی عن الطرفین المذمومین اھ وہذا ایضا وجہ علی الاول یکون ہذا تاکیدا فخص الاخسار للمزید الاہتمام بہ فانہ اکثر وقوعا بخلاف اخذ الزائد علی عکسہ

ص ۸۲ حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ کالدہان فی الطبری وقال آخرون سمنے بذلک لکانت درۃ کالدہان کالادیم وقالوا الدہان جمع واحدہ دہن اھ قلت التی بالجمع تعدد السماء واللتعدد الاجزاء المنتشرۃ

ص ۸۴ س ۱ قولہ افنان فی ن جمع الغصن وہو الغصن المستقیم طولا وانما خصہا بالذکر لانہا ہی التی تورق وتثمر وتظل والساق لاجل ضرورۃ القیام اھ **ص ۵ قولہ** بطائنہا جمع بطانۃ بالکسر کستر وقولہ جنی ہیوہ چیدہ کمافی س

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ سوداوان الخ فی **ن** وذلک ان کل نبت اخضر تمام خضرتہ من الریی (سیراب شدن) ان یقتر الی السواد اھ

ص ۸۴ س ۱۳ قولہ نخل ورمان فی **ن** وانما خص النخل والرمان بالذکر بعد اندراجہا فی الفاکہۃ لفضلہا باشتمالہا فیما فالنخل فاکہۃ وطعام والرمان فاکہۃ ودواء کما مر اھ وفیہ ایضا قال فی العیون عند ذکر الحور نہین وفی سائر المواضع فیہما والسر فیہ ان تمام اللذۃ فی عند اجتماع النسوان للرجل الواحد ہوان یکون لکل منہن مسکن سمنے حدۃ متباعدین مسکن الاخری واسع بحیث یسع ما یلیق بحالہ او الجواری والغلمان وسائر الاسباب لیحصل بذلک تنزہات کثیرۃ وکل منہا جنۃ وکان فی ضمیر الجمع اشارۃ الی ذلک وانما العیون والفواکہ خلقین شیء سمنا بہذا اشارۃ من کمال اللذۃ فاکتفی فیہما بعود الضمیر الی الجنتین فقط اھ

ص ۸۵ س ۱ قولہ لم یطمثہن الخ بان قلت کیف عن الجماع مع انہ بنیا نجو قولہ من قبل ان تمسوہن وذکر الجماع فی الآخرۃ بلفظ یقرب من المصرح وہو الطمث فہلا کنایۃ فی ذلک قلت منہ جوابان الاول منہما ان الدنیا دار التکلیف فاوہب الانسان خالق المؤدبین فی ہذا الباب بان التصریح لا ینبغی بمثل ذلک علی ان الزانی یستحی حتی الاستحیاء اذا تامل فیہ بانی کیف اجترأ علی الفاحشۃ بحیث لم یصرح باللفظ تعالی شانہ فی الجماع الحلال والثانی منہما نبہ بہ اشارۃ علی ان لا یتوہم بان الجنۃ اہل الجماع الحقیقی لا یحصل فیہ مع ذلک لاحظ فیہ الاسلوب الحکیم حیث صرح بما یقرب من الجماع لا بنفی فہم

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ عبقری فی ن وعن ابی عبیدۃ کل شیء من البسط عبقری وہو جمع واحدہ عبقریۃ اھ ونحوہ فی الطبری

حاشیہ تحتانی یسار جمار رو فی الطبری وللجامین زرد بحیث یفوح منہ الطیب

ص ۸۶ حاشیہ تحتانی یسار قولہ فاضحت خبر مبتدا محذوف اے ہی کذا فی ضع

ص ۸۷ س ۱ قولہ فاصحب الیمنۃ فی ن وہو تعجب من شانہم کقولک زید مازید سمابذلک لانہم لم یکونوا من اصحاب الیمین

بایمانہم اولانہم اہل المنزلۃ السنیۃ من قولہم فلان منی بالیمین اذا وصفتہ بالرفعۃ عندک اھ ومینہ منتہی راست کمافی الغیاث **س ۷ قولہ** نضاختان فی ن لے علمان لا یہرمون ولا یغیرون قال الفراء والعرب تقول للرجل اذا کبر ولم یشط انہ لمخلد **س ۷ قولہ** باکواب فی ن الاقداح المستدیرۃ الافواہ ولا آذان لہا ولا عری جمع کوب کمافی ط والاباریق ذوات الخراطیم الواحد بریق وہو الذی یسیر لونہ من صفائہ اھ

س ۹ قولہ کامثال فی ن والکاف للمبالغۃ فی التشبیہ اھ مخصاص **س ۱۳ قولہ** مخضود فی ن الذی لا شوک لہ کانہ خضع (قطع) شوکہ

ص ۸۸ س ۷ قولہ من شجر فی ن ہولاء تبدا من ترتوم ہو للبیان فما لون منا البطون انث الضمیر ستاول الشجرۃ قال جار اللہ عطف الاشارۃ علی الاشارتین لانحلا فہما اعتبارا واحدا وذلک ان شرب الماء المتناہی الحرارۃ عجیب وشربہ کشرب الہیم العجیب اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ یحموم فی ن یفعول من الاحم وہو الاسود اھ وفیہ ایضاً قال الفراء العرب تجعل الکریم تابعا لکل شیء یتوی بہ المدح فی الاثبات او الذم فی النفی تقول ہو سمین کریم وما ہذہ الدار بواسعۃ ولا بکریمۃ اھ

ص ۹۰ س ۱ قولہ انتم خلقتموہ الخ فی **ن** وجہ الاستدلال ان المنی اصل کل حی فما یحصل من فضلۃ البضع الرابع وہو لا تطل المنیت فی جمیع الاعضاء ولہذا اشترک کل الاعضاء فی لذۃ الوقاع وبحسب اختلال کلہا یحصل الاختلال منہا جمیعا فالذی قدر علی جمع تلک الاعضاء قدر علی جمع تلک الاجزاء الطلیقۃ فی اوعیتہا ثم علی تحکیمہا فی الارحام ای ان یجعلوا ان انشاء کما ملا یقدر علی جمعہا بالموت المقدر بحیث لا یفوتہ شیء منہا اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ تبعون فی ن کانہ تکلف الفکاہۃ

ط فی الصراح شط سپیدی موے بسیاری مد آبیختہ من سبح سمد

ص ۹۱ حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ المجرد التاکیدی ن لان شرطیۃ وغیر واضحۃ لیس الا ان الثانی امتنع لامتناع الاول وھذا امر بھی فاجتمع فی الربط الی اللام التوکیدی اھ

ص ۹۲ س ۱ قولہ فلا اقسم فی ن والعرب تزید لا قبل فعل اقسم کانہ ینفی ما سوی المقسم علیہ فیفید التاکید اھ

س ۵ قولہ اذا بلغت الحلقوم فی ن الحلقوم الحلق وھو مجری النفس الواؤ والیم زائدان اھ وانتم حینئذ تنظرون الخ اعتراض وبین بحال

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ یعنی من فی ن وھذا فی الحقیقۃ لا یفید سوی التاکید اھ وفیہ ایضا وھو علم تحصیل بتلیح الصدر وبسبی بصیر الیقین اھ

ص ۹۵ س ۱ قولہ مالکم استفہام توبیخ قیم علی الفعل المذموم تحزنا لھم واظہارا لبغضہ علیہم کما قدرہ العفو فی قولہ تعالی عفا اللہ عنک علی ما صدر عنہ ترحما لصلی اللہ علیہ وسلم واظہارا للتفاوت الخاصۃ بہ والحب الالہی لہ

ص ۹۷ س ۱ قولہ اقتبس فی ن الاقتباس اخذ القبس ای الشعلۃ من النار وھو ھنا کم بھم اھ ملخصا

س ۳ قولہ بسور الباء رصلہ کذا فی ن **س ۷ قولہ** والامن الذین کفروا فی ن فالحاصل انہ لا فرق بین اظہروا الکفر منکم وبین الذین اضمروہ اھ قلت وھو وجہ زیادۃ ھذہ العبارۃ لیعلموا ان مدار الایمان علی التصدیق

س ۱۵ قولہ والشھداء الخ ایک تفسیر اس آیت کی یہ بھی ہوسکتی ہے کہ الصدیقون پر کلام تم ہو اور الشھداء عندربھم جملہ مستقلہ ہو اور اس صورت میں لفظ شہید شہر مکے پر محمول ہوگا وھو الظاہر احقر کہتا ہے کہ پہلے انفاق اور قتال کا ذکر ہو چکا ہے اور یہاں پھر انفاق کی فضیلت بیان کیگئی اگر تو اس مناسبت سے تفسیر مذکور پر قتال کی فضیلت بھی بیان ہوگئی اور حضرت مفسر علام کی تفسیر پر شہید کو بمعنی غیر معروف پر محمول کرنا ہوگا یعنی محسن و صالح اور صدیق اور شہید دونوں کا ذکر باعتبار اختلاف مراتب کے مناسب ہوگا۔

حاشیہ تحتانی یمین قولہ انظروا الیہم والنور قد اھم استعطاء ابتلاء تلک الانوار قال الفارسی حذف الجار واوصل الفعل وانشد ابو الحسن ؎

ظاہرات الجمال والحسن ینظرن کما ینظر الاراک الظباء

والمعنی ینظرن الی الاراک اھ

ص ۹۸ حاشیہ فوقانی س ۱۹ قولہ لایلام الخ قلت قد یکون المستحب مؤکدا وترکہ علی الدوام قد یفضی الی المحذور فیستحق منہ الصدیقون ولا عجب ان یحذر الصدیق منہ الصحابۃ باعتبار درجاتھم الرفیعۃ فان المقرب یلام علی ترک الادب والمندوب وفی لباب النقول اخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن عبد العزیز بن ابی رواد ان اصحاب النبی ﷺ ظہر فیہم المزاح والضحک فنزلت الم یان للذین آمنوا الآیۃ اھ وفیہ نحوہ عن روایۃ ابن ابی حاتم فافہم

ص ۹۹ س ۱ قولہ الکفار اسی الذراع و انما اثر ذلک علیہ رعایۃ لما ھو المقصود من المثل وھم الکفار المجبون بالدنیا وفیہ تشنیع عظیم حیث لم یخلوا المثل ایضا عن ذمھم

ص ۱۰۰ س ۱ قولہ فی الارض فی ن وانما قید المصائب بکونھا فی الارض والانفس لان الحوادث المطلقۃ کلھا لیست مکتوبۃ فی اللوح لان حرکۃ اھل الجنۃ والنار غیر متناھیۃ فانما تتناھی فی الکتاب محال ولھذا قال (صلی اللہ علیہ وسلم) جف القلم بما ھو کائن الی یوم الدین ولم یقل الی الابد اھ قلت قدر ورد لفظ الابد فی روایۃ الترمذی ولفظ الی یوم الدین لم ارہ وانما ورد ذلک فی الترمذی بسند حسن صحیح غریب مرفوعا ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب فجری بما ھو کائن الی الابد اھ وفی حاشیتہ عن المرقاۃ ثم رأیت فی الدر المنثور ان المراد بما ھو کائن الی یوم القیمۃ فتلخص من ابن عباس وکذا روی ابو ہریرۃ مرفوعا وکلک ان تقول ان حکم الارض والانفس مطلوب العقام ولا تکون المصائب فی الجنۃ فھو قید واقعی فافہم

س ۱۳ قولہ یعنی اس سے کہ کمی الخ احقر کے نزدیک جملہ عارضہا الخ مبالغہ وحدت پر محمول ہے نہ اس میں کمی کی نفی ہے اور نہ زیادۃ سے تعرض ہے اور نہ مساواۃ کا دعوی ہے واللہ تعالی اعلم

ص ۱۰۱ س ۱ قولہ دانزل لنا سھم الکتاب فی ن ان مدار التکلیف علی فعل ما ینبغی وترک ما لا ینبغی والثانی لا یتم الا بالحدید الذی فیہ باس شدید والاول اما ان یکون من باب الاعتقادات دان یتم الا بالکتاب السماوی ولا سیما اذا کان معجزا واما ان یکون من باب المعاملات دان یتم لا بالیزان فاشرف الاقسام ما یتعلق بالقوۃ النظریۃ الروحانیۃ ثم ما یتعلق بالعلیۃ الجسمانیۃ ثم ما یتعلق بالزوجیۃ وقد روعی فی الآیۃ ھذا الترتیب اھ

س ۵ قولہ فسقون قلت لعل الکفر ایضا ولا دلیل ھنا علی تخصیصہ بمرتکبی الکبائر دون الکفر

حاشیہ تحتانی یسار قولہ فی حکم السکر قلت بناء علی ان اللام للجنس وحملہ فی الاعراب حالا وھو اھیل

ص ۱۰۲ حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ رھبانیۃ ھی مصدر کما فی ن

ص ۱۰۳ س ۲۹ قولہ ایمان مقتدبہ اختصر کہتا ہے کہ اس میں تایف قلب بھی ہے۔

ص ۱۰۴ س ۳ قولہ تحاور کما فی ن المراجعۃ فی الکلام (فائدہ) قال الفخار والاشئ من الکفارات یجب علیہ ویجبس الا کفارۃ اظہار لان ترک التکفیر اضرار بالمرأۃ وامتناع من افطار حقہا اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ یعودون لما قالوا فی ن قال اہل اللغۃ اذا قال قائل عاد لما فعل جاز ان یرید انہ فعلہ مرۃ اخری وھذا ظاہرہ وجاز ان یرید انہ نقض ما فعل لان التقرر فی الشئ بالاعدام لا یکون الا بالعود الیہ اھ قلت والمراد ھناک ھو الثانی ولا تصح ارادۃ الاول لان الاجماع انعقد علی ان الوطی لا یحرز الا بعد اداء الکفارۃ وقد قال تعالی فی شان الظہار منکرا من القول وزورا فلو اشترط العود الیہ لجاز الوطی باداء الکفارۃ للزوم ان یامر تعالی شانہ بارتکاب المنکر والزور وقد نفی عنہ والیقین قال تعالی ان اللہ لا یامر بالفحشاء فلا یصح المعنی الثانی ھناک افادہ المفسر فاطلق فافہم

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ من قلت لا حاجۃ الیہ فان الظہار یعد ی بمن فنفی الجمل وقولہ من نسائھم صلۃ یظاھرون اھ

ص ۱۰۵ س ۳ قولہ یحادون فی ن والمحادۃ الشاقۃ من الحد بمعنی الطرف کان کلا من المتخاصمین فی طرف آخر کالمشاقۃ من الشق وقال ابو مسلم ھی من الحدید کان کلا منھما یکاد یستقبل الحدید اھ

ص ۱۰۸ س ۱۳ قولہ ابن کثیر فی امام احمد الخ ظاہر عبارت سے شبہ ہوتا ہے کہ یہ امام صاحب کا قول ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ یہ صحابی کا قول ہے امام صاحب نے اس کو روایت کیا ہے ففی لباب النقول واخرج احمد والبزار والطبرانی بسند جید عن عبد اللہ بن عمر ان الیھود کانوا یقولون لرسول اللہ ﷺ سام علیکم ثم یقولون فی انفسھم لو لا یعذبنا اللہ بما نقول فنزلت الخ **س ۲۰ قولہ** فتح البیان الخ او پر بعنوان اول بیان کیا گیا ہے کہ ھنوا عن النجوے میں نہی یہود کی باہمی سرگوشی سے تھی نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرگوشی سے پس یہ روایت باوجود بے سند ہونے کے اس باسندہ روایت کے معارض ہے۔ اور تطبیق کی حاجت نہیں نیز خود اس آیت سے افاضا جیتم الخ کا شان نزول لباب النقول میں زید بن اسلم کی روایت کے خلاف مذکور ہے وتفصیلہ اخرج ابن ابی حاتم من طریق ابن ابی طلحۃ عن ابن عباس قال ان المسلمین کثیرا ما یسائل علی رسول اللہ ﷺ شقوا علیہ فاراد اللہ ان یخفف عن نبیہ فانزل اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم الآیۃ الخ

س ۱ قولہ خیر لکم والمسر تقدیم صدقۃ کو اتم تفضیل سے موصوف کرنا مبالغہ ہے

ص ۱۱۲ س ۷ قولہ تقدف فی ن وفی لفظ القذف زیادۃ تاکید ولھذا قالوا فی صفۃ الاسد مقذف فکانما قذف بالحم قذفا فالکتابۃ وتدا خل اجزائہ اھ وقولہ فاعتبروا فی ن وھو العبور والمجاوزۃ من شئ الی شئ والحذاء **س ۱۱ قولہ** ذلک بانھم فی ن قالت الفقہاء ھذا دلیل علی ان تخصیص العلۃ المنصوصۃ لا یقدح فی صحتھا فلیس ایضا حصلت ھذہ المشاقۃ محصل التعریب اھ

حاشیۃ المجلد الثانی عشر الآخر من التفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ص ۲ س ۵ **قولہ** مقتانی ان المقت اشد من البغض

س ۷ **قولہ** قد تعلمون فی ان فائدۃ قد تاکید العلم لاتقلیلہ اھ قلت وان کان ہو اصلہ فانہ اذا دخل علی المضارع یفید التقلیل س ۱۱ **قولہ** مصدقا ومبشرا فی ان حالان والعامل فیہما معنی الارسال فی الرسول فلا یجوز ان یکون الحکم عاملا لانہ ظرف لغو

س ۱۵ **قولہ** لیطفؤا فی ان ثم ذکر عزمہم من الافتراء بقولہ یریدون لیطفئوا ولذا خص ہذہ السورۃ باللام کانہ قال یریدون الافتراء لاجل ہذہ الارادۃ کما زیدت اللام فی لا ابالک لتاکید معنی الاضافۃ وباقی الآیتین سبق تفسیرہ فی براۃ وانما قال ہہنا واللہ متم نورہ لمکان الفصل بالحال کانہ قال یریدون الافتراء لغرض الطفاء نور اللہ والحال ان اللہ متم نورہ واما ہناک فانہ عطف قولہ ویابی علی قولہ یریدون ثم دخل اہل الایمان علی العمل کما قال ان اللہ اشتری الی قولہ فاستبشروا بہ یعلمکم قال اہل المعانی فائدۃ ایقاع الخبر موقع الامر ہی التنبیہ علی وجوب الامر تاکیدہ کانہ امتثل فہو یخبر بہ اھ قلت قولہ تؤمنون باللہ الخ فامر فیہ اہل الایمان بالایمان فالمراد بالاول مطلق الایمان وبالثانی کمال الایمان فکانہ قال تعالی کونوا ایمانکم ثم مجاہدون علی طریقۃ التکمیل اشارۃ بقولہ وتجاہدون الخ وہذا فرع من فروع الایمان والعمل بالفرض یزید الایمان (ای التصدیق شدۃ وبالاخلال بہما تنقص ضعفا وعلی اہل الفرع بعد الامر بالاصول صرحۃ ویقال المراد بقولہ تؤمنون ای تدیمون علیہ فافہم

ص ۳ س ۳ **قولہ** کما قال عیسیٰ الخ فی ان قال اہل البیان فی تشبیہ کونہم انصارا بقول عیسیٰ انہ لایصح علی الظاہر لان الکلام یشبہ بالکون لا بالقول فوجہہ ان یحمل التشبیہ علی المعنی وبیانہ ان کون الحواریین انصار اللہ یعرف من سیاق الآیۃ بعدہ اھ وہو قول الحواریین نحن انصار اللہ وارد بطریق الاستیناف کان سائلا سأل فما ذا قال الحواریون ج فاجیب وقولہم لا یخالف کونہم فیعود معنی الآیۃ الی قول القائل کونوا انصار اللہ مثل کون الحواریین انصار عیسیٰ وقت قولہ من انصاری علی ان ما مصدریۃ والمصدر مستعمل مقام الظرف اتساعا کقولک جئتک قدوم الحاج وخفوق النجم ای وقت القدوم والخفوق والسر فی العدول عن العبارۃ الواضحۃ الی العبارۃ الموجزۃ ہو ان سوق الکلام بطریق الکنایۃ حیث جعل المشبہ بہ لازم ما ہو المشبہ بہ ابلغ من التصریح وان بناء الکلام علی السؤال والجواب اوکد ان المجاز وہو استفادۃ کونہم من قولہم ابلغ من الحقیقۃ اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ جواب الخ فی ان عن الفراء قولہ لیغفر لکم جواب ہل ادلکم بتاویل ان یتعلق الدلالۃ ہو التجارۃ والتجارۃ مفسرۃ بالایمان والجہاد اھ

ص ۶ س ۵ **قولہ** حلوانی ان کلفوا العمل بما ینبغی اھ وفی الجمل عن الخازن ولیس ہو من العمل علی الظن انما ہو من المحالۃ والجعیل ہو الکفیل اھ ص ۷ س ۱ **قولہ** فاسعوا قال فی الطبری بسندہ عن عمر رضہ وابن مسعود رضہ قرارۃ فامضوا موضع فاسعوا وفیہ ایضا کذلک عن ابی العالیۃ التابعی اھ قلت فہی مفسرۃ لقرارۃ فاسعوا وقولہ فاسعوا فالسعی فیہ اطلق علی المضی للاہتمام بہ کیلا یتاخروا ویؤیدہ ما فی الصحیحین مرفوعا اذا اقیمت الصلوۃ فلا تاتوہا وانتم تسعون الخ س ۸ **قولہ** فانتشروا وابتغوا فی ان اباحۃ بعد حظر اھ وکذا فی فتح الباری وامامانی الطبری حدثنی العباس بن ابی طالب قال حدثنا علی بن المبارک عن یعقوب الموصلی قال ثنا ابو عامر العصاف عن مالک عن ابی خلف عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ فاذا قضیت الصلاۃ فانتشروا فی الارض فان ذکر ذلک یکاد یقرب من ترک الادب فلیس من الادب ان یقول القائل ملک البلدین بحائک ولاحجام فان نفی الوجود یکاد یوہم امکان الوجود وفی ذلک الایہام نقص الخ

ص ۴ س ۴ **مصری** اور سلام کے لفظ سے تاکید مقصود ہے لیکن قدوس میں مبالغہ ہے اور اعلے کے بعد عالی کا استعمال تاکید کے لئے اسواسطے ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ اعلے اور عالی صفات سب خدا تعالیٰ ہی کی ہیں اور مخلوق کی صفات ناقص ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

ص ۱۲۲ س ۱ **قولہ** ودوانی ان قال علماء انما عطف قولہ ود و داد ہو ماض لفظا علی ما تقدمہ وہو مضارع تنبیہا علی ان ودادہم کفعلہم السبق شئ عندہم لعلمہم ان الدین اعز علی المؤمنین من الازواج والاموال اہم شئ عندالعبد وان یقصد اعود شئ عندصاحبہ اھ

س ۷ **قولہ** تغمط الیسیر فی ان عدی بالی لتضمنہ معنی الاحسان اھ

ص ۱۲۴ س ۱۴ **قولہ** عرض حال الخ نیز وعا کے وقت اپنے کسی نیک عمل کا پیش کرنا بطریق وسیلہ مسنون ہے

ص ۱۲۵ س ۷ **قولہ** فاکم شئ فی ان قال اہل المعانی فائدۃ ایقاع شئ فی ہذا التراکیب التغلیظ فی الحکم والتشدید فیہ ای لایبغی ان یترک شئ من ہذا الجنس وان قل وحقیر غیر معوض عنہ

س ۱۱ **قولہ** یبایعنک فی ان المبایعۃ ہی المعاہدۃ علی کل ما یقع علیہ اتفاق کالاسلام اھ

س ۱۳ **قولہ** فی معروف قلت قید واقعی فلا مفہوم لہ

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ عن الاحتجاج الخ قلت فالمعنی علی ہذا کما فی ان فائدۃ جاءت زوجۃ کان یعطی من الخیمۃ المہر اھ وہو خبر ما اختارہ المفسر العلام وقال بہ الزہری نافی الطبری والثانی ورد فیہ حدیثان مرفوعان کما فی الطبری ایضا واللہ تعالیٰ اعلم

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ بین یدیہ فی ان لان بطنہا الذی تحتہ فیہ ہو بین الیدین فرجحہا الذی تحتہ بین الرجلین

تمت

وابتغوا من فضل اللہ قال لطلب دنیا ولکن عیادۃ مریض وحضور جنازۃ وزیارۃ اخ فی اللہ اھ وفی مسند نظر قوی نفی المیزان ولسان المیزان ابو عامر الصالح قال الازدی کان یضع الحدیث وفی شرح الاحیاء اخرج ابن مردویہ عن ابن عباس قال لم یرد بقولہ من طلب الدنیا ولکن عیادۃ مریض وشہود جنازۃ وزیارۃ اخ فی اللہ اھ فان ثبت مرفوعا او موقوفا فمرادہ واللہ تعالے اعلم۔ ان مطلوب الامر لیس طلب الدنیا فقط بل ہو اجازۃ وابا حۃ لطلبہا من المتاع الیہا او لمن شارد لامور اخرے ایضا مطلوبۃ فی الشریعۃ من الخیرات فحاصل ان کل ما منع عنہ فی قولہ وذروا البیع فصادقیا سا اجیز لہا فی قولہ فانتشروا وابتغوا الخ

س ۱۹ قولہ ارادہ فورا الخ اسلئے کہ نماز سے قبل واپس نہ ہونے کا قصد البعد ہے ان حضرات کی شان سے اور غالبا خطبہ کی فرضیت ان کو معلوم نہوئی ہو لیکن چونکہ بلا تامل ایسا کیا اسلئے خطا، اجتہادی پر محمول ہے۔

ص ۸ س ۳ قولہ تشہد الخ فی ن ان التکذیب توجہ لے ادعائہم ان القول قول من صمم القلب (حیث عبر واعنہ بجملۃ مؤکدۃ) ومما یدل علے ان جمیع کون الخبر صدقا لے ماقلنا راجع لے ان قولہم عن صمیم القلب وہو واقع للمطابق فی دعواہم قالہ القصر لا لے طمانۃ اعتقاد المخبر اذ لفظہ ولا لے عدم طمانتہ لانک الاعتقاد والظن بتکذیبنا الیہودی اذا قال الاسلام باطل مع انہ مطابق لاعتقادہ وتصدیقا لہ اذا قال بالاسلام حق مع انہ غیر مطابق لاعتقادہ وقاعدۃ اتحاد قولہ واللہ یعلم انک لرسولہ التخصیص علے التاویل المذکور والا لکان کذابا لوجہ لے ان نفس قولہم انک لرسول اللہ کذب ثم اخبر عن استشہادہم بالایمان الکاذبۃ کما مر فی المجادلۃ وجوز فی الکشاف ان تکون الیمین الکاذبۃ ہہنا اشارۃ لما قولہم نشہد لان الشہادۃ تجری فی افادۃ التاکید مجری الحلف ولہ استدل ابو حنیفۃ علے ان اشہد یمین اھ

ص ۹ س ۱ قولہ صحۃ فی ن کسدار المنادی فی العسکر ونحوہ لک

حاشیہ تحتانی قولہ شہدوا الخ فی ن ثم شہدوا فی استیناد ہم وما ہم الا اجرام فارغۃ من لایمان والخیر بالخشب المسندۃ لے الحائط ویجوز ان یکون الخشب اصناما منحوتۃ شبہوہا فی حسن صورہم وقلۃ جدواہم قال فی الکشاف ویجوز ان یکون وجہ التشبیہ مجرد عدم الانتفاع لان الخشب المنتفع بہا ہی التی تکون فی سقف او جدار او غیرہما فاما المسندۃ الغائرۃ المتروکۃ فلا ینفع فیہا قلت فعلی ہذا لا یکون للتخصیص الخشب بالذکر فائدۃ لاشتراکہا فی ہذا الباب مع الحجر والمدر المتروکین وغیرہما والخشب جمع خشبۃ

ص ۱۰ س ۱۴ قولہ ماضی اقول ہذا مقابل المستقبل فیعم الحال ایضا فافہم

حاشیہ تحتانی یمین قولہ لکن الخ قلت فی الطیبی واکن جزما عطفا بہا علی تاویل قولہ کفاصدق لولم تکن فیہ الغار

ص ۱۱ حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ مجازا فی ن ما محصلہ قال جاز اللہ انا نحکم بالاشتقاق لان خسران احد الفریقین مبنی علے بیع الآخرۃ ولا ربح فی التحقیق فیلزم اللہ التحکم شمل فیہ رہم اھ

حاشیہ تحتانی لیسار س ۱ قولہ یوم یحکم الخ فی ن یجوز ان یکون یوم ہینا علے النفع ومحلہ ابتداء والخبر جملۃ قولہ ذلک یوم التغابن اھ

ص ۱۴ س ۳ قولہ لعدہن اللام عندی بمعنے فی ثم رایت فی الجمل ما نصہ وفی البیضاوی اللام للتوقیت ای فی وقتہا وہو الطہر اھ وقولہ النسائی فی ن قال جار اللہ اللام فی قولہ النساء للجنس وقد علم بقولہ فطلقوہن اھ بعدہن انہ مطلق علے ذکر من ذوات الاقراء المدخول بہن فلا عموم ولا خصوص اھ **س ۵ قولہ** الا الخ استثنا من قولہ لا تخرجوہن ولا من قولہ ولا یخرجن **س ۷ قولہ** اذا لمن فی ن ای شارفن فانقضا رعدتہن اھ قلت الاجماع علی حرمۃ الامساک بعد العدۃ بالنکاح الاول

ص ۱۵ س ۷ قولہ من وجدکم ای من مسکنکم روم الطیبی عن ترجمان القرآن **س ۹ قولہ** واتمروا فی ن قال اہل اللغۃ الائتمار یستعمل التآمر کالاشتوار بمعنے التشاور اھ **س ۳ قولہ** عدۃ حیض ہے قلت یدل علیہ ما رواہ الحاکم مرفوعا بسند صحیح وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ طلاق الامۃ تطلیقتان وعدتہا حیضتان کما فی الجامع الصغیر

ص ۱۶ س ۱۸ قولہ اگر ضرر ونفع الخ قلت فی کتاب النقول اخرج الحاکم عن جابر قال نزلت ہذہ الآیۃ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا فی رجل اشتمع کان فقیرا ضعیف ذات الید کثیر العیال فاتی رسول اللہ ﷺ فسالہ فقال لہ اتق اللہ وصبر فلم یلبث الا یسیرا حتی جاء ابن لہ بغنم وکان العدو اصابوہ فاتے رسول اللہ ﷺ فاخبرہ فقال کلہا فنزلت قال الذہبی حدیث منکر اہ شاہد واخرج ابن جریر عن سالم بن ابی الجعد والکلبی وسمی الرجل عوفا الاشجعی واخرج الحاکم ایضا عن عبد اللہ بن مسعود وسماہ کذلک اھ اور یرتقدیر ارادہ رزق ظاہری من حیث لا یحتسب کا یہ مطلب ہے کہ اس کو زیادہ تلاش اور سخت مشقت نہ کرنی پڑے اور انتظار کی فکر سے بچے اور اس طرح بین مصلحت یہ ہو سکتی ہے کہ بندہ کی توجہ خاص طور پر حق تعالے ہی کی طرف رہے حق کہ رزق جس کا نہایت سخت اہتمام کیا جاتا ہے آسین بھی توغل اور تفکر اور زیادہ نظر اسباب کی جانب نہو اور سہولت کا ہونا ظاہر ہی ہے تو مدبر

ص ۱۹ س ۱۲ قولہ والمراد الخ قلت ہذا علی سبیل الاحتمال والا ینبغی للعوام التشغل فیہ

ص ۲۰ س ۱ قولہ فلما نبات فی ن وانما ذکر المفعول ولم یقل فلما نبات بعضہن وعرفہا بعضہ لان ذلک لیس بمقصود وانما الغرض ذکر خیانتہ حفصۃ فی وجود الانبار بہ وان رسول اللہ ﷺ لم یوجد منہ الا الاعلام بالبعض اھ وفیہ ایضا لما کان المقصود فی قولہ من انباک ہذا ذکر المنبأ بہ الخ بالمفعولین جمیعا اھ (تنبیہ) لم اطلع لسند محج بہ علے مقدار ما اظہرہ صلی اللہ علیہ وسلم ومقدار ما اعرض عنہ فلتتبع **س ۵ قولہ** صالح فی ن ہو واحد فی معنے الجمع لانہ یراد بہ الجنس لشمول کل من اتصف وعمل صالحا وجوز ان یکون جمعا وقد اسقط الواو فی الخط لسقوطہا فی اللفظ **س ۹ قولہ** شتمت فی ن قال جار اللہ شتمہ الصائم فی اسماکہ لے ان یحیی وقت افطارہ بالسباب الذی لازادہ عنہ فلا یزال ممسکا لے ان یجی وقت افطارہ اھ **ص ۲۲ س ۹ قولہ** عبدین من عبا ودنانی فی ن اشارۃ لے ان سبب المزیۃ والرجحان عند اللہ لیس الا الصلاح کائنا من کان اھ **س ۱۱ قولہ** عندک قلت طلبت القرب مصرحۃ لہ ولم تکتف علی طلب لذات الجنۃ فقط وان کان حصول الجنۃ یستلزم القرب عند اللہ وکانت عارفۃ کاملۃ

س ۳۱ قولہ من فرعون وعلہ فی ن کقولک عجبتنی زید وکرمہ اھ قلت ففیہ مبالغۃ فی طلب النجاۃ التامۃ منہ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ صادقۃ قلت وصفت التوبۃ بذلک مجازا فان المعاصی فی الحقیقۃ ہو التائب

ص ۲۴ س ۱۹ قولہ حرام وحلال الخ حصر کے نزدیک یہاں پر انکی عفت عن الحرام کی مدح ہے جو باوجود شوہر نہونے کے اختیار کی کہ یہ بہت بڑا کمال ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور ترک نکاح پر جو نزاہت عن الحلال مترتب ہوئی اس سے تعرض نہیں وہ کمال ملکی ہے اور نکاح کمال انسی ہے اور اسی لئے افضل الخلق جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کا بہت زیادہ اہتمام فرمایا ہے گو کسی کی خاص حالت کے اعتبار سے مناسب نہو یا مرجوح ہے لیکن قطع نظر عوارض کے اصل فضیلت نکاح کے کرنے میں ہے نہ کہ ترک میں جیسا کہ تامل سے ظاہر ہے لہذا احفاظت عن الحلال محل مدح نہیں **س ۵**

ومن حادثی حب الدیار لاجلہا
وللناس فیما یعشقون مذاہب

ص ۲۴ س ۴ قولہ خلق الموت والحیاۃ فی العنایۃ قال بعض المتکلمین ہما صفتان وجودیتان لقولہ تعالے خلق الموت والحیوۃ والمخلوق لا یکون عدما وفی الکفایۃ وفی لکاشفی وقولہم (ای الفقہاء) الموت زوال الحیوۃ مع انہ وجودی داخل تحت الخلق بالنص مؤول ای الموت حالۃ یلزم منہ زوال الحیوۃ فیکون ہذا التعریف للشیء بلازمہ او المخصا قلت فہی حالۃ عدمیۃ مسبوقۃ بالحالۃ الوجودیۃ والذی لا یکون مخلوقا ہو العدم المحض الاصلی لم یسبق علیہ وجود فافہم

وفی ن قال جار اللہ انما قدم الموت لان اقوی الناس داعیا الی العمل من نصب موتہ بین عینیہ فیقدم لانہ فیما یرجع الی الغرض السوق لہ الآیۃ اہم اھ وفیہ ایضا

قولہ لکم احسن ملا مفعول ثان لیبلوکم علی انہ متضمن معنی العلم ولیس ہذا من باب التعلیق لان التعلیق ہو ان تکون الاستفہامیۃ سادۃ مسد المفعولین جمیعا نحو علمت ازید منطلق اھ

ص ۲ س ۵ قولہ ما ترے فی خلق الرحمن فی ن والاصل ما ترے فی نہین فعدل الی العبارۃ الموجودۃ تعظیما للخالق ونزیہا علی انہ سبب تنا سبین کقولہ خلق الرحمن فسلوہ علم للکافرین النفع من ہذا الخلق لفعل اھ قلت وقد وقع ہناک مراتب ثلثۃ للنظر وذلک لان الثلث یحصل بہا العلم علم سبیل الکمال او لفظ کرتین محمول علی التکثیر کما قالوا فافہم

س ۳ قولہ رجوعا فی ن جمع رجع مصدر سمی بہ ما یرجع بس ۷ نکا وتمیز من الغیظ فی ن یقال فلان تمیز غیظا وغضبا فطارت منہ شقۃ فی الارض وشقۃ فی السماء اذا وصفوہ بالاوج فیہ دخل السبع فی ہذا المجاز ہو ان الغضب حالۃ تحصل عند غلیان دم القلب والدم عند الغلیان یصیر اعظم حجما ومقدارا فیمتد الی اعیت حتی کاد تنشق وتخرق فحصل ذکر ہذا اللازم کنایۃ عن شدۃ الغضب اھ

س ۱۵ اقولہ ذلولا فی ن انہ ما جعلہا خشنۃ یمتنع المشی علیہا ولا صلبۃ بحیث لا یمکن حفر ہا والبناء علیہا ولا حرکۃ علی الاستقامۃ و الاستدارۃ بل جعلہا ساکنۃ فی جوا لہواء عند المرکز قال جار اللہ المشی فی مناکبہا مثل لفرط التذلیل لان المنکبین وملتقاہما من الجانب الایمن والایسر من شئ من البعیر وابتاہ عن ان یطاء ہ الراکب بقدمہ ویعتمد علیہ فاذا کان ہذا فی الضبع ذلولا فما ظنک بغیرہ اھ فصلا منہ ومن الکشاف وقولہ فامشوا وکلوا عندی بمعنی فتمشون وتاکلون

حاشیہ تحتانی یمین س ۱۵ اقولہ طباقا فی ن او ہو وصف بالمصدر مبالغۃ ای مطابقۃ بعضہا فوق بعض ص ۲۶ س ۱۱ اقولہ نکیرا ای انکاری والمراد بہ جزاء الانکار وقولہ صفت الخ ای باسطات اجنحتہن لانہن انما یبسطنہا صففن قوادمہا صفا فالی اہل المعانی وما تقلیل ویقبضن دون قابضات علی خصوصیات لان الطیران فی الہواء کالسباحۃ فی الماء والاصل فی کل منہما الاطلاق ویسطہا والبعض طارئ علی البسط لاجل الاعانۃ فالمعنی انہن فی تضاعیف البسط ویکون منہن القبض فی بعض الاوقات کما یکون من السابح واما قال فی الفعل ما یمسکہن الا الرحمن فی ہذہ السورۃ ما یمسکن الا الرحمن للتنبیہ علی انہ فی جو السماء محض الالہیۃ وما ضافات و قابضات فکان الماء کیفیۃ البسط والقبض علی الوجہ المطابق للمنفعۃ من رحمۃ الرحمن اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ غورانی ن مصدر بمعنی الفاعل للمبالغۃ وفی س ۵ قولہ اسن فی ع من مبتدأ وخبرہ والذی وصلت لغت لہذا او عطف بیان اھ وفی ن من المجموع وفی ع ینصرکم لغت جند محمول علی اللفظ ولو جمع علی المعنی لجاز اھ

ص ۲۹ س ۳ قولہ والقلم قلت اللام للجنس و قولہ وانک لعلی خلق عظیم فی ن والخلق ملکۃ نفسانیۃ یقدر معہا علی الاتیان بالفعل الجمیل بطا و سہولۃ فاذا وصف مع ذلک بالعظم وہو کونہ علی الوجہ الاجل والنہج الافضل لم یکن خلق احسن منہ وفی قولہ لعلی اشارۃ الی انہ مستول علی احسن الاخلاق الفاضلۃ لا یزعزعہ عنہا وازع اھ ملخصا فی لباب النقول اخرج البغوی فی الدلائل والواحدی بسندہ رواہ عن عائشۃ رض قالت ما کان احد احسن خلقا من رسول اللہ صم دعاہ احد من اصحابہ ولا من اہل بیتہ الا قال لبیک فلذلک انزل اللہ وانک لعلی خلق عظیم س ۷ قولہ ہمازمشاء من ابنیۃ المبالغۃ ونمیم افعی ن مصدر

حاشیہ تحتانی یمین قولہ الفتنۃ قلت ہو مصدر علی زنۃ المفعول

حاشیہ تحتانی یسار فلیس الخ فی ع انما اثبت النون لانہ عطف علی تدہن ولم یجعلہ جواب التمنی (المفہوم من ودوا) وفی بعض النسخ بغیر نون علی الجواب اھ وفی ع لو مصدریۃ ہنا

ص ۳۰ س ۱۱ اقولہ مناع وانیم من اذزال للمبالغۃ وقولہ بعد ذلک ای مع ذلک کما فی الطبری

س ۷ قولہ علی حرد حکم فی ن وفی نسخ الغد بمعنی الاجتماع فلہذا عدی بعلی ای اعتمدوا علی حرد حکم بالکرین او مجرمین الغد والاجل الصرم بالغد وعلیہ یقال غدا علیہم العدو اھ

س ۹ قولہ علی حرد ای علی منع س ۱۷ قولہ تحرزن

فی ن تخیر الشئ واختارہ اذا اخذ خیرہ اھ وفیہ ایضا وقولہ ایی یوم القیمۃ یجوز ان یتعلق بالغۃ ای ہذہ الایمان فی قولہ وکما لما یجیئ تتمنی ای یوم القیمۃ لم تبطل منہا یمین علی ان الاصل القسم علیہ اھ وقولہ ان لکم لما تحکمون مقسم علیہ وہو فی الترکیب بدل اشتمال من قولہ ایمان اھ بیان لہا

حاشیہ تحتانی یمین قولہ انف فی ن ثم الالف اکرم موضع من الوجہ ولہذا فضیل الجمال فی الانف ولہ التقدم ولذلک جعلوہ مکان الغرۃ والجبہۃ واشتقوا منہ الانفۃ وقالوا فی الذلیل جدع انفہ ورغم انفہ اھ

ص ۳۱ س ۱ اقولہ ساق فی ن عن الزمخشری وانما جازت سکرۃ فی التمثیل للدلالۃ علی انہ امر فظیع وفی الطبری والعرب تقول کشفت ہذا الامر عن ساق اذا صار الی شدۃ اھ

ص ۳۲ س ۹ قولہ مراد حمزاذہ الخ قلت یدل علیہ ما فی الاتقان اخرج ابن جریر عن زید بن اسلم قال قال رسول اللہ صم تبکی السماء من عبد صح اللہ جسمہ وارحب جوفہ واعطاہ من الدنیا مقضما فکان للناس ظلوما قال فذلک القتل الذی نیم سل رشوا ھذا اھ

ص ۳۴ س ۲۵ قولہ نظر الی الخ قلت فی ن ای لو امکنہ بنظرہ الصرع او الاکل بفعلہ

ص ۳۵ س ۱ قولہ الحاقۃ فی ن قال ابو مسلم ہی الفاعلۃ من حقت کلمۃ ربک ای الساعۃ واجبۃ الوقوع لاریب فی وقوعہا وفی الطبری عن ابن عباس الحاقۃ من اسماء یوم القیمۃ الخ

وفی ن قال جار اللہ ما یعنی فی ما الحاقۃ الثانیۃ فی موضع الرفع علی الابتداء والراک مطلق بمنزلۃ تضمنہ معنی الاستفہام قلت ولولا ذلک لنصب الجزاءین علی انہما مفعول ثان وثالث کقولک اعلمتک زیدا فاضلا

س ۳ قولہ سخرہا علیہم ای سلطہا بالقہر علیہم کذا فی ن یعنی حیث لم یقل لہم س ۷ قولہ تبصرون فی ن قال اہل اللغۃ کل ما حفظہ فی نفسک فقد وعیتہ وما تعیہ فی غیر نفسک فقد اوعیتہ یقال اوعیت المتاع فی البیت قال جار اللہ انما قیل اذن واعیۃ علی التوحید والتنکیر للایذان بان الوعاۃ منہم قلۃ ولتوبیخ الناس لقلۃ من یعی منہم

وللدلالۃ علی ان الاذن الواحدۃ اذا وعت فہی عند اللہ بمکان وما سواہا لا یلتفت الیہ ان ملأ العالم اھ

س ۱۱ اقولہ والملک فی ن جنس ولہذا کان اعم من الملائکۃ لشمولہ الواحد والاثنین ومنہا والارجاء الجوانب جمع رجا مقصورا

س ۱۵ اقولہ ائمہ فی ن ہو ہا مثل باع للواحد المذکر وہا ومابطم الہمزۃ للتثنیۃ والجمع بضم الہمزۃ وبعدہ میم ساکنۃ لجمع المذکر والہاء فی کتابیہ وغیرہا ہاء السکت ومن ہہنا ثبتت فی الوقف وتسقط فی الوصل لکنہ استحب التلفظ بہا فی الوصل عند جماعۃ اتباعا لوجوہا فی المصحف اھ ملخصا س ۱۵ اقولہ عیشۃ راضیۃ فی ن فعلۃ من العیش للنوع وراضیۃ منسوبۃ ای الرضا کالذراع والنابل للمنسوب الی الذرع والنبل وہذہ من النسبۃ بالصفۃ ویجوز ان یکون من للاسناد المجازی کقولک نہارہ صائم والقطوف جمع قطف بالکسر وہو المقطوف کالطحن بمعنی المطحون اھ ملخصا

س ۷ اقولہ کلوا واشربوا فی ن والغرض من ہذا الامر التوقیر والعرض لا التکلیف ومن قال بالاباحۃ لیست بتکلیف فلا اشکال اھ وفی ن والاسلاف فی اللغۃ تقدیم ما ترجوان یعود علیک بخیر فہو کالاقتراض اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ حسوما جمع حاسم کما فی ن وقولہ شدیدا یعصف فی ن قال جار اللہ العتو استعارۃ قلت لانہ مستعمل فی مجاوزۃ الانسان حد الطاعۃ و الانقیاد اھ

ص ۳۶ س ۳ قولہ ثم فی سلسلۃ الخ فی ن انما لم یقل فاسلکوا السلسلۃ فیہا لانہ اراد ان السلسلۃ تکون ملتفۃ علی جسدہ بحیث لا یقدر علی حرکۃ وسعی ثم التراخی فی المرتبۃ اھ قلت القارئ عندی یلخص الالصاق لما قبلہا بما بعدہا

س ۱۱ اقولہ الاقاویل فی ن قال جار اللہ فی اللفظ تصغیر وتحقیر کالاعاجیب والاضاحیک کما جمع الفعول من الفعل اھ وفیہ ایضا التقول وہو تکلف القول من غیر ان یکون لہ حقیقۃ اھ س ۱۱ اقولہ

فما منکم الخ فی ع من زائدۃ واحد مبتدأ وفی الخبر وجهان احدهما حاجزین وجمع علی معنی احد ولانه فی معنی الجمع همنا لانه فی سیاق النفی کما فی ن وجر علی لفظ احد وقیل هو منصوب بما دلم یعتد بمنکم فصلا وا ما منکم فعلی هذا فاحال من احد وقیل تبین والثانی الخبر منکم ومن یتعلق بحاجزین اھ

س ۵ اقولہ لحق الیقین اے حق یقین لاریب فیہ فاضیف احد الوصفین الی الآخر للتاکید اھ

ص ۳۷ س ۱۹ اقولہ وسیح وقت ہی الخ فی ن کما تقول جئتہ عام کذا واناجئت فی وقت واحد من اوقاتہا اھ

ص ۳۸ س ۳ اقولہ سائل یعنی دعا ولہذا عدی بالباء ردون عن ولان الذم لائق بالتعمل دون السؤال عن حال العذاب ان کان بُدن العناد

ص ۳۹ س ۵ اقولہ ثم نجیبہ فی ن ہی ثم استبعاد الانجاء عن الافتداء اھ وفیہ ایضا تدعو فی احد الاقوال ان الدعاء یعنی الاہلاک کقول العرب دعاہ اللہ ای اہلکہ اھ

س ۷ اقولہ عزین فی ع جمع عزۃ والمحذوف منہ الواو وقیل الیاء وہو من عزہ اذا اے بہ وعزیتہ لان العزۃ الجماعۃ وبعضہم منضم الی بعض کما ان المنسوب مضموم الی المنسوب الیہ اھ وفی ن وجمع بالواو والنون عوضا عن المحذوف اھ

ص ۴۲ س ۳ اقولہ مرارا فی ن الکثیر الدیستوی فیہ المذکر والمؤنث والوقار التوقیر فحال بمعنی تفضیل اھ ملخصا

ص ۴۳ س اقولہ جعل الشمس الخ فی ن وشبہ الشمس بالسراج لان نورہ ذاتی کہا ان اللیل عبارۃ عن ظل الارض والشمس سبب لزوالہ قال جار اللہ استعیر الانبات للانشاء لیکون اول علی الحدوث اھ

س ۵ قولہ کروفی ن وانما سمی کرا لانہم ولسوا علیہم بانۃ دین آبائکم والآبا راعوف من الابناء الخ

س ۹ قولہ ماخطبکم فی ن ما صلۃ للتوکید وقد یستدل بغیر التعقیب لا یسما وقد دخل علی ماض معطوف علی مثلہ علی اثبات عذاب القبر وفی قولہ فلم یجدوا انہم بہم

ص ۴۵ س ۳ اقولہ عباۃ فی ن مصدر وضع موضع الوصف للمبالغۃ اھ

س ۱۳ اقولہ کافردون کے لئے الخ اور ایک لطیف مناسبت یہ بھی ہے کہ حضرت نوح نے تواضعاً یہ سمجھا شاید یہ دعا کفار عین شایبہ انتقام کا ہو اسلئے استغفار فرمائی تاکہ آپ کا یہ فعل محض للہ ہی ہو جائے اور مزید امید استجابت کے لئے دوسروں کو بھی اس دعا میں شامل فرمالیا و للہ الحمد

ص ۴۶ س ۱ اقولہ شطاطی ن مجاوزۃ الحد فی الظلم وغیرہ مصدر وفی ع لغت لمصدر محذوف ای قولا شططا اھ

س ۷ اقولہ مقاعد فی ن ان اشارۃ الی ان الجن کانوا یجدون بعض المقاعد خالیۃ عن الشہب والحرس (حیث کر مقاعد) والآن لئت المقاعد کلہا

س ۱۳ اقولہ تحروا فی ن قال المبرد اصل التحری من قولہم احری واحق واترب وفی العدل عن الحقیقۃ الی المجاز فی باب الوحد بشارۃ واشارۃ الی تحقیق الثواب لما عرفت مرارا ان المجاز ابلغ من الحقیقۃ اھ

س ۱۷ اقولہ عذابا اصعدا وانتصب علی حذف الجار ای فی عذاب صعدا وعلی التضمین بمعنی الادخال والصعد مصدر بمعنی الصعود وصف بہ العذاب لانہ یتصعد المعذب لے یعلوہ ویغلبہ فلا یطیقہ اھ وفی المنتخب سلوک راہ رفتن و در آمدن بجائے اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ اقولہ طلبنا الخ فی ن لان الماس طالب الشعر اھ قلت اختیر ہذا المجاز للمبالغۃ فی قرب السماء کانا نسمع

حاشیہ تحتانی یسار س ۳ اقولہ فلا یخاف الخ ای فہو لا یخاف فی ن والاقیل بالجزم بدل الفاء اختصر نزدیک لفظ مساجد یعنی ظاہری پر محمول ہے اور روایت ذیل سے اسکی تاکید ہوتی ہے فی لباب النقول اخرج ابن ابی حاتم من طریق ابی صالح عن ابن عباس قال قالت الجن لابن لنا فنشہد معک الصلوۃ فی مسجدک فانزل اللہ وان المساجد للہ الخ

حاشیہ فوقانی س ۳ قولہ فی الکبیر حضر کے نزدیک ظاہر اس آیت کا تعلق ماقبل سے ہونا انسب ہے واختارہ الطبری پس اس تقدیر پر مطلب یہ ہوگا کہ اخبار غیب کا جو بند وبست کیا گیا ہے معلوم نہیں کہ اس میں کیا راز ہے۔ آیا وہاں خبر لینے کے لئے جانے والوں کو عذاب دینا مقصود ہے بذریعہ شہب کے یا ان کی ہدایت مقصود ہے اس طرح کہ یہ لوگ اس قصے پر طرف ہو کر حق تعالی کی قدرت میں غور کریں کہ اسنے اپنی قدرت سے اجرام کے علم سے محروم کر دیا اور ہم عاجز ہو گئے بلکہ مرجوم ہوئے اور پھر اسکے راستہ کی تلاش کریں اور اسلام لے آویں واللہ تعالے اعلم

ص ۴۹ س ۸ اقولہ باعتبار تحقق کے الخ یہ مضمون بنی ہے بلاغ اور رسلت کے اختلاف صیغ اور اختلاف معنی پر سو بلاغ کے معنے پہونچا دینا اور رسلت بصیغۂ جمع بمعنی پیغامہا لیکن بلاغ اور تبلیغ سے قرآن مجید میں اعلان کے ساتھ پہونچانا مقصود ہونا ہے اب اس توضیح کے بعد تفسیر مقصود کی ظاہر ہے افادہ المفسر العلام والا سہل ما فی الجمل قولہ عطف علی بلاغا ای کانہ قیل لا املک لکم الا التبلیغ والرسالۃ والمعنی الا ان ابلغ عن اللہ فاقول قال اللہ کذا وکذا سادا قولہ الیہ وان ابلغ رسالاتہ التی ارسلنی بہا من غیر زیادۃ ولا نقصان قال فی الکشاف وانما قدر ان ابلغ لکونہ معطوفا علی مصدر ابلغ المضمر فیدل الاول علی ایجاد التبلیغ علی التاکید والثانی علی تبلیغ شیاء واجبتہ الارسال وہذا من باب العطف علی التقدیر لا الانسحاب لئلا یلزم عطف الفعل علی المقول المطلق والظاہر انہ معطوف علی اللہ ای الا ان ابلغ عن اللہ وعن رسالاتہ اھ کرخی ص ۱۶ ہج ۴ مصری

ص ۵۰ س ۵ اقولہ قوم قیلا ای اقوم قولا فان قیلا مستقل یعنی القول وفی الطبری حذف یحیی بن واذ والواسطی قال ثنا ابو اسامۃ عن الاعمش قال قرأ انس ہذہ الآیۃ ان ناشئۃ اہیل ہی اشد وطأ واصوب قیلا فقال الرجل اقوم یا ابا حمزۃ انما ہی اقوم قال اقوم واصوب واہیأ واحد اھ وقال المحقق النیسابوری فالواجب ان یحمل النقل لو صح علی انہ فسر احد اللفظین بالآخر لا انہ عرف تفسیر لفظ القرآن جائز اس قولہ تبتل الیہ تبتیلا فی ن وانما لم یقل تبتل نفسک الیہ تبتیلا لان المقصود بالذات ہو التبتل فبین اولا ما ہو المقصود ثم اشار اخیرا الی سببہ تاکیدا مع رعایۃ الفاصلۃ اھ

س ۹ قولہ انکالا فی ن جمع نکل بالکسر او نکل بالضم والتنوین فی ہذہ الالفاظ للتعظیم والنوع اھ ملخصا

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ المزمل فی ن اصلہ المتزمل فادغمت التاء فی الزاء وفیہ الدثر اھ

قولہ س ۱ حاشیہ تحتانی یسار یعنی قیام قلت فی الحلالین القیام بعد النوم وفی الطیبی کل ساعۃ من ساعات اللیل اثنتہ من اللیل اھ وکذلک یفہم من مفردات الراغب ولعل ما فی الکلامین مبنی علی معنی التہجد لکن الاول علیہ فافہم

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ کثیبا مہیل یعنی مفعول کذا فی ن

ص ۵۱ س ۱ اقولہ شیبا جمع اشیب مثل فی الشتۃ کما قیل یوما یشیب نواصی الاطفال والاصل فیہ فی قول الکل ان الہموم والاحزان تسرع الشیب اھ ملخصا وقولہ والسماء منفطر بہ فی ن ای تنفطر بسبب ہول ذلک الیوم او تثقل بہ اثقالا یؤدی الی انفطارہا کقولہ ثقلت فی السموات والارض اھ

س ۳ قولہ ادنی فی ن قال اہل المعانی و البیان انما استعیر الادنی للاقل لان المسافۃ بین الشیئین اذا دنت قل ما بینہما من الاجزاء اھ وقولہ طائفۃ فی ن عطف علی المستتر فی تقوم جاز من غیر تاکید للفصل اھ

س ۱۱ اقولہ ہونی ن صیغۃ التفضیل بالنصب ای بنصب نصفہ وثلثہ وکذا بجر ہما

ص ۵۲ س ۳۰ آلات معرفت الخ اور باوجود ان آلات کے موجود ہونے کے بھی باعتبار اکثر لوگوں کے امر مذکور بہت مشکل ہے کیونکہ ہر شخص کو ان آلات کا جمع کرنا پھر انکی صحت اوقات کی معرفت کا حاصل کرنا دشوار ہے۔

ص ۵۳ س ۴ **قولہ** بطور ردبدکے اگرچا ہو الخ
ظاہر تر ان کا مقتضا تو یہ ہے کہ جتنا بدعہدی ہوا تنا ہی زیادہ رٹ پڑھنا اب بھی فرض ہے لیکن دو وجہ سے اس منے سے عدول کیا گیا اول یہ کہ فرض کی مقدار تین کی جاتی ہے اور محض ہر شخص کے تجربہ پر فرائض نہیں چھوڑے جاتے تاکہ تساہل نفس سے امن رہے دوسرے احادیث قولیہ صحیحہ دالہ علے استحباب التثنیہ بین منہا ما اخرجہ البخاری یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل الخ وما اخرجہ ابن عمرو یصلی باللیل اھ و للمتنی

ص ۵۴ س ۱ **قولہ** فکبر فی ن والافارات فی فکبروہ تملوا بالتلازم ماقبلہا وما بعدہا کما یقبل مہما کان من شئ فلا تدع تکبیرہ اھ و قولہ تستکثر فی ن مرفوع والجملۃ فی موضع الحال منصوبۃ فی الطبری واولے ہذہ الاقوال عندی بالصواب لان ذلک قول من قال معنے ذلک ولا تمنن علی ربک من ان تستکثر عملک الصالح وانما قلت ذلک اولے بالصواب لان ذلک فی سیاق آیات تقدم فیہن امر اللہ نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم بالصبر فی اللہ عارالیہ والصبر علے ما یلقی من الاذی فیہ فہذہ بان یکون من النوع ذلک اشبہ منہا بان یکون من غیرہا وذکر عن عبد اللہ رضہ بن مسعود ان ذلک فی قراءتہ ولا تمنن ان تستکثر اھ

س ۳ **قولہ** فی الناقور الخ فی ن فاعول من النقر کالحاضوم من الہضم یشبہ ان یکون البناء للآلۃ لان الہاضوم ما یہضم فالناقور ما ینقر بہ وفیہ ایضا الفاء للتسبیب کانہ قال اصبر علے التکالیف المعدودۃ وعلے اذی المشرکین فبمین ایدیہم یوم عسیر یلقون فیہ عاقبۃ اذاہم وتلقی عاقبۃ صبرک اھ وفیہ ایضا دیراوایہ عسیر علی الکل الا ان الکافر یخص بمزید العسر کما یکون الیسر منبا عنہ راسا ویعلم ہذا من تقدیم الظرف

س ۱۱ **قولہ** الا الملکۃ فی ن ولا استبعاد فی کون الملکۃ فی النار غیر معذبین بنار علی القول بالمفاعل المختار ویعلم غلبت علیہم الخ یہ نصارت لہم کالحیوانات المائیۃ اھ

ص ۵۵ س ۳ **قولہ** او برقال الفراء ورد او بر بمعنے واحد کقبل وقبل اھ وفیہ ما حاصلہ انہما قراءتان متواترتان

س ۵ **قولہ** رہینۃ فی ن عن النجاۃ اثر لیست للتانیث لان فعیلا بمعنے مفعول یستوی فیہ الذکر والانثی واما ہی اہم یعنے الرہن کما ثبتہ بمعنے الشئ واقول ایضا یحتمل ان تکون للمبالغۃ اھ ملخصا

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ الاسد فی ن اسم جمع

حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ تولا نظیرۃ لما فی ن قال اہل المعانی اذا دخلت من بین الدواہی واحدۃ منے العظم لا نظیر لہا کما تقول ہی احدی النساء عفافا اھ ملخصا قلت وفیہ ایضا لاحدی البلایا اوالدواہی الکبر نظیر اضافت ومنوعۃ تخالفت

ص ۵۹ س ۳ **قولہ** فلا اقسم اعترض البعض الخ لا نزاد فی وسط الکلام لانی اولہ واجیب بانہ للتاکید ان امر القیس کیف زاد فانی مستہل قصیدتہ ۵ لا وابیک ابنۃ العامری وکما فی ن وفیہ ایضا وفی الاتسام بیوم القیامۃ علے وقوع یوم القیمۃ مزید تحریر وتاکید لوقوعہ فان الاقسام بالمعدوم لا یعقل منہا وفی فہم النفس اللوامۃ الیہ تنبیہ علے ان المراد من القیامۃ ہو اظہار احوال النفس وہواتہا فی السعادۃ وضدہا

س ۹ **قولہ** بصیرۃ فی ن قال ابو حیدۃ اتار للمبالغۃ قال الاخفش جملہ فی نفسہ بصیرۃ کما یقال فلان جود وکرم مال الواحدی والمخشری الی المعاذیر اہم جمع للمعذرۃ کما ان المنکر ولو کان جبا یقبل معاذیرہم یارا اھ ملخصا س ۱۳ **قولہ** وجوہ یومئذ فی اعراب القرآن وجوہ مبتدا وناضرۃ خبرہ وجاز الابتداء بالنکرۃ لحصول الفائدۃ ویومئذ ظرف للخبر اھ وفی الجمل وسوغ الابتداء بالنکرۃ ہنا العطف علیہا وکون البعض موضع التفصیل کقولہ ۵ فنوبالبست وثوبا اجرہ

ص ۶۰ س ۱ **قولہ** فلن فی ن وفی التعبیر عن الیقین ہہنا بالظن تہکم بالبست واشارۃ الے ان الانسان لسنا لکہ علے الدنیا وحرصہ علی الحیاۃ العاجلۃ لا یکاد یقطع حلول الاجل وان لم یبن منہ الاحشاشۃ یسیرۃ اھ

س ۵ **قولہ** منی فی ن فعیل بمعنی مفعول من المنی بالسکون وہو الدفق غلب علے المادۃ ملخصا اھ

ص ۶۱ س ۱ **قولہ** یضمون استطرد الخ قلت تقدم کراہۃ التحقیق النیسابوری ووجوہ عدیدۃ لارتباط ہذہ الآیۃ بما قبلہ سوی ما ذکرہ المفسر فاضف للرد ناقض حیث زعموا ان ہذا القرآن قد غیر فان ہذہ الآیۃ لا ترتبط بما قبلہا

ص ۶۲ س ۵ **قولہ** سلسل وغلا لا فی ن والسلاسل للاجل والاغلال للایدی والاسار جمع باز وبرد المزاج ما یمزج بہ قیل کان زائدۃ والاظہر انہا مفیدۃ ولکنہا مسلوبۃ الدلالۃ علے المضی کقولہ وکان اللہ سمیعا علیما اھ ملخصا

س ۹ **قولہ** یطعمون الخ فی ن لان المقصود الاعظم من انواع الاحسان الطعام الذی بہ قوام البدن یقال اکل فلان مال فلان اذا تلفہ بای وجہ کان وان لم یکن الاکل نفسہ

س ۱۵ **قولہ** لا یریدون شکرا الخ فی ن والاظہر ان الیوم والما ہو ملیتان لعدم النظیر او لجعل احدہما زائدۃ اھ وفیہ ایضا من باب علفتہا تبنا وماء باردا ذلک لان الزمہریر لا یعرف

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ قد اتے قلت لان الاستفہام یسبل المامن یکون تحقیقا او تقریرا او انکاریا فالاول کقال اللہ تعالی والثالث لا یکون ارادۃ ہہنا فانہ یخالف الواقع فاش فی ضعین وفی ن سمے الآیۃ قد اتے فالاستفہام لتبعید التقریر وقد لتقیید التقریب فیکون حاصلہ انہ اتے علے الانسان قبل زمان قریب حین من الدہر لم

ص ۶۳ س ۱ **قولہ** کانت فی ن وسمے کانت کاسمہ فی قولہ وکان من مزاجہا کافورا وقال فی الکشاف ہو من قولہ کن فیکون ای تکونت تحاویر بتکوین اللہ اھ

س ۵ **قولہ** سندسا جنس کما فی ن

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ سلسبیلا فی ن والفائدۃ فی تسمیتہا بالسلسبیل بعد تسمیتہا بالزنجبیل اضافی لطعم الزنجبیل ولذتہ ولکن یمن منبا اللذع الذی ہو منافی للسلاسۃ اھ وفیہ ایضا والعرب تعب طعم الزنجبیل فی المشروب وتستلذہ ولذلک وصف اللہ مشروبہم فی الآخرۃ بذلک اھ وفیہ ایضا والظاہر منع صرفہ للعلمیۃ والتانیث (لانہ علم عین وہی مؤنثۃ) ولکن لم یقرأ بہ الا فی الشواذ والمتواترۃ التنوین ووجہہا ما مر فی سلاسلا

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ مسا لغۃ فی ن والمراد اضافیت بمنزلۃ نحو للدنیا ولا مستقذرۃ طبعا للمساس الایدی الوضرۃ والاقدام النجسۃ والاستہ والاتوکل لہا النجاسۃ اھ وقولہ آشما او کفورا فی ن انہ لا ریب ان توکل لا تضرب زیدا او عمرا معناہ فی الاظہر لا تضرب زیدا ولا عمرا ویحتمل احتمالا مرجوحا لا تضرب احدہما وہذا ضرب الآخر الا ان ہذا الاحتمال مدفوع فی الآیۃ لقرینۃ اللام ولکفور فان احدہما اذا کان منہیا عنہ فکلاہما معا اولے لان زیادۃ الشر شر والمراد قال الفراء لا تطع واحدا منہما (علے التنویع) سواء کان آشما او کفورا او کان العطف بالواو وکان نصافی النہی عن طاعتہما معا والا لزم منہ النہی عن طاعۃ کل منہما علی الانفراد اھ

ص ۶۶ س ۱۳ **قولہ** احیاء راموتا فی ن وانتصب احیاء راموتا بفعل مضمر دل علیہ ہذا الکلام ای تکمنت احیاء راعلے ظہرہا واموتا فی بطنہا وانکیر للتفخیم لے اخالہم اموتا لا تعد ولا تحصے

ص ۶۵ **قولہ** ظل ذی ثلث شعب فی ن کونہا من فوقہم ومن تحت اجلیم وحیطۃ بہم وقال فی الکشاف ہو عبارۃ عن عظم الدخان فالہ فخان العظیم تراہ یتفرق ذوب اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۲ قولہ کفاتا فی ن ومجموعان یکون اسما لما یکفت بہ مبنیا للمفعول کالشائد والصام لشد براس القارورۃ

ص ۶۷ **حاشیہ تحتانی قولہ** غیر اہل الخ فی ن انا لم یقبل فیعتذروا بسقوط النون للنصب لانہ لو نصب لاوہم انہم انما لم یعتذروا لاجل انہم لم یؤذنوا فی الاعتذار ولو لا المنع لاعتذروا ہذا جائز ولکن المراد انہ لا عذر لہم فی نفس الامر کما لا اذن قالفا ومطلق النفی للتسبیب ہذا ما انہ فیہ رعایۃ الفاصلۃ وہی من جملۃ الفصاحۃ الفظیعۃ اھ ملخصا

ص ۶۸ س ۱۵ **قولہ** مراد الخ یہ مضمون طبری نے تمادہ سے جو تابعی مفسر ہیں نقل کیا ہے لیکن اس میں بجائے کی کے ٹکڑوں کے تین ٹکڑے ہیں اور فراغ سابلغ یہ تمام مضمون اس روایت میں نہیں ہے واللہ تعالے اعلم بہ وذلک لانہ لا بد من دلیل نقلی وصاحب الخازن لیس من المحدثین علی ما

علت وانما یعتبر فی النقل مثل الدر المنثور والطبری وابن کثیر فافہم

ص ۶۹ س ۳ قولہ ہم فیہ مختلفون فی ن وتقدیم الضمیر وبناء الکلام علیہ لتقوی الکلام الخاص فان غیر قریش ایضا مختلفون فی امر البعث فضمہم من یثبت الروحانی فی العاد فقط ومنہم من ینکر فیہ ومنہم من یقطع بعدم البعث اھ ملخصا

س ۵ قولہ سباتا فی الطبری والسبت والسبات ہو السکون ولذلک سمی السبت سبتا لان الیہود ترکت فیہ

س ۱۱ قولہ فکانت ابوابا فی ن والضمیر فی فکانت للسماء کما فی الکثرۃ ابوابہا المفتوحۃ لنزول الملائکۃ صارت بکثرتہا ابوابا کقولہ وفجرنا الارض عیونا وتحمیل ان یعود الی مقدر دل علیہ الکلام ای فکانت ذات ابواب

س ۱۱ کانت فی ن ای فی علم اللہ وہی مسلوبۃ الدلالۃ علی المضی اھ وقولہ احقابا الخ ای الاحقاب یخرج من النار احدہا حتی یکبث فیہا احقابا والحقب بضع وثمانون سنۃ کل سنۃ ثلثمائۃ وستون یوما مما تعدون اھ والمراد بالاحقاب ہو الزمان الغیر المتناہی لان ولد الولد الخ وقال الطبری وقد یحتمل ان یکون معنی ذلک لابثین فیہا احقابا نفی ہذا المنوع من العذاب وہو انہم لا یذوقون فیہا بردا ولا شرابا الا حمیما وغساقا فاذا انقضت تلک الاحقاب صاروا بعدہن الی العذاب لنزاع غیر ذلک کما قال جل ثناؤہ فی کتابہ ولان للطاغین لشر مآب جہنم یصلونہا فبئس المہاد ہذا فلیذوقوہ حمیم وغساق وآخر من شکلہ ازواج وہذا القول عندی اشبہ بمعنی الآیۃ اھ

س ۱۵ قولہ فذوقوا الخ فذوقوا العذاب الجزاء ثم وضع شبہۃ انقطاع العذاب بقولہ قولہ فلن نزیدکم الا عذابا وقولہ کواعب فی ن جمع کاعب کطالق وطوالق وہی التی ظہر ثدیہا کالکعب لہا نہود قلیل

ص ۷۰ س ۱ قولہ جزاء من ربک عطاء حسابا جزاء تواس اعتبار سے ہے کہ انکے اعمال پر مترتب ہے اور عطاء اس اعتبار سے کہ مقدار حسنات سے بہت زیادہ جزاء مرحمت ہوگی دوسرے یہ کہ عمل محتاج توفیق ہے پس عبد کا دخل اس میں نہایت معمولی ہے جو کان لم یکن ہے سوا تفضل من اللہ تعالی ہے تیسرے یہ کہ مجموعہ جزاء کو مجموعہ اعمال سے بوجوہات کچھ بھی نسبت نہیں اور حساب کے معنے کثیر اکے احقر کے نزدیک مناسب ہیں کیونکہ عطاء ہیں کفایت اور حساب ایسے کریم سے مناسب ہیں اور طبری نے یہ معنی قتادہ تابعی سے روایت کئے ہیں اور نیشاپوری نے ابن قتیبہ سے نقل کئے ہیں اور استشہاد بھی نقل کیا ہے احسبت فلانا ای اکثرت لہ وفی الطبری عن قتادۃ عطاء حسابا عطاء کثیرا واللہ تعالی اعلم

حاشیہ فوقانی ص ۳ قولہ یسألون قلت للحاجۃ الیہ فالتساؤل محمول علی اصلہ وہو یرہ ماروی فی سبب النزول ففی لباب النقول اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن الحسن قال لما بعث النبی صلعم جعلوا یتساءلون بینہم فنزلت عم یتساءلون عن النبأ العظیم اھ قلت سند مرسل مقبول

ص ۳ س ۳ قولہ برزت الجحیم فی ن کقولہ قدبین الصبح لذی عینین وہو مثل فی الامر المنکشف الذی لا یخفی علی احد فعلی ہذا یکون استعارۃ والاحسب ان یراد کل احد لان الکافر انما وقع عن کونہا حیث لا تخفی علی ذی بصر لاعن رؤیۃ البصر اھ قلت لکن لا بد من رؤیۃ الکفار لہا لقولہ تعالی وبرزت الجحیم للغاوین

ص ۳ س ۱۱ قولہ ہی المأوی فی ع لہ ہی المأوی لہ لا بد من ذلک لیعود علی من من الجر ضمیر اھ وفی ن اللام فی المأوی للعہد الذہنی ای ماواہ الطائق بہ ولہذا استغنی عن العائد ولا حاجۃ الی تکلف ان الالف بدل من الاضافۃ اھ

س ۵ قولہ منتہانی الطبری الی الیہ ینتہی علم الساعۃ لا یعلم وقت قیامہا غیرہ اھ قلت ہو مصدر بمعنی الانتہاء وفی ن وکانہم حین ارادوا التعبیر عن بعض الیوم قالوا ان کان اللبث الا من نصف النہار فحن لم نلبث الا عشیۃ ہو ما بعد الزوال الی الغروب وان کان اللبث الا من اول النجر فلم نلبث الا من النجر الی الضحی اھ

ص ۷۵ س ۳ قولہ وما یدریک قلت استفہام انکاری ای کان علیک ان تدری بہذا للاحتمال

س ۱۱ قولہ فانبعوہ ای جملۃ ذا قبر فیکون متعدیا الی واحد کذا فی ن

ص ۷۷ س ۳ قولہ اذا الشمس کورت فی ع ای اذا کورت الشمس اھ وقولہ العشار فی ن جمع عشراء کالنفاس فی نفساء وہی النفس ما یکون عندہا الحمل وہم العرب اھ ملخصا وفی الطبری عن ابی العالیۃ (التابعی) اہملہا الحماۃ اھ

ص ۷۸ س ۵ قولہ یکمن فی ن والیکمن ذو الحاجۃ یقال یکمن فلان یقسم الکاف مکانہ وفی ع ثم معمل مطلع

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ الخنس فی ن جمع خانس والکنس جمع کانس

ص ۷۹ س ۳ قولہ بعشرت فی ن قال جماعۃ العشر وبعشر بسنے وہما من البعث والبحث زید فیہما الراء والسین بحثت البعیر واخرج مثلہ اھ

ص ۸۰ س ۱ قولہ ماشاء فی ن ما مزیدۃ مفیدۃ تاکید وانما لم تقبل فعنی ای صورۃ بالفاء العاطفۃ علی نفس ما تقدر بہا لما کما للبیان اھ

س ۲۵ قولہ ایک حدیث سے الخ اس حدیث کے مضمون کو کنز العمال میں مرفوعا بتخریج ابن ابی الدنیا وبیہقی نقل کیا ہے اور بیہقی سے تضعیف بھی نقل کی ہے اور نیز یہ حدیث جامع صغیر میں بسند ضعیف بتخریج بیہقی منقول ہے واللہ تعالی اعلم

ص ۸۱ حاشیہ تحتانی یسار س ۲ قولہ منسوب الخ فی عین ہو بدل من موضع الجار والمجرور اھ وقولہ بعلی یعنی دولان من کمانی ن

ص ۸۲ س ۳ قولہ تسنیم فی ن علم بالغلبۃ فی البمنۃ اھ قلت رواہ الطبری عن کثیر مہزابن عباس اھ

ص ۸۵ س ۵ قولہ تتغامزون فی ن تفاعل من الغمز وہو الاشارۃ بالعین او الحاجب او الشفۃ واکثر ذلک انما یکون علی سبیل الہزء

ص ۸۴ س ۳ قولہ وتخلف فی ن اخلفت غایۃ الخلو کانہا تکلفت اقصی ما یمکنہا من الفراغ

ص ۷ قولہ وراء ظہرہ فی ن ولورا ء ہہنا بمعنی ہو دالجانب او معنی قدام اھ

س ۸ س ۳ قولہ ملیمانی ان علی یعنی عند

ص ۸۷ س ۵ قولہ بحکم بسم اللہ الخ بظاہر اس لڑکے نے لوگوں کی رہنمائی کے لئے ایسا کیا کہ لوگ اس نام کی برکت دیکھکر ایمان لے آویں تو میری جان جاتی رہے اور ایسا کرنا یا تو اس شریعت میں جائز ہو یا لڑکے سے اجتہادی غلطی ہوئی ہو بہرحال ہماری شریعت میں جائز نہیں ولا تلقوا بایدیکم الخ ولا تقتلوا انفسکم الخ (فائدہ) فی الاتقان اخرج الطبرانی عن ابن عباس مرفوعا ان اللہ خلق لوحا محفوظا من درۃ بیضاء صفحاتہا من یاقوتۃ حمراء قلمہ نور ادکتا بہ نور للہ تعالی فیہ کل یوم ستون وثلثمائۃ لحظۃ یخلق ویرزق ویمیت ویحی ویعز ویذل ویفعل ما یشاء اھ

ص ۸۸ س ۷ قولہ ذات الرجع فی الطبری عن ابن عباس ذات الرجع قال السحاب فیہ المطر اھ وفیہ عن عکرمۃ ومجاہد نحوہ

حاشیہ تحتانی یمین س ۴ قولہ او موضع القلادۃ عن المصدر تلت صوبہ الامام الطبری وقال للان ذلک ہو المعروف فی کلام العرب اھ وترجمۃ بالمندیۃ۔

حاشیہ تحتانی یسار س ۵ قولہ لانہ الناصب او عامل الخ توضیحہ ان قولہ تعالی تقادرا عامل فی قولہ تعالی علی رجعہ ان جوز تاخیر العامل او بتفسیر للعامل المقدر قبل قولہ علی رجعہ ان لم یجز تاخیر العامل ویکون تقدیر العبارۃ انہ تقادر علی رجعہ فحذف العامل وفسر بقولہ تقادرا لقادر الذی عن قولہ علی رجعہ وعلی کل فقولہ القادر لیس اجنبیا فلا یرد کونہ فاصلا بین قولہ رجعہ العامل وبین قولہ لیوم تبلی المعمول فحفظ تامل

ص ۸۸ س ۹ قولہ اسلمہم ردیانی ع تاکید حسنہ مخالفتہ اللفظ قلت ہو عندی بدل البعض من الجملۃ السابقۃ المشتمل علی التاکید ولیس بمجرد التاکید فان معنی المؤکد لا یزید علی معنی المؤکد وہہنا زیادۃ معنی وہی التعلیل تامل

ص ۹۰ س ۱ قولہ ربک الاعلی فی ن ومن الملاحدۃ من طعن فی القرآن بانہ یقتضی ان یکون للعالم ربان احدہما عظیم وہو فی قولہ تسبح اسم ربک العظیم والآخر اعلی منہ وہو فی تسبح اسم ربک الاعلی والجواب انہ عظیم فی نفسہ واعلی واجل من جمیع المکنات والصفۃ کالشفۃ للمیزۃ ونظیرہ صفۃ الکبریاء

وبالاکبر اخ

س ۵ قولہ ثم لایموت الخ فی **ن** ومعنی ثم تراخی الرتبۃ لان ہذا النوع من الحیاۃ اقطع من نفس الدخول فی النار اھ

حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ تفخم فی **ن** کھولہ ثم اسم السلام علیکما اھ

ص ۹۱ س ۱۶ قولہ بے رب کا نام لینا الخ اقرب کے نزدیک فصلی لتفسیر ہو ذکر اسم ربہ کی دے فی ذیل الاوطار وقد ثبت ان قولہ تعالے قد افلح من تزکی نزلت فی زکوۃ الفطر کما روی ذلک ابن جریر ایضا اھ (اے فی صحیحہ) فلا حجۃ فیہ لمن تامل بفاء التعقیب علے افراض کثیرۃ التحریم ودلالۃ لفظ تزکی علے ذکوۃ الفطر وان کانت محتملۃ لکن بعد ثبوت سبب النزول للفظ یتکون قطعیۃ فیلزم علیہ اقتراض صدقۃ الفطر وہو خلاف المذہب فتدبر

ص ۹۱ س ۳ قولہ وجوہ فی **ن** والمراد بالوجہ الذات ووجہ من ہذا المجاز ان الخشوع والانکسار والذل واضداد ہا یتبین اکثر فی الوجاہ وانما خصہ العاطف خلاف مافی سورۃ القیمۃ لانہ کان منیا ذکر احوال الآخرۃ فناسب ذکر المجازاۃ مقصودا واما ہناک فمقصود السورۃ ذکر المجازاۃ فلہذا اظہر غایۃ التباین بین الجزاءین وقال القرطبی الواو مقحمۃ

س ۷ قولہ لاعتبار فی **ن** مصدر کالعافیۃ

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ ضریع فی **ن** وفیہ ان طعامہم لیس من جنس طعام الانس ولکن من جنس الشوک المذمی ترعاہ الابل ما دام طریا فاذا یبس نفرت لانہ سم قاتل وانما قدم الشرب علے الضریع المحمود لان النار بئاسب النار مناسبۃ الضدین او الشبیہین من حیث بساطتہما اولانہم اذا اتوا بغیر حر النار غلب علیہم العطش وکان النار عن یلیہم ہم کما اذا اشتدت غیم الحر رتان الماء واذ ان یدعوا المالا ساسا بہا یزید العذاب علے البدن مع ان الرواء لیست للتہیب اھ وفیہ ایضا والفارق واحد ہا آخر قتہ بضم النون وردی الفراء بکسرہا والزبادی واحد ہا زبرۃ بکسر الباء اھ ملخصا

ص ۹۲ س ۳ قولہ کیف سطحت فی **ن** ولیس فی البسط دلالۃ علے عدم کریۃ الارض لاخفائی النظر مسطحۃ وقد تکون فی الحقیقۃ کرۃ الا انہا عظیمۃ لا تدرک کریتہا اھ

س ۲۸ قولہ ہیئت اور خاصیت الخ فی **ن** لما رکب فیہا من الثقل علے دوام السیر مع کثرۃ الاثقال ومن البرد کے حتے تحمل ثم النہوض بما حملت ومن الصبر علی العطش وعلی العطف الجلیل ایا ما شرب الماء الکثیر اذا وجدت ومن تذللہا الصبی او ضعیف اھ

حاشیہ فوقانی س ۳ قولہ ہشے الخ ثلثت اصحیح ایملانہ جاء ذکرا اضعاف اربع فی القرآن فی مواضع آخر **ص ۹۳ س ۳ قولہ** ولیال عشر فی **ن** قال اہل المعانی ولو عرفت بناء علی انہا لیال معلومۃ جازالان التعظیم المستفاد من التنکیر یفوت للتناسب بین الایات او ذاک فعدم اللام خیر من وجودہ مخالفا للباقیۃ اھ

س ۵ قولہ العماد فی **ن** جمع عمد اھ

س ۹ قولہ بالمرصاد فی **ن** المکان الذی یرقب فیہ الرصد والباء بمعنی فی وہو مثل لعدم الاہمال

حاشیہ تحتانی یمین س ۳ قولہ ارم فی ع لا ینصرف للتعریف والتانیث قبل ہو اسم قبیلۃ الخ وقولہ اذا دکت الخ ویوسف الثانیۃ جبل سنہ کذا فی **ن**

ص ۹۶ س ۲ قولہ ووالد وما ولد فی **ن** وقد یخص الاقسام بالصالحین لان غیر الصالحین لاحرمۃ لہم وانما ہم کالبہائم ومن ولد للمفاخرۃ المذکورۃ فی قولہ واللہ اعلم بما صنعت ای بنبی ذصعتہ وہو مولود عجیب الشان اھ ملخصا **س ۹ قولہ** مقربۃ مصدر علے مفاعلۃ من قرب فی النسب کما فی **ن** وفیہ ایضا وفی الآیۃ نکتۃ لطیفۃ وہی انہ سبحانہ ذکر فی باب الکمال امرین فکما الرتبۃ والاطعام ثم الایمان وذکر فی باب تکمیل الغیر التواصی بالصبر علی الوظائف الدینیۃ والتواصی بالتراحم وکل من النوعین مشتمل علے التعظیم للہ والشفقۃ علے خلق اللہ الا انہ فی الاول قدم جانب الخلق وفی الثانی قدم جانب الحق نفی الاول اشارہ الے کمال رحمۃ ورہانیۃ عنایۃ بالمخلوقات فان رعایۃ مصالحہم عندہ اہم وفی الآخر اشارۃ الے حسن الادب وتعلیم للمکلفین ان یبدءوا بما ہو الاقدم الاہم فی نفس الامر اھ

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ لبدا فی **ن** والبناء للمبالغۃ والکثرۃ یقال رجل حطم اذا کان کثیر الحطم اھ **وقولہ** فی **س ۳** الخ یجیء فی جوابہ الے تقدیر مضاف قلت فی ع فک رقبتہ وہو فعل سواء کان بلفظ الفعل او بلفظ المصدر والبقیۃ بین فلا تفسر بالفعل فمن قرأ فک اطعم فسر المصدر بالجملۃ الفعلیۃ لدلالتہا علیہ ومن قرأ فک رقبۃ او اطعام کان التقدیر ہو فک رقبۃ والمصدر مضاف الے المفعول واطعام غیر مضاف ولا ضیر فیہما لان المصدر لا تخیل التضیف اھ

ص ۹۷ س ۳ قولہ اذا ملحانی **ن** قال النحویون ان فی ناصب اذ اقولا وما بعدہ اشکالا لان ما سوی العامل الاول ان کان المقسم لزم اجتماع اقسام کثیرۃ علے مقسم بہ واحد وہو مستنکر عند الخلیل وسیبویہ لان الایمان قسم آخر لیدل علے ان القسم وان کن عاطفۃ لزم العطف علی المجرور بحرف واحد وذلک ان حروف العطف ثلاث عن واو القسم المقتضی للجر وعن الفعل الذی یقتضی انتصاب الظرف والجواب انا نختار الثانی ولا یلزم العطف علے عاملین ممنوع لان حرف العطف نائب عن واو القسم النائب عن الفعل المتعدی بالباء دکما ان واو القسم تکفل الجر فی القسم والنصب فی الظرف اذا قامت مثلا بتعاور والخلیل اذا ینشئ لقیاما مقام قولک اقسم باللیل اذا یغشی فکذا حرف العطف النائب منابہ نظیرہ قولک ضربت زیدا وعمرا وبکرا خالدا فترفع بالواو وتنصب لقیامہ مقام ضرب اھ

ص ۹۸ حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ ما بنا نع الخ فی **ن** علے انہ قد جاء استعمالا فی من کقولہم سبحان ما سخرکن لنا اھ وفیہ ایضا ان اللہ عز وجل انما اراد ان تندرج من المحسوسات الے المعقولات ومن المصنوعات الی الصانع اھ

ص ۹۹ س ۳ قولہ الا الاشتی الخ فی **ن** قال جار اللہ رحمہ ہذا الکلام وارد علی سبیل المبالغۃ فجعل الاشقی مختصا بالصلی کان النار تخلق الا لہ وجعل الاتقی مختصا بالجنۃ کان الجنۃ لم تخلق الا لہ اھ

ص ۱۰۱ س ۳ قولہ والضحی الخ فی **ن** ولا ریب ان سجو اللیل وقت استیلاء الظلام منہ لا کالہ فہو بمنزلۃ الضحی من النہار

ص ۱۰۱ س ۳ قولہ ولسوف الخ فی **ن** ولا لام فی ولسوف خالصۃ للتاکید ودون الحال

س ۵ قولہ فان الیتیم فی **ن** وانتصب الیتیم بالفعل بعدہ والفا لتلائم ما بعدہا لما قبلہا اھ وفی ع کالزائدۃ (ای الفاء)

ص ۱۰۲ س ۱۲ قولہ فرض منصبی الخ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انا بنعمۃ ربک محذوف اسپر مرتب ہوای فحدث بالنبوۃ کما رواہ الطبری عن مجاہد اور اس لفظ عام یعنی نعمت کا اختیار کرنا دلالت علے العموم کے لئے ہو کہ نبوت کے مقاصد بھی بیان فرمائے جاویں اور جو معنے تفسیر میں اختیار کئے ہیں ان کا ذکر بھی کیا جاوے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بالنعمت سے فقط بالنبوۃ ہی مراد ہو اور اس کو بطریق ابہام نیز بلفظ نعمت بتعبیر فرمانے میں اس کے اہتمام کا قصد ہو کہ اصل نعمت وقابل اعتبار نعمت دینیہ ہے جس میں نبوت اور زیادہ مہتم بالشان ہے۔

ص ۱۰۲ س ۳ قولہ الم نشرح فی **ن** قال جار اللہ استفہم عن انتفاء الشرح علے وجہ الانکار فافاد اثبات الشرح وایجابہ فکانہ قیل شرحنا لک صدرک ولذلک عدیت علیہ وضعنا اصوب وانسب لیکون الکل واخلا فی الاستفہام الانکاری کانہ قیل لم نشرح ولم نضع ولم نرفع وشللہ ما مر فی والضحی لم یحیک الخ وفیہ ایضا والاصل فی الانقاض ان الظہر اذا اثقلہ الحمل سمع لہ نقیض اے صوت خفی کصوت الحامل والرحال وکل ما فیہ انتقاض وانفکاک اھ وقولہ ان مع العسر الخ فی عین العسر فی الموضعین واحد للان الالف واللام توجب تکریر الاول وما یسر اف الموضعین فاثنان لان النکرۃ اذا اریدت تکریرا جمی بضمیرہا اھ وبالالف واللام من ہنا قیل لن یغلب عسر یسرین اھ وفی لباب النقول اخرج ابن جریر عن الحسن (مرسلا مقبولا) قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ان مع العسر یسرا قال رسول اللہ ﷺ ابشروا اتاکم الیسر لن یغلب عسر یسرین اھ

ص ۱۰۳ س ۳ قولہ والتین والزیتون فی **ن** من خواص التین انہ غذاء ودواء وفاکہۃ وعقد

لانہ لعام لطیف سریع النفوذ فی الجسم لین الطبع ویخرج بطریق المرخ ویقتل البلغم ویطہر الکلیتین ویزیل ما فی الثانۃ من الریاح ویسکن الہیجان ویقطع السلاح والکبد والطحال واما الزیتون فانہ من الشجرۃ المبارکۃ وہو فاکہۃ من وجہ ودواء من وجہ اھ ملخصا

ص ۱۰۴ س ۵ **قولہ** الرجعی فی ان ای الرجوع اھ ایضا نکتۃ وہی ان اول السورۃ دلت علی فضیلۃ العلم وبعدہا دل علی مذمۃ المال نخلف ذلک فرجع فی العلم ومنقاص عن الدنیا اھ

س ۷ **قولہ** عبد الخ فی ان وفیہ تفخیم شان النبی ﷺ کان من شہرتہ بالعبودیۃ لا یحتاج الی سبق الذکر کقولہ اسری بعبدہ انتہی بعبدہ اھ

س ۹ **قولہ** للضعفاء فی ان وقد کتب فی المصحف بالالف علی حکم الوقف لان النون الخفیفۃ المؤکدۃ یوقف علیہا بالالف

ص ۱۰۶ س ۲۵ **قولہ** یہ بانا الخ فی الطبری حدثنا ابن عبد الاعلی قال حدثنا ابن ثور عن معمر عن قتادۃ فی قولہ سندع الزبانیۃ قال النبی ﷺ لو فعل ابو جہل لاخذتہ الزبانیۃ الملائکۃ عیانا اھ قلت مرسل

ص ۱۰۷ س ۳ **قولہ** انزلنہ فی ان وفی التفسیر فی انا انزلناہ للقدر ان المراد ان القرآن کلہ فی حکم سورۃ واحدۃ وانما اشتہرت ودعی بہذا شانہ کانہ مستثنی من التعمیم بتکرارہ اھ وفیہ ورد حسن الجواز انہ اذا انزل الی السماء الدنیا فقد شارف النزول الی الارض فیکون من فوائدہ التشریف اھ وفیہ ایضا والاکثرون علی ان ہذا فی لیلۃ القدر فی رمضان اھ

ص ۱۰۸ س ۳ **قولہ** منفکین الخ فی ان قال صاحب الکشاف ان ہذہ حکایۃ کلام الکفار لتحریرہم ان الکفار من المعترفین اہل الکتاب وعبدۃ الاوثان کانوا یقولون قبل مبعث النبی ﷺ لم تنفک عما نحن علیہ من دیننا ولا نترکہ حتی یبعث النبی الموعود الذی ہو مکتوب فی التوراۃ والانجیل وہو محمد فحکی اللہ تعالی ما کانوا یقولونہ ثم قال وما تفرق الخ یعنی انہم کانوا یعلمون ان اجتماع الکلمۃ والاتفاق علی الحق اذا جاءہم الرسول ثم ما فرقہم عن الحق ولا اقدرہم علی الکفر الا مجیء الرسول ونظیرہ من کلام البشر ان یقول الفاسق لمن یعظہ لست بممتنع مما تأمرنی بہ من الافعال الجمیلۃ حتی یرزقنی اللہ الغنی فلما رزقہ الغنی ازداد فسقا فیقول واعظہ لم تکن منفکا عن الفسق حتی تورد ما تمسک بہ فی الفسق الاول بعد الیسار تذکر ما کان یقولہ توبیخا والزاما الخ

س ۱۱ **قولہ** وعملوا الصلحت فی ان مقابلۃ الجمع بالجمع فلا تکلف بأن یجمع الصالحات بل لکل مکلف خط من الغنی الاعطاء وخط الفقیر الاخذ اھ

س ۱۰۹ س ۳ **قولہ** اثقالہا فی ان قال ابو عبیدۃ والاخفش اذا کان المیت فی بطن الارض فہو ثقل لہا واذا کان فوقہا فہو ثقل علیہا ومعقول تحدث مخبرۃ ای تحدث ان اس او مترک لان المقصود تحدیثہا لا من تحدثہ او وحی لہا بمعنی اوحی الیہا واشتاتا جمع شت او شتیت والذرۃ اصغر النمل او ہی الہباۃ اھ ملخصا

س ۵ **قولہ** من یعمل الخ فی الطبری حدثنی علی قال ثنا ابو صالح قال حدثنی معاویۃ عن علی ابن عباس فی قولہ من یعمل الخ قال لیس مؤمن ولا کافر یعمل خیرا ولا شرا فی الدنیا الا آتاہ اللہ ایاہ فاما المؤمن فیرہ بحسناتہ وسیئاتہ فیغفر اللہ سیئاتہ واما الکافر فیرد حسناتہ ویعذبہ بسیئاتہ اھ

حاشیہ تحتانی یسار قولہ الاضافۃ الخ قال الطبری واضیف الزلزال الی الارض وہو صفتہا کما یقال لاکرمتک کرامتک ویجیء لاکرمتک کرامۃ وحسن ذلک فی زلزلۃ الساعۃ لموافقتہا سائر رؤس الآیات التی بعدہا وفی ان قال اہل المعانی ہو کقولک اکرم التقی الکرامۃ واہن الفاسق اہانۃ یرید ما یستوجبانہ من الاکرام والاہانۃ اھ

ص ۱۱۰ س ۳ **قولہ** فالمورییۃ الخ ہذہ الغارات کلہا المخض بصوق بالعدو امن الصفحۃ لا قبلہا من الصفحۃ للاعتراض ولا للتفریع

س ۷ **قولہ** ان ربہم الخ فی ان وسمی تقییدہ العلم بذلک الزمان وہو عالم بما حدا لہم ازلا وابدا للتوبیخ وکانہ تعالی قال ان من یکون عالما فی الازل فانہ بصیر بعد الاختبار عالما فالذی ہو عالم فی الازل کیف لا یکون خبیرا بہم فی الابداء ملخصا

ص ۱۱۲ **حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ** تسلم الیقین فی ان فاضیف الموصوف الی الصفۃ واضافۃ العلم الی بعض انواعہ جائزۃ کعلم الطب اھ ملخصا

ص ۱۱۲ س ۹ **قولہ** ان الخ فی ان وقد یضمر انہ قال فی الیتین لقد خلقنا الخ فابتدأ من الکمال الی النقصان وقال ہہنا لقی خسرانہ الخ عکس القضیۃ لان ذلک مذکور فی احوال البدن وہذا ذکر فی احوال النفس قلت یمکن ان یقال ان کلا الآیتین فی شان النفس للایۃ اراد فی الیتین ذکر استعدادہ الفطری وہو کرأس المال وہہنا اراد حکایۃ معاملتہ بعد اعطی رأس المال دلاریب ان الکثر ہم مشغولون الخ وفیہ ایضا وفی لفظ التواصی دون الاذکار اذ النصیحۃ تأکید بلیغ کانہ امر مہم بہ کالوصیۃ اھ قلت وفیہ وجہ آخر وہو انہم یعینونہ فی جمیع اینۃ الحیاۃ اشد اہتمام حتی یتواصوا بہ عند الممات وہو امن المواہب بغیر تفکر

ص ۱۱۳ س ۳ **قولہ** لیبذبن فی ان وللتبعیض والطرح وفیہ اشارۃ بالہانۃ وفی الاعراب الاولیۃ جمع قلۃ استعمل فی موضع الکثرۃ

ص ۱۱۴ س ۳ **قولہ** الم ترفی ان انما لم یقل الم تعلم لانہ کان یعلم علما کالمشاہد المرئی لتواتره ولقرب عہدہ بہ اھ ملخصا وفیہ ایضا والتنکیر فی طیر للتحقیر لانہا کانت صغار الجثۃ اھ ملخصا

ص ۱۱۵ س ۷ **قولہ** بدع فی ان فی لفظ البدع بالتشدید رحمۃ من اللہ علی عبادہ وہو اشارۃ الی انہ لیس صدورا دنی استخدام لہ اوشی مما یکرہ البلیغ کان معفوا اھ ملخصا

س ۹ **قولہ** صلاتہم قلت فی اضافتہا الیہم دون اللہ تعالی تفریع بہم وتعجیب لہم حیث ترکوا نفعہم وامر بہم الذی یوصل نفعہ الیہم کذلک یفعل فی رد عی وفی ان الماعون ہو فاعول من المعن وہو الشیء القلیل اھ محصلا وفی لباب النقول اخرج ابن المنذر عن طریف ابن ابی طلحۃ عن ابن عباس رض فی قولہ فویل للمصلین الآیۃ قال نزلت فی المنافقین کانوا یراؤن المؤمنین بصلاتہم اذا حضروا ویترکونہا اذا غابوا ویمنعون ہم العاریۃ اھ ولا یبعد ان یلام مکلف علی اختیار العاوۃ الخسیسۃ وان لم یکن الذی یلام علیہ واجبا علیہ فثبت بالآیۃ الکراہۃ التحریمیۃ وبذا کا ورد النہی عن منع الماء وغیرہ مرفوعا وہو فی سنن ابی داؤد وقد سکت عنہ فالزکوۃ تدخل فی الوعید بالطریق الاولی بخلاف المؤنس للمؤمن بالزکوۃ فالعاریۃ المندوبۃ لا تدخل فیہا فہذا اشمل وادق بسبب النزول ولم نقل ارجح العاریۃ مطلقا لان الکلیۃ الشرعیۃ تأباہ فافہم وتحقق

حاشیہ تحتانی یمین س ۱ قولہ تصغیر ان وفی الکلام معنی الشرط وفائدۃ الفاء وتقدیم الجار ان نعم اللہ تعالی لا تنحصی فکیف تقابل لان لم یکلفہ لسائر نعمہ فلیعبدہ لہذہ الواحدۃ التی ہی نعمۃ ظاہرۃ اھ وفی الطبری ان ہذا اللام بمعنی التعجب وان معنی الکلام اعجبوا لایلف قریش رحلۃ الشتاء والصیف وترکہم عبادۃ رب ہذا البیت الذی اطعمہم من جوع وآمنہم من خوف فلیعبدوا رب ہذا الخ والعرب اذا جاءت بہذہ اللام قادوہا فی الکلام للتعجب بہا کما تنوا بہا لیلا علی التعجب من اظہار الفعل الذی یجلبہا اھ وقولہ رحلۃ فی ان ای من الارتحال اھ وقولہ متعددۃ یعنی مرتین

ص ۱۱۶ **حاشیہ تحتانی یسار س ۱ قولہ** النفثات الخ فی ان وافادۃ لنوع من التعظیم کقول المخلوق یرسم امیر المؤمنین اھ وفیہا یعنا والبتر فی اللغۃ استیصال القطع ومنہ الابتر لمقطوع الذنب فاستعیر للذی لا عقب لہ الخ

ص ۱۱۷ س ۳ **قولہ** لا عبد الخ فی ان فان قیل لما کان المقام مقام التأکید والمبالغۃ ولہذا کرر ما کرر فلم لم یقل ان اعبد کما قال اصحاب الکہف لن ندعو من دونہ الہا قلت ان اصحاب الکہف کانوا مشتہین بعبادۃ الاصنام ولا نہ قد وجد منہم ذلک قبل ان ابرہم اللہ وان محمدا لم یکن متہما بذلک قط فلم یحتج الی المبالغۃ بمثلہ اھ

ص ۱۱۸ س ۱ **قولہ** استغفروہ احقر کہتا ہے کہ

تسبیح کو استغفار پر مقدم کرنے میں اشارہ ہے کہ طلب مغفرت سے پہلے کچھ عبادت کی جاوے تاکہ وہ ذریعہ ہو جاوے قبول استغفار کا جیسے حدیث میں نماز توبہ وارد ہوئی ہے اور یا یہ وجہ ہو کہ تسبیح وغیرہ میں جو کچھ کوتاہی ہو جاوے اس سے استغفار کیجئے اور اپنی عبادت کو ناقص شمار فرمایئے۔

ص ۱۱۸ س ۵ قولہ تبت یدا الخ فی ان قال اہل الخطابۃ انما لم یقل فی اول ہذہ السورۃ قل تبت کما قال قل یا ایہا الکفرون لسلا یہتاذ فہ بمالثتہ غضبہ رعایۃ للحرمۃ وتحقیقا لقولہ فما حرمۃ من اللہ لہم واینا ان الکفار فی تلک السورۃ طعنوا فی اللہ فقال اللہ یا محمد اجبہم حتی قل یا ایہا الکفرون فی ہذہ السورۃ طعنوا فی حق محمد فقال اللہ تعالے اسکت انت فانی اشتہم تبت یدا ابی لہب اھ وفی الطیبی وقولہ وتب فانہ خبر یذکران ذلک فی قراءۃ عبداللہ تبت یدا ابی لہب وقد تب دفی دخول الفیہ ولالۃ علے انہ خبر بمثل ذلک یقول القائل لآخر اہلکک وفداہلکک وجلک صالحا قد جلک

ص ۱۱۹ س ۳ قولہ الصمد فی الطبری قال ابو جعفر الصمد عند العرب ہو السید الذی یصمد الیہ الذی لا احد فوقہ وکذلک تسمی اشرافہا فاذا کان کذلک فالذی ہو لہ ہو الذی لہ الہیۃ المعنی المعروف من کلام من نزل القرآن بلسانہ اھ ملخصا وفی ان یسمی مفعول من صمدہ اذا قصدہ اھ وفیہ ایضا قال الازہری لا یوصف شئ بالاحدیۃ غیر اللہ تعالے الخ وفیہ ایضا قدم قولہ لم یلد علے قولہ ولم یولد لان النزاع انما وقع فی کونہ والدا فکان نفیہ اہم وایضا کون الشخص مولودا اعتبار بالمعلومیۃ وکونہ والدا اعتبار بالمعلومیۃ وہو لا ریب ان الاول مقدم بالذات علی الثانی اھ ملخصا وفیہ ایضا وانما اقتصر علی لفظ الماضی لان النزاع کان واقعا فی المسیح وعزیر ونحوہما فوقع قولہم فلم یلدوا باعما دعوہ علیہ وانما قولہ ولم یولد فلم یکن مفتقرا الے ہذا التوجیہ لان کل موجود اذا لم یکن مولودا فی ابد الکونہ فلن یکون مولودا بعد ذلک اھ

ص ۱۲۰ س ۵ قولہ من شر غاسق الخ فی ان وعرفت النفثات لان کل نفاثۃ شریرۃ وذکر غاسق وحاسد لانہ لیس کل غاسق وہو اللیل بشرہ ولیس کل حسد مذموما بہ شئ خیر کما قال صلے اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنین الخ وفائدۃ الظرف وہو قولہ اذا حسد انہ للاستعاذ من الحاسد من جہات اخرے ولکن من ہذہ الجہۃ اھ محصلا وفی ع النافثات والنفثت یعنی اھ محصلا

ص ۱۲۱ س ۳ قولہ من شر الوسواس صنے ان المضاف محذوف ای من شر ذی الوسواس وہو اسم یعنی الوسوسۃ واما الصدر فوسواس بالکسر اھ ملخصا ولم ینقل فی قلوبہم وانما قال فی صدور الناس تشریفا للقلب فانہ محل المعرفۃ وموضع الایمان لم یخلق لشل ہذا وان کان یدخل فیہ الشیطان لعدم خطہ المباد وقلوبہم عزلہ فہو من حسن التعبیر عبیث عبر عن المظروف بالظرف کما قال تعالی لقد کنت فی الصدور وہذا من المذاہب

س ۱۱ قولہ نسارفی ان وجہ التمنیۃ الاجماع لان اجتماع السحرۃ علے عمل واحد بلغ تاثیرا واما لان ہذہ الصناعۃ انما تعرف بالنسار لا حین یعقلون وینفشون وذلک ان الاصل لکثیر فی ذلک الفن ہو ربط العقد وتعلیق الرہم بذلک الاعرداۃ فی النسار او فرلقلیہ علیہن وشدۃ شہوتہن اھ

ص ۱۲ حاشیہ تحتانی یسار س ۳ قولہ مقتضے المعانی یعنی علم المعانی

تمت

تتمہ ابانۃ البیان حاشیہ بیان القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(تتمۃ الربع الاول من ابانۃ البیان) بیان القرآن ج ۱ ص ۱۳ س ۳ سورۂ فاتحہ **قولہ** ملک یوم الدین فی اعراب القرآن وقیرا بالالف والمجرد ہو علے ہذا النکرۃ للان اسم الفاعل اذا اراد بہ الحال او الاستقبال لا یتعرف بالاضافۃ فعلی ہذا یکون جرہ علے البدل (من اللہ) لا علے الصفۃ لان المعرفۃ لا توصف بالنکرۃ اھ فان قلت صفات الباری تعالے قدیمۃ مستمرۃ فکیف یسوغ بناء تخصیص زمن دون زمن قلت ہذا امر تعرف بالقرینۃ ولا یبتدل بہ احکام اللفظ والظاہر انہ ہہنا بمعنے الاستقبال ج ۳ ص ۱۰۳ س ۱۳ **قولہ** عبداللہ بن سعد ابن ابی سروح الخ قلت لا بد لک من مطالعۃ عبارۃ لباب النقول وہی ہذہ اخرج ابن جریر عن عکرمۃ فی قولہ ومن ظلم ممن افتری علے اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شئ قال یا او قال انزل الی وہو یقول سانزل مثل ما انزل اللہ قال نزلت فی عبداللہ بن سعد بن ابی سروح کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فملی علیہ عزیز حکیم فیکتب غفور رحیم (خطأ او غلطا) ثم یقرء علیہ (لہ) صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم ذلک) فیقول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نعم (لان الآیۃ السابقۃ تمنع وما قرأہ الکاتب تکلیم سقامہ بالوحی وفیہ النسخ قبل الوقوع الے الامۃ وہو لا باس بہ وہذا مثل الصلوۃ المنسوخۃ فی المعراج قبل بلوغہا الے الامۃ) سوار فرع عن الاسلام ولحق لقریش (اماثل بہ حیث زعم انی ینزل الوحی علی کما ینزل علی محمد واخرج عن السدی نحوہ وزاد قال ان کان محمد یوحی الیہ فقد اوحی الی وان کان اللہ ینزل فقد انزل مثل ما انزل اللہ قال محمد سمیعا علیما فقلت انا علیما حکیما اھ وشرح البعادۃ من افادات العشر المطلم

(تتمۃ الربع الثانی من ابانۃ البیان) بیان القرآن ج ۵ ص ۱۰ س ۵ **قولہ** للذین احسنوا الخ فی ان فی مثل ہذہ الآیۃ فی موضع اخری قال اہل التحقیق ذکر الزیادۃ فی حق المحسن فی قولہ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ ولم یذکر فی حق المسیئ لان جزاء السیئۃ سیئۃ بمثلہا وذکر السبب فی العقوبۃ وہو قولہ ان کذبوا ولم یذکرہ فی الآیۃ لیعلم ان احسانہ لا یتوقف علے السبب بل فضلہ کان فیہ اھ وقد القی فی روعی بغیر تفکر وصوبہ العشر العلام ان لفظ ربک فی الآیۃ اشارۃ الے ان روایۃ اللہ تعالی لیس فیہا تاثیر للعمل مثل تاثیر الاعمال فی ثمرات اخرے حیث قوبلت الحسنے بالاحسان الذکر ضمنا فی الآیۃ فی قولہ للذین احسنوا وجردت الزیادۃ عن السبب صراحۃ وضمنا وان کان حصول الروایۃ لا ینجو عن اثر الاعمال فیہ کما ثبت بالادلۃ الشرعیۃ اھ

ج ۶ ص ۶۳ سطر ۱ قولہ لکن من شرح الخ فی القنوی حاشیۃ البیضاوی (قولہ ومن من شرح بالکفر صدرا اعتقدہ وطاب بہ نفسا) من شرح بالکفر استدراک عما سبق لانہ ربما یتوہم ان الاکراہ لا یضر فی تغیر عقیدۃ فاستدرک وبین ان من اعتقد الکفر فی وقت الاکراہ (فی غیرہ) یخرج عن الایمان ودخل فی الکفر وعلیہ غضب کائن من اللہ وقلبہ مطمئن بالایمان الیہ فی ہذا التوہم حتے یستغنی عن الاستدراک لانہ حال من ضمیر اکرہ ویجوز ان یکون قلبہ مطمئنا بالایمان فی حال الاکراہ ثم یزول ہذا الاطمینان ویرجع قلبہ بقبول الکفر اھ کتبہ المولوی ظفر احمد ابن اخت شیخی المدرس فی خطا ہو العلوم الواقع فی السہارنفور وکتب لی ایضا ما نصہ ہا یہ

بعض الحواشی المتعلقۃ بتفسیر بیان القرآن من المولوی حبیب احمد الکرانوی المدرس فی امداد العلوم

سوال کہ من کفر اور من شرح کا مصداق ایک ہی ہے یا متغائر تو صراحۃً تو اس کو کسی مفسر نے بیان نہیں کیا حضرت سے (یعنی مولانا شاہ علامہ خلیل احمد صاحب مدرس اول سے دریافت کیا تھا فرمایا کہ من کفر کا مصداق عام ہے خواہ لفظاً بالکفر اکراہ سے کرے یا بغیر اکراہ سے اور مع اعتقاد کے کرے یا بلا اعتقاد کے اور من شرح بالکفر صدراً کا مصداق خاص ہے جو کفر کا مرتبہ اعلے ہے کیونکہ کفر کے بھی مراتب ہیں جیسے ایمان کے مراتب ہیں اشارۃً یہ مضمون حلی و بیضاوی وغیرہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کیونکہ سبب کفر کے معنے لفظ کلمۃ الکفر بیان کئے ہیں تاکہ استثناء متصل ہو جائے ورنہ اگر من کفر کے معنے من اعتقد الکفر لئے جائینگے تو استثناء من اکرہ استثناء منقطع ہوگا اھ

محشی کہتا ہے کہ اس صورت میں لکن من شرح بالکفر کی فرد اعظم کو ذکر کرنا اور باقی افراد کفر سے سکوت فرمانا اہتمام کے لئے ہے نہ اسلئے کہ باقی جمیع افراد کفر کے غیر مضر ہیں

ج ۶ ص ۱۷ اس اقولہ مع بینہما قال القطبی نے حاشیۃ علی البیضاوی وحاصل مجمع بینہما مجمعہما کما قال تعالے اولا مجمع البحرین باسقاط لفظۃ بین و مقتضاہ کون لفظۃ بین مقحمۃ کما قال اولا حتی ابلغ مجمع البحرین و مجمع اسم مکان والاضافۃ بیانیۃ او الی معنے مکان الاجتماع او یقرب منہ وقیل المراد بمجمعہما فی وسط البحرین فیکون کالتفصیل لجمع البحرین وہذا ینا سب تفسیر المجمع بطنجۃ او افریقیۃ اذ یراد بالجمع ما بین منشبی بحری فارس والروم من المحیط و ہو ہناک اھ وفی الجمل بینہما ظرف الیہ علے الاتساع او بمعنے الوصل اھ قال الحشی فعلی الاتساع یکون فیہ رونق الکلام وزینۃ لفظاً علی معنے الوصل یکون تاکیداً معنے فافہم

تمۃ الجزء الثالث من ابانۃ البیان

ج ۸ بیان القرآن ص ۱۷ اس اقولہ فکانا تبوہم قلت حررت فی الجزء الثالث حدیثا استدل بہ علے حمل صیغۃ الامر علے الاستحباب وکنت لم اطلع علے ان الحدیث حسن او صحیح او ضعیف والآن اطلعت علی ان الحدیث الصحیح الذی یدل علیہ وہابقی الترغیب والترہیب عن ابی عبید رضی اللہ عنہ مرفوعا الا یحل لمسلم ان یاخذ عصا غیر طیب نفس منہ قال ذلک شدۃ ما حرم اللہ من مال المسلم علے المسلم رواہ ابن حبان فی صحیحہ اھ

تنبیہ ابانۃ البیان میں اکثر جگہ بجائے اسماء کتب معتبرہ منقول عنہا کے ان کے رموز بغرض اختصار تحریر کر دئے گئے ہیں

(جن کی تفصیل حسب ذیل ہے)

ج جلالین ط تفسیر طبری
م منتخب اللغات
غ غیاث اللغات
ص صراح
ن نیشاپوری
ع اعراب القرآن

الحمد للہ تعالے کہ رسالہ ابانۃ البیان ربع چہارم مع خمسہ آج ۲۲ محرم ۱۳۴۳ھ روز چہارشنبہ کو بوقت ۹ بجے شب تمام ہوا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم بحق سید المرسلین علیہ وآلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

کتبہ احمد حسن عفی عنہ

جلد اول ص ۶۷ سطر ۱۴ قولہ اوّلی طرح الخ

یہ میں نے حضرت مصنف مجدد الملۃ والدین طال بقاءہ سے دریافت کیا کہ اولاً مفسرین نے کما ارسلنا کی ترکیب میں اختلاف کیا ہے بعضوں نے اس کو ماقبل سے متعلق ٹھیرایا ہے اور بعض نے مابعد سے جن لوگوں نے ماقبل سے متعلق مانا ہے انھوں نے اس میں مختلف احتمالات پیدا کئے ہیں (۱) یہ کہ اس کا تعلق لاتم سے ہو (۲) یہ کہ نعمت سے ہو (۳) یہ کہ تہتدون سے ہو۔ اور جو لوگ مابعد سے متعلق کہتے ہیں وہ فاذکرونی سے متعلق مانتے ہیں اور مجاہد اور ابن ابی نجیح کاف کو بمعنے شرط کہتے ہیں۔ ثانیاً اتمام نعمت کی تفسیر بیان شرائع اور ہدایت الے دین ابراہیم و قبول دعاء ابراہیم بقولہ ربنا واجعلنا مسلمین لک الخ سے کی ہے اور بعضوں نے ہدایت الے القبلہ سے اور بعضوں نے صرف ہدایت الی معالم الدین سے۔ ثالثاً لاتم کے عطف و متعلق میں اختلاف کیا بعضوں نے لاوفکم مقدر کو معطوف علیہ بنایا اور اخفشی سے متعلق کہا اور بعضوں نے لتسلمون کو معطوف علیہ کہا اور علت وامرت وغیرہ کو متعلق ٹھیرایا

جناب والا نے ولاتم کا متعلق وفکم لقبول الحق والعمل پر فرمایا ہے اور لتسلمون کے متعلق مقدر پر معطوف ٹھیرایا ہے اور تمام نعمت کی تفسیر ادخال جنت سے کی ہے۔ اور اہتداء کی تفسیر استقامۃ علے دین الاسلام سے فرمائی اور کما ارسلنا کا متعلق محذوف مانا چنانچہ منہیہ میں فرمایا ہے قولہ اس طرح قبیل کی الخ اشارۃ الے تعیین المشبہ بہ ہو الحال فی الکاف ای استجبنا دعاء ابراہیم فی قبول بنائہ بجعلہ قبلۃ مستمرۃ کما استجبنا دعاءہ فی بعثۃ ہذا الرسول الذی ہو صاحب ہذہ القبلۃ بارسالنا ایاہ۔ اس میں چند خدشے ہیں اول یہ کہ اس تعیین عامل پر کوئی قرینہ واضحہ معلوم نہیں ہوتا دوسرے یہ کہ اس وقت لازم ہے کہ تہتدون پر بھی وقف ہو اور تعلمون پر بھی حالانکہ کچھ لوگ تہتدون پر وقف کرتے ہیں اور کچھ تعلمون پر اور رموز وقف سے ترجیح وقف تعلمون ہی کو معلوم ہوتی ہے کیونکہ تہتدون پر یہ صورت ۵ لا یا لاہ لکھی ہے اور تعلمون پر ۵ فقط۔ اس سوال کے جواب میں حضرت ممدوح نے حسب ذیل افادہ فرمایا۔ اول اس مقام کے لکھتے وقت میرے پاس زیادہ تفاسیر نہ تھیں بعد میں جمع ہوئیں چنانچہ میں نے اس کو کسی جلد کے ٹائٹل میں ظاہر بھی کر دیا ہے ممکن ہے کہ اس وقت اگر تفاسیر متعددہ ہوتیں شاید کچھ اور رائے ہوتی دوسرے میں نے تفاسیر کے آنے کے بعد بھی اسکا التزام تو کیا ہے کہ عربیت و شریعت کے خلاف نہ ہو اور اسی طرح مواضع منقولہ میں سلف کے خلاف نہو۔ باقی تراکیب وغیرہ کے مواقع میں توسع رکھا ہے اور اپنے سشرح صدر و ذوق کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ اس مقام پر لاتم نعمتی اور لعلکم کا عطف لتسلمون پر اسلئے پسند نہ آیا کہ اس کو تحویل قبلہ کی علت میں کوئی خاص دخل نہیں تھا اور چونکہ تحویل قبلہ کے مخاطب ایسے لوگ ہیں جنکی شان میں اسی مقام پر فرمایا ہے ولکن لک جعلناکم امۃ وسطا الآیہ جس سے اطاعت انکی مفہوم ہوتی ہے جو موقوف ہے توفیق پر اسلئے اس کا عامل وفکم مقدر مانا کہ جس کی نظیر قرآن مجید میں کثرت سے ہے مضمون کا عطف مضمون پر قرار دیا اور کما ارسلنا کا عامل استجبنا فی القبلۃ الخ باقتضائے مقام مقدر مانا کہ اس سے اور پر کعبہ کے قبلہ بننے کا

ذکر تھا۔ اور اُس سے اوپر دعا ابراہیمی بسبب الرسول وتقبل بنا، الکعبۃ بجعلہا قبلۃ نہ کور تھی اس مجموعہ کے بعد کہ ارسلنا کا آنا جو دال ہے ایک دعا کے قبول پر ذوقا مقتضی ہوا کہ اس قبول دعا کو تشبیہ دیجاوے دوسری دعا رکے قبول کے ساتھ چنانچہ میری تقریر بروجہ ربط مین اس پر دال ہے یا بعنوان دیگر یون کہو کہ لعلکم تہتدون تک تحویل قبلہ کا ذکر تھا جس کے مجموعہ سے حولنا القبلۃ لکذا وکذا مفہوم ہوا آگے اُسی حولنا کا معمول ہے کما ارسلنا یعنی یہ تحویل ہم نے ایسی ہی کی جیسے ارسال رسول کیا اور دونون مین وجہ جامع ترتب علے دعا ابراہیمی ہے ہرچند کہ دعا ابراہیمی بعنوان تحویل نہ تھی مگر جعل قبلہ کی تو بکنایۂ قبول بنا، دعا رتھی اور رود موقوف تھا تحویل قبلہ الے الکعبہ پر اور ارسال رسول کی تو دعا صریح تھی اور چونکہ حاصل اس تشبیہ کا دونون امر کا ایقاع بدعا ابراہیمی تھا اسلئے مین نے اس عبارت سے تعبیر کر دیا اسی استجابت دعا ربراہیم الخ یہ عنوان پہلے عنوان سے اسہل اور احسن ہر (اقول اس مقام پر ایک توجیہ اور ہے کہ وہ بھی حضرت ممدوح کی پسندیدہ اور انجناب ہی کے فیوض سے ہے اس لئے اس کو بھی درج کرتا ہون وہ یہ کہ لعلکم کون کو دو سے متعلق کہا جاوے اور لام اور لعلکم کو اُس پر معلوف قرار دیا جاوے اور کما ارسلنا کو فاذکرونی سے متعلق کہا جاوے اور کاف کو تعلیل کے لئے ماناجاوے جیسا کہ قاموس مین ہے یکون للتشبیہ والتعلیل عند قوم ومنہ کما ارسلنا فیکم رسولا اے لاجل ارسالی دو کو لہ واذکروہ کما ہدیکم کے کاف کو تعلیل کے لئے لکھا ہے اور جمل نے اس کو قاعدہ رکھا ہے مجاہد ابن ابی نجیح نے جو کاف کو یعنے شرط اور فاذکرونی کو اسکی جزا رکہا ہے غالبا اسکی مراد بھی یہی ہو کہ کاف تعلیل کے لئے ہے اور چونکہ علت ومعلول، شرط وجزا مین نسبت ہے کہ جس طرح معلول اپنی علت پر مرتب ہوتا ہے یون ہی جزا شرط پر مرتب ہوتی ہو اسلئے اُنہون نے تعبیر مین تسامح کیا اور شرط وجزا رسے تعبیر کر دیا واللہ اعلم اس تقریر پر حاصل آیت شریفہ یہ ہوگا کہ تم جہان کہین بھی ہوا پنا رُخ اُسی کی طرف رکھو تمہارے ایسا کرنے مین چند مصلحتین ہین اول تو لوگون کو تمہارے مقابلہ مین مجال گفتگو نہ رہے گی دوسرے تم ہمارے کامل انعام کے مستحق ہوگے تیسرے اس اطاعت سے تمہارے لئے فی نفسہ ایک صفت کمال یعنے صفت اہتداء حاصل ہوگی (بہاخاک خاص امر قبلہ مین اطاعت کی ترغیب تھی وہ بھی اُسکے مصالح بیان کر کے اگے اپنا منعم بانعام عظیم ہونا ظاہر فرما کر عام اطاعت کا حکم دیتے ہین اور فرماتے ہین) چونکہ ہمنے تمہارے پاس ایسا رسول بھیجکر تم پر یہ عظیم انعام کیا ہے اس لئے تمہارا فرض ہر کہ ہمین ہر وقت اور ہر کام مین یاد رکھو اور کوئی کام ہمارے خلاف حکم نہ کرو اگر تم ایسا کروگے تو ہم بھی تمہین فرید عنایت سے یاد رکھین گے الخ اظہار رہا اشکال دونون جگہ وقف ہونے کا سو حقیقت یہ ہو کہ ترکیب وتفسیر تابع نہین اوقاف کے بلکہ اوقاف خود تابع ہین تفسیر وترکیب کے چنانچہ یہ اوقاف نہ توقیفی ہین اور نہ سب کے سب سلف سے منقول ہین سجاوندی وغیرہ متاخرین نے جو ترکیب کچھ بھی اُسکے موافق تفسیر قرار دیکر وقف لکھدیے پس اُن کا اتباع واجب نہین البتہ عوام کے لئے اُن کا خلاف بوجہ مخل ہونے فساد ترکیب کے ناجائز ہے لیکن اوقاف کے غیر توقیفی ہونے کا شبہ نہ کیا جاوے۔ آیات سب توقیفی ہین اور آیت واوقاف مین تلازم نہین۔ یعنے نہ ہر آیت پر وقف ہو جیسا کہ اسوقت بعض فرق مستحدثہ نے دعوی کیا ہے جسکے بطلان کی ایک مختصر کافی شافی دلیل یہ ہو کہ سورہ بروج مین ذوالعرش المجید مین دو قرارت ہین دال کا ضمہ اور کسرہ اور دونون قراتین متواتر ہین تو اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت پر ہمیشہ وقف فرماتے ہوتے تو یہ دونون قراتین کیسے ثابت ہوتین اور محض احتمال پر تواتر کا دعوی ناجائز ہو پس صاف معلوم ہوا کہ آپنے کبھی وقف کیا ہے اور کبھی نہین کیا اور اس صورت مین کبھی ضمہ پڑھا ہے علے انہ صفۃ للمضاف اور کبھی کسرہ پڑھا ہے علے انہ صفۃ للمضاف الیہ غرض ہر آیت پر وقف نہایت نہین اور نہ ہر وقف پر آیت ہی ہو پس اوقاف کی عدم توقیفیت سے آیات کی عدم توقیفیت لازم نہ آئی اسی طرح آیات کی توقیفیت سے اوقاف کی توقیفیت لازم نہین ہذا ما عندی والامر واسع فے ترکیب الآیتین وکل وجہۃ ہو مولیہا واللہ اس فیما یعشقون ذاہب۔

جلد ثالث صفحہ ۱۰۵ اس ۱۹ اقال الشیخ المفسر فے ترجمۃ الستقر ایک جگہ زیادہ رہنے کی وفسرہ بالرحم وقال فی ترجمۃ المستودع ایک چنڈے رہنے کی وفسرہ بصلب الاب فسالتہ عم فیصنہ عن وجہ کون مکث الولد فی الرحم اکثر منہ فی الصلب فاجابنی طال بقارہ بما توضیحہ ان اصل الولد ہو المنی وقال لسقراط ومتابعوہ ان اصل مادتہ ینزل من الدماغ الے النخاع من طریق العرقین الواصلین الیہ من خلف الاذنین وینضم الیہا ہناک مادۃ اخری متولدۃ فے جمیع الاعضاء الرئیسۃ وغیرہا من طریق العروق الواصلۃ بین تلک الاعضاء وبین النخاع وتنزل تلک المادۃ المجتمعۃ من النخاع الے الکلیتین وتجری منہما الے العرق الواصل بینہما وبین الانثیین وتنضج ہناک الے ان تنصب الے البیاض ثم منہ الے الانثیین وتنضج ہناک فنضجا ما تقصیر منیا بالفعل وقال ابقراط ومادۃ التی تخرج من جمیع البدن من غیر ان یکون لہا اصل فے عضو بعینہ تنجذب منہ اولا الی الکلیتین تخرج منہا الے الکلیتین من طریق شعب الاجوف فینفصل ہناک صفا مائیۃ تتحادبہا تنضج ہناک فنضجا ما تصیر منیا بالفعل وقال ابخرون مادۃ التی تخرج منہا الے الانثیین فتنضج ہناک فنضجا ما تصیر منیا بالفعل کما قال ابقراط کمث المنی فی الصلب لیس الازمان بقائہ فے النخاع والکلیتین وہو اقل قلیل بالنسبۃ الے المکث فی الرحم وامامن قال الآخرون فالمکث فیہ لیس الازمان بقائہ فی الکلیتین فقط لان الکلیتین واقعتان فی اسفل الصلب وہو اقل من الزمان الاول ایضا ہذا اذا کان المراد بالصلب الظہر مجازا والا فالصلب لیس محلا للمنی علی ہذا القول وعلے القول الاول یکفیہ فیہ لیس الملازمان بقائہ فی النخاع فقط والاقرب الے الصواب ہو ما قال البقاط لان العرقین المارین من خلف الاذنین اذا قطعا انقطع التناسل

جلد ثالث صفحہ ۱۰۷ اسطر ۱۱ سالت الشیخ المفسر عم فیصنہ بان جار اللہ الزمخشری فی الکشاف فسر اللطیف بالذی یلطف عن ان تدرکہ الابصار وتبعہ الشیخ سلیمان الجمل تعالی ایضا وی بالذی لا یدرک بالحاسۃ ولا ینطبع فیہا وتجتمعوہ بہا رایت بین والظاہر ما قالہ صاحب الکشاف والجمل لانہ علے ہذا التقدیر یکون قولہ تعالے ہو اللطیف دلیلا لقولہ عز اسمہ لا تدرکہ الابصار وقولہ الخبیر دلیلا لقولہ ہو یدرک الابصار وعلی ما ترجمتم یتبقے الدعوی للادلے طا دلیل مع ان الفیروزآبادی قال فے معناہ اوالعالم بخفایا الامور ودقائقہا والظاہر عدم الجزم بہذا المعنی فاجابنی طال بقارہ بما محصلہ ان الادلے تفسیر القرآن بالقرآن وقال عز وجل فے مقطع الآخر الآخر الخبیر من خلق وہو اللطیف الخبیر ولا یخفی علی من ذوق صحیح ان معناہ ہناک ہو ما ترجمتہ بہ فی ہذا المقام واظہر منہ ما قال جل مجدہ فی سورۃ لقمان الخ یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بہا اللہ ان اللہ لطیف خبیر لان ہذا المقام مقام بیان احاطۃ علمہ بادق شے واخفاہ ولا مناسبۃ لکونہ غیر مبصر بالمقام وہو اظہر من ان یخفی (اقول فلا یضر عدم جزم صاحب القاموس بہ ویؤیدہ ایضا ما قال فی الکشاف فی تفسیر قولہ تعالے وہو یدرک الابصار من انہ للطف ادراکہ للمدرکات یدرک تلک الجواہر اللطیفۃ الخ وایضا لو کان بمعنے الذی لا یدرک بالحاسۃ او الذی یلطف عن ان یدرک الابصار للزم ان لا یرے فے الآخرۃ ایضا لانہ تعالی اللطیف ازلا وابدا ولا یبعد ان یکون الباعث للزمخشری علے تفسیرہ بالذی یلطف عن ان تدرکہ الابصار تائیدہ لاعتزالہ بنفی الرؤیۃ بالطف اشارۃ کما ہو عادتہ علا ان المقصود من قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار کما یظہر بالتامل فی المقام واضحتہ بالتم

بیان فی التفسیر امران احدھما نفی امکان احاطۃ البصر ایاہ وثانیھما اختصاص ھذا الوصف بہ واللطیف اذا ارید بہ معنی غیر المحسوس بحاسۃ البصر لایستلزم شیئا منھما اما عدم استلزامہ للاول فلان غیر المبصر اعم حالا یکن احاطۃ بالبصر یصدق الاول بدون الثانی علی الجواہر اللطیفۃ کالروح وغیرہ والاعم لایستلزم الاخص واما عدم استلزامہ الثانی فظاہر لعدم العلاقۃ (اقول ھذا اذا ارید باللطیف غیر المبصر مطلقا من غیر نظر الی امکان ابصارہ واستحالۃ ابصارہ وھو حدہ او امکان احاطۃ البصر ایاہ وامتناعہ کما ھو الظاہر من عبارۃ البیضاوی التی تقلنا الجمل حیث قال بحوز ان یکون ھذا من باب اللف والنشر المرتب ای لاتدرکہ الابصار لانہ لطیف وھو یدرک الابصار لانہ کبیر فیکون اللطیف مستعارا من مقابل الکثیف وھو الذی لایدرک بالحاسۃ ولاینطبع فیھا اھ واما اذا ارید بہ فرد من افرادہ فاما ان یراد الغیر المبصر الذی لا یمکن ابصارہ اصلا او الذی یمکن ابصارہ من غیرہ قولہ مع قطع النظر عن امکان احاطۃ البصر وامتناعہ او الذی یمکن ابصارہ بدون وقوعہ ویستحیل احاطۃ البصر او الذی یمکن ابصارہ واقعا فی الجملۃ ویستحیل احاطۃ البصر او الذی یمکن ابصارہ واقعا فی الجملۃ ولایستحیل احاطۃ البصر والکل باطل اما الاربعۃ الاول فلعدم صدق واحد منھا علیہ عز اسمہ واما الخامس فلان لزوم البصارۃ بحسب ئیۃ الدھری من الرسل واما السادس فلما نقضتہ للدعوی (ایضا کونہ یستحیل الاحاطۃ بالابصار واختصاصہ بالمقصود بقولہ لاتدرکہ الابصار لایحتاج الی دلیل لانہ لیس مقصودا بالذکر بالمفات مدالاصالۃ بل ھو مذکور ردا استھزاء ناشئ من قولہ تعالی ھو یدرک الابصار من انہ کیف یدرک الابصار من لایدرک بشا ھو نفسہ واتما الحتاج الیہ ھو قولہ جل مجدہ ھو یدرک الابصار لکونہ مقصودا اصلیا لبیان کمال علمہ کما لایخفی علی من لہ ذوق سلیم فتفسیر اللطیف بلطیف الادراک للمدرکات ھو الاولی لیکون ابلغ واکد فی اثبات ما ھو المقصود ولایکون اشتغالا باثبات مالیس بمقصود بشئ لایشبتہ اصلا کما سبطناہ بالبسط وجہ واللہ اعلم

تمت

کتبہ حبیب احمد عفی عنہ

محرم ۱۳۴۴ ہجری

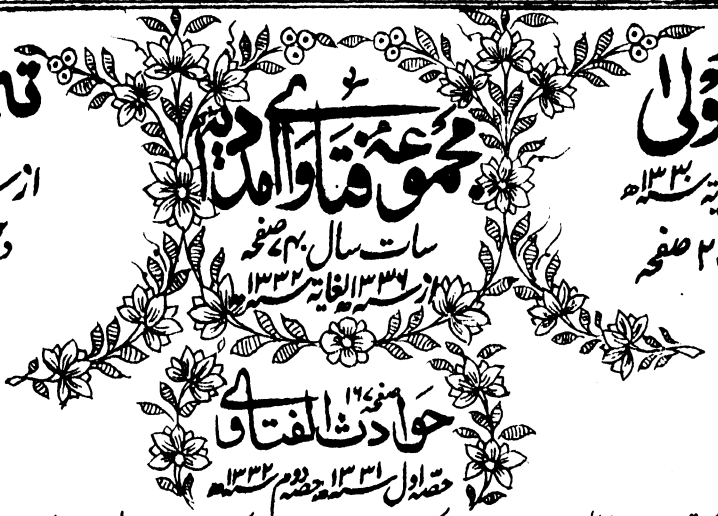

تتمۂ اولی

از سنہ ۱۳۲۶ھ لغایۃ سنہ ۱۳۳۰ھ

پانچ سال ۲۵۶ صفحہ

تتمہ ثانیہ

از سنہ ۱۳۳۱ھ لغایۃ سنہ ۱۳۳۲ھ

دو سال ۲۱۶ صفحہ

ابھی تھوڑا عرصہ گذرا کہ فتاوائے اشرفیہ المسمی بہ فتاوائے امدادیہ کی چاروں جلدین سنہ ۱۳۲۵ ہجری تک دو جلدون مین مطبع ہذا مین طبع ہوئی تھین اسکے بعد سات سال کے فتوے اشرف العلماء مولانا تھانوی مدظلہم کے اور بھی جمع ہو گئے

تتمۂ اولی سنہ ۱۳۲۶ھ لغایۃ سنہ ۱۳۳۰ھ پانچ سال کے چھپنے پائے تھے کہ اسی اثنا مین یہ رائے قرار پائی کہ تتمۂ ثانیہ کے نام سے سنہ ۱۳۳۱ و سنہ ۱۳۳۲ھ دو سال کے اور فتوے بھی اسی کے ساتھ شائع کر دیئے جائین اور اسی کے ساتھ حوادث الفتاوی حصہ اول سنہ ۱۳۳۱ و حصہ دوم سنہ ۱۳۳۲ھ کے بھی منضم کر دیئے جاوین تاکہ یہ بھی ایک مجموعہ ہو جائے چنانچہ تتمہ اولی امداد الفتاوی بہ ترتیب ابواب فقہیہ ۳۵۶ تک مرتب ہو کر چار حصون مین طبع ہوا اور ہر ایک حصہ سابق کے ہر جلد کا تتمہ کیا گیا اور رسالہ منتخب من مستفادات بعض اہل العرج رسالہ لبست مسائل استفتا بعض علماء مصر و تحریرات حضرات علمائے دیوبند و دیگر مضامین وغیرہ اسی کے ساتھ شامل کئے گئے

تتمۂ ثانیہ دو سال کے فتاوے جو صفحہ ۲۱۶ پر ختم ہے غیر مرتب ہین جسکی وجہ دیباچہ مین درج ہے اسکی فہرست بہ ترتیب ابواب فقہیہ حضرت مولانا سلمہ نے مرتب فرما دی ہے لہذا یہ دوسرا تتمہ بھی سابق کی چاروں جلدون کا تتمہ ہوا۔

حوادث الفتاوی جو خاص احکام واقعات جدیدہ عصریہ پر مشتمل ہے اور ۱۶ صفحہ پر ختم ہے اسکی فہرست بھی بہ ترتیب ابواب فقہیہ مرتب کر دی گئی ہے اور یہ علیحدہ ہے مگر یہ کل مجموعہ ۴۰۷ صفحہ کا ایک جلد اور ایک ۸ مسائل کے بیچ کے تحت مین ہے جسکی قیمت بھ روپیہ رکھی گئی ہے۔

سید عبد المتین از ابنا و مولوی حافظ عبد الاحد
مینجر مطبع مجتبائی دہلی۔ ۸ صفر سنہ ۱۳۴۶ھ

تصحیح الاغلاط متعلق بیان القرآن حصہ دوازدہم از حضرت مفسر علام دامت برکاتہم

اصل ص ۳ س ۲۷ فصہ فرماتے ہین اصلاح قصہ ذکر فرماتے ہین۔

اصل ص ۵ س ۱۳ تم کہ اصلاح تم کو

اصل ص ۹ س ۱ حاشیہ تحتانی بقی اصلاح لقی

اصل ص ۱۴ س ۱ حاشیہ تحتانی یسارا للذین اصلاح نستعلیق لکھو

اصل ص ۳۴ س ۱۲ آگے بطور الخ اصلاح ہذا بنی علے ان قولہ اذا نادی ستانف ولم یشرح صدری فی ہذا المقام فلیتدبر اصل ص ۳۵ س ۱ حاشیہ تحتانی یمین متتابعات اصلاح نستعلیق لکھو اصل ص ۳۹ س ۱ حاشیہ تحتانی یمین جمع شواۃ اصلاح جمع شواۃ

اصل ص ۴۱ س ۱ اور حلقیہ اصلاح الخر حلقیہ اصل ص ۴۳ س ۱ حاشیہ تحتانی یمین فیعال اصلاح نستعلیق لکھو اصل ص ۴۹ س ۲۸ اجزبک اصلاح اجزبک (تحقیق) سوال چونکہ شائد مطالعہ تفسیر بیان القرآن کے عادی کے فہم ناقص مین بعض مشبہات لاحق ہوئی ہین جنہین حدیث والا مین پیش کرتا ہون اور النجا کرتا ہون کہ حضرت جواب تشفی زمائین (۱) بیان القرآن جلد ۱۲ صفحہ ۵۰ سورہ مزمل حاشیہ تحتانی یسارا سطر ۱ مین ہو وطاوطاۃ اقلب والنہار سالم مین ہو قراءت ابن عامر وابی بکر وحمزہ وحفص وطاء بکسر الواو بمعنی مواطاۃ والموافقۃ وقراءۃ الآخرون بفتح الواو وسکون الطاء اس پس معلوم ہوا کہ مواطاۃ جمعنی مینے ہین وہ بالکسر والمد ہو کہ جو حضص مگی قرارت ہین ہے پس اس عظیم پر حفص کی قرارت ترک کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی۔ کیونکہ تفسیر مین اولیٰ آخرہ مبنی ہو حفص کی قرارت پر شاید جلالین کی عبارت سے دھوکہ ہوا ہو کہ اس مین شاید بالمعنی قرامت مواطاۃ بالفتح کے معنی لکھدیئے ہین۔

(۲) بیان القرآن جلد ۱۲ صفحہ ۵۳ سطر ۳ سورہ مزمل مین ہو البتہ لفظ ناشئہ سے ظاہرا فضیلت آخر کی معلوم ہوتی ہو اھ فارس مین ہو اھی دای ناشئۃ) مصدر لے فاعلہ او اول النہار والیل اوائل ساعات اللیل اور کل ساعۃ قائمۃ تالم باللیل او القومۃ بعد الرقدۃ اھ اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہو کہ ناشئہ شامل ہو اول کو اور آخر شب کو اور یہی وجہ ہو کہ سلف مختلف تفسیرین کی

ہین چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے طبری نے روایت کی ہے ان اللیل کلہ ناشئۃ اور مجاہد سے روایت کی ہو کل شئ بعد شئ فہو ناشئۃ پس فہم ناقص مین لفظ ناشئہ سے وجہ فضیلت کی سمجھ مین نہین آتی۔

الجواب اس وقت مجھکو تفسیر بیان القرآن مین ملی شائد اس کو دیکھکر کچھ زیادہ لکھ سکتا ہون درست جو خیال مین آتا ہے عرض کرتا ہون (۱) کیا وجہ ہے جو جلالین سے دھوکہ ہوا ہو جیسا سوال مین لکھا ہو فتح داؤد کی قرارت مین کہ حفص کی بھی یہی قرارت ہے پر ترجمہ ہونا چاہیئے کہ رات کا اٹھنا خوب موثر ہو (نفس کے) کچلنے مین الخ

(۲) غالبًا بعض اقوال پر اس استدلال کو مبنی کیا ہو کہ القومۃ بعد الرقدۃ ہو کما فی الکشاف حتی علائشہ رضہ جو مانتے

اصل ص ۵۱ س ۱ حاشیہ تحتانی مین ان النصف کا تنا اصلاح یلفظ قابل حذف ہو اصل ص ۵۳ س ۵ حاشیہ تحتانی یسارا التبادر منہ الخ اصلاح لان المتبادر منہ حمل الامر علے الوجوب اقول ہذا التعلیل لمخالفۃ الاندفاع وہو الاندفاع لان کون منشأ استدلالہم حمل الامر علی الوجوب فقط غیر مسلم لاحتمال ان یکونوا استدلوا بقلبیۃ الصلوۃ قرآنا لکن ہذا ینافی تفسیر لاستدلالہم وفیہ ان القرآن الذی ہو المقروء لیس کذا للصلوۃ بل الرکن ہو القراءۃ فلا تتم الاستدلال والرد تمت من ہذہ الجہۃ فوقف تمام علی اثبات انہ لا یجوز اطلاق الخ والغیر الرکن علی الصلوۃ وینافیہ ایضا ان القرآن لیس کمثل الرکوع والسجود والقیام لان ہذہ الاشیاء فرض مطلقا بخلاف القرآن فان منہ ما ہو فرض ومنہا ما ہو واجب ومنہا ما ہو مسنون۔ فلا یلزم من جواز اطلاق القرآن وغیرہ علی الصلوۃ اطلاق القرآن علیہا وبالجملہ الاشکال غیر مندفع بعد فتدبر اصل ص ۵۲ س ۱ فیما بعد اصلاح نستعلیق لکھو (تحقیق) بیان القرآن جلد ۱۲ ص ۵۳ سطر ۲ سورۂ نازعات مین ہو اس صورت مین الخ اصل ص ۵۳ س ۲۳ سبتی مین اصلاح سبت سبتی ہین اصل ص ۵۴ س ۵ حاشیہ تحتانی یسارا قتانہم اصل امتانہم

اصل ص ۵۶ مین حاشیہ تحتانی یمین اجعت اصلاح نستعلیق مین ہونا چاہیئے اصل ص ۵۶ س ۲۰ اسوقت پہ تکذیب الخ اصلاح اور یہ تکذیب الخ اصل ص ۵۶ س ۲۱ اس آیت مین الخ اصلاح پس اس آیت مین الخ اصل ص ۶۰ س ۳ حاشیہ تحتانی یمین الوطء اصلاح الوطأ

اصل ص ۶۰ س ۱۵ پہونچاوے ہین اصلاح پہونچاوے ہین اصلاح اور ان اصل ص ۸۰ س ۱۶ اور دان اصلاح اور ان اصل ص ۸۰ س ۱۲ یہ فار تفسیر یہ ہو اصلاح تفسیر یہ ہین بلکہ تسفیہیہ ہے تفصیل اسکی یہ ہو کہ خلق سے مراد ایجاد واحداث ہی اور تسویہ سے مراد ہموار کرنا اور اجزاء کو باہم پیوستہ کرنا اور عدل سے مراد آن اجزاء کا درمیان مناسب خاص کو ملحوظ رکھنا اور یہ تینون فعل باہم جدا گانہ ذات اور زمانا متغائر ہین اصل ص ۸۰ س ۱ حاشیہ تحتانی یمین بمعنی الضرب اصلاح بمعنی اضارب اصل ص ۸۰ حاشیہ تحتانی یمین رجعۃ اصلاح رجوعہ اصل ص ۸۸ س ۵ جو شبہ اور سینہ الخ اصلاح حق سبحانہ نے من مین الصلب والترائب کی کوئی تفسیر نہین فرمائی۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی کچھ شرح فرمائی ہو اور اسکی ضرورت اسلئے کہ یہ مسئلہ علم طبعی سے تعلق رکھتا ہو نہ کہ شریعت سے اسلئے اسکی تحقیق کے درپے ہونے کی ضرورت نہین اور نہ کسی فلسفی کو ہمسر کرکے کوئی اعتراض کرنیکا حق ہو کہ بنا کے اعتراض کا حاصل یہ ہو کہ مین الصلب والترائب کی ایک توجیہ خود قرآن کریم کو ملحوظ کہا گیا ہو خدا رسول نے اس کی کوئی توجیہ نہین بیان کی پس اعتراض لغو ہوا و ثانیا اصلی کہ جو عرج اس فلسفی نے بتلایا ہو پھر کوئی الیسل حطمی تائم نہین ہو سکتا اصل ص ۹۰ س ۵ حاشیہ تحتانی یمین تمہید اصلاح تنبیہ اصل ص ۹۱ س ۱ حاشیہ تحتانی یسارا تمنزہ اصلاح تنزیہ اصل ص ۹۱ س ۱ حاشیہ تحتانی یسارا الغار تفسیریہ اصلاح قد اسلفنا لک مافیہ فی اصلاح تفسیریہ الانتظار تقدیر اصل ص ۹۲ س ۱۴ جب یہ لوگ الخ اصلاح جب یہ لوگ ہماری ان دلائل قدرت مین غور نہین کرتے) تو آپ (کو) نصیحت کیجئے (اور ان دلائل قدرت

کی طرف توجہ دلائیے اور اگر اسپر بھی یہ لوگ نہ مانین تو آپ پروانہ کیجئے کیونکہ) آپ تو بس صرف نصیحت کرنیوالے ہین اور نہ مسلط ہین ان پر (کہ منوا ہی کے دم ہو پس ان کے دانخنے سے آپ کوئی باز پرس نہوگی) ہان (گو جو روگردانی کریگا (اس سے ضرور باز پرس ہوگی اور جب واقعہ یہ ہے) تو (جاننا چاہیئے کہ) خدا کو (آخرت مین بڑی سزا دینگا اصل ص ۹۵ س ۲۲ نہ جکڑنے کے الخ اصلاح نہ سکے جکڑنے کے الخ اصل ص ۹۶ س ۱ حاشیہ تحتانی یمین لبد اصلاح لبدا اصل ص ۹۶ س ۱ حاشیہ تحتانی یسارا ولذا اصلاح ولذا اصل ص ۹۹ س ۱۹ فروع اصلاح زوج اصل ص ۱۰۲ س ۱۳ ہدایت خلق پر اصلاح ہدایت خلق اصل ص ۱۰۴ س ۱ حاشیہ تحتانی یمین العذ اب اصلاح نستعلیق ہونا چاہیئے اصل ص ۱۰۷ س ۲ حاشیہ تحتانی یسارا تم اصلاح تم اصل ص ۱۱۰ س ۳ حاشیہ تحتانی یمین بعث اصلاح نستعلیق ہونا چاہیئے اصل ص ۱۱۲ س ۲۵ تصبیح اصلاح تصحیح اصل ص ۱۱۳ س ۱ حاشیہ تحتانی یمین تستیقونہ اصلاح تستیقونہ اصل ص ۱۱۳ س ۱ تصبیح اصلاح تصحیح اصل ص ۱۱۳ س ۱ حاشیہ تحتانی یمین لبیک اصلاح لبیک اصل ص ۱۱۴ س ۱ سائیں اصلاح فیلبان اصل ص ۱۱۸ س ۱۹ یا تو اصلاح لفظ یا قابل حذف ہو اصل ص ۱۱۸ س ۱۹ اور اگر کسی وجہ سے الخ اصلاح اور اگر کسی وجہ سے یہ توجیہ صحیح نہو سکے اصل ص ۱۲۱ س ۹ سنبت اصلاح نسب اصل ص ۱۲۱ س ۱ حاشیہ تحتانی یمین اللیل اصلاح نستعلیق ہونا چاہیئے اصل ص ۱۲۱ س ۲۶ فلانفس اصلاح فلا نفس لصیغۃ المتکلم مع الغیر الجہول لنظارۃ المتکلمان من زلۃ الکاتب لان المار المضمر لیس بتار التانیث او المبالغۃ والمصرح قدم علی طوا الصدور والراہر ان المصرح الثانی اصل ص ۱۲۱ س ۱ حاشیہ تحتانی یسارا لک اصلاح فی سلک

قد تمت الحصۃ الثانیۃ من الجلد الاول لتصحیح الاغلاط

واضح ہو کہ حضرت مولانا مظہر مؤلف تفسیر ہذا نے تصحیح الاغلاط و تنقیح الاغلاط مین جو اغلاط طباعت کی نکالی ہین اُن کی تصحیح مذکورۂ ذیل حصون مین طبع ثانی کے وقت کتابہ ہی مین کر دیگئی ہو کیونکہ باقی حصے مولانا کی تصحیح آنے سے پہلے ہی طبع ہو چکے تھے م

القول البدیع
صلوٰۃ اور عیدین کے متعلق یہ رسالہ
از حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمانی دامت فیوضہم
سجانی مجتبائی فضائل کے ساتھ
تجوید و تکبیر میں طبع ہوا

کلید مثنوی شرح مثنوی
مولانا الروم ترجمہ اہل الفہم بزبان اردو
نہایت سلیس بامطلب خیز و مختصر تقریر
میں یہ شرح لکھی گئی ہے فصل ذیل
قیمت اکیڑ پیہ روانہ

اعلام

طالبان دین بلکہ طالبان سیاست دان کے لیے
علوم شرعیہ کا ضروری ہونا اور ان سب علوم کے لیے قرآن مجید کا
اصل ہونا اجمالاً اتفاقاً ثابت اور متصفین کے نزدیک مسلم ہے اور اس کے
ساتھ ہی اسکے فہم کا موقوف ہونا تفسیر پر سب کے لیے عموماً اور بوجہ اختلاف لسان کے
اہل ہند کے لیے خصوصاً ظاہر معلوم ہے اور اسی بنا پر جمیع ممالک کے علمائے ہر زمانہ میں تفاسیر
کی تدوین پر توجہ مبذول رہی اور ہندوستان میں بھی مدت سے اس کا سلسلہ جاری ہے اور باستثناء بعض
کے بعض ترجم و تفاسیر کے جنکے مؤلفین کا اصل مقصود تجارت یا اپنے بدعت کی اشاعت ہے باقی اکثر تفاسیر اپنے
زمانہ کے مذاق اور ضرورت کے اعتبار سے بجائے خود کافی وافی ہیں چونکہ اس مدت مستمر کے موافق اسوقت
کے اسباد خاص اہل ہند کا مجموعی مذاق بھی ایک خاص طرز کی جامع ضروریات و مرجع مہمات متوسط المقدار مبذول
اللغت تفسیر کو مقتضی تھا کہ تفصیل اس طرز کی فہرست امور مرعیہ تفسیر زمانہ کو بالا سے معلوم ہو سکتی ہے اور حضرت
علامہ عصر دوسرے امور مہمہ میں مشتغل تھے اسلئے اختصر نے چونکہ بیکار تھا بضرورت باوجود علم اپنی عدم صلاحیت
کے بسام ضد التفسیر اس شروع کی جو بفضلہ تعالیٰ ختم بھی ہو گئی جسکو صاحب جود و ہمت جناب مولوی عبد الاحد صاحب
رحمہ نے بصرف زر کثیر اسکو لکھوا کر اپنے مطبع مجتبائی دہلی میں نہایت حسن و صفا کے ساتھ طبع فرمایا جس کی
بارہ جلد دو ضخیم سے جلد آپکے ہاتھ میں ہے اور چھ جلدیں بھی انشاء اللہ تعالیٰ علی الترتیب عنقریب شائع
ہونگی میری امید ہے کہ متوسط مناسبت رکھنے والے حضرات اور ان سے زیادہ مطالعہ اس تفسیر سے بہت سے فوائد
منتفع ہونگے۔ اور اس محنت کے بدلہ مولوی صاحب ممدوح کے لیے دعائے خیر فرماویں گے۔ والسلام علیٰ اہل الاسلام

کتبہ اشرف علی عفی عنہ

اعلان

حقوق طبع محفوظ ہیں
مجتبائی دہلی
محمد عبد الاحد
عفی عنہ پرچاپٹر مطبع
مجتبائی دہلی